چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں :-

۱۔ "مسلمہ" ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۲۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو ایک پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔

۵۔ خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے۔ ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں :-

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی شرافت و تہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

۳۔ روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴۔ مضمون مختصر ہو۔

۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

۶۔ پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں :-

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

۲۔ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳۔ اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خان ڈاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد	جولائی ۱۹۳۸ء ۔ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ	نمبر ۱

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند گزارشیں

"مسلمہ" کی ساتویں جلد کا آغاز:- اللہ تعالیٰ کا احسان وکرم ہے کہ "مسلمہ" نے اس مہینے میں ساتویں سال میں قدم رکھا ہے - اور یہ شمارہ ساتویں جلد کا پہلا نمبر ہے ۔

الحمدللہ! "مسلمہ" نے اس چھ سال کی مدت میں مسلمہ ہندیہ کی بالخصوص اور ملت اسلامیہ کی بالعموم جو خدمت کی ہے اس کے اعتراف میں "مسلمہ پڑھنے والی خواتین کے بے شمار خطوط کا ایک ذخیرہ موجود ہے جس میں اضافہ کا سلسلہ جاری ہے۔ ملکی اخبارات و رسائل کے بہترین ریویو ہیں۔ جن کی تعداد بہت کافی ہے۔ عموماً انہی امور سے کسی جریدے کی قدر و قیمت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ یہی کسی رسالے کے کارپردازوں کی تسکین کا سامان ہے۔ ہم خریدار بہنوں اور بھائیوں اور تمام ملکی اخبارات و رسائل کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان کا یہ اعتراف خدمت ہمارے لئے اطمینان کا موجب ہو رہا ہے ۔

لیکن مسلمہ کا مطمح نگاہ جس بلندی پر ہے اسکے پیش نظر ہمیں کامل احساس ہے کہ مقصد ابھی دور ہے - اور خدا کا شکر ہے کہ تعریف و توصیف کا نشہ دماغی توازن پر اثر انداز نہیں ہو سکا اور ترقی کا احساس بدستور ہے ۔

ہماری تمنا ہے کہ "مسلمہ" مسلم عورت کے لئے قیمتی سے قیمتی مذہبی لٹریچر پاکیزہ سے پاکیزہ مفید ادب اعلیٰ سے اعلیٰ اہتمام کتابت و طباعت کے ساتھ کم سے کم قیمت پر مسلسل پیش کرتا رہے ۔

لیکن جو ضرب متواتر ہماری کمر ہمت توڑ رہی ہے وہ ہر سال کا بے پناہ خسارہ ہے۔ سالانہ نقصان کی تفصیل ہر سال جولائی کے شمارہ میں درج ہوتی رہی ہے۔ لیکن اس سال کا گھاٹا ایسا نہیں ہے کہ قابل برداشت ہو۔ یعنی اس سال ہم ۸۸ روپے کا خسارہ ہوا اور مسلمہ کے یوم اجراء سے آجتک خسارے کی کل رقم ۳۵۴۳ روپے ہوتی ہے ۔

اللہ تعالےٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ اسکی بخشی ہوئی توفیق سے مالی نقصان کے یہ دُرّے ملی شرافت اور اسلامی تہذیب کے مسلک سے ہمیں روگرداں نہیں کر سکے اور ہمارے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہے۔ ورنہ کس کا جگر ہے کہ اتنا نقصان اٹھائے اور اسے پورا کرنے کے لئے نامناسب حیلے اختیار نہ کرے۔ خدا وہ دن نہ لائے کہ ہم آئندہ خسارے سے بچنے کے لئے ناپاک اور پُرفریب اشتہارات شائع کریں ۔

خدا نہ کرے کہ اب گھبرا کر ہم شعار دین و اخلاق ترک کرتے ہوئے ناپاک غزلوں، گندے افسانوں اور عریاں مضامین سے موجودہ زمانے کے مذاق کی موافقت کر کے اشاعت بڑھانے پر آمادہ ہوں ۔

اللہ کی پناہ ان تمام حیلوں اور ایسے وسیلوں سے جو اللہ کی نگاہ میں ناجائز ٹھہریں۔

لیکن عزم وثبات اور صبر واستقلال بخشنے والی ذات اکبر سے ہمیں واثق امید ہے کہ اس کی مدد ونصرت "مسلمہ" کو اس ابتلاء سے ضرور نکال دے گی اور اپنے مومن بندوں کے دل میں اس کی قدرشناسی کا مزید جذبہ پیدا کرکے اس کی اعانت پر آمادہ کرتی رہے گی تا آنکہ اس کے ایثار اور اس کی قربانی اپنا رنگ لے آئے۔

"مسلمہ" کا ہر ہمدرد یہ تہیہ کرلے کہ ایک نیا خریدار ایک یا دو مہینے کے اندر ضرور بنانا ہے۔ اب "مسلمہ" ۲۶۰۰ کی تعداد میں طبع ہوتا ہے۔ پھر ۵۰۰ اشاعت ہوجائیگی۔ جس سے آئندہ نقصان سے بچ جانے کا امکان ہے۔

لیکن جو اہل اثر ورسوخ زیادہ خریدار پیدا کرسکیں وہ ان افراد کی تلافی کردینگے جو کسی وجہ سے ایک گاہک بھی نہیں بنا سکتے۔ بہرحال ہم پوری توقع رکھتے ہیں کہ آنے والے دو مہینوں میں "مسلمہ" کے خریدار پیدا کرنے والی بہنوں اور بھائیوں کی ماہانہ فہرست میں کافی اضافہ ہوجائے گا۔ اور آپ کا "مسلمہ" اس تباہ کردینے والی مالی پریشانی سے نجات حاصل کرسکیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

یتیموں اور مسکینوں کی ہمدرد:

ہم نے گذشتہ اشاعتوں میں ان طالبات کے لئے جو یتیم یا مسکین ہونے کی وجہ سے دینی تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں جو گذارشیں کی تھیں۔ ان کی قبولیت کی عزت سب سے پہلے جس خاتون کو خدا نے نصیب کی ہے اس کا خط بہ مسرت درج ذیل کرتے ہوئے توقع ہے کہ اور خواتین وشرفا اس صفِ عزت میں جلد شامل ہوکر اللہ کی رضا طلب کریں گے۔ خدا کی دین ہے جسے نصیب کرے:-

"یتیم بچیوں کے متعلق مئی کے "مسلمہ" میں پڑھکر دل تڑپ گیا۔ جی چاہا کہ پورا خرچ ایک لڑکی کا اپنے ذمہ لوں۔ مگر آہ! اپنی اتنی استطاعت نہ دیکھتے ہوئے خاموشی اختیار کی۔ آج میں نے آپکے خالو سے ذکر کیا اور کہا کہ میں صرف دو روپے کسی یتیم لڑکی کے ماہوار لگانا چاہتی ہوں۔ انھوں نے بخوشی منظور فرمایا۔ لسلئے ماہ جولائی سے مستقل طور پر انشاء اللہ تعالیٰ دو روپے کی حقیر رقم ایک ضرورتمند لڑکی کے نام منی آرڈر کردیا کرونگی۔ آپ بھی اور تمام لڑکیاں دعا کریں کہ اللہ کریم جسکے ذریعے ہمیں رزق عطا فرماتا ہے صحت وتندرستی کے ساتھ کمائیں اور اللہ رازق ورزاق انکی کمائی میں ترقی عطا فرمائے۔ تاکہ میں اس سے زیادہ کی مدد دے سکوں۔ آمین۔ ثم آمین۔ خدا تمام مسلمان بہنوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان یتیم بچیوں کی امداد کریں"

آپکی خالہ بیگم محمد عالم سب انسپکٹر پولیس۔ تھانہ مور اہم۔ بھوپال

مدرسۃ البنات

سہ ماہی امتحان: مورخہ ۴ر جولائی سے مدرسہ کی ابتدائی جماعتوں کا سہ ماہی امتحان شروع ہو چکا ہے۔ اسی طرح سلسلہ بہ سلسلہ آخر ماہ تک اونچے درجوں کے امتحانوں کا سلسلہ شروع رہے گا۔

تعطیلات موسم گرما: حسب قاعدہ موسم گرما کی تعطیلات یکم اگست سے شروع ہو کر ۳۰ر ستمبر کو ختم ہونگی اور یکم اکتوبر کو مدرسہ کھلے گا انشاء اللہ۔ بورڈر طالبات کے والدین کو چاہئے کہ بچیوں کو قبل از وقت لے جا کر نظام تعلیم میں خلل انداز نہ ہوں کیونکہ ماہ جولائی کے آخر تک سہ ماہی امتحان اور زمانہ تعطیلات کا کام سمجھانے کا سلسلہ شروع رہے گا۔ بے وقت تعجیل کی صورت میں نقصان ظاہر ہے۔

عقیقہ: مورخہ ۲۰ر جون کو عزیزہ خیر النساء بیگم بورڈر کی والدہ محترمہ کوئٹہ سے تشریف لائیں اور انھوں نے ذکر کیا کہ بعض وجوہات کی بنا پر میں ابتک اس بچی کا عقیقہ نہیں کر سکی۔ میری دلی خواہش ہے کہ یہ کار خیر مدرسہ میں ہی انجام پذیر ہو جائے۔ لہٰذا بکری ذبح کر کے بورڈر طالبات کی دعوت کر دی گئی۔ جزاھا اللہ خیر الجزاء۔

دعائیں: مورخہ ۲۲ر جون افتتاحی حمد کے بعد محترمہ بیگم صاحبہ و والدہ صاحبہ جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب، (ریلوے ڈیپارٹمنٹ) ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی عافیت کے لئے تمام طالبات و معلمات نے بارگاہ الٰہی میں دعائیں کیں۔ مذکورہ صاحبات میں ہر ایک کی ایک ایک ٹانگ کاٹ دی گئی گاڑی کے اچانک حادثہ سے۔ اللہ رحم فرمائے۔ اور محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی خواہش پر دو قرآن کریم ختم کر کے انکے والد مرحوم کی روح کو ثواب پہنچایا گیا۔

نیز محترمہ کے ارشاد کے موجب تمام طالبات نے انکے شوہر محترم کے مطلوبہ ملازمت کے حصول کی دعا کی۔

امداد نادار طالبات: ماہ ہائے گذشتہ میں محترمہ ہمشیر صاحبہ ڈاکٹر عبد الرشید صاحب کی طرف سے مسکین طالبات کے لئے ایک دو تہی موصول ہوئی تھی جو سہواً درج رسالہ نہ ہو سکی تھی۔

نیز ماہ جون میں محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب (ریلوے ڈیپارٹمنٹ) معرفت ڈاکٹر عطا محمد صاحب نے ساڑھے ۱۹ گز گبرون اور ۱۲ گز لٹھا یتیم لڑکیوں کی پوشاک کے لئے مرحمت فرمایا۔ خداوند تعالےٰ جزائے خیر دے۔

محترم جناب میاں فضل حسین صاحب ایم اے بی ای ایس ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز (ریٹائرڈ)

کی رائے گرامی

مدرسۃ البنات شہر جالندھر کے متعلق

(انگریزی سے ترجمہ)

میں کبھی اور کسی طرح بھی مولانا مولوی عبدالحق صاحب عباس بانیٔ مبانی اسلامیہ ہائی سکول جالندھر اور مدیر مدرسۃ البنات ایسی سراپا ایثار ہستی کی اس اعزاز بخشی کو فراموش نہیں کر سکتا جس سے انھوں نے مجھے مدرسۃ البنات کے معائنہ کی اجازت دے کر نوازا۔ ملت اسلامیہ کی بچیوں کے لئے مدرسۃ البنات رائج الوقت علوم کے پہلو بہ پہلو معارفِ دینیہ کی ایک جامع اور بہترین درسگاہ ہے۔

اپنی رفتہ سی و پنج سالہ زندگی میں جو شمال مغربی سرحدی صوبہ۔ بلوچستان اور صوبۂ پنجاب کے محکمہ ہائے تعلیم میں کبھی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی و نورمل سکولز کا ہے اسسٹنٹ پروفیسر اور پھر ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کے مختلف مراتب و مناصب کو طے کرتے گذری ہے۔ میری آنکھوں نے کہیں بھی ایسی انفع و اصلح اور ارزاں کوئی درسگاہ اور کوئی تربیت گاہ نہیں پائی۔

انجمن مدرسۂ ہذا کے ایثار مسلک اور بے لوث ارکان ہر طرح سے اسلامیانِ جالندھر اور دور دست مقامات کے دیگر مسلمانوں کی شکر گذاریوں اور پوری معاونت کے مستحق ہیں۔ ان کی تحسین اور ہمدردی سے انجمن بیش از بیش خدمات انجام دیگی۔

۲۴ جون ۱۹۳۶ء کو میرے معائنہ کے روز ۲۰۰ طالبات* حاضر تھیں۔ ان میں ۱۳۳ دارالاقامہ میں شب و روز رہتی ہیں یہ امر بالاختصاص وجہِ ستائش ہے کہ روزانہ حاضری میں وہی معدود طالبات غیر حاضر رہتی ہیں جو سوءِ اتفاق سے بیمار ہوگئی ہوں۔ باقی جملہ باقاعدہ حاضر باش ہیں۔

کم و بیش ہر مضمون میں میں نے ہر جماعت کا معائنہ کیا۔ اور ہر جگہ نتائج کو طمانیت بخش پایا۔ طالبات طباع۔ ہونہار اور نظامِ مدرسہ سے مطمئن نظر آئیں۔

سب سے زیادہ جس سے میں متاثر ہوا وہ یہ تھا کہ مدرسہ کے کمرے اور صحن۔ دارالاقامہ اسکے مطبخ، گودام حتّٰے کہ غسل خانہ جات اور بیت الخلا کے ہر کونہ میں قرینہ اور سلیقہ شعاری پائی جاتی ہے۔ بہت ہی کم مقامات ایسے ہونگے جہاں اگرچہ معلمات کے فرائض اس درجہ زیادہ اور مشاہرات اس حد تک کم ہوں مگر پھر بھی وہ اس گونہ تنگ جبینی اور یک پشتی کے ساتھ شبانہ روز کام کر رہی ہوں۔ ان کی کارگذاری نہایت احسن اور واجب ستائش ہے۔ یہی مذہبی ادارے کے ادنیٰ خدام اور محررین و محاسبین میں پائی جاتی ہے

ادارۂ مذکور کے چند امتیازات اس طرح پر شمار

---

* اس تعداد میں مضافاتِ مدرسہ محلہ کہاد محل کی طالبات بھی شامل ہیں۔

جا سکتے ہیں۔

۱۔ دارالاقامہ کی بچیوں اور معلمات میں بالخصوص اور دوسری طالبات اور معلمات میں بالعموم شاگردانہ وابستگی و عقیدت اور معلمانہ شفقت و نوازش اور خواہرانہ رفق و ملاطفت کے صالح جذبات کارفرما ہیں۔

۲۔ مولٰنا موصوف محترمہ بیگم صاحبہ اور ان کے دختران والا تکریم کا جذبۂ اخوت و ایثار مدرسہ کے ہر فرد کے رگ و پے میں خون کی طرح سرایت کر چکا ہے۔

۳۔ جملہ طالبات کے لئے پنجگانہ نماز۔ کھیلوں کی باقاعدگی۔ انفرادی مطالعہ اور دیگر مذہبی و علمی مجالس کی شمولیت ازبس لازم ہے۔

۴۔ تعلیمی مسائل و دقائق میں معلمات کی باہم مشاورت اور اس خصوص میں باہم استصواب رائے بہت ہی مستحسن امتیاز ہے۔

۵۔ طبی مشاورت اور خدمات باحسن طریق حاصل کی جاتی ہیں اور اس طرح پر بیمار کی تیمارداری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔

۶۔ میں اپنے ان تاثرات کو زیادہ بسط کے ساتھ پھیلانا نہیں چاہتا۔ بس یہیں انھیں تمام کرتا ہوا ادارہ کی کامرانی اور اراکین ادارہ کیلئے فلاح اُخروی کیلئے دعا کرتا ہوں۔

عامۃ المسلمین کا یہ ملی فریضہ ہے کہ وہ مدرسۃ البنات کے کثیر الفرائض عملہ اور ناظم کی دستیاری اور معاونت کے لئے آگے بڑھیں اور مزید غور و پرداخت سے کام لیتے ہوئے وہ اس ادارہ کی اہمیت کا احساس کریں جو ان کی بچیوں کے لئے ڈیڑھ سو سے زیادہ روپے ماہوار صرف کرایہ کے طور پر صرف کر رہا ہے۔

رجسٹر اور حسابات نہایت حزم و احتیاط سے رکھے جاتے ہیں اور بچیوں کی ضروریات کو غایت درجہ فرض شناسی سے پورا کیا جاتا ہے۔

ان گذارشات کے ماسوائے جو کچھ بھی کہ ہے میں وہ بچیوں کے ان والدین کی نظر و انتقاد پر چھوڑتا ہوں جو میرے بعد اس مدرسہ میں آئیں اور بچشم خود دیکھیں۔

آخر میں میں ایک بطلِ جلیل کے طریق انشاء میں یہ کہ کر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ "مدرسۃ البنات ایک چیز ہے واجب دید"

دعائے نیم شبی

(جناب رشدی القادری حیدرآبادی)

الٰہی تو مجھکو معائے حیات سے سرفراز کر دے
سفینۂ عمرِ مختصر کا نہ فاصلہ یوں دراز کر دے

یہاں کے میخانے ہی جدا ہیں یہاں کے پیمانے ہی الگ ہیں
مجھے تو وہ مے پلا دے یارب جو ہوش سے بے نیاز کر دے

کبھی تو کعبے میں ضوفگن ہے کبھی عناصر میں جلوہ فرما
کہاں کہاں لوگ تجکو ڈھونڈیں تو جلد افشائے راز کر دے

میں دیکھتا ہوں کہ ساری دُنیا مراد پاتی ہے تیرے در سے
مجھے بھی اپنا بنا کے سارے جہان سے بے نیاز کر دے

یہ واسطے درمیاں سے اٹھیں تجھے میں بے حجاب دیکھوں
مری حقیقت طلب نظر کو نہ یوں اسیرِ مجاز کر دے

تو الفتِ ملت و وطن کا دل و جگر کو مذاق دے کر
مری حیاتِ عمل کے دامن کو اور بھی کچھ دراز کر دے

وہ اپنی الفت مجھے عطا کر کہ تیرا ہی نام ہو زباں پر
وہ ذوق دے اپنی عاشقی کا جو مجکو قربانِ ناز کر دے

یہی تمنا ہے تیرے رشدی کی اور یہی عمر بھر رہے گی
یہاں سے لیجا کے کوئی مجکو نثار ارشادِ حجاز کر دے

تاثیرِ ایمان

(از محترمہ زیب عثمانیہ گولڈ میڈلسٹ)

کمالِ طاقتِ ایماں دکھا دیں
دلوں سے خوفِ ناکامی مٹا دیں

کوئی تعمیر ہے تعمیرِ باطل
جو ہم چاہیں تو دنیا کو ہلا دیں

جلا کر کاخِ استبدادِ انساں
جہاں سے خاک تک اس کی اڑا دیں

جو حل ہوتی نہیں پیرِ حرم سے
ہم اس مشکل کو حل کر کے دکھا دیں

غمِ ملت سے ہے افسردہ خاطر
اٹھو مسلم کو اٹھ کر حوصلا دیں

کہیں وہ آزما بیٹھے نہ ہمکو
زمانے کو وضاحت سے بتا دیں

ہمیشہ سے ہمارا عزم ہے یہ
کہ حق کی راہ میں خود کو مٹا دیں

ہمیں وہ صاحبِ تاثیر ہیں زیب
جو رو کر دونوں عالم کو رلا دیں

سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ

ا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آپکی قوم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم پتھروں کی مورتیں بناتی، انھیں دیوتا کے نام سے بلاتی اور ان کی عبادت کرتی تھی۔ اللہ نے آپکو اس کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو آپ نے انھیں اپنے پالنے والے کی عبادت کی طرف بلایا اور اچھی طرح کھول کھول کر بتایا کہ یہ پتھر جنھیں وہ اپنے ہاتھ سے بناتے ہیں پھر ان کی پوجا کرتے ہیں، وہ جب انھیں پکارتے ہیں ان کی پکار نہیں سنتے، نہ ان میں سے کسی ایک کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور نہ اپنے آپ سے ہی کوئی دکھ دور کر سکتے ہیں، مگر ان لوگوں نے آپ کا کہا نہ مانا اور اللہ پر ایمان نہ لائے۔

ب۔ حضرت ابراہیمؑ کا اپنی قوم کا مذاق اڑانا اور ان پر حجت قائم کرنا

حضرت ابراہیمؑ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنی قوم پر اچھی طرح روشن کر دیں کہ بتوں کی پوجا میں وہ خطا کار ہیں اور نادانی و جہالت اور حماقت سے اندھا دھند گمراہیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ آپ نے ایک کلہاڑا لیا اور چھپ کر بتکدہ میں پہنچے اور ایک بڑے بت کو چھوڑ کر باقی سب کو توڑ پھوڑ کر دھر دیا، اس کو رہنے دیا اور اور اس کی گردن میں کلہاڑا لٹکا دیا۔

جب آپ کی قوم کو بتوں کے ٹوٹنے کی خبر پہنچی تو انھوں نے سیدنا ابراہیمؑ سے کہا: "ہمارے بتوں کے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا"۔ آپ نے مذاق کے طور پر بڑے بت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: "یہ ان کا بڑا ہے۔ تم انھیں سے پوچھ لو"۔ انھوں نے کہا: "تو اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ بت بولا نہیں کرتے"۔ آپ نے فرمایا: "تم ان کی عبادت کیسے کرتے ہو جو بولتے نہیں اور اپنی ذات سے کوئی ضرر و نقصان بھی دور نہیں کر سکتے۔ آپ کی اس دلگی سے جو آپ نے اُن سے اور ان کے دیوتاؤں سے کی۔ نیز آپ کے پختہ اور ٹھوس دلائل اور صاف صاف حقیقتوں سے وہ بہت جھینپے اور نہایت رنجیدہ ہوئے۔

ج۔ حضرت ابراہیمؑ کا اپنے دین پر قائم رہنا

قوم آپس میں سر جوڑ کر بیٹھی اور یہ طے ہوا کہ ابراہیمؑ کو جلا دیا جائے۔ اس لئے کہ آپ نے ان کے دیوتاؤں کا مذاق اڑایا اور انھیں یہ کہا تھا: "کیا تم ان کی پوجا کرتے ہو جنھیں خود تراشتے ہو حالانکہ اللہ نے تمھیں پیدا کیا اور ان چیزوں کو بھی جنھیں تم بناتے ہو"۔ انھوں نے کہا: "اس کے لئے ایک مکان بناؤ اور اسے اُس سخت دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو"۔ خدا فرماتا ہے: "انھوں نے تو اس سے (ابراہیم سے) داؤ کرنا چاہا۔ پر ہم نے انھیں کو مات کر دیا"۔ پھر ان لوگوں نے بہت سی لکڑیاں اس عمارت میں جمع کیں اور انھیں آگ لگا دی۔ وہ بھڑک اٹھی یہانتک کہ اسکے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ پھر انھوں نے

حضرت ابراہیمؑ کو کاندھوں سے اٹھایا اور آگ میں ڈالدیا۔ اس پر بھی آپ اپنے دین پر قائم رہے اور اسے نہ بدلا۔ اللہ نے آپکو آگ سے محفوظ رکھا اور وہ آپ کیلئے سرد ہو کر سلامتی کا موجب ہو گئی۔ اللہ نے فرمایا "اے آگ تو ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیم پر" اور اللہ نے آپکو آپکے دشمنوں سے بچایا اور یہ اس لئے کہ آپ اپنے دین پر سختی سے پابند تھے اور اپنے پروردگار پر پورا پورا بھروسہ رکھتے تھے۔

اور اسی طرح تو بھی اے بچہ جب حق کو پہچانے اور اس پر قائم ہو جائے تو سزا کے خوف یا مال و زر کے لالچ سے اسے نہ بدلنا۔ اللہ تجھے تیرے دشمنوں سے محفوظ رکھیگا۔ وہ تیری مدد کریگا اور تجھ سے خوش ہوگا۔

د۔ ہم نے حضرت ابراہیمؑ کی سیرت پاک سے یہ باتیں حاصل کیں۔

(۱) کہ انسان جب کسی کو گمراہ پائے تو اسے راہ ہدایت دکھائے۔

(۲) مخلوق خدا کی بھلائی اور اس کی بہبود کی خاطر حیلہ بہانہ کی بھی اگر ضرورت پڑے تو روا ہے

(۳) گمراہ سے جھگڑنا کہ وہ راہ راست پر آجائے۔

(۴) انسان پر خواہ ہزاروں لاکھوں مصیبتیں اور بلائیں کیوں نہ آجائیں مگر حق کا ساتھ نہ چھوڑے۔

(۵) جو اللہ کے دین کی طرف لوگوں کو بلائے اللہ کا اسے ہر بلا سے محفوظ رکھنا۔

شیر دل خاتون

(از جناب احمد یار سدوزئی۔ پشاور)

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

کون کہتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کو آزادی سے محروم رکھا ہے اور کس کو یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ شرعی شکنجے نے عورتوں کے دست بازو بیکار کر دئے ہیں۔ اسلام اور صرف اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے جس نے سیاسی۔ تمدنی۔ معاشرتی۔ اخلاقی۔ علمی۔ اصلاحی۔ غرض ہر پہلو میں جہان کی روندی ہوئی عورت کو کھنے بندھوں آزاد کر دیا۔ اس کے مرتبہ کو تحت الثرےٰ سے عالم بالا تک پہنچا دیا۔

اسلام نے دیگر آزادیوں کے ساتھ عورتوں کو میدان جنگ میں تیغ زنی کی بھی کھلم کھلا اجازت دیدی۔ جس کے لئے تاریخ گواہ ہے اور زمانہ ثناخواں ہے کہ مسلمان عورتوں نے لڑائیوں میں ایسی ایسی بہادریاں دکھائیں کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ ایسے ایسے جوہر شمشیر دکھلائے کہ میدان جنگ کا نقشہ ہی بدل دیا۔

باقی دنیا کے علاوہ ملک روم کے لوگوں میں ابھی تک خدا پرستی کا نام نشان تک نہ پایا جاتا تھا۔ بتوں کی پوجا اور اوہام پرستی انکا شیوہ تھا۔ ایک ایک بندے کے کئی کئی معبود تھے۔ اصنام پر انسانی قربانیاں کیجاتی تھیں۔ غرض ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اور زمین کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کے سوا باقی ساری دنیا نور ہدایت سے محروم تھی۔

عرب کے مٹھی بھر مسلمان اپنی جان ہتھیلیوں پر لئے ہوئے نور وحدت پھیلانے میں مصروف تھے۔ اللہ اور رسولؐ کے فدائی کفر کی بے پناہ طاقتوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ عورتیں بھی جہاد میں مردوں کے دوش بدوش حصہ لے رہی تھیں۔ وہ میدان جنگ میں زخمیوں کی خدمت کرتیں۔ مرہم پٹی لگاتیں اور موقعہ پر تیغ زنی میں بھی شامل ہو جاتی تھیں۔

اس وقت اللہ کے پیاروں نے ملک روم کے اندر شہر دمشق

کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ رومیوں کی بہت سی فوج مسلمانوں کے ہاتھوں تباہ ہو چکی تھی۔ ہرقل شاہِ روم پر مسلمانوں کی زبردست قوت آشکارا ہوئی تو اس نے اپنے مشہور و معروف بہادر سپہ سالار وردان ارمنی کو کو ایک لاکھ سے زائد رومی فوج دیکر مسلمانوں کے مقابلہ پر بھیجا۔ گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی۔ ایک طرف سے کفار کا ٹڈی دل لشکر تھا۔ اور دوسری جانب تھوڑے سے شیدائیان اسلام تھے۔ مسلمانوں نے شہر کا محاصرہ چھوڑ دیا اور اکٹھے ہو کر دشمنوں کا مقابلہ کرنے لگے۔ اس جلدی میں مسلمانوں کو عورتوں کے خیمہ گاہ کی حفاظت کا بالکل خیال نہ رہا۔ اور سب کی سب مسلمان عورتیں میدان جنگ سے دور اکیلی کی اکیلی رہ گئیں۔ لمحہ بھر میں شہر دمشق کے اندر والی ساری رومی فوج باہر نکل پڑی اور اس نے آتے ہی مسلمان عورتوں کے خیموں کو گھیر لیا اسوقت سب عورتیں نہتی تھیں۔ رومیوں کے لشکر کو دیکھ کر گھبرا گئیں سوائے خدا کی ذات کے کوئی مددگار نہ تھا۔ چاروں طرف سے فوج نے گھیر لیا تھا۔ اور اسلامی لشکر تک اطلاع بھیجنے کا کوئی ذریعہ اور وسیلہ نہ تھا۔

رومیوں نے محصور عورتوں کو آپس میں بانٹنا شروع کیا۔ اور چاہتے تھے کہ مسلمانوں پر عقب سے حملہ کردیں اور تیروں کی بوچھاڑ سے اللہ کے شیدائیوں کا خاتمہ کردیں کہ یکایک مسلمان عورتوں میں سے ایک دوشیزہ اچھلی۔ اس کا نام خولہؓ تھا۔ عمر کوئی پندرہ سولہ برس تھی۔ غصہ سے اسکی آنکھیں انگاروں کی مانند چمک رہی تھیں۔ چہرہ آفتاب کی مانند روشن اور لال سرخ تھا۔ اس نے اٹھتے ہی جوش سے کہا:۔

میری پیاری بہنو! یہ وقت سوچنے اور دیر کرنے کا نہیں ہے گھبراہٹ اور بے دلی کا موقعہ نہیں ہے۔ جلدی کرو اور کفار کے سامنے سینہ سپر ہو جاؤ۔ اللہ کی راہ میں اپنی گردنیں قلم کرا دو۔ مگر اپنی عزت اور ایمان کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

اے غیور والدین کی بیٹیو! ہمیں باحیا۔ باعزت اور بہادر ماؤں نے پالا ہے۔ دھیان کرو۔ ان کے ناموں پر دھبہ نہ آنے دو بلکہ اپنی بہادری کے جوہر دکھا کر انکی عزت کو چار چاند لگا دو۔

اس وقت ہمارے مرد ہم سے دور ہیں۔ لیکن خدا ہمارا نگہبان ہے ہم نہتے ہیں۔ لیکن ہمارا ایمان ہمارا ہتھیار ہے۔ دیکھو کفار کی لونڈیاں بنکر اپنے عزیزوں کے دل زخمی نہ کرنا بلکہ اپنی جانیں قربان کرکے خدا اور اس کے رسول کو خوش کردو۔ اپنے مردوں کو باغ باغ کردو اور ان کو دنیا میں عزت افزا ہو کر رہنے دو۔

اگر ہم کفار کی لونڈیاں بن گئیں تو قیامت تک دنیا ہمیں ذلیل عورتوں میں شمار کرتی رہیگی۔ اور اگر ہم نے اپنی جانیں قربان کرکے عزت عصمت اور ایمان کی لاج رکھ لی تو دنیا ہماری بہادری کے گیت فخر سے گاتی رہیگی۔ ہم اپنی اس بہادری سے ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اور دنیا ہمارے ناموں سے ہمیشہ روشن رہے گی۔

اے حمیر و مضر کی بیٹیو۔ دشمنوں کو دکھا دو کہ مسلمان عورتیں اپنی عزت پر نثار ہو جانا فخر سمجھتی ہیں۔ ان کیلئے اپنی جان قربان کردینا انکا کام ہے۔ وہ اپنے ایمان اور عزت کو زندگی سے زیادہ عزیز سمجھتی ہیں میری بہادر بہنو! اٹھو اور اپنی جرأت۔ دلیری اور بہادری کے کرشمے دکھا کر رومیوں کے دانت کھٹے کردو۔ ان کے منہ پھیر دو۔ کشتوں کے پشتے لگا دو۔ یا خود مر جاؤ یا ان کو مار ڈالو۔ بہادر بہنو! اگر ہم نے رومیوں کو جہنم رسید کردیا تو غازی کہلائینگے۔ اور اگر اپنی سلامتیٔ ایمان اور حفظِ عصمت کیلئے مر گئے تو شہید کہلائینگے۔ غرض دونوں حالتوں میں ہمارے لئے جنت ہی جنت ہے۔ ہم نے شیرنیوں کا دودھ پیا ہے۔ ہماری رگ رگ میں اسلامی خون جاری ہے۔ ہمیں سب سے پہلے عصمت پیاری

اور حفاظت ایمان کا سبق دیا گیا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ نامراد رومی ہمارے بدن کو اپنے ناپاک ہاتھ لگائیں۔ ہمارے خاوندوں کی سونپی ہوئی امانتیں برباد کریں۔ ہمیں اپنی لونڈیاں بنا کر ذلیل کریں اور ہمارے جنگجو باعزت مردوں کو اپنی اس کامیابی سے طعنے دیں۔

اپنے باپ دادا کے کارناموں پر نظر ڈالو۔ ایک ایک جان سینکڑوں کا مقابلہ کرتی تھی۔ ان کے سینے چھلنی چھلنی ہو جاتے ہیں لیکن وہ اپنی پیٹھ پر ذرہ بھر بھی چوٹ نہ آنے دیتے تھے۔ وہ میدانِ جنگ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے تھے۔ لیکن لڑائی سے منہ پھیرنے کو ذلت۔ موت اور بے ایمانی سمجھتے تھے۔

میری عزیزاو رجان نثار بہنو اپنی عزت پر حرف نہ آنے دو یا تو خود زمین میں سما جاؤ۔ یا اپنی عصمت کے پیاسوں کی گردنیں اڑا دو۔ اور دنیا میں ایک ایسی عمدہ مثال پیدا کر دکھاؤ۔ جس کیلئے شریف۔ نیک اور بہادر بیبیاں ہمیشہ ترستی رہتی ہیں۔

خولہ کی اس جوشیلی تقریر نے بجلی سا اثر کیا۔ دہلے اور ڈرتے ہوئے دل جوش اور جرأت سے بھر گئے۔ اور سب کی سب بپھری ہوئی شیرنیوں کیطرح آپے سے باہر ہو گئیں۔ غصہ سے چہرے لال پیلے ہو گئے اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے بلند کئے اور خیموں کے ڈنڈے میخیں اکھاڑ کر رومیوں کے مقابلے میں ڈٹ گئیں۔ سردار لشکر نے بہترا سمجھایا کہ عورتیں لشکرِ عظیم کا مقابلہ کر کے اپنی جانیں ضائع نہ کریں۔ لیکن جوشِ ایمان رگ رگ میں دوڑ چکا تھا۔ اسکی باتوں کا اثر ہوتا تو کس چیز پر ہوتا۔ آخر رومیوں نے بھی حملہ کر دیا۔ غنیم کے سپاہی بڑھ بڑھ کر تیغ زنی کرتے۔ بہادر بیٹیاں زخمی ہو جاتی تھیں مگر پیٹھ نہ دکھاتی تھیں۔ خولہؓ تھی کہ کوئی بھوکی شیرنی۔ جو رومی سامنے آتا خیمہ کی میخ سے اس کا سینہ چھید دیتی۔ خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ قدرت ان بے وسیلہ عورتوں کو آزما رہی تھی۔ اللہ اللہ ان عصمت پرور خواتین کا بھی غضب کا دل تھا کہ زخموں سے نڈھال ہو گئیں لیکن ننگ و ناموس کو بٹہ نہ لگنے دیا۔ اپنی آزادی برباد نہ ہونے دی۔ خولہ نے رومیوں کے چھکے چھڑا دئے۔ ہوش و ہواس ٹھکانے لگا دئے۔

یہ بہت ہی سخت نظارہ تھا۔ میدانِ جنگ کے ایک کنارے پر مٹھی بھر مسلمان اللہ اور رسولؐ کی خاطر لاکھوں رومیوں کا مقابلہ کر رہے تھے تو دوسرے کنارے پر چند نہتی مسلمان عورتیں اپنے ایمان عصمت اور عزت کیلئے ایک لشکرِ جرار کے سامنے سینہ سپر تھیں۔ اس وقت ہر ایک مسلمان کے بال بال سے قوت ایمان اور شانِ اسلام ٹپک رہی تھی۔

معرکہ بدستور گرم تھا کہ میدانِ جنگ سے مسلمانوں کا ایک دستہ حضرت خالدؓ بن ولید اور خولہؓ کے بھائی ضرارؓ بن ازور کی معیت میں عورتوں کی حفاظت کیلئے آ پہنچا۔ انھوں نے غنیم کے کشتوں کے پشتے لگا دئے خولہ نے ڈنڈے کے ایک وار سے سردار لشکر کو گھوڑے سمیت نیچے گرا دیا۔ اور ضرار بن ازور نے اس کا سر قلم کر کے نیزے پر بلند کیا۔ یہ دیکھتے ہی رومیوں کے رہے سہے سپاہی بھی دم دبا کر بھاگے اور ڈری ہوئی بھیڑوں کی طرح جس طرف جس کا منہ ہوا اسی طرف کی راہ لی۔ اور ان کو پیچھے مڑ کر دیکھنے تک کی جرأت بھی نہ ہوئی۔

اس مقابلہ دمشق میں خولہؓ کے بھائی ضرار بن ازور کو رومیوں نے قید کر لیا تھا۔ کیونکہ رومی سپہ سالار وردان کا بیٹا اس کے ہاتھوں قتل ہو چکا تھا۔ لہٰذا اس نے بدلہ لینے کیلئے ضرار بن ازور کو پوشیدہ طور پر فوجی نگرانی میں حمص بھیج دیا۔ خولہ کو جب اسکا پتہ چلا تو فوجی دستہ کے ہمراہ آندھی کی مانند اڑی اور بجلی کی طرح رومیوں پر جا کڑکی۔ وہ شمشیر زنی کی کہ رومیوں کو حواس باختہ کر دیا۔ ان کو راہ راستے کی ہوش نہ رہی۔ سر پہ پاؤں رکھ کر دوڑے۔ خولہ اپنے بھائی کو صحیح و

سلامت چھوڑا کر خوش وخراماں لشکرِ اسلام میں واپس آگئی۔

بہادر ہونے کے علاوہ خولہ پہلے درجے کی غیور۔ باعصمت اور خوش بیان بھی تھی۔ تمام ملک عرب کو اس پر ناز تھا۔ وہ اب جنت کو آباد کرچکی ہے۔ لیکن اس کے قول کے مطابق اس کی بہادری کے قصے آج تک ہماری زبان پہ جاری ہیں۔ اس نے اپنی دلیری سے تمام عورتوں کی عزت وعصمت کے بچانے کے علاوہ لشکرِ اسلام کو بھی تباہ وبرباد نہ ہونے دیا۔

کاش کہ ایک دفعہ پھر ایسی بیٹیاں پیدا ہو جائیں۔ جن کو ہم عزت وفخر سے خولہؓ ثانی کہ سکتے۔ جن کے نرم ونازک کلائیاں کفار کے زبردست باز وؤں کو ریزہ ریزہ کرسکتیں جو بادِ مخالف کے تھپیڑوں کو بطریقِ احسن روک سکتیں۔ جو اپنی دلیری سے آج کل کے خوابیدہ مسلمانوں کو پھر اسلامی جذبات اور جان نثاری کا ثبوت دکھا سکتیں۔

عورتوں کا مجازی معبود

(از قلم مولانا عبدالقیوم صاحب ندوی ستر کھی فاضل حدیث لکھنو یونیورسٹی)

اس گُر کو اسلام اور صرف اسلام نے سمجھا اور سمجھایا ہے کہ دنیا کے اندر اگر تکمیل حیات ہوسکتی ہے تو صرف عورت اور مرد کے باہمی میل محبت اور آپس کے حقیقی اتحاد اور اتفاق سے اسلام نے اس چیز کو نہ صرف ضروری اور اشد ضروری قرار دیا۔ بلکہ مرد کو عورت کیلئے اور عورت کو مرد کیلئے لباس بتایا ہے۔ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ "وہ تمھارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو" یا اس کا ترجمہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ (عورت) تمھارا ڈھانچہ ہیں اور تم ان کے ڈھانچہ ہو۔ اور جسطرح ڈھانچہ کے بغیر کوئی چیز مکمل نہیں کہلا سکتی اسی طرح مرد عورت کے بغیر اور عورت مرد کے بغیر اپنی زندگیوں کو ہرگز ہرگز پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچا سکتے اسلام نے جہاں مردوں کو تاکید کی کہ وہ ہر طریقہ سے اپنی بیوی سے محبت کریں اور اس کی ہر جائز خواہش اور ضرورت کو پورا کریں وہیں عورتوں کے لئے بھی بتاکیداً احکامات آئے ہیں کہ وہ اپنے شوہر کی ہر وقت اور ہر جگہ خدمت اور اطاعت کریں۔ یہی نہیں بلکہ شوہر کو بیوی کے لئے "مجازی خدا" کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے چنانچہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر دنیا میں کسی کو سجدہ روا ہوتا تو بیوی کو حکم ہوتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ شوہر کی عظمت کا اندازہ اس سے اور ہوسکتا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین عبادت کرنے والوں کی عبادت نہیں قبول کرتا۔ ایک وہ غلام کہ بھاگ گیا ہو۔ دوسرا امام کہ قوم کی مرضی کے خلاف زبردستی امامت کرتا ہو اور تیسری وہ عورت کہ جس سے اس کا شوہر ناراض ہو (ابو داؤد)۔

اللہ اللہ یہ ہے اسلام میں شوہر کا مرتبہ اور یہ ہے اس کی عظمت اور رفعت۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جب تک شوہر اپنی بیوی سے ناراض رہتا ہے فرشتے اس بیوی پر لعنت بھیجا کرتے ہیں (دار قطنی)۔

غرضیکہ دنیا میں عورت کے لئے سب سے بڑی اور سب سے زیادہ اہم جو چیز بتائی گئی ہے وہ شوہر اور صرف شوہر ہے۔ اللہ اور رسولؐ کے بعد اگر کسی سے محبت کی جائے تو وہ شوہر ہے اطاعت اور فرمانبرداری اگر کی جائے تو شوہر ہے۔ اور جس قدر بھی کوئی سلوک اگر کیا جائے تو وہ شوہر اور صرف شوہر ہے۔ کیونکہ وہ مجازی خدا' اور مجازی معبود ہے۔ وہ تکلیف میں راحت پہنچاتا ہے۔ درد دکھ میں کام آتا ہے۔ خون پسینہ کی کمائی اپنی بیوی کے ہاتھ دیتا ہے۔ اور ہر قسم کے آرام و راحت رسانی میں تن من دھن کو قربان کر دیتا ہے۔ وہ ہر حال میں اپنے "لباس" پر کسی قسم کی بھی چھینٹ تک آنے نہیں دیتا اور اپنی اس محبوب ملکہ کے لئے سب کچھ نثار کر دیتا ہے۔ پس کیا ہی پیارا ہے وہ گھر جس میں اسلامی تعلیمات کے مطابق اس طرح پر میاں بیوی زندگی گذارتے ہوں۔ اور کیا ہی بہتر ہے وہ شوہر جو اپنی بیوی کے لئے اپنا سب کچھ نثار کرتا ہو اور بیوی اپنے شوہر کو مجازی معبود جان کر اپنی ہر چیز اور اپنی ہر آرزو اس کے نذر کر رہی ہو۔ مبارک ہے وہ گھر جس میں حقیقی محبت کے اس قسم کے دو پتلے رہتے ہوں اور باعث صد ہزار آفرین ہے وہ جگہ جس میں اسلام کی تعلیمات کا اس درجہ لحاظ ہو۔ وہ مکان مکان نہیں بلکہ جنت ہے۔

نپولین اعظم کا مذہب

(جناب آغا امیر علی قزلباش بی۔ اے، دہلی)

ڈاکٹر خالد شیلڈریک وہ ہستی ہے جس پر آج دنیائے اسلام جتنا ناز کرے بجا ہے۔ یہی وہ مجاہد اسلام ہے جس نے ظلمت کدہ یورپ و امریکہ میں نہایت پامردی اور ثباتِ قدم کے ساتھ اعلائے کلمۃ الحق میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ یہی وہ ذاتِ ستودہ صفات ہے۔ جس کی وجہ سے کفرستان مغرب سے آج اللّٰہ اکبر اور محمد الرسول اللہ کی فلک شگن آوازِ اذان بلند ہو کر قصر کفر کی بنیادیں متزلزل کر رہی ہے۔ ایک وقت تھا کہ اسلام ہماری تبلیغی غفلتوں کی وجہ سے یورپ میں ایک جاہلوں کے مذہب کی حیثیت سے متعارف تھا۔ آج اسی قصرِ اسلام کے آگے بڑے بڑے عقلائے عصر نے اپنے سر جھکائے ہوئے ہیں اور اسلام کی روز افزوں ترقی پر انگشت بدنداں ہیں۔ آج مبلغین اسلام پورے جوش و ولولہ ایمانی کے ساتھ یورپ اور امریکہ کی سرزمین کفر و دہریت کو نورِ ایمان سے منور کر رہے ہیں۔ خدا ان کو ثباتِ قدم اور عمرِ نوح عطا فرمائے۔ اس تمام مذہبی ترقی کا بیشتر حصہ جناب خالد شیلڈریک کی ان تھک جدوجہد کا ممنون ہے۔

موصوف نے یورپ کے فاتح اعظم شہنشاہ معظم شیر بیشہ شجاعت نپولین بونا پارٹ جس کے نام سے شجاعان یورپ کا پتہ آب آب ہوتا تھا۔ جس کے خوف سے یورپ کی ہر حکومت لرزہ براندام تھی۔ جس نے دول یورپ کے سامنے سکندرِ اعظم کی فتوحات کی زندہ تصویر پیش کر دی۔ نہایت مدلل اور پر مغز مضامین سے ثابت کیا ہے کہ شیر دل شہنشاہ سچا اور راسخ الاعتقاد مسلمان تھا۔ وَاللّٰہُ یَھْدِی مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خدا جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے

ان مضامین کو انشاء اللہ کبھی ہدیۂ ناظرین کرونگا۔ یہاں صرف مسٹر جے۔ڈی جینکن کے ایک مضمون کا ترجمہ پیش کرتا ہوں جو عرصہ ہوا "مسلم ٹائمز مدراس" میں (انگریزی) میں شائع ہوا تھا۔ مسٹر جینکن (J. Jenkin) مندرجہ ذیل الفاظ میں نپولین اعظم کے مذہب پر روشنی ڈالتے ہیں:۔

"اس (نپولین) کے مذہبی جوش کے واسطے اس گفتگو پر غور کریں جو سینٹ ہیلینا کے مقام پر نپولین اور اس کے رفقاء کے درمیان ہوئی۔ اب اس نے اخفاءِ مذہب کے رویہ کو بدل دیا اور جنرل گورگڈ سے جو راسخ الاعتقاد اور سچا رومن کیتھلک تھا اکثر نہایت بیباکانہ گفتگو کیا کرتا تھا۔ جنرل گورگڈ اکثر اپنے مذہب کی تعریف کرتا تھا۔ وہ اکثر آسمان کے ستارے اور ان کے خالق" کے متعلق گفتگو کرتا تھا۔ لیکن شہنشاہ ہمیشہ تحقیر کے ساتھ جھڑک دیتا تھا۔ مجملاً نپولین کا حقیقی رجحان طبع اکثر اسلام کی طرف ہوتا وہ عیسائیت کی قدامت پر اعتراض کرتا تھا کہ یہ مذہب زیادہ قدیم نہیں ہے۔ نپولین کہتا ہے۔ "کاش یہ (عیسائیت) ابتدائے عالم سے ہوتی تو وہ اس پر ایمان لے آتا۔ مگر افسوس کہ ایسا نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ مذہب "صلیب" اور "کانٹوں کے تاج" کے بغیر اب تک باقی رہتا۔ کیونکہ انسان خلق ہی ایسی فطرت پر ہوا ہے۔ اور نہ وہ (نپولین) ایسے مذہب کو قبول کرسکتا ہے۔ جو سقراط اور پلاطوس کی مذمت کرے۔" اور کسی حالت میں بھی سزا دائمی کیوں ہو"۔ مزید برآں وہ بیان کرتا ہے کہ وہ "شیوخ مصر" کے دلائل سے عاجز آگیا تھا۔ ان کا خیال ہے کہ جو "تثلیث" کی عبادت کرتے ہیں یقیناً مشرک ہیں۔

"لیکن وہ جوں جوں آگے بڑھتا جاتا ہے عیسائیت کا سخت سے سخت مخالف بنتا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ وہ جوش میں کہہ اٹھا "میرا! میرا تو یہ قوی خیال ہے کہ مسیح پیدا ہی نہیں ہوئے۔ اور چونکہ انھوں نے پیغمبر یا مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا تھا۔ ایک عام جاہل اور متعصب کی طرح ان کو سزائے موت دی گئی۔ ایسے لوگ ہمیشہ ہوئے ہیں اور جب میں انجیل کو چھوڑ کر توریت کو بنظرِ غور دیکھتا ہوں تو مجھے صرف ایک قابل اور ایماندار شخص نظر آتا ہے۔ یعنی (حضرت) موسےٰؑ لیکن یہودی بزدل اور ظالم ہیں"۔ بے شک بانیٔ مذہبِ عیسائیت کے متعلق اس کا یہی عقیدہ تھا"

"دوسری طرف مذہب "اسلام" اس کو بہت سادہ نظر آتا تھا ایک موقعہ پر اس نے کہا کہ "اسلام"۔ "عیسائیت" پر اس جہت سے افضل ہے کہ اس نے صرف دس سال میں آدھی دنیا فتح کر ڈالی اور عیسائیت تین سو سال میں تو مستحکم ہی ہوئی ہے۔ ایک اور موقعہ پر اس نے صاف کہہ دیا کہ "اسلام سب سے پیارا مذہب ہے"۔

"ایک مرتبہ نپولین نے جنرل گورگڈ سے یہاں تک کہہ دیا کہ "ہم مسلمان"۔ ہم پڑھتے ہیں کہ یہ سنکر سچا (عیسائی) گورگڈ غش کھا کر گر پڑا۔

ان دونو تاریخی شہادتوں کے بعد مسٹر موشک کی گنجائش نہیں رہتی کہ نپولین اعظم مسلمان تھا اور مسلمان فوت ہوا۔

بقیہ بزم مسلمات- مئی کے پرچہ میں محترمہ بہن مس آمنہ عطا خاتون صاحبہ نے بال بڑھانے کا تیل دریافت فرمایا تھا۔ ایک نیا تیل نکلا ہے اور بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ میں نے دو بوتلیں استعمال کی ہیں بہت فائدہ ہوا ہے۔ اس تیل سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں اور لمبے ہو جاتے ہیں اسکا نام نسن ہیر آئل Nissin Hair oil ہے اور اس پتہ سے بذریعہ وی۔پی ملتا ہے۔ فرنٹیر ٹریڈنگ کمپنی سرفیروز شاہ مہتہ روڈ۔ فورٹ بمبئی۔

لوپ گوپال گیٹ ہوشیارپور

۴

بُری رسمیں

(از محترمہ اقبال جہاں صدر شاہ پور)

قوموں کے بنانے اور بگاڑنے اور ترقی و تنزل میں جسقدر عورت کو دخل ہے اتنا اور کسی چیز کو نہیں۔ قوموں کی تباہی و بربادی کے اسباب اور قوموں کی رفعت و ترقی کے سامان اسی کی دور اندیشی اور ناعاقبت اندیشی کے نتائج ہوتے ہیں۔ موجودہ رسم و رواج ہی کو لے لیجئے جنکی بنیاد اسی کے نازک ہاتھوں سے رکھی گئی۔ اور جو اب احکام قرآن و حدیث سے بھی بڑھ کر مانے جاتے ہیں اور کس قدر تباہی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ یہ سب کچھ رسومات بد نسوانی دماغ کی اختراعات و ایجادات ہیں۔

جب مسلمانوں کا اقبال عروج پر تھا۔ یہ سب رسومات بخوبی انجام پاتی رہیں لیکن جب انکے بخت نے ان سے منہ موڑا اور دولت نے ساتھ چھوڑا تو وہ رسمیں جو روپیہ کے بغیر انجام نہ پاسکتی تھیں قرض پر قرض لے لیکر ادا ہونے لگیں۔ کبھی لڑکے کے ختنہ پر قرض لیا۔ کبھی لڑکی کی شادی پر۔ کبھی ماں کی بیماری اور موت پر۔ کبھی باپ کے چہلم اور میت کی روٹی کیلئے۔ مگر آمدنی وہی بہی تلی جس آمدنی میں ماہانہ اخراجات بھی مشکل سے پورے ہوتے ہوں۔ وہاں اتنی بڑی بڑی تقریبوں کے لئے فالتو روپیہ آئے تو کہاں سے آئے۔ اور پھر خدا نیک ہدایت دے امیروں کو۔ کہ انکی دیکھا دیکھی غریب بھی اپنی توفیق سے زیادہ لگانے لگے۔ غریب یہ نہیں سوچتے ہمارا کہیں اس گدھے والا حال نہ ہو جس نے دیکھا کہ خچر کی پیٹھ پر نمک لدا ہوا تھا۔ جب وہ ندی پار کرنے لگا تو تھوڑی دیر پانی میں بیٹھ گیا اور اس کا بوجھ کم ہوگیا۔ گدھے نے بھی اس کی ریس کی۔ لیکن اس کی پیٹھ پر روئی لدی ہوئی تھی اور پانی میں بیٹھنے سے وہ دگنی بھاری ہوگئی۔ خچر نے کہا۔ بیوقوف تو نے میری ریس کی۔ لیکن نہ سمجھا کہ میری کمر پر نمک ہے اور تیری پر روئی۔ سو یہ حال ان غریبوں کا ہوتا ہے جو رسمات کے پورا کرنے کے شوق سے امیروں کی نقل کرنا فرض خیال کرتے ہیں۔ اور قرض لیکر سود در سود کے چکر میں پڑ جاتے ہیں۔ اور نہ صرف اپنے رہنے کا مکان بلکہ زیور اور کپڑے تک بیچ ڈالتے ہیں۔ اور قرض ادا نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ موت ان کو اس فکر سے نجات دیتی ہے۔ اولاد کس کو پیاری نہیں۔ لیکن یہ ان کے حق میں پیار نہیں۔ بلکہ زہر سے بدتر ہے اور ان کو ہمیشہ کے لئے غلامی اور مصیبت میں جکڑ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ یعنی فضول خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ اور خدا مسرف (فضول خرچ) آدمی کو دوست نہیں رکھتا۔ ہر امر میں تاکید کی گئی ہے کہ اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔

ان حالات میں ہمیں سوچنا چاہئے کہ کیا آپ نے بھی اپنے بیٹوں اور نواسوں کی ختنہ میں اسی طرح رنڈی کا ناچ اور دھوم دھام کا جلسہ کیا تھا۔ ان کی سادگی کا تو یہ عالم تھا کہ وہ چادر جو آپ استعمال فرماتے تھے۔ اس میں بھی کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ بلکہ آپ اپنا اور اپنی بیوی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا سب مال راہ خدا میں مسلمانوں کے سود بہبود میں لگا دیتے تھے۔ ہم لوگ جو آپ کی پیروی کرنے والے آپکے

کلمہ پڑھنے والے اگر پیوند نہ لگائیں۔ تو کم از کم خلاف شرع رسومات سے تو پرہیز کریں۔

اسی طرح جہیز کے پورا نہ ہونے پر لڑکی کی شادی نہ کرنا ہے۔ خواہ اس عرصہ میں لڑکی کی عمر کتنی ہی زیادہ ہو جائے۔ یہ اور بھی عجیب بات ہے۔ حالانکہ ہمارے ہادی برحق نے اپنی نور نظر کو کتنا دیا تھا۔ دو تکئے دو چٹائیاں۔ ایک چکی۔ ایک مشکیزہ اور شاید چند ایک برتن وہ بھی استعمال میں آنے والے دنیز بازو بند چاندی کے۔ آپ چاہتے تو دین اور دنیا کی سب نعمتیں مہیا کر سکتے تھے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ کیوں؟ صرف اسلئے کہ آپ کی امت فضول خرچیاں نہ کرنے لگیں۔ لیکن واحسرتا! آپ کی امت اپنے زعم باطل میں فرعون بے سامان بنی ہوئی ہے۔ ویسا ہی ان کا حشر بھی ہوتا جا رہا ہے۔ اور ان کو خیال تک نہیں کہ کس قعر مذلت میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اپنی اصلاح کی طرف مطلق توجہ نہیں ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

میں نے کسی اخبار میں دیکھا تھا۔ اسلامی بادشاہت جانے کے بعد ہندوستان میں مسلمان ۹۰ ارضی کے مالک تھے۔ لیکن اب قرض ہی لے لے کر ۲۰ فیصدی کے مالک رہ گئے۔ آخر یہ کیوں؟ یہ سب فضول رسومات کی نذر ہوا۔ آج بسم اللہ کی محفل ہے۔ کل بچہ کی پیدائش پر عقیقہ کی خوشی ہے۔ کل پہلے روزہ کی خوشی ہو رہی ہے۔ آج ختنہ کی مٹھائی تقسیم ہو رہی ہے۔ حتیٰ کہ کان ناک چھیدنے پر بھی ایک تقریب منائی جاتی ہے۔ یوں ہی سال میں عید۔ بقر عید۔ شبرات۔ رمضان اور محرم کے تہواروں پر ضروری اخراجات کے علاوہ بہت سی فضول خرچیاں ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح کروڑوں روپیہ سود در سود ہو کر مسلمانوں کا غیروں کے پاس چلا جاتا ہے۔ اول تو جہاں تک ہو سکے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اعلیٰ درجہ کی ہونی چاہیئے۔ اس میں روپیہ لگانے سے برباد نہیں جاتا۔ بلکہ علم سے ان کے اخلاق درست ہوتے ہیں۔ اور ان میں اپنا برا اور بھلا پہچاننے کی تمیز پیدا ہوتی ہے۔ اور اس ہی سے اپنے خدا کو پہچانتے ہیں۔ ع

کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

اس کے بعد جو کچھ وقت ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ قبر میں نہیں لے جاتا۔ یہی اولاد کے کام آتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے لڑکی کو فضول اشیاء جہیز میں نہیں دینی چاہئیں۔ بلکہ مختصر چیزیں دینے کے بعد جو رقم اس کے لئے رکھی ہو۔ اس میں سے باقیماندہ رقم بنک میں یا جائداد کی صورت میں۔ ورنہ سب سے بہتر ہے کہ سرٹیفیکیٹ خرید کر دئے جائیں۔

بری رسموں کے چھوڑنے میں ذرا نہیں ہچکچانا چاہیئے۔ ہمت اور استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ لوگ دو چار دفعہ اعتراض کرینگے آخر کار وہ خود تمھاری پیروی کرینگے۔

دنیا کی بھلائی سے دینی بھلائی کو مقدم سمجھو۔ اگر اولاد نیک ہوئی تو سمجھو کہ دین اور دنیا دونو کی بھلائی حاصل ہو گئی۔

جواہر پارے

اقوالِ زرّین حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہ

(محترمہ کلیمہ خاتون۔ دہلی)

۔ جو خدا سے ڈرتا ہے اسے کسی کا خوف نہیں ہوتا۔

۔ کسی سے نہ ڈر مگر اپنے گناہ سے کسی پر بھروسہ نہ کر مگر اس حاکم مطلق خدا پر۔

۔ جس کا ظاہر و باطن ایک ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ بد باطن کبھی چین سے نہیں رہتا۔

۔ اس قلیل زندگی میں ساری آرزوئیں پوری نہیں ہو سکتیں نہ موت کا وقت ٹل سکتا ہے۔ پس خدا سے ڈر اور حلال کی روزی کما۔

۵۔ جس دن تو گناہ نہ کرے اسی دن تیری عید ہے۔

۶۔ سخاوت ایمانداری کا پیش خیمہ ہے۔

۷۔ اخلاقِ حسنہ زندگی کو خوشگوار کر دیتے ہیں۔

۸۔ نیکی اور اخلاقِ حسنہ زیور ہیں۔

۹۔ سخاوت خوبی ہے۔ طمع ذلالت ہے۔ وعدہ غلامی ہے۔ اس کا ایفا آزادی ہے۔ اور صبر جوہر ہے۔

۱۰۔ خوشحالی میں سخاوت سے دولت ضائع نہیں ہوتی۔ بدبختی میں کنجوسی سے جمع نہیں ہوتی۔

۱۱۔ جس میں سخاوت و حیا نہیں وہ زندہ نہیں مردہ ہے۔

۱۲۔ احسان فراموش پاس بٹھانے کے لائق نہیں۔

۱۳۔ محسن کا فوری صلہ دینا عزت و وقار کی نشانی ہے۔ برائی کرنے والے کو سزا دینا ہلکا پن ہے۔

۱۴۔ فقیر کو خدا نے بھیجا ہے۔ جس نے لسے رد کیا اس نے خدا کو رد کیا۔ جس نے اسے دیا اس نے خدا کو دیا۔

۱۵۔ تیرے افعال تیرے اقوال سے بہتر ہونے چاہئیں۔

۱۶۔ صلح و مشورے کے طالب کو دھوکہ دینا اپنے نفس کو آتشِ جہنم کے حوالے کرنا ہے۔

۱۷۔ اگر مسکین کی امداد سے قاصر ہے تو نرمی سے پیش آ۔

۱۸۔ سب سے زیادہ ہمدرد سب سے زیادہ شکریہ کا مستحق ہے۔

۱۹۔ دنیاوی منفعت کے واسطے نیکی کرنے والا ہمیشہ نقصان میں رہیگا۔

۲۰۔ جو گناہ سے پاک ہوتا ہے دلیر ہوتا ہے۔ جس میں کوئی خامی ہوتی ہے بزدل ہوتا ہے۔

۲۱۔ جو تیرا ہی خواہ ہے تیرے نفع میں تیرا شریک ہونا چاہئے۔

۲۲۔ باوجود عزت کے تواضع ایسی ہے جیسے باوجود قوت کے صبر۔

۲۳۔ نیکی تند سے تند کو نرم اور غیر سے غیر کو اپنا گرویدہ کر لیتی ہے۔

۲۴۔ حقیقی نیکی یہ ہے کہ خلوت میں وہ کام نہ کرے جو منظرِ عام پر نہیں کر سکتا۔

۲۵۔ یہ نہ دیکھو کون کہ رہا ہے یہ دیکھو کہ کیا کہ رہا ہے۔

کام کی باتیں

(از قاضی محمد ابراہیم صاحب اٹارسی سی پی)

۱۔ پرانے اور بوسیدہ موزوں (پاپوش یا دست پوش) کو پھینکنا نہ چاہیئے۔ ان سے لالٹین اور لیمپ کے شیشے۔ ہاتھ میں پھنساکر بآسانی صاف کئے جاسکتے ہیں۔

۲۔ چونے یا لکڑی کی راکھ سے کانچ کے برتن زیادہ اور اچھے صاف ہوتے ہیں۔

۳۔ کھانے پینے کے برتن جن پر قلعی ہو لکڑی کی راکھ سے صاف کرنے کے بعد سوڈے کے پانی سے دھوڈالنے چاہئیں اور پھر صاف کپڑے سے صاف و خشک کر کے اوندھے رکھنا چاہئے (اگر گرم پانی سے برتن دھوئے جائیں تو زیادہ مناسب ہے)

۴۔ روغنی برتن (جن برتنوں میں تیل۔ گھی یا ایسی دوسری روغنی اشیاء رکھی گئی ہوں، سوڈے اور گرم پانی سے صاف کرنے سے سہولت ہوتی ہے اور اچھی طرح صاف ہو جاتے ہیں۔

۵۔ کسی بھی برتن میں زیادہ عرصہ (دنوں) تک پانی بھرا نہ رکھنا چاہیئے۔ اس سے پانی میں عفونت پیدا ہوجاتی ہے اور پھر زہریلا مادہ پیدا ہو کر برتن کے رنگ کو خراب کر دیتا ہے اور برتن میں بھی کچھ زہریلا مادہ سرایت کر جاتا ہے جس کا اثر صاف کرنے کے بعد بھی موجود رہتا ہے۔

۶۔ اچار مربے اور دوسری ترش چاشنی دار اشیاء کے رکھنے کیلئے ہمیشہ مٹی یا چینی مٹی کے برتن (مٹی کی برنی) استعمال کرنا چاہیئے۔ کانچ کی برنی بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔

۷۔ ایلمینیم کے برتن جہاں تک ہوسکے استعمال نہ کئے جائیں۔ اگر مجبوری ہو تو ان برتنوں میں کوئی چیز زیادہ وقت تک نہ رکھی جائے خصوصاً نمکین۔ ترش اور شیریں چیزیں رکھنے سے پرہیز کیا جائے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ بزم مسلمہ:۔

دلی رنج واندوہ سے اطلاع دیتی ہیں کہ محترمہ ع۔ ف صاحبہ خریداری نمبر ۳۹۰ دہلی اس جہانِ فانی سے عالم جاوداں کو سدھاریں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ریاض الحق ۳ سالہ بچہ یادگار چھوڑا۔ موت کے بعد آپ کے چہرہ پر مسکراہٹ اور اسلامی تمکنت نمایاں تھی۔ حضرت علامہ اقبال مرحوم کا شعر بالکل عاید ہوتا تھا۔

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چو مرگ آید تبسم برلب اوست

آپ کو کلیانپور ضلع جالندھر میں سپرد خاک کیا گیا۔ کوئی بہن یا بھائی از راہ کرم مرحومہ کی تاریخ وفات تحریر فرمائیں ممنون ہوں گی۔ دعا فرمائیں کہ خدائے ارحم مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگاں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ننھا ریاض پروان چڑھے۔ آمین۔

ن۔ ر۔ خ بیگم بابو عبدالحق صاحب شملہ

(بچوں کے لئے)

ایک احسان پہچاننے والا مزدور

(محترمہ زبیدہ بائی - از کوئٹہ)

گوبندسنگھ اگرچہ بہت ہی غریب تھا مگر ہمت کا بلند تھا۔ اُسے شادی کئے ابھی کچھ عرصہ ہُوا تھا کہ یکایک اُس کی بیوی کا انتقال ہوگیا۔ گوبندسنگھ کو اس کا رنج تو بہت ہُوا مگر غم غلط کرنے کے لئے اس کی بیٹی گلاب کور باقی تھی۔ جو ابھی کم سن تھی۔ بیوی کی یکایک موت سے گوبندسنگھ پر ناداری کی گھٹا چھائی کہ گھر میں جو کچھ تھا وہ بیچ کر اپنی بیٹی گلاب کور کی پرورش پر خرچ کر دیا۔ اب جہاں کہیں نوکری کے واسطے جاتا صاف جواب پاتا۔ آخر یہ حالت پہنچی کہ فاقے سے دن گذرنے لگے۔ بھیک مانگنا گناہ خیال کرتا تھا۔ مگر مرتا کیا نہ کرتا۔ آخر مجبور ہو کر ایک رئیس کے پاس گیا۔ اور صرف آٹھ آنے ادھار مانگے۔ رئیس نے گوبندسنگھ کا حال سن کر ایک روپیہ دیا۔ اور کہا اگر پھر ضرورت ہو تو لے جانا۔ گوبندسنگھ اب سوچنے لگا کہ یہ مانگنے کی ذلت کب تک؟ سوچتے سوچتے اس نتیجہ پر پہنچا کہ پاس کے جنگل میں جائے اور کچھ لکڑیاں چن کر لائے۔ ان کو بیچ کر اُن پیسوں سے پکوڑے بنانے کا سامان خرید لائے۔ خیر جیسا اس نے سوچا ویسا ہی کیا۔ اور شام کو اسے چار آنے نفع ہُوا خیر اس طرح دن بدن ترقی کرتا رہا۔ آخر ایک دن یہاں تک نفع ہوا کہ اس نے ٹین کا کارخانہ کھول دیا۔ ایک دن اُسے اپنے محسن کا خیال آیا۔ اور روپیہ لے کر اُس کے ہاں آیا۔ مگر معلوم ہُوا کہ اُس کا محسن مرگیا۔ اور اس کے بیٹے نے فضول خرچی کرکے سب جائداد وغیرہ بیچ دی ہے اور اس کا اب پتہ نہیں ہے کہ کہاں ہے؟ بڑی مشکل سے اپنے محسن کے بیٹے کا پتا لگایا اور اسے اپنا سارا حال سنایا۔ اپنے کارخانے میں عزت کے ساتھ لایا اور خوب آؤ بھگت کی۔

اب گلاب کور بھی جوان ہو چکی تھی۔ سندر (رئیس کا لڑکا) بھی جوان تھا۔ گوبندسنگھ نے اپنی بیٹی کا ہاتھ خوشی سے سندر کے ہاتھ میں دیا۔ اور اسے کارخانہ کا منیجر مقرر کردیا۔ اور سارے اطمینان و مسرت کی زندگی بسر کرنے لگے۔

چند ضروری اغذیہ

(جناب ڈاکٹر رام رکھا مل صاحب انچارج ٹیوبرکلوسس ڈسپنسری جالندھر شہر)

دودھ:- خدا نے دودھ انسان کی پیدائش سے پہلے ہی پیدا کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ بچے کی پرورش کے لئے نہایت ہی ضروری غذا ہے۔ دودھ کو ہندی میں امرت اور فارسی میں شیر کہتے ہیں۔ واقعی یہ بچے کے لئے آبِ حیات ہے۔ اسی کو پی کر بچہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔ دودھ بذاتِ خود مکمل غذا ہے یعنی اس میں غذا کے تمام اجزا موجود ہیں اور اسی نسبت سے پائے جاتے ہیں جس نسبت سے کہ انسان کے لئے درکار ہیں۔ جب ہم دودھ کا ذکر کرتے ہیں تو ہماری مراد گائے کے دودھ سے ہے۔ دوسرے جانوروں کا دودھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن دنیا کے تمام مہذب ملکوں میں گائے کے دودھ کو ہی ترجیح دی جاتی ہے۔ چونکہ اس کا دودھ بلحاظ خوراک وصحت کے باقی جانوروں کے دودھ کی نسبت زیادہ مفید ہے۔ گائے کے ایک سیر دودھ میں تقریباً ایک چھٹانک پروٹین، ایک چھٹانک شکر اور ایک چھٹانک مکھن اور کچھ نمکیات اور باقی پانی ہوتا ہے۔ ایک برس تک بچے کے لئے صرف دودھ ہی کی خوراک ہونی چاہئے خصوصاً اس کی ماں کا دودھ اگر کسی وجہ سے ماں کا دودھ بچے کے لئے ناکافی ہو تو گائے یا بکری کا دودھ دینا چاہئے۔ جوں جوں بچہ بڑھتا ہے دودھ کے علاوہ دوسری اشیاء بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن جو خوراک بھی دی جائے اس کے ساتھ دودھ لازمی ہے۔ ایک نوجوان کے لئے اگر صرف دودھ سے ہی غذا مہیا کرنا ہو تو روزانہ چار سیر پختہ گائے کا دودھ چاہئے۔ لیکن کیونکہ ایسی غذا مہنگی پڑتی ہے اس لئے دوسری غذاؤں کا استعمال ضروری ہے۔ ۲۵ برس کی عمر تک ہر ایک نوجوان کے لئے حسب حیثیت خوراک میں دودھ شامل ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ کمزوروں، بوڑھوں اور مریضوں کے لئے یہ بہت ضروری خوراک ہے۔ یورپ کے کئی ملکوں میں یہ تجربات کئے گئے ہیں کہ جن بچوں کو معمولی غذا کے علاوہ دودھ دیا جاتا ہے وہ جسمانی اور دماغی طاقت کے لحاظ سے زیادہ چالاک ہوتے ہیں بہ نسبت ان بچوں کے جن کو گوشت وغیرہ دوسری غذا دی جاتی ہیں۔ اچھا اور بڑھیا دودھ حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جس جانور کا دودھ پیا جائے وہ بھی تندرست ہوں۔ جس گائے کا دودھ پینا ہو اس کی خوراک کا خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ اگر گائے کی خوراک اچھی نہ ہوگی تو اس کا دودھ اچھا نہ ہوگا۔ جس طرح انسانی زندگی کے لئے کھلی ہوا اچھی خوراک اور تازہ پانی ضروری ہے۔ اس سے بھی زیادہ اس گائے کے لئے جس کا کہ دودھ ہم نے پینا ہے۔ یہ چیزیں ضروری ہیں۔ بیمار گائے کا دودھ بیماری پیدا کرتا ہے۔ جسطرح سے تنگ مکانوں میں رہنے سے اور اچھی غذا کے نہ ملنے سے انسانوں میں بیماریاں بڑھتی ہیں۔ اور خاصکر تپ دق۔ یعنی اسی طرح سے گائے کو بھی ان باتوں کا خیال نہ رکھنے سے بھی تپ دق لاحق

ہو جاتا ہے۔ فیروز پور کے ضلع میں معائنہ کرنے سے پتہ چلا ہے کہ یہ تقریباً ۲۰ فیصدی گائیوں کے اندر تپ دق کے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ گائے کا دودھ پینے سے پہلے ابال لینا چاہئے کیونکہ ابالنے سے جراثیم مر جاتے ہیں۔

بازاروں میں عام طور پر جو دودھ بکتا ہے اس میں پانی کے اجزا زیادہ ہوتے ہیں اور غذا کے اجزا یعنی پروٹین مکھن وغیرہ کم ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جانوروں کو سبزی یا سبز چارہ نہ ملنے کی وجہ سے بازار کے دودھ میں ویٹامین (Vitamin) بھی کم ہوتے ہیں۔

آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے ملک میں دودھ کا استعمال دن بدن کم ہو رہا ہے۔ غریبوں کو تو ان کی غربت کی وجہ سے یہ نعمت میسر نہیں ہوتی لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ امیروں کے بچے بچیاں بھی اس سے نفرت کرنے لگ گئے ہیں۔ ہر ایک ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ گھر میں ہر ایک بچہ اپنا دودھ پیتا ہے۔ عام طور پر بچوں کی خاصکر لڑکیوں کی شکایت سنی جاتی ہے کہ ان کو دودھ بھاتا نہیں ہے یا ان کے موافق نہیں ہے۔ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ کوئی ایسا نوجوان بچہ یا بچی نہیں ہے جس کو دودھ ہضم نہ ہو سکتا ہو اگر چند دنوں تک زبردستی بچوں کو وقت پر دودھ دیا جائے تو ان کو دودھ پینے کی عادت پڑ سکتی ہے۔ اس لئے میری والدین سے خاصکر ماؤں سے بزور درخواست ہے کہ اگر وہ مہیا کر سکیں تو بچوں کو روزانہ زبردستی دودھ اپنے سامنے پلائیں اور آپ دیکھیں گے کہ کسطرح سے ان کا وزن بڑھتا ہے اور جسمانی اور دماغی صحت قائم رہتی ہے۔ پہلے پہلے تکلیف ضرور ہوگی لیکن اسکا پھل بہت میٹھا ہوگا۔

مندرجہ ذیل نقشہ ظاہر کرتا ہے کہ مختلف جانوروں کے دودھ میں غذا کے مختلف اجزا کی مقدار کتنی ہے۔

دودھ	پروٹین	چربی	نشاستہ یا چینی	نمکیات	پانی
ماں کا دودھ	۲/۱	۸/۳	۲/۶	۳/	۴/۸۷
گائے کا دودھ	۲۰/۳	۶/۳	۸/۴	۷/۰	۱/۸۷
بھینس کا دودھ	۸/۵	۴/۷	۱/۴	۸/۰	۴/۸۱
بکری کا دودھ	۲/۳	۷/۴	۴/۴	۷/۰	۷/۸۵
گدھی کا دودھ	۵/۱	۲/۱	۹/۵	۵/۰	۶/۸۹
گھوڑی کا دودھ	۲/۱	۲/۱	۶/۵	۳/۰	۷/۹۰

بقیہ کشیدہ کاری

شہد اور اُس کا استعمال

(جناب ڈاکٹر صدر الدین صاحب ایل۔ ڈی۔ ایس سی بھرسٹا)

ہندوستان میں کیا بلحاظ غذا اور کیا بلحاظ دوا شہد اور دودھ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ غیر ملکی سیاحوں نے ہندوستان کی ان دو چیزوں کا ذکر بڑے زوردار الفاظ میں کیا ہے۔ ان کے بیانات کے مطابق کسی زمانہ میں ہندوستان میں دودھ اور شہد کی نہریں بہتی تھیں۔ لیکن افسوس یہ دونو نعمتیں اب ہندوستان سے رخصت ہوتی جا رہی ہیں۔ دودھ کا بیان انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں تحریر کرونگا یہاں صرف شہد کے متعلق پیش خدمت کرتا ہوں۔

شہد کو فارسی میں انگبین اور ہندی میں مدھ کہتے ہیں۔ شہد کی مکھیاں مختلف قسم کے پھولوں کا رس چوس کر اسے تیار کرتی ہیں۔ یہ بطور دوا اور بطور غذا دو طرح پر استعمال کیا جاتا ہے۔ سرخ رنگ کا شہد جس میں موم بالکل نہ ہو بالکل شفاف خوشبودار ہو۔ ذائقہ عمدہ ہو اور انگلی پر اٹھانے سے تار بندھ جائے۔ دوا کے کام آتا ہے۔ سفید رنگ کا صاف شہد بہترین غذا ہے۔ ایک سال سے زیادہ عرصہ کا پرانا بزمرہ میں ترش یا تلخ اور خشک شدہ شہد نقصان دہ ہے۔

جوش دیا ہوا اور کف گرفتہ شہد ایک عمدہ غذا ہے قوام شہد کے لئے یہ ضروری ہے کہ آگ نرم ہو تاکہ جلنے نہ پائے۔ اگر پانی نہ ملائیں تو کف اتارا نہیں جا سکتا۔ اس لئے قدرے پانی بھی ملا لینا چاہیئے۔

بقول حکما شہد سے بہتر کوئی غذا نہیں۔ اور نہ ہی بعض امراض میں اس سے مفید کوئی اور دوائی ثابت نہیں ہوئی ہے امراض معدہ، گردہ، صدر کے امراض کے لئے از حد مفید ہے۔ مصطگی کے ساتھ کھانا رطوبت دماغی۔ لقوہ و استرخا کو فائدہ کرتا ہے۔ معدہ کو تقویت بخشتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔ پتھری کو توڑتا ہے۔ پیشاب کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ پانی میں ملا کر غرغرہ کرنا زبان حلق اور لوزتین کے ورم کو تحلیل کرتا ہے تھوڑا تھوڑا شہد ہر روز کھانا آنتوں کے زخموں کو درست کرتا ہے۔ سرکہ اور شہد ملا کر مسوڑھوں کے تمام امراض میں اکسیر ہے۔ دانتوں کی میل کو دور کرتا ہے اور چمکدار بناتا ہے۔ سہاگہ اور شہد ملا کر سہال اطفال میں از حد مفید ہے۔ ثبور دہن کے لئے ایک عجیب سریع الاثر دوائی ہے۔ اگر بچوں کے مسوڑھوں پر شہد کی روزانہ مالش کی جائے تو بچے دانت نہایت آسانی سے نکال لیتے ہیں۔

پائیوریا کے لئے مفید دوائی

نسخہ:۔

ایسڈ بنزائک ۳۰ گرین۔ ایسڈ سائٹرک ۱۵ گرین۔ تھائی مول ۵ گرین۔ ایلکوہل ۲ اونس۔

روزانہ صبح کے وقت برش پر چند قطرے ڈالکر مسوڑھوں پر ملا جائے

ایک آرزو ہے مولا!

(جناب چوہدری محمد زبیر راز ایم اے)

۱

ایک آرزو ہے مالک! مری زبان سے بہت دور میرے
دل میں ایک آرزو ہے۔
میں نے اسے آجتک چھپائے رکھا...... تجھ سے!
مفتیٔ شہر سے! اپنی زبان سے!
تو دلوں کو جانتا ہے۔ بغیر کہے جانتا ہے۔
یہ درست ہے تو پھر میری آرزو کیوں آرزو ہی رہی؟
یزدانِ پاک! میری آرزو یہ ہے کہ تجھے کوئی سجدہ نہ کرے۔

۲

گل کی جلا دینے والی لو!!
سرما کی یخ بستہ ہوائیں جو سنسناتی ہوئی آتی ہیں اور بدن
کو کاٹے لیتی ہیں۔
زلزلے۔ طوفان اور ان سب سے بڑھ کر یہ کہ "اپنوں
کی ستم طرازیاں"
میں یہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں مگر یہ کہ محبت میں میرا
کوئی ساجھی ہو، میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ میرے لئے یہ ناممکن ہے۔
میرے معبود!
میرا سر صرف تیری چوکھٹ کے لئے وقف ہے۔
پھر معبود! تو یہ کیوں نہیں کرتا کہ تیری چوکھٹ صرف میرے
لئے وقف رہے۔
دیر و حرم میں یہ سب کیوں تیری جانب کھنچے آتے ہیں۔
مالک! میری آرزو یہ ہے کہ غوغائے رقیباں نہ رہے اور
میرے سوائے تجھے کوئی سجدہ نہ کرے۔

۳

کتنے خاک و خون کے پتلے تھے!
اور کتنی پتھر کی دلفریب مورتیاں تھیں! جن سے میرا
عشق و پرستش کا علاقہ تھا۔ مگر تو نے کہا "ان سب سے
کٹ کر صرف میرے حضور جھک"۔
تو نے کہا "سلطانِ عشق کے حضور تقسیم دل کا کوئی
قانون نہیں۔ اس لئے ان سب سے کٹ جا" معبود! پھر تو ہی
شاہد ہے۔ کہ صرف تیرے لئے میں نے اپنے سارے بت
توڑ ڈالے۔
محبوب! اک تو بھی ایثار کر:۔
تو کسی سے پیار نہ کر....... میرے سوائے
تجھے کوئی سجدہ نہ کرے....... میرے سوائے
تو کسی کا خدا نہ بن....... میرے سوائے
مالک! میرے دل کی یہ صرف ایک آرزو ہے۔
یہ مفتیٔ شہر سے نہ کہنا۔

شکر پارے

(خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے، ایل ایل بی)

ننھا سا بچہ: جولائی ۱۹۲۸ء میں انگلستان میں ایک راج کے گھر ایک بچہ ہوا تھا جس کا وزن صرف ۱/۲ ۴ چھٹانک تھا۔ اس وقت سمجھا گیا کہ اس سے چھوٹا بچہ پہلے کہیں نہیں۔ مارچ ۱۹۲۹ء میں نیویارک میں ایک بچہ ہوا جس کا وزن صرف ۴ چھٹانک تھا۔ وہ بچہ انگلستان والے سے بڑھ گیا۔ اب انگلستان میں ہی ایک ۳۰ سالہ میاں بی بی کے ایک لڑکا ہوا ہے جس کا وزن ۵ چھٹانک ہے اسے موٹر میں شفاخانہ لے گئے۔ جہاں اسے گرمی پہنچانے کی ایک کل میں روئی میں لپیٹ کے رکھدیا گیا ہے۔ اسکا باپ موچی ہے۔

ہوائی قلعے: آدمی دنیا میں اس واسطے رکا ہوا ہے کہ زمین میں کھینچنے کی قوت ہے۔ آسمان میں گیند پھینکو کچھ دور جا کے زمین پر واپس آجائیگی۔ اوپر کو بانہہ اٹھاؤ۔ تھوڑی دیر میں تھک کے پہلو میں لاڈالنی پڑیگی۔ لیکن یہ تجربہ کیا گیا ہے کہ بعض دھاتیں اس کشش کو روک لیتی ہیں۔ چنانچہ ایک ایسی دھات کا ٹکڑا زمین پر رکھدیا گیا گویا اب اس نے اپنی جسامت کے برابر حصہ میں کشش روک لی۔ دوسری دھات کا ٹکڑا اس روکنے والی دھات کے عین سیدھ میں اوپر خلا میں چھوڑ دینے سے زمین پر نہیں گر پڑتا۔ وہ ہوا میں ہی رکا رہ جائیگا۔ جب تک زمین پر رکھے ہوئے دھات کے کشش زمین روکنے والے ٹکڑے کو نہ ہٹایا جائیگا۔ اسکی سیدھ میں ہوا میں لٹکا ہوا ٹکڑا زمین پر نہ گریگا۔

اس اصول پر علم طبیعات والوں کی کوشش ہے کہ ہوائی قلعے بنائے جائیں۔ زمین پر لمبے لمبے دھات کے ٹکڑے رکھ کے کشش کو روک دیا جائیگا۔ ان کی سیدھ میں ہوائی قلعے بہت اونچائی پر جا کے چھوڑ دئے جائینگے۔ وہ زمین پر گریں گے نہیں۔ ان میں رہنا مالداروں کا کام ہوگا۔ کیونکہ ان قلعوں کے بنانے پر بہت زیادہ لاگت آئیگی۔ پھر ہوائی جہازوں ہی کے ذریعے زمین تک آجا سکینگے۔ ریڈیو اور بے تار کے تار گھر بنانے پڑینگے تاکہ زمین سے باقاعدہ بات چیت ہو سکے ان قلعوں میں سردی ہوگی۔ ہوا بیشک بہت صاف ہوگی۔ اتنی بلندی پر تپ دق کا بیمار فوراً اچھا ہو جایا کریگا۔ کیونکہ سورج کی کرنیں جو اس مرض کو آن واحد میں دور کر دیتی ہیں۔ بہت صاف آکے مریض کو بہت جلد اچھا کر دینگی۔ جو لوگ اس سے بھی اونچے قلعے بنوانا چاہینگے انھیں سانس لینے کے سامان وہاں مہیا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ اوپر جا کے ہوا اسقدر پتلی ہوجاتی ہے کہ آدمی سانس نہیں لے سکتا۔ اس کے لئے دنیا کی ہوا کے حوض وہاں موجود رکھنے ہونگے۔ جو محل میں اس طریقہ سے رکھے جائینگے کہ دنیا دی ہوا کا سلسلہ قائم رہے۔

یہ انسانی دماغ کے ہوائی قلعے ہیں اور بہت سی خیالی باتیں جو پہلے قصوں کہانیوں میں نظر آیا کرتی تھیں اب عملی طور سے ہماری نظروں کے سامنے ہیں۔ اگر آدمی نئے نئے خطرناک ہتھیاروں سے فنا ہو جانے سے بچ گیا تو ممکن ہے کہ نئی پود ان ہوائی قلعوں کو اپنی نظروں سے بچ بچ دیکھ لے۔

پرندے ہوائی جہازوں میں: سدس سال کے توسید کی ...

بات ہے کہ آسٹریا کے پایۂ تخت ویانہ سے وینس کو پندرہ ہزار کونج کی قسم کے پرندے ہوائی جہازوں کے ذریعہ پہنچائے گئے۔ ان کے بعد ۵ ہزار اور اسی طرح بھیجے گئے۔ اس سال اس ملک میں برف اور بارش کی کثرت ہوئی اور سردی اسقدر بڑھی کہ یہ غریب جانور حسب معمول موسمی تبدیل وطن نہ کر سکے۔ یہ پرندے ہر ملک میں سرد سے گرم ملک کو قطاریں باندھ باندھ کے چلے جایا کرتے ہیں۔ ہزاروں پرندے کارخانوں اور مکانوں میں آ کے پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ ایک شہر کی سرحد پر ایک گھر میں ۵ ہزار کے قریب ان پرندوں نے پناہ لی۔ چنانچہ ان کو پکڑ پکڑ کے ہوائی جہازوں میں بند کیا گیا تاکہ انھیں آسمانی طوفان سے بچا کے گرم ملک میں پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ وینس میں انھیں دوسرے جہاز میں بند کیا گیا اور نیپلز پہنچا دیا گیا۔ وہاں کیڑے اس قدر پھیلے ہوئے تھے کہ یہ پرندے ان پر چھوڑ دئے گئے۔ کھا پی کے ان میں اسقدر جان آگئی کہ وہ خود قطاریں باندھ باندھ کے جنوب کی طرف چل دئے۔

خیال کا اثر: لندن میں ایک عورت جو برسوں سے گٹھیا میں مبتلا تھی اور چلنا پھرنا بھی اسے مصیبت تھا اب یہ خیال کرنے سے کہ میں اچھی خاصی ہوں تندرست ہوگئی ہے انگلستان میں ایک تحریک جاری ہے جس کا فیصلہ یہ ہے کہ حکیموں کے علاج کی بجائے لوگ خیالات سے علاج کریں۔ جو آدمی اپنے آپکو بیکار کہنے لگتا ہے وہ نکما ہو کے رہتا ہے۔ پٹھوں اور دماغ کی خرابی خود ان سے ہی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ دل سے پیدا ہوتی ہے۔ جو ان سب پر حکمران ہے وہ اپنے آپ کو بے بس سمجھنے لگتا ہے۔ جس کا نتیجہ کہ پٹھوں پر برا اثر پڑتا ہے۔

اس عورت نے بتایا کہ بہت سے آدمی بیمار ہو لے بہت بری طرح محسوس کیا کرتے ہیں کہ سخت بیمار ہوگئے۔ یہ تکلیف ہے۔ وہ تکلیف ہے۔ اگر وہ اس قسم کا خیال نہ کیا کریں تو بھی بیماری کا بہترین علاج ہے۔ ہماری عورتیں خیالات کی بیمار رہتی ہیں۔ اس طرح نہ صرف وہ خود بلکہ گھر کے سب آدمی حیران پریشان رہتے ہیں۔ ہر وقت چڑچڑی رہتی ہے۔ اور کوسنا کاٹنا معمول ہو جاتا ہے۔

لڑکی کی ہمت: ریاست ہائے متحدہ کی ایک دھان پان نازک اندام لڑکی امریکہ کے شمال مشرق میں بحر قطب شمالی کے جزیرہ گرین لینڈ کو عنقریب چھٹی مرتبہ اس ملک کے اس حصہ کے حالات دریافت کرنے جا رہی ہے جہاں ابتک کسی انسان نے پاؤں نہیں رکھا۔ پہلی مرتبہ جب وہ اس جزیرہ میں جانے کیلئے تیار ہوئی تو مردوں نے اسکا مذاق اڑایا اور کوئی اس کے ساتھ جانے پر رضامند نہ ہوتا تھا۔ بڑی مشکل سے اس نے ایک جماعت تیار کی اور گئی۔ اس نے مردانہ وار کام کیا۔ اس نے پانچ مرتبہ وہاں جا کے ایک بڑا علاقہ معلوم کیا۔ جس کا نام اس کے نام پر مس بوائیڈ لینڈ رکھ دیا گیا ہے۔ یہ کتنی بڑی عزت ہے۔ ناروے کی حکومت نے اسے وہ اعلےٰ خطاب دیا جو اب تک کسی عورت کو نہ ملا تھا۔ حکومت فرانس نے بھی اسے ایک ہیروں جڑا ہوا نئی قسم کا اعلےٰ تحفہ عنایت کیا۔ شکل سے دیکھ کے کوئی نہیں کہ سکتا کہ یہ لڑکی اس دل گردہ کی ہے۔ اس کے رخسار سرخ ہیں اور وہ پوڈر لگا کے خوبصورت بھی بنی رہتی ہے۔ مگر جب اس مہم پر جاتی ہے تو مردوں کی طرح ہمت سے کام لیتی ہے۔ چونکہ وہ علاقہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ اس لئے جغرافیہ کی انجمنیں گرین لینڈ کے اس علاقہ کا حال نقشوں وغیرہ کے ذریعہ معلوم کراتی ہیں۔ اور اس نے ہر طرح کے نقشے تیار کئے ہیں۔

پھوڑے اور کنکھے:۔ امریکہ میں ایک جگہ انڈے کھانے کا مقابلہ ہوا۔ ایک جوان کارخانہ کا مزدور ۶۰ انڈے کھا کے بازی جیت گیا۔ جو آدمی اسکے مقابلہ میں ہارا صرف ۴۲ انڈے کھا سکا۔ کچھ انڈے آدھے کچے اور باقی سب ابلے ہوئے تھے۔

سگھڑ سہیلی

(نوشتہ خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی)

ترکاریوں کے فوائد: ترکاریاں بہت سی بیماریوں کا سستا اور قدرتی علاج ہیں لیکن ہمارے گھروں میں پکانے میں ان کی ساری خوبیاں پانی کے راستہ بہادی جاتی ہیں۔ ہمارے بچوں کو اور ہمیں جو بیماریاں ہوجایا کرتی ہیں۔ اگر ترکاریوں کا طریقہ سے باقاعدہ استعمال جاری رکھا جائے تو ہرگز نہ ہوں۔

آجکل گھی خالص نہیں ملتا۔ بچوں کو مسان وغیرہ کی بیماری انکے جسم میں تازہ چربی نہ پہنچنے کی بدولت ہوا کرتی ہے۔ بہت سی پٹھوں کی بیماریاں غذاؤں کو نفیس بنا دینے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً بہت باریک اور خوب چھنے ہوئے آٹے کی سفید روٹیاں۔ خوب صاف اور چمکائے ہوئے چاول۔ چھلکا اترے اور بالکل صاف کئے ہوئے جَو جسے انگریزی میں پرل بارلے (Pearl barley) کہتے ہیں۔ سفید بُورا یا شکر (دانہ دار مصری) اور چھلکا اترے یعنی چھلے ہوئے آلو کھانے سے طرح طرح کی پٹھوں کی بیماریاں نمودار ہوتی ہیں۔ چاولوں کو چمکانے اور صاف کرنے کی وجہ سے ان کی ساری معدنی خوبیاں جاتی رہتی ہیں۔ غذاؤں میں معدنی اور طاقت بخش اجزا نہایت ضروری ہیں۔ ہر وقت ان کے چکر میں ہی رہنا چاہیئے۔ مگر اتنا ضرور چاہیئے کہ ہماری نظر ان امور پر رہے۔

ٹماٹر بڑی عجیب چیز ہیں۔ ان میں پوٹاش۔ فاسفورس تیزاب اور دیگر طاقت بخش اجزا ہوتے ہیں۔ یہ اجزا بالیدگی عام صحت میں مدد دیتے ہیں۔ بھوک بڑھتی ہے۔ وزن کی کمی اور پٹھوں کی کمزوری کو پیدا نہیں ہونے دیتے۔ جلد اور دماغ پر اچھا اثر ڈالتے ہیں۔ یہ خوبیاں ان کے پکانے یا اچار ڈالنے کی صورت میں بھی قائم رہتی ہیں۔

آلو میں کاربن اور پانی ہوتا ہے۔ پوٹاش اور مگنیشیا جیسے قیمتی نمکوں سے یہ لبریز ہے۔ اس میں خون کو صاف رکھنے کی بھی خوبی ہے۔ اس کے کھانے سے خون بگڑنے نہیں پاتا۔ انھیں چھلکے سمیت بھوننا پکانا چاہیئے۔ خوراک اچھی نہ مل رہی ہو اور اسکا بُرا اثر صحت پر پڑ رہا ہو تو گاجر بے حد مفید ہوتی ہے۔ ان میں سوڈا چونہ اور لوہا بکثرت ہوتا ہے کرم کلہ تیزابیت پیدا نہیں ہونے دیتا۔ اس میں چونہ۔ سوڈیم اور کلورین بہت ہوتا ہے۔ کچا جلد ہضم ہوجاتا ہے۔ گندنا خون کی کمی۔ پھوڑوں وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ اس میں لوہا چونہ اور گندھک بہت ہوتا ہے۔ یہ پیاز کی جنس میں ہے۔

ترکاریوں کو بھاپ سے پکانا ان کی خوبیوں کو قائم رکھتا ہے۔ معمولی طور سے پکانے والوں کیلئے یہ ہدایات مفید ہونگی۔ (۱) پکانے سے پہلے آدھ گھنٹہ تک انھیں نمک کے پانی میں ڈبوئے رکھیں (۲) پھر پانی بالکل نکال دیں۔ (۳) کھولتا ہوا پانی دیگچی میں تیار رکھیں۔ اس نمک اور میٹھا اتنا ملاویں کہ مزا صاف معلوم ہو۔ میٹھے سے سبز رنگ قائم رہتا ہے اور ترکاری خوش ذائقہ ہوجاتی ہے۔ بائیکاربونیٹ آف سوڈا استعمال نہ کریں۔ ترکاریاں اس دیگچی میں ڈالدیں (۴) فوراً ہی آگ پر انھیں ابالیں (۵) ڈھکنا اتار دیں اور جلتی جلدی پکائیں۔ ملائم ہوتے ہی دیگچی آگ پر سے اتار لیں۔ جو پانی رہ جائے نکالدیں اور

[...]کا سی گرم رکابی میں نکال لیں (۶) مرچ چھڑکیں اور ذرا سا گھی یا مکھن اس پر ڈال دیں اور کھائیں۔

[گ]رمیوں کی احتیاط:۔ ہلکا لباس پہنیں۔ ایسا لباس ہو جو آسانی سے پسینہ جذب کر کے جلد ہی خشک کر دے۔ برسات میں بعض جلدوں پر پتلیاں پہننے سے گرمی دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ غذا ہلکی ہو۔ پانی کم پئیں۔ زیادہ پینے سے پسینہ زیادہ آتا ہے۔ ان دنوں میں مرغن کھانے تلی ہوئی چیزیں نقصان پہنچاتی ہیں۔ تازہ میوے زیادہ کھائیں۔ جَو کا پانی معمولی پانی کی جگہ پینے سے گردوں پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

جب کوئی دانہ جسم پر نکل آئے اسے ہرگز نہ نوچیں۔ دانہ راد[ھ] پڑنے یا سمیت پیدا ہونے کا ڈر ہے۔ چھوٹے پھنسی بھی نکل آیا کرتے ہیں۔ مرکیورک کلورائڈ لوشن Mercuric Chloride Lotion (ایک ہزار میں ایک) ۴ اونس۔ ڈیوٹ ہائیڈرو کلورک ایسڈ Dilute Hydrochloric Acid ۱۲ قطرے۔ یہ لوشن بے رنگ ہوتا ہے۔ اس میں دوا ساز سے ذرا سا رنگ ملوا لیں تاکہ پہچان رہے۔ جس دوا میں مرکری کلورائید ہو اس پر زہر کی چٹ لگوالیں اور ہر دوا سے الگ رکھیں۔ بچوں کو ہاتھ نہ لگانے دیں۔ چھوٹے پھنسی پر کسی نرم دھجی سے لگائیں۔ دھجی فوراً جلا دیں۔ اس کے لگانے سے آرام آجائیگا۔ بہت نازک جلدوں اور بچوں پر یہ لوشن تیزی دکھاتا ہے۔ ان کے لئے سادہ کیلے مائن لوشن Calamine Lotion استعمال کریں۔ ایک اور آرام دہ ترکیب یہ ہے کہ ملک آف مگنیشیا Milk of Magnesia بوتل سے نکالتے ہی لگائیں یا نیم گرم پانی میں ذرا سا سکربس امونیا Scrubb's Ammonia ملا کے نہائیں۔ ایک پوڈر یہ مفید ہے۔ سیلی سی لک ایسڈ Salicylic Acid ۲½ فیصدی۔ بورک ایسڈ Boric Acid دس فیصدی۔ زنک اوکسائڈ Zinc Oxide دس فیصدی۔ خالص ابرق Pure Talc ۷۷½ فیصدی۔

ایک اور پوڈر یہ ہے۔ بائی کاربونیٹ آف سوڈا۔ اس سے تگنی مینتھل Menthol ملایا جائے۔ دس گرین مینتھل اور ایک اونس بائی کاربونیٹ آف سوڈا موافق رہیگا۔ بعض دفعہ اس میں ذرا سا بورک پوڈر Boric Powder ملانے سے عارضی طور سے فوری آرام آجاتا ہے۔ لیکن گرمیوں میں پوڈر اچھی چیز نہیں۔ مسام کھل جاتے ہیں۔ ان میں ذرے پھنس کے پھوڑے پھنسی زیادہ پیدا کرتے ہیں۔ لیکن یہ آدمی آدمی پر منحصر ہے۔

چٹکلے:۔ چہرہ کی مالش کی ضرورت ہو تو مالش کا رُخ اوپر اور باہر کی طرف رکھیں۔ اس طریقہ سے چہرہ کے پٹھے بلا ضرورت کھنچ کے لٹکنے نہیں پاتے۔ بعض حرکات گول یعنی دائرہ کی شکل میں کیجاتی ہیں جو ہنسلی سے شروع کر کے جبڑہ تک لائی جاتی ہیں اور پوروں کے گرد کے حصہ سے مالش اس گول طریقہ سے کی جاتی ہے۔

پوڈر اور چکنائیاں وغیرہ جلد کے مساموں کو بند کر کے چہرہ کو خراب کر دیتی ہیں۔ مہاسے اور کیلیں انھی سے زیادہ نکلتی ہیں۔ جنھیں اپنی چہرہ کی خوبصورتی اور تندرستی منظور ہو وہ ہرگز ان چیزوں کو استعمال نہ کریں۔ مساموں کو کھلا رکھنے سے جلد درست رہتی ہے اور خوبصورتی صحت کا دوسرا نام ہے۔ آج کل مغرب کی نقل کر کے عورتیں اپنے چہرہ آخرکار خراب کر لیتی ہیں۔

آلو ابلتے وقت چمچہ بھر بورا یا مصری پانی میں ڈالدو۔ اس سے آلوؤں میں میدا پن اور ذائقہ آجاتا ہے۔

ناخن کے برشوں کے بالوں کی سختی جلدی جاتی رہتی ہے۔ اور پھر

کام اچھا نہیں دیتے۔ بے صابن کے پانی کے استعمال کے بعد دھویا کریں اور دستہ کی طرف کھڑا کرکے سکھایا کریں۔ استعمال سے پہلے رات بھر بالوں کے رخ برش ٹھنڈے پانی میں ڈبوئے رکھیں اور ہفتہ میں ایک مرتبہ تھوڑے سے نمک ملے ٹھنڈے پانی میں ڈبوئے رکھنے کے بعد خوب سکھا دیا کریں تو دیرپا ثابت ہوں گے۔

نئی دری بچھانے کے بعد دس پندرہ دن روئیں بیٹھنے دیں بعد میں صاف کریں اور ہمیشہ ریشہ یعنی روئیں کے رخ صاف کیا کریں اس سے دری کی عمر بڑھ جاتی ہے۔

موم بتی کی بتی پر ذرا سا نمک ڈال دینے سے شمع ساری رات جلتی رہتی ہے۔

بزم مسلمہ

مسلمہ اور پیام اسلام کے محترم مضمون نگار مولانا عبد القیوم صاحب ندوی سترکھی کچھ عرصہ سے بیمار ہوکر وطن تشریف لے گئے ہیں۔ لیکن باوجود علالت کے مسلمہ اور پیام پر ان کی نوازش جاری ہے۔ ہم ان کے سپاس گذار ہیں اور ناظرات و ناظرین مسلمہ سے ملتمس ہیں کہ وہ ان کی صحت کیلئے خدا سے دعا فرمائیں تاکہ وہ اپنا علمی فیضان جاری رکھیں۔ (ادارہ)

بہترین آزمودہ نسخہ: "رسالہ مسلمہ ماہ اپریل" میں کسی بہن نے گورے ہونے اور چہرے کی رنگت نکھارنے کیلئے زود اثر اور مجرب آزمودہ نسخہ دریافت فرمایا تھا۔ کم فرصتی کے باعث "رسالہ ماہ مئی" میں اس کو شائع نہ کرا سکا۔ اب شائع ہو رہا ہے۔

ضروری اشیاء:- چرونجی ایک چھٹانک کسمسم کے پھول ایک پیسے کے آنبی ہلدی (آمی ہلدی) آدھا تولہ سے کچھ کم۔ نشاستہ گندم اور بغیر گرم کئے ہوئے دودھ کی بالائی۔

نوٹ:- چرونجی کسمسم کے پھول اور آنبی ہلدی کے مرکب کا باریک سفوف بنا کر رکھ لیجئے۔ ترکیب عمل:- علی الصبح اٹھ کر ذرا سا نشاستہ گندم ہتھیلیوں پر ذرا سا پانی ڈالکر رگڑیں۔ یہانتک کہ اس میں رس پیدا ہو جائے۔ پھر اسے چہرے اور گردن پر ملیں۔ جب ذرا جذب ہو کر خشک سا ہو جائے۔ تو اسے ہتھیلیوں سے رگڑ کر سب چھٹا دیں (جیسے اُبٹن (اُبٹنا) ملا جاتا ہے) اس کے بعد مندرجہ بالا مرکب سفوف کے دس برابر حصے کریں۔ ان میں سے ایک حصہ تھوڑی سی تقریباً آدھا تولہ بغیر جوش دئے ہوئے دودھ کی بالائی میں (اگر کچے دودھ کو ذرا دیر کے لئے ڈھکا کر رکھدیا جائے۔ تو اس کی سطح پر یہ بالائی پڑ جاتی ہے) ملا کر چہرے اور گردن پر ملتے رہیں۔ یہاں کہ بالکل جذب ہو جائے۔ پھر گرم پانی اور نشاستہ گندم سے منہ اور گردن دھو ڈالیں۔ دوپہر کے وقت صرف ٹھنڈے دودھ کی مذکورہ بالائی ملیں۔ دھونے کی ضرورت نہیں شب میں صبح کا عمل کریں۔ مگر بغیر دھوئے سو جائیں۔ صابن۔ کریم۔ اسنو وغیرہ سے پرہیز۔ غذا:- سبز اور ٹھنڈی ترکاریاں زیادہ استعمال کریں تو مناسب ہوگا۔

نوٹ:- یہ کسی طب کی کتاب کا نسخہ نہیں۔ بلکہ معمولی کم پڑھے لکھے لوگوں

... مبتلا ہوا ہے۔ لیکن صدہا مرتبہ آزمایا گیا ہے اور سو فیصدی مفید ہے آئندہ قسمت اپنی اپنی۔ قاضی محمد ابراہیم اٹارسی (سی۔ پی)

(۱) بنت ابو خلیل اللہ صاحبہ کی خدمت التماس ہے آنکھ کے ماہر ڈاکٹر دہلی میں ڈاکٹر اشرف ہیں جو ہر قسم کی آنکھ خوب بنا سکتے ہیں۔ ان کا بہت بڑا ہسپتال ہے۔ غریب کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔

(۲) ایک بہن صاحبہ نے چنبل کا علاج دریافت کیا ہے (دل بغض) ایک دوا ہے جو داد چنبل کیلئے اکسیر ہے آزمودہ ہے۔ ہر بڑے شہر میں مل سکتی ہے۔ اگر آپکے شہر میں نہ مل سکے تو لاہور کوٹھی دلروز۔ فیروز پور روڈ سے منگائیے۔ بہن صاحبہ کو سر کے درد کے لئے یہ نسخہ مفید ہوگا۔ چالیس روز برابر کریں۔ بادام ۱۱ دانہ۔ تخم خربوزہ۔ تخم تربوز ۳ ماشہ گندم ۳ ماشہ۔ گندم کو رات کو بھگو دیں۔ صبح کو سب چیزیں باریک پیس کر ایک الائچی اور گھی سے بگھار لیں۔ نہار منہ پئیں۔

مئی کے پرچہ میں بہن مس آمنہ عطا خاتون صاحبہ نے ہیر آئل کے متعلق پوچھا تھا۔ افسوس ہے کہ میں جون کے پرچہ میں جواب نہ دے سکی۔ Mohanna Hair restorer استعمال کریں تو انشاء اللہ بال بہت لمبے مضبوط اور گرنے سے رک جائینگے۔ یہ تیل میں نے اکسیر پایا اور میں تمام بہنوں کو کہونگی کہ وہ یہ تیل استعمال کریں۔ خوشبو بہت ہی اچھی ہے۔ یہ بمبئی میں (فرنٹیر ٹریڈنگ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۹۲۴ بمبئی Frontier Trading Co. P.B. No 924 (سے Bombay مل سکتا ہے۔ شاید آپ کے شہر میں مل جائے ورنہ بذریعہ وی۔ پی ان سے منگوالیں۔ انشاء اللہ بہت فائدہ مند ہوگا۔

ا۔ب۔ فورٹ بمبئی۔

بہن بیگم رشید انور کی خدمت میں التماس ہے کہ ٹانسلز کیلئے آپ یہ دوائی استعمال کریں فائدہ ہوجائیگا۔ میری اپنی آزمودہ ہے آپ کو اس دوائی سے ضرور فائدہ ہوجائیگا۔ دوائی کا نام شربت صدر ہے۔ جس کے ملنے کا پتہ یہ ہے۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس نمبر ۳۲ دہلی۔ بیگم شاہ زمان خاں خریداری نمبر ۱۹۶۱

میرے سر کے بال گھنگریالے ہیں (جنھیں پنجابی میں کنڈل والے کہا جاتا ہے) اور اسقدر کہ ان میں کنگھی کرنا اور چوٹی بنانا سخت دشوار ہے ناظرات "مسلمہ" میں سے کوئی بہن ازراہ کرم کسی ایسے نسخہ سے بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں جس کے استعمال سے بال لمبے ہوں اور پیچ دور ہوجائیں س۔ ع۔ امرتسر

اگر کسی صاحب کو دہلی کے آخری تاجدار شہنشاہ ابو ظفر بہادر شاہ کا نوحہ (جو انھوں نے بحالت قید رنگون میں اپنے دو نولخت جگروں کے قتل کی خبر سنکر کہا تھا اور جس کے دو شعر درج ذیل ہیں) مکمل یاد ہو تو براہ کرم بذریعہ مسلمہ ارسال فرما کر متشکر فرمائیں۔ شہنشاہ مغفور کا جو دیوان میرے پاس موجود ہے۔ اس میں یہ نوحہ نہیں ہے۔ شاید دو نو شعر صحیح طور پر یاد نہیں ہیں ممکن ہیں غلط ہوں۔ مجھے مکمل صحیح نوحہ درکار ہیں ؎

کبھی ملتے تھے مرے منہ سے منہ کبھی لب سے لب کبھی دل سے دل
مرا اُن پہ کتنا غرور تھا مرے غرور کو آکے ڈھا دیا

مری اجڑی بستی کا باغ تھا مرا اندھیرے گھر کا چراغ تھا
سر شام ہی ظالموں نے میرے چراغ کو بجھا دیا

خاک نشیں ایک خریدار از لدھیانہ

بہن شمس النساء بیگم صاحبہ نے جو بچوں کے دانتوں کے نکلنے کو دریافت فرمایا تھا۔ اسکے لئے عرض خدمت ہے۔ ایک تولہ باریک جست کا تار لے کر اسکو

خوب اچھی طرح سے آپس میں بل دے لیں۔ پھر اس کے اوپر نیلا تھوتھا باریک رگڑ کر جست کے تار پر اچھی طرح لگا دیا جائے۔ بازار سے معمولی قسم کی فلالین میں بچے کے گلے کا ناپ لے کر اور بقایا باریک پسا ہوا تھوتھا اندر ڈال دیا جائے۔ برقی فیتہ تیار ہو جائیگا۔ یہی برقی فیتہ ہے۔ دانت بچے کے خوب آسانی سے نکل آئیں گے۔ اور یہ برقی فیتہ دو یا تین آنے میں تیار ہو جائیگا۔ جو کہ آپ کو آج کل بازار سے ۱۲ ار ادرعہ میں دستیاب ہوتا ہے۔ میرا خاص آزمودہ نسخہ ہے۔ دیگر اگر ریچھ کا ناخن بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے تو بھی بچے کے دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔ اور بچے کو کسی قسم کی تکلیف بھی نہیں ہوتی۔ میرا آزمودہ ہے۔ گوہر علی رہتکی۔

(۲) بہن مسز ج خ۔ لطیف خریداری نمبر ۳۲۵ نے مچھروں کو دور کرنیکی دوائی بذریعہ مسلمہ دریافت فرمائی ہے۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنے مکان یا کوٹھی کے کمروں کے دروازوں۔ روشندانوں کو اچھی طرح خوب بند کر دیں۔ ۳ یا ۴ سیر چیڑ کی لکڑی کے بیکا اور خراب چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور چیڑ کی لکڑی کا برادہ لیکر کمرے میں خوب دھونی دیں بلکہ مکان کے کمروں کو کچھ عرصے کیلئے بند کر دیں تمام مچھر فنا ہو جائیں گے اور اگر اسی طرح مکان کے صحن میں بھی دھونی دیدیجائے تو ایک عرصہ کیلئے ان موذی جانوروں سے نجات مل جائیگی۔ ہمارا خاص اور کئی مرتبہ کا آزمودہ

ناظرین مسلمہ بہنو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میرا دیرینہ تجربہ ہے اسے اپنی بہنوں کو آگاہ کرنا چاہتی ہوں کہ میری بہنیں بھی میری طرح بلائے بے درماں میں گرفتار ہونگی وہ یہ کہ میں بچپن سے ڈاکٹری علاج کی قائل تھی ہمیشہ ڈاکٹری علاج کرتی رہی۔ علاوہ مرض کے سیدہ فاطمہ مرحومہ اور احمدہ فاطمہ کی دائمی مفارقت نے میرے مرضوں میں اور اضافہ کر دیا کہ تمام تمام شب گھٹا گھٹ جاتی تھی اور نیند نہ آتی تھی اور ہر وقت دل اڑا جاتا تھا تب میں نے حکیم کا علاج شروع کیا۔ انھوں نے مجھے گھبراہٹ اختلاج کیلئے محب

نسخہ ہے بہن صاحبہ اس کو ضرور آزمائیں۔ شیخ گوہر علی رہتکی۔

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ یہ تحریر کرتی ہوں کہ بمقام کوڑ ننگل میرے برادر عزیز محمد عبدالغفور نے عین عالم شباب میں اچانک طور پر داعی اجل کو لبیک کہا۔ ہم تمام کو داغ مفارقت دیدیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موت تو سب کو ہے لیکن جوان مرگ سارے خاندان کیلئے صدمہ عظیم ہے۔ مرحوم برادر کو نہ صرف حسن صورت کیوجہ سے بلکہ حسن سیرت کی جیتی جاگتی تصویر اور اخلاق و عادات کا مجسم پتلہ ہونے کے باعث عوام میں مقبولیت حاصل تھی۔ مرحوم کی ہر دلعزیزی اور اعلیٰ قابلیت کسی طرح بھلائی نہیں جا سکتی۔

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے۔ حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

آہ اس صدمہ جانکاہ سے والدین کی حالت خراب ہے کوئی تدبیر انکے غم کو کم نہیں کر سکتی خدارا مسلمہ بہنیں دعا فرمائیں کہ خالق عالم دلوں کا پھیرنا جسکی ادنیٰ شان ہے ہمیں بالخصوص والدین مرحوم کو توفیق صبر جمیل عطا فرمائے اور بس۔ غمزدہ (ز ن) بیگم مولوی حافظ محمد عبدالسبحان تانڈور۔ دکن۔

میں چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ تحریر کرتی ہوں۔ اسکو بزم مسلمہ میں درج کر کے ناچیز کو مشکور فرمائیں گے۔ میری محترمہ والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں مسلمہ بہنوں سے ملتجی ہوں کہ وہ دعا صحت فرمائیں۔ خدا تعالےٰ میری پیاری امی جان کو شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔ ان کا سایہ ہم پر تا زیست قائم رہے آمین۔ فہمیدہ اختر انصاریہ ملتان

جواہر وخمیرہ گاؤزبان بتایا جس سے مجھے نیند آنے لگی ہے اور دل ٹھہر گیا ہے۔ میرا دوسرا تجربہ کنگھی کا ہے۔ کنگھی کو اگر کنگھی کرتے ہی فوراً صابون سے دھو لیا جائے تو ہمیشہ نئی رہتی ہے اور ذرا بھی میل نہیں جمتی۔ میلی کنگھی نہایت ہی نفرت انگیز نظر آتی ہے

مکرم جہاں

رقم	نام
۵/-/-	محترم جناب محمد اصغر صاحب بلڈنگ نمبر ۶ میکلوڈ روڈ لاہور (برائے مٹھائی یتیم طالبات بخوشی کامیابی خود در امتحان)
۵/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ خان قطب الدین احمد خانصاحب بستی فاران (بتقریب شادی دختر خود انور سلطان صاحبہ)
۲/-/-	" مسز ڈاکٹر محمد احمد صاحبہ لیڈی ڈاکٹر ہسپتال کرنال (برائے مٹھائی طالبات)
۴/-/-	محترم جناب میاں عبدالرحمن صاحب بی اے ملٹری اکونٹس موضع [illegible] پورہ (برائے صحتیابی برخوردار خالد انور)
۵/-/-	" " مستری محمد رمضان ولد میاں شرف الدین صاحب جبیرہ (برائے امداد یتیم طالبات)
۴/-/-	محترمہ عزیزہ شمیم اختر متعلمہ درجہ اول مدرسۃ البنات (اپنے بھائی کی پہلی تنخواہ سے)
۵/-/-	محترم جناب ڈاکٹر فخر الدین صاحب پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن جولاکھی
۲/-/-	محترمہ غ۔ق بیگم صاحبہ بنت بابو خلیل الدین صاحب قریشی شاہجہان پور
۱/-/-	" مستری بیگم صاحبہ بیگم میاں نبی بخش صاحب سوداگر چرم جالندھر شہر
۱/-/-	" بتول بیگم صاحبہ بیگم جناب نثار احمد صاحب اوورسیر مظفر نگر
۱/-/-	" خورشید بیگم صاحبہ بنت " میاں نبی بخش " سوداگر چرم جالندھر شہر
۲/-/-	" دختر نیک اختر جناب غلام حسین میر صاحب کاشمیری ایڈیٹر زمیندار لاہور
۱۴۰/۶/۳	میزان

تعمیر فنڈ ماہ جون ۳۸ء

رقم	نام
۱۰/-/-	محترم جناب سلیمان خانصاحب

رقم	نام
۲/-/-	محترم جناب چوہدری محمد شفیع صاحب پولیس آڈیٹر ویسٹرن رینج۔ دفتر ڈی۔ آئی۔ جی راولپنڈی
/-/-	" " ایم۔ ایم مجید صاحب اسسٹنٹ آفیسر مکینکل لاہور
/-/-	" " خواجہ فیروز الدین احمد صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لاء لاہور

بذریعہ وفد

رقم	نام
۱/-/-	" " شیخ نور الٰہی صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج لاہور
۱/-/-	" " چوہدری نشیر احمد " سیکرٹری کاسیہ گراس مائٹی "
۱/-/-	" " ایم اے غنی صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج "
/-/-	" " ڈاکٹر اصغر علی " ریٹائرڈ سول سرجن "
۱/-/-	" " جناب عبدالرشید، ہیڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول مہڑی (براستہ دینہ)
/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید پیر انور علی شاہ صاحب بی۔اے۔ اے۔ڈی۔آئی آف سکولز تحصیل زیرہ
۹/-/-	میزان

بمد زکوٰۃ ماہ جون ۳۸ء

رقم	نام
/-	محترم جناب فضل قادر صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سورہ نسی

بمد صدقہ ماہ جون ۳۸ء

رقم	نام
/-	محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر سید محمد رشید صاحب عباسی سب اسسٹنٹ سرجن جالندھر شہر

وظائف فنڈ ماہ جون ۳۸ء

رقم	نام
/-	محترمہ مس مریم ابوسلطا صاحبہ مسوری سٹی (حمیدہ بی بی و زینب بی بی سکالرشپ)

محترم جناب چوہدری حق نواز خانصاحب پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور (فاطمہ جان سکالرشپ) بابت ماہ مئی و جون ۱۹۳۶ء	-/-/۱۰
عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمٰن خانصاحب شروانی حبیب گنج علی گڑھ دو وظیفہ بابت فصل ربیع (محمودہ سکالرشپ)	-/-/۹۰
میزان	-/-/۱۰۰

حساب انجمن مدرستہ البنات جالندھر شہر بابت ماہ اپریل مئی جون ۱۹۳۶ء

	اپریل	مئی	جون
جناب محمد یوسف خانصاحب ۔ا۔ الیبی وڈنی دہلی	-/-/۵	-/-/۵	-/-/۵
" میر غلام رسول صاحب ہنر واسلامیہ مڈل سکول اچھرہ لاہور	اپریل تا مئی -/-/۱۰	-	جون تا جولائی -/-/۱۰
" بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب محلہ سراج گنج	-/-/۲	-	-/-/۲
" شیخ حبیب الٰہی صاحب کلرک آف دی کورٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" بابو غلام محی الدین " شملوی کلرک سنٹرل بنک	-/۴/-	-/۴/-	-
" میاں محمد علی " دلغزا پنشنر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" عبدالکریم عبداللطیف صاحبان سوداگران چرم	-/-/۱	-/-/۱	-/-/۱
" چوہدری غلام احمد صاحب شیر فروش رستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" ڈاکٹر غلام محمد " کپتان پنشنر	دوماہ -/۸/-	-/۴/-	-/۴/-
" " سید محمد رشید " عباسی سب اسسٹنٹ سرجن	-/-/۱	-/-/۱	-/-/۱
" مرزا اصغر علی " سٹینوگرافر چیف ڈاپیر صاحب	-/-/۱	-/-/۱	-/-/۱
" شیخ عبدالرحیم " بازار پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" چوہدری عبدالکریم " مٹھائی فروش چوک سوداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" مستری محمد یوسف " انجن شیڈ	دوماہ -/۸/-	-/۴/-	-
" " محمد اسحاق " "	دوماہ -/۸/-	-/۴/-	-/۴/-
" " محمد الدین " "	-/۸/-	-	-/۸/-
" منشی [illegible] الدین " موضع گڑھا	-/۸/-	-/۴/-	-/۴/-

	اپریل	مئی	جون
جناب بابو غلام محمد صاحب نظامی محلہ پنج پیر	دوماہ -/۸/-	-/۴/-	-/۴/-
" مولوی لطف الرحمٰن " حویلی دانشمنداں	دوماہ -/-/۲	-/-/۱	-/-/۱
" مرزا فیض اللہ بیگ " ریڈر سشن کورٹ	دوماہ -/-/۲	-/-/۱	-/-/۱
" چوہدری شاہ ولی " انگلش کلرک	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" منشی نذیر حسین " کلرک سشن کورٹ	-/۴/۱	-/۴/۱	-/۴/۱
" بابو عبدالحق " پوسٹل کلرک جالندھر چھاؤنی	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" " رشید احمد " " " " "	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" " فیروز الدین " " " " "	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" پیر عبدالرشید " " " " "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" بابو محمد اسماعیل " محلہ کھولا ئے	دوماہ -/-/۱	-	دوماہ -/-/۱
" ڈاکٹر چوہدری رحیم بخش صاحب اوورسیر بہاولپور	دوماہ -/-/۲		دوماہ -/-/۲
" چوہدری محمد علی " ہیڈ اسسٹنٹ	-/-/۱	-/-/۱	-/-/۱
" بابو بشیر احمد " سٹینوگرافر دفتر انسپکٹر آف سکولز	چار ماہ -/-/۱	-/-/۱	-
" سید ریاض احمد " کلرک " " " "	تین ماہ -/۱۲/-	-	-
" شیخ عبدالرحمٰن " عاقل پوسٹ ماسٹر چھاؤنی جالندھر	-/-/۱	-/-/۱	-/-/۱
" بابو نیاز علی " ہیڈ سگنیلر جالندھر شہر	-/-/۱	-/-/۱	-/-/۱
" مولوی محمد یعقوب محمد ابراہیم صاحبان	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-

نام			
جناب خان بشیر احمد خانصاحب ٹکٹ کلکٹر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" " اسداللہ خانصاحب ایڈیٹر نور	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" ڈاکٹر سید عبدالودود صاحب	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
" شیخ نذیر محمد صاحب دوکاندار رینک بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" خان نیاز محمد خاں " اکوئنٹنٹ دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" ابوالحسیب " نیلے محل	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" چوہدری محمد بشیر " کلرک دفتر انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" ماسٹر نذیر احمد " بٹ ہیڈ ٹیلر ماسٹر چوک امام ناصر الدین	-/۸/- دو ماہ	-/۴/-	-/۴/-
" بابو محمد حسین " ماہر فن عمارات نقشہ جات	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " ضیاء الحق " پکا باغ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " شہاب الدین " ریکارڈ کیپر میونسپل کمیٹی	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" ڈاکٹر عطا محمد " انڈیا فارمیسی ہاؤس اڈہ نکودر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" صاحبزادہ معراج الدین صاحب شامی سٹینوگرافر	۱/-/-	-	-
" شیخ رحیم بخش صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" بابو عبدالرحیم صاحب پارسل کلرک ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	-/۸/- دو ماہ	-/۴/-	-/۴/-
" میاں ولی بہادر " سوداگر چرم ریلوے روڈ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" چوہدری امام الدین " کلاتھ مرچنٹ اٹاری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" میاں سنا ہی برادرس کٹڑہ بلاں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" شیخ سردار محمد غلام جیلانی صاحبان کیپ مرچنٹس	-/۴/-	-	-
" بابو نظام الدین صاحب ٹرین کلرک سٹیشن جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" مستری محمد حسین " محلہ باغ شیخ کرم بخش	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" حکیم عطا حسین خاں " مسیحا میڈیکل ہال بازار شیخاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" خواجہ محمد اسماعیل " سوداگر چرم بستی نو	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" بابو شیخ حاجی مہر علی۔ احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹس ... بازار	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-

نام			
جناب محمد حنیف صاحب متعلم ایس۔ وی کلاس گورنمنٹ نارمل سکول کرنال (تا اپریل)	۱/-/- چار ماہ	-	-
" مولوی غلام قادر صاحب متعلم اشاعت اسلام کالج لاہور	۲/-/- سال	-	-
" حافظ عبدالرزاق " دفتر ریلوے ڈویژنل ... دہلی	۳/-/-	۳/-/-	[illegible]
" خان محمد اسحاق خاں " بستی شیخ	۱/-/-	۱/-/-	[illegible]
" ملک عبدالشکور عبدالغفور صاحبان	-/۴/-	-/۴/-	-/۵/-
" " محمد امین صاحب	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" مہر نور محمد " کوٹ فضل کریم خاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" سید محمد انور علی شاہ " اے۔ ڈی آئی آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	[illegible]
" ڈاکٹر چوہدری بہاؤالدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نکودر	۱/-/-	۱/-/-	[illegible]
" شیخ احمد صاحب مالک بھٹہ متصل آباد پورہ	۵/-/- ۵ ماہ	۱/-/-	-
عالی جناب نواب فخر یار جنگ بہادر فائننس ممبر حیدرآباد دکن	۵/-/-	۵/-/-	[illegible]
جناب مولوی محمد خلیل صاحب دکاندار اٹاری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" مستری شیر محمد " انجن شیڈ جالندھر شہر	-/۳/-	-	-/۴/-
" " اللہ بخش " " "	-/۱۲/- سہ ماہ	-/۱۲/-	-/۴/-
" داروغہ شیخ ولی احمد " پنشنر رستہ محلہ	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر عبدالمجید خان صاحب رئیس بستی بابا خیل	۳/-/- سہ ماہ	-	۳/-/- سہ ماہ
والدہ محترمہ میاں عبدالمجید صاحب رئیس حویلی دانشمنداں	۲/-/-	-	-
جناب منیجر صاحب جنرل ہستی پریس جالندھر شہر	۲/-/- دو ماہ	-	-
" منشی سردار محمد صاحب کاتب دروازہ سیداں	-/۴/-	-	-
" چوہدری عزیز الدین " سب انسپکٹر پولیس پنشنر نورپور	-/۸/-	-	-
" چوہدری غلام جیلانی صاحب ناظر کمشنر آفس	-	-/۸/- دو ماہ	-/۴/-
" خان غلام جیلانی خاں " کلرک "	-	-/۸/- دو ماہ	[illegible]
" ایم حمید صاحب عثمانی ماڈرن فاؤنڈری ورکس جالندھر شہر	-	-/۴/-	-/۴/-

گوشوارہ مداخل و مخارج انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر بابت ماہ اپریل مئی جون ۱۹۳۸ء

آمدنی

	پائی	آنے	روپے
آمدنی سہ ماہی اول	۹	۱۰	۲۰۷۶
بقایا سابقہ	½	۴	۲۷۴۳
میزان	۹½	۱۴	۵۶۱۹
زر ضمانت طالبات	۰	۰	۴۱۰
کھدر کریپ کھاتہ	۴½	۶	۶۲
میزان کل	۲	۵	۶۰۹۲

خرچ

	پائی	آنے	روپے
اخراجات سہ ماہی اول	۰	۹	۳۱۷۰
واپسی امانات	۰	۳	۱۶
" "	۰	۰	۴۰
	۰	۰	۳۰
	۶	۷	۴
	۹	۱۱	۳۷۳
بقایا حال	۱۱	۵	۲۴۵۷
میزان کل	۲	۵	۶۰۹۲

نورالدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر

ترجمان القرآن
زوجك الجنة وكلا منها
ملنے کا پتہ
دفتر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر پنجاب

یہ صفحہ اشتہار کے لئے خالی ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۸۹

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ

جالندھر شہر

مُدیرہ : حُمَیرا

سرپرست : فخرِ نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خان بہادر وزیر اعظم پٹیالہ

نگران : انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ : ایک روپیہ + ممالک غیر سے تین شلنگ + فی پرچہ ۲/

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں :-

۱- "مسلمہ" ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲- رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۳۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اسکے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳- منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھیے گا۔

۴- کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو چار پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئیے۔

۵- خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے۔ ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں :-

۱- یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے اسلئے اسلامی شرافت و تہذیب کو مد نظر رکھا جائے۔

۲- زبان صاف اور سلیس ہونی چاہیے۔

۳- روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴- مضمون مختصر ہو۔

۵- مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجیے گا۔

۶- پورا پتہ لکھیے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں :-

۱- کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

۲- کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳- اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل ملکی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خان ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دفتر ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مُسلِمہ جالندھر شہر

جلد | اگست ۱۹۳۸ء - جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | نمبر ۲

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری گزارشیں

حضرت عبدالحق عباس اور حضرت منشی نورالدین صاحب سخت علیل ہیں :-

یہ الفاظ بہت اضطراب کے عالم میں لکھے جا رہے ہیں کہ حضرت عبدالحق عباس بانیٔ مدرسہ تقریباً دو ماہ سے سخت علیل اور حد درجے ضعف و نقاہت کی حالت میں ہیں۔ حضرت موصوف کو سال میں دو مرتبہ، سخت گرمی اور سخت سردی کے ایام میں انفلوائنزا کی سی علامات کے ساتھ مرض کا سخت حملہ کئی برس سے ہوا کرتا ہے لیکن اس مرتبہ یہ حملہ اس شدت سے ہوا کہ ابتداء ہی میں کمزوری نے بستر پر لٹا دیا اور ایک ماہ تک دنیا کی کوئی غذا حلق سے نہ اتری۔ اتنا عرصہ بغیر غذا کے زندگی کا قائم رہنا ایک حیرت پیدا کر گیا۔ بارے کچھ مشروبات معدے میں گئیں اور حضرت موصوف حرکت کا حوصلہ فرمانے لگے کہ دفعتاً تیزابی قسم کے مادہ فاسد کے اسہال شروع ہو گئے اور پھر چارپائی سنبھالنی پڑی۔ ۳ ماہ حال کو آپ طبی مشورے کے تحت دھرم سالہ ضلع کانگڑہ تشریف لے گئے۔ وہاں کی آخری اطلاع ہے کہ ابھی حالات بدستور ہیں اور کوہستانی ہوا کا جاں بخش اثر شروع نہیں ہوا۔

ادھر قوم کے نہایت مخلص خادم حضرت منشی نورالدین صاحب آنریری جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات ماہ جون کے وسط سے قلب کے عارضے سے بہت بیمار ہیں اور کام کاج سے قطعاً معذور ہو رہے ہیں۔ منشی صاحب موصوف کا بارہ بارہ گھنٹے کام کرنا، دن رات انجمن کے مصائب و آلام میں محصور رہنا، اس کی ترقی و بہبود میں ہر وقت کوشاں رہنا، اور اس پر بڑھاپے کا عالم، آخر کار دل ماؤف ہو گیا۔ اور ضعف و پژمردگی کے آثار اس نورانی چہرے پر چھا چکے ہیں۔

اے قادر مطلق! اگر تیرے قانون قدرت میں اس امر کا بھی جواز رکھا گیا ہے کہ ایک کی زندگی دوسرے کو دیدی جائے تو ایک مضطر کی دعا سن لے۔ "اے اللہ! مجھ نااہل و ناکارہ انسان کی زندگی کے دن ان دونو بزرگوں کی مقدس عمروں کے ساتھ ملا کر اپنے دین کی مزید خدمت کی توفیق بخش دے! اے خدا تو دل کی گہرائیوں تک سے واقف ہے۔ تو جانتا ہے کہ یہ دعا خلوص و اضطرار کے ساتھ کی گئی ہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔"

مسلمہ پڑھنے والی بہنو اور بھائیو سا اللہ اور اللہ والوں سے محبت کرنے والو! بارگاہ خداوندی میں دعا کرو صبح و شام دن رات دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ ان نادر الوجود مقدس ہستیوں کو جسمانی عوارض سے جلد پاک کر کے ملک و ملت کی تا دیر خدمت کی توفیق عطا کرے! آمین۔

یہ اطلاع آپ کے لئے مزید تردد کا موجب ہوگی کہ محترمہ زینت خانم صاحبہ ناظرہ دارالاقامہ (سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس) جو حضرت عبدالحق کی چھوٹی صاحبزادی ہیں اور جو بنائے مدرسہ کے وقت سے اسوقت تک قوم کی بچیوں کی خدمت تربیت شدید محنت اور انتہائی اخلاص سے کر رہی ہیں۔ بچیوں کی نگرانی اور انکی تربیت کا ایسا بار جن کے کاندھوں پر ہے کہ زندگی کا ایک لمحہ بھی سکون و آرام سے نہیں گذر سکتا۔ وہ بھی تقریباً تین ماہ سے بہت سقیم و ضعیف ہوکر دھرم سالہ پہاڑ پر جانے کو مجبور کی جاچکی ہیں۔ ایسے مریض پر اللہ کی رحمت ہو جسے فرائض منصبی اُس عالم علالت میں بھی بے چین رکھیں۔ بیشک وہ محترم باپ کی محترم بیٹی ہے اس قابل عزت شخصیت کو بھی اسوقت لازماً یاد رکھئے جب مذکورۃ الصدر بزرگان قوم کے لئے اللہ کے حضور میں دعائے صحت فرمائیں

مسلمہ کے خریداروں اور اسکے محسنوں کی خدمت میں ضروری گذارش :۔

بعض خریدار بہنیں اور بھائی جب ایک مقام چھوڑکر دوسرے مقام کو چلے جاتے ہیں اور نیا پتہ دفتر "مسلمہ" میں نہیں بھیجتے تو "مسلمہ" لازمی طور پر ان کے پہلے نشان پر ہی جاتا رہتا ہے۔ لیکن جب رسالہ انھیں نئے نشان پر نہیں ملتا تو "مسلمہ" کے نہ پہنچنے کی شکایت کرتے ہوئے "مسلمہ" کے وہ نمبر طلب کرتے ہیں۔ یہ امر نہ صرف دفتر کے لئے موجب نقصان ہے بلکہ خود ان کے حق میں سامان مضحکہ ہوجاتا ہے۔ تمام ایسے خریدار جو ایک مقام ترک کرکے دوسری جگہ جائیں نئے نشان اور خریداری نمبر سے مطلع فرماکر دفتر کو ممنون فرمادیا کریں۔

مسلمہ کے بعض محسن و ہمدرد نئے خریدار پیدا کرکے ان کے نام مسلمہ بصیغہ وی۔پی بھیجنے کا حکم دفتر مسلمہ کو فرمادیتے ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ اکثر وی۔پی واپس آجاتے ہیں۔ اس طرح فی کس چار آنے سے زائد نقصان دفتر کو ہوتا ہے۔ ان محترم بہنوں اور بھائیوں کی ہمدردی زیادہ نقصان کا موجب ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر خریدار مہیا کرنے والی محسن ہستیاں یہ نقصان اپنی گرہ سے ادا فرمادیں تو دفتر اس تلافی پر ان کا شکر گزار ہوگا۔

بعض اہل فراست یہ طریقہ برتتے ہیں کہ اپنے احباب اور رشتہ داروں کے نام مسلمہ جاری کرانے کے لئے اپنی جیب سے چندہ بھیج دیتے ہیں اور ان لوگوں سے خود وصول کرلیتے ہیں۔ یہ عمل مسلمہ کے حق میں سب سے زیادہ سودمند ہے اور خود ان کے لئے بھی۔ بہرحال مسلمہ جو پہلے ہی ہزار ہا کے خسارے میں پڑا ہوا ہے اسے آیندہ کم از کم ایسے نقصان سے بچانا ہر ہمدرد کا فرض ہے۔

مدرسۃ البنات جالندھر کے نہایت شاندار نتائج :۔

اس سے قبل "مسلمہ" میں اطلاع دی جاچکی ہے کہ اس سال بھی مدرسۃ البنات جالندھر کی آٹھویں جماعت کی سات

لڑکیوں نے عربی کے اعلیٰ امتحان مولوی کلاس (پنجاب یونیورسٹی) میں شرکت کی ہے۔ اب یہ اعلان نہایت مسرت سے کیا جاتا ہے کہ کوئی لڑکی فیل نہیں ہوئی ہے۔ چھ لڑکیاں پاس ہو گئی ہیں اور ساتویں لڑکی کمپارٹمنٹ میں آئی ہے۔ لڑکیاں نہایت اعلےٰ حیثیت سے کامیاب ہوئی ہیں چنانچہ

عزیزہ رقیہ بیگم	۲۴۷ نمبر	لیکر یونیورسٹی بھر میں اول رہی ہے
عزیزہ جمیلہ بیگم	۲۴۳ نمبر	〃 〃 〃 دوم 〃
عزیزہ بلقیس جہاں	۲۹۴ نمبر	〃 〃 〃 چہارم 〃
عزیزہ زبیدہ خاتون (نابینا)	۲۴۹ نمبر	〃 〃 〃 ششم 〃
عزیزہ راضیہ مرضیہ	۲۹۵ نمبر	لیکر اکثر طلبا پر فائق رہی ہیں۔
عزیزہ بلقیس بیگم	۲۸۹ نمبر	

یہ نتائج اس امر کا کھلا ثبوت ہیں کہ مدرسۃ البنات میں علوم مروجہ کے ساتھ ساتھ علوم عربیہ کی کتنی اہم بالشان خدمت کر رہا ہے کہ آٹھویں جماعت کی نوعمر لڑکیاں ایک بھاری عربی نصاب پر اتنا عبور کر لیتی ہیں کہ انہیں پنجاب بھر کے طلبہ میں سب سے امتیازی حیثیت حاصل ہو رہی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

جہاں یہ عزیز طالبات قوم کی مبارکباد کی مستحق ہیں وہاں مدرسۃ البنات کی ایثار پیشہ محنتی اور قابل معلمات برابر کی مستحق مبارکباد و لائق شکریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے کہ متعلمات و معلمات کی یہ علمی محنتیں ملت اسلامیہ کے حق میں ایسی مفید ہوں کہ پھر سے خدا اور اسکے رسول کے نام ہندوستان میں بلند ہو کر رہیں۔ آمین۔

یتیم پروری و غریب نوازی: مسلمہ میں یتیم و نادار بچیوں کی امداد کے لئے ہم نے جو اپیل کی تھی۔ اس پر گذشتہ مہینے محترمہ بیگم محمد عالم صاحب تھانہ مورا ہرہ بھوپال نے ۱۲ ماہوار کی مستقل مدد کا اعلان فرمایا تھا۔ اس مہینے مسلمہ کی پرانی مضمون نگار محترمہ محمودہ آرا بیگم صاحبہ نابھہ اور انکی محترم والدہ ماجدہ نے دو دو روپے ماہوار کی مستقل امانت کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے چار روپے کی پہلی قسط بھی روانہ فرما دی ہے۔ یتامیٰ و مساکین کے لئے جو احساس عورت ذات میں ہوتا ہے وہ اسی کا حصہ ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہ آواز خالی نہ گئی۔ خدائے تعالےٰ ان خواتین کرام کو اپنی خوشنودی خاص سے سرفراز فرمائے (اولاد)

ایک دردبھری صدا: از عزیزہ عائشہ بی بی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں (متعلمہ مدرسۃ البنات)

مضمون نگار کو ظاہر ہے ایک معقول طور رئیس کا وسیع و عریض ذاتی سکونت کا مکان ہے۔ چار صحن ہیں اور نہایت پختہ، صاف ستھرے [illegible] ایسی کھلی اور نفیس عمارتیں شہروں میں نایاب ہیں۔ یہ پختہ عمارت اور اسی قسم کی کئی اور عمارتیں [illegible]

مدرستہ البنات اور اسکا بورڈنگ ہوس ہے۔ سب لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان عمارتوں میں بچیاں نہایت اطمینان سے بسر اوقات کرتی ہیں لیکن ملک کے ہر گوشے سے بچیوں کا ہجوم اسقدر ہو گیا ہے کہ تمام وسعتیں تنگ ہو گئی ہیں، یہ جا نفزا محلات تنگ کوٹھڑیوں کی حیثیت میں ہو گئے ہیں تقریباً تمام بڑے کمرے دار الاقامہ بن گئے ہیں جہاں ایک سو تینتیس[۱۳۳] لڑکیاں جاگزین ہیں۔ چارپائی سے چارپائی اس طرح لگی ہوئی ہے کہ تنکہ پھینکنے کو جگہ نہیں ہے۔ رات کو مینہ آتا ہے تو چارپائیوں کی کثرت اور گرمی بہت تکلیف کا موجب ہو جاتی ہے۔ برآمدوں میں آئیں تو بارش کی بوچھاڑ بستر بھگو دیتی ہے۔

مدرسہ کی جماعتوں کا تو پوچھنا ہی کیا وہ یا تو چھوٹے کمروں میں بیٹھتی ہیں یا برآمدوں میں۔ جہاں گرمی کے موسم میں لُو کی لپیٹ چہرے جھلستی رہتی ہے۔ کرایہ کی عمارتیں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ کھلی شہروں میں دستیاب ہونا محال ہے۔ اس سے اچھی عمارت جو مدرسہ کے لئے مکتفی ہو اور کہیں نہیں ہے۔ لیکن مدرستہ البنات کی خوبی تعلیم اور حسن تربیت بچیوں کو ہر جگہ سے کشش کر کے لا رہا ہے۔ لیکن جب تک اپنی عمارت نہ ہو اور حسب منشا کمروں کا کافی انتظام نہ ہو یہ دقتیں دور نہیں ہو سکتیں۔

اگر مدرستہ البنات کی آزاد تعلیم میں گورنمنٹ کی امداد کو دخل ہو سکتا تو یہ عمارت بھی کبھی سے بن چکی ہوتی اور دوسری مالی تکلیفیں بھی پیش نہ آتیں لیکن یہ مدرسہ، یہ مسلمانوں کا قومی نشان اب تک اپنی عمارت نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی قومی بے حسی پر ماتم کر رہا ہے۔ ہندی مسلمان باوجودیکہ دوسری قوموں کے مقابل میں مالی طور پر کم حیثیت ہیں لیکن ایسے بھی گئے گزرے نہیں ہیں کہ ملک بھر میں ایک زنانہ درسگاہ بھی نہ بنوا سکیں جس میں دینی و دنیوی تعلیم صحیح اور کامیاب اصولوں پر دیجاتی ہو اور جبکہ آج جس چیز کی ضرورت کا احساس بھی سب کو ہو رہا ہو۔ اگر شادی وغم کی تقریبات ہوں تو کسی فضول خرچ قوم سے کم نمائش نہیں ہوتی۔ اگر خوشی کا موقعہ ہو تو اتنا خرچ ہوگا کہ اس کے نتیجے میں قرضے کا غم کھانا پڑے۔ اگر غم کا وقت ہو۔ تو اتنا روپیہ صرف ہوگا کہ ان پر خوشی کی تقریب کا دھوکا ہوگا۔ عید آئے تو جس شرمناک طریقے سے اس کو منایا جاتا ہے کہ رسول پاکؐ اور مومنین کی ارواح کو شرم آئے۔ شب برات آئے تو کروڑوں روپے آگ اور بارود کی نذر کر دئے۔ محرم آیا تو کروڑوں روپے شرک و بدعت کو فروغ دینے میں خرچ کر ڈالے۔ بچہ کی پیدائش پر ایسی ایسی رسمیں گھڑ کر دولت لٹا دی کہ کافر بھی پانی بھرنے لگے۔ پھر یہ کیونکر باور ہو کہ مسلمان اس قدر نادار اور مفلس ہے کہ ایسی قومی ضروریات پر صرف کرنے کو روپیہ نہیں رکھتا۔

کاش ہماری بہنیں اللہ و رسول کے منشا کو سمجھیں۔ انکے ارشادات سے واقف ہوتیں۔ انکے دلوں میں ملی احساس ہوتا تو صرف انھیں کی ادنیٰ توجہ سے یہ انکی اپنی درسگاہ ایک بے مثال عمارت بنجاتی جہاں انکی بیٹیاں وتعلیم نہایت آرام اور سکون سے حاصل کرتیں جو مسلمانوں کا پلٹ کرنیکا ایک ہی نسخہ ہے۔

بہنو اور بھائیو چند مہینوں کے اندر ہی اندر یہ عمارت شروع ہونیوالی ہے۔ آپکے دینی احساس کا مزید امتحان ہوگا۔ خدا کرے ہم سب اس امتحان میں کامیاب ہوکر خدا کے سامنے سرخرو ہوں۔ ورنہ اللہ کی اس نعمتِ عظمیٰ کی بے قدری کی جو سزا ملے گی کاش اسکا ہمیں صحیح اندازہ ہوجائے اور ہمارے دل خوف و خشیت سے بھر جائیں اور ہم اللہ کی طرف پورے طور پر متوجہ ہوکر اسکے اس وقتی حکم کو بجالانے کی سعی فرمائیں۔

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں مسلم کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے۔

محترمہ امیر بیگم ہیڈ مسٹرس گرلز سکول کمالیہ ۱
" سعیدہ صاحبہ جہلم ۴
جناب خان محمد اسمٰعیل خانصاحب بی اے دہلی ۱
" سید محمود الحسن صاحب شملہ ۱
محترمہ بیگم ضیاء اللہ خانصاحب سب جج بھیرہ ۱
جناب محمد اسماعیل ہیڈ کلرک سیتا پور ۱
جناب مولٰنا عبد الماجد صاحب دریا بادی ۱
محترمہ بیگم صلاح الدین صاحبہ کنجپورہ ۱
" م۔ ب صاحبہ قلعہ رہتک ۱
" بیگم صاحبہ خواجہ محمد شریف صاحب راولپنڈی ۱
محترم مولوی غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر ٹبی سونگیاں ۱
" محمد الدین صاحب الہ آباد ۱
محترمہ دختر محمد بشیر الدین خانصاحب تحصیلدار بھرت پور ۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ جولائی ۱۹۳۸ء

محترمہ اہلیہ صاحبہ بابو نور الدین صاحب ملتان ۲/-/-
جناب پیر محمد صاحب ضلعدار کھوین ضلع فیروزپور ۱۰/-/-
" میاں فضل حسین صاحب ریٹائرڈ پی۔ ای۔ ایس بٹالہ ۳/۱۲/-
" چودھری غلام محمد " نیجر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات سرگودھا ۴/۱۰/-
" بیگم صاحبہ شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنر آفس جالندھر ۲/-/-
" " چودھری محمد علی " ہیڈ اسسٹنٹ " " " ۱/-/-
[illegible] معرفت محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات ۱/۸/-
جناب مولوی بدر الدین صاحب پنشنر گوجرانوالہ (قیمت کمال عقیقہ) ۵/-/-
محترمہ بیگم مطیع الدین " شاہی سٹینوگرافر ڈپٹی کمشنر (دہلی) ۵/-/-
جناب غلام نبی صاحب ایس۔ وی ٹیچر کھوالیانوالہ ضلع لائلپور ۱/-/-
مسز عبد الکریم صاحبہ ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد سندھ (برائے مشغلی طالبات) ۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب عبد المجید صاحب سیشن جج حصار ۵/-/-
جناب حافظ فضل محمد صاحب اکونٹنٹ ایم اے جی آفس شملہ ۵/-/-
" مدیر مدرسۃ البنات جالندھر (فروخت مشین جراب) ۲۵/-/-
" چودھری غلام رسول صاحب افریقہ ۵/-/-
" اختر حسین صاحب گنج مغلپورہ۔ لاہور ۹/۴/-

محترمہ مولانا عبدالحق صاحب عباس صدر انجمن -/۹/-

محترمہ مسز ایم اے فاروقی صاحبہ گوجرانوالہ (برائے خیرینی طالبات) -/-/۲

محترمہ نسیم اختر صاحبہ سابق متعلمہ مدرسۃ البنات
بنت شیخ محمد افضل صاحب تحصیلدار فیروزپور -/-/۲

جناب چودھری محمد بخش " محلہ پرانی کچہری جالندھر
(موعودہ بر جلسہ شاغ محلہ کرار خان) -/-/۱

" سعید احمد صاحب عاجز مستری پبلک پمپ اسٹیشن
وچھ ضلع سرگودھا (برائے طالبۂ تاولہا) -/-/۲

میزان ۸۳/۹/۹

بمد زکوٰۃ ماہ جولائی ۱۹۳۸ء

محترم محمد عبداللہ صاحب قریشی پوسٹماسٹر ڈگری تھرپارکر (سندھ) -/-/۵

" فضل کریم صاحب انسپکٹر زراعت چکوال (برائے امداد یتیم طالبات) -/-/۵

میزان -/-/۱۰

تعمیر فنڈ ماہ جولائی ۱۹۳۸ء

جناب ریاض احمد ملک صاحب ۳۶ خواجہ دل محمد روڈ لاہور -/۸/۲

محترمہ رضیہ رحیم شامی بنت شیخ عبدالرحیم شامی صاحب افسر مال جہلم -/-/۳

" امۃ الحمید خانم صاحبہ بیگم صاحب صاحبزادہ آباد احمد خان صاحب
سپرنٹنڈنٹ پولیس ۲۲ اندر روڈ ڈیرہ دون -/-/۱۰

بذریعہ وفد

جناب آغا سید حسین صاحب لال منڈی سری نگر -/-/۳

" احمد کریم بھائی " پرائیویٹ سیکرٹری " -/-/۵۰

" مولوی محمد حسین " پوسٹماسٹر " -/-/۵

محترمہ ایل۔ ایم صاحبہ معرفت مولا بخش صاحب گورنمنٹ پنشنر
محلہ جدید مسجد قصابان لدھیانہ -/-/۵

میزان -/۸/۷۸

وظائف فنڈ ماہ جولائی ۱۹۳۸ء

محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ ۴۸۴۶ عیدگاہ اکسٹنشن
میسور شہر (حمیدہ بی بی و زینب بی بی سکالرشپ) -/-/۱۰

میزان -/-/۱۰

مدرسۃ البنات کے متعلق ایک محترم خاتون کا خط

مکرمی جناب مولوی ذاکر صاحب۔ میں اپنی چھوٹی ہمشیرہ ثروت آرا کے ساتھ ۲۰ ماہ حال (جولائی) کو جالندھر مدرسۃ البنات دیکھنے آئی تھی۔ جسکا مجھے مدتوں سے شوق تھا۔ الحمدللہ کہ میرا شوق پورا ہوا اور صحیح معنوں میں مدرسۃ البنات اور بورڈنگ کا انتظام مجھے نہایت پسند آیا۔ لڑکیوں کی تعلیم نہایت اعلیٰ طریقہ سے ہوتی ہے۔ بعض استانیاں بھی جو دیکھنے میں آئیں۔ وہ نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ مگر یہ سب طریقہ اور سکول کا انتظام محترمہ حمیرا خانم صاحبہ کے سر پر ہے۔ واقعی آپ ہمہ صفت موصوف ہیں۔ موصوفہ نہایت مدبر اور بارعب ہیں۔ امتحانات شروع تھے۔ پھر بھی چھوٹی لڑکیوں سے ایک موثر عربی نظم جسکو سنکر دل بہت خوش ہوا۔

کاش میں جالندھر میں مقیم ہوتی اور اپنا وقت مدرسہ کے لئے وقف کرتی۔ گو مجھ میں علمی لیاقت تو اتنی ہے نہیں مگر بورڈنگ کے انتظام کے لئے بغیر کسی معاوضہ کے منتظمین کا ہاتھ بٹانے سے دریغ نہ کرتی۔ مگر مجبور اور سخت مجبور ہوں۔ گرمی کے موسم کی وجہ سے زیادہ ٹھہر نہ سکی ورنہ وہاں سے واپسی کو دل نہ چاہتا تھا۔ انشاءاللہ پھر کبھی موسم سرما میں آکر کچھ دن ٹھہر کر دیکھونگی۔ حافظہ سردر سلطانہ صاحبہ بھی نہایت معتبر خاتون ہیں۔ ایسی مسلمان استانیوں کی جو ایسی نیک طینت ہوں فی زمانہ بہت ضرورت ہے۔

خداوند کریم مدرسہ کیلئے ایسی ہی استانیاں پیدا کرے تاکہ اسکی بہتری ترقی اور انتظام میں فرق نہ آئے۔ استانی آمنہ صاحبہ نے تمام سکول اور بورڈنگ دکھایا اور سب حالات سے آگاہ کیا۔ شکر گزار ہوں۔ قبلہ آقا صاحب (بانی مدرسہ) کی طبیعت ناساز تھی اسلئے انکی قدمبوسی حاصل نہ کرسکی خداوند کریم سے دعا ہے کہ ایسے نیک بزرگ محسن قوم کو ہمیشہ سلامت رکھے تاکہ مدرسہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے اور انکے فرزند ارجمند کو انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور وہ اپنے بزرگ باپ کے لگائے ہوئے پودے کو جلد باغ ثمرور بنانے کی کوشش کرتے ہوئے اسے ہمیشہ سرسبز رکھیں آمین۔ محترمہ قبلہ آقا صاحب کی بیگم صاحبہ نہایت بزرگ ہستی ہیں جس خلوص دل سے وہ اس عمر میں سکول کی خدمت فرما رہی ہیں وہ انھیں کا حق ہے۔ خداوند تعالےٰ انھیں جزا دے۔ خوش قسمت ہیں جالندھر کے لوگ جو اس نعمت سے استفادہ کر رہے ہیں۔ خدا کرے وہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اپنے شہر کی ایسی اعلیٰ درسگاہ کی خدمت کر کے اسے یونیورسٹی بنانے کی حتی الوسع کوشش کریں۔ غرضیکہ جہاں تک بھی تعریف ہو کم ہے۔ قبلہ آقا صاحب کی خدمت میں سلام کہدیں۔ (راقمہ مسز ایم اصغر فاروقی گوجرانوالوی۔ حال راجپورہ)

اعتذار: محترمہ سر معلمہ صاحبہ اپنے والد ماجد حضرت عبدالحق عباس کے ہمراہ دھرمسالہ تشریف فرما ہیں۔ انکی علالت نے مہلت نہ دی کہ وہ مدرستہ البنات کے ماہانہ کوائف لکھ سکیں۔ انشاءاللہ اگلے مہینے وہ کوائف درج کئے جائینگے۔

میاں شاہنواز انتقال کر گئے: یہ دردناک خبر رنج واندوہ سے سنی جائیگی کہ محترمہ جہاں آرا بیگم صاحبہ (بیگم شاہنواز پارلیمنٹری سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب) کے محترم شوہر ۱۰ اور ۱۱ اگست کی درمیانی رات کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمیں اس صدمے میں محترمہ موصوفہ سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو بخشے اور پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے

دُنیا

از محترمہ زیب عثمانیہ گولڈ میڈلسٹ

انقلابات کا گھر ہے دُنیا + عقدۂ شام و سحر ہے دُنیا
یہاں تلخی بھی ہے شیرینی بھی + نخل نیرنگ ثمر ہے دُنیا
سب اسی خاک میں جا ملتے ہیں + کیا تری راہگذر ہے دُنیا
دل کو یک قطرۂ خوں کہتی ہے + کس قدر تنگ نظر ہے دُنیا
جانئے ڈھونڈ رہی ہے کس کو + دیر سے خاک بسر ہے دُنیا
ابھی معدوم ہے منزل کا نشاں + رات دن پا بہ سفر ہے دُنیا
زیب درویش منش رہئے گا + حرص کا پنجۂ زر ہے دُنیا

حقیقتِ اسلام

شاہِ حبش کے دربار میں جعفر ابن ابی طالب کی تقریر

(از ابن الانور صاحبزادہ سید محمد ازہر شاہ صاحب قیصر کشمیری)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کرام لات و منات و عزیٰ (اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے وہ بت جنکی کفار عرب پرستش کرتے تھے) کی خدائی سے انکار کرنے اور اہل عالم کو خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی بارگاہ الوہیت میں سجدہ ریز ہونے کی دعوت دینے کے جرم میں کفار اور مشرکین کی وحشیانہ تکالیف سے دوچار ہو رہے تھے کہ پیغام خداوندی پہنچا اور ان تکالیف سے بچنے کے لئے پندرہ اشخاص کی ایک جماعت جسمیں کچھ مرد اور کچھ عورتیں تھیں حضرت جعفر ابن ابی طالب کی زیر قیادت حبش کی طرف کوچ کر گئی۔

حبش میں ابھی اللہ والوں کی اس جماعت کو آئے ہوئے چند ماہ ہی گزرے تھے کہ قبیلۂ قریش کی طرف سے جو ان داعیانِ حق کی مخالفت میں پیش پیش رہا کرتا تھا ایک وفد نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا اور استدعا کی کہ اس جماعت کو ہمارے حوالے کر دیا جائے۔

نجاشی نے انصاف و عدل کی روشنی میں فیصلہ کیا کہ نوارد جماعت کا رہنما دربار میں آئے، مذہب اسلام کی حقیقت بیان کرے اور اپنے وطن کو چھوڑنے کی وجوہات پر روشنی ڈالے تاکہ فریقین کے بیانات سننے کے بعد کوئی مناسب فیصلہ جو از روئے عدل و انصاف ناجائز نہ ہو صادر کیا جائے۔ حضرت جعفر نے دربارِ شاہی میں تشریف لاکر فرمانِ شاہی کے مطابق یہ مختصر مگر جامع تقریر فرمائی جو آج قرنہا قرن گذر جانے کے بعد توحید کے ہر بیٹے کو نئی زندگی بخشنے کا باعث بنتی ہے۔

بادشاہا! ہم پر ایک طویل تاریک زمانہ گذرا ہے۔ اسوقت ہماری جہالت کا یہ عالم تھا کہ ہم ایک خدا کو چھوڑ کر اصنام کی پرستش میں تضیع وقت کرتے تھے اور خود ساختہ بتوں کو پوجنا ہمارے شعار میں داخل تھا۔ مردار خواری۔ زناکاری۔ لوٹ مار صبح و شام کا ہمارا مشغلہ تھا۔ پڑوسیوں کے حقوق سے ہم ناآشنا اور ناواقف تھے۔ رحم و انصاف سے ہمیں دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ غرض ہماری زندگی درندوں کی سی وحشیانہ زندگی تھی۔ خدا کی رحمت کا کرشمہ دیکھئے کہ اس نے ہمارے ہاں ایک پیغمبر بھیجا جسکے اعلیٰ نسب سے ہم واقف۔ جسکی دیانت و صداقت پر دوست اور دشمن دونو گواہ۔ ہماری قوم نے متفق اللسان ہو کر جسے محمد الامین کے لقب سے ملقب کیا۔ وہ آیا۔ اس نے آکر ہمیں خدا کی توحید بتائی۔ اس نے ہمیں بتایا کہ خدا کا کوئی شریک نہیں وہ شرک سے پاک ہے۔ بت پرستی جہلا کا شیوہ ہے۔ اسے ترک کردو اور صرف ایک خدا کی عبادت کرو۔ اس نے ہمیں حق گوئی راست بازی

اور صداقت شعاری کا حکم فرمایا۔ صلہ رحمی کا سبق دیا۔ پڑوسیوں اور
کمزوروں کے ساتھ اچھا سلوک سکھایا۔ ظلم و غارتگری کا خاتمہ
کیا۔ زناکاری کو حرام کہکر اس ننگ انسانیت فعل سے ہمیں نجات
دلائی۔ نکاح میں محارم و غیر محارم کا فرق بتایا۔ جھوٹ بولنے اور
یتیموں کے مال کھانے سے منع فرمایا۔ نماز، روزہ، زکوۃ اور
حج کی ہمیں تعلیم دی۔ غرض ہمیں حیوانات کے زمرہ سے نکال کر
انسانیت کے مرتبۂ بلند پر جگہ دی۔ ہم نے اس کی تعلیم قبول کی
اور بصدق دل اس پر ایمان لائے۔ یہ ہے ہمارا وہ قصور جس پر
مشرکین کا یہ وفد تجھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ تو ہمیں انکے حوالہ کردے
حقائق و معارف سے بھری ہوئی اس تقریر کو سننے کے بعد
نجاشی نے مشرکین سے صاف طور پر کہا کہ ایسی مقدس اور اللہ
سے لو لگانے والی جماعت تمہارے حوالہ نہیں کی جاسکتی اور
اپنی رضا و رغبت سے حضرت جعفرؓ کے دست مبارک پر اسلام لایا۔
جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

اسلام اور عورتوں کی آزادی

(از قلم حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب ندوی سترکھی)

حال ہی میں یورپ کے ایک اخبار نے "اسلام اور عورتوں
کی آزادی" کے عنوان سے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے جو اخباری
سائز کے پورے دو صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اسکے اندر مضمون نگار
نے اپنے جہل اور عداوت کا جو گھناؤنا مظاہرہ کیا ہے وہ خود اپنی
نظیر ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے کہ "اسلام آزادی نسواں کا بڑا
دعویدار ہے اور اسکے پیروکار آئے دن بڑے بڑے دعوے آزادی
نسواں کے متعلق کر رہے ہیں۔ لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو حقیقت
کچھ اور ہی نظر آئیگی۔ آجکل مسلمانوں میں جو پردہ رائج ہے اور
عورتوں کو جس قدر قید و بند میں رکھا جاتا ہے، اگر آزادی نسواں
یہی ہے تو میں کہوں گا کہ غلامی نسواں کیا ہے اور عورتوں کی غلامی
کسے کہتے ہیں؟"

آگے چل کر پھر یہی اخبار لکھتا ہے کہ "یورپ کی آزادی اور
بے بہا ترقی کو دیکھ دیکھکر اب مسلمانوں کے اندر بھی آزادی نسواں
کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے اور وہ بھی اپنے یہاں عورتوں کو اسلام کی
قدیم غلامی سے نکالنے کی کوشش میں منہمک اور مشغول ہیں۔ حقیقتاً
یورپ کو فخر ہے اور ہونا بھی چاہئے کہ اس نے عورتوں کو وہ آزادی
دی کہ اسکو دیکھ دیکھ کر غیر اقوام اور ممالک اپنے یہاں رائج کرنے
کی فکر میں ہیں۔"

یہانتک لکھنے کے بعد بقیہ مضمون میں مسلمانوں کی تمدنی
اور معاشرتی حالت کے متعلق بحث کی گئی ہے اور ازراہ شفقت!
"ہمدردی" مسلمانوں کو بہت سے "مفید" مشورے بھی دئے ہیں
جن میں سب سے زیادہ اہم اور دلچسپ یہ ہے کہ مسلمان اپنی بہو

بیٹیوں کو برسر عام ٹہلائیں اور سیر و تفریح کرائیں تاکہ یورپین
عورتوں کی طرح مسلم خواتین میں بھی چالاکی، چستی اور ترقی کے
جذبات پیدا ہوں۔"

سب سے پہلے تو ہم اخبار مذکور اور انکے لائق نامہ نگار
کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ہم سب پر بڑا ہی
احسان کیا اور ہماری مسلم خواتین کے ساتھ اپنی انتہائی شفقت
اور مہربانی فرمائی اور ایسا گرانقدر مشورہ دیا جسکی نظیر شاید ہی
تلاش کرنے سے ملے۔ اسکے بعد ہم اتنا اور صرف اتنا عرض
کرینگے کہ "اسلام اور آزادی نسواں" کے متعلق جو کچھ کہ آپنے
تحریر فرمایا وہ صرف جناب کی غفلت کا نتیجہ ہے ورنہ اسلام نے
عورتوں کو حقیقتاً وہ آزادی بخشی ہے کہ جس کا ادنے سا تخیل بھی
یورپ نہیں پیش کر سکتا۔ آج جس چیز کو یورپ آزادی نسواں
کے ساتھ تعبیر کرتا ہے، اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ آزادی نہیں
بلکہ اس درجہ بیحیائی اور بے شرمی ہے کہ جس سے خود اب یورپ
کا پڑھا لکھا شریف طبقہ عاجز آگیا ہے۔ ایک انگریز محقق لکھتا ہے:
"یورپ نے عورتوں کو آزادی دے کر جس قدر نقصان خریدا
شاید اور کسی چیز میں اس کو اسقدر نقصان اور خسارہ نہ اٹھانا
پڑا ہوگا۔ حقیقتاً یورپ نے عورتوں کو آزادی نہیں بخشی بلکہ انکو
اس نے تباہ اور برباد کرنے کا منصوبہ باندھا ہے۔ لیکن یہ بات
دیکھکر اب ذرا دل کو اطمینان ہو رہا ہے کہ یورپ اور امریکہ کا
پڑھا لکھا طبقہ عورتوں کی بے پناہ آزادی سے تنگ آگیا ہے
اور کوشش کر رہا ہے کہ انکو پھر اسی جگہ رکھا جائے جسکی کہ وہ
حقیقی مستحق اور اہل ہیں" (امریکہ گزٹ)

اسی طرح فرانس کے مشہور اور معروف ڈاکٹر مسٹر آئل اپنی
مشہور کتاب "یورپ اور آزادی" میں تحریر فرماتے ہیں: عورت کا
مرتبہ تو یہ تھا کہ اسکو گھر کے تمام کام اور ضروریات سپرد کر دی
جائیں اور وہ بال بچوں کی بہترین طریقہ پر داشت پرداخت کرتی
چہ جائیکہ یورپ آج اس سے ملکی اور فوجی کام لے رہا ہے اور
ان کو فوج و پولیس میں بھرتی کرکے اپنی روشن ضمیری اور بلند
حوصلگی کا ثبوت دے رہا ہے۔ حالانکہ میرے نزدیک اور تمام
ان حضرات کے نزدیک جو اس معاملہ میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔
یورپ کی یہ بلند حوصلگی اور روشن ضمیری نہیں بلکہ انتہائی تاریک
دلی اور کوتاہ بینی ہے کیونکہ آئے دن کے تجربات ہمکو بتا رہے
ہیں کہ عورت کو اس قدر آزاد چھوڑنا کسی طرح بھی سودمند نہیں
بلکہ سراسر نقصان ہی نقصان ہے"۔ (ڈاکٹر آئل)

اس جگہ ہم نے یورپ ہی کے چند مشہور اور تجربہ کار محققین
کے اقوال لکھ دئے ہیں کہ ان کا موجودہ آزادی نسواں کے
متعلق کیا خیال ہے اور وہ اسے کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟
ورنہ اگر لکھنا چاہیں تو بیشمار ایسے واقعات اور حقائق موجود
ہیں کہ جنکی موجودگی میں کوئی بھی مغربی آزادی نسواں کو اچھی نظروں
سے نہیں دیکھ سکتا۔

اخبار مذکور نے عورتوں کے متعلق اسلام پر جو جو بیجا اور
نازیبا حملے کئے ہیں۔ فی الحال ہم ان کا جواب نہیں دیتے۔
کیونکہ اسلام نے عورتوں پر جو جو احسانات کئے ہیں اور حقیقی
آزادی جس طرح اس نے بخشی ہے، وہ آفتاب سے زیادہ روشن
اور روز گذشتہ سے زیادہ ظاہر ہے جس پر کسی دلیل اور حجت کی
ضرورت نہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اس نے اپنی عورتوں کو عفت
عزت اور شرافت کے انمول جواہر کے مدنظر ان کی فطری اور طبعی

صلاحیت اور استعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ آزادی بخشی ہے جو قدرتی طور پر اسکے لئے موزوں اور سزاوار تھی اور آج سے ساڑھے تیرہ سو برس سے ہم سب مسلمان جنکے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان کی روشنی باقی ہے۔ بڑے ہی فخر و مباہات سے اسکو اختیار کئے ہوئے ہیں اور اسی پر حد سے زائد شاداں اور فرحاں ہیں۔ اسلام نے ہمکو بتایا ہے کہ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو غیر محرموں کے سپرد کر دینا۔ پھر اس پر فخر کرنا یہ انتہائی کمینگی اور بے حیائی ہے جس سے ہر شریف اور خود دار آدمی کو بچنا چاہیئے۔ اسلام نے یہ بھی بتایا ہے کہ تھیٹر میں سینما میں، بازاروں میں گلی کوچوں میں اپنی عورتوں کو نیم عریاں پھرانا بھی غیر شریفانہ طرزِ عمل ہے۔ اس نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ ہزاروں لاکھوں غیر محرموں کے سامنے اپنی جوان جوان لڑکیوں کو نچانا اور داد عیش دلانا۔ پھر خود بھی اس سے لطف اندوز ہونا، حیا اور شرم پر کلہاڑا مارنا ہے۔ البتہ یورپ اگر ان باتوں کو شرف سمجھے اور اس پر فخر کرے تو یہ اسی کو مبارک ہو۔ اور اگر بے شرمی کو عین حیا، اور حیا کو عین بے شرمی تصور کرے تو یہ بھی اسی کا کرشمہ سمجھنا چاہیئے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

مسلمان جب تک مسلمان ہیں، اور .... جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی قدر و منزلت ان کے دلوں میں ہے۔ وہ ہرگز اپنی عورتوں کو ایسی آزادی نہیں بخشینگے کہ جس سے انکی بہو بیٹیوں کو غیر محرموں کے ساتھ پھرنے اور داد عیش دینے کا موقع ملے اور نہ وہ یہ برداشت کریں گے کہ انکی لڑکیاں اسٹیج پر گائیں اور وہ اس سے محظوظ ہوں، مسلمان اس کو انتہائی بے حیائی اور کمینہ پن خیال کرتے ہیں اور اس چیز کو بے انتہا ذلت اور خواری کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ اور دنیا کا تمام عقلمند اور شریف طبقہ اس معاملہ میں انکا ہمنوا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اب بد قسمتی سے مسلمانوں میں بھی مغربی اثر تیزی سے نافذ ہوتا جا رہا ہے اور بہت سے بد قسمت ایسے بھی ہیں جن کی بہو بیٹیاں یورپ کی بخشی ہوئی آزادی پر چلنا چاہتی ہیں۔ لیکن بہر حال مسلمانوں کی اکثریت ابھی اسی پر ہے جس پر کہ ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور انشاء اللہ آخر وقت تک اس پر رہیگی، اور اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے کہ حق کبھی نہ کبھی بلند ضرور ہوتا ہے تو وہ دن بھی دور نہیں جب مسلمانوں کا وہ گروہ جو آج مغربی سیلاب میں بہا چلا جا رہا ہے اور اپنے کو نہایت مہذب اور ترقی یافتہ سمجھتا ہے، تلخ تجربات اٹھا کر اور ٹھوکریں کھا کر اس "تہذیب" اور اس "ترقی" سے منہ موڑ کر پھر اسی "غیر مہذب اور ترقی نایافتہ طریقے" کو اختیار کرے گا۔ اور عورتوں کی جگہ پلیٹ فارمس، اور اسٹیجز کی بجائے مکان کی وہی "تنگ" اور "تاریک" چہار دیواری کو مقرر کرے گا، آج یورپ ہم پر نا معلوم کیا کیسے الزامات لگا رہا ہے اور دنیا کے سامنے نہ معلوم کس شکل میں ظالم اور وحشی بنا کر پیش کر رہا ہے لیکن اگر تحقیقات اور معلومات کی روشنی میں دیکھا جائے تو ظاہر ہوگا کہ وحشی اور جاہل کون اور عورتوں پر ظلم اور ستم کرنے والا وہ ہے کہ ہم ؛ ابھی زیادہ نہیں ہوا کہ مغرب کے ایک مشہور انشا پرداز نے "یورپ؛ عورت کی تاریخی حیثیت" کے عنوان سے ایک محققانہ مضمون قلم فرمایا تھا جسکے بعض ضروری اور اہم اقتباسات ہم اس

ف اخبار کی مدد سے پیش کرتے ہیں جس سے عورت کی یورپ میں
کی حیثیت معلوم ہوگی۔ ہم کو خواہ مخواہ یورپ کے ان تلخ حقائق کو
کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن ہم مجبور ہیں کیونکہ ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

۱۸۳۲ء کے قبل جو درحقیقت تاریخ انگلستان میں مردوں کی
زادی اور اصلاح کے لحاظ سے ایک بہت اہم سال تھا۔ انگلستان
میں عورتوں کی حالت بھیڑ بکریوں سے کسی طرح اچھی نہ تھی اور شوہر کو بیوی
پر بالکل ایسے ہی حقوق معاشرتی اور قانونی طور پر حاصل تھے جو فی
زمانناً ہم لوگوں کو جانوروں پر حاصل ہیں۔

انگلستان کی ایک مشہور خاتون جو عورتوں کی تحریک آزادی میں
کافی شہرت حاصل کرچکی ہیں اپنی تصنیف "عورت محکوم کی حیثیت"
کے دیباچہ میں عورت اور مرد کے معاشرتی، قانونی اور تمدنی
تعلقات پر دلچسپ تبصرہ کرتی ہیں۔ موصوفہ لکھتی ہیں کہ محکومی درحقیقت
روحانی قوت کے ماتحت قائم رہتی ہے۔ صرف قوت ہی اس حالت
کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ اس کا وجود محکوم کے دماغ کی اس کیفیت
سے متعلق ہے جو محکوم کو حاکم کے مقابلہ میں کمتر سمجھنے پر مجبور کرتی ہے کئی
صدیوں تک مرد اور عورت دونو اس خیال پر قائم رہے کہ کسی غیر معلوم
وجہ کی بنا پر عورت مرد کے مقابلہ میں انسانیت کی نعمت سے اسقدر بہرہ ور
نہیں ہے جتنا کہ مرد کچھ دنوں بعد بعض عورتوں نے اس خیال کو قبول
کرنے سے انکار کیا۔ پھر اکثر مردوں نے بھی اپنے افعال اور خیالات سے
اس کی تائید کی۔ جب ان دونو جماعتوں میں زیادہ استوار تعلقات
پیدا ہوگئے تو تحریک نسواں کا آغاز ہوا۔

۱۷۹۲ء میں میری وولسٹون کرافٹ نے ایک کتاب شائع کی
جس میں عورتوں کے حقوق کی طرف پہلی دفعہ عام توجہ مبذول کرائی گئی
اس زمانہ میں فرانس میں حقوق اور آزادی کی فضا گرم تھی اس کتاب کا نتیجہ
یہ ہوا کہ انگلستان میں بھی عورتوں کے حقوق سے ہمدردی کرنے والی ایک
جماعت پیدا ہوگئی گو عام طور پر لوگ اس قسم کی تحریک کو شبہ کی نظر سے
دیکھتے رہے۔ اس زمانہ میں عورتوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی اور ان کی
حمایت میں آواز اٹھانے کی بھی ہمت کسی کو نہ تھی۔ زبان دراز عورتوں
کی سزا کیلئے ایک قسم کا پنجرہ ہوتا تھا جس میں اندر کی طرف کانٹے لگے
ہوئے تھے تاکہ سزا پانے والی عورتیں زبان نہ ہلا سکیں۔ منہ کے اندر بھی
لوہے کا ایک ٹکڑا جس میں کانٹے ہوتے تھے رکھا جاتا تھا۔ یہ پنجرا پہنا کر عورتیں
بازار میں گشت کرائی جاتی تھیں اور لوگ تالیاں بجاتے تھے۔ دوسری سزا
یہ ہوتی تھی کہ عورتیں ایک کرسی میں باندھ دی جاتی تھیں اور انھیں پانی
میں غوطہ دیا جاتا تھا۔ قانون ان سزاؤں کی حمایت کرتا تھا۔ عدالتوں
سے اکثر عورتوں کو کمر تک ننگا کرکے کوڑا مارنے کا حکم ہوتا تھا اور یہ سزا
بالعموم بازاروں اور سڑکوں پر عمل میں لائی جاتی تھی۔

۱۸۱۳ء تک غیر شادی شدہ عورتیں خانہ داری کے کاموں کیلئے ۱۲ برس
سے ۴۰ برس کے سن تک قانوناً مجبور تھیں۔ شادی کے بعد عورت کی ہستی
مرد کی ہستی میں جذب سمجھی جاتی تھی اور اسکو وراثت وغیرہ کے حقوق بالکل
ہی حاصل نہ تھے۔ ۱۸۹۱ء تک مردوں کو یہ حق حاصل تھا کہ اپنی عورتوں کو
قید کرسکیں۔ بیوہ عورتوں کی حالت کسی قدر بہتر تھی۔ انھیں اپنا ذریعہ کفالت
قانوناً حاصل کرنیکا حق تھا۔ اخبارات کے صفحوں پر اکثر شہادتیں موجود ہیں جنھیں
عورتوں کو بازار میں گلے میں رسی باندھ کر لایا جاتا تھا اور وہ فروخت کیجاتی
تھیں ۱۸۳۲ء تک ایسے واقعات کا پتہ چلتا ہے کہ عورتیں دس روپیہ تک فروخت
ہوتی تھیں۔ عموماً شوہر کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنی بیوی کو فروخت کرسکے
اور خریدنے والیکو یہ حق حاصل تھا کہ وہ بیع شدہ عورت کو اپنی زوجیت

میں داخل کرے۔

میری وولسٹون کریفٹ کی تصنیف کے شائع ہونے کے بعد کمزور عورت کی حالت زار سے لوگ رفتہ رفتہ متاثر ہونا شروع ہوئے اور انکی حمایت میں آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اسوقت کے اخبارات کے اقتباسات کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کی تحریک اسوقت تعجب کی نظروں سے دیکھی جاتی تھی اور لوگ عموماً اس شبہ کی نظر سے دیکھا کرتے تھے۔

اسی زمانہ میں جبکہ عورتوں کی تحریک نے زور پکڑا تو یورپ کے بڑے بڑے معزز اخبارات نے بڑا شور مچایا اور بتایا کہ یہ تحریک نہ صرف عورتوں کے لئے بلکہ مردوں کے لئے بھی بڑی ہی مضر ہے۔" دیکھا آپ نے یورپ نے اگر عورتوں پر سختیاں کرنا شروع کیں تو اسطرح کیں

کہ انکو زبان تک ہلانے کی مجال نہ رہی اور آزادی دی تو اسطرح
یورپ بھی عاجز آ گیا۔ یورپ کی گذشتہ تاریخ کا ایک ہلکا سا خا
سامنے ہے اور اس نے غریب اور مظلوم عورتوں پر جو جو ستم ا
وہ بھی ایک حد تک اب آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن ان حا
باوجود بھی ظالم اگر کوئی ہے تو ہم ہیں۔ اور ستمگر اگر کوئی ہے
کیونکہ ہم ہی نے اسے جانور بنایا اور ہم ہی نے اسکے لئے پنجرے
اور ہم ہی نے انکو سر عام برہنہ کرکے کوڑے لگوائے۔ اشاچور کو توال ک
کو کہتے ہیں۔ یہ ہیں اپنے نزدیک مہذب اور پڑھے لکھوں کے کارنامے
انسانیت پناہ مانگتی ہے اور جبین شرافت عرق غیرت میں ڈوب جاتی ہے
ہے کہ اس نے اپنی عورتوں کو وہ آزادی بخشی اور ایسی دی کہ جسکی کوئی تعریف نہ

بزرگیاں

(جناب خان عبید الحق خاں صاحب)

صفائی:۔

جس وقت تمھاری گھڑی سست یا کھڑی ہو جاتی ہے تو تم اسے گھڑی ساز کے پاس بھیجدیتے ہو کہ وہ اسکے سست ہونے یا اسکے کھڑے ہونے کا سبب معلوم کرے۔ سبب یہی ہوتا ہے کہ کل پرزے گندے ہیں یا اسکے اندر کی کوئی چیز ٹوٹ گئی ہے۔

جسم بھی گھڑی کی طرح ہے۔ اسکے اندر ایسی چیزیں ہیں جنھیں انسان نہیں دیکھتا۔ جب ان میں خلل آجائے تو اس کا سبب بھی میل کچیل، خراب مادہ، کسی جوڑ کا ٹوٹنا یا اسکا کمزور ہونا ہوتا ہے۔ اور وہ جسم جو سست اور کمزور ہو جاتا ہے اسے مریض کہتے ہیں اور ایسا جسم مرضی اور خواہش کے موافق کام کاج نہیں کرسکتا۔

صحت کی حفاظت:۔

ہم اپنی صحت و تندرستی بہت سی چیزوں سے قائم اور محفوظ
ہیں اور ان میں سب سے زیادہ ضروری صفائی و پاکیزگی ہے۔

۱۔ بدن کی صفائی۔

انسان کے جسم میں بیشمار اور نہایت چھوٹے سوراخ ہیں ج
طرح کسی بڑی اور عمدہ خوردبین کے سوا نہ تمھاری آنکھ دیکھ سک
اور نہ دنیا کے کسی دوسرے انسان کی آنکھ بھانپ سکتی ہے اور ا
کو مسامات کہتے ہیں۔ جب یہ مسام بند ہو جائیں تو انسان بیمار ہ

ہیں انھیں بند کرتی ہیں وہ پسینہ اور میل کچیل ہے۔ دھونے سے صاف ستھرا رہتے ہیں اور گرم یا سرد پانی سے نہانا میل کچیل پسینہ کو دور کرتا ہے۔

پھر جس نے اپنے جسم کو صاف ستھرا رکھا اس نے اپنی صحت کو مضبوط بنایا۔ اور جس نے جان بوجھ کر یا غفلت سے صفائی کی طرف دھیان نہ دیا وہ بیمار اور کمزور ہو جائے گا۔

۲۔ کپڑوں کی صفائی۔

گندے کپڑے جسم کو گندہ کرتے ہیں۔ اس کے مساموں کو بند کرتے ہیں اور ایسے کپڑے اپنے مالک میں ایسی مکروہ و ناپسندیدہ بو پیدا کرتے ہیں جس سے اس کے ساتھیوں کو اور اس سے ملنے والوں کو یا اسکے پاس سے گذرنے والوں کو گھن آئے تو ضروری ہے کہ کپڑوں کے میلے ہونے پر انھیں دھو لیا جائے۔

۳۔ گھر کی صفائی۔

صاف ستھرے گھروں کی ہوا نہایت پاکیزہ ہوتی ہے۔ وہ جسم و جان کو قوت بخشتی ہے۔ اور گندے مکان ہوا کو ردی و خراب کر دیتے ہیں۔ اور اہل خانہ کو بیشمار بیماریوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

صفائی کا فائدہ :-

(۱) صفائی جسم کو چست چالاک بناتی ہے۔ اس میں کام کاج کی طاقت لاتی ہے اور عقل کی پرورش کرتی ہے جس سے سوچ سمجھ کے کام اس پر آسان ہو جاتے ہیں۔ پھر صاف و ستھرا انسان اپنے کاموں کو چستی چالاکی سے ادا کرتا ہے اور بہت جلد اپنے سبقوں کو سمجھ لیتا ہے۔

(۲) صفائی انسان کو خوش و خرم اپنے بھائیوں اور گھر کے لوگوں کی نظروں میں پیارا بنا دیتی ہے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم اطہر کو، اپنے کپڑوں اپنے مکان کو اور گھر کے سامان کو صاف و ستھرا رکھتے تھے۔ اور یہی حکم اپنے اصحاب کرامؓ کو دیتے۔ وہؐ کھانے سے پہلے اور اس کے بعد اپنے ہاتھ دھوتے یا اپنے سر کے بالوں اور داڑھی میں کنگھی فرماتے اور غسل زیادہ فرماتے اور اپنے اصحاب کو اسپر ابھارتے اور خاصکر محفلوں میں شریک ہونے سے پہلے تلقین فرماتے کہ اس میں شریک ہونے والوں کو کراہت و ناپسندیدگی سے تکلیف نہ اٹھانا پڑے۔

تو تم بھی اپنے بدن، کپڑوں، کتابوں، سامان اور اپنی رہنے سہنے کی جگہ کو پاک و صاف رکھو تاکہ تمھاری صحت عمدہ رہے تمھاری عقل بڑھے اور تم وہ کام کرتے رہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ تھے۔

حقو جی نہیں - میری ہی جنس ہیں جو شاہراہ ترقی پر گامزن نظر آتی ہیں۔ ان کی زندگی اور میری زندگی میں کس قدر فرق ہے انھیں اطمینانِ قلب حاصل اور میرا دل ناآشنائے سکون ان کے لمحات قیمتی اور میرے بیکار۔ ان کی حیات گراں اور میری ارزاں۔ دنیا والوں کو ان کی ضرورت اور خود انھیں بھی ضرورت۔ اور میں جینے سے بیزار۔ میرے معبود! اب میری صرف ایک آرزو ہے جو شاید مجھے حاصل ہو جائے۔ وہ یہ کہ مجھے اطمینان قلب عطا ہو۔ ایسا اطمینان قلب جسے پاکر میں اپنی ہستی کو بھی فراموش کر دوں +

کیجیے۔ ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہوسکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا

منیجر

ماہنامہ "مسلمہ" کا خیر مقدم

(از محترمہ آمنہ خاتون اہلیہ خواجہ فیض لودھیانوی منشی فاضل)

قوم کی روح و رواں ہے "مسلمہ"!　+　نازشِ ہندوستاں ہے "مسلمہ"!

طبقۂ نسواں کو اس پر فخر ہے　+　آج اس کا ترجماں ہے "مسلمہ"!

دوسرے لفظوں میں گویا یوں کہو　+　بے زبانوں کی زباں ہے "مسلمہ"!

حق تعالےٰ کا بڑا احسان ہے　+　غمگسارِ بیکساں ہے "مسلمہ"!

عقل کی باتیں بتاتا ہے انھیں　+　بچیوں پر مہرباں ہے "مسلمہ"!

خوب ہوتے ہیں مضامینِ سلیس　+　صاف گو ہے خوش بیاں ہے "مسلمہ"!

روز و شب ہر مسلمہ کے پاس ہے　+　بالیقیں قومی نشاں ہے "مسلمہ"!

چھاپتا ہے خانہ داری کے امور　+　زندگی کا راز داں ہے "مسلمہ"!

اے سہیلی! اس میں کوئی شک نہیں　+　کامیاب و کامراں ہے "مسلمہ"!

+ واقفِ سود و زیاں ہے "مسلمہ"!

+ شکر ہے شایانِ شاں ہے "مسلمہ"!

+ نو بہارِ بوستاں ہے "مسلمہ"!

+ رفعتوں میں آسماں ہے "مسلمہ"!

+ غیرتِ کوہِ گراں ہے "مسلمہ"!

+ پائدار و جاوداں ہے "مسلمہ"!

+ وہ امیرِ کارواں ہے "مسلمہ"!

+ دینِ حق کا پاسباں ہے "مسلمہ"!

+ حامیٔ امن و اماں ہے "مسلمہ"!

+ خیر اندیشِ جہاں ہے "مسلمہ"!

+ دردِ دل کی داستاں ہے "مسلمہ"!

تشنہ کامانِ ادب کو آمند
فیض کا بحرِ رواں ہے "مسلمہ"

ایک فریاد

(محترمہ صفیہ غلام حیدر، شیخوپورہ)

اف یہ بیکار لمحات - یہ اذیت دہ ساعتیں - یہ گمنامی کی زندگی، میں کیسے گذاروں . . . . میرے معبود ایک ہندوستانی عورت کی زندگی کیا ہے - بچپن سے لیکر بڑھاپے تک دوسروں کے کندھوں کے لئے ایک ناقابل برداشت بوجھ - میں جب اس حقیر سی چیونٹی کی طرف دیکھتی ہوں جو ایک گندم کا دانہ اٹھائے ہوئے جلد جلد اپنے مسکن کی طرف جا رہی ہوتی ہے تو میرا رواں رواں اس زندگی سے بیزار نظر آنے لگتا ہے - اُف وہ اتنی ناچیز ہو کر بھی اپنا بوجھ خود اٹھائے ہوئے ہے - جب میں اس کی زندگی اور اپنی زندگی کا موازنہ کرتی ہوں تو مجھے اپنی ہستی ذلیل اور زندگی شرمناک معلوم ہونے لگتی ہے - مالک حقیقی! دل دماغ مرد جیسا عطا کر! یہ زنجیر گراں - یہ طوقِ غلامی - یہ گوشۂ گمنامی - یہ بے عزت زندگی کیسی - کیا میں بھی انسان کہلانے کی دعویدار ہوں - نہیں - نہیں میں اس چیونٹی سے بھی زیادہ بے بس ہوں - میں ایک قیدی چڑیا کی مانند ہوں - جو صیاد کے رحم کرم پر زندگی گذار رہی ہو - جس کی قوت پرواز زائل ہو چکی ہو اور ہمتیں پست - میرے مولا! مجھ سے ایسی کونسی خطا سرزد ہوئی جو قابلِ عفو بھی نہیں - میری ہی ہمجنس ہیں جو شاہراہ ترقی پر گامزن نظر آتی ہیں - ان کی زندگی اور میری زندگی میں کس قدر فرق ہے انھیں اطمینانِ قلب حاصل اور میرا دل ناآشنائے سکون ان کے لمحات قیمتی اور میرے بیکار - ان کی حیات گراں اور میری ارزاں - دنیا والوں کو ان کی ضرورت اور خود انھیں بھی ضرورت - اور میں جینے سے بیزار - میرے معبود! اب میری صرف ایک آرزو ہے جو شاید مجھے حاصل ہو جائے - وہ یہ کہ مجھے اطمینان قلب عطا ہو - ایسا اطمینان قلب جسے پاکر میں اپنی ہستی کو بھی فراموش کر دوں +

خط کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے - ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہوسکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا
منیجر

رباعیات آخگر مرادآبادی

(۱)

جاپانیوں کی چین پہ آتش باری
شیطانی انگیٹھی کی ہے اک چنگاری
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه
آخگر کی زباں پر نہ ہو کیونکر جاری

(۲)

بن آئے گی اب چینی مسلمانوں کی
اسلام تری شمع کے پروانوں کی
اب خاک میں مل جائے گی نخوت ساری
کس کی بھلا؟ جاپان کے شیطانوں کی

(۳)

چلتی ہوئی شمشیروں کا جوبن دکھلا
لہراتی ہوئی ناگنوں کے پھن دکھلا
ظالم کا گلا گھونٹ کے کہتی ہے اجل
مجھ کو بھی شجاعت کا ذرا فن دکھلا

(۴)

اللہ کی ہستی میں جو شکی نکلا
شکی نہ کہو اس کو وہ باغی نکلا
پھر اس میں تعجب کی ہے کیا بات اگر
بندوں کی وہ خدمت میں بھی سستی نکلا

(۵)

منہ پھٹ ہے مگر، یار کا شیدائی ہے
سائنس تو مذہب کا سگا بھائی ہے
اتنا تو وہ گستاخ نہیں ہے جتنی
کمبخت کی تقدیر میں رسوائی ہے

(۶)

جل پینے کو کھانے کو اسے ناج ملا
سورج کا اسے سر کے لئے تاج ملا
کرتا ہے حواسوں پہ حکومت آخگر
سچ پوچھو تو سچا اسے سوراج ملا

پانی

جناب نذیر احمد خانصاحب طالبعلم طبیہ کالج لاہور

انسان۔ حیوان۔ چرند۔ پرند اور نباتات کی زندگی کا انحصار زیادہ تر پانی پر ہے۔ کیونکہ یہ زندگی کا اہم ترین جزو ہے۔ ہر روز دیکھنے میں آتا ہوگا کہ جب کسی درخت یا پودے یا حیوان کو پانی میسر نہیں آتا تو اسکی حالت کیسی ہوتی ہے۔ فلسفہ قدیم پانی کو بسیط مانتا ہے۔ پانی کا مزاج سرد تر ہے اور یہ تین صورتوں میں پایا جاتا ہے۔ سیال (بہنے والا) Liquid مثلاً نہروں یا دریاؤں کا پانی جو بہ رہا ہوتا ہے۔ (۲) جامد (جما ہوا) Solid برف کی صورت میں جو پانی ہوتا ہے۔ (۳) ابخرۂ مائیہ (یعنی بخارات کی صورت میں) [illegible] جو پانی بخارات کی صورت میں یا دل بن جاتا ہے عام طور پر قدرتی خالص پانی جس میں کسی قسم کی گندگی نہ ہو دستیاب نہیں ہوتا۔ پانی میں مختلف قسم کی کدورتیں شامل ہوتی ہیں۔ بعض محلول ہوتی ہیں۔ جیسے نمکیات۔ اور بعض معلق رہتی ہیں جیسے چونہ وغیرہ کے اجزا اور بعض آمیزشیں ہوا کی صورت میں ہوتی ہیں جو پانی کو حرارت پہنچانے پر بلبلوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور بعض پانی ایسے ہوتے ہیں جن میں معدنی اجسام پائے جاتے ہیں۔ مثلاً پھٹکڑی۔ گندھک۔ شورہ نمک وغیرہ۔ فلسفہ جدید اسکو دو عنصروں (گیسوں) سے مرکب مانتا ہے۔ (۱) آکسیجن (Oxygen) (۲) ہائیڈروجن (Hydrogen)۔ ہائیڈروجن جب آکسیجن سے ملتا ہے تو وہ جلنے لگتا ہے اور وہ دونوں ملکر پانی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ پانی میں دو حجم ہائیڈروجن اور ایک حجم آکسیجن ہوتا ہے۔ جب پانی کو برقی رو کے ذریعہ تحلیل کیا جاتا ہے تو یہ دونوں اجزا مذکورہ بالا تناسب سے علیحدہ علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ انسانی جسم میں اس کے وزن کا دو تہائی ہوتا ہے۔ ایک جوان آدمی جب اس کے جسم کے افعال باقاعدہ اور صحیح ہوں روزانہ قریباً ۵ پونڈ (۲½ سیر) پانی اپنے جسم سے خارج کرتا ہے۔ اسکا نصف حصہ جلد اور پھیپھڑوں کے راستے اور نصف حصہ گردوں اور آنتوں کے ذریعہ خارج ہوتا ہے۔ خون کے ۱۰۰ حصوں میں سے ۷۹ حصے پانی پایا جاتا ہے۔ پانی خون کو صاف کرتا اور صحت و طاقت کو ترقی بخشتا ہے اور جسمانی افعال انسان۔ حیوان۔ چرند۔ پرند کے وجود کے لئے قطعاً ضروری ہے۔ اسلئے اسکا غلط استعمال نظام جسمانی کو خراب کر دیتا ہے فطری طریقہ مختلف اوقات میں کھانا اور پانی پینا ہے۔ اور اگر کوئی فطرت کے خلاف کرتا ہے تو وہ سراسر نقصان اٹھاتا ہے۔ پانی کا استعمال اس وقت جائز ہے۔ جبکہ غذا کے ہضم کا زمانہ شروع ہوچکا ہو کھانا کھا لینے کے بعد ہی پانی پی لینے سے غذا کچی رہ جاتی ہے اور کھانے کے درمیان پانی پینا نہایت ہی برا ہے۔ کیونکہ غذا اور پانی کا اجتماع معدے کو پھیلا دیتا ہے جس سے دل شدید ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اور آخرکار کمزور ہوجاتا ہے۔ اکثر اوقات جبکہ غذا کے ساتھ پانی پیا جاتا ہے تو اس کے کافی چبائے جانے اور بسہولت نگلنے کو روکتا ہے معدہ زیادہ کھائے جانے کو مدد دیتا ہے۔ یہ تکلیف گوشت استعمال کرنے والوں میں نہایت برے نتیجے پر ختم ہوتی ہے۔ کیونکہ جب گوشت

نیم چبائے ہوئے ٹکڑوں کی صورت میں نگلا جاتا ہے تو نفخ بدہضمی پیدا کردیتا ہے۔ کھانا کھانے کے وقت پر پانی پینے کے خراب اثرات کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ پانی کھانے کے تین چار گھنٹے بعد پیا جائے اور اگر کھانے کے وقت پیا بھی جائے تو بالکل تھوڑی مقدار میں پینا چاہیئے۔ لیکن بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں جن کو غذا کے درمیان پانی پینے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے یہ وہ اشخاص ہوتے ہیں جن کے معدے بہت زیادہ گرم ہوتے ہیں۔ لہذا ان کے معدے کی حرارت پانی کی بدولت سے اصلاح پاجاتی ہے۔ بھی بھوک پیدا ہوجاتی ہے اور ہضم جید ہوجاتا ہے۔ اسی طرح بعض اشخاص ایسے بھی ہیں کہ معدے کی حرارت کی وجہ سے ان کی بھوک کم ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ کھانے کے درمیان پانی پی لیتے ہیں تو معدے کی حرارت معتدل ہوجاتی ہے اور بھوک چمک اٹھتی ہے۔ نہار منہ اور حرکت کے بعد نیز مسہل قوی اور حمام سے نکلنے کے بعد اور تر میووں پر علی الخصوص تربوز اور خربوزے پر پانی پینا نہایت برا ہے۔ اس سے حرارت غریزی بجھ جاتی ہے اور بدن لاغر ہوجاتا ہے۔ کیونکہ تربوز کے کھانے سے ایک تو ویسے ہی رطوبات فضلیہ پیدا ہوجاتی ہے۔ پھر ان پر پانی پینے سے اور بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ اگر پیاس کی شدت کی وجہ سے پانی پئے بغیر چارہ نہ ہو تو کسی ایسے کوزے سے جس کا دہانہ تنگ ہو تھوڑا تھوڑا پانی چوسیں یا کسی ربڑ کی نلکی سے تھوڑا تھوڑا پانی پئیں۔ بسا اوقات بعد لہ یا نمکین بلغم سے پیاس پیدا ہوجاتی ہے۔ اور اس میں جس قدر پانی پیا جاتا ہے اسی قدر پیاس زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ لہذا اگر صبر کے ساتھ پیاس کو روکا جائے تو طبیعت اس مادے کو پکاتی اور پگھلاتی ہے جس سے پیاس کو خود بخود تسکین ہوجاتی ہے

اس لئے اس قسم کی پیاس گرم چیزوں مثلاً شہد وغیرہ کے استعمال سے جاتی رہتی ہے۔ پانی اسی وقت پینا چاہئے جبکہ غذا کا ہضم شروع ہوچکا ہو۔ کیونکہ پانی کی ضرورت اسی وقت ہوتی ہے اور پانی پیا ہی اس لئے جاتا ہے کہ اس کے ذریعے سے غذا رقیق ہوکر ہضم ہونے اور تنگ راستوں میں گذر جانے کے قابل ہوجائے۔ پیاس دو قسم کی ہوتی ہے ایک جھوٹی اور ایک سچی۔ سچی پیاس میں غذا کو رقیق بنانے اور اس کا بدرقہ بننے کیلئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جھوٹی پیاس میں اس کے برخلاف عمل ہوتا ہے وہ لوگ جو اسکے خراب اثرات کو نہیں جانتے۔ سخت ورزش اور حد سے زیادہ تکان کے بعد پانی پی لیتے ہیں۔ بہت سے آدمی دن کی گرمی میں محنت مشقت کرنے کے بعد پانی پینے کے عادی ہوتے ہیں۔ شدید تحلیل اور رکاوٹ کے بعد خون پانی کا پیاسا ہوتا ہے اور جیسے ہی پانی پیا جاتا ہے جسم کی ساختیں ایکدم پانی کو جذب کرلیتی اور خون کے دباؤ کو بڑھا دیتی ہیں۔ جس کے نتائج خراب ہوتے ہیں۔ کمزور اور ناتواں آدمی کی تو اسی وجہ سے موت واقع ہوجاتی ہے۔ خالص حالت میں پانی کا استعمال بہت سے امراض کو فائدہ دیتا ہے۔ لیکن غیر خالص حالت میں ہیضہ۔ محرقہ اسہال ذاتا لجنب فیور پیچش۔ سنگ مثانہ۔ فیل پا وغیرہ امراض پیدا کرتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ پینے کے پانی کو ابال کر چھان لیا جائے پانی کو صاف کرنے کیلئے کئی طریقے ہیں۔ لیکن صرف ابالنا ہی آسان سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک آدمی بغیر کسی مشکل کے کرسکتا ہے۔ کسی طریقے سے پانی کا عارضی بھاری پن جاتا رہتا ہے اور عضوی آلائیاں دور ہوجاتی ہے جس سے پانی غیر مضر ہوجاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر پانی صاف وشفاف اور خوش ذائقہ بھی ہو تو بھی پینے کے قابل نہیں ہوتا اور ہزارہا بیماریوں کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ

ان ظاہری اوصاف کا پانی زہر قاتل سے کم نہیں ہوتا۔ اس لئے جن
کنوؤں اور چشموں سے پانی لیا جاتا ہے ان کی صفائی اور پاکیزگی
کا خیال ضرور رکھنا چاہئے۔ ورنہ ظاہری حالات دھوکے میں ڈال
دیں گے۔ لہٰذا

(۱) انکے اندر سے ہر چوتھے ماہ کوڑا کرکٹ اور کیچڑ وغیرہ نکالنا چاہئے

(۲) گندھک۔ کوئلہ۔ پھٹکڑی۔ پرمگنیٹ آف پوٹاش (سرخ
رنگ کی ایک دوائی ہوتی ہے جو عموماً معمولی دواخانوں سے مہیا
ہوسکتی ہے) کنوؤں وغیرہ میں ڈال کر ان کو قابل استعمال بنانا چاہئے

(۳) ان کے نزدیک گڑھے اور دیگر عفونتوں کے ذخیرے بالکل
نہ ہونے چاہئیں اور اپنی جاہلانہ عادتوں کی وجہ سے لاپروائی اور
سہل انگاری کے مرض کو تقدیر کا نوشتہ تصور نہ کرنا چاہئے ورنہ
تمام آفتیں ہماری ہی کرتوت کا نتیجہ مانی جائیں گی۔

(۴) جب موسم خراب ہو یا ہیضہ اور موسمی بخار وغیرہ پھیلی ہوئی
ہوں یا سفر وحضر میں پانی خراب میسر آئے تو ہمیشہ اسے جوش دیکر
استعمال کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ پانی کھولنے لگے۔ اس کے بعد چھان
کر ٹھنڈا کرکے پیا جائے۔ چشمے کا پانی کسی قدر غلیظ ہوتا ہے۔ کاریز
کا پانی چشمے کے پانی سے اور کنوئیں کا پانی اس سے خراب اور ریز
(دلدل) زمین کے گڑھے کا پانی سب سے خراب ہوتا ہے۔ تجربہ کار
اطبا کا بیان ہے۔ کہ سب سے عمدہ پانی ندی کا ہے۔ خصوصاً
جو صاف ستھری زمین پر بہتی ہو۔ کیونکہ ان کا پانی بری آمیزشوں
سے پاک ہوتا ہے۔ یا پتھریلی زمین ہو۔ کیونکہ پتھریلی زمین پر بہنے
والی ندی کا پانی عفونت کو قبول نہیں کرتا۔ ان میں سے بھی خصوصاً
ان ندیوں کا جو شمال یا مشرق کی طرف بہتی ہوں اور نیچے کی طرف
گرتی ہوں۔ ان کا پانی اور بھی بہتر ہے۔ علی الخصوص اگر چشمہ سے
دور ہوں۔ ان صفات کے ساتھ پانی ہلکا اور شیریں ہو۔ لیکن شہروں
میں آج کل سرکاری نل ہوتے ہیں۔ جن کا پانی فلٹر کیا ہوا اور
صاف ہوتا ہے۔ سمندروں اور دریاؤں کا پانی کسی جگہ پر صاف
اور کسی جگہ پر خراب ہوتا ہے کیونکہ ان میں گندے نالے اور دیگر
عفونتیں ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ کنوئیں کے پانی کو نہر کے پانی کے
ساتھ استعمال نہ کرنا چاہئے۔ جب تک ان میں سے ایک معدے
سے نیچے نہ اتر جائے۔ جب علی الصبح خالی پیٹ یعنی نہار منہ پیا
جائے تو ملین کی طرح فائدہ کرتا ہے پینے کا پانی بالکل صاف
ہو۔ میلا کچیلا اور بدبودار ہرگز نہ ہو۔ زیادہ سرد پانی مضر اثرات
کو زیادہ جذب کرتا ہے۔ اس لئے زیادہ سرد پانی ہرگز نہ پینا
چاہئے کیونکہ یہ دانتوں اور جگر کو نقصان دیتا ہے۔ اگر کسی
ایسے کمرے میں رات کو سرد پانی رکھا جائے جس میں ہوا کی آمد
رفت بالکل نہ ہو تو صبح تک یہ پانی صحت کے لئے نہایت مضر
ہو جائے گا۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ۶۰ درجے سرد پانی کا ایک
گھڑا صبح تک ڈیڑھ پائنٹ (۳۰ اونس) کاربانک ایسڈ
گیس جذب کر لیتا ہے۔ اس لئے موسم سرما میں رات کے پانی
کو صبح ضرور گرا دینا چاہئے۔ پینے کا پانی ہمیشہ معتدل ہو۔ نہ
زیادہ گرم ہو اور زیادہ سرد ہو۔ ورنہ ہر حالت میں نقصان
رساں ہوگا۔

ہسٹریا

جناب ڈاکٹر صدرالدین صاحب ایل۔ ڈی۔ ایس سی دھرمسالہ

یہ مرض نظام عصبی کی خرابی کے باعث لاحق ہوتا ہے کیونکہ اعصاب کا اثر کم و بیش جسم کے ہر حصہ دماغ وغیرہ پر ہے اس لئے اس مرض میں جسم کے مختلف حصے ماؤف ہو جاتے ہیں۔ اور ہر حصہ پر اس کا تھوڑا بہت اثر پڑتا ہے۔ ہسٹریا یونانی لفظ ہے۔ جس کے معنی رحم کے ہیں۔ یہ مرض عام طور پر مستورات کو لاحق ہوتا ہے۔ مریضہ پر غشی طاری ہو جاتی ہے اور اسے اپنے افعال و جذبات پر قابو نہیں رہتا۔ احساس تاثرات کی کثرت سر میں درد نزاکت اور اس طرح کی دوسری ذہنی خرابیاں ظہور میں آتی ہیں۔ بخار اپنا قبضہ جما لیتا ہے۔ بے خودی بے ہوشی وغیرہ طاری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس مرض میں مریض کو گلا گھٹنے اور دم بند ہونے کا خیال ہوتا ہے۔ اس لئے عربی میں اسے اختناق الرحم بولتے ہیں۔ پرانے حکما کا یہ خیال تھا کہ یہ مرض رحم کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیونکہ اس مرض کے ساتھ رحم کی تکالیف بھی عموماً ہوا کرتی ہیں۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ مرض کا باعث رحمی تکالیف ہی ہوں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو یہ مرض مردوں کو نہ ہونی چاہئے۔ حالانکہ بعض مرد بھی اس مرض میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اس مرض میں عموماً یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ گولا سا منہ کو آتا ہے۔ اس لئے اردو میں اس کو بادگولہ بولتے ہیں۔ جاہل لوگ اس کو جن یا پری کہتے ہیں۔

اس مرض کی دو قسمیں ہیں۔ خفیف بادگولہ۔ اس میں کے ہوش و حواس باختہ نہیں ہوتے۔ اور دماغ میں کسی قسم کا اختلال واقع نہیں ہوتا۔ مریض کے بائیں کوکھ میں قدرے درد سا اٹھتا ہے۔ اس کے بعد فوراً ہی گولہ حلق میں آتا محسوس ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز میں پھنس گئی ہے۔ مریض اس گولے کو نکالنے کی ہر چند کوشش کرتا ہے۔ لیکن اسے بے سود سمجھتا ہے اور گلا گھٹنے لگ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مریض پریشان خاطر ہو جاتا اور تمام تکالیف فوراً شدید صورت اختیار کر لیتی ہیں کو دماغ میں تھکاوٹ معلوم ہوتی ہے۔ گردن اکڑ جاتی اور جسم بھی تشنج آمیز ہو جاتا ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے ڈکاریں آتی ہیں۔ دل کی دھڑکن زیادہ پژمردگی آر غشا کی اس مرض کی خاص علامتیں ہیں۔ اس کے تھوڑی مرض کا دورہ کم ہونے لگ جاتا ہے۔ اور مریضہ تسکین محسوس کرنے لگتی ہے۔ اور بعد پسینے کے دورہ رفع ہو جاتا ہے۔

(باقی [illegible])

شکر پارے

(خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ایل بی)

جانوروں کی عقل: جانوروں میں سوچنے سمجھنے کا مادہ ہے۔ ایک بندر نے ایک بڑھئی کو تختہ میں سوراخ کرتے دیکھا جب وہ چلا گیا تو بندر آیا اور انھی آلوں سے خود بھی سوراخ کرنے لگا اور برما کی نوک کو دیکھنے کے لئے کہ دوسری طرف صحیح آگئی ہے۔ اس نے تختہ کے نیچے اپنا ہاتھ لے جاکے دیکھا۔ درست پاکے وہ مطمئن ہوگیا اور آلے چھوڑ کے چلا گیا۔

ایک بندر کو شربت چاکولیٹ کی بوتل اور ایک انڈا اکثر دیا جاتا تھا۔ بندر چاکولیٹ اور انڈے کے بڑے شائق ہیں۔ بندر نے انڈا توڑ کے کھا لیا اور بوتل منہ سے لگا کے پینے لگا۔ شربت باچھوں میں سے نکل نکل کے گرنے لگا۔ اس نے اپنے محافظ کی طرف انڈے کا چھلکا اور بوتل بڑھائی۔ اس نے لے تو لی مگر بندر کا مطلب سمجھ نہ سکا۔ کچھ دیر بعد بندر کی حرکات سے وہ سمجھا۔ شربت انڈے کے چھلکے میں ڈال ڈال کے وہ بندر کو دینے لگا۔ بندر خوش ہو کے انڈے سے شربت پیتا رہا حتی کہ شربت ختم ہوگیا۔

دو پرندے ایک مچھلی کو اٹھانا چاہتے تھے مگر طاقت کافی نہ تھی دیر تک اسی محنت میں مبتلا رہے۔ آخر ایک تیسرا پرندہ آیا جسے دیکھ کے وہ چہکے اور بڑے خوش ہوئے۔ اسکی مدد سے وہ مچھلی گھسیٹ کے ایک غار میں لے گئے۔

ایک گھوڑا لنگڑانے لگتا۔ اسے کھول دیتے۔ مگر جب اسے اصطبل میں لیجاتے تو لنگڑاپن جاتا رہتا۔ وہ کام سے بچنا چاہتا تھا۔ آخر یہ ترکیب نکال کے وہ کامیاب ہوگیا یہی گھوڑا لگام ناپسند کرتا تھا۔ اسے اسکو منہ میں سے نکالنے کی ترکیب آگئی تھی۔ لیکن جیسے ہی سائیس اصطبل میں آتا وہ لوہے کو منہ میں لے کے اور گھوڑوں کی طرح چبانے اور بجانے لگتا تاکہ سائیس کو اس کی چالاکی خبر نہ ہو۔

کتوں کو بے انصافی کا بڑا خیال ہوتا ہے۔ دو کتے ایک کرتب میں شریک ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ مالک نے ایک کتے کو ہرچند کام میں لگانا چاہا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ بات یہ تھی کہ اسوقت اسکی باری نہ تھی۔ جب اس کی باری آئی وہ خوشی سے اپنے کام میں مصروف ہوگیا۔

ایک مہاوت نے دیکھا کہ اسکے ہاتھی نے درخت سے ٹہنی توڑ کے اپنے بدن پر ہلانی شروع کی تاکہ مکھیاں دور ہو جائیں۔

فقیر کی کرامات: یورپ میں ان جادوگروں کو یا مداریوں کو جو وہاں جاکے تماشے دکھاتے ہیں فقیر کہا جاتا ہے۔ آج کل رحمان بیگ انگلستان کی سیر کر رہا ہے۔ یہ شخص مصر کا رہنے والا ہے۔ وہ مردہ بن کے وہ ایسی تیز تلواروں پر جو ایک بال کو بھی کاٹ دیں مردہ بن کے لیٹ جاتا ہے آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ سانس کا پتہ بھی نہیں ہوتا۔ نبض بند ہوتی ہے بدن بالکل اکڑ جاتا ہے۔ اسکی کمر بالکل ننگی ہوتی ہے۔ اسی حالت میں رہ کے وہ اچانک آنکھ کھول کے ہلتا اور اسی خطرناک بستر پر سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ ایک دفعہ اس نے فولادی صندوق میں لیٹ کے سانس کھینچ لیا اور پانچ دن تک اس نے وہ صندوق سمندر

میں ڈلوائے رکھا۔ مقررہ وقت پر صندوق نکالا گیا۔ ڈھکنا کھولا گیا۔ وہ بالکل مردہ تھا۔ ڈاکٹر دیکھ رہے تھے حیران تھے کہ جو وقت اس نے جی اٹھنے کا بتایا تھا اسی وقت وہ جی اٹھا۔ وہ کہتا ہے کہ میں جب چاہوں مردہ بن سکتا ہوں۔ اس سے یہ فائدہ ہے کہ میری ساری بیماریاں جاتی رہی ہیں۔ بیماری کے کیڑے مردہ حالت میں سب مر جاتے ہیں۔

دولھن کا نشہ

دولھن کا نشہ:- ملایا میں بوگیس قوم میں عجیب رسم ہے وہ دولھن کو افیون پلا دیتے ہیں تاکہ وہ سوتی رہے اور دولھا اسے نظر نہ آئے۔ شادی کی رسم تین دن رہتی ہے ان تین دنوں میں دولھا کا دولھن کو نظر آ جانا بدشگونی سمجھی جاتی ہے اور یقین ہوتا ہے کہ شادی ناکام ثابت ہوگی۔ شادی کی رسوم میں دلچسپ باتیں یہ ہیں۔ دولھا اپنے خسر کے ساتھ چلتا ہے۔ خسر کی گود میں دولھن ہوتی ہے۔ وہ نیند میں ہوتی ہے۔ اور ان تین دنوں میں اس کے پاؤں زمین سے لگنے نہیں دیئے جاتے۔ شادی کا بندوبست لڑکی کے والدین کرتے ہیں اور قوم کا سردار اسے منظور کرتا ہے۔

ہاتھی کی فہم و عقل

ہاتھی کی فہم و عقل:- ایک سرکس والے نے سات سال کے بعد اپنا ہاتھی دوسرے کے ہاتھ بیچدیا۔ اس شخص کا نام کرلی تھا۔ اور ہاتھی کا نام ہیرا۔ ہاتھی کرلی سے بڑی محبت کرتا تھا۔ وہ اس کا سر اپنے منہ میں پکڑ لیتا اور اپنے دانتوں اور سونڈ سے اسے زمین سے اٹھا لیتا۔ وہ اپنی بیوی سے باتیں کرتا وہ اس عورت سے اسقدر ضد کرتا کہ کرلی کو سونڈ پھیلا کے اس کے پاس سے ہٹا دیتا۔ بیچنے کے بعد کرلی کھیتی کیاری میں مصروف ہو گیا۔ سال بھر بعد وہ اس سرکس میں گیا اور اپنے پرانے رفیق سے ملا۔ ہاتھی اسے دیکھ کے خوشی کے مارے چنگھاڑیں مارنے لگا اور اپنی سونڈ سے اسے پکڑ کے دیر تک اپنے سینہ سے لگائے رہا۔ جب چلنے کا وقت آیا ہاتھی چیخا اور آنسو آنکھوں سے نکل نکل کے اسکے منہ پہ بہنے لگے۔ ایک سال بعد اس ہاتھی کو پھر اپنے پرانے آقا سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ کرلی اپنی مالکہ سے باتیں کر رہا تھا۔ اس نے ریل سے اترتے ہوئے ہیرا کو دیکھا۔ اس نے اسے نام سے پکارا۔ ہاتھی نے یک لخت منہ پھیر کے کرلی کو دیکھا اور بھاگ کے اس کی طرف گیا۔ اس کا حسد غصہ کی صورت میں بھڑک اٹھا کہ اس کی محبت کی قدر نہیں کی جا رہی ہے اس نے کرلی کو کمر سے پکڑ کے اس کی مالکہ کی موٹر کی چھت پہ سے پھینکا جس سے اسکی کلائی ٹوٹ گئی۔ پھر مالکہ کو پکڑا اور زمین سے دے مارا۔ لوگ دوڑے مگر اس نے پھر اسے ہوا میں اٹھایا اور زمین پر دے پٹخا لوگ دوڑتے پھرے لیکن اس نے عورت کو اسی طرح باربار پٹخا آخر وہ مر گئی۔ اپنے خانہ میں پھر ہاتھی خاموش بیٹھ گیا گویا اسے بدلا مل گیا اس روز اس نے کچھ نہ کھایا۔ اسکا دل مطمئن معلوم ہوتا تھا کہ جس عورت نے اسکا آقا چھین لیا اس پر اس نے اپنا غصہ پوری طرح اتار دیا۔ شہر کے لوگوں کے اصرار پر اس ہاتھی کو گولی سے مار دیا گیا لیکن تماشا دیکھنے والے سبکے سب روتے تھے۔

ایک اور بچہ ہاتھی کا ریل میں سفر کر رہا تھا۔ اس نے ریل میں سے بکس صندوقچے پہرہ دار پر پھینکنے شروع کئے وہ ان میں دب گیا۔ اس کی چیخ پکار پر مالک گاڑی میں گیا اور ہاتھی کو روکا اور بکس وغیرہ اس کی رسائی سے دور رکھدیئے گئے۔ جب یہ مشغلہ جاتا رہا اس نے سونڈ سے ریل ٹھہرانے کی زنجیر سے کھیل شروع کیا۔ ذرا ذرا دیر بعد اسے کھینچ لیتا ریل ٹھہر جاتی۔ ریل چلانیوالا اور محافظ ریل ہو ئے سخت پریشان تھے کہ کون زنجیر کھینچتا ہے۔ آخر پتہ چلا کہ یہ ہاتھی صاحب کا شغل ہے۔

سگھڑ سہیلی

(خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ایل بی)

سنہری اصول: متحدہ امریکہ کو انگلستان سے آزادی دلائی دنیا کا ایک مشہور آدمی گزرا ہے۔ اس کے اصول ملاحظہ کیجئے۔ وہ ساری عمر ان کا پابند رہا۔ یہی اس کی عمر بھر کی کامیابی کا اصلی راز ہے۔ (۱) جو حرکت کرو موجود آدمیوں کی عزت و آبرو کا خیال رکھتے ہوئے کرو۔ (۲) خوشامدی نہ ہو۔ نہ ایسے شخص کے ساتھ دل لگی کرو جو دل لگی پسند نہیں کرتا۔ (۳) لوگوں میں بیٹھے ہوئے اخبار یا کتاب نہ پڑھو۔ (۴) کسی شخص کے لکھتے ہوئے اسکے کاغذوں یا کتابوں کے پاس نہ پھٹکو۔ (۵) چہرہ خوش رکھو لیکن سنجیدگی کے وقت سنجیدہ ہو۔ (۶) کاروباری معاملات میں دوسروں سے بات مختصر کرو۔ (۷) دوسروں کو پہلے بولنے کا موقع دینا خوش خلقی ہے (۸) اگر کوئی آدمی اپنے مقدور بھر کام کرے۔ اگر وہ بخوبی کامیاب نہ ہو اسے الزام نہ دو۔ (۹) نصیحت شکریہ سے قبول کرو (۱۰) کسی ایذا و نقصان میں جھوٹی اطلاعیں قبول کرنے میں جلد بازی نہ کرو۔ (۱۱) اپنے لباس میں میانہ روی اختیار کرو۔ اپنی حالت کا موازنہ کر لو۔ (۱۲) اپنے آپ کو دیکھ دیکھ کے مور نہ ہو۔ (۱۳) بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔ (۱۴) گفتگو میں کینہ یا حسد نہ آنے دو۔ (۱۵) اپنے دوست کو راز کے جستجو کی تاکید نہ کرو۔ (۱۶) جب کوئی لطف نہ لے تو مذاق نہ کرو۔ (۱۷) دوسروں کے عیبوں پر نظر نہ رکھو۔ (۱۸) جارج واشنگٹن جس نے ریاستہائے جب دوسرا بولے تو توجہ سے سنو۔

دری کی حفاظت: کمرہ کی دری اگر حفاظت سے رکھی جائے تو مدتوں چلتی ہے ساری ساری عمر ساتھ دیجاتی ہے۔ نئی دری کا خریدنا بھی معمولی بات نہیں۔ دری کا رخ اول بدل کے بچھانا چاہیئے اس طرح وہ ہر طرف سے یکساں استعمال ہوتی ہے۔ ایک ہی رخ گھسنے نہیں پاتا۔ دوسرے رخ بدل دینے سے آنکھوں کو بھی یہ تبادلہ بھلا معلوم ہوگا۔ بعض دریاں دونو طرف سے یکساں ہوتی ہیں۔ انھیں الٹا پلٹا بھی جاسکتا ہے۔ دری کے مقامات بدلنے سے یہ مراد ہے۔ مثلاً جو مقام پہلے پاؤں کی طرف تھا وہ مقابل کی سمت میں کر دیا جائے اور مقابل کی سمت کا مقام پائنوں کی طرف۔ سال میں کم از کم ایک مرتبہ دھوپ میں پھیلا کے اسے سکھانا اور بعد میں جھڑوا دینا دری کے لئے بہت مفید ہے۔ مگر لاٹھیوں سے دری کو ٹھوکا پیٹا نہ جائے ورنہ دری پھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ جھاڑنے میں بھی احتیاط برتی جائے ورنہ ہوا ایک جگہ بھر کے اس حصہ کو پھاڑ دیا کرتی ہے۔ فرش پر پہلے چٹائی بچھوا لی جائے تاکہ فرش سے دری رگڑ نہ کھائے۔ اس سے اس کی عمر اور خوشنمائی کم ہو جاتی ہے۔ گھسے ہوئے مقامات پر رفو کر دینا چاہئے دری کو گیلے کپڑے اور دری کے صابن سے نکھارا جاسکتا ہے۔ اگر رنگ بالکل اڑ گیا ہے۔ اور اسطرح اس میں آب نہیں آسکتی تو رنگ ایک دفعہ ہی کافی گھول لئے جائیں اور سخت چھوٹے بالوں کے برش

سے ایک رنگ لگائیں جب وہ سوکھ جائے تو دوسرا رنگ لگائیں۔ ورنہ سوکھنے سے پہلے دوسرا رنگ لگا دینے سے ایک رنگ دوسرے میں پھیل کے عجیب مضحکہ خیز صورت پیدا کر دیگا۔ رنگ ایک دفعہ کافی مقدار میں گھول لینا چاہیئے ورنہ بار بار گھولنے سے بہت ممکن ہے کہ ایک درجہ کا سا گہرا نہ ہو۔ ساری دری کو ایک ہی رنگ سے بھی رنگا جا سکتا ہے۔ نیلے رنگ کے متعلق خاص احتیاط رکھنی چاہیئے۔ رنگ لگانے سے پہلے دری کے دونوں سخ اور کمرہ کا فرش خوب صاف کر لینا چاہیئے۔

شروع ہی سے کھانے پینے اور ورزش کا خیال رکھنا چاہیئے

موٹاپا: چربی سے موٹاپا آتا ہے اور اس کا آنا عمر کا کم ہوجانا ہے بعض لوگ موٹے ہوجانے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ ان کے والدین یا ان کے اجداد سب موٹے تھے اور ان کی اولاد غذا اور ورزش میں احتیاط برتنے کی بجائے سست زندگی بسر کرتے ہیں اور غذا لذیذ اور مرغن استعمال کرتے ہیں۔

کوئی آدمی فخریہ کہے کہ میں بالکل تندرست ہوں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ادھیڑ ہونے کے اس کے رخسار انار دانہ بنے ہوئے ہیں وہ کہتا ہے کہ تندرست ہی نہیں میرا ہاضمہ بھی اس عمر میں بالکل ٹھیک ہے دن میں تین چار دفعہ کھاتا ہوں۔ دن بھر میں پانچ چھ انڈے کھا جاتا ہوں۔ حقہ پان استعمال کرتا ہوں۔ نیند خوب آتی ہے۔ کبھی کبھی نیند کی کمی کی شکایت بھی ہوجاتی ہے۔ ورزش بھی نہیں کرتا۔ وزن بھی خوب ہے جسم کے پٹھے بھی مضبوط ہیں البتہ محنت یا ورزش کرنے پر سانس پھول جاتا ہے۔ اس شخص کا اپنے آپکو تندرست سمجھنا دھوکہ ہے وہ ورزش کے بغیر اعلیٰ غذائیں استعمال کر رہا ہے۔ اندر ہی اندر چربی جمع ہوتی جا رہی ہے۔ ایک دم وہ گر جائیگا اور پھر سنبھلنا مشکل ہوگا۔

مرغن غذائیں چربی اور جسم کے پانی میں تیزابیت پیدا کرتی ہیں یہی گٹھیا پھوڑے پھنسی اور اسی قسم کے موذی امراض باعث ہوتے ہیں۔ زیادہ کھانا فائدہ نہیں دیتا۔ یہ غلط خیال ہے کہ زیادہ کھا زیادہ طاقت آئیگی۔ ۴۵ سال کی عمر میں بدہضمی اور ریحوں کی شکا(یت) شروع ہوجاتی ہے یہ اس عمر کا خاصہ ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ بدن کے حصے بھی بڈھے ہوجاتے ہیں۔ زیادہ دیر میں ہضم ہونیوالی کے لئے ان میں زیادہ طاقت نہیں رہتی۔ جوانی کی سی کیفیت واپس آ نہیں سکتی۔ اسلئے عمر کے لحاظ سے کھانے میں تبدیلی کر دینی چاہیئے۔ خوب چبا کے نگلا جائے۔ پچاس سال کے بعد زیادہ ورزش مضر ورزش اسقدر ہو کہ تھکن نہ ہو اور جسم کا دھندا چلنے لگے۔ غذا عمر میں اتنی طاقت نہیں حاصل ہوتی جتنی جوانی میں حاصل ہوجاتی تھی۔ چربی پیدا نہ ہونے دی جائے۔ یہی تھکن کا ذریعہ ہے۔ عمر کم ہوتی ہے۔ زیادہ کھانے سے چربی پیدا ہوتی ہے۔ چر(بی) ہونے دینا گویا اپنی عمر میں بیس سال کا اضافہ کر لینا ہے۔

زکام کی احتیاط: عورت مرد بچہ بوڑھا غریب تمام کو ہوتا رہتا ہے۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ اسکی طرف سے غفلت برتی جاتی ہے۔ اسکی اہمیت کو ذرا بھی خیال نہیں آتا۔ جن بیماریوں سے جنھیں شروع میں جاتا ہے خطرناک نتیجے برآمد ہوتے ہیں ان میں ایک یہ کمبخت ناک بہ رہی ہے آنکھوں میں پانی بھرا ہوا ہے۔ سر بھاری بھاری کرنیکو جی نہیں چاہتا۔ یہی زکام کی علامات ہیں بخار بھی ہلکا ہلکا ہے۔ ناک آنکھ وغیرہ میں خلل ہوتی ہے۔ زکام کو نہ بڑھنے کان آنکھ گلا اور سینہ اس سے بہت نقصان اٹھاتے ہیں۔ بہرہ پن۔ بینائی کی کمزوری چند نتائج ہیں جو غفلت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ چھینکوں سے نہ گھبراؤ۔ نہ انھیں نہ روکو

…ں تھارے پھیپھڑے آنکھیں کان وغیرہ بچے رہتے ہیں۔ تازہ کھلی ہوا …یض کو مفید ہے۔ بدن ڈھکا اور پاؤں گرم رکھنے چاہئے۔ پانچ گرین …روز کھانے سے دل میں قوت رہیگی۔ معمولی نمک کی ایک چمچہ پانی …کے پیالہ میں ڈال کے ان میں تین چار دفعہ غرغرہ کرتے رہنا چاہئے …ی کا تیل یا میگنیشیم سلفیٹ ایک خوراک کھا کے معدہ صاف کر لینا چاہئے …ام کے ایام میں معدہ صاف رکھا جائے۔ کسی کے منہ پر نہ کھانسیں رومال میں چھینکیں جس میں ذرا سا یوکلپٹس تیل لگا ہو۔ بدن کو آرام دینا چاہئے۔ کھلی ہوا میں نہانے سے پرہیز کیا جائے۔ یہ اڑ کے لگنے والا مرض ہے۔ گھر والوں کو اس سے بچائیں۔ مریض کے کھانے پینے کے برتن الگ کر دئے جائیں۔ تولیہ تک علیحدہ کر دینا چاہئے ذرا سی احتیاط سے مریض خود بھی اچھا ہو جائیگا۔ اور دوسرے بھی بچے رہیں گے۔

رضیہ لٹریری کلب گوجرانوالہ کے اجلاس کی مختصر کارروائی

رضیہ لٹریری کلب گوجرانوالہ (Razia Literary Club G.W.A) کا ایک اجلاس مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۸ء بمقام ان رکگنائزڈ اسلامیہ گرلز ہائی سکول گوجرانوالہ زیر صدارت بیگم شیخ رشید احمد صاحب اے۔ ڈی۔ آئی گوجرانوالہ منعقد ہوا جس میں سکول ہذا کی زیر تعلیم طالبات کے علاوہ اولڈ سٹوڈنٹس (Old Students) نے بھی شرکت فرمائی۔ ذیل کے پروگرام کے مطابق طالبات نے نہایت پرجوش خوش الحان نعتیں۔ نظمیں۔ عالمانہ اور فاضلانہ تقریریں فرمائیں۔

(۱) احمدہ طالبہ جماعت ہشتم نے سورہ یٰسین کا پہلا رکوع نہایت بلند آواز میں پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

(۲) زبیدہ طالبہ جماعت پنجم نے قربانی کے عنوان پر ایک مختصر کہانی بیان کی جسکا ماحصل یہ تھا کہ دنیا میں کسی کے ساتھ نیکی کرنے سے تا ابد نام زندہ رہتا ہے۔ اسنے یہ کہانی بادل کے برسنے سے اخذ کی۔

(۳) نجمہ سعادت طالبہ جماعت سوم نے خدا کی حمد میں ایک نظم اپنی توتلی زبان سے تحت اللفظ اور بلند آواز میں پڑھی۔

(۴) طاہرہ جماعت ہشتم نے عیب پوشی کے متعلق ایک پر اثر تقریر کی اور احادیث نبوی اور آیاتِ قرآن کریم سے ثابت کر کے دکھایا کہ کسی کے عیوب آشکار کرنا سراسر خلافِ مذہب اور خلاف تہذیب ہے۔

(۵) منیرہ۔ اختر۔ ممتاز اور خدیجہ طالبات جماعت ہشتم نے سیلف گورنمنٹ اور عرضہ کارزار دو مرکب الفاظ کو "خاموش عمل" کے ذریعہ بطور ایکٹ کے نہایت ہوشیاری اور صفائی سے ادا کیا جس میں سے موخر الذکر فوراً ہی سمجھ لیا گیا لیکن اول الذکر خود بتلایا گیا۔

(۶) شریفہ۔ نزہت طالبہ جماعت ہشتم نے غیبت کی مخالفت کے بارے میں ایک پرجوش تقریر کی اور آیاتِ قرآن کریم اور حدیث سے واضح کر کے دکھلایا کہ غیبت ایک نہایت مذموم فعل ہے۔ اس بات کا ارتکاب کرنیوالا عذاب الٰہی سے کبھی خلاصی نہیں پاتا۔

(۷) عنایت طالبہ دہم اور احمدہ ہشتم نے ایک نعت نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کا پہلا مصرع یہ تھا۔

جب عشقِ محمد نے سینے میں ضیا ڈالی

(۸) ہشتم۔ نہم اور خصوصاً دسویں جماعت کی طالبات نے محاورات کے کھیل میں نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔ ان کے تمام منتخب کردہ محاورات جلد ہی سمجھ میں آگئے۔

(۹) احمدہ طالبہ ہشتم اور عنایت فاطمہ دہم نے ایک دعائیہ نظم جسکا پہلا مصرع یہ تھا ع۔ لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری۔ نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں محترمہ جنت الاسعد ملک صاحبہ سب کی منفقہ کہنے سے ایک نعت خوش آوازی سے پڑھکر حاضرین کو محظوظ کیا۔

آخر میں ہیڈ مسٹرس صاحبہ سکول ہذا نے صدر صاحبہ کا کارکنان کلب

کی طرف سے تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ نے پیشکش صدارت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آجتک میری نظروں سے ایسی کوئی مذہبی درسگاہ نہیں گذری جس میں دنیوی تعلیم کے ساتھ مذہب کی بھی اسقدر پابندی ہو۔ اور لڑکیاں سادگی۔ شرافت اور اسلامی سپرٹ کا ایک اعلےٰ مرقع پیش کر رہی ہوں۔ نیز طالبات کی مذہبی معلومات سے صدر صاحبہ نہایت محظوظ ہوئیں۔

مس الف منہاس گوجرانوالہ

بزم مسلمہ

مجھ کو اکثر زکام ہو جاتا ہے اور چھینکیں بکثرت آتی ہیں۔ کسی کسی دن تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آٹھ دس چھینکیں ایک ساتھ آتی ہیں۔ سر میں درد ہو جاتا ہے۔ منہ میں چھالے کبھی کبھی ہو جاتے ہیں آنکھ اور کان میں کھجلی ہوتی ہے اور کان میں تو بہت زور کھجلی ہوتی ہے۔ اگر کوئی بہن صاحبہ دیسی دوائی اس کے لئے جانتی ہوں تو بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں۔ عین عنایت ہوگی۔ محسن جہاں بیگم آگرہ۔

عرض ہے کہ میں عرصہ آٹھ سال سے بعارضہ نزلہ زکام کے بیمار ہوں کئی علاج کر چکی ہوں۔ میں نے ناک اور گلے کا اپریشن بھی کروایا ہے لیکن آرام نہیں آیا۔ میری عمر اس وقت ۲۰ سال کی ہے مہربانی سے کوئی مسلمہ بہن یا بھائی زکام کا علاج لکھے۔ زکام روزانہ صبح کے وقت شروع ہوتا ہے اور بے شمار چھینکیں آتی ہیں اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔ سر کے بال بھی سفید ہو گئے ہیں دماغ کمزور ہو گیا ہے۔ آنکھوں میں ککرے ہو گئے ہیں اور مجھے بڑی تکلیف ہے کوئی دوا اثر نہیں کرتی۔ زکام صبح شروع ہوتا ہے اور ۱۲ بجے دوپہر آرام آجاتا ہے۔ روزانہ زکام ہوتا ہے۔ ایک دن بھی ناغہ نہیں ہوتا۔ میری چھوٹی بہن اقبال جہاں کو بھی یہی بیماری ہے مہربانی سے ضرور میری یہ عرض اگلے پرچہ میں شائع فرمائیں اور جسکو ایسے زکام کا علاج یاد ہو ضرور بذریعہ مسلمہ بتائیں بڑی نوازش ہوگی۔ راقمہ انجمن آرا بیگم مسز عبدالرحمٰن شاہ از گوبیکی۔

میرے بال کمر تک لانبے تھے۔ دو تین ماہ سے لگاتار ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے ہیں۔ سر پر سے پھٹ کر دو شاخہ ہو جاتے ہیں اور بیچ میں آکر ٹوٹ جاتے ہیں گویا اس طرح سے ایک فٹ لانبا بال نصف فٹ رہ جاتا ہے میرے سر میں بفا بھی بہت کثرت سے ہے۔ مجھ سے ناریل یا چنبیلی وغیرہ سے تیل برداشت نہیں ہوتا۔ ناریل کے تیل سے تو سر میں درد اور بفا میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بفا کی وجہ سے سر میں بہت خارش ہوتی رہتی ہے۔ میں بنایا ہوا کسٹر آئل لگایا کرتی ہوں۔ کوئی مسلمہ بہن آزمودہ تیل یا دوا کے ملنے کا پتہ مع قیمت بذریعہ مسلمہ بھیج کر مشکور فرمائیں جس سے بال بھی بڑھیں اور بفا بھی دور ہو۔ ازحد ممنون ہوں گی۔ خریدار مسلمہ شمیم از گیوردھا (سی۔ پی)

عرض ہے کہ میرے ایک قریبی عزیز کو برص کی بیماری عرصہ تین چار سال سے ہے مہربانی کر کے کوئی بہن یا بھائی اس بیماری کا علاج بذریعہ مسلمہ تحریر کریں ممنون ہونگی۔ کسی کا اپنا آزمودہ نسخہ ہو تو وہ بھی تحریر فرمائیں۔ بلقیس بیگم خریداری نمبر ۳۳۳

عرصہ ۱ سال سے بعد از غذا قے ہو جاتی ہے علاج معالجہ بہت کئے ہیں کوئی بہن یا بھائی کوئی اچھا نسخہ بذریعہ رسالہ مسلمہ درج فرما کر ممنون فرمائیں۔ غلام سکینہ اہلیہ منشی جیون خان بھٹی جھنگ سیالوی۔

میری بڑی ہمشیرہ کی بغلوں میں سے بدبو بہت آتی ہے خاصکر

گرمیوں میں جس سے وہ بہت تنگ آگئی ہے۔ براہ مہربانی کوئی بہن ضرور کوئی دوا بتائیں جس سے اس بدبو سے چھٹکارا ہو جائے۔

م۔ ل لدھیانہ

---

(۱) چہرہ پر چھائیاں تین چار ماہ سے ہو گئی ہیں۔ بہنیں اچھے نسخہ سے اطلاع دیں۔

(۲) میری ایک سہیلی کے مونچھیں نکل آئی ہیں۔ کوئی نسخہ اگر بہنوں کو معلوم ہو تو اطلاع دیں تاکہ یہ نکلنی بند ہو جائیں۔

(۳) بواسیر کا دیسی نسخہ آزمودہ سے اطلاع دیں۔ بواسیر چھ سات سال سے ہے۔ بیگم محمد اسمٰعیل

---

(۱) بہن س۔ع۔ امرتسر اگر سفوف سکائی سے ایک ماہ متواتر سر دھوئیں تب بال لمبے چمکدار اور نہایت ملائم ہو جائیں اور پیچ دور ہو جائیں۔

(۲) مس آمنہ عطا خاتون صاحبہ اور ٹی تیل بیفسر را اور سفوف سکائی استعمال کریں۔ بال از سر نو پیدا ہو کر لمبے اور ملائم ہو جائینگے۔ مجرب ہیں۔ یہ ہر دو چیزیں محترمہ ایس جے بیگم صاحبہ کھرڑ ضلع انبالہ سے ملیں گی۔

(۳) میری ایک سہیلی عرصے سے مہلک امراض موٹاپا۔ پیٹ کے بھاری پن و دیگر اندرونی تکالیف میں مبتلا تھیں بحمد الحمد للہ کہ خداوند کریم نے انھیں محترمہ مسز سید ریاض الحسن صاحبہ مجددی کھرڑ ضلع انبالہ کی ادویات سے صحت عطا فرمائی ان کی بے حد ممنون ہوں۔ ادویات مجرب و مفید ہیں۔

(۴) چہرے کی رنگت نکھارنے اور گورے ہونے کا بیفسر نسخہ دو سال ہوئے کہ برابر زنانے اخبار دہیں نکلا کرتا تھا۔ ان کا نسخہ نہایت سہل اور مفید ہے۔ ان کے پاس نسخہ تیار شدہ بھی ہے۔ اگر کسی بہن کو نسخہ بھی درکار ہو تب وہ ایک آنہ کا ٹکٹ برائے پوسٹیج بھیجکر منگوا سکتی ہیں اور تیار کر سکتی ہیں۔ اگر بہنیں یہ چاہیں کہ محترمہ ایس جے بیگم صاحبہ پھر اسکو شائع کروادیں تو ممکن ہے کہ وہ شائع بھی مسلمہ میں کروادیں۔ چیز نہایت مجرب و مفید ہے۔ ایک ہمدرد بہن مسلمہ

خواہر محترمہ رشیدہ خانم بنت چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر عرصہ سے خاموشی کی فضاؤں میں گم ہیں"۔ متعدد عریضہائے نیاز ابلاغ خدمت کئے لیکن جواب سے محروم ہوں خدا کرے محترمہ موصوفہ بخیریت تمام ہوں اور یہ خاموشی دلچسپ مشاغل کی بنا پر ہو۔ اگر یہ چند سطور موصوفہ کی نظر سے گذریں تو از راہ کرم اپنی خیریت سے مطلع کریں ممنون ہوں گی۔

آنسہ بشیرہ اختر بنت راجہ سکندر خانصاحب چیف آف پھوگراں راولپنڈی

مجھے دوسوتی کے کام کی ایسی کتاب کا نام مطلوب ہے جسمیں کہ میز پوش کے لئے خوبصورت پھول ہوں۔ امید ہے کہ ستمبر کے مسلمہ میں کوئی بہن ضرور اس کاپی کا نام لکھیں گی۔

مسلمہ بہنوں میں رسالہ نور کی خریدار ہوں (جس کا اشتہار رسالہ مسلمہ میں چھپتا ہے) اور اپنی مسلمہ بہنوں کو بھی صلاح دیتی ہوں کہ وہ بھی "نور" کی خریدار بنیں۔ میں نے نور کو امید سے بڑھ کر پایا ہے اس کا مطالعہ بہنوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا میرا تجربہ ہے۔

خاکسارہ سعیدہ بیگم انبالوی دختر قدرت اللہ

بتاریخ ۲۶ جولائی ۴۲ء میری والدہ صاحبہ کو سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹ لگی ہے۔ سارا گھٹنا سوج گیا ہے اور درد اتنا ہے کہ ٹانگ ہلائی بھی نہیں جاتی۔ مدرسۃ البنات کی بچیاں اور جملہ بہن بھائی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت کا صدقہ اسے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور بڑھاپے میں اسے اپنی ذات کے سوا کسی چیز کا بھی محتاج نہ کرے۔ آمین ربنا الکریم۔

احمد یار سدوزئی پشاور

میرا فرزند ارجمند عزیز عبد الحمید جس کی عمر ۸ سال تھی بقضائے الٰہی ۲۵ جون ۴۲ء کو صبح دس بجے دے گیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کو جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خریداری نمبر ۱۶۵۔ نور محمد ولد چوہدری گل محمد ذیلدار چک نمبر ۱۷۰ اگ کوٹ۔

میں یہ خبر خون کے آنسوؤں کے ساتھ لکھ رہی ہوں کہ میری پیاری بھانجی اور میاں محمد محمود ریٹائرڈ سشن جج صاحب لائلپور کی دختر مسمی سکندر بخت سعیدہ خانم جس کی شادی ایک دو مہینے تک ہونے والی تھی صرف ۶ دن بیمار رہ کر مورخہ ۲۶ رجون ۱۹۳۳ء بوقت صبح ۶ بجے بمقام لاہور اس دنیا سے چل بسی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس مرگ ناگہانی کا صدمہ مرحومہ کے والدین اور عزیزوں کو مرتے دم تک نہیں بھول سکتا۔ عرض ہے کہ مسلم پڑھنے والی محترمہ بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی روح کو فردوس بریں میں جگہ دے اور اس کے والدین کو صبر جمیل عطا کرے۔ بیگم یعقوب ہوشیارپور
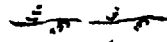
بکمال مسرت میں اس خبر کو بزم مسلم میں لاتی ہوں کہ محترمہ بھاوجہ نبی بیگم صاحبہ۔ برادرم حافظ محمد عبدالسبحان صاحب کو خداوند عزوجل نے بتاریخ ۲۵ رجولائی ۱۹۳۳ء یوم دوشنبہ دوسرا فرزند عطا فرمایا جس کا نام عنایت الرحمٰن رکھا گیا ہے۔ مسلم بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا نومولود کی عمر دراز کرے اور متعلقین والدین وغیرہ کے لئے مسعود و مبارک ہو۔ آمین۔

راقمہ زلیخا بیگم بنت مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب معتمد انجمن اسلامیہ ٹانڈور
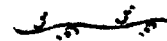
میں نہایت مسرت سے حلقۂ مسلم میں اطلاع دیتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے کمال فضل و کرم سے ۲ رجولائی ۱۹۳۳ء کو مجھے ایک چھوٹا سا بھتیجا عطا فرمایا ہے۔ بہنیں اللہ تعالےٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میرے بھتیجے کی عمر دراز کرے اور اسے صالح بنائے اور والدین کے زیر سایہ پروان چڑھائے۔ آمین ثم آمین۔ کوئی بہن اس کے لئے تاریخی نام سوچ کر تحریر فرمائیں اور ممنون ہوں گی۔

راقمہ ارشد نعمت اللہ کلانوری

میں نہایت مسرت سے اطلاع دیتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے پہلا ننھا منا سا لڑکا عطا کیا ہے۔ مسلم بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا عزیز نومولود کو عمر خضر عطا فرمائے اور والدین کے زیر سایہ پروان چڑھے۔ عزیز کا اسم عبدالنسیم جان رکھا ہے۔ آمین ثم آمین۔ بیگم عبدالجمیل خان ایم اے ڈسٹرکٹ پشاور۔

نہایت رنج اور افسوس سے تحریر کرتی ہوں کہ میری والدہ مکرمہ بعمر ۴۹ سال بمقام نورپور بتاریخ ۶ راگست داعی اجل کو لبیک کہ کر ہم تمام کو داغ مفارقت دے گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکو یرقان کی بیماری تھی اور تقریباً تین چار ماہ بیمار رہیں۔ مرحومہ نہ صرف حسن صورت بلکہ حسن سیرت کی جیتی جاگتی تصویر تھیں اور اخلاق احسان کا مجسمہ ہونیکے باعث تمام شہر کی ہندو مسلم خواتین میں بڑی عزت کی نظر سے دیکھی جاتی تھیں۔ آپ دو بچے اپنی یادگار چھوڑ گئیں ہیں۔ مسلم بہنیں اور بھائی دعا فرمائیں کہ خالق دو عالم ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کی مغفرت کرے آمین۔ غمزدہ خاتون فاطمہ بنت چودھری عزیز الرحمٰن بی اے آنرز بی ٹی نورپور کانگڑہ۔

یہ خبر نہایت افسوس و رنج سے دیجاتی ہے کہ محترمہ الوریحانہ کی بڑی صاحبزادی قمر فاطمہ بیگم ۹ سال کی عمر میں قریباً ڈیڑھ مہینہ ٹائیفائڈ سے بیمار رہ کر اپنے والدین کو بلکتے چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے اس جہان سے رخصت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہنوں سے التماس ہے کہ کوئی قطعہ تاریخ یا کوئی مرثیہ لکھ کر ممنون فرمائیں۔ نامہ نگار۔

مبلغ دو روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں۔ میرے دادا صاحب منشی [illegible] مورخہ ۹ کو قضا الٰہی سے اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ ناظرات و ناظرین رسالہ مسلم سے عرض ہے کہ انکے لئے فاتحہ پڑھکر بخشیں۔ خداوند کریم انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ محمودہ بیگم دختر نصیرالدین [illegible]

نہایت رنج و افسوس سے تحریر ہے کہ والد بزرگوار چودھری عبد[illegible] منشی محکمہ نہر پاؤر ہاؤس [illegible] ۲ رمئی ۱۹۳۳ء بروز منگل بوقت ۸ بجے شام عالم عاقبت کو سدھار گئے اور ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے۔ میرے سب بھائی ابھی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ سب بہنیں [illegible] دعا فرمائیں کہ خدا انکو جنت الفردوس میں جگہ دے اور [illegible]

[illegible]

آپ کے پڑھنے کی کتابیں

تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار

تصانیف حضرت مولانا عبدالحق صاحب عباس

القیار اردو۔ نہایت دلچسپ اور آسان نچہ اسکو ختم کرکے اردو عبارت بآسانی پڑھ سکتا ہے اور مدرسکے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت ۱؍

مقتول سجانی۔ ایک دل ہلا دینے والا واقعہ۔ کوئی جنٹلمین اسے پڑھنے کے بعد پردہ کے خلاف زبان نہیں ہلا سکتا۔ قیمت ۱؍

سیر دلیراں۔ مندرجہ ذیل مضامین کا مجموعہ ہے (۱) ایک فرانسیسی دکیل البرٹ اور اسکی خاتون کا مشرف باسلام ہونا اور ان کا اشاعت کرنا۔ (۲) شیخ الاسلام عبداللہ کولیم انگلستان کے پہلے نومسلم کے حالات اپنی زبانی (۳) ابو محجن ثقفی کا ایک بےنظیر کارنامہ (۴) تیغ زبان اور زبان تیغ کے جوہر۔ قیمت ۳؍

حسن وفا۔ کس طرح آنحضرت صلعم نے اپنے خلیفوں سے عہدنامے کئے اور کس خوبی سے نباہے۔ انداز بیاں دلکش۔ کاغذ و چھپائی عمدہ۔ قیمت ۴؍

تصانیف حضرت مولانا ابوتراب محمد نورالحق صاحب علوی پروفیسر السنہ مشرقیہ لاہور

نورالحق فی تفسیر سورۃ العلق معہ ضمیمہ۔ قیمت ۳؍

الناموس المفصل فی تفسیر سورۃ المزمل۔ قیمت ۴؍

فتح المقتدر فی تفسیر سورۃ المدثر۔ قیمت ۱؍

تصانیف حضرت مولانا سید محمود علی صاحب سابق پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ

دین و سائنس۔ موجودہ سائنس اور نئی تعلیم کی موشگافیوں نے جو شبہات اسلام کی فطری تعلیم پر ظاہر کئے ہیں "دین و سائنس" نے ان سب کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمات سائنس ہی سے صاف کر دیا ہے۔ مولانا صاحب کا تبحر علمی محتاج تعارف نہیں۔ اس پر آپ کو اٹھارہ برس کے کامل غور و فکر نے نفس مضمون اور ادائے مطالب میں وہ رعنائی پیدا کر دی ہے۔ جو صرف دیکھنے سے متعلق ہے۔ طباعت میں خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ قیمت قسم خاص للعہ۔ اول ۳؍۔ دوم ۱۲؍

اصل اصول۔ منکران حدیث کے شبہات کا شافی جواب۔ قیمت ۴؍

نظام تجارت۔ تجارت میں بنکوں کے ساتھ معاملہ اور بنک کے سلسلہ میں سود کا سوال ناگزیر ہے۔ نظام تجارت اس کا بہترین حل ہے۔

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر۔ پنجاب۔

شرح نامہ اشتہارات مسلمہ

ٹائٹل پیج کا بیرونی حصہ۔ سالم صفحہ	سالانہ		۱۵۰/-/-
" " " " "	ماہوار		۱۵/-/-
" " نصف صفحہ	سالانہ		۸۰/-/-
" " " "	ماہوار		۸/-/-
" " " چوتھائی "	سالانہ		۴۵/-/-
" " " " "	ماہوار		۴/۸/-
" " اندرونی حصہ۔ سالم	سالانہ		۱۰۰/-/-
" " " " "	ماہوار		۱۰/-/-
" " " نصف "	سالانہ		۵۵/-/-
" " " " "	ماہوار		۶/-/-
" " " چوتھائی "	سالانہ		۳۵/-/-
" " " " "	ماہوار		۳/۸/-
اندرونی صفحات۔ سالم "	سالانہ		۸۰/-/-
" " " "	ماہوار		۸/-/-
" " نصف "	سالانہ		۴۵/-/-
" " " "	ماہوار		۴/۸/-
" " چوتھائی "	سالانہ		۳۰/-/-
" " " "	ماہوار		۳/-/-
چوتھائی صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت کم از کم	سالانہ		۲۰/-/-
" " "	ماہوار		۲/-/-

اشتہار برائے شادی کم از کم ۲/-/- فی اشاعت ہوگا۔

DELHI
یہ صفحہ اشتہار کے لئے خالی ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۸۹

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی اور اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ : حمیرا

سرپرست: فخرِ نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خاں بہادر وزیر اعظم پٹیالہ

نگران: انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ: ایک روپیہ + (ممالک غیر سے) تین شلنگ + فی پرچہ ۲ ر

(کاتب مرزا محمد خوشنویس جالندھری)

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱- "مسلمہ" ہر انگریزی مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲- رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۳۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اسکے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳- منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھیے گا۔

۴- کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو چار پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیئے۔

۵- خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیجیئے۔ ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:

۱- یہ رسالہ چونکہ عورتوں و بچیوں سے متعلق ہے لہٰذا اسلامی شرافت و تہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

۲- زبان صاف اور سلیس ہونی چاہیے۔

۳- روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴- مضمون مختصر ہو۔

۵- مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجیے گا۔

۶- پورا پتہ لکھیئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱- کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

۲- کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳- اجرت بہرحال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خان ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلم جالندھر شہر

جلد ۷ | ستمبر ۱۹۳۷ء - رجب ۱۳۵۷ھ | نمبر ۳

فہرست مضامین

چند گزارشیں

اللہ کا شکر لاانتہا:-

گذشتہ شمارہ میں حضرت عبدالحق عباس بانی و صدر انجمن مدرسۃ البنات، منشی نورالدین صاحب بٹ جنرل سیکرٹری اور محترمہ زینت خانم صاحبہ ناظمہ دارالاقامہ مدرسۃ البنات جو حضرت عبدالحق عباس کی چھوٹی صاحبزادی ہیں ان تینوں محترم ہستیوں کی شدید علالت کی خبر شائع ہونے پر بہت سے خطوط بیمار پرسی کے آئے۔ افسوس ہے کہ سب عیادت ناموں کا جواب فرداً فرداً نہیں دیا جا سکا۔

اللہ کا لاانتہا اور بے تعداد شکر ہے کہ سب کی حالت رو بصحت ہے اور وہ پریشان کرنے والی حالت رفع ہوگئی ہے خدا کے رحم و کرم سے امید ہے کہ تعطیلات کے اختتام تک صحت قابل اطمینان حد تک ترقی کر جائیگی۔

تمام مومنات و مومنین ان کی صحتِ کاملہ کے لئے اپنی دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا

ایک عذر:-

"مسلمہ" کا پچھلا نمبر قریباً ایک ہفتے کی تاخیر سے شائع ہوا ہے۔ ان سات دنوں میں رسالہ نہ پہنچنے کے متعلق بہت بڑی تعداد میں خطوط آئے۔ ہم ہمیشہ اس بات کے سختی سے پابند رہتے ہیں کہ مسلمہ کی اشاعت میں ایک دن کی دیر نہ ہونے پائے لیکن مجبوریوں سے کیسے چارہ ہے؟ پریس والوں کو اپنی عمارت بدلنے میں بعض ایسی دقتیں پیش آئیں کہ رسالہ کی اشاعت میں توقع سے زیادہ وقت صرف ہوگیا اور رسالہ پیام اسلام کی اشاعت میں تو کامل تیئیس ۲۳ دن کی تاخیر ہوگئی جس سے ہمیں بہت پریشانی اور تکلیف ہوئی۔ ہم اپنے محترم خریداروں سے اس مجبوری پر معذرت چاہتے ہیں۔

"پیام اسلام" کی اشاعت میں مزید تاخیر:-

حضرت مولٰنا عبدالحق عباس مدظلہ کی شدید علالت کے دوران میں یہ ناممکن تھا کہ ان سے "ترجمان القرآن" کے اجزا مانگنے کی جرأت کی جاتی۔ کچھ مضامین بھی ان کے پاس دھرمسالہ ہی میں ہیں۔ اس لئے رسالہ پیام اسلام کی آخری اشاعت میں ایک مہینے کا التوا ہوگیا ہے۔ اب اس امر کی تلافی کی پوری کوشش کی جائیگی۔ آیندہ اشاعت کا حجم بڑھا دیا جائیگا۔ انشاءاللہ

ایڈیٹر کے نام کس قسم کی ڈاک ہو:۔

اس سے پہلے بھی کئی بار اس امر کی گذارش کی گئی ہے۔ اب پھر التماس ہے کہ مضامین کے متعلق تو ہر قسم کی خط و کتابت ایڈیٹر کے نام ہونی چاہئے اور باقی تمام طرح کی خط و کتابت منیجر صاحب کے نام ہو۔ افسوس ہے کہ بالخصوص مضمون نگار بہنیں اور بھائی اس امر کا دھیان نہیں رکھتے۔ امید ہے کہ آیندہ اسے ملحوظ خاطر رکھا جائیگا۔

مدرسۃ البنات کی ماہانہ روئداد بابت ماہ جولائی

تعطیلات میں محترمہ سر معلمہ صاحبہ کے دھرم سالہ فرد کش ہونے کے سبب سے یہ رپورٹ دیر میں پہنچی اور چھپ نہ سکی اسلئے اس مہینے درج کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

تعطیلاتِ کلاں: مدرسۃ البنات کے سہ ماہی امتحانات ۱۴ رجولائی سے شروع ہو کر ۲۶ رکو ختم ہوئے۔ ۳۰ رکو نتیجہ امتحان چسپاں کر دیا گیا جسکو تمام کلاسوں نے امید وبیم کی حالت میں بڑھتے ہوئے اضطراب سے دیکھا اور اپنی اپنی محنت کا حاصل دیکھ کر آئندہ کے لئے سعی شروع کر دی۔ اس کے بعد یکم اگست سے گرما کی تعطیلات کے سلسلہ میں مدرسہ دو ماہ کے لئے بند کر دیا گیا۔ اس عرصہ میں بورڈر طالبات کی گھروں کو روانگی، ان کے اولیاء کا مجمع، مدرسے کے پھاٹکو پر سواریوں کا تانتا عجب سین تھا جس کے بعد کامل خاموشی اور سکون اور چوبیس گھنٹے گونجنے والی عالیشان عمارتوں کا اداس ہو کر رہ جانا ایک حسرتناک منظر تھا۔

زندہ باد مدرسۃ البنات: مورخہ ۲۶ رجولائی کو اوقات مدرسہ کے بعد یہ خبر نہایت مسرور وانبساط کے ساتھ سنی گئی کہ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی مدرسۃ البنات کی وہ طالبات جنھوں نے "امتحانِ مولوی" میں شمولیت کی تھی خدائے عزوجل کی مہربانی اور عنایت سے تمام کی تمام کامیاب ہوگئی ہیں۔ اس قادر مطلق کا مزید فضل یہ کہ یونیورسٹی میں اول و دوم نیز چہارم و ششم آنے والی بھی مدرسۃ البنات کی طالبات ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

مورخہ ۲۷ رجولائی کو مدرسہ کی تمام طالبات و معلمات کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد ہوا جس میں تقریباً تمام معلمات اور بعض متعلمات نے مدرسہ کی اس عظیم الشان کامیابی اور سو فیصدی نتیجہ کی مبارکباد پر تقریریں کیں اور آئندہ کی بہتری کے لئے دعائیں مانگیں۔ بعد ازاں بعد قبلہ ام جناب محترم بانیٔ مدرسۃ البنات نے باوجود دو ماہ کے طویل عرصہ کی شدید علالت سے زار و نزار ہونیکے

بیٹھ کر اس مبارک اجتماع کے سامنے ایک بسیط اور پُرمغز خطبہ دیا جس میں بچیوں کے لئے مختلف اخلاقی سبق وضاحت سے بیان فرمائے۔ نیز طالبات کو ان کے فرائض سمجھاتے ہوئے معلمات و متعلمات کے تعلقات پر روشنی ڈالی۔ تعلیمات ربانی اور مختلف پیغمبروں اور نیک قوموں کی مثالیں بیان فرماتے ہوئے کامیاب اور صالح زندگی بسر کرنے کے گُر بتائے۔ آخر میں فریضہ نماز کی اہمیت یاد دلا کر زمانہ تعطیلات میں بھی مدرسہ کی طرح پابند نماز رہنے اور بے نمازوں کو راہ راست پر لانے کی تلقین فرمائی۔ والدین اور دیگر بزرگانِ خاندان کی اطاعت کی تاکید فرما کر گوناگوں دعاؤں اور معلمات و متعلمات کی کوششوں اور جانفشانیوں کا مکرر اعتراف کرتے ہوئے تقریر ختم کی اور اس کامیابی کی خوشی میں دوسرے روز کی تعطیل کا اعلان فرمایا۔ اثنار تقریر میں مجمع میں کامل سکوت تھا اور تمام طالبات نہایت سکون اور پوری خاموشی سے ہمہ تن گوش بنی رہیں۔

نوازشات: اس سلسلہ میں مورخہ ۲۲ جولائی کو محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر کمشنر صاحب نے بیلیات کے لئے ایک ٹوکرا آموں کا ارسال فرمایا۔ جزاہا اللہ۔

امداد نادار طالبات: محترم جناب سعید احمد صاحب عاجز ضلع سرگودھا نے مبلغ دو روپے کسی نادار طالبہ کی خرید کتب کے لئے ارسال فرمائے۔ اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے اور تمام بہن بھائیوں کو اس اہم ضرورت کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

حمیرا ہیڈ معلمہ مدرسۃ البنات

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے:۔

محترمہ صفدر بیگم صاحبہ فرنز ہالو شملہ	۱	جناب محمد حسین صاحب صدر بازار جالندھر چھاؤنی	۱
محترمہ بیگم صاحبہ جناب فخرالدین صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بلاسپور	۱	محترمہ امیر بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ گرلز اسکول۔ کمالیہ	۲
		محترمہ والدہ محبوب احمد صاحبہ۔ شملہ	۱
محترمہ طاہرہ سلطانہ صاحبہ اسٹیشن فیروزپور چھاؤنی	۱	جناب خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری سرکٹ بورڈ سیالکوٹ	۱
جناب عبدالواحد خان صاحب درانی کھنڈہ	۲	جناب خان عبدالغنی خانصاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت انبالہ	۱

اللہ کو قرضِ حسنہ

عطیات ماہ اگست ۱۹۳۸ء

محترمہ بیگم صاحبہ جناب خان محمد احمد خانصاحب چیف جسٹس بھوپال۔۔ ۲/۴/

جناب محمد عبداللہ صاحب اوورسیر بنگلہ ڈیرہ براہ جھنگ
(برائے یتیم طالبات) ۵/-/-

محترمہ بیگم مجیدہ سعید صاحبہ معرفت ایم سعید احمد صاحب فارسٹ رینجر ڈاکخانہ داتار پور ضلع ہوشیار پور (برائے یتیم طالبات) ۴/-/-

جناب محمد ظفر صاحب ویدر آفس - پونہ - ۱/۴/-

تعمیر فنڈ ماہ اگست ۱۹۳۸ء

۲۰/۴/-

محترمہ صفدر بیگم صاحبہ فرنز ہالو شملہ ۲/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ جناب محمد افضل صاحب تحصیلدار فیروز پور ۵/-/-

وظائف فنڈ ماہ اگست ۱۹۳۸ء

۷/-/-

محترمہ محمودہ آرا بیگم صاحبہ دو الدہ اش "آشیانہ" نابھہ ۴/-/-

محترمہ مس مریم یوسف علی بی۔اے اسسٹنٹ انسپکٹر میسور شہر (حمیدہ بی بی و زینب بی بی سکالرشپ) ۱۰/-/-

۱۴/-/-

بمد زکوٰۃ ماہ اگست ۱۹۳۸ء

جناب سید عزیز الرحمٰن صاحب کلرک دفتر ایئر فورس انبالہ چھاؤنی ۲/-/-

جناب فضل کریم صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت مظفر گڑھ ۵/-/-

محترمہ بیگم جناب ڈاکٹر عطا محمد خان صاحب ایل۔ڈی۔پی ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن انچارج داجل کیٹل بریڈنگ سکیم داجل ضلع ڈیرہ غازیخاں ۱۰/-/-

۱۴/-/-

تبصرہ

سوز حیات: سائز مسلمہ سے نصف۔ صفحات ۱۰۴۔ لکھائی صاف اور موٹے قلم سے۔ چھپائی عمدہ۔ کاغذ سفید اور دبیز۔ قیمت صرف ۴؍۔ ملنے کا پتہ: کھوکھر بک سٹال۔ نزد مسجد کیلیانوالی۔ راولپنڈی۔

جناب ایوب جاوید نے یہ معلوم کر کے کہ مسلمہ میں واقعات یعنی سچی کہانیوں کا سلسلہ جاری ہو رہا ہے کئی سچی کہانیاں مسلمہ میں شائع کرائی تھیں جنھیں پسند کیا گیا تھا۔ موصوف نے ان میں چند اور واقعات کا اضافہ کر کے کل آٹھ کہانیاں اب کتابی صورت میں شائع کرائی ہیں۔ یہ سب واقعات حزنیہ ہیں۔ ہر واقعہ دردناک موت پر ختم ہوتا ہے۔ مگر ہر کہانی سے کوئی نہ کوئی سبق ضرور حاصل ہوتا ہے زبان صاف اور لطیف ہے۔ نصرت صاحب سیکرٹری انجمن اردو راولپنڈی نے تعارف لکھا ہے۔ ہم اپنی ناظرات سے اس کے خریدنے کی سفارش کرتے ہیں۔

ہندوستانی کشیدہ کاری: مرتبہ محترمہ آنسہ امۃ اللہ صاحب سابق ہیڈ مسٹرس سرسکندر گرلز سکول لاہور۔ سائز مسلمہ سے ۱½ گنا۔ صفحے ۵۶ سے زیادہ۔ چھپائی اعلیٰ۔ سرورق خوبصورت۔ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ

دی انڈین نیڈل آرٹ اینڈ انڈسٹری ہاؤس - الہ یار سٹریٹ - برانڈرتھ روڈ - لاہور -

اس مجموعہ میں ہر قسم کے بہت اچھے اچھے اور دلفریب نمونے ہیں - جو محترمہ امۃ اللہ صاجبہ کے ذوقِ نفیس کے شاہد ہیں اور ڈرائنگ کے فن کے لحاظ سے بھی قابلِ تعریف ہیں - ابتدا میں محترمہ بیگم صاحبہ نواب احمد یار خاں دولتانہ کی طرف سے تعارف لکھا گیا ہے - نیز ایک مختصر دیباچے کے علاوہ ہدایات بھی درج ہیں جن سے کشیدہ کاری کے فن سے شناسائی ہو جاتی ہے - ضرورتمند بہنوں کو اس سے ضرور استفادہ کرنا چاہیئے -

اچھوتوں میں اشاعت اسلام : مرتبہ سید غلام بھیک صاحب نیرنگ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ پنجاب و معتمد عمومی جمیعۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ - یہ روئداد اس کارگذاری کی ہے جو یکم جنوری سنہ ۳۶ء سے ۱۳ مئی سنہ ۱۹۳۸ء تک کے ڈھائی سال میں اس جمیعۃ تبلیغ اسلام نے انجام دی - انھیں کیا کیا مشکلات پیش آئیں - مسلمانوں نے کیا مدد کی اور اللہ تعالیٰ نے کتنی نصرت فرمائی - اس جمعیت کا وجود ہندوستان میں مغتنمات میں سے ہے - اسکی خدمات خاص ہیں - اہل اسلام کو اسکی ہمیشہ مدد کرنی چاہیئے - یہ روئداد جمیعۃ کے دفتر سے منگائیے -

مرثیہ اقبال : از جناب اسد ملتانی - ناشرین : ادارہ روزنامہ شمس - ملتان شہر - کتابی سائز صفحات ۲۸ - سرورق نفیس کتابت و طباعت بہت اچھی - قیمت ۴ ؍

حضرت علامہ اقبال مرحوم کی وفات پر اہل محبت و عقیدت نے نظم و نثر میں جس غم و الم کا اظہار کیا ہے وہ تعداد و شمار سے بھی گذر رہے ہیں - اور جو مرثیے اور نوحے دلی کیفیات کا صحیح آئینہ ثابت ہوئے ہیں - ان میں جناب اسد ملتانی کا "مرثیہ اقبال" ہے - کیونکہ جذبات کے بیان کے لئے ذخیرہ الفاظ کی ضرورت ہے اور پھر اس ذخیرہ میں سے مناسب حال انتخاب درکار ہے جسے ذوقِ سلیم ہی انجام دے سکتا ہے - چوہدری غلام احمد صاحب پرویز بی - اے نے جو مشہور ادیب و شاعر ہیں "چند الفاظ" کے ذریعے تعارف لکھا ہے -

یہ چیز محبانِ اقبال کے پڑھنے کی ہے - دفتر روزنامہ شمس ملتان شہر سے طلب کیجئے -

ملت اور وطن : مرتبہ ادارہ روزنامہ شمس ملتان شہر - کتابی سائز - ۳۲ صفحات - لکھائی چھپائی اچھی - کاغذ معمولی - قیمت ۲ ؍

وطنیت کے تخیل نے جو تباہ کن اثرات یورپ نے پیدا کئے ہیں اہلِ اسلام کو اُنکے قبول کرنے میں بہت تامل ہے - اسلام ہر شے کو اللہ اور اسکے رسول کے ارشادات کی روشنی میں دیکھتا ہے اور بس - اسی وطنیت کا شور آجکل کانگرس کی زبان پر ہے جسے مسلمان سننے کے لئے تیار نہیں ہے - حضرت مولانا حسین احمد مدنی نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ ملت وطن سے بنتی ہے - حضرت اقبال مرحوم کا کلیجہ ایک عالم دین کی زبان سے یہ کلمات سنکر جل اٹھا اور انھوں نے ایک مضمون میں وطنیت پر بحث کی ہے - اس رسالہ میں ان پر دو حضرات کے وطنیت پر خیالات جمع کر دئے گئے ہیں - یہ رسالہ ضرور پڑھئے گا - اس کا اس زمانے میں نظر سے گذر جانا بہت ضروری ہے ؎

الحمد شریف

عام طور پر سورۂ فاتحہ کو "الحمد شریف" کہا جاتا ہے۔ یہ قرآن مجید کی پہلی سورت ہے اور اتنی بلند مرتبت کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اسے اُمُّ الکتاب یعنی قرآن مجید کی ماں بھی کہتے ہیں کیونکہ قرآن کریم کے تمام مطالب اس سورۃ میں اجمالی طور پر موجود ہیں۔ اس سورت کے مطالب سمجھنے کے لئے اس کا ترجمہ جاننا لازمی امر ہے اور ترجمہ کو زیادہ آسان طور پر سمجھنے کے لئے اس کا لفظی ترجمہ جاننا ضروری ہے۔ اس لئے ان سطور میں اصل آیت کے الفاظ کے اجزا علیحدہ علیحدہ کر کے ان کے نیچے لفظی ترجمہ لکھا گیا ہے اور تیسری سطر میں بامحاورہ ترجمہ۔ بہنیں اور بھائی اس سے استفادہ کریں۔

رسالہ پیام اسلام جالندھر میں اسی طریق سے قرآن پاک کا ترجمہ کئی برس سے جاری ہے جسے بہت قبولیت سے دیکھا گیا ہے۔ (ادارہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

اَ - عُوْذُ	بِ	اَللّٰهِ	مِنْ	اَلْ	شَيْطَانِ	اَلْ	رَجِيْمِ
میں پناہ لیتی ہوں	کی	اللہ	سے		شیطان		مردود

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لیتی ہوں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

بِ	اِسْمِ	اَللّٰهِ	اَلْ	رَحْمٰنِ	اَلْ	رَحِيْمِ
سے	نام	اللہ کے		بیحد بخشش والے		بے انتہا مہربان

بیحد بخشش والے بے انتہا مہربان اللہ کے نام سے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ①

اَلْ	حَمْدُ	لِ	اَللّٰهِ	رَبِّ	اَلْ	عَالَمِيْنَ	ا
ساری	تعریف	لئے	اللہ کے	پروردگار (ہے)		(جو) جہانوں کا	ا

ساری تعریف اللہ کے لئے (ہے جو) سب جہانوں کا پروردگار (ہے)۔ (ا)

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۳							
اَلْ	رَحْمٰنِ	اَلْ	رَحِیْمِ	۲	مَالِکِ	یَوْمِ	اَلْ دِیْنِ
	بیحد بخشنے والا		بے انتہا مہربان	۲	مالک (ہے)	دن کا	بادشاہی کے
بے حد بخشنے والا بے انتہا مہربان - (۲) - بادشاہی (کے) دن کا مالک (ہے)-(۳)							
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝۴							
۴	اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	وَ	اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ		۴
۴	تیری (ہی)	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	تجھ (ہی) سے	ہم مدد چاہتے ہیں		۴
ہم تیری (ہی) عبادت کرتے اور تجھ (ہی) سے مدد چاہتے ہیں - (۴)							
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝۵ صِرَاطَ							
اِھْدِ	نَا	اَلْ	صِرَاطَ	اَلْ	مُسْتَقِیْمَ	۵	صِرَاطَ
بتلا	ہم کو		راستہ		سیدھا	۵	راستہ
ہم کو سیدھا راستہ بتلا - (۵) -							
الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝۶ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ							
اَلَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلٰی	ھِمْ	۶	غَیْرِ	اَلْ	مَغْضُوْبِ
ان (لوگوں) کا کہ	انعام فرمایا تو نے	اوپر	اُن کے	۶	نہیں		غصہ کیا تو نے
ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا - (۶) - جن پر غصہ نہیں کیا گیا -							
عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝۷							
عَلٰی	ھِمْ	وَ	لَا	اَلْ	ضَالِّیْنَ	۷	
اوپر	ان کے	اور	نہیں	جو	راہ بھٹکے ہوئے	۷	
اور جو راہ بھٹکے ہوئے نہیں (ہیں) - (۷) -							

کچھ مسلمان بہنوں سے

ماہ رجب اور کونڈوں کی رسم

(حضرت مولانا عبدالقیوم ندوی سترکھی رفیق دارالمصنفین اعظم گڑھ)

مسلمانوں کی موجودہ پستی اور تباہی میں مسلم خواتین کا بھی ایک بڑا حصہ ہے آج انکے پختہ ارادے اور ان تھک کوششوں سے ہماری حالت بڑی حد تک درست ہوسکتی ہے۔ اور اگر وہ چاہیں تو اپنی میانہ روی کفایت شعاری اور خوش سلیقگی سے اجڑے ہوئے گھروں کو آباد اور تباہ و برباد خاندانوں کو نمونہ بہشت بنا دیں۔

مسلمان عورتوں کو ہر موقعہ پر قوم وملت کی اصلاح اور اسکی فلاح وبہبود میں پیش پیش ہونا چاہیئے۔ ان کو بجائے فیشن پرستی اور لہو ولعب کے قوم کی حالت سدھارنے کیطرف پوری کوشش اور توجہ سے مائل ہونا چاہیئے، اور اس چیز کی سب سے پہلے اپنے ہی سے ابتدا کرنا چاہیئے یعنی ان کے اندر جو جو لغو اور مسرفانہ رسمیں رائج ہیں اور جنمیں بیشمار قومی روپیہ صرف ہوتا ہے انکو فوراً بند کردینا چاہیئے۔ وہ رسمیں کون کونسی ہیں؟ فی الحال اتنی گنجائش نہیں کہ ہم ان سب کو گنائیں۔ البتہ ان میں سے بعض کو ہم اس جگہ پیش کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پڑھی لکھی خواتین بلا کسی خوف اور جھجک کے ان کو بند کردیں اور نہ صرف خود بند کریں بلکہ اور بہنیں جو اس مرض میں مبتلا ہوں ان کو بھی اس قسم کی فضول اور لایعنی رسومات کے بند کرنے کی موثر اور پرزور تلقین کریں۔

آج کی صحبت میں ہم "رجب کے کونڈے" کو پیش کرتے ہیں یہ بری اور مسرفانہ رسم ایک مدت سے مسلمانوں کے اندر رائج ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ علماء اور زعماء ایک عرصہ سے اسکو بند کرانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں لیکن مسلمان عورتوں کی ضد اور انکے اصرار کی وجہ سے وہ ہمیشہ ناکام رہے اور جبتک وہ اپنی بیجا ضد اور اصرار نہ چھوڑینگی علماء اور واعظین لاکھ چیخ پکار کریں لیکن کامیابی ذرا مشکل نظر آتی ہے

یہ فضول رسم شیعہ حضرات کے ایک طبقے کی ایجاد کردہ ہے اور وہی اسکے بانی مبانی ہیں ایسے شیعوں کے اختلاط اور ان کے باہم میل جول نے بہنوں پر اسقدر گہرا اثر ڈالا کہ انہوں نے انکے اکثر عادات اور رسومات کو قبول کرلیا اور رفتہ رفتہ اس چیز نے اسقدر وقعت حاصل کی کہ اپنی پرائی اور شرعی وغیر شرعی رسوم کا امتیاز کرنا دشوار ہوگیا۔

رجب کا مہینہ ایک مقدس اور بزرگ مہینہ ہے اس میں حضور صلعم بطن مادر میں تشریف لائے تھے اور یہی وہ برکت والا مہینہ ہے کہ جس میں ہمارے حضور صلعم کو باری تعالےٰ کی قربت اور تکلم سے سرفراز کیا گیا اور وہ درجہ عطا کیا گیا تھا کہ جس سے آگے تمام انبیاء محروم رہے تھے۔

نیز عبادات میں سے سب سے اعلیٰ اور افضل عبادت نماز کا عطیہ بھی اسی میں عطا کیا گیا تھا۔ جو بجائے خود ایک حیثیت سے

معراج ہے اور مسلمان اگر چاہیں تو دن میں پانچ مرتبہ اس معراج مجازی سے مستفید ہو سکتے ہیں کہ الصلوٰۃ معراج المومنین۔

مسلمانوں کو چاہئے تو یہ تھا کہ خداوند کریم کے ان احسانات کے شکریہ کے طور پر اس مہینہ کے آتے ہی طرح طرح کی عبادتیں کرتے روزے رکھتے، نمازیں پڑھتے، صدقات و خیرات میں کثرت کرتے اور ایسے ایسے کام کرتے جس سے قوم کی پستی اور زبوں حالی معروج اور کمال میں تبدیل ہو جاتی۔ مگر کسقدر افسوس اور رنج کی بات ہے کہ مسلمان خصوصاً ہماری مسلم خواتین اس میں ایسی ایسی رسمیں ادا کرتی ہیں اور ایسی ایسی فضول خرچیاں عمل میں لاتی ہیں کہ جنکا نہ تو قرآن میں تذکرہ ہے نہ حدیث میں وجود ہے اور نہ کسی مستند بزرگ اور صاحب کمال سے ثابت ہے۔ پھر یہ چیزیں قوم کے بھی کچھ نہ کام آسکتی ہیں اور نہ اس سے قومی و ملی حالت ہی ذرہ برابر سدھر سکتی ہے۔

اور رسموں کو جانے دیجئے صرف کونڈوں کی رسم کو لیجئے کہ اس پر غریب مسلمانوں کا نہ معلوم کسقدر روپیہ ایک دن بلکہ چند گھنٹوں میں پانی کی طرح بہہ جاتا ہے اور ہماری بہنیں ہیں کہ ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔

۲۲ رجب ہماری بہنوں کیلئے بڑا ہی مشغولیت کا دن ہوتا ہے۔ صبح اٹھتے ہی بلکہ رات رہے سے اس "مقدس رسم" کی بجا آوری کے انتظامات شروع ہو جاتے ہیں۔ غریب سے غریب عورت کہیں نہ کہیں سے روپیہ پیسہ لا کر جمع کرتی ہے۔ پھر نہایت ہی اہتمام اور صفائی اور نظافت سے زمین پوت کر اور حتی الامکان نئے برتن منگا کر کھانے کی چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ پھر ان کو اسی جگہ رکھ کر حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا فاتحہ ہوتا ہے اور اس کے بعد کھانے والے بلائے جاتے ہیں جن کے لئے قید ہوتی ہے کہ ضرورت بلا ضرورت نہا دھو کر کپڑے بدل اور خوشبو سے معطر ہو کر آئیں، کھانے کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ ہندوؤں کی طرح پوتے ہوئے چوکے ہی میں آ کر کھائیں اور کسی دوسری جگہ ہرگز نہ کھائیں وغیرہ وغیرہ حالانکہ حضور صلعم اور خلفاء راشدین جو کہیں زیادہ افضل تھے ان کے فاتحہ میں ان کا عشر عشیر بھی اہتمام نہیں ہوتا۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَلْبَاب۔ یہ اور اسی قسم کی بیشمار رسمیں ہیں کہ آج تہذیب اور تمدن کے زمانہ میں بھی مسلمانوں میں بکثرت رائج ہیں۔

مسلمانوں کا عموماً اور ہماری مسلم خواتین کا خصوصاً یہ پہلا فرض ہونا چاہئے کہ ان تمام لغو اور فضول رسموں کو جلد از جلد بند کرائیں اور اس پیسہ کو جو ان میں خرچ ہوا کرتا تھا ایسے امور میں لگائیں کہ جس سے اللہ بھی خوش ہو اور رسول بھی تو قوم بھی بنے اور دین و ملت کی بھی اصلاح اور ترقی ہو ہماری مسلم خواتین آج علم میں جسقدر پیچھے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ اگر یہ روپیہ اسی میں لگا دیا جائے تو بھی قوم کی ایک بڑی خدمت ہو اور امید ہے کہ اللہ اور اس کا رسول خوش ہو۔

کیا ہماری یہ مخلصانہ آواز ہماری بہنوں کے صرف کانوں تک نہیں بلکہ دل تک بھی پہنچیگی؟ اور کیا اس چیز پر غور و فکر اور توجہ کی بھی کوشش کی جائے گی؟!!

مشرقی عورت سے

(جناب غ۔م رنگین از سمندر)

کیا ہوا گر مغربی پتلی کا سیمیں رنگ ہے + تجھ میں کچھ ایسی ملاحت ہے کہ عالم دنگ ہے
گو ادائیں مغربی خاتون کی ہیں دل رُبا + پھر بھی اس کی سو بناوٹ اک تری سادہ ادا
تیرے سینے میں نہاں ہیں عشق کی جو بجلیاں + گرد اس کے سامنے ہیں مغربی رنگینیاں
تیرا ایماں ہے اطاعت، وہ حکومت پر فدا + خود پسندی کیش اس کا تیرا مذہب ہے وفا
اک طلسمِ جانگزا ہے مغربی حسن و جمال + مشرقی حسنِ بقا کی تو ہے اک زندہ مثال
تو سراپا عجز ہے اور وہ سراپا ہے غرور + پیکرِ معصومیت تو۔ وہ سراپا ہے قصور
تو مجسم عشق ہے اسمیں ذرا الفت نہیں + اس کو تیری ذات سے ہرگز کوئی نسبت نہیں
الفت و مہر و وفا کی اک حسیں دنیا ہے تو + موجزن ہے مشرقی عفت کا ہر رگ میں لہو

حور سے بھی بڑھ کے ہے معصومیت میں تیری ذات
جنت الفردوس ہے تیرے سبب سے کائنات

عورت کی ذلت

(از محترمہ والدہ محبوب احمد رہتکی)

جولائی کا مہینہ ہے۔ کوہ شملہ کا دل خوش کُن منظر ہے ایک ایک ہفتہ سورج نظر نہیں آتا۔ برسات کا آغاز ہے۔ مون سون کا نظارہ عجیب دل فریب ہے۔ دھواں دھار بادلوں نے تمام فضا پر محیط ہو کر ایک عجیب سماں پیش کر رکھا ہے۔ بادل دھواں سا بن بن کر مکانوں میں گھس آئے ہیں۔ بارش موسلا دھار ہوتی ہے۔ سبزے اور پھولوں سے پہاڑ ڈھکے ہوئے ہیں۔ متمول اصحاب اور سیاح لوگوں کی آمد سے پہاڑ پر عجیب چہل پہل ہے۔ سڑکوں پر جابجا رکشائیں دوڑتی نظر آتی ہیں۔ کہیں قلی کمر پر سامان لادے پہاڑ چڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہیں رکشاؤں میں سواریاں لئے قلی ہانپتے کانپتے جارہے ہیں۔ پہاڑی چڑھائی پر رکشائیں

گھسیٹنے سے بچائے پسینے میں شرابور ہیں۔ مگر کیا کریں مجبور ہیں پیٹ
کی خاطر سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ وہ دیکھو رکشا میں سے ایک
رحم دل خاتون اتریں۔ مزدوروں کی یہ حالت ان سے نہ دیکھی
گئی۔ ترحم آمیز لہجے میں کہنے لگیں "تم بہت تھک گئے ہو۔ تھوڑی
دیر میں پیدل چلتی ہوں تم خالی رکشا لے چلو کہ کچھ تھکان کم ہو جائے"
یہ کہا اور آپ رکشا کے ساتھ ساتھ چلنے لگیں۔ غرض اسی طرح چڑھتے
اترتے راستہ تمام کیا اور جائے قیام پر پہنچیں۔ ان کے پیچھے اور
بھی بہت آدمی ہیں جو کچھ رکشاؤں میں سوار ہیں اور کچھ پیدل ہیں
اور چہرے پر شرافت و نجابت کے آثار ہویدا ہیں۔ کچھ مرد اور
کچھ عورتیں ہیں۔ اخاہ! یہ تو جناب ڈپٹی کلکٹر سعید احمد صاحب
دہلوی ہیں۔ اور یہ ان کی اہل و عیال ہیں کچھ نوکر چاکر ہیں اور جو
رحمدل خاتون رکشا سے اتر اتر جاتی تھیں یہ ان کی صاحبزادی
ہیں۔ یہ مختصر قافلہ ایک عالیشان کوٹھی میں فروکش ہوا۔
ڈپٹی صاحب وطن کی گرمی سے گھبرا کر سیر و تفریح کی غرض سے پہاڑ
پر آئے ہیں۔ یہاں کی خنکی اور موسم بہار کی آمد سے تمام بچے اور
بڑے بہت خوش ہیں۔ ہر وقت کوٹھی میں عجیب رونق نظر آتی
ہے۔ ڈپٹی صاحب کی لڑکی زرینہ خاتون ایک نہایت خوش طبع اور
خلیق لڑکی ہے۔ ابھی ناکتخدا ہے۔ دنیا کے ہر رنج و غم سے آزاد
نہایت خوشی سے دن بسر کر رہی ہے۔ کبھی سیر و تفریح کے لئے
پہاڑوں اور وادیوں میں دور دور تک نکل جاتی ہے۔ جہاں
رنگ برنگ کے خودرو پھول اپنی دلکشی اور خوشبو کی مہک سے
اسے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیتے ہیں۔ کہیں آبشار اور
چشمے کی روانی دیکھ کر اسے قدرت خدا یاد آتی ہے اور چشمے
پہ وضو کر کے خدا کی یاد میں محو ہو جاتی ہے۔ الغرض انہیں دلچسپیوں
میں گزر رہے ہیں۔ لیکن کچھ دن سے زرینہ خاموش اور فکرمند
سی رہتی ہے۔ نہ وہ زیادہ کسی سے ملاقات کرتی ہے نہ پہاڑ کے
خوش کن منظر اس کے لئے دلفریب ہیں۔ ہر وقت کچھ کھوئی کھوئی
سی رہتی ہے۔ اس کی وفادار سہیلی سعیدہ اس سے کوسوں دور
اپنے وطن میں ہے۔ کس سے راز دل کہے اور کون پوچھے کہ اس
بہار اس فرحت بخش سمے۔ اس پُر رونق پہاڑ اس چہل پہل میں
افسردہ دلی کا کیا باعث ہے۔ آخر ایک روز خود ہی عالم پریشانی
میں قلم دوات لے کر بیٹھی اور سہیلی کو اس طرح خط لکھا:۔

پیاری بہن سعیدہ! سلامت رہو۔ سمجھتی ہوگی کہ زرینہ
پہاڑ کی دلفریبیوں میں سعیدہ کو بھول گئی ہے۔ نہیں زرینہ کے
دل سے ایک دم کو بھی تمہاری یاد فراموش نہیں ہے۔ بہت روز
سے میں نے تمہیں خط نہیں لکھا اس لئے معافی کی خواستگار ہوں
مگر بہن اس کا سبب سوائے افسردہ دلی کے اور کیا لکھوں۔ ایک
ایسا واقعہ میرے سامنے ہے جس نے مجھے ازحد پریشان اور
برداشتہ خاطر کر رکھا ہے جس نے میری ساری خوشی خاک میں
ملا دی ہے۔ تمام دلچسپیاں محو کر دی ہیں۔ اور تمہارے یہاں
نہ ہونے سے طبیعت اور اداس ہے۔ تم یہاں ہوتیں تو شاید کچھ
طبیعت بہل جاتی۔ جس واقعہ نے مجھے افسردہ اور مضمحل کر دیا
ہے تم بھی سن لو۔

ہماری کوٹھی کے برابر والی کوٹھی میں ایک رئیس فروکش
ہیں۔ ان کی بیوی بڑی خوش رو اور خوش مزاج واقع ہوئی ہیں۔ ان
کی خوش مزاجی کے باعث ہمارا ان کا ارتباط بہت بڑھ گیا ہے
اکثر آنا جانا رہتا ہے۔ ان کے یہاں ایک لڑکی ہے اولاد نرینہ
سے ابھی تک محروم ہیں۔ رئیس موصوف بڑے زندہ دل اور خوش

باش ہیں۔ ہر وقت ساز و سرود اور گانا بجانا رہتا ہے۔ گھر میں خاص رونق رہتی ہے۔ نوکر چاکر بھی بہت زیادہ ہیں۔ بیگم صاحبہ حمل سے تھیں اور یہیں ایام زچگی گذارنے کا ارادہ تھا۔ بچہ کی آمد کی بڑے پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی تھیں شاید پورا گمان تھا کہ اب کے مرتبہ لڑکا پیدا ہوگا۔ کیونکہ کپڑے بھی لڑکے کے تیار ہو رہے تھے۔ ہندوستانی دایہ اپنے وطن سے بہت پہلے سے بلالی گئی تھی۔ ڈاکٹرنی بھی غالباً وطن سے بلائی گئی ہو۔ ہم نے کہدیا تھا کہ یہاں آپ تنہا ہیں کوئی عزیز اور قریبی نہیں ہے۔ لہٰذا ایسے وقت آپ ہم لوگوں کو خبر کردیں۔ ہر ممکن امداد بہم پہنچ جائے گی۔ اکثر ان کی خادمائیں ہمارے یہاں وقت بیوقت آتی رہتی تھیں یکایک دو روز سے ان کی آمد بند ہوگئی۔ ہم متعجب تھے کہ کیا بات ہے تیسرے روز ایک خادمہ آئی مگر بہت اداس اور چشم پرنم۔ ہمیں حیرت ہوئی اور دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ خیر ہے بیگم اچھی ہیں؟ تو اس نے بڑی غمگین آواز سے جواب دیا "بیگم صاحبہ کے لڑکی پیدا ہوئی ہے اور ان کو اور ہمیں سب کو اسقدر صدمہ ہے کہ بیگم صاحبہ کو روتے روتے بخار ہوگیا ہے۔ بچہ کی پیدائش کے بعد جب انھوں نے یہ سنا کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے اسی وقت سے رو رہی ہیں اور روئے جاتی ہیں اور ان کے صاحب دورے پر گئے ہیں اور ہمارے یہاں کل سے ایک کہرام ہو رہا ہے اور یہانتک کہ کھانا بھی نہیں پکا ہے" ہم نے جسوقت یہ احوال سنا بہت افسوس ہوا اور میری والدہ محترمہ نے کہا۔ "اپنی بیگم سے میرا سلام کہدو اور کہو کہ واہ بی واہ! یہ کیا حال بنا رکھا ہے خدا کا شکر کرو کہ خیریت کے ساتھ فارغ ہوگئیں۔ یہی دو شے ہیں۔ لڑکا یا لڑکی۔ لڑکا بھی وہی دیتا ہے اور لڑکی بھی اسی کی

پیدا کی ہوئی ہے۔ خدا نے چاہا تو اب کے مرتبہ لڑکا پیدا ہوجائیگا رونے دھونے کی کیا بات ہے بلکہ لڑکی کی بابت تو حضور صلعم کا فرمان ہے کہ جس شخص نے محبت اور شفقت کے ساتھ دو لڑکیوں کو پرورش کیا وہ بہشت میں ایسا میرے قریب ہوگا جیسے دو انگلیاں آپسیں قریب ہوتی ہیں۔ جاؤ تم سب غم دور کرو۔ کھانا پکاؤ۔ ان کو تسلی دو"۔ شام کو معلوم ہوا کہ ان کے صاحب بھی تشریف لے آئے اور بیوی کو اداس دیکھ کر تسلی دی۔ دوسروں کو بھی رونے دھونے سے منع کیا اور بیگم سے کہا "ناحق رو رو کر ہلکان ہوتی ہو مجھے تو یہ لڑکی لڑکے کے برابر ہے" اب بیگم کا وہ رونا دھونا تو موقوف ہوگیا۔ مگر ایسی کمزور حالت میں اس رونے اور رنج و غم کیوجہ سے یہ ہوا کہ بہت شدت سے بخار آگیا۔ دو روز کے بعد ہم بھی مزاج پرسی کو گئے۔ دیکھا تو بہت لاغر اور کمزور ہو رہی تھیں۔ چہرہ رنج و غم کا مرقع بن رہا تھا۔ آنکھیں پرنم تھیں۔ میری والدہ نے پھر بہت کچھ سمجھایا تو چپ ہو رہیں۔ مگر آنکھیں حسرت و یاس سے پُر تھیں۔ لڑکی کو دیکھا تو بڑی قبول سورت پیاری سی بچی تھی۔ ہم نے کہا کہ اس کی صورت تو دیکھو کیسا پیار آتا ہے۔ افسوس ہے کہ آپ اس کی پیدائش سے ناراض اور ملول ہیں۔ بعد میں ایک خادمہ کی زبانی معلوم ہوا کہ بیگم اس وجہ سے زیادہ رنجور رہیں کہ اضلاع پنجاب میں لڑکیاں محروم الارث ہیں۔ چنانچہ عورت بیوی، ماں، بیٹی کی حیثیت میں رہ کر بھی باپ، بھائی، بیٹے، خاوند کی جائداد سے کچھ ورثہ نہیں پاسکتی ہے۔ ان کو رونا زیادہ اسی بات کا ہے کہ یہ نواب صاحب کی جائداد میں کچھ حق نہیں رکھتیں۔ پہلی اولاد بھی ایک لڑکی ہے۔ اب دوسری بار بھی لڑکی پیدا ہوئی۔ اگر لڑکا ہو جاتا تو انھیں بھی جائداد میں حصہ ہوجاتا۔ میری والدہ کو اور خصوصاً

مجھے سن کر انتہا درجہ رنج و افسوس ہوا۔ لڑکی کی پیدائش پر اظہار افسوس
تو ہر جگہ ہوتا ہے۔ مگر یہاں تو پوری طور پر ماتم ہوا۔ اسوقت سے
میرا دل بہت افسردہ ہے اور اپنے ملک کی حالت پر بے حد
افسوس آتا ہے کہ سیدہ بہن عورت کی اس سے زیادہ ذلت
اور توہین کہیں اور بھی ہے۔ کیا اسلام میں عورت کا یہی درجہ
ہے؟ نہیں نہیں۔ ہادی برحق نے تو عورت کو خاص طور پر نوازا
ہے۔ اس کو ہر جگہ مردوں کے برابر حصہ دیا ہے۔ سوائے بعض
امورات کے۔ جس وقت کہ عورت کی کسی ملک کسی مذہب میں
عزت نہ تھی اور عورت ایک کس مپرسی کی حالت میں زندگی بسر
کر رہی تھی۔ آقا و مولا نے عورت کو وہ اقتدار عطا فرمایا کہ
عورت کی طاقت نہیں کہ آقا و مولا کا حق شکریہ ادا کر سکے تحصیل
علم کی بابت حضورؐ نے فرمایا کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل
مسلم و مسلمۃ یعنی تحصیل علم ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت
پر فرض ہے۔ گویا یہاں بھی مساوی درجہ عورت کا ہے۔ مسجد میں
نماز پڑھنے کے لئے عورتوں کو بھی اجازت تھی کہ مردوں کے
ساتھ وہ بھی نماز مسجد میں آکر ادا کر لیں۔ لڑائی کے میدان میں
عورتیں بھی مردوں کے دوش بدوش رہتی تھیں۔ مردوں کو
غیرت اور جوش دلا کر لڑاتیں خود دشمن سے جنگ کرتیں اور زخمیوں
کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ اگر کوئی عورت اپنے مرد سے ناراض ہوتی
اور وہ حضور کی خدمت میں علیحدگی کی درخواست کرتی۔ تو آپ
اگر اس شکایت کو بجا سمجھتے۔ اسی وقت اس کے خاوند سے
علیحدہ کرا دیتے تھے۔ اگر کوئی مرد اپنی بیوی پر سختی کرتا۔ تو آپ
اسے منع فرماتے۔ اور عورت کی دلجوئی کی تاکید فرماتے تھے۔
جائداد میں اگر مصلحتاً لڑکے کے دو حصے رکھے تو ایک حصہ لڑکی
کا بھی قرار فرمایا۔ ماں اور بیوی کی حیثیت میں بیٹے اور خاوند کی جائداد
میں حقدار کیا۔ ماں کی نسبت فرمایا الجنۃ تحت اقدام امہات
جنت ماں کے پاؤں کے نیچے ہے اس سے زیادہ اور کیا عزت
ہوگی۔ شادی بیاہ کے معاملات میں بھی عورت کو اتنی آزادی دیدی
کہ اگر شادی اس کی مرضی کے خلاف ہو تو وہ انکار کر سکتی ہے اور بغیر
اس کی مرضی کے شادی جائز نہیں ہو سکتی۔ اور اس سے ناراض ہو تو
طلاق لے سکتی ہے۔ بغرض ہر موقع ہر معاملات میں عورت کو آپ نے
عزت دی۔ خود آپ کا اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ مناسب محبت
اور عزت کا برتاؤ تھا۔ بیٹی پر آپ خاص طور پر مہربانی اور شفقت
فرماتے تھے۔ افسوس صد افسوس اب مسلمانوں کی یہ حالت ہے
کہ عورت کی پیدائش پر اظہار رنج و افسوس کیا جاتا ہے۔ کیا واقعی
عورت اسی قابل ہے کہ اس کی اسطرح تحقیر کی جائے۔ اور زیادہ
افسوس مجھے اس بات کا ہے کہ مردوں کی نسبت عورت کی تذلیل
عورتیں ہی کرتی ہیں۔ دیکھو باوجود عورت ہونے اور عورت کے
احساسات سے واقف ہونے کے عورت ساس کی حیثیت میں بہو
پر جو اسی کی طرح ایک نازک دل والی عورت ہوتی ہے۔ طرح طرح
کے ظلم اور زیادتیاں کرتی ہے۔ عورت کے ولادت پر عورتیں ہی
رنج و غم کرتی ہیں۔ اپنی جنس کی یہ تذلیل و تحقیر دیکھ کر بے اختیار
زبان پر آتا ہے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

اب تم ہی بتاؤ کہ میرا رنج و غم اور افسوس بجا ہے یا نہیں
میں ایک عورت ہوں اور عورت کے ہاتھ عورت کی حقارت دیکھ کر
متاسف ہوں جبکہ ہم خود ہی اپنی عزت نہ کر سکیں تو مردوں

سے کیا امید رکھیں۔ خدا کرے پنجاب میں لڑکیوں کے ورثہ کا بل پاس ہو جائے اور عورت کی ذلت دور ہو جائے۔ آمین۔

فقط جواب جلدی دینا۔

ایک تونگر اور ایک مفلس

(جناب تصور صاحب شاہجہانپوری)

اک تونگر نے یہ مفلس سے کہا + کیوں جہاں میں تو عبث پیدا ہوا
آدمی میں آدمیت جب نہیں + فرق کیا انسان و حیواں میں بھلا
تو نے انساں کو کیا رسوا و خوار + تجھ سے فخرِ آدم و حوا مٹا
پیٹ بھرنے کی تجھے بس فکر ہے + کوئی جیتا ہو کہ مرتا تجھ کو کیا
دوستی تیری عبث بیکار ہے + تو شریکِ غم اگر ہو بھی تو کیا
کچھ توقع ذات سے تیری نہیں + تو شجر ہے بے ثمر اے بے نوا
درجنوں بچے تو ہیں تیرے مگر + کیا کیا ان کے لئے ظالم بتا
تو نے ہی سجدہ کیا نمرود کو + تو نے ہی شداد کو مانا خدا
تو نے کی فرعون کی ہمت بلند + تو ہوا ہامان پر جا کر فدا
تو نہ ہوتا تو جہاں تھا پُرسکوں + تیرے ہونے سے ہر اک فتنہ اٹھا
تو ذلیل و خوار ہے دنیا میں بھی + اور گھر دوزخ ہے عقبےٰ میں ترا
ننگ انساں! تو نے مٹی خوار کی + ورنہ انساں کے لئے کیا کچھ نہ تھا
ہر گنہ کا بانی و موجب ہے تو + تو مجسم عیب ہے اور پُر خطا
تو نے بدچلنی کی ڈالی داغ بیل + اور کی چوری، جوئے کی ابتدا
جیل خانے تجھ سے ہی آباد ہیں + تجھ سے کوسوں دور ہے شرم و حیا
خوں بہایا ڈال کر ڈاکے شقی! + اور غارت دین و ایماں کر دیا
بانیٔ امراض تو ہے اے ذلیل + تو نے کی اللہ کی خلقت فنا

واہ! کیا دنیا تھی گویا خلد تھی + تیری ہستی سے بنی دوزخ نما
مفلسوں کو دوں مٹا دنیا سے میں + گر خدائی ایک دن کو دے خدا
کر چکا لعنت ملامت جب رئیس + اور غصہ بھی تصور کم ہوا

جوابِ مفلس

عرض میں بھی کچھ کروں گر حکم ہو + باادب ہو کر یہ مفلس نے کہا
آپ کو عزت خدا نے دی ہے آج + آپ بے جا بھی کہیں تو ہے بجا
شک نہیں اس میں ہو گستاخی معاف + آپ سے شیطاں تھا رتبہ میں سوا
ہوتی شیطاں میں نہ گر اتنی خودی + راندۂ درگاہ کیوں کرتا خدا
حد سے باہر جب ہوا کوئی بلند + بیشتر دیکھا گیا نیچے گرا
قطرۂ ناچیز پر کچھ کیجے غور + اور اس نخوت کو دیکھیں اک ذرا
آپ بھی بندے خدا کے میں بھی ہوں + ہے مجھے اور آپ کو آخر فنا
ساتھ کیا لائے تھے کیا لے جائینگے + کیا سکندر اور قاروں لے گیا
فرق مجھ میں - آپ میں بس ہے یہی + آپ ہیں زردار میں ہوں بے نوا
ساتھ زر کے گر ہو نخوت تھوک دوں + ایسی زرداری سے میں مفلس بھلا
بوالہوس ہیں آپ اور قانع ہوں میں + زر ہے پیارا آپ کو مجھ کو خدا
اہلِ ثروت بھول کر اپنا ضمیر + کبر و نخوت سے ہیں لیتے سر اٹھا
جنت و دوزخ بناتا ہے کوئی + کوئی بندہ ہو کے بنتا ہے خدا
آگ کر کے مشتعل کوسوں تلک + کوئی اس میں ہے کسی کو پھینکتا
اہلِ ایماں - اہلِ تقوے ہیں غریب + اور تونگر کا ہے زر مشکل کشا
دینِ حق گھر سے غریبوں کے اٹھا + کفر گھر سے اہلِ ثروت کے اُٹھا
قدر امیروں کی غریبوں سے بڑھی + ورنہ کیوں کوئی کسی کو پوچھتا
ہم سے دم ہے آپ کا قائم جناب + راحت و آرام سب ہم سے ملا
کاشتکاری اور خدمت آپ کی + کون کرتا اور کھاتے آپ کیا؟
پھر یہ شان و شوکت اور دم خم جناب + عیش و عشرت سارے ہو جاتے ہوا

حشر ہوتا آپ کا آخر یہی ✤ جو کہ صورت سے ہے میسری برملا
قوم کی یوں ہوتی کیوں مٹی پلید ✤ رحمدل گر آپ ہوتے اک ذرا
رات دن ہم کر کے خدمت آپ کی ✤ دیتے ہیں بچوں کو بھوکے ہی سلا
اس شقاوت پر ندامت آپ کو ✤ کیوں نہیں آتی ذرا دیجے بتا
آپ نے الزام جو مجھ پر دھرے ✤ بے گماں ہیں آپ سب کی ابتدا
کیسی فیاضی۔ کہاں کی بندگی ✤ ہوتے گر دنیا میں سارے اغنیا
ہیں تونگر بے خبر معبود سے ✤ ہم نے رشتہ حق سے قائم کر لیا
سن کے مفلس کا تصور یہ جواب ✤ سر تونگر کا ندامت سے جھکا

کی قناعت پر بسر بھر زندگی

راہ حق میں سب دیا زر گھر لٹا

فضائل

(جناب خان عبید الحق خاں طالب لندوی)

پچھلے نمبر میں "بزرگیاں" کے عنوان سے خان عبید الحق خاں کا ایک نہایت عام فہم مضمون شائع ہوا تھا۔ اب اسی سلسلے کی اگلی کڑیاں "فضائل" کے عنوان سے پیش ناظرات و ناظرین ہیں۔ انسان کو جن خوبیوں سے آراستہ ہونا چاہیئے ان پر مختصر مگر جامع طور پر کچھ نہ کچھ لکھا گیا جو بیان کی سادگی اور زبان کی آسانی سے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ بالخصوص کم سن بچوں کیلئے تو بہت کار آمد درس کا کام دیگا۔ "ادارہ"

کمزور و ضعیف کی مدد: ضعیف وہ ہے جو اپنے سوا کسی دوسرے کا محتاج ہو اس کی مساعدت یہ ہے کہ اس کی حاجتیں پورا کرنے میں اس کی مدد کی جائے۔ چھوٹا بچہ ضعیف ہے اور اس کی مدد یہ ہے کہ اس کی پرورش کی جائے۔ اسے اعلیٰ تعلیم اور عمدہ اخلاق سکھائے جائیں۔ بیمار ہو تو علاج معالجہ کیا جائے اور بڑا ہونے تک مالی مدد کی جائے۔ اندھا ضعیف ہے۔ اس کی مدد یہ ہے کہ اسے صحیح راہ بتا دیجائے۔ سائل ضعیف ہے اس کی مدد یہ ہے کہ اسے کھانا کھلایا جائے اور کپڑے پہنائے جائیں۔ جاہل ضعیف ہے اس کی مدد یہ ہے کہ اسے تعلیم دی جائے۔

(۱) ایک غریب مزدور ایک بڑا کنبہ اپنے پیچھے چھوڑ اس دنیا سے چلتا بنا۔ کنبہ میں کوئی ایسا نہ تھا جو ان کی پرورش کر سکے تو

پڑوسی نے ان کی مدد کی۔ وہ اپنے کنبے کیطرح اس کے اہل و عیال پر
صرف کرتا اور اپنے بچوں کی طرح اس کے بچوں کا خیال رکھتا۔ کہ وہ
جوان ہو گئے اور کمانے کے قابل اور خاندان کا سہارا بن گئے تو
انھوں نے اپنے پڑوسی کی مہربانیوں اور اس کی عنایتوں کا شکریہ
ادا کیا۔

(۲) امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطابؓ نے ایک رات
ایک عورت دیکھی جو ہنڈیا کے نیچے آگ جلارہی تھی اور اس کے بچے
اس کے ارد گرد رو رہے تھے تو آپؓ نے اس سے انکے رونے کی وجہ
پوچھی۔ بولی بھوک کے سبب رو رہے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا ہنڈیا میں
کیا ہے؟ اس نے کہا ہنڈیا میں پانی اور کنکر ہیں۔ ان سے انھیں
بہلا رہی ہوں نیند آئے گی تو سو رہیں گے۔ تو سیدنا عمر فوراً واپس
آئے اور اپنی پشت مبارک پر آٹا اور گھی لاد اس عورت کی طرف
لوٹے۔ ہنڈیا میں کچھ گھی اور آٹا ڈالا اور آگ جلاتے رہے کہ وہ
پک گیا۔ بچوں نے کھایا اور سیر ہو گئے اور آپ ان سے کھیلتے رہے
یہانتک کہ وہ سب ہنس ہنسا کر سو گئے اور آپ اپنے گھر کو لوٹے
اور عورت اور اس کے بچوں کے لئے ان کے گذارے کے موافق
وظیفہ مقرر کر دیا۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت میں جب
کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو بچے پر شفقت و رحم کی وجہ سے
اپنی نماز میں جلدی فرماتے تاکہ اسکے گھر والوں سے اس کے رونے
کی وجہ دریافت فرمائیں۔

(۴) صلاح الدین ایوبی شاہ مصر (متوفی ۵۸۹ھ) لوگوں
پر بے حد مہربان تھے اور انکی مدد کرتے۔ اگرچہ وہ ان کے دشمن
ہوتے، فرنگیوں کے ساتھ آپکی جنگ جاری تھی کہ اسی عرصہ میں آپ
کے پاس انکی ایک عورت روتی ہوئی آئی۔ تو آپ نے اس سے رونے
کی وجہ پوچھی۔ اس نے کہا میرا بیٹا چوری ہو گیا۔ آپکو اس پر بہت
ہی رحم آیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس
کے بیٹے کی تلاش کا حکم دیا۔ پھر تلاش کر کے لایا گیا۔ فرنگن نے اسے
لے لیا اور آپ نے عزت احترام کے ساتھ اس کو اس کی قوم کی
طرف لوٹا دیا۔

اللہ تعالیٰ ہر ایسے انسان کو جو کمزور کی مدد کرے پسند
کرتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے تو تم بھی کمزور کی مدد کی کوشش
کرو خواہ کسی قسم کا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فَاَمَّا الْيَتِيْمَ
فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ تو تم بھی یتیموں پر
سختی نہ کرنا اور مانگنے والے کو نہ جھڑکنا۔

۵۔ فقیروں کیساتھ احسان اور بھلائی

فقیر اسے کہتے ہیں جس کے
پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے وہ گذارہ کر سکے، اور اس کے
ساتھ احسان اور بھلائی یہ ہے کہ اسے کھانا کھلایا اور کپڑا پہنایا
جائے اور اس کی حالت کو درست کیا جائے

(۱) ایک مالدار کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنے شہر کے مسکینو
محتاجوں کے ساتھ ہمیشہ بھلائی کیا کرتا اور عید میلوں میں خاص
طور پر خیال رکھتا۔ وہ چھوٹے بچوں کو پیسے دیتا۔ انھیں نئے
کپڑے پہناتا۔ انھیں کھلونے دیتا اور میٹھے لذیذ کھانے کھلاتا۔
وہ اس سے محبت کرتے اور اسکی عزت کرتے تھے اور اللہ سے
دعا کرتے کہ وہ اس کے مال میں برکت دے اور اپنی نعمتیں اس
پر برقرار رکھے اور لوگ ایسی ہی دعائیں اس کے ماں باپ
اور اس کے گھر والے دیتے۔

(۲) بعض طالبعلموں کو معلوم ہوا کہ ان کا ایک ساتھی مسکین اور محتاج ہے۔ اپنے والد کی وفات کی وجہ سے مدرسے کے خرچ اخراجات برداشت نہیں کرسکتا۔ تو انھوں نے اس کی ضرورت کے لئے کافی روپیہ جمع کردیا۔ وہ اپنے آخری درجہ میں کامیاب ہوا۔ اور سرٹیفکیٹ پاکر ایسا کام شروع کیا جس سے وہ اور اس کا کنبہ آرام سے زندگی بسر کرنے لگا اور اس نے اپنے ساتھیوں کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھا اور ہر جگہ ان کی تعریف کرتا۔

(۳) عید کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے پاس سے گذر ہوا جو کھیل رہے تھے۔ آپ نے ان میں سے ایک مسکین بچے کو غمگین پایا تو آپ نے اس سے اسکا سبب پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ وہ اس لئے غمگین ہے کہ اس کا باپ مر چکا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تو اس پر خوش ہوگا کہ میں تیرا باپ، عائشہؓ تیری ماں اور فاطمہؓ تیری بہن ہو۔ اس بات سے وہ بچہ بہت خوش ہوا۔ آنحضرتؐ اسے اپنے گھر لے گئے اور اس کی پرورش کی۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی حضرت عائشہؓ کو فرمایا۔ اے عائشہ مسکین کو واپس نہ لوٹا۔ اس پر احسان کر اگرچہ کھجور کے ٹکڑہ کے ساتھ ہو۔ اے عائشہؓ مسکینوں کے ساتھ محبت کر کہ اللہ تجھے قیامت کے روز اپنا مقرب بنائے۔

تو تم بھی فقیروں مسکینوں اور محتاجوں کے ساتھ اپنی ہمت کے مطابق احسان کرو کیونکہ ایسا کرنا لوگوں کی نظروں میں تمھیں محبوب بنادے گا اور اللہ بھی تم سے خوش ہوگا۔

اور اللہ تعالی ان لوگوں کی تعریف میں جو فقیروں اور مسکینوں پر احسان کرتے ہیں فرماتا ہے۔" وہ اس کی دوستی کی خاطر مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

نونہالان وطن سے خطاب

(محترمہ ریاض فاطمہ صاحبہ گلاوٹھوی)

مادرِ ہند کے لڑکی لڑکو + نخلِ ریاضِ ملک تمھیں ہو
فائدہ ہو جس کام میں تم کو + اس کو جلد اور فوراً سیکھو
وقت کی ہر دم قدر کرو تم + بات نہ کل پر آج کی چھوڑو
تم سے برائی کوئی برتے + نیکی کرو تم اس کے بدلے
بعد میں ہوں سب کام تمہارے + انجام ان کے سوچو پہلے
باندھو ہمت محنت سیکھو + اٹھو فن تجارت سیکھو

نیکی اور دیانت سیکھو ⁂ صنعت سیکھو حرفت سیکھو
چاہے کسی محفل میں گزر ہو ⁂ تہذیب اُس جا پیش نظر ہو
جرأت کا رگ رگ میں شرر ہو ⁂ دل میں نہ مطلق خوف و خطر ہو
اونچا اپنا زینہ رکھو ⁂ کسی سے دل میں نہ کینہ رکھو
صدق و دیانت دل میں بھری ہو ⁂ جھوٹ سے ہر اک قول بری ہو
بات جو ہو وہ صاف کھری ہو ⁂ پر نہ کسی کی پردہ دری ہو
جاؤ سنبھالو قوم کی حالت ⁂ بچو تم ملت کی ہو عزت

سن لو ریاض کی دل سے نصیحت
خدمت ہے دراصل طریقت

مسلمان لڑکیوں کو کس قسم کی تعلیم کی ضرورت ہے

مدرسۃ البنات جالندھر کی اہمیت

(جناب افضل بی اے جالندھری)

تعلیم نسواں کے حامی عام طور پر یہ مثال پیش کرتے ہیں کہ مرد اور عورت قومی ترقی کی گاڑی کے دو پہیئے ہیں۔ جبتک دونوں پہیئے حرکت نہ کریں گے گاڑی نہیں چلے گی۔ اسی طرح جب تک مرد اور عورت دونو تعلیم حاصل نہیں کرینگے۔ قوم ترقی نہیں کرسکیگی۔ جہانتک تعلیم نسواں کا تعلق ہے کوئی شخص بھی اس کے خلاف نہیں ہے۔ البتہ اختلاف ہے تو اس امر میں کہ عورتوں کے لئے کس قسم کی تعلیم ہونی چاہیئے۔

حامیانِ تعلیم نسواں کے تین طبقے:۔

تعلیم نسواں کے حامیوں کی ہندوستان میں تین قسمیں ہیں۔ ایک طبقہ یہ چاہتا ہے کہ عورتوں کو مروجہ مغربی تعلیم دلائی جائے۔ اس طبقہ میں بیشتر مغرب زدہ لوگ شامل ہیں جو مغرب کی اندھی تقلید میں خود مبتلا ہو جانے کے بعد اب عورتوں کو بھی "میم صاحب" بنانے کے درپے ہیں اور چاہتے ہیں کہ عورتیں مردوں کے دوش بدوش چلیں۔ دراصل یہ لوگ مرد و عورت کے فطری تقسیم کار کو

نظر انداز کئے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ گاڑی کے دونوں پہیے دھرے
کے ایک ہی سرے پر چڑھا دئے جائیں۔ عورتوں کیلئے اس قسم کی طرز
تعلیم کے متعلق اسی قدر کہدینا کافی ہے کہ جو تعلیم ہمارے لڑکوں
کیلئے مفید ثابت نہیں ہوئی وہ ہماری لڑکیوں کو کب راس آئیگی
یورپ کی مادر پدر آزادی اور ہندوستان میں مغرب زدہ اور
فیشن پرست عورتوں کا چلن ہمارے سامنے ہے۔

لکیر کے فقیر:۔

دوسرا طبقہ لکیر کا فقیر بنکر چاہتا ہے کہ عورتوں کو تعلیم نہ
دلائی جائے۔ کیونکہ انھیں تعلیم دلانا خطرناک ہے۔ البتہ ناظرہ
قرآن پڑھا دینا کافی ہے۔ اور بس۔ اس طبقہ میں قدامت پسند
اور پرانے قسم کے لوگ شامل ہیں جو خود بھی جاہل ہیں اور عورتوں
کو بھی جہالت کی تاریکی میں رکھنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ توہم
پرستی اور جہالت اس طبقہ کا طرہ امتیاز ہے

تیسرا طبقہ:۔

تیسرا طبقہ افراط و تفریط سے پاک ہے۔ اور پہلے دونوں طبقوں
کے بین بین ہے۔ یہ طبقہ نہ تو یہ چاہتا تھا کہ لڑکیوں کو خالص مغربی
طرز کی تعلیم دلا کر مذہب سے کورا رکھا جائے۔ اور یہ چاہتا ہے کہ
دوسرے طبقہ کی طرح لڑکیوں کو دین و دنیا دونوں سے بے نیاز کر
دیا جائے۔ یہ طبقہ چاہتا ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان فطری
تقسیم کار قائم رہے اور "مرد میدان کے لئے اور عورت گھر کیلئے"
کے اصول پر عمل ہو۔ یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ایک طرف
عورتوں کو مذہبی تعلیم سے آراستہ کیا جائے تو دوسری طرف امور
خانہ داری حفظان صحت اور سینے پرونے کے کام میں ماہر بنانے
کے علاوہ حالات حاضرہ سے بھی باخبر رکھا جائے۔

مدرسۃ البنات جالندھر:۔

ہندوستان میں اس طبقہ کے پیشرو حضرت مولانا عبدالحق
صاحب عباس جالندھری ہیں۔ انھوں نے قوم کی موجودہ تباہ حالی کا
جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جب تک مسلمان عورتیں تعلیم یافتہ
اور مذہب سے باخبر نہیں ہوں گی قوم کی آئندہ پود کے سنبھلنے
کی کوئی امید نہیں۔ کیونکہ جاہل ماؤں کی آغوش میں تربیت پانے
والے لڑکے اور لڑکیاں بھی ان کی طرح جاہل رہینگی۔ چنانچہ آپ نے
مدرسۃ البنات قائم کیا اور اس کیلئے ایک ایسا جامع نصاب تجویز
کیا کہ لڑکیاں سن بلوغ تک پہنچنے سے پہلے دینی اور دنیوی علوم سے
آراستہ، امور خانہ داری کی ماہر، غرضیکہ ان تمام صفات سے
متصف ہو سکتی ہیں جو ایک بلند مرتبت خاتون میں ہونی ضروری ہیں
اس مدرسہ نے بھی چند سال کی مدت میں جو حیرتناک ترقی کی ہے اس
کے لئے ایک الگ مضمون کی ضرورت ہے۔ اکابر ملت، علمائے دین
اور ماہرین تعلیم نے اس مدرسہ کا معائنہ کرنے کے بعد اس کے متعلق
جو رائے قائم کی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہندوستان بھر میں اس
مدرسہ کی کوئی مثال موجود نہیں اور لڑکیوں کے لئے اس مدرسہ
کی تعلیم سے بہتر تعلیم کہیں نہیں مل سکتی۔

مسلمانوں سے درخواست:۔

مسلمانان پنجاب سے بالخصوص اور اسلامیان ہند سے بالعموم
گذارش ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو انگریزی مدارس میں داخل کرنے
کے بجائے مدرسۃ البنات میں داخل کرائیں۔ کیونکہ بچیوں کی تعلیم کا
مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ وہ اچھی بیویاں اور اچھی مائیں
ثابت ہوں جن کی آغوش میں ایسے بچے تربیت پائیں جو قوم و
ملت و ملک کے لئے مایۂ ناز ثابت ہوں۔ انگریزی سکولوں میں

تعلیم پانے والی لڑکیوں میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد ہرگز یہ اہلیت باقی نہیں رہتی۔

مدرسۃ البنات کے ساتھ ایک بورڈنگ ہاؤس ہے جس میں دور دراز کی لڑکیاں مقیم ہیں۔ پردہ اور نگرانی کا ایسا اعلیٰ انتظام ہے کہ گھروں پر بھی ایسا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس مدرسہ میں تعلیم کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ بورڈنگ کا خرچ برائے نام ہے۔ مفصل حالات معلوم کرنے کے لئے سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات جالندھر کے نام ایک کارڈ لکھ کر مدرسۃ البنات کا "منشور" طلب کیا جائے۔ (انقلاب ۱۲ اگست ۱۹۳۸ء)

مدرسۃ البنات

(جناب آصف انصاری صاحب جالندھر)

روئے زمیں پہ ضوفشاں مدرسۃ البنات ہے ❊ رونقِ بزمِ دو جہاں مدرسۃ البنات ہے
پھیلی ہوئی ہے ہر طرف علم و ادب کی روشنی ❊ چرخِ ادب کا کہکشاں مدرسۃ البنات ہے
اس کی صدا سے ہے رواں قافلہ مسلمات کا ❊ آج دلیلِ کارواں مدرسۃ البنات ہے
پھول کھلے ہیں سر بسر آئی بہار چار سو ❊ علم و ادب کا گلستاں مدرسۃ البنات ہے

پلتے ہیں جن کی گود میں قوم کے نونہال سب
ان کے شرف کا پاسباں مدرسۃ البنات ہے

علم:- علم سب سے بڑی کمائی اور شریف نسبت ہے۔ اور نفیس تر دولت جس کو جمع کیا جائے اور نہایت پاکیزہ پھل چنا جائے۔ یہی وہ ذریعہ ہے جس سے حقیقتیں پہچانی جا سکتی ہیں اور خالق کی خوشنودی حاصل ہو سکتی ہے۔ عقل کے پھلوں میں سب سے اعلیٰ اور افضل، اور فرد کی شاخوں میں سب سے زیادہ پھولنے پھلنے والی شاخ ہے۔ وہ فضیلت کا وسیلہ ہے اور شریعت کا ذریعہ اور وہ نور کامل جس سے روشنی لی جاتی ہے۔ نیکی کی راہ چلانے والا، مروت کا سکہ جمانے والا، پردیس کا رفیق، خلوت میں جلیس، نسب کا شرف فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے "اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے درجے بلند کرتا ہے جو ایمان لائے اور ان لوگوں

کے جن کو علم بخشا گیا۔

حب وطن: بچپن میں تمہاری حب وطن کا یہ مطلب ہے کہ اپنے ماں باپ کے اور ان لوگوں کے فرمانبردار رہو جن کے تمہاری تعلیم و تربیت کا کام سپرد کیا گیا ہے تاکہ اسی کے بعد تم اپنے وطن کے کام آسکو۔ پھر جب تم بالغ ہو کر پورے پورے مرد بن جاؤ اور تمہیں نیک و بد میں تمیز حاصل ہو جائے تو حب وطن کے یہ معنی ہو جائینگے کہ تم اپنی جان و مال، اپنی طاقت و دانش اور جو مفید کوششیں اپنی خواہش سے کرسکو اپنے وطن کی بھلائی میں صرف کردو۔

قاتل کو خدا کی مار: ایک شخص کسی کو قتل کر کے بھاگا۔ مقتول کے رشتہ داروں نے اس کا پیچھا کیا۔ ایک دریا کے کنارے پر پہنچا تو ایک بہت بڑا شیر وہاں بیٹھا ہوا دیکھا۔ وہ اس خوف سے کہ شیر اسکو پھاڑ نہ کھائے ایک درخت پر جو دریا کے کنارے پر تھا چڑھ گیا۔ لیکن بدقسمتی سے درخت کی شاخوں میں ایک بڑا سانپ لپٹا ہوا نظر آیا۔ اس سے ڈر کر دریا میں کود پڑا تو ایک مگرمچھ نے اسکو لقمہ بنا لیا۔ خلاصہ یہ کہ قاتل کو پناہ دینے سے زمین نے، ہوا نے، پانی نے سب نے انکار کردیا۔

ملت کے حقوق و فرائض: ہر قوم کے لئے کچھ ایسے وطنی حقوق ہوتے ہیں جن پر دست درازی کرنا یا انھیں ہاتھ لگانا کسی کیلئے ممکن نہیں ہوتا اور کچھ ایسے وطنی فرائض بھی ہیں کہ جب قوم ان کی بجا آوری میں کوتاہی کرتی ہے تو وہ حقوق اس سے چھین لئے جاتے ہیں، اس کی خوشحالی میں کمی آجاتی ہے اور درجہ اس کا گر جاتا ہے، پس جتنا کوئی قوم اپنے وطن کا احترام کرتی ہے اور وطنی فرائض کو بجا لاتی ہے اسی قدر اس کو وطنی حقوق حاصل ہوتے ہیں اور سرداری و سربلندی نصیب ہوتی ہے۔

اس لئے یورپ کی قومیں اپنے ملک میں سرفراز اور اپنے جملہ حقوق سے بہرہ ور ہیں کہ وہ بجان و دل اپنے وطن کی خدمت جو ان پر فرض ہے بجا لاتی ہیں۔ اور اپنے پورے مال و جان سے اس کے شرف کو دشمنوں سے بچاتی ہیں۔ چنانچہ تم دیکھو گے کہ وہاں کا ایک ادنےٰ مزدور اپنے ملکی معاملات اور حکومت کی سیاست میں پورا حصہ لیتا ہے اور پارلیمنٹ کیلئے اپنا نائب اپنی خالص آزادی اور خواہش سے منتخب کرتا ہے۔ الحاصل وہ اپنے آپکو اس بڑے مجموعہ کا ایک جزو جسیں امت کا ایک زندہ عضو اور وطن کے ستونوں میں سے ایک ستون سمجھتا ہے اور تم دیکھتے ہو کہ جب اسکے وطن پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو وہ نہایت غمزدہ اور بیقرار نظر آتا ہے۔ اور زندگی اسکی تلخ ہو جاتی ہے۔

رباعی

پھیلی ہے اردو کی سہیلی ہندی

[illegible] کھیلی ہندی

[illegible] ہوا اس سے زیادہ [illegible]

[illegible] کی کھیلی ہندی

[illegible] مرادآبادی

شکرپارے

جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ایل بی

جانوروں کی عمریں: آدمی بیچارے کی تو شاذ و نادر ہی سو برس کی عمر ہوتی ہے لیکن جانوروں کو اللہ تعالٰے نے بڑی بڑی عمریں دی ہیں۔ کچھوا تین سو سے چار سو برس تک جیتا پایا گیا ہے۔ ہاتھی سو برس تک جی جاتا ہے۔ یہی عمر عقاب کی بتائی جاتی ہے۔ وہیل مچھلی کی عمر پانچسو برس تک جا پہنچتی۔ بعض ایک ایک ہزار برس عمر کی ایسی مچھلیاں پکڑی گئی ہیں۔ مگرمچھ کی عمر تین سو سال اور کوے کی عمر ۱۰۶ سال پائی گئی ہے۔ دوسرے جانوروں اور پرندوں کی عمر ان کے نام کے آگے درج کیجاتی ہیں۔ خرگوش ۵ ۔ بھیڑ ۱۲ ۔ بلی ۱۳ ۔ کتا ۱۵ ۔ بکری ۱۵ ۔ گائے ۲۵ ۔ سور ۲۵ ۔ گھوڑے ۲۷ ۔ اونٹ ۴۰ ۔ شیر ببر ۴۰ ۔ مرغی ۱۴ ۔ لوا ۱۸ ۔ بیل ۱۸ ۔ چڑیا ۴۰ ۔ طوطا ۶۰ ۔ دریائی مرغابی ۱۰۰ ۔ کبوتر ۲۰ ۔ سارس ۲۴ ۔ مور ۲۴ ۔ قاز ۵۰ ۔

اندھی کی بینائی: ۲۲ سال کی عمر تک ایک انگریز لڑکی بالکل اندھی رہی۔ درخت بادل آسمان اسکے لئے صرف الفاظ تھے۔ سورج سے مراد محض گرمی تھی۔ ایک خوبصورتی کا لفظ سن کے وہ خوش ہوتی مگر اسے پتہ نہ تھا کہ یہ کیا چیز ہیں۔ ہاتھی اس کے نزدیک پہاڑ جیسی کوئی چیز تھی اور ریچھ ہاتھی کے برابر تھا۔ دس سے انیس برس کی عمر تک وہ اندھوں کے مدرسہ میں تعلیم پاتی رہی اور وہاں وہ بہت خوش رہی پھر وہ اپنے گھر گئی۔ اسکے چھ بہن بھائی تھے جنکی بینائی بالکل ٹھیک تھی۔ ان میں آکے اسے آرزو ہوئی کہ کاش وہ اندھی نہ ہوتی۔ ۱۹۳۳ء میں وہ ایک شفاخانے میں یہ معلوم کرنے گئی کہ اسکی بینائی کے متعلق کچھ ہو سکتا ہے۔ چند ماہ گذرے اس کی آنکھوں پر کئی عمل جراحی ہوئے۔ اسکی بینائی آہستہ آہستہ درست ہونے لگی پہلے پہل اسے فاصلہ کا کچھ اندازہ نہ ہو سکا۔ یہی سمجھتی کہ موٹر کاریں اور لوگ اسی پر چڑھے آرہے ہیں۔ اب اس کی نظر میں فاصلہ ٹھیک بیٹھتا جا رہا ہے۔ ریچھ اور ہاتھی دکھلانے اسے چڑیا گھر لے گئے۔ رنگین تصویریں شروع میں اسے صرف رنگ کا ایک ڈھیر معلوم ہوئیں لیکن اب اس کی سمجھ میں رنگ کا معاملہ آتا جا رہا ہے۔ اسے چمکدار رنگ پسند ہیں۔ اور وہ پھولوں کو خوبصورت سمجھتی ہے۔ اس نے پہلی چیز دیکھی وہ شفاخانہ کی دایہ کا سفید لباس تھا جو اسے دھندلا نظر آیا۔ وہ اسوقت بے حد خوش ہوئی۔ جب اس کی نظر میں کا انداز بیٹھا تو اس کا دل بیٹھ گیا اور وہ گھنٹوں روتی رہی۔ بولی۔ میری خیالی دنیا ہی کہیں اچھی تھی۔ میرا خیال تھا کہ سب خوش خورم اور خوبصورت ہوں گے۔

لوہے کی بھوک: انگلستان کے ایک شفاخانہ میں ایک سال کا بچہ پانچویں دفعہ داخل کیا گیا وہ پن سے لے کے ٹوٹے ہوئے شیشہ تک ہر چیز کھا جاتا ہے۔ اس کے شفاخانہ میں وہ "پنوں کی گدی" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے پیٹ میں سے ۲۳ چیزیں نکل چکی ہیں۔ بجلی کی روشنی کے عکس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اور بھی معدہ میں باقی ہیں۔ ان چیزوں میں پن

پن۔ ایک نگینہ والی انگوٹھی۔ دو کنج کے بٹن۔ قلموں کے نب۔ چھوٹی چھوٹی کیلیں۔ کالر بٹن وغیرہ شامل ہیں۔

لال شہر: فرانس کی کئی عجیب عجیب چیزوں میں ایک شہر بھی ہے۔ جسکے سارے مکان سرخ پتھر کے بنے ہوئے ہیں گلیوں میں سرخ بجری بچھی ہوئی ہے اور کھر نجے لال اینٹوں کے ہیں۔ اس شہر کا نام کولنجیز اور کوریز کے علاقہ میں واقعہ ہے۔ سیاح اس شہر کو دیکھنے کیلئے میلوں فاصلہ طے کرتے ہیں۔ یہ مکان رب کے سب پرانے بنے ہوئے ہیں۔ رومیوں کے وقت کا شہر ہے۔ گیارھویں صدی کا ایک گرجا بھی ہے جو فصیل وغیرہ سے مضبوط ہے۔ یہاں خطرہ کے موقع پر لوگ پناہ لے سکتے ہیں یہ شہر دن بدن سنسان ہوتا جاتا ہے کچھ ہی حصہ اس کا آباد ہے۔ اس کی بعض پرانی عمارتوں کے دو تین کمرے آباد ہیں۔ دوسرے کمرے ویران ہیں اور کھنڈر ہوتے جاتے ہیں۔ کوئی گلی سیدھی نہیں جیسے پہلے زمانہ کے شہروں میں دیکھا جاتا ہے کوئی گھر ایک سی بلندی کا نہیں۔ اس شہر میں باغ بھی ہیں۔ کسی گھر کی چھت نوکدار ہے اور کسی کی چوڑی چپٹی۔ اس جگہ کے درخت اور سبزی شہر کی سرخی کیوجہ سے اور زیادہ سبز معلوم ہوتی ہے کوئی شخص اس شہر کا ایک پتھر بھی اٹھا کے نہیں لے جاسکتا۔ اسکو حکومت کی ملکیت قرار دیدیا گیا ہے۔ اس شہر میں غروب آفتاب کا نظارہ عجیب و دلکش اور ناقابلِ فراموش ہے۔

دیوانگی کا علاج: جب مچھر ننگے پاؤں ٹانگوں یا منہ کو کاٹتا ہے تو آدمی چیختا ہے کہ اٹھتا ہے اللہ اس موذی کو پیدا نہ کرتا تو زندگی بڑے آرام سے گذرتی۔ مچھر دانی لگائی جاتی ہے۔ جیسے بڑے شہروں میں عجیب عجیب طریقہ سے اسے مارا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بعض بڑے شہروں میں مچھر نظر نہیں آتا۔ مگر آدمی کو پتہ چلتا جا رہا ہے کہ یہ تکلیف دینے والا ننھا سا جانور اللہ تعالےٰ نے ایک بڑی مفید دوا کے طور پر پیدا کیا ہے۔ آجکل دیوانگی ہندوستان میں پہلے سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے جہاں اسکی کئی وجوہ ہیں ایک یہ بھی ہے کہ مچھر کے پیچھے ہم لوگ بری طرح پڑ گئے ہیں اس سے دشمنی اسلئے ہے کہ موسمی بخار پھیلاتا ہے مگر اب پتہ چلا کہ مچھر کا اس بخار کے کیڑے کو رگوں کے خون میں داخل کرنا دیوانگی کے کیڑوں کو مارتا ہے چنانچہ ایک مچھر مادہ میں موسمی بخار داخل کر کے اسکی نسل پھیلائی جا رہی ہے تاکہ جنون کے بیماروں کو ان سے کٹوایا جائے۔ بیماری کے شروع میں تو ایسے مچھروں کا کاٹنا پتہ نہیں چلتا۔ لیکن بیماری زیادہ ہو جانے پر بھی ان کے کاٹنے سے اگر بالکل فائدہ نہ ہو تو زندگی کے دن ضرور بڑھ جاتے ہیں۔

اچانک امیری: انگلستان کی ایک عدالت میں جج نے پوچھا کہ کسی نے لاٹری میں ایک لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ جیتے اور وہ خوش و خورم رہا ہو معلوم ہوتا ہے اس کا جواب نہیں میں ملیگا۔ ایلس میر کی بندرگاہ کے ایک ملازم کو تین لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ ملا۔ وہ تین سال میں ہی مرگیا۔ اس کی جائداد صرف ۲۶ ہزار روپیہ کی نکلی۔ جب سے روپیہ ملا تھا اس پر مصیبتیں ٹوٹ پڑیں۔ تین ہی ماہ بعد بیوی نے طلاق کا دعوے کر دیا اور عدالت میں اس نے بیان دیا کہ کاش ہمیں یہ دولت نہ ملی ہوتی روپیہ ملتے ہی وہ تو بدل گیا۔ مجھے اور بچوں کو مارنے لگا۔ سالنورڈ کے ایک دکاندار مسٹر ٹامسن کو ایک بڑی رقم ملی۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ مرگیا۔ پڑوسیوں نے کہا کہ اسے ہر وقت خطرہ رہتا تھا کہ کوئی اس کی دولت چرا نہ لے۔ اوڈہام کے ایک آدمی کو ایک لاکھ ۴ ہزار روپیہ کا انعام ملا اسے اپنا حق ثابت کرنے کے لئے عدالت میں جانا پڑا۔ وہ جیت گیا اور رقم اسے مل گئی۔ لیکن وہ مقدمہ بازی کی وجہ سے اس قدر پریشان رہا تھا۔ کہ دو دن بعد ہی مرگیا۔ ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ نے جس حال میں ہمیں رکھا ہے اسی پر صبر و شکر کرنا چاہئے۔

سگھڑ سہیلی

(جناب مولوی محمد ظفر ایم اے - ایل ایل بی)

کافور کے فائدے: کافور ایک معمولی چیز ہے۔ لیکن اس سے بڑے بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں چند یہ ہیں (۱) چاندی کے زیوروں میں ایک ڈلی رکھ دیجئے۔ زیور جوں کا توں چمکدار رہیگا۔ (۲) پیانو کے اندر رکھنے سے اسکے تار بگڑینگے نہیں اور نہ پردے چپکینگے۔ (۳) چند ٹکڑے چار کونوں میں ڈالدیں۔ بارش کے دنوں میں بندکمرہ میں جو بدبو پیدا ہوجایا کرتی ہے پیدا نہ ہوگی (۴) مصنوعی موتی یا جواہرات کافور و مگنیشیا کے سفوف پر رکھیں انکی آب و تاب ماند نہ ہونے پائیگی (۵) کسی باریک سوراخوں کے فوارہ کے پانی میں کافور بہت باریک کرکے ملائیں اور باغ میں چھڑکیں۔ سانپ بچھو اور رینگنے والی چیز سے امن مل جائیگا۔ یہ پانی پودوں اور گھاسوں کو ذرا بھی نقصان نہ پہنچائیگا۔ (۶) بالوں کو بڑھانے کے لئے کافور کے کسی محلول سے سر دھونا قیمتی سے قیمتی دواؤں سے بھی زیادہ زود اثر اور مفید ہے (۷) کھڑکیوں کے شیشوں کو اس سے صاف کرنے سے ان پر خوب جلا آتی ہے۔ علاوہ ازیں ان شیشوں پر مکھیاں بیٹھنے سے بڑی گھبراتی ہیں (۸) کافوری تیل (Camphorated Oil) کھانسی کام کیلئے مفید ہے (۹) دن بھر کی دوڑ دھوپ کے بعد کیمفر آئس Camphor ice جلد نکھار کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے (۱۰) ½ پونڈ کافور کا سفوف ۲ اونس بائی کاربونیٹ آف سوڈا کے ہمراہ ۱۶ اونس کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کے ٹھنڈا کریں اور بوتل میں محفوظ کرلیں۔ بغل گند کے لئے جادو کا اثر رکھتی ہے (۱۱) کیمفری چاک Camphorated Chalk سے دانت مانجھا کریں موتیوں کو شرمائیں گے۔

آنکھ اور زبان: آنکھیں بڑی نعمت ہیں ان کی بڑی احتیاط کرو۔ ان میں خرابی آئی اور زندگی کا لطف پھیکا پڑا۔ ایک آدمی ہٹا کٹا مسٹنڈا ہے اس کی بینائی خراب ہو سکتی ہے اس ایک کمی سے اس کی طاقت میں گھن سا لگا رہتا ہے۔ سفر کرتے ہوئے یا لیٹ کے ہرگز نہ پڑھیں۔ خراب روشنی میں پڑھنے سے بچو۔ آج کل چلتی تصویروں کا شوق عام ہے زیادہ نہ دیکھو۔ اگر ان سے آنکھوں کو تکلیف ہوتی ہو تو انھیں دیکھنا بہت ہی کم کردو۔ پردہ کے قریب نہ بیٹھا کرو۔ وہاں آنکھوں پر دباؤ زیادہ پڑتا ہے۔ درد سر عموماً بینائی کی خرابی سے ہوا کرتا ہے پٹھوں کی کمزوری، جی متلانا، دماغ میں اندھیرا بھی اسی سبب سے ہوجایا کرتا ہے۔

ہکلاہٹ پٹھوں کی کمزوری سے ہوتی ہے اسی کو دبانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آہستہ بولنے کی مشق کرو اور احتیاط سے سوچا کرو کہ تم کیا کہنے والے ہو جب دوسرے بولیں ختم نہ کرلیں زبان نہ کھولو۔ اکیلے میں بلند آواز سے پڑھنے کی کوشش کرو یا ایسے شخص کو سناؤ جو ہمدردی سے سنے۔ سانس لینے اور گلا چلانے کی باقاعدہ مشق سے بھی اکثر فائدہ ہوجاتا ہے۔

بدہضمی کے متعلق تدابیر: معدہ میں ہوا تھوڑی بہت تو رہتی ضرور ہے لیکن زیادتی یا کمی تکلیف دیا کرتی ہے۔ معدہ کو ایسی حالت میں آرام دینا چاہئے

اور ہر ایسی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے جن سے پیٹ میں ہوا پیدا ہو۔ تھوڑی سوڈیم بائی کاربونیٹ Sodium bicarbonate یا میکلین برانڈ سٹمک پوڈر Maclean Stumich Powder کی ایک خوراک تھوڑے سے پانی میں ملا کے پی لیں۔ پودینہ کا ذرا سا ست بھی مفید ہوتا ہے۔ اس سے تیزابیت اور خمیر دور ہو جاتا ہے۔ بعض بدہضمی کم کھانے سے بھی جاتی رہتی ہے۔ معدہ کو کام کرنے کیلئے ہضم نہ ہونے والی غذا کافی ہوتی ہے اور پھر حالت ہو جاتی ہے۔ دیر کرنا برا ہے۔ اگر تکلیف اسطرح نہ جائے تو فوراً طبیعت کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

بعض ۲۴ گھنٹے کا فاقہ کرکے بدہضمی کی روک تھام کر لیتے ہیں۔ اس درمیان میں معمولی مقدار میں گرم یا ٹھنڈا پانی پیتے رہتے ہیں یا سنگترہ یا لیموں کا پتلا کیا ہوا عرق پی لیتے ہیں۔ اس کے بعد دو تین دن سنگترہ سیب، اناس، نخ انگور یا کوئی رسدار موسمی میوہ دن میں تین مرتبہ کھاتے ہیں۔ اس کے بعد صبح اٹھتے ہی گرم پانی کا ایک گلاس۔ بیس تیس منٹ بعد ناشتہ کرتے ہیں لیکن خواہش نہ ہو تو طبیعت پر زبردستی نہیں کرتے۔ اگر بھوک کم ہے تو ذرا سا میوہ (ایک سیب یا چند انگور) کھا کے دوپہر کو کھانا کھاتے ہیں۔

بدہضمی کے اسباب یہ ہیں (۱) ہضم نہ ہو سکنے والی غذاؤں کا استعمال یا ایسی چیزوں کا کھانا جو ان کی بناوٹ کو دیکھتے ہوئے صحت کیلئے مضر ہوتی ہیں۔ ایسی چیزیں ترک ہی کر دینا بہتر ہیں (۲) ناموافق غذاؤں کا ایک وقت میں جمع کرنا یا ایسی غذاؤں کو ایک ساتھ کھانا جو ل کے معدہ میں خمیری تکلیف پیدا کر دیتی ہیں (۳) مزیدار غذاؤں کو زیادہ کھا جانا (۴) تھکی ہوئی اور بھوک نہ ہونے کی حالت میں کھانا (۵) فکر و گھبراہٹ کے وقت کھانا۔ جو قوت ہاضمہ میں خرچ ہوتی وہ فکروں میں خرچ ہو جاتی ہے (۶) غذا کا بالخصوص آٹے کی چیزوں کا کم چبانا (۷) کھانے کے وقت مائع چیزوں مثلاً پانی چار، قہوہ کا زیادہ استعمال کرنا۔ یہ چیزیں معدہ کو پھیلا کے ہاضمہ کے عرقوں کو کمزور کر دیتی ہیں (۸) طاقتور دواؤں کا استعمال کرنا جو معدہ کی اندرونی جھلی کو کمزور کر دیتی ہیں (۹) کھانے کے اوقات میں بیقاعدگی۔

تدابیر یہ ہیں (۱) آہستہ کھائیں۔ سب کھانے بالخصوص آٹے کی چیزیں خوب چبائیں۔ وہ منہ کی رال سے مل کے منہ ہی سے ہضم ہونا شروع کر دیتی ہیں (۲) سادہ اور باہم موافق غذائیں کھائیں (۳) دو تین گھنٹے بعد ہی دماغی یا جسمانی کام کرنا ہو تو گرم گرم کھانا نہ کھائیں (۴) اعتدال سے کھائیں۔ زیادہ کھانے سے ہی بدہضمی پیدا ہوتی ہے۔ پیٹ میں ہوا پیدا ہو کے مختلف بیماریوں کا باعث بن جاتی ہیں۔ زیادہ کھانا معدہ کا گناہ ہے اور زندگی کے ایام کم کرتا ہے اور آخری ایام تکلیف و رنج میں بسر ہوتے ہیں (۵) خوب پیٹ بھر کے کھانے سے قبل خوب آرام کر لینا چاہئے۔ جسم تھکا ہوا ہو۔ ہاضمہ سست پڑ کے بدہضمی پیدا کر دیتا ہے، (۶) کھانے کے وقت دماغ کو آرام سے رکھیں۔ اس وقت فکر یا جھگڑے کے معاملے پیش نہ ہونے چاہئے۔

بدہضمی کی علامات یہ ہیں۔ پیٹ میں وزن، چڑچڑاہٹ، پھیلاؤ، نفخ، پھر طبیعت چڑچڑاہٹ یا کوئی اور ناخوشگوار صورت محسوس ہونے لگتی ہے ایک وقت وہ آتا ہے کہ غذا جزو بدن بننی بند ہو جاتی ہے اور معدہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

بقیہ بزم مسلمہ۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ یہ صدمہ اچانک آپڑا۔ سب مسلم بہنوں اور بھائیوں سے التماس ہے کہ مرحوم کیلئے اور ہم غم نصیبوں کیلئے دعا فرمائیں۔ مبلغ ایک روپیہ کی حقیر رقم بھیج رہی ہوں۔ کسی نادار بہن کے نام ایک سال کیلئے رسالہ جاری کر دیں۔ (راقمہ غمزدہ بیگم ظفر حسین)

اگست ۱۹۳۸ء کے پرچے میں بیگم صاحبہ محمد اسمٰعیل نے بواسیر کا دیسی آزمودہ نسخہ دریافت کیا ہے۔ یہ نسخہ آزمودہ ہے۔ خوب کلاں بازار سے ایک آنہ کی منگوائیں اسے صاف کرکے ایک ہی وزن کی سات پڑیاں بنالیں قمری مہینہ کی یکم سے لیکر سات تاریخ تک ایک پڑی ہر روز نہار منہ روا دسوجی کے حلوے میں رکھکر کھائیں۔ حلوے کے بغیر نہیں کھائی جاسکتی۔ دو چار ماہ کے استعمال سے انشاء اللہ تکلیف بالکل رفع ہو جائیگی تاریخوں کا خیال ضرور رکھیں ورنہ فائدہ نہ ہوگا۔ (بیگم خواجہ محمد شریف راولپنڈی)

ڈاکٹر صدر الدین ایل۔ ڈی۔ ایس ستی دھر مسالہ نے جو پائیوریا کی دوائی مسلمہ ماہ جولائی میں بعنوان "شہد اور اسکا استعمال" تحریر کی تھی ڈاکٹر صاحب ممدوح براہ کرم اس کا طریقہ مفصل طور پر لکھیں کہ آیا وہ تمام ادویات ایک ہی دفعہ ملاکر رکھ لیں یا بوقت ضرورت ملائی جائیں یا کوئی اور نسخہ اس سے بہتر ہو تو وہ تحریر فرمائیں۔ نیز پرہیز وغیرہ بھی بتائیں۔ میرے دانتوں میں سے چھ ماہ سے پیپ آتی ہے۔ میں نے بہت علاج کئے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اب ڈاکٹر صاحب براہ مہربانی ستمبر یا اکتوبر کے مسلمہ میں اسکا مفصل حال لکھکر مشکور فرمائیں۔ (دختر آغا محمد یعقوب خاں ریٹائرڈ انجنیر لدھیانہ)

رسالہ مسلمہ ماہ اگست کے صفحات بزم مسلمہ میں صفحہ ۲۸ پر بعض بہنوں نے چند امراض کے متعلق سوالات شائع کروائے ہیں جنکا انھوں نے ماہ ستمبر کے مسلمہ میں جواب مانگا ہے لہذا بندہ طبی نکتہ نگاہ سے انکے جوابات برائے اشاعت ماہ ستمبر ارسال خدمت کرتا ہے کیا ہی اچھا ہو کہ اگر آپ ایسے استفسارات کے اوپر نمبر وغیرہ باقاعدہ دیا کریں۔

نمبر ۱ و ۲ سوال تقریباً ایک ہی ہیں۔ ہر دو کے لئے ہی جواب موزوں ہے زکام نزلہ چھینکوں کا بکثرت آنا اور ضعف دماغ کیلئے اول مسہل لیکر طبیعت کی اصلاح کرکے ایک ہفتہ رات کو سوتے وقت برشعشا ۱ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ کے استعمال فرمائیں۔ اسکے بعد اطریفل کشنیزی نسخہ خاص خانہ ساز بوقت صبح نہار ۱ تولہ روزانہ استعمال فرمائیں کچھ عرصہ تک مداومت فرمانے سے انشاء اللہ تعالیٰ تمام شکایات رفع ہو جائینگی۔

سوال نمبر ۳ یہ ہے کہ سر کے بال ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے ہیں اسکے لئے ہفتہ میں کم از کم تین مرتبہ سر کو اس طریق سے دھویا کریں یعنی افسنتین ۶ ماشہ ریٹھکا ترش بیری کے پتے ۲ تولہ۔ سرسوں ۱ تولہ۔ ان کو گھوٹ کر دہی میں ملاکر اور ایک تولہ سرسوں کا تیل ملاکر اس سے سر کو دھوئیں۔ ہفتہ میں تین مرتبہ ایسا کریں انشاء اللہ تعالیٰ بفضلہ کا شرطیہ علاج ہے۔ بندہ کے تجربات میں سے ہے۔ علاوہ ازیں سر کو دوسرے تیلوں کی بجائے روغن لبوب سبعہ لگایا کریں جو ہمدرد صحت دواخانہ دہلی سے ۲ر تولہ کے حساب سے آپکو مل سکتا ہے۔

جس بہن کو عرصہ ۱۲ سال سے بعد از غذا قے ہو جاتی ہے وہ بوقت صبح نہار جوارش عود ترش ہمراہ عرق برنجاسف ۵ تولہ کے استعمال فرمائیں اور بعد ایک ہفتہ کے طبیعت کے احوال سے مطلع کریں۔

صفحہ نمبر ۲۹ - سوال نمبر ۳ - بواسیر کا دیسی نسخہ۔ نسخے تو بہت ہیں۔ لیکن دوائی تیار نہایت مجرب اور کارگر میری ہے جو درخواست پر ارسال کرسکتا ہوں۔ (حکیم عظمت علیخاں مستند تمغہ یافتہ محلہ جدید نمبر ا لدھیانہ)

ماہ اگست کے "مسلمہ" میں کسی بہن نے دوسوتی کے کام کی کتاب کا نام دریافت کیا ہے بہن صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ دوسوتی کا کام یعنی کراس اسٹیچ ورک کی کتاب آپکو مندرجہ ذیل پتہ سے ملیگی۔ پتہ یہ ہے دفتر "عصمت"

کوچہ چیلاں دہلی۔ (وسیم فاطمہ علویہ جونپور)

برزم مسلمہ میں Bhanoo Hair Tonic کی تعریف بہن "و۔ب۔
فورٹ بمبئی" سے سنکر میری ایک عزیز سہیلی نے بال بڑھانے کے شوق میں دو شیشیاں منگوالیں۔ ابھی دو تین دن استعمال کرنے نہ پائی تھیں کہ یہ خط موصول ہوا۔ کہ یہ تیل سراسر دھوکا ہے۔ بجائے بالوں کو فائدہ پہنچانے کے قبل از وقت سفید کر دیتا ہے۔ اور چار آنے کے تیل کی شیشی ایکروپیہ چودہ آنے میں بیچی جاتی ہے۔ بہن و۔ب صاحبہ مہربانی سے جواب تحریر فرمائیں کہ کیا یہ درست ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مسلمان بہن اس طرح ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں۔ قیمت کے لحاظ سے ایک تو آج کل کے زمانے میں جبکہ روپے کی اتنی قلت ہے۔ اتنا نقصان ہوا۔ پھر بالوں کو بھی نقصان پہنچے یہ کہاں کا انصاف ہے۔ اشتہاری دھوکہ سے بچنے کیلئے مسلمہ بہن آپس میں صلاح مشورہ کرتی ہیں کہ مفید ادویات سے آگاہ ہوسکیں۔ ایک بہن اگر نقصان اٹھا چکی ہے تو اور نہ اٹھائیں۔ اگر یہ اشتہاری پروپیگنڈا بزم مسلمہ میں بھی ہونے لگا تو دھوکہ سے بچنے کا کوئی راستہ نہ رہا۔ اسطرح بہت سی ضرورتمند بہنیں مفید مشورات سے محروم رہ جائینگی۔ کیونکہ دھوکا اور سچائی میں تمیز نہ ہوسکیگی۔ (مبارک محمد حسین لاہور چھاؤنی)

(**مسلمہ:**۔ محترمہ مبارک محمد حسین صاحبہ نے اپنی اس تحریر کے ساتھ بمبئی کے کسی گمنام صاحب کا وہ خط بھی بھیجا ہے جسکی بنا پر یہ کچھ لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بازاری چیزیں عموماً ناقابل اعتبار ہوتی ہیں کیونکہ انکی تعریف میں یا تو بہت مبالغہ کیا جاتا ہے یا وہ فی الاصل ناقص ہوتی ہیں اور قیمت عموماً بہت زیادہ رکھی جاتی ہے۔ انکے خلاف آواز اٹھنی چاہیئے مگر خط لکھنے والے کی تحریر سے ہمدردی کے جذبات ظاہر ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ سچ کہتے ہوں کہ یہ تیل الٹا نقصان دہ اور درحقیقت بہت کم قیمت کا ہے لیکن اپنے گمنام رہنے سے موصوف نے اپنی آواز کی قوت کم کر دی ہے بہتر یہی ہے کہ جن بہنوں نے یہ شیشیاں منگوائی ہیں وہ استعمال جاری رکھیں اور اس تیل کے برے اثرات محسوس ہوتے ہی ترک کرکے دفتر مسلمہ کو اس سے اطلاع دیں تاکہ اس کے اثرات کا اعلان کر دیا جائے۔ وہ بہنیں جنھیں اس سے پہلے تیل "بھانو ہیر آئل" کے استعمال کا موقعہ ملا ہے وہ بھی اپنے تجربے سے دوسری بہنوں کو آگاہ کریں تاکہ اس تیل کے متعلق صحیح رائے قائم کی جاسکے۔)

بہن شمیم (از گیودھا) نے اگست کے "مسلمہ" میں لکھا تھا کہ بال لگاتار ٹوٹ ٹوٹکر گر رہے ہیں بفا بھی بہت کثرت سے ہے سر میں ہر وقت درد رہتا ہے عرض ہے کہ میری ایک سہیلی جو سشن جج کی بیوی تھی اسکے بالوں کی کیفیت بھی ایسی ہی تھی آخر انھیں اس آزمودہ نسخہ سے شفا حاصل ہوئی ہے گائے کا خالص کچا دودھ ۵ تولہ لیکر بالونکو جڑ تک خوب تر کرو اور ایک گھنٹہ اسی حالت میں چھوڑ دو۔ بعد اسکے دہی ملکر سر کو دھو لو پھر تیل سرسوں (کچی گھانی) کا لگاؤ انشاءاللہ تعالیٰ بال بہت جلدی بڑھینگے اور سر درد جاتا رہیگا۔ بفا کو بھی فائدہ ہوگا۔ اگر ضرورت سمجھو تو کوئی خوشبو وغیرہ لگالو۔

بہن بیگم محمد اسمٰعیل نے چھائیوں کی دوائی رسالہ مسلمہ میں لکھی تھی یہ دوائی ہم نے بارہا استعمال کی ہے۔ بہت اچھی چیز ہے۔ ان چیزونکو کھرل کر لیا جائے جب بہت باریک ہو جائے تو پانی میں ذرا گھول لیں پھر آہستہ آہستہ منہ پر ملتے جائیں۔ جب سویاں کی طرح ہوکر اتر جائے تو گھنٹہ بعد منہ کو دھو لو۔ اس کو ابٹنا بھی کہتے ہیں۔ چہرا بھی طائم ہو جائیگا۔ انشاءاللہ جلدی آرام ہوجائیگا نسخہ مغز بادام ۲ تولہ۔ سرسوں ۱ تولہ۔ بیسن ۱ تولہ۔ ضرورت پڑے تو ۳ بوند تیل کچا ڈال لو۔
(اہلیہ جناب راجہ علی اکبر خاں صاحب رئیس گوجرانوالہ)

میں نے اگست کے مسلمہ میں بہن شمیم کے بالوں کے ٹوٹ ٹوٹکر گرنے کا پڑھا۔ میری ایک عزیزہ کے بال بھی اسطرح ٹوٹ جاتے تھے۔ انھوں نے "بینظیر ہیر ٹانک" "Be-Nazir Hair Tonic" استعمال کی جو کہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ قیمت ۲ روپے فی شیشی۔ ملنے کا پتہ:۔ نذیر احمد گورنمنٹ فارمیسی

نزد جھنڈی گجرات۔ پنجاب۔ (ممتاز جہاں بیگم خریدار مسلمہ)

محترمہ خواہر سعیدہ بیگم صاحبہ انبالوی کی خدمت میں جواباً عرض ہے کہ کراس اسٹیچ ورک (دو سوتی) کے کام کی کتاب آپ مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں آپکے حسب خواہش نمونے ملینگے اور بہترین استانی ثابت ہوگی۔ اردو میں اپنے موضوع پر پہلی کتاب ہے۔ میں نے خود اسے منگایا جو نہایت مفید ثابت ہوئی۔ خواہر محترمہ اگر منگائیں تو پسند آنے پر خاکسار کو بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں۔ پتہ یہ ہے:۔ دفتر "عصمت" کوچہ چیلاں دہلی۔ قیمت کتاب۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔ (الماس سلطان شہر راولپنڈی)۔

کوئی مسلمہ بہن یا بھائی آملے کے تیل کی ترکیب بتائیں کیسے بنائے ہیں اور اگر کوئی چیز جس سے بال لمبے ہوجائیں، وہ بھی اسی میں شامل ہو سکے تو بہتر ہے نہیں تو الگ لکھکر شکریے کا موقعہ دیں۔ رشیدہ خاتون واحدی کپور تھلہ۔

مجھے ایسی کتاب مطلوب ہے جس میں بچوں کے فراک وغیرہ اور چلن کے خوبصورت نمونے ہوں امید ہے اکتوبر کے مسلمہ میں کوئی بہن ضرور اس کتاب کا نام لکھیں گی۔ (اہلیہ راجہ علی اکبر خان رئیس اعظم گوجرانوالہ)۔

اگر کسی بہن کو منہ کے مہاسوں یعنی کیلوں کے نکلنے اصیالوں کے گرنیکی کوئی دوا معلوم ہو بذریعہ رسالہ مسلمہ اطلاع دیں ممنون ہوں گی۔ (دختر محمد عبدالخالق حیدر آباد دکن)

ہمارے ہاں ایک شخص کو کئی سالوں سے بواسیر خونی کا عارضہ لاحق ہے مسلمہ پڑھنے والوں سے استدعا ہے کہ اگر کسی بہن یا بھائی کو اس موذی مرض کا آزمودہ مجرب نسخہ معلوم ہو تو وہ براہ کرم ضرور بالضرور بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں۔ براہ مہربانی دوائیوں کا عام فہم نام۔ وزن دوائی بنانے کی ترکیب اور طریقہ استعمال ٹھیک ٹھیک اور واضح طور پر لکھیں۔ ممنون ہونگی۔ (اہلیہ احمد یار سدوزئی پشاور)

عرصہ دراز سے میری بڑی ہمشیرہ کے چہرے پر داغ پڑ گیا ہے جس سے کہ چہرے کی خوبصورتی بھی جاتی رہی ہے چہرے پر ایک مسہ نکل آیا تھا۔ اس پر سجی اور چونا لگا دیا گیا۔ اس نے ایک گہرا نشان ڈالدیا۔ بہت سے علاج کرائے لیکن کوئی کارگر نہ ہوا۔ آخرکار اپنی تمام مسلمہ بہنوں اور بھائیوں سے استدعا ہے کہ برائے مہربانی کوئی مجرب دوا کھانے یا لگانے کی بذریعہ مسلمہ تحریر کریں میں سوائے دعائے اسکا عوض نہ دے سکونگی۔ امید ہے کہ کوئی نہ کوئی بہن ضرور ممنون ہونے کا موقع دیگی۔ (ایک مسلمہ بہن خریداری نمبر ۱۰۶۸)

تقریباً عرصہ ایک سال کا ہوا کہ میری ہمشیرہ کے چہرہ پر بھورے بھورے رنگ کے داغ چھائی کے قسم کے گالوں پر ناک پر اور بھوؤں کے اوپر پڑ گئے ہیں باوجود بہت قسم کی دوائیاں استعمال کی ہیں۔ بالکل فائدہ نہیں ہوا۔ اسلئے میں درخواست کرتی ہوں کہ ناظرات مسلمہ میں سے کوئی بہن ازراہ کرم کسی ایسے نسخہ سے بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں جسکے استعمال سے یہ داغ دور ہوجائیں اور چہرہ صاف ہوجائے ممنون ہونگی۔ مگر اسبات کا خیال رہے کہ نسخہ آزمودہ ہو بجائے فائدہ نقصان نہ ہو۔ اور نیز میری پھوپھی صاحبہ عرصہ تین سال سے مرض گٹھیا میں مبتلا ہے۔ تمام جوڑوں پر ورم اور درد ہے۔ جسکی وجہ سے اٹھنے بیٹھنے میں سخت تکلیف ہے اگر کسی بہن یا بھائی کو کوئی مجرب اور آزمودہ نسخہ معلوم ہو۔ برائے مہربانی بذریعہ رسالہ مسلمہ مطلع فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ (نمبر خریداری ۵۰۲۰۔ لدھیانہ)۔

میں نہایت رنج و قلق سے اطلاع دیتی ہوں کہ برادر مکرم جناب خانبہادر آغا محمد علی صوفی صاحب رئیس اعظم جالندھر ساڑھے تین ماہ کی طویل علالت کے بعد ۱۴ اگست ۳۴ء بروز اتوار ساڑھے آٹھ بجے صبح رہرو عالم جاودانی ہوئے اور ہمیں غم و اندوہ میں مبتلا چھوڑ گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ برادرم خانصاحب میاں احمد علی صوفی افسر زراعت فیروزپور انکے نزع کے وقت موجود تھے۔ برادر محمود علی صوفی آئی سی ایس سشن جج پشاور میت کو کندھا دینے کے وقت پہنچ گئے۔ جنازہ کیساتھ لوگوں کا اژدحام تھا میرے والد بزرگوار حضرت صوفی اکبر علی صاحب کے انتقال کے

بقیہ دیکھو صفحہ

کیا آپکا گھر ان کتابوں
روحوں کے کرشمے :- مرنیکے بعد روحیں کیا کام کرتی ہیں
پاس ہی ہیں۔ لیکن ہم میں ان
ہو گی۔ روحیں بوقت ضرورت ملنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کتاب میں
ہیں۔ کہ جب تک کتاب ختم نہ ہوجائے ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی۔ لیکن
روح القرآن :- یہ قرآن مجید کی کلید ہے۔ دنیا کی
منگا منگا کر ترجمان بنا رہے ہیں۔ کلام
قرآن پاک کے مضامین کی فہرست موجودہ زمانے کی ضروریات کو
تفسیر ہے ہیں سورتوں کے مطالب اور ان کے مضامین کے خلاصہ
اور آیت کی ترتیب سے دی گئی ہے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ
ماں بچہ کی نگہداشت :- گھر گھر بچوں کی بے وقت
ہماری زندگی واقعی
کے لئے بیج ہی کا تعویذ ہے۔ ان کی خانگی تکالیف و مصائب سے
مسلمہ بہنو!
میں رسالہ "نور" کی خریدار ہوں (جسکا اشتہار رسالہ مسلمہ میں چھپتا ہے) اور
اپنی مسلمہ بہنوں کو بھی صلاح دیتی ہوں کہ وہ بھی "نور" کی خریدار بنیں میں نے
نور کو امید سے بڑھ کر پایا ہے اسکا مطالعہ بہنوں کیلئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔
(سعیدہ بیگم انبالوی دختر قدرت اللہ)
مذکورہ عبارت اگست ۱۹۳۸ء کے مسلمہ میں ہماری درخواست کے بغیر شائع کرائی گئی ہے
اس سے "نور" کی عمدگی اور قبولیت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ تاہم مزید
اطمینان کیلئے نمونۃً ایک پرچہ مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔ سالانہ چندہ
اندرون ملک سے ایک روپیہ غیر ممالک سے ۲ شلنگ ضخامت ہر ماہ ۴۴
صفحات تقطیع مسلمہ کے برابر ہے۔
ناظم مجلہ "نور" جالندھر شہر
احکام شب برات
رسالہ معراج النبی

نرخنامہ اشتہارات مسلمہ

ٹائٹل پیج کا بیرونی حصہ - سالم صفحہ سالانہ	۱۵۰/-/-
" " " " ماہوار	۱۵/-/-
" " " نصف صفحہ سالانہ	۸۰/-/-
" " " " ماہوار	۸/-/-
" " چوتھائی " سالانہ	۴۵/-/-
" " " " ماہوار	۴/۸/-
اندرونی صفحات - سالم صفحہ سالانہ	۸۰/-/-
" " " ماہوار	۸/-/-
" نصف " سالانہ	۴۵/-/-
" " " ماہوار	۴/۸/-
" چوتھائی " سالانہ	۳۰/-/-
" " " ماہوار	۳/-/-
چوتھائی صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت کم از کم سالانہ	۲۰/-/-
" " " ماہوار	۲/-/-

اشتہار برائے شادی کم از کم ۴/-/- فی اشاعت ہوگا۔

مسلمہ

میں

اشتہار دیکر اپنی تجارت کو

فروغ دیجئے

عرصہ دراز سے میری بڑی ہمشیرہ کے چہرہ پر داغ پڑگیا ہے جس سے کہ
بدصورتی بھی جاتی رہی ہے چہرے پر ایک مسّہ نکل آیا تھا۔ اس پر
تیزاب لگا دیا گیا۔ اس نے ایک گہرا نشان ڈالدیا۔ بہت سے علاج کرائے لیکن
فائدہ نہ ہوا۔ آخرکار اپنی تمام مسلمہ بہنوں اور بھائیوں سے استدعا ہے
کہ مہربانی کوئی مجرب دوا کھانے یا لگانے کی بذریعہ مسلمہ تحریر کریں میں سوائے
شکریہ کے اسکا عوض نہ دے سکونگی۔ امید ہے کہ کوئی نہ کوئی بہن ضرور ممنون
ہونے کا موقع دینگی۔ (ایک مسلمہ بہن خریداری نمبر ۱۶۸)

تقریباً عرصہ ایک سال کا ہوا کہ میری ہمشیرہ کے چہرہ پر چھوٹے چھوٹے
داغ چھائی کے قسم کے گالوں پر ناک پر اور بھوؤں کے اوپر پڑ گئے ہیں باوجود
کئی دوائیاں استعمال کی ہیں۔ بالکل فائدہ نہیں ہوا۔ اس لئے میں درخواست
کرتی ہوں کہ ناظرات مسلمہ میں سے کوئی بہن ازراہ کرم کسی ایسے نسخہ سے بذریعہ مسلمہ

عورتوں ایام کی خرابیوں اور ہر قسم کے سوال [illegible] پیدا [illegible]
سے [illegible] بیقاعدگی اور اس کی خرابیوں کو دور کرتی ہے [illegible] تمام زنانہ پوشیدہ
پرانی امراض کا یقینی علاج ہے (۳) زرد اور لاغر عورتوں کے لئے مقوی ہے
درد سر اور کمر اور پیڑو کی درد کو پہلی ہی خوراک سے آرام ہو جاتا ہے۔ خوراک کا
ذائقہ شیریں۔ قیمت دو روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔
اہل لاہور دیلی رام اینڈ برادرز کیمسٹس انارکلی سے خریدفرمائیں

بواسیر کے مریضوں کو مژدہ

پائیلزون رجسٹرڈ

ہر قسم کی بواسیر کیلئے مفید ہے۔ ایک ہی دفعہ کے [illegible]
خونی کا نام و نشان نہیں رہتا۔ باقاعدہ استعمال [illegible]
[illegible] کیلئے بند ہو جاتا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ
وی۔ پی پارسل منگوانے کا پتہ

[illegible] فارمیسی [illegible]

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَ اِذْ	قُلْنَا	لِ اَل مَلٰٓئِكَةِ	اُسْجُدُوْا	لِ اٰدَمَ
اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَ

فَ سَجَدُوْا	اِلَّا	اِبْلِیْسَ	اَبٰی	وَ
تو ان سب نے سجدہ کر دیا	چھوڑ کر	ابلیس کو	اُسنے نہ مانا	اور

تو ان سب نے سجدہ کر دیا بجز ابلیس کے اُسنے سر پھیر دیا اور

اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)

اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنَ	اَلْكٰفِرِيْنَ	۳۴
اپنی بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

اپنی بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا (۳۴)۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	يَا اٰدَمُ	اُسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے آدم	بس	تو	اور

اور ہم نے کہا: اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	كَ	اَل جَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

(دونوں) اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھاؤ

سرپرست: محترمہ بیگم نوابزادہ لیاقت علی خان صاحب وزیر اعظم پاکستان

نگران: انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ: ایک روپیہ * ممالک غیر سے تین شلنگ * فی پرچہ ۲ /

(کتابت: محمد خوشنویس جالندھری)

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں :-

۱۔ رسالہ انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۳۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو جوابی ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ بھیجنا چاہئے۔

۵۔ خط وکتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں :

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے مختص ہے اس لئے اسلامی تمدن وتہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

۳۔ روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴۔ مضمون مختصر ہو۔

۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

۶۔ پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب وحیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

۲۔ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳۔ اجرت بہرحال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دارالقرآن سے شائع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۷ — نومبر ۱۹۳۸ء۔ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ — نمبر ۵

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری گزارشیں

رمضان شریف :-

مومنین و مومنات کی ترقی ایمان کا سالانہ امتحان پھر آگیا - اہل ایمان صرف اللہ کے لئے بھوک پیاس کے دن کاٹ رہے ہیں اور صرف اللہ کے لئے تمام نفسانی خواہشوں کو روک رہے ہیں اس کے صلہ کا اندازہ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ سے ہوسکتا ہے - یعنی" میں (خدا) خود اس کی جزا ہوں"- اللہ کی رحمت ذاتیہ اور اس کے انعامات اعداد وشمار سے باہر ہیں اور قیاس سے افزوں - سبحان اللہ الرؤف الرحیم - سبحان اللہ الودود الوہاب -

خدا ہمیں توفیق بخشے کہ اس بابرکت مہینے کی عظمت کو دل نشین کرسکیں اور تمام شرائط صیام کو بجالا کر اس کی رضا حاصل کرسکیں اور یہ سب سے بڑی مراد ہے جو انسان کو مل سکتی ہے -

عید مبارک :-

رمضان شریف کی امتحانی بندشیں کھل جانے کے بعد آسمانی برکتوں کے حاصل ہونے کی خوشی میں عید الفطر کے دن لطیف و لذیذ، حلال و طیب چیزیں کھائی جائینگی، اچھا لباس پہنا جائیگا - جاں پرور خوشبوئیں لگائی جائینگی - صدقہ فطر ادا کرنے کے بعد اللہ کے فرمانبردار بندے تمام گرد و نواح سے جمع ہوکر عیدگاہ میں خدا کے حضور دوگانہ ادا کرینگے - اور تمام دن تفریح و مسرت میں گزارینگے -

یتیموں اور محتاجوں کی عید :-

اللہ کے محبوب بندے یتیم و مسکین بچوں کی خوشیوں کے سامان کی فراہمی سے بھی غافل نہونگے - وہ اپنے بچوں کے ساتھ ان کے لباس اور ان کی عیدی بھی مہیا کرینگے - یہ دردمندی اور یہ کرم خداوند کریم کی بارگاہ میں بے حد پسند کیا جائیگا -

مدرسۃ البنات کی نادار بیکس اور یتیم بچیاں قوم ہی کی سرپرستی میں ہیں اور آپ ہی کے دست کرم کی محتاج ہیں - یقین ہے کہ آپ عید کی خوشی میں ان کو بھی شریک کریں گے - خداوند تعالے آپ کی خوشیوں میں اور اضافہ کرے گا اور اپنی رحمت نازل فرمائیگا

تمام مسلمہ بہنوں اور مسلم بھائیوں کو

حضرت عباس مدظلہ کی صحت:-

پچھلے دنوں محترم بانی مدرستہ البنات حضرت عبدالحق عباس پر مختلف امراض کے شدید حملوں نے پریشانی کا جو عالم پیدا کر دیا تھا۔ وہ تمام قوم کے لئے رنج و غم کا موجب بن گیا تھا۔ شکر ہے اس ذاتِ کریم کا جس نے اپنی رحمت سے انھیں پھر نئی زندگی بخشی ہے۔ ان کا مرض خطرات کی حد سے نکل گیا ہے اور جسم میں ایک حد تک توانائی بھی آگئی ہے۔ خدا نے چاہا تو دو ایک ہفتے تک مزید قوت آجائیگی۔ خدا کرے آنے والی عید تک وہ ایسی بہتر حالت میں ہوجائیں کہ عید کا دن دوہری خوشیوں سے آئے۔

شکریہ:-

جناب موصوف ان تمام بہنوں اور بھائیوں کے سپاس گذار ہیں جن کی محبت بھری دعائیں اور خدا کے حضور میں مخلصانہ التجائیں قبول ہو رہی ہیں اور ان کی صحت عود کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے" ذرا قوت آلے۔ ان سب کرم فرماؤں کی عنایات و نوازشات کا شکریہ خود بھی ادا کروں گا جن کے عیادت نامے روحانی مسرت کا سامان ہو کر آتے رہے ہیں"

"مسلمہ" کی ترقی کے مشورے:

رسالہ مسلمہ چھ سال سے جاری ہے۔ اس کی خدمات کس حد تک قبولیت کا شرف حاصل کر چکی ہیں اس کی سند پڑھنے والوں ہی سے ملتی ہے۔ لیکن اتنی عرض ہم کر سکتے ہیں کہ "مسلمہ" نے ہمیشہ اپنی بساط سے بہت بڑھکر خدمت گذاری کا حوصلہ کیا ہے۔ اب تک ہزاروں روپے کا خسارہ اور صرف گذشتہ سال آٹھ سو کا گھاٹا برداشت کر لینا اور پھر اسی دل گردے سے خدمت کئے جانا شاید اپنی مثال آپ ہے۔ یہ سب اللہ کا فضل ہے ورنہ ایسی منزلوں پر عزم ڈگمگا جاتا ہے۔ اصول ترک کر دئے جاتے ہیں۔ ایمان ڈانواڈول ہو جاتا ہے اور ثبات و استقلال کے قدم لغزشوں پر لغزشیں کھا کر اکھڑ جاتے ہیں۔ یہ مسئلہ ایسا نہیں کہ محترم ناظرات و ناظرین کی توجہ گرامی اس طرف مبذول کرانے میں توقف سے کام لیا جائے۔

اس بارے میں محترم خریداروں سے ہماری ایک استدعا رہی ہے کہ اس کے پڑھنے والوں کا حلقہ وسیع کیا جائے اور مسلمہ کی آواز زیادہ کانوں میں پہنچے۔ یہی ایک التماس ہے جس کا بار بار اعادہ کیا جاتا رہا ہے۔ جن بہنوں اور بھائیوں نے اس التماس کو قبول کیا ان کے اسمائے گرامی ان کے مہیا کردہ خریداروں کی تعداد سمیت "مسلمہ" میں شائع ہو جاتے ہیں۔ اور

اور ہم ان کے شکر گزار ہیں لیکن ایک روپیہ سالانہ چندہ کی رقم اتنی قلیل ہے کہ غریب بہنوں اور بھائیوں میں بھی اس کی خریداری کی تحریک کرنے میں دشواری نہیں ہوسکتی۔ اور یہ امر آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہتا ہے۔ اگر ہر محترم خریدار یہ تہیہ کرلے کہ دو خریدار جلد پیدا کرنے ہیں تو یہ بات کچھ مشکل نہ ہوگی۔ لیکن مسلمہ کو اپنے مقاصد میں آسانی ہوگی۔ بعض ہمدرد خریدار اپنے مخلصانہ مشوروں سے عزت بخشتے رہتے ہیں جن میں بعض امور بہت قابل قدر ہوتے ہیں۔ ہماری اس سلسلے میں استدعا ہے کہ تمام خریدار بہنیں اپنے ان قیمتی مشوروں سے مستفید فرمائیں جو مسلمہ کی ترقی میں معاون ہوں۔ ہم "مسلمہ" میں ان کا اندراج کرتے رہینگے اور اس کے بعد ایک آخری پروگرام طے کرنے کے قابل ہوسکیں گے (ادارہ)

مدرستہ البنات

رمضان المبارک :۔

یہ مسعود و بابرکت مہینہ اپنی تمام سعادتوں اور مسرتوں کے ساتھ آیا تو مدرستہ البنات کی طالبات نے پورے اسلامی جوش اور فرمانبرداری کے کامل اظہار کے ساتھ اس ماہ مبارک کو خوش آمدید کیا اور حکم خداوندی کے سامنے سر نیاز خم کردیا۔ اس ماہِ سعید کے انوار نے مدرستہ البنات کی فضا کو پوری طرح جگمگا دیا اور اللہ تعالےٰ کے لطف و اکرام سے مالامال کردیا۔ تمام طالبات (جو روزے رکھ سکتی ہیں) اللہ کے فضل سے نہایت شوق اور پابندی کے ساتھ روزے رکھتی ہیں۔

نمازِ تراویح :۔ حسب دستور نماز تراویح نہایت شان اور اہتمام کے ساتھ پڑھی جاتی ہے اور محترمہ حافظہ قاریہ سرور سلطانہ معلمہ مدرستہ البنات اپنی مخصوص خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم سنا رہی ہیں۔

سالانہ جلسہ :۔ زمانہ جلسہ کی تاریخیں بالکل قریب آپہنچی ہیں۔ طالبات و معلمات محترمات تیاری جلسہ میں مصروف ہیں۔

سعی مشکور : سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی زمانہ تعطیلات میں مدرستہ البنات کی طالبات اور بعض معلمات محترمات نے زرِ چندہ فراہم کیا جس کی مجموعی تعداد قریباً آٹھ سو ہے (پوری تفصیل مسلمہ کے صفحات پر کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)۔ اللہ تعالیٰ قوم کی ان جواں ہمت بچیوں کو ترقی کے بام پر پہنچائے اور کارہائے نمایاں انجام دینے کی توفیق نیک مرحمت فرمائے آمین۔

ایک غلطی کی تصحیح :۔ گذشتہ ماہ کے مسلمہ کے صفحہ ۱۶ کی آخری سطر پر بیگم یحییٰ علی خان کی جگہ بیگم ضیاء اللہ خان لکھا گیا ہے۔ ناظرات صحیح فرمالیں۔

ایصال ثواب: جناب شیخ محمد غریب صاحب تحصیلدار فیروز پور کے صاحبزادوں کی طرف سے مبلغ دس روپے کی رقم غریب طالبات کی امداد کے لئے موصول ہوئی ہے۔ یہ رقم انھوں نے اپنی والدہ محترمہ کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے بھیجی ہے۔ جزاہم اللہ خیر الجزا۔ حمیرا سر معلمہ

محترمہ استانی اصغری بیگم صاحبہ و استانی کنیز فاطمہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گورداسپور نے انجمن مدرسۃ البنات کے لئے زر چندہ فراہم کرنے میں میری جو اعانت فرمائی ہیں اسکے لئے ان کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہوں۔ خدا ان دونو بہنوں کو جزائے خیر دے۔ خاکسار رشیدہ (معلمہ مدرسۃ البنات جالندھر)

حضرت مولانا خواجہ عبدالحی پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کی رائے گرامی مدرسۃ البنات کے متعلق

اواخر مئی میں مجھے جالندھر حاضر ہونے کا اتفاق ہوا۔ مدرسۃ البنات کا تذکرہ برابر اخبارات میں پڑھتا رہتا تھا اس لئے قدرتی طور پر اس کے دیکھنے کا شوق تھا۔ مولانا عبدالحق صاحب نے اس کے لئے مواقع فراہم کردئے۔ مختلف جماعتوں کا امتحان لیا۔ اردو سے عربی میں ترجمہ کرایا۔ صرف ونحو کے سوالات پوچھے۔ ان کی دستکاری کے نمونے دیکھے۔ ان سب سے میں بے انتہا خوش ہوا اور اپنی امید اور توقع سے بڑھکر پایا۔ طالبات کا لب ولہجہ بہت اچھا تھا۔ قرآن پاک قواعد قرأت کے مطابق پڑھتی تھیں۔

دارالاقامہ میں ہرطرح صفائی و ستھرائی تھی مگر جگہ کی قلت کی وجہ سے کمرے چارپائیوں سے بھر پور تھے۔ گذرنے کے لئے بھی جگہ بمشکل ملتی تھی۔ کھانے کا انتظام بالکل قابل اطمینان تھا۔

لڑکیوں کی تعلیم کا مسئلہ نہایت ہی اہم اور غور طلب ہے۔ انگریزی مدارس تو ہماری بچیوں کے لئے بالکل نامناسب ہیں۔ مولانا عبدالحق صاحب نے اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ اپنی کوشش میں اس وقت تک کامیاب ہیں اگرچہ ان کی راہ میں مشکلات وموانع کی کثرت ہے لیکن وہ اگر استقلال کے ساتھ اس کام میں لگے رہے اور مسلمانوں نے بھی ان کی ہرطرح سے مدد کی تو انشاءاللہ اس تحریک کے نہایت شاندار نتائج ظاہر ہونگے اور آنے والی نسلیں مولانا عبدالحق کی

شکر گزار ہوں گی۔

قرول باغ۔ نئی دہلی
۱۹؍ اکتوبر ۱۹۳۸ء

عبدالحی
پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ

آتاترک غازی مصطفےٰ کمال کی وفات

یہ دردناک خبر تمام دنیائے اسلام میں نہایت حزن و ملال سے سنی گئی کہ اسلام کے مجاہدِ اعظم صدر جمہوریہ ترکیہ غازی مصطفےٰ کمال آتاترک ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو بارہ بجکر پینتیس ۳۵ منٹ پر ۵۷ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

غازی مرحوم کچھ مدت سے بیمار چلے آرہے تھے۔ ماہ اکتوبر میں آپ کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اسکے بعد افاقہ ہوگیا اور آپکی صحت کی امید بندھ گئی تھی لیکن یوم وصال سے دو روز پیشتر حالت پھر خراب ہوگئی اور بیہوش ہوگئے اور یہ بیہوشی آخر دم تک قائم رہی اور یہ موت کی بیہوشی ثابت ہوئی۔

غازی مرحوم جدید ترکی کے بانی تھے۔ آپ ہی نے ترکی کو دشمنوں کے پنجے سے چھڑا کر جمہوریت قائم کی اور آپ ہی کو پہلا صدر بنایا گیا۔ یہ ایک اجمال ہے جسکی تفصیل مسلم کی آیندہ اشاعت میں درج ہوگی انشاءاللہ۔ مسلم پریس میں پہنچ چکا ہے ورنہ ابھی مرحوم کے حالاتِ زندگی پیش کئے جاتے۔

دنیائے اسلام اپنی ایک عظیم المرتبت اور بے مثال شخصیت سے اور ملت ترکیہ ایک بےنظیر سیاستدان اور حکمران سے محروم ہوگئی ہے۔ خداوند تعالیٰ غازی مرحوم کو اپنی رحمتِ خاص کے دامن میں لے اور ملت اسلامیہ کو اسکا بدل عنایت فرمائے۔

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

(از محترمہ اہلیہ ابوالخیر لکھنؤ)

کیوں کر دیا ہے مجھکو امید کے حوالے + دل میں ہے جوشِ گریہ لب پر ہزار نالے
در ماندگی میں اپنی مضطر کسے بلا لے + وہ کون ہے جو دلکو تیرے سوا سنبھالے

تو ہے کریم مطلق خالی نہ پھیر یا رب
دینا اگر ہے تجکو پھر کیوں ہے دیر یا رب

قیدِ قفس سے بدتر اپنا ہے آشیانا + اس حال بیکسی میں گذرا ہے اک زمانا
مغموم دل پہ یا رب لازم ہے رحم کھانا + کرتی ہوں التجا میں تجسے یہ عاجزانا

بارِ الم بہت ہے طاقت نہیں ہے دلمیں
کیونکر صبر ہو مجکو ہمت نہیں ہے دلمیں

فکروں سے تنگ آ کر آئی ہوں تیرے در پر + اللہ رحم کر اب سن لے دعائے مضطر
کب تک پڑی رہونگی کچھ حد بھی ہے مقرر + میں کیوں پلٹ کے جاؤں بابِ کرم پہ آکر

ہے تو کریم ایسا دیتا ہے خود بلا کے
مجھ کو بھی کر مکرم شانِ کرم دکھا کے

محروم رہ نہ جاؤں دستِ دعا اٹھا کر + مشکل نہیں تجھے کچھ جو چاہے تو عطا کر
اے رب ہر دو عالم وعدہ ترا اب وفا کر + مانگا ہے میں نے تجھسے کس طرح گڑگڑا کر

کب سے لئے کھڑی ہوں میں کاسۂ گدائی
اب تک نہیں ملا کچھ اور صبح ہونے آئی

دولت کی کیا کمی ہے معمور ہے خزانہ + بھر دے ہمارا دامن ہے عرض عاجزانہ
گذرے خوشی میں ساعت اور عیش میں زمانہ + کہتی ہوں تجھسے رد کر لے نگہِ خسروانہ

دنیا و دیں کی حاصل ہو جائے اب سعادت
جتنی بھی خوبیاں ہیں کر ہمکو سب عنایت

اللہ تیرے در پہ یہ سر جھکا ہوا ہے + اور ہاتھ آسماں کی جانب اٹھا ہوا ہے
نظریں جھکی ہوئی ہیں اور دل بھرا ہوا ہے + خاموش کیوں ہے رحمت کیوں التوا ہوا ہے
دستِ سخا سے اپنے جی بھر کے دے رہا ہے
ہر فرد جس کو دامن پھیلا کے لے رہا ہے

ہم منتظر ہیں کب سے ابرِ کرم نہ آیا + ہاں مدتوں سے دل پر اک رنج سا ہے چھایا
جب انتہا سے زائد بیکل ہوئی خدایا + اس درد سے پکارا آخر کہ دل بھر آیا
ہو تابِ ضبط کیونکر اور انتظار کب تک
یہ دل تو ناتواں ہے صبر و قرار کب تک

خوش قسمتی کا باعث تکلیف کو بنا دے + میری مصیبتوں کی دونو جگہ جزا دے
تقدیر کو جگا دے تدبیر کو ہنسا دے + ذرّے کو اب تو یارب رشکِ قمر بنا دے
بندہ نواز مری منت کی لاج رکھ لے
یہ بھی نہیں تو اپنی رحمت کی لاج رکھ لے

ماہ صیام

(از داعی الی الحق)

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۵

نزولِ قرآن:۔ قیامِ قرآن۔ قیام جہاد اور قیامِ خلافت یہ تینوں الفاظ رمضان المبارک کا موضوع ہیں۔ قرآن حکیم کا نزول اس مبارک مہینے میں ہوا۔ اور اس بے مثال قانون کے نفاذ سے تمام پہلے انسانی اور آسمانی قوانین منسوخ ہو گئے۔ ۱۷ رمضان المبارک کو پہلی مرتبہ شمشیرِ اسلام میدانِ بدر میں چمکی اور یہ ابتدا تھی اس فتح مبین کی جس کی انتہا ۲۰ رمضان المبارک کو اسطرح ہوئی کہ ۳۶۰ سے خانہ کعبہ کو پاک کر کے حرم کعبہ میں قرآن کی فتحمندی کا ا[illegible] کر دیا گیا اور اسلامی بادشاہت کا تخت بچھا دیا گیا۔ پس کو سمجھ لینا چاہئے کہ رمضان المبارک نزول قرآن تبلیغ ا[illegible] نقاب کشائی، افتتاح جہاد اور قیامِ خلافت کی سالگرہ ہے۔

حکم خداوندی:۔ (۱) "اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جسطرح تم سے [illegible] قوموں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم اللہ کی نافرمانی سے بچنے

(قوت پیدا کرلو)۔" البقرہ

(۲) رمضان کا مہینہ (ہی ہے) جس میں قرآن حکیم جو دنیا کیلئے قانونِ ہدایت ہے نازل ہونا شروع ہوا۔ یہی (وہ قانونِ ہدایت ہے) جو راہ نمائی اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کے واضح دلائل رکھتا ہے۔" البقرہ

(۳) ہم نے قرآن حکیم کو لیلۃ القدر میں اتارا۔ تمھیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ مبارک رات ہزاروں راتوں سے زیادہ افضل ہے اس میں ملائکہ اور ارواح نازل ہوتے ہیں۔" (پارہ ۳۰)

ایک ضروری حدیث: حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

روزہ ڈھال ہے (بری باتوں کے مقابلہ میں) پس روزہ دار کوئی بری بات نہ کرے۔ اور نہ کسی سے جھگڑا کرے۔ اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی دے تو دو مرتبہ کہدے کہ میں روزہ سے ہوں۔ اس خدا کی ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ روزہ دار میرے لئے اپنا کھانا پینا ترک کرتا ہے پس روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا (اس ماہ مبارک میں) نیکیوں کا دس گنا ثواب ملتا ہے (بخاری شریف جلد ا ابواب الصیام مسند احمد وغیرہ)

روزہ داری: روزہ کیا ہے؟ صبح سے شام تک کھانے پینے اور دوسری الجھنوں سے پاک رہ کر قرآن پڑھنا، سمجھنا، پہنچانا، اور اس پر عمل کرنا۔"

نماز تراویح: تمام امتِ مسلمہ صف بستہ ہوکر اپنے سچے آقا کا بے مثال قانون کمال نیازمندی سے سنے اور حافظوں کی دلگداز آواز قلوب میں سچا درد پیدا کردے تاکہ ایمان کا بیج بار آور ہوسکے۔

اعتکاف: عاشقانِ حق ہنگامۂ دنیا سے کٹ کر صرف قانونِ فلاح (قانونِ عزیز) سے جڑ جاتیں اور محوِ قرآن ہوکر اس تعلیمِ ربانی سے اپنے دل میں نورِ حق کی تجلیات کا عکس ڈالیں اور قساوتِ قلبی دور کریں۔"

عید الفطر: یہ بے مثال جشن درحقیقت نزولِ قرآن اور وعدۂ خلافت کا شکرانہ ہے۔ یہ وہ حقیقی خلافت کانفرنس ہے جس میں مسلمانانِ عالم جہاد کی تقدیر روشن کرنے خلافت باللہ کے اعلان اور خدا کی زمین میں خدائی قانون کی حکومت کے اعلان کیلئے جمع ہوتے ہیں۔

قانونِ رمضان: (۱) ہلال رمضان کا خوشی کے نقاروں سے استقبال کرو۔

(۲) رضا کاروں کی فوجیں ہر صبح مجاہدین کو بسترِ راحت سے اٹھانے کے لئے گشت لگائیں۔

(۳) ہر روزہ دار کا دل بری نیت سے، دماغ برے خیال سے، آنکھ بری نظر سے، پیٹ لقمۂ حرام سے، زبان گالی جھوٹ، غیبت، چغلی اور ہر بری بات سے رک جائے۔

(۴) مبلغ اور مجاہد بننے کیلئے ہر روزہ دار بیتاب ہوجائے اور اس مقصد کیلئے ذکر فکر اور اطاعت کا عملی نمونہ بن جائے خلافت اور قوت کی قابلیت پیدا کرے۔

(۵) روزہ دار صحت کو بہتر بنائے۔ فاقہ کرکے معدہ اور جسم کی فاسد رطوبتوں کو جلا دے۔ نفس کی آگ کو بجھائے۔ اور ظلم اور عدوان، گناہ اور بے راہ روی کے جوش کو

ٹھنڈا کردے

(۶) روزہ غریبوں کے فقر و فاقہ کا عملاً احساس پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائے۔

(۷) حقہ، سگریٹ، پان اور شراب کی بدعادتیں کافور ہو جائیں

(۸) فطرتِ انسانی پاک ہو کر نکھر جائے، عقل میں روشنی پیدا ہو اور ملکوتی، ایمانی اور روحانی قوت بڑھ جائے۔

(۹) ہر گھر میں صبح قرآن کی تلاوت ہو اور ۲۷ رمضان کو ہر شہر میں تبلیغ قرآن کے عظیم الشان جلسے کئے جائیں۔

(۱۰) جمعۃ الوداع اور عید الفطر کے موقع پر ہزار در ہزار مسلمان جمع ہو کر قرآن پاک کی زندگی اور ہدایت کے راستے سے پوری طرح واقف ہو جائیں۔

ضروری مسائل:

(۱) رمضان کا روزہ ہر بالغ اور عاقل مسلمان پر فرض ہے۔ اگر روزہ کسی عذر سے نہ رکھے تو اس کی قضا فرض ہے۔

(۲) روزہ رکھنے کے لئے پچھلی رات سحری کھانا سنت ہے اسے سحور کہتے ہیں۔ اس کا وقت آدھی رات سے شروع ہو کر صبح صادق سے پہلے تک ہے اور اس وقت تک تاخیر مستحب ہے۔ نیت دوسرے دن بھی کر سکتا ہے۔

(۳) دن غروب ہوتے ہی روزہ کھول دینا چاہیئے۔ زیادہ دیر نہ کرنی چاہیئے۔

(۴) تازہ یا خشک خرما سے روزہ کھولنا سنت ہے۔ اگر یہ نہ ملیں تو پانی سے کھول لیں۔

(۵) جو شخص روزہ رکھ کر گالی گلوچ جھوٹ غیبت اور برے کام نہ چھوڑے اس کا روزہ مقبول نہیں ہوتا۔

(۶) بڈھا ضعیف اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ تو روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے عوض مسکین کو کھانا دے۔ اس کی مقدار صدقۂ فطر کے برابر ہے۔ اگر پھر روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو قضا کرے۔

ان باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

(ا) جان بوجھ کر کھانا پینا۔ (ب) روزہ یاد ہو اور کلی کرتے وقت بغیر ارادہ پانی حلق میں چلا جائے (د) سنگریزہ نگل جائیں۔ (ر) اپنی خواہش سے منہ بھر کر قے کریں۔ (ز) بھولے سے کھالیں اور پھر اس شبہ سے کہ اب روزہ نہیں رہا قصداً کھالیں (س) شہوانی وظیفہ ادا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور جوان آدمی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حتی الوسع شہوانی خیالات اور شہوانی نظارے سے پوری طرح اجتناب کرے۔ (ص) رمضان کے سارے مہینے میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی نیت نہ کریں۔ (ع) نیت اگر دل میں کر لی جائے تو بھی کافی ہے لیکن زبان سے یہ کہنا افضل ہے:۔ نَوَيْتُ بِصَوْمِ غَدٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ (ف) روزہ کھولنے کی دعا یہ ہے:۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (بحر الرائق)

قضا اور کفارہ:

ایک روزہ توڑنے کے کفارہ میں غلام آزاد کرنا چاہیئے۔ یہ نہ ہو سکے تو متواتر دو مہینے روزے رکھو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

صبح صادق سے سورج ڈوبتے تک کھائیں پئیں تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر رمضان کا روزہ ہو تو اس کی قضا اور کفارہ

دونو لازم ہو جاتے ہیں باقی سب صورتوں میں قضا ر لازم آتی ہے

ان صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا:۔

(ا) سرمہ لگانا۔ غیبت کرنا (مگر امام شافعیؒ کے نزدیک غیبت کرنے والے کا روزہ مکروہ ہے اور قبول نہیں ہوا)۔ (ب) قے کے غلبہ کرنے پر قے کرنا۔ (ج) کان میں پانی ٹپکانا۔ (د) غبار دھوئیں اور مکھی کا حلق میں چلا جانا۔ (ہ) مسواک کرنا۔ (و) روزہ دار کو کسی چیز کا چکھنا اور چبانا مکروہ ہے۔ مگر بچے کی ماں اور جابر خاوند کی بیوی کے لئے بوقتِ ضرورت مکروہ نہیں۔

صدقہ فطر:۔ صدقۂ فطر ہر آزاد مسلمان پر واجب ہے جو نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو اور وہ اس کی حاجت اصلی سے زیادہ ہو۔ سونے چاندی اور مالِ تجارت پر اگرچہ پورا سال نہ گزرا ہو صدقۂ فطر واجب ہے۔ ایسے مال پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے جو رہنے یا تجارت کے لئے نہ ہو اور اس کی قیمت نصاب تک پہنچتی ہو (جیسے گھر یا جنس وغیرہ۔ ایسے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر کوئی شخص مالکِ نصاب نہ ہو مگر صدقہ دے سکتا ہو تو اس پر بھی واجب ہے (امام شافعیؒ)۔ بعض کے نزدیک ہر مسلمان پر جو صاحب نصاب ہو یا نہ ہو صدقۂ فطر فرض ہے۔

مقدار۔ گیہوں آٹا ستو یا کشمش پونے دو سیر اور چھوارے یا جو ساڑھے تین سیر۔

وقت۔ عید الفطر کی صبح ہونے سے لیکر نماز کے ادا کرنے تک۔

متعلقین۔ صدقۂ فطر اپنی ذات کے علاوہ اپنی چھوٹی اولاد اپنی لونڈی یا غلام کی طرف سے بھی دینا چاہئے۔ بیوی اگر خود نہ دے تو خاوند دیدے۔ جوان اولاد خود صدقۂ فطر دے۔ جس شخص پر صدقۂ فطر واجب ہے اسے زکوٰۃ لینا حرام ہے۔

نماز عید:۔ عید کی دو رکعتیں واجب ہیں۔ نماز عیدگاہ میں پڑھنا سنت ہے۔ عید کے دن صبح سویرے اٹھکر عمدہ ترین کپڑے (جو میسر ہوں) پہن لئے جائیں۔ چند خرمے جو عمدہ طاق ہوں کھا کر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد آہستہ آہستہ کہتے ہوئے عیدگاہ میں جانا چاہئے یہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ثواب کا ذریعہ بھی ہے۔ عید کا خطبہ نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ امام کے لئے ضروری ہے کہ خطبہ مسلمانوں کی اہم دینی اور دنیوی ضرورتوں کے متعلق مؤثر پیرائے میں دے۔ خطبہ میں بولنا گناہ ہے۔ اس دوران میں خیرات مانگنا یا کسی اور چیز کا سوال کرنا منع ہے۔

گذشتہ سے پیوستہ

عورتوں میں تعلیم کی ضرورت

از قلم حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب ندوی فاضل حدیث (لکھنو) استاد دینیات مدرسہ انجمن تبلیغ پونہ

ظہور اسلام بعثت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت کی کیا حالت تھی۔ اس کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ میں ان سوالات کا تفصیلی جواب یہاں نہیں دے سکتا۔ اسفار تاریخ ملل اور دواوین قوانین اقوام پر جن ارباب علم کی نظر ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ اسلام سے قبل عورت کو عملاً انسانیت کے دائرے سے خارج سمجھا جاتا تھا۔ جب تک وہ میکے میں رہتی تھی میکے والوں کی زرخرید لونڈی اور کنیز سمجھی جاتی تھی۔ شادی کے بعد سسرال والوں کے ہاں اس کیلئے کوئی حصہ نہ تھا۔ وہ بچے پیدا کرنے کی ایک جاندار مشین متصور ہوتی تھی اسکے حقوق کا انحصار صرف شوہر کی مرضی پر تھا۔ وہ راضی رہتا تھا تو اسے اچھی حالت میں رکھتا تھا۔ ناراض ہوتا تھا تو دنیا کی ہر تکلیف اور اذیت پہنچانے کا حقدار سمجھا جاتا۔ گویا اسلام سے قبل عورت میں بہائم و اراضی و آئینہ کی طرح ایک بے زبان جائداد تھی جسے مرد اپنے وقتی جذبات و احساسات کے مطابق استعمال کرنے کا مجاز تھا اور کوئی قانون ان کے حق اقتدار میں تعرض کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ عورتوں کے دلوں میں اپنے حق کے لئے آواز بلند کرنے کی حس نہ رہی تھی۔ اسلام دنیا میں آیا تو اس نے عورت کو نہ محض صحیح انسانی حقوق دلائے بلکہ انسانی حقوق میں عورت کو مرد کے برابر رکھا۔ جو تفاوت بہ ظاہر نظر آ رہی ہے وہ صرف دوائر کا تفاوت ہے حقوق کا تفاوت نہیں ہے۔ اسلام نے عورت کو میراث میں شریک کیا۔ ایسے حقوق قائم کئے جن کی پابندی بعض بہ ظاہر ناخوشگوار حالات میں بھی خانگی اور معاشرتی زندگی کو تمام مضرتوں اور ناخوشگواریوں سے محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جس طرح مرد کو حق طلاق ہوا اسیطرح عورت کو حق خلع عطا ہوا۔ یعنی اگر مرد خانگی زندگی کو ناخوشگواریوں سے محفوظ رکھنے کا کوئی راستہ مفارقت کے سوا نہ پائے اور اس وجہ سے زوجہ سے علیحدگی اختیار کرنے کا حقدار بن سکتا ہے اسی طرح عورت بھی اس نوع کی جائز شکایات کے اثبات کے بعد رشتہ نکاح تڑوا کر اور ایک زوج سے علیحدگی اختیار کر کے کامیاب زندگی بسر کرنیکے لئے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ قرآنی تصریحات اس باب میں اتنی جامع اور حاوی ہیں کہ آج بھی دنیا کی کوئی متمدن سے متمدن قوم آزادی و مساوات نسواں کے بڑے بڑے اعلانوں کے باوجود عورتوں کو اپنے ضروری اور صحیح حقوق دینے کا دعوےٰ نہیں کر سکتی جتنے کہ اسلام نے عطا کئے اور آج سے ساڑھے تیرہ سو برس بیشتر عطا کئے۔

اور آج سے ساڑھے تیرہ سو برس بیشتر عطا کئے۔ جب کہ عورتوں کی طرف سے ان حقوق کے لئے کوئی آواز بھی بلند نہیں ہوئی تھی جبکہ عورتیں طلب حقوق کے لئے ہنگاموں، جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں سے قطعاً ناآشنا تھیں۔ حضرت رحمۃ اللعالمین نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت اور اس باب میں اہتمام و حزم کے طور پر جو کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ اس کا حصر و استقصا اس مضمون میں میرے لئے مشکل ہے۔ لیکن میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضور سرور کائنات کی پاک تعلیم کے سامنے رکھ کر عورت کے ساتھ

جس سلوک کا جو مرقع تیار ہوتا ہے وہ صحیح معنی اس دنیا میں معاشرہ
کے نقطۂ نگاہ سے جنت کا نمونہ پیدا کرنے کا ضامن ہے۔

اسلام نے محض تعلیم ہی پیش نہ کی بلکہ اس پر عمل کر کے دکھایا۔
کہ عورتیں بھی اپنے حقیقی وظائف کے دائرے میں رہ کر اپنے خدا
داد قوئے کو ارتقا کے درجہ کمال تک پہنچانے کی پوری حقدار ہیں۔
قرن اول کی خواتین کے حالات سامنے رکھے جائیں تو ظاہر ہوگا کہ علم
ادب سیاست اور مذہب کے دوائر میں کیسی کیسی جلیل القدر ہستیاں
پیدا ہوئیں۔ جن کی نظیر پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے۔ ہماری خواتین
نے پردے میں رہ کر جو کارنامے انجام دئے وہ مردوں کے کارناموں
سے بہ اعتبار وسعت و اہمیت نتائج کسی طرح کم نہیں ہیں۔ تاریخ
کے اوراق گواہی دے رہے ہیں کہ بعض اہم قومی جنگوں میں مردوں
کے پاؤں اکھڑ گئے تو عورتیں خیموں کی میخیں اور ڈنڈے اکھاڑ
کر غنیم کے مقابلے پر کھڑی ہو گئیں اور ان کی حوصلہ افزا اور ولولہ
افزا مثالوں نے مردوں میں استقامت کے وہ جوہر پیدا کر دئے
کہ غنیم کو فرار کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ تفصیلات ہی پر نہ جائیے
بلکہ صرف یہی سوچ لیجئے۔ کیا نسوانی دنیا میں انسانی زندگی کے
بہترین مضامین کے کمال نشو کا کوئی نمونہ ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالے عنہا سے بھی بیشتر ہو سکتا ہے۔ اسلام کی پاک
تعلیم اور حضرت رحمۃ اللعالمین کی پاک صحبت نے محض صدیقؓ،
فاروقؓ، عثمانؓ۔ اور علیؓ ہی پیدا نہ کئے۔ بلکہ عائشہؓ، حفصہؓ
خدیجہؓ۔ اور فاطمہؓ میں پیدا کیں۔ جس پاک تعلیم کا یہ اعلےٰ علیٰ
مثالیں موجود ہیں۔ اس سے بڑھ کر حقیقی اور صحیح آزادی نسواں کے
پیش کرنے کا دعوےٰ اور کونسی تعلیم کر سکتی ہے۔

میں یہاں پردے کی بحث نہیں چھیڑنا چاہتا۔ میری ذاتی
رائے یہی ہے کہ پردے کے باب میں مناسب حد تک اہتمام ضروری
ہے۔ ہندوستان کے خاص حالات کی وجہ سے اسکے متعلق بے پروائی
اور بے توجہی بہت زیادہ مضرتوں کی موجب نظر آتی ہے۔ لیکن اس کا
یہ مدعا نہیں کہ عورتیں صحیح اور ضروری تعلیم و تربیت سے محروم
رہیں۔ تعلیم نسواں حد درجہ ضروری اور اہم ہے اس وجہ سے
بھی ضروری ہے کہ مردوں کے تعلیم پا جانے اور عورتوں کے ان پڑھ
رہنے کی وجہ سے خانگی زندگی میں عدم مطابقت کا مسئلہ اہم اور
پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ طلب علم مردوں
اور عورتوں دونوں پر فرض ہے۔ اسی وجہ سے بھی ضروری ہے
کہ عورتیں حقیقت میں بچوں کی تربیت کی سب سے بڑھ کر کفیل ہیں ان کی
آغوش میں ہماری آئندہ نسلیں پرورش پا رہی ہیں۔ اگر ہم مردوں
کو صحیح تعلیم نہ دیں گے تو اس کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ مرد
فرض انسانیت کو بہتر طریق پر ادا کرنے کے قابل نہ ہو سکیں گے۔
تعلیم کا بندوبست نہ ہوگا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارا ہر گھرانا
اور ہمارا ہر کنبہ بچوں کے لئے اعلیٰ تربیت گاہ بننے سے محروم ہو جائیگا
اور اس سے جو قومی نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں ان کا اندازہ نہیں
کیا جا سکتا۔

لیکن میں اس تعلیم کا زیادہ قائل نہیں ہوں جس کا نصاب
دوسری قوموں کی مخصوص ضروریات کی بنا پر مرتب ہوا۔ اور ہم بھی
مجبوراً اس سے استفادہ کرنے لگ گئے۔ ضروری ہے کہ ہم اپنی
معلوم ضروریات اور پیش نظر نصب العین کی بنا پر نیا نصاب
تعلیم مرتب کریں جو ہماری لڑکیوں کو نمونہ کی مائیں اور نمونہ کی
بیبیاں بنا سکے۔ انھیں نسائیت کے ان خصائص کے پیکر بنا
دے جس کے نمونے ہمیں زیادہ تر قرن اول کی معلم خواتین میں ملتے

ہیں۔ جن خطروں میں ہم اب دوچار ہیں انکی انسداد کی صورت یہ نہیں کہ ہم لڑکیوں کو تعلیم سے یا اعلیٰ تعلیم سے روکیں۔ یہ صورت نہیں کہ دوسروں کی درسگاہوں میں تعلیم دلائیں۔ جن کی درسگاہوں میں اور جنکے نصاب ہماری ضروریات و احتیاجات کی بنا پر مرتب نہیں ہوتے تھے۔ ان میں سے کوئی.... راستہ بھی ہمیں ان خطرات سے نہیں بچا سکتا جن کا ذکر میں ابتدا میں کر چکا ہوں۔ ہمارا اپنا کلیہ نسواں جسکا نصاب ہماری مخصوص ضروریات اور اسلامیت کے بہترین خصائص کی تولید و نشو کا حامل ہو ان خطرات کا یقیناً انسداد کر سکتا ہے اس لئے مسلمانوں سے میری دردمندانہ استدعا ہے کہ اس اہم کام پر خاص توجہ مبذول کریں۔ یہ محض لڑکیوں کی تعلیم کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی حیات اور ممات کا مسئلہ ہے!!!

ازدواجی زندگی پر ایک نظر

(از محترمہ اہلیہ ابوالخیر لکھنو)

ہماری مصیبتوں کا راز۔ فساد و خون ریزی کا سبب۔ لڑائی جھگڑوں کا باعث اتباع نفس ہے اور تمام چھوٹے بڑے گناہ اور ہر بھلائی برائی کا بانی یہی نفس امارہ ہے۔ اسی کے ہاتھوں خدا کے احکام کی تعمیل میں غفلت اور اسکی مخلوق سے لاپروائی ہوتی ہے۔ اسی نے باپ کو بیٹے سے اور بیٹے کو باپ سے، بھائی کو بہن سے اور بہن کو بھائی سے، میاں کو بیوی سے اور بیوی کو میاں سے شکایت کا موقع دیا۔ یہی چیز ہم پر اسقدر حاوی ہے کہ نیک و بد کی تمیز ہمارے دلوں سے مٹ گئی۔ کاش اب بھی ہماری سمجھ میں آجائے۔ اسوقت تو سب سے پہلے میں ازدواجی زندگی پر روشنی ڈالونگی اس لئے کہ یہی میرا موضوع ہے۔

کچھ زمانے سے میں یہ دیکھتی ہوں کہ مردوں نے عورتوں کے حقوق بالکل پائمال کر دئے گویا ان کا عدم و وجود ان کی نظر میں ایک ہے وہ گھروں میں اس طرح رہتی ہیں کہ مامائیں بھی ان سے اچھی ہونگی کہ دن بھر کام اور شام کو اپنے گھروں میں آرام کرتی ہیں لیکن یہ بیچاریاں ہیں کہ جنکو نہ خیرخواہی و محبت کا صلہ ملتا ہے نہ جفاکشی کی داد۔ جو خوشحال ہیں انکو بظاہر سب طرح کا آرام حاصل ہے لیکن دلی خوشی ان کے یہاں بھی معدوم ہے۔ سچ پوچھو تو نہ بی بی خوش ہیں نہ میاں۔ اور مفلوک الحال ہیں ان کو تو دوہری مصیبت ہے نہ جسمانی راحت نہ دلی آرام۔ واضح رہے کہ مرد عورت دونوں کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ خدا ہرگز بے انصاف نہیں ہے کہ سب اسی کے بندے ہیں یہ نہیں کہ ایک کو وہ سب کچھ دیدے اور دوسرا بالکل محروم ہو جائے۔ وہ منصف ہے بے انصافی نہیں کرتا۔ جہاں اس نے باپ کی اطاعت بیٹے پر فرض کی ہے وہاں باپ پر اسکی محبت و تربیت بھی واجب کی۔ شوہر کی فرمانبرداری اگر بی بی پر فرض ہے تو شوہر پر بیوی کا نان نفقہ محبت و حسن سلوک وغیرہ بھی لازم ہے۔ مگر اب کم ہیں وہ لوگ جو اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں۔ اور بہت ایسے ہیں کہ یہ بھی نہیں جانتے کہ فرائض کیا ہیں۔ خود غرضی نفس پروری سے مطلب ہے۔ بڑھیا چاہے بہشت میں جائے یا

یا دوزخ میں انھیں اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ مردوں کا یہ فعل ایسی ہستی کے مقابلہ میں جو کمزور دل اور ناتوان جسم لیکر آئی ہے مضحکہ خیز نہیں تو اور کیا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کی زندگی اور اس کا چین و آرام مرد کے آرام راحت پر قربان ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مرد کو اس کی مطلق پروا نہیں۔ اسکو خیال بھی نہیں آتا کہ وہ ہمارے ساتھ کیسی ہے اور ہم کیسے ہیں۔ اکثر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر شوہر کا دل بیوی سے مل گیا اور محبت ہو گئی تو پھر دنیا و ما فیہا اس کی نظر میں ہیچ ہے۔ نہ ماں باپ کی کوئی حقیقت ہے۔ نہ ان کے حقوق کی۔ سب پر پانی پھیر دیا گیا۔ اور کہیں بیوی سے نفرت ہو گئی تو اس بیچاری پر وہ مظالم توڑے گئے کہ الٰہی توبہ فیصدی دس عورتیں ایسی نکلیں گی جو شوہروں کے گھر میں خوش ہیں ورنہ جس گھر میں دیکھو اسی کا رونا رویا جاتا ہے۔ کچھ اپنے ہاتھوں اور کچھ مرد کی بدعنوانیوں سے بغرض دونو کی زندگی بدمزہ ہے مگر کوئی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور نہ کسی کو اپنے عیب نظر آتے ہیں۔ ناظرات کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اسطرح کی جانبین سے پیدا ہوتی ہیں اور دور بھی ہو سکتی ہیں۔ اگر ان کے دفعیہ پر دونو کی توجہ ہو۔ اور توجہ اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جب خواہشات نفسانی پر عقل کی حکومت ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ دور اندیشی سے کام نہ لو۔ اور چاہو کہ زندگی بن جائے۔ این خیال است و محال است و جنون۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ زندگی کے بناؤ بگاڑ کا دار و مدار تمھیں پر ہے اور تمھیں اس کا سبب ہو۔ لہٰذا دونو کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔

مردوں سے میں کہتی ہوں کہ دنیا ایک متاع قلیل ہے اور اس دنیا میں متاع خیر نیک بخت بیوی ہے۔ یہ مضمون حدیث نبوی سے ماخوذ ہے۔ میرا وضع کیا ہوا نہیں ہے۔ دوسری جگہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔ کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور پسلی میں سب سے ٹیڑھی اوپر کی ہڈی ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کروگے تو ٹوٹ جائے گی۔ اور چھوڑ دوگے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔

ارسطو کا قول ہے کہ مصیبتوں میں آدمی کو اپنے بھائی قرابت داروں پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اور عہد و پیمان میں اہل صدق و وفا پر۔ اور غربت میں نیک بخت بیوی پر۔

اور اپنی بہنوں سے کہتی ہوں کہ تم جس کے تحت میں ہو اس کی فرمانبردار بنو اور اس کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھو۔ کبھی اس سے کوئی برائی ہو تو اس کے تمام احسانات پر پانی نہ پھیر دو۔ حدیث رسالت میں ایسی احسان فراموش بیویوں کے حق میں بڑی وعید آئی ہے۔

افسوس ہے کہ شریعت نے ہمیں بہت کچھ بتایا ہے مگر ہم سب کچھ بھول گئے۔ اگر ہم سلف کی روش پر چلتے تو یہ خرابیاں کیوں پیدا ہوتیں جو آج ہماری نظر کے سامنے ہیں۔ مگر اب بھی کچھ نہیں گیا۔ اگر کوشش کریں تو اپنی حالت سدھار سکتے ہیں کچھ مشکل نہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیئے

فضائل

جناب عبید الحق خانصاحب طالب الندوی

۵۔ چھوٹے کا اپنے بڑے کی عزت کرنا

کسی استاد نے اپنے شاگردوں سے کہا: چھوٹے کا اپنے بڑے کی عزت کرنا اس کی اپنی بڑائی ہے اور اس کی خدمت خود اپنی قدر و منزلت۔ عزت کا یہ مطلب ہے کہ جب وہ اس کے گھر یا مجلس میں آئے تو اس کے لئے جگہ کشادہ کرے۔ ادب سے سلام کرے۔ کسی جگہ میں داخل ہوتے یا اس سے نکلتے وقت اس کو اپنے آپ پر ترجیح دے۔ اسی طرح گاڑی، موٹر یا کسی اور سواری پر سوار ہوتے وقت اس بات کا خیال رکھے جب تک وہ سوار نہ ہو جائے آپ انتظار کرے۔ اس کی آواز پر اپنی بلند نہ کرے۔ اور اس سے اس طرح پیش آئے جسطرح اپنے والد سے۔ اب تم میں سے جس نے کوئی ایسا کام کیا ہو جس سے بڑوں کے احترام کا پتہ چلے تو وہ اسکو بیان کرے۔

ایک نے کہا: جمعہ کی رات کو میرا اپنے ایک رشتہ دار کے ہاں رسم شادی پر جانا ہوا۔ میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک میری نظر ایک بوڑھے آدمی پر پڑی جو ایک طرف کھڑا تھا۔ میں نے اسے کرسی پر بیٹھا دیا اور جب تک کوئی دوسری کرسی نہ ملی آپ کھڑا رہا۔

دوسرے نے کہا: میرا ایک ساتھی بیمار ہو گیا تھا تو میں اپنے ایک دوست کے ساتھ اس کی بیمار پرسی کو چلا۔ ہم نے ایک ٹانگہ لیا۔ اور جب سوار ہونے لگے تو اس نے مجھے پہلے سوار ہونے کیلئے زور دیا۔ میں نے انکار کر دیا اسلئے کہ وہ عمر میں مجھ سے بڑا تھا۔ پھر بیمار کے گھر تک پہنچے تو جب تک وہ داخل نہ ہو لیا۔ میں نے دروازہ کی طرف قدم نہ بڑھایا۔

تیسرا بولا: میں۔۔ اپنے ساتھیوں سے گیند کھیل رہا تھا مجھ سے ایک روشندان کا شیشہ ٹوٹ گیا۔ گھر والا غصہ سے باہر آیا اور بڑے سخت سست الفاظ سے ہمیں مخاطب کیا۔ اسکی عمر کی بڑائی کی وجہ سے میں بڑی نرمی اور احترام سے پیش آیا اور اپنے قصور کی معافی چاہی تو اسکا غصہ اتر گیا اور ہمیں معاف کر دیا اور ہمیں ہر کام میں بچ بچاؤ کی نصیحت کی۔

پھر استاد نے کہا: یہی وہ صفتیں ہیں جو ہر عقلمند میں پائی جانی چاہئیں کیونکہ بڑوں کا احترام کرنا ان کے دل میں چھوٹوں کی محبت پیدا کرتا ہے۔ پھر وہ اس کے فائدے اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں کوشش کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا۔ جو ہمارے بڑوں کی عزت کرتا اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کھاتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۶۔ بڑے کا چھوٹے کیساتھ ہمدردی کرنا

استاد نے کہا: جسطرح چھوٹے پر بڑے کا احترام واجب ہے

اور اس کی عزت کرنا ضروری ہے اسی طرح بڑے پر لازم ہے کہ وہ چھوٹے کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئے یعنی اسکے ساتھ نرمی و شفقت کا برتاؤ کرے۔ خندہ پیشانی سے ملے' اس کی مدد کرے۔ ایسی تکلیف جسے وہ رفع نہ کرسکتا ہو اسے دور کرے۔ جب وہ خطا کرے تو معاف کرے' اسے غلطیوں سے آگاہ کرے اور اسے ہمیشہ خوش رکھے' میں تمھیں اس قسم کی حکایتیں سناتا ہوں۔

(۱) علی اپنے چار چھوٹے بھائیوں کے ہمراہ صبح کا کھانا کھا رہا تھا۔ پلیٹ میں دو سیب پڑے تھے۔ اس نے چھری اٹھائی اور دونوں کے دو دو ٹکڑے کر دئے اور اپنے چاروں بھائیوں کے درمیان ایک ایک پھانک بانٹ لی اور اپنے پر انھیں ترجیح دی۔

(۲) ایک خادم اپنے آقا کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا تھا کہ قبضے والا لوٹا ہاتھ سے نکل کر سلفچی میں گر گیا۔ اس سے چھینٹے اڑے اور اس کے آقا کے منہ پر گرے خادم ڈرا اور مارے خوف کے اس کا منہ زرد پڑ گیا۔ آقا نے اس سے کہا خوف نہ کھاؤ اور آئندہ کے لئے خبردار رہو کہ ایسا پھر کبھی نہ ہونے پائے اور اسے معاف کر دیا۔

(۳) ایک بادشاہ اپنی رعیت کے حالات کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اس کا گذر ایک گاڑیباں کے پاس سے ہوا جس کے گھوڑے کے پاؤں کیچڑ میں دھنسے ہوئے تھے۔ راستے میں کوئی نظر نہ آیا۔ بادشاہ اس کے پاس گیا اس کی مدد کی اور گھوڑے کو کیچڑ سے نکال باہر کیا۔ اس کے بعد گاڑیبان کو معلوم ہوا کہ جس نے اسے مدد دی تھی وہ بادشاہ ہے تو اس نے اس سے عذر کیا اور معافی کی درخواست کی۔ بادشاہ نے کہا میں تیری طرح ایک انسان ہوں اور ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرے اور اس سے محبت کرے۔

اور بلاشک بڑے کا چھوٹے سے ہمدردی کرنا اور چھوٹے کا بڑے سے محبت کرنا موجب محبت ہے۔ اور اللہ بزرگ و برتر بھی اسی میں خوش ہے کہ تم بھی ان پر شفقت کرو جو تم میں عمر میں چھوٹے ہیں تاکہ تم سے بڑے تم پر رحم کھائیں۔ اور تم اپنے اللہ کی خوشی کو پالو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو کسی پر رحم نہ کھائیگا اس پر بھی رحم نہ ہوگا۔

رسول اللہ کے خادم حضرت انس رضی نے فرمایا میں نے دس سال تک نبی کریم کی خدمت کی آپ نے کبھی مجھے اف تک نہ کی اور نہ کسی کام کے متعلق کبھی فرمایا کہ اسے تم نے کیوں کیا اور نہ کسی کام کے ترک کرنے پر فرمایا کہ تم نے

کچھ گھریلو زندگی سے متعلق

محترمہ سعیدہ زاہدہ بیگم۔ صدر معلمہ مدرسہ نسواں اردو سیلو (دکن)

انسان کو جتنی نعمتیں عطا ہوئی ہیں ان میں ایک بحر محبت کا ایک وہ دلکش موتی ہے جسے عرف عام میں "عورت" کہا جاتا ہے۔ یہ کہیں "ماں" بنکر قوم کے لئے جانثار نوجوان تیار کرتی ہے اور کہیں بہن کے بھیس میں زخموں پر مرہم لگاتی ہے تو کہیں "بیوی" کے روپ میں جلوہ گر ہو کر زندگی کو خوشگوار بنانے میں مردوں کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ یہ جب بیوی ہے تو گھر کی ملکہ ہے۔ اس کے لئے ضروری

ہے کہ یہ سلیقہ شعار اور سمجھدار ہو۔ کامیاب زندگی کے لئے لازم ہے کہ گھریلو زندگی کے عناصر میں ہم آہنگی پیدا ہو۔ شادی کی اسی لئے جاتی ہے کہ ایک دوسرے کے لئے ایک ایسا ہمدرد مہیا کیا جائے جو عمر بھر ساتھ دے۔ اور راحت و مصیبت خوشی و غمی میں برابر کا شریک رہے۔ پس ایسی عورتیں جو اپنی زندگی کو خوشگوار بنانا چاہتی ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر کی دل و جان سے ہمدرد ہوں۔ اس کے آرام و آسائش کو اپنی راحت پر مقدم سمجھیں۔ شوہر کے اعزا اور احباب کا اسی قدر لحاظ رکھے جسقدر خود اس کے شوہر کو ہے۔ شوہر کی شکایت کسی سے نہ کیجائے۔ اس عورت کی کبھی عزت نہیں کی جاتی جو اپنے شوہر کی رسوائی اور جگ ہنسائی کا باعث بنتی ہو۔ سب سے مقدم امر یہ ہے کہ اپنے شوہر کی عزت کیجائے اور روزمرہ برتاؤ میں ادب ملحوظ رکھا جائے۔ اس درجہ تک کہ اس کی مرضی پر چلنا انھیں دشوار معلوم نہ ہو۔ بے شک بعض مرد ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر بیوی کی وفاکیشیوں اور اطاعت و خدمت کا مطلق اثر نہیں ہوتا اور وہ وحشی جانور کی طرح وحشی ہی رہتے ہیں۔ لیکن ایسی مثالیں شاذ و نادر ہی ملتی ہیں۔ عموماً دس میں سے نو مرد ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے مزاج کو معتدل کرنا اور ان کو راہ راست پر لانا آسان ہوتا ہے۔ بشرطیکہ صحیح طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ محبت اور پر خلوص خدمت یہ دو ایسے لطیف ہتھیار ہیں جنکا وار کبھی خالی نہیں جاتا۔ کیسا ہی سرکش اور تندخو مرد ہو ایک دفعہ رام ہو ہی جاتا ہے۔

تربیت تعلیم سے مقدم ہے۔ بچی تعلیم اس ہیرہ کے مانند ہے جسکو تراشا نہ گیا ہو اور جس پر پالش نہ کیگئی ہو۔ بازار میں ایسے ہیرہ کی کوئی قیمت نہیں۔ تربیت کے حصول کا میدان مکتب کا احاطہ نہیں بلکہ گھر کا ماحول ہے۔ اس لئے اگر ماں تعلیم یافتہ اور اچھے کردار کی حامل نہ ہو تو بچوں کا خدا ہی حافظ ہے۔ کیونکہ بچہ کا زیادہ وقت ماں کے ساتھ ہی گذرتا ہے۔ اس لئے ماں کی نگرانی زیادہ تر مفید ہو سکتی ہے۔ بچہ کے ذرا ہوش سنبھالنے کے بعد اس پر باپ کے کردار کا اثر مرتب ہوتا ہے۔ لیکن ماں اپنے بچہ کو مناسب تعلیم و تربیت صرف اسی وقت دے سکتی ہے جبکہ وہ خود حقیقی معنی میں تعلیم یافتہ ہو۔ اگر خود والدین ہی تعلیم و تربیت کا مطلب نہ سمجھتے ہوں اور اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس نہ رکھتے ہوں تو وہ اپنے بچوں کو لائق نہیں بنا سکتے۔ والدین کا فرض ہے کہ بچوں کو راست گوئی، ہمدردی اور خوش خلقی کی تعلیم دیں۔ دنیا میں راست بازی سے بڑھ کر ترقی کا کوئی اور راز نہیں۔ خوش خلقی ایسی پیاری صفت ہے کہ خندہ پیشانی، پاکیزگی اخلاق اور محبت سے ایک عالم کو مسخر کیا جا سکتا ہے۔

صفائی خواہ بدن کی ہو خواہ لباس و مکان کی، خواہ کسی شئے کی، تندرستی کے لئے لابدی ہے۔ مکان کی معمولی صفائی یوں تو روزانہ کرنا ہی چاہئے اگر سال میں دو ایک دفعہ تو خصوصیت کیساتھ مکان کے چپے چپے اور کونے کونے کو آئینہ بنا دینا چاہئے۔ مکان اور اسباب کی طرح ہمیں اپنے جسم اور لباس کی پاکیزگی اور صفائی کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ بدن کی صفائی کے لئے ہر روز غسل کرنا بہتر ہوگا۔ غسل کیلئے صبح کا وقت بہت موزوں ہے۔ روزانہ غسل نہ کر سکیں تو ایک دن آڑ غسل کرنیکا التزام رکھا جائے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہفتہ میں دو بار غسل کرنا ازبس ضروری ہے۔ ہفتہ میں صرف ایک بار غسل کرنا کسی طرح بھی کافی نہیں۔ لیکن اگر پانی کی قلت ہو اور کافی مقدار میں مشکل سے میسر آتا ہو تو مجبوری اسکو بھی جائز رکھا جا سکتا ہے۔ جسم کی صفائی سے نہ صرف صحت

اچھی رہتی ہے بلکہ روح پر لطافت اور پاکیزگی کا رنگ چڑھتا جاتا ہے۔ انگریزی مقولہ ہے کہ تندرست دماغ، تندرست جسم ہی میں رہ سکتا ہے۔ مکان و لباس کی صفائی اور خوشنمائی کے لئے لازمی نہیں کہ بیش قیمت کپڑے ہوں اور شاندار مکان ہو۔ موٹے جھوٹے کپڑے، گھاس پھونس کا مکان اگر ستھرا رہے تو دل پر پاکیزہ اثر پڑتا ہے۔

عورتوں کے لئے جو چیز لازم گردانی جاتی ہے اور جس کا جاننا انکے لئے بہت ضروری ہے، وہ گھریلو زندگی کے واجبات کے اہتمام و انتظام کی صلاحیتیں ہیں اسے روزمرہ میں سگھڑپن کہتے ہیں۔ یعنی انتظام خانہ داری خوش اسلوبی اور سلیقہ سے انجام پائے۔ اس کے لئے چاہئے کہ بیوی سینا پرونا، دستکاری، تربیت اولاد، تیمارداری، معمولی سے گھریلو علاج (مثلاً بخار، کھانسی، زکام وغیرہ) سے متعلق ضروری واقفیت رکھے۔ یہ عورت کا بہترین زیور ہے۔ اگر بزرگوں اور شوہر کا ادب، ہم رتبہ کا لحاظ، مہمان اور پڑوسی کی حقوق شناسی، اپنے پرائے کا پاس ملحوظ رکھیگی تو وہ اپنے شوہر کی محبوب اور لائق احترام بیوی کا درجہ حاصل کرسکیگی۔ اس کا گھر جنت کا نمونہ بن جائے گا۔ وہ مسرت شادمانی اور راحت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوگی۔ گھروں میں مکان کی صفائی سے دماغ تازہ ہوجاتا ہے۔ خوش انتظامی سے جی باغ باغ ہوجاتا ہے۔ حسن سلوک سے دل کا کنول کھل جاتا ہے۔ اپنے پرائے، چھوٹے بڑے سب گھر کی ایسی ملکہ کے گن گاتے ہیں۔ اور آسمان سے رحمت و برکت کی بارش ہوتی ہے۔

سزائے ستم

(محترمہ ہمشیرہ رشید قادری رامنگری)
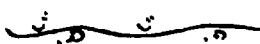
بہاری ساہو چند سالوں میں غریب پنساری سے لکھ پتی بن گیا۔ اسکی ساری دولت دغا و فریب اور ظلم و ستم سے حاصل کی ہوئی تھی۔ یہ چن چن کر سادہ لوح اور بیوقوف لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تاکہ ان کی حماقت سے ناجائز فائدہ اٹھا سکے اگر غلطی سے کسی ہوشیار یا جھگڑالو سے پالا پڑ جاتا تو دو چار گواہی پیشہ لوگوں کو کچھ دے کر جھوٹی گواہی دلاتا اور اپنا روپیہ وصول کرلیتا۔ اس وجہ سے اس کے دوسرے مقروض جو وہ کہتا وہی رقم بے چون و چرا ادا کر دیتے تھے۔

۲

حلیم بیچارے نے اپنی بیوی کی علالت سے مجبور ہوکر دو روپے سینکڑہ کے حساب سے پچیس روپے قرض لئے۔ اس کی ایک چھوٹی سی تمباکو کی دکان تھی جسکی آمدنی سے بہزار مشکل اہل وعیال کے پیٹ پال سکتا تھا۔ اور کبھی کبھی فاقوں کی نوبت بھی آجاتی تھی یہ سب ہوتا تھا مگر کچھ نہ کچھ روپے قرض کی ادائیگی کے لئے جمع کرتا

تھا۔ اسی حالت میں شب برات بھی آئی اور عید بھی۔ محلے ٹولے لڑکوں نے اچھے اچھے کپڑے پہنے۔ حلیم کے بچوں نے بھی کپڑوں کیلئے ضد کی مگر یہاں کپڑے کہاں۔ حلیم اور اسکی بیوی نے آنکھوں میں آنسو بھر کر بچوں کو تسکین اور کہا کہ آئندہ عید کے موقع پر اچھے اچھے کپڑے بنوا دئے جائینگے۔

۳

ہزاروں تکلیفیں جھیلنے کے بعد جب ادا کرنے کو اصل مع سود اٹھائیس روپے جمع ہوگئے تو حلیم نے ذرا اطمینان کی سانس لی۔ اور روپے لے کر خوش خوش بہاری ساہو کے ہاں پہنچا۔ جس نے روپے گننے کے بعد کہا کہ اتنے دنوں بعد روپے لائے بھی تو آدھے؟ آج شام تک کل روپے دے جاؤ مجھے سخت ضرورت ہے۔ اسوقت ان روپوں کو بھی لیتے جاؤ۔

حلیم نے ان باتوں کو مذاق سمجھا اور ہنس کر بولا ساہو جی! آپکے اقبال سے روپوں کی کیا کمی ہے۔ بہاری نے کرخت لہجہ میں کہا کہ روپے کا بندوبست کرتے ہو یا مذاق کرتے ہو؟ اب حلیم کو بہاری کی بے ایمانی کا یقین ہوگیا۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ حلق خشک ہوگیا۔ رک رک کر بولا ساہو جی! میں نے تو صرف پچیس ۲۵ روپے، دو روپے سینکڑہ سود پر لئے تھے۔ یہ چھپن کیسے ہوگئے؟ قرض لئے چھ مہینے گذرے ہیں اور میں مع سود اٹھائیس ۲۸ لایا ہوں بہاری نے ڈانٹ کر کہا کہ کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں؟ منیب جی ذرا بہی تو اٹھا لائیے۔ منیب نے بہی دی اور بہاری نے دھم سے حلیم کے سامنے بہی ڈالدی اور کہا آنکھیں کھول کر دیکھو اس میں کیا لکھا ہے؟ حلیم نے دیکھا تو وہاں پچاس روپے ۹ ماہ چھ روپے سود۔ کل چھپن ۵۶ روپے درج ہیں۔ حلیم ہکا بکا رہ گیا

اور اپنا پرونوٹ مانگ کر دیکھا تو اس میں بھی پچاس لکھے تھے۔ اسے یکایک خیال آیا کہ بہاری ساہو نے سادے کاغذ پر مہر دستخط لئے تھے اور کہا تھا کہ منیب جی آئینگے تو لکھدینگے۔

حلیم پر غشی کی سی کیفیت طاری ہونے لگی سوچنے لگا کہ کن کن مصیبتوں کے بعد روپے جمع کئے تھے اب اتنے اور کہاں سے لاؤں اور وہ بھی آج ہی شام تک۔ اس کا دماغی توازن خراب ہونے لگا اور اسکے منہ سے بیساختہ یہ الفاظ نکلے۔ بے ایمان، جعل ساز ظالم غریبوں کے ایک ایک کے بدلے دس دس لیکر لکھپتی بن گیا ہے بہاری بھی آپے سے باہر ہوگیا اور نوکروں کو حکم دیا کہ اسے پیٹ کر باہر نکالدو۔ اسے جیل میں سڑا سڑا کر نہ مارا تو بہاری نام نہیں۔

۴

بہاری نے عدالت میں مقدمہ دائر کردیا۔ حلیم افلاس کے باعث پیروی نہ کرسکا اور آخر سزا ہوگئی۔ پندرہ بیس روز بعد حلیم کا بیٹا بیمار ہوا مفلسی کے سبب علاج نہ ہوسکا اور وہ مرگیا۔ چند روز بعد حلیم کی بیوی بیٹے اور شوہر کے غم میں علیل ہوگئی۔ گھر میں ایک دانہ نہ تھا۔ فاقے اور مرض نے ملکر اسے نہایت کمزور کردیا۔ حلیم کو بیٹے کی موت اور بیوی کی بیماری کی خبریں کسی طرح پہنچ گئیں۔ وہ پہلے ہی جیل کی تکلیفوں سے عاجز آچکا تھا۔ ان خبروں نے زندگی سے بیزار کردیا۔ کھانا پینا دوبھر تھا۔ رات دن رویا کرتا۔ سالے قیدی اس حالت پر افسوس کرتے۔ گھر میں اسکی بیوی روتی اور کہتی کہ اے خدا تو خوب جانتا ہے کہ ہم بے گناہ اور مظلوم ہیں۔ تو ظالم کو ظلم کی سزا دے۔

۵

ادھر حلیم جیل میں اور بیوی گھر میں زندگی کے دن مصیبتوں

میں گذار رہے تھے اور اسطرف بہاری ساہو کے اکلوتے بیٹے کی شادی رچنے لگی۔ دور و نزدیک کے مہمان آئے ہوئے تھے شادیانے بج رہے تھے۔ ہر طرف خوشی کا عالم تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ رنج و غم اس گھر کے لئے نہیں ہیں۔ مگر قدرت کے کاموں میں دیر تو ہوتی ہے۔ لیکن اندھیر نہیں ہوتا۔

برات کی روانگی سے ایک گھنٹہ پہلے نوشہ کے پیٹ میں درد شروع ہوا۔ بڑھتے بڑھتے کالرے کی صورت اختیار کر گیا۔ ڈاکٹر آئے دوا لکھی جو فوراً بازار سے منگوائی گئی اور ایک خوراک نوشہ کو دی گئی دوا حلق سے اترنے کے ساتھ ہی وہ زور سے چیخا۔ آگ آگ ہا! اور فوراً زمین پر گر کر بے جان ہو گیا۔ ایک شخص نے جلدی سے شیشی کے لیبل کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ دکاندار نے دوا کے بجائے تیزاب کی شیشی دیدی تھی جو موت کا باعث ہوئی۔

تھوڑی دیر پہلے جو گھر خوشی کا مرقع تھا ماتم کدہ بن گیا۔ بہاری دھڑا دھڑ زمین پر گر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ مجھ پر حلیم کی بددعا پڑی ہے۔

چند روز میں بہاری کی حالت غم سے ابتر ہو گئی۔ غدار کارندوں نے قسم قسم کے مال اور جائداد پر قبضے کر لئے۔

ادھر حلیم جیل سے رہا ہو کر آ گیا۔ رنج و مصیبت نے اسے بیدکمزور کر دیا تھا تاہم اس نے دکان پھر کھولی اور رفتہ رفتہ حالت سدھرنے لگی یہانتک کہ پہلے سے بھی اچھی بکری ہونے لگی اور میاں بیوی راحت و آرام سے زندگی بسر کرنے لگے۔ اور بہاری ساہو کچھ عرصہ بعد شدت غم سے دیوانہ ہو گیا اور زندگی کے آخری ایام پاگل خانے میں گذارے۔ عالیشان کوٹھی نیلام ہو گئی بیوی انتقال کر گئی اور کوئی چراغ جلانیوالا بھی نہ رہا۔ یہ تھی ایک غریب اور بیکس پر ظلم و ستم ڈھانیکی سزا۔

یتیم کی عید

(از جناب احمد یار رضا صاحب سدوزئی پشاور)

خورشید ابھی چھ سال ہی کا تھا کہ سلیم رحلت کر گئے اور بیوہ رضیہ بالکل بے یار و مددگار ہو گئی۔ کوئی عزیز و اقارب نہ تھا جو ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ دھرتا۔

گو سلیم ایک ہزار روپیہ تنخواہ پاتے تھے لیکن بیجا اخراجات کی وجہ سے ہر مہینے کے آخر میں انکے پاس پھوٹی کوڑی بھی باقی نہ رہتی تھی اور انھیں ساہوکاروں سے قرضہ لیکر گذارہ کرنا پڑتا تھا۔ سلیم کی موت کے بعد غریب رضیہ کے پاس تانبے کا پیسہ بھی نقد نہ تھا جس سے گھر کا گزارہ چلاتی۔ مجبوراً فرنیچر اور دیگر مال و متاع فروخت کیا۔ کچھ رقم قرضخواہوں کے حوالے کی اور کچھ سے چند مہینے اپنا اور اپنے معصوم بچے کا پیٹ پالا۔

کھاتے کھاتے انبار بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ رضیہ شرافت کی پتلی تھی۔ آمدنی کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ دنیا میں چاروں طرف اس کیلئے اندھیر ہی اندھیر تھا۔ سلیم نے رضیہ کو بہت آرام اور آسائش سے رکھا تھا اور اپنی زندگی میں اسے کانٹا تک چبھنے نہ دیا تھا۔ جب روپیہ ختم ہو گیا تو اس نازک بدن کو سوائے محنت مزدوری کے اور کوئی ذریعہ معاش نظر نہ آیا اور اپنے ایک ہمسایہ رئیس محمد علی کے ہاں چار روپیہ ماہوار پر ملازم ہو گئی اور شرافت و سفید پوشی سے غربت کے دن گذارنے لگی۔

ماہ رمضان شریف ختم ہوگیا۔ اور عید کا چاند نظر آگیا۔ ہر ایک مسلمان خوش و خرم نظر آنے لگا۔ ایک دوسرے کو مبارک بادیاں شروع ہوگئیں خورشید بھی ماں کے پاس دوڑتا ہوا ماں کے پاس آیا اور کہا۔ امی جان کل عید ہے مجھے کیا چیز لے دوگی اور کونسے کپڑے پہناؤگی۔ خورشید کے بہلانے کے لئے رضیہ نے کہدیا "تمھارے اباجان کل آجائینگے۔ وہ تمھارے لئے خوبصورت کپڑے لائینگے تمھیں بہت سے پیسے دینگے اور میلے پر بھی لے جائینگے۔ ماں کی اس بات کو سنکر خورشید کے دل میں باپ کی یاد تازہ ہوگئی۔ خدا معلوم اسکے جگر پر کیا اثر ہوا۔ اسی وقت سے اسے بخار شروع ہوگیا۔ ماں کو کہا "اماں۔ اباجان ہم سے کیوں روٹھ گئے ہیں۔ کیا تم نے ان کو سخت ناراض کردیا ہے۔ ہاں۔ امی پہلے تو اباجان جہاں جاتے تھے مجھے بھی ساتھ لیجاتے تھے۔ اب مجھ کو بھی چھوڑ گئے ہیں۔ امی جان کیا کل اباجان واپس آجائینگے۔ کیا وہ میرے لئے خوبصورت کپڑے بھی لائینگے۔ صبح مجھ کو عیدگاہ پر لیجائینگے۔ تم امی جان مجھ کو سویرے اٹھانا۔ میں تیار ہوکر اباجان کے ساتھ عیدگاہ پر جاؤنگا۔ امی جان۔ اگر اباجان نہ آئے تو پھر میں اور تم دونو جاکر اباجان کو منالائینگے میں اسکو پکڑ لونگا اور پھر نہ چھوڑونگا۔ پھر تم بھی انھیں قابو پکڑ لینا تاکہ کہیں دوڑ نہ جائیں۔ میں انکے کندھوں پر چڑھ بیٹھوں گا۔ پھر تو مجھ کو چھوڑ کر نہ جائینگے۔ اگر انھوں نے میرا کہنا نہ مانا تو میں رونے لگ جاؤنگا۔ پھر تو انکا دل بھر آئیگا۔ ہمیشہ کیطرح مجھے منائینگے۔ پیار کرینگے۔ اور میرا کہا مان جائینگے۔ کیوں ٹھیک ہے نا امی جان۔ پھر کہتا نہیں نہیں امی جان ابا جی دیر سے آئینگے۔ تم خود ابھی جاؤ اور ان کو منالاؤ۔ انھیں کہدینا کہ میں اب شرارتیں بھی بالکل نہ کرونگا۔ تم سے کھلونے اور پیسے بھی نہ مانگونگا۔ امی جان وہاں اباجان کو روٹی کون پکا دیتا ہوگا۔ کپڑے کون دھو دیتا ہوگا۔

غرض خورشید کی یہ باتیں رضیہ کے زخمی دل پر نمک کا کام کرتی تھیں بوسیدہ جگر پر تیر چلا رہی تھیں۔ لیکن اس شرافت کی پتلی نے خورشید کی تسلی کیلئے اپنی آنکھ سے ایک آنسو بھی نہ گرنے دیا اور اسکی ہر ہاں میں ہاں ملاتی گئی۔ لیکن دل میں کہتی تھی خورشید کاش تم ایسی باتیں کرکے مجھے نہ تڑپاتے میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کرتے۔ گذشتہ دنوں کا نقشہ میری آنکھوں میں نہ پھیرتے۔ کاش تم یہ جانتے کہ جہاں تمھارے ابا گئے ہیں وہاں سے واپس کوئی بھی نہیں آتا۔ وہ ہم سے ہمیشہ کیلئے روٹھ گئے ہیں۔

آہ! خورشید اب دنیا میں سوائے خدا کے تیرا کوئی سہارا نہیں ہے اور تمھیں پیار کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔

جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ توں توں بخار زور پکڑتا گیا۔ ساری رات خورشید نے تڑپتے گزاری اور رضیہ نے اکیلی جان پر آنکھوں میں کاٹی۔ ایک عید کا دن وہ تھا کہ سلیم نے اس دنیا سے کوچ کی تھی۔ اب دوسری عید کا دن یہ آیا ہے کہ خورشید ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا ہے۔

دن کے آٹھ بجے ہونگے۔ خورشید یکلخت خوشی سے اچھلا اور زور سے کہا امی جان! لو اباجان آگئے۔ دوڑ دو قابو پکڑ لیں تاکہ واپس نہ جانے پائیں۔ رضیہ نے خورشید کو گود سے اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ تسلیاں دیں۔ لاکھ جتن کئے لیکن خورشید کی معصوم روح اسکے پھول جیسے جسم سے ہمیشہ کیلئے پرواز کرگئی۔ اف۔ اسوقت کا حال کوئی رضیہ ہی کے دل سے پوچھتا اس کے گھر کا چراغ بجھ گیا۔ اسکے دل کا سہارا چل بسا۔ جہاں دنیا میں اسکے لئے اندھیرا ہوگیا۔ مگر اب بھی اسکی آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہ گرا۔ بولی تو یہی بولی۔ کیوں بیٹا خورشید کیا اباجان کی طرح تم بھی بیوفا نکلے۔ کیا میری گود میں کھیلنا تم کو پسند نہ آیا۔ کیا تم نے بھی مجھے دنیا میں ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ ہاں۔ ہاں خورشید میں اس وقت تک اگر جیتی تھی تو تیری محبت پر۔ میں دکھ اٹھاتی تھی تو تیرے

سہارے پر۔ اس دنیا میں میری امیدیں تمھارے ساتھ وابستہ تھیں اور تم بھی مجھے اکیلا چھوڑ کر چلدئے۔

نہیں، نہیں تم اپنے ابا کو منانے گئے ہو۔ خورشید تم نے رات کہا تھا کہ ہم تم دونو اکٹھے ابا جان کو منانے جائینگے۔ اب مجھ کو ساتھ کیوں نہیں لے گئے۔ خورشید تمھارے ابا جان تمھارے کہنے پر واپس آئینگے۔ لو میں آتی ہوں تاکہ تیرے ساتھ مل کر تیرے ابا کو مناؤں۔ اب یہاں رہوں تو کس کے لئے اور کس کے سہارے۔

رضیہ کی زبان پر یہی الفاظ تھے کہ اسے یکدم قے آگئی۔ خون کا دریا منہ سے بہ نکلا۔ دل اور کلیجہ پھٹ چکا تھا۔ اس نے اپنے خون آلودہ ہونٹ خورشید کے رخساروں پر رکھ دئے اور ہمیشہ کیلئے چل بسی۔

جب بارہ ایک بجے تک رضیہ کام کیلئے نہ پہنچی تو محمد علی خاں نے بہت غصہ کیا۔ ایک آدمی اسکے بلانے کیلئے بھیجا اور پیغام دیا کہ آج عید کا دن ہے تمھیں شرم نہیں آتی کہ ابھی تک کام کرنے نہیں آئی ہو۔ تم لوگ جلدی حرامخور بنجاتے ہو۔ اس مہینے کی تنخواہ بالکل نہ دونگا۔ بس تجھ جیسی نکمی خادمہ کو میں اپنے ہاں پسند نہیں کرتا۔ اگر تمھارا یہی حال رہا تو تم کو نکال دیا جائیگا۔ محمد علی خاں کا آدمی جب پہنچا تو اس نے دونو کو ہمیشہ کی میٹھی نیند سوتے پایا۔ محمد علی کو خبر دی گئی اس نے کہا جلدی سے دوسری خادمہ کا انتظام کرلو آج بڑے بڑے مہمان آئینگے۔

بہت دیر کے بعد محلہ کے غریب لوگوں کو جب خبر ہوئی تو انھوں نے ان کو نہلایا، دھلایا، کفن پہنایا اور سلیم کے پہلو بہ پہلو دفن کر دیا۔ یہ تھا عید کا جوڑہ جو قدرت کی طرف سے ماں بیٹے کو ملا۔ اور ہمیشہ اس عید کی یاد میں پہنے رہینگے۔ خورشید اور رضیہ سلیم کو منانے کیلئے ایسے گئے کہ آج تک خود بھی واپس نہ لوٹے۔

دنیا والو! ہوش میں آؤ۔ تمھاری عید تب عید ہو سکتی ہے جب تمھارے غریب ہمسائے بھی عید کی خوشیاں منا رہے ہوں۔ ان کے معصوم بچوں کے تن ڈھانپے ہوئے ہوں۔ شکم بھرے ہوئے ہوں پہلے ان یتیم بیکس اور مفلسوں سے عید منواؤ پہلے ان کا سہارا بنو۔ اور پھر اپنی خوشیوں کا انتظام کرو۔ اگر غریب یتیم اور مفلس ہمسائے بھوکے ہیں۔ انکے معصوم بھوکے ننگے بچے تمھارے بچوں کی پوشاکیں دیکھ کر ترستے ہیں۔ وہ پیٹ بھرنے کیلئے تمھارے دروازوں کو دیکھ رہے ہیں۔ انکے دلوں پر اگر رنج والم چھایا ہوا ہے اور تم خوشیاں منا رہے ہو۔ تو تمھاری یہ عید کسی پہلو سے بھی عید کہلانے کی مستحق نہیں ہے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

گھر سہیلی

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی

نیند کی ضرورت :- نیند انسان کیلئے نہایت ضروری چیز ہے۔ ہر شخص کے لئے علیحدہ علیحدہ مقدار کی ضرورت ہے۔ بیس سال اور کم و بیش عمر کی لڑکیوں کو زیادہ سونا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ زمانہ ان کے بڑھتے رہنے کا ہے۔ آٹھ گھنٹے کافی ہونگے مگر بعض کو اس سے زیادہ اور بعض کو اس سے کم کافی ہوتا ہے۔ بدن کے لئے آرام ضروری ہے اور وہ بستر میں ملتا ہے۔ خالی لیٹنے اور کروٹیں بدلنے سے آرام میسر نہیں ہوتا بلکہ اس سے بے چینی بڑھتی ہے۔ بستر پر اسطرح لیٹنا چاہئے کہ خیالات پاس نہ پھٹکیں اور نیند جلد

ہی آجائے اور ایسی نیند آئے جب اٹھیں تو دل پھول کیطرح کھلا ہوا ہو نیند سے خوبصورتی بڑھتی ہے۔ کئی رات برابر کوئی نہ سوئے پھر وہ اپنی صورت شیشہ میں دیکھے معلوم ہوگا کہ بال بے رونق ہیں اور چہرہ مرجھایا ہوا اور اداس ہے۔ بڑھاپا سامنے لگتا ہے۔

نیند نہ آتی ہو تو بستر آرام دہ بنائیں۔ رضائی ہلکی اور گرم ہو۔ شام کا کھانا ہلکا کھایا جائے اور جلد ہضم ہوجانے والا ہو۔ اگر نیند کے آنے میں شبہ ہو تو سونے سے پہلے نیم گرم پانی سے نہا لیں۔ بدن کو تولیہ زور زور سے رگڑکے نہ سکھائیں۔ بلکہ آہستہ آہستہ سکھائیں۔ ایک گلاس دودھ کا پی کے بستر پر لیٹ جائیں اور چادر یا رضائی اوڑھ لیں۔

دبلا ہونیکی تدابیر:

آج کل چھریرا بدن خوبصورت سمجھا جاتا ہے چنانچہ عورتیں دبلے ہونے کے بیسیوں جتن کرتی ہیں۔ بازار میں بہت سی دوائیں اسی غرض کے لئے بکتی ہیں۔ مگر یہ دوائیں عموماً فائدہ کی بجائے نقصان پہنچاتی ہیں۔ دبلے ہونے کے لئے ذیل کی ہدایات پیش نظر رکھنی چاہیئے:۔

(۱) کسی حکیم یا ڈاکٹر سے معائنہ کراکے دیکھنا چاہیئے کہ دل گردہ، رگوں یا کسی اور جگہ تو کوئی خرابی نہیں پیدا ہوگئی ہے۔ ذیابطس خون کی کمی وغیرہ کا معائنہ کے وقت خاص خیال رکھا جائے۔

(۲) موٹاپا کی مقدار اور وقت کا اندازہ کہ کتنے دنوں میں یہ دور ہوسکیگا۔ رفتہ رفتہ بدن چھٹنا بہت ٹھیک ہے۔ ہفتہ میں آدھ پاؤ سے سیر بھر تک کی کمی بہت کافی کمی ہے۔ (۳) خوراک کی مقدار جو صحت قائم رکھنے کیلئے ضروری ہوگی اور موٹاپا بھی دور ہوسکیگا۔ (۴) کافی فاصلہ سے تین مرتبہ غذا۔ (۵) ڈاکٹر کے مشورہ سے حسب حال ورزش (۶) ہر ہفتہ وزن کیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ ہفتہ وار کسقدر کمی واقع ہورہی ہے۔ بچوں اور نوجوانوں کو سخت احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بداحتیاطی سے خوراک کی کمی ان کی نشوونما میں خلل ڈالنے کا باعث ہوگی۔ خراب غذا بدن کو کمزور کرکے بیماری سے مقابلہ کرنے کے ناقابل بنادیتی ہے۔ اسلئے بطور خود دبلے ہونے کی کارروائی نہ کریں۔

موٹاپے میں خطرے بھی ہیں۔ ممکن ہے ذیابیطس بڑھ رہا ہو یا دل، گردے خراب ہورہے ہوں۔ اسلئے طبی معائنہ بہت ضروری ہے تاکہ موٹاپے سے روزمرہ کے کام کاج میں ہرج واقع نہ ہو۔

بچوں کی تربیت:

بچہ کو اچھی تربیت ملی ہو تو پرورش کامیاب ہوئی۔ دو سال کی عمر تک معمولی درجہ کے بچہ مقررہ وقت پر اپنی خوراک جو بھی اسکے لئے تیار کیجائے لینا۔ جب رات یا سہ پہر کو اسے بستر پر لٹایا جائے سوجانا، نہانے، دھونے کپڑے پہننے کے لئے کہا جائے تو خود یا دوسرے کی مدد سے اس کیلئے جانا اور نقل وحرکت کے متعلق جو کچھ اسے کہا جائے فوراً مان جانا سیکھ جائے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اسکے والدین اسکی تربیت میں کامیاب ہوگئے۔ سب مانتے ہیں کہ یہی باتیں ایک اچھی زندگی کے اصل اصول ہیں۔ اسطریقہ سے بچہ کی آئندہ زندگی بہت خوش آیند گذرنے کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ والدین کو بچہ کے دوسرے معاملات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ بچہ کی خطاؤں سے درگزر کرنا اسکی آئندہ زندگی کو خراب کرنا ہے۔ بہت شرمیلے، سرکش، لالچی، ذہنگی بچہ کو بڑے تو بڑے اسکے ہم عمر بھی پسند نہیں کرتے۔ بچوں کو دوسرے بچوں کے ساتھ سلوک ومحبت سے رہنا سکھانا چاہیئے مجلس میں جانیکا بھی جلد جلد موقع دینا چاہیئے۔ دیکھنا چاہیئے کہ دوسرے بچوں کیساتھ کھیلتے ہوئے اسکا کیا رویہ رہتا ہے۔ لڑنے جھگڑنے والا بچہ بڑا ہوکے جابر اور ناخوش رہتا ہے بچہ کو صاف ستھرا رہنے کی عادت ڈالی جائے۔ سادہ صفائی بڑی چیز ہے ٭

٭ باقی باقی

شکر پارے

(خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم-اے، ایل ایل بی)

برف کا آدمی:- زبردست زبردست پاؤں کے نشان ہمالیہ کی چوٹیوں پر دیکھے گئے ہیں۔ خیال یہ رہا ہے کہ دنیا کی اتنی اونچائی پر ایک ایسی نسل انسانی رہتی ہے جو صورت شکل میں بھی خوفناک ہے۔ اور اس کی طاقت کا بھی اندازہ نہیں۔ یورپ والے بھی ایورسٹ کی چوٹی پر چڑھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کبھی کبھی اس برفانی آدمی کے پاؤں کا نشان دیکھتے رہے ہیں۔ اس سال بھی اور مختلف یورپی مہموں نے بھی ان نشانوں کے دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور مقامات سطح سمندر سے ۲۴ ہزار فٹ بلند ہے پچھلے مہینہ میں چند بھوٹانی قلیوں نے ۱۲ ہزار فٹ بلندی پر ایسے آدمی دیکھے۔ وہ ڈر گئے اور آکے سارا حال مہاراجہ بھوٹان کو سنایا۔ اب اس نے ایک مہم بھیجنے کا انتظام کیا ہے تاکہ وہ اس نسل کا پورا پتہ لگا کے خبر دیں۔

۵۰ صدی بعد والوں کو خط:- آئیندہ سال نیویارک میں ایک دنیا بھر کی زبردست نمائش ہونے والی ہے۔ اس میں ایک ٹلکا زمین میں گاڑا جائے گا۔ وہ ایسی دھات سے بنایا گیا ہے جو ۵۰ صدی تک زمین کی میل کا مقابلہ کرے گا۔ اس ٹلکے میں پانچ ہزار برس بعد والے لوگوں کے نام ایک خط ہوگا۔ اس میں اور بھی بہت سی چیزیں ہوں گی۔ مثلاً خبروں کی ہوتی تصویریں چھوٹی چھوٹی کتابیں۔ کیمیائی مصالحے۔ بجلی کا لیمپ وغیرہ۔ اس زمانہ کے لوگ ہمارے زمانہ کی چیزوں کو دیکھ کے رائے قائم کر سکیں گے۔ یہ ٹلکا زمین میں پچاس فٹ گہرائی پر دابا جائے گا۔

جنگلی لڑکی:- ترکی میں ادانا کی پہاڑیوں سے ایک ۱۶ سالہ ترکی لڑکی ریچھوں کے پاس سے برآمد ہوئی ہے۔ وہ دو سال کی تھی کہ وہ ایک پہاڑی گاؤں سے اچانک گم ہو گئی۔ اس کی بڑی تلاش کی گئی مگر اس کا کچھ پتہ نہ چلا۔ چونکہ یہ مدتوں ریچھوں میں لگی رہی ہے۔ اس لئے اس کا بدن گرمی اور سردی کی سختی کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا ہے۔ جب اسے جنگلوں سے شہر میں لایا گیا وہ بالکل نہ بول سکتی تھی۔ پکی روٹی رالی کھانے سے گریز کرتی تھی۔

مچھلی دو سال تازہ:- مچھلی بڑی جلدی سڑ جاتی ہے۔ جہازوں میں اسے برف میں دبا کے رکھنے سے دس سے بارہ دن تک تازہ رکھا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ برف بھی کام نہیں دیتی لیکن نمک میں چار درجہ کی حرارت پر مچھلی کو ٹھنڈا کر کے رکھنے سے اسے دو سال تک بالکل تازہ اور مزیدار رکھا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ نیا ایجاد ہوا ہے۔ جیب سائنس نیتا ہے۔

جب تک اس کی یہ طاقت قائم ہے۔ وہ نہیں بگڑتا۔ آج کل گیس کے ذریعہ اور میووں کی طرح سے بھی گرمایا جاتا ہے۔ لیکن اس طریقہ سے اس کا دم گھٹ کے وہ جلد سڑ گل جاتا ہے۔ مچھلی والے نئے طریقہ سے اسے بھی عرصہ تک درست رکھا جا سکتا ہے۔ جانور کو اگر ایسی حالت میں ذبح کیا جائے کہ اسے خوف وہراس نہ ہو تو اس کا گوشت مزیدار ہوتا ہے۔ ۲۴ گھنٹے پہلے اسے کھلاتا پلاتا رہنا چاہیئے۔ اسلام میں یہی حکم ہے۔ کہ اسے ذبح کرنے سے کافی پہلے کھلا پلا کے تازہ کیا جائے اور پھر پھرتی سے اسے ذبح کر دینا چاہیئے۔

لندن کی آبادی :-

لندن شروع میں پہلے زمانہ کے شہروں کی طرح فصیل کے اندر آباد تھا۔ اور اس وقت اس کا رقبہ ایک میل مربع تھا۔ اسوقت اس کا رقبہ ۹۳ مربع میل سے بھی زیادہ ہے۔ اس کا نصف قطر ۱۰ میل ہے۔ آبادی ۸۰ ½ لاکھ ہے۔ گویا امریکہ کے پایہ تخت کی آبادی ۷۰ لاکھ اور فرانس کے پایہ تخت پیرس کی ۵۰ لاکھ اور جرمنی کے دارالسلطنت برلن کی ۴۴ ½ لاکھ ہے۔ لندن کی آبادی برابر باہر طرف پھیلتی جارہی ہے سو برس پہلے لندن کا علاقہ ویسٹ منسٹر اس کا سب سے زیادہ آباد حصہ تھا۔ اس وقت اس کی آبادی ۲۲۹۹۲ تھی۔ اب اس جگہ صرف ۴۰۰ ۱۲ لوگ آباد ہیں۔ اس کے برعکس ونڈس ورتھ کی آبادی ۲۷۷۹ سے بڑھ کے ۲۴۳۰۰ ہو گئی ہے۔

لندن میں باہر کے آدمی ۱۱۲۰۰۰ ہیں جن میں روسی ۲۸ ہزار جرمن ۱۲۷۰۰۔ اطالوی ۱۱ ہزار۔ فرانسیسی ۷ ہزار سوئٹزر لینڈ والے ۶ ہزار۔ امریکی ۵ ہزار۔ پولینڈ والے ۴۸۰۰۔ دوسری قوم میں ۲۶ ہزار ہیں۔ لندن کے نیچے کے حصہ میں ۴ لاکھ آدمی آباد ہیں۔ جن میں سے ۴۵ ہزار سکاٹ لینڈ کے ۶۳ ہزار آئرلینڈ کے اور ۴۴ ہزار ویلز کے باشندے ہیں۔

۲۱ سال بعد کارڈ :-

بمبئی کرانیکل میں ایک کارڈ کے دونوں رخوں کی تصویر چھپی ہے۔ یہ کارڈ خستہ حالت میں الہ آباد کے ایک کتابوں کے سوداگر کی دوکان پر لکھنے کے ۲۱ سال بعد پہنچا۔ سوداگر مر چکا ہے۔ اس کا بیٹا وہی کام کرتا ہے۔ کارڈ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۷ء کو چند کتابوں کی فرمائش میں ایک مدرس نے ڈالا اور اب وہ ناگپور کے لاپتہ خطوں کے دفتر سے ۲۱ سال بعد اپنی منزل مقصود پر پہنچا۔ اس دفتر نے اس دیر کی یہ وجہ بتائی کہ کارڈ لیٹر بکس میں تلے تک نہ پہنچ سکا۔ اور اوپر ہی لٹکا رہا۔ دوکان کے مالک نے اس کارڈ کو یادگار کے طور پر رکھ لیا ہے۔

دنیا کی بائیسکلیں

انگلستان دنیا میں سب سے زیادہ بائیسکلیں بناتا اور بیچتا ہے۔ پچھلے سال ۱۳۱۸۰۰۰ بائیسکلیں وہاں سے باہر بھیجی گئیں جرمنی میں سب سے زیادہ بائیسکل چلانے والے ہیں۔ یعنی ½ ۱ کروڑ ہیں۔ انگلستان کا درجہ دوسرا ہے۔ وہاں ایک کروڑ ہیں۔ فرانس میں ۷۵ لاکھ جاپان میں ۶۰ لاکھ۔ اٹلی میں ۴۴ لاکھ۔ ہالینڈ میں ۳۰ لاکھ سے زیادہ۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۲۰ لاکھ اور ۶۰ لاکھ کے درمیان بائیسکل چلانے والے ہیں۔ یہ ملک بائیسکلوں کے زیادہ شائق ہیں۔ اس میں صرف ۳ لاکھ ۷۲ ہزار۔ ہنگری و رومانیہ میں اس سے کم کم عراق

میں تین ہزار یورو گوے (جنوبی امریکہ) میں دو ہزار بائیسکل چلاتے ہیں بولیویا کے دارالسلطنت لا پاز میں ½ ۱ کروڑ لوگ آباد ہیں۔ مگر بائیسکلیں صرف ۵۸ میں یعنی ہر ½ ۲ ہزار باشندوں کے حصہ میں ایک بائیسکل۔

بھورے اور کنگلے:۔ شیخوپورہ کے ایک گاؤں میں ایک سکھ مزدور عورت کے تین سال میں ۹ بچے ہوئے۔ تین جنوری ۱۹۳۶ء میں تین مئی ۱۹۳۷ء میں اور تین جولائی ۱۹۳۸ء میں ہوئے۔ اس کی ماں کے بھی ایک وقت میں تین تین بچے ہوتے رہے۔ اور اس کی بہو کے بھی تین تین اور دو دو بچے ہو لئے۔ ایک گھنٹی ایجاد ہوئی ہے جو تالے میں لگا دی جاتی ہے۔ تالے میں ہی ایک خانہ میں دو بیٹریاں رکھی جا سکتی ہیں۔ جس کی مدد سے وہ گھنٹی بجتی ہے جیسے ہی چور تالے کو یا دروازہ کو توڑنا چاہے گھنٹی بجنے لگتی ہے

جارجیا کے ایک گاؤں میں ایک ۳ سال ۴ ماہ کے بچہ کا وزن ½ ۲۴ سیر ہے۔ اور قد میں تین فٹ ۱۱۔ انچ ہے۔ اس کا سینہ ۲۱۔ انچ ہے۔ وہ ایک ہاتھ سے ۱۱ سیر وزن اٹھا لیتا ہے۔

پرندے نر کی سرداری پسند کرتے ہیں۔ اور دودھ پلانے والے اکثر مادہ کی۔

انبالہ کے ایک شخص نے ایک پوسٹ کارڈ پر باریک قلم سے پانچسو سطروں میں ۲۷۷۴۱ الفاظ لکھے ہیں۔ یعنی ٹیگور کی کتاب گیتا نجلی کو دیباچہ سمیت ایک کارڈ پر ختم کر دیا ہے۔

لندن میں ایک انگریز نے ۲۸ میل کا فاصلہ بائیسکل کے ذریعہ ۱۳ گھنٹے اور ۴۳ منٹ میں طے کیا حالانکہ راستہ میں چار دفعہ پھونک نکلنے کی مرمت کرنی پڑی۔ گویا رفتار کی اوسط ۲۰۴۹ میل فی گھنٹہ رہی۔ اس سے پہلے یہی شخص یہ فاصلہ ۱۳ گھنٹے ۴۳ منٹ میں طے کر سکا تھا۔

بزم مسلمہ

جالندھر، مشہور مضمون نگار محترمہ حمیدہ اختر صوفی جالندھری کے والد ماجد اور حضرت مولوی محمد اکبر علی صوفی رحمتہ اللہ علیہ مصنف سلیم التواریخ" و الحجاب" کے بڑے صاحبزادے جناب خانبہادر آغا محمد علی صوفی رئیس اعظم جالندھر ہور خہ ۱۶ اگست بروز اتوار دن کے سوا آٹھ بجے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ایک قلیل عرصے میں ہی عراق ہندوستان۔ ایران میں ہر دلعزیزی حاصل کی اور ہر جگہ نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ ۲۵ فروری ۱۸۸۳ء کو بمقام جالندھر پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم جالندھر۔ راولپنڈی اور لاہور میں اور اعلیٰ تعلیم علیگڑھ میں حاصل کی ۱۹۰۴ء میں پہلے آپ محکمہ پوسٹ آفس میں بمقام کوئٹہ میں ملازم ہوئے ۱۹۰۵ء میں کراچی سروس پر رہے۔ اور ۱۹۰۸ء میں فارن اینڈ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہو کر بحرین تشریف لے گئے۔ اور چیف پولیٹیکل آفیسر مقرر ہوئے ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم کے آغاز میں بحرین سے عراق منتقل ہو گئے گورنمنٹ نے آپ کو خانصاحب کا خطاب مع خلعت ایک نقرئی میڈل اور ایک جنگی بندوق بھی عطا فرمائی۔ اس کے بعد آپ بصرہ میں پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

کے عہدہ پر ممتاز ہوئے۔ اس کے بعد جب سر آرنلڈ ولسن ریٹائر ہو کر انگلستان چلے گئے۔ تو آپ ان کے قائم مقام سول کمشنر مقرر ہوئے اور عرصہ تک سول کمشنر رہے ۱۹۲۱ء میں خانبہادر کا خطاب بمعہ گولڈن میڈل کے ملا۔ عراق کے بعد آپ ایران بھیجے گئے۔ جہاں وائس قونصل مقرر ہوئے۔ چار سال کے بعد مسقط گئے۔ جہاں وزارت کے عہدہ پر ممتاز ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر ایران گئے جہاں پولیٹیکل ریذیڈنٹ کے عہدہ پر فائز رہے۔ پھر بغداد۔ بندر عباس۔ قریات گئے۔ اور خلیج فارس میں مختلف مقامات پر پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے مختلف عہدوں پر ممتاز رہے۔ ان تمام عہدوں پر آپ نے نہایت شان و شوکت اور مستعدی و راست روی سے کام کیا۔ پنشن پا کر آپ جالندھر میں اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر رہ کر قومی۔ مذہبی اور سیاسی خدمت میں مشغول رہے۔ گھر پر عقیدتمندوں کے جمگھٹے ہر وقت لگے رہتے مسائل تصوف سلجھائے جاتے۔ دوستوں کو ہمیشہ فیوض باطنی سے مستفید فرماتے رہتے۔ بڑے خود دار تھے مگر بہت متواضع جنگ عظیم میں کامیابی پر گورنمنٹ نے خانبہادر کے خطاب کے ساتھ ضلع لائل پور میں آپ کو نہایت اعلیٰ اراضی عطا کی۔ مرحوم نے عراق و ایران کی سیاحت کی۔ جس کی وجہ سے ہر جگہ کے لوگوں کو مرحوم سے عقیدت اور محبت ہو گئی۔ بیحد مخیر تھے۔ غریبوں مسکینوں اور یتیموں کی بے حد امداد کرتے تھے۔ گویا اپنی زندگی کو دوسروں کی مدد کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آپ بہت علم دوست تھے۔ آپ کئی زبانیں جانتے تھے۔ خصوصاً انگریزی عربی اور فارسی کے بڑے زبردست عالم تھے۔ آپ نے مختلف مسودوں کے تراجم کر کے قوم اور ملک کی بہترین خدمات سرانجام دی ہیں۔ غرضیکہ آپ کی ذات والاصفات مجمع اوصاف جمیلہ تھی۔ اللہ کریم آپ کو غریق رحمت کرے۔ خدا بخشے ہزاروں خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔ مرحوم کے خاندان کا اتفاق بے حد قابل تعریف بلکہ قابل رشک ہے۔ والد کے انتقال کے بعد مرحوم نے خاندان کا بوجھ اپنے کندھوں پر لے لیا تھا۔ بھائیوں کو خبر بھی نہ تھی۔ ہر کام آپ کے مشورہ پر ہوتا تھا۔ بھائیوں کے جان نثار تھے۔ ماشاء اللہ آپ کے تین بھائی ہیں۔ (۱) خانصاحب حاجی میاں احمد علی صوفی ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت فیروزپور۔ (۲) مسٹر محمود علی ایم۔ اے۔ آئی سی ایس سشن جج پشاور۔ (۳) میاں حمید علی ایم۔ اے فزیکل ڈائرکٹر گورنمنٹ کالج لاہور۔ خدا ایسے لائق قابل قدر اور اتفاق پرور خاندان کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔ اور دیگر لوگوں کو بھی ایسے خاندان پر رشک کرنے کی توفیق دے ۱۹۳۹ء ایسا منحوس نمودار ہوا جس نے خانبہادر آغا محمد علی صوفی۔ اور میاں محمد شاہ نواز جیسی ہستیوں کو ختم کر دیا جن شہرہ آفاق ہستیوں کی تلافی ناممکن ہے۔ گو وہ زندہ نہیں لیکن ان کے کارنامے ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ (نسیم اختر جالندھری)

مکرم بہن شمیم صاحبہ کے لئے بے نظیر ہیر ٹانک میں نے آپ کے پرچہ میں شائع کرایا تھا جس کا میں نے بھی استعمال کیا ہے۔ جو سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کے لئے بہترین تیل ہے۔ اس کے استعمال سے نہ صرف بال ٹوٹنے اور گرنے ہی بند ہو گئے نہیں۔ بلکہ اور بھی بڑھنے شروع ہو گئے ہیں۔ مفید ادویات کا مرکب معلوم ہوتا ہے۔ بلحاظ فوائد قیمت زیادہ نہیں۔ یعنی صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک۔ ضرور تمند پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔
منیجر "گولڈن ہیلتھ" فارمیسی۔ گجرات۔ (پنجاب)
خاکسار بیگم پیر عبدالرشید قریشی (گجرات۔ پنجاب)

پچھلے پرچہ میں محترمہ اقبال جہاں صدر شاہپور نے اپنی سہیلی کی آواز کی خرابی کو ظاہر کرتے ہوئے نسخہ طلب کیا تھا۔ عرض ہے کہ دار چینی، عود صلیب اور اسطوخودوس ہر ایک چھ ماشہ۔ الائچی خورد، الائچی کلاں۔ کباب چینی اور سفید زیرہ ہر ایک چار ماشہ

تیزپات اور فلفل ایک تولہ۔ ان سب اشیا کو کوٹ چھان کر حفاظت سے رکھیں۔ اور تھوڑا تھوڑا سفوف چوسا کریں۔ انشاء اللہ آواز سریلی اور رسیلی ہو جائے گی۔ مجرب ہے۔ نیز اگر کوئی بھائی یا بہن بچھو کے زہر کو دفع کرنے والے کسی مجرب اور زود اثر چٹکلہ سے واقف ہوں۔ اور جو آسانی سے مل بھی سکتا ہو۔ تو رسالہ مسلمہ کے ذریعہ اطلاع بخشیں۔ عین نوازش ہو گی۔ (سید مرتضیٰ قادری کوٹا)

جب جاڑے آتے ہیں تو میرا چہرہ پھٹ جاتا ہے۔ ہاتھ بھی پھٹ جاتے ہیں میں نے چیزیں بہت استعمال کی ہیں۔ لیکن کوئی دوا کارگر نہیں ہوئی۔ رنگ بھی کچھ کالا سا ہو گیا ہے۔ کوئی بہن کوئی استعمال کیا ہوا نسخہ دیں۔ کہ چہرہ صاف رہے۔ ممنون ہونگی۔ بہت جلد کریم یا پوڈر بتائیے۔ کہ فائدہ ہو۔ تسلیم۔ (کلیمہ خاتون)

مجھے پان کی بناوٹ درکار ہے۔ یعنی اونی کام سلائیوں پر۔ ازراہ کرم مسلمہ بہنیں توجہ دیں۔ فقط سعیدہ انبالوی

بہت عرصہ سے میرے پیٹ میں کدو کے بیج کے موافق کیڑے پیدا ہو گئے ہیں۔ بہت علاج کئے مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اگر کسی مسلمہ بہن کو علاج معلوم ہو تو ضرور اگلے پرچہ میں شائع فرمائیں۔ بیحد ممنون ہوں گی۔ (مس صفیہ بیگم برکت علی۔ احمد نگر۔ دکن)

میری ایک عزیز دوست کے چہرہ پر عرصہ ایک سال سے کیل نکلتے ہیں۔ بہت سی دوائیاں استعمال کر چکی ہیں۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ اگر کوئی مسلمہ بہن یا بھائی کوئی آزمودہ نسخہ بذریعہ مسلمہ مطلع فرما دیں۔ تو از حد ممنون ہوں گی۔

زبیدہ سلطانہ زراعتی کالج۔ لائلپور۔

بہن لدھیانہ کی ایک ہمشیرہ کے چہرہ کے داغ اور چھائیں کے متعلق پڑھ کر افسوس ہوا۔ مگر بہن موصوفہ پریشان مت ہوں۔ خدانخواستہ یہ کوئی ایسی تشویشناک بات نہیں ہے۔ کیوٹی کورا صابن اور کیوٹی کورا مرہم Cuticura soap and Cuticura ointment بہترین چیزیں ہیں۔ رات کو مرہم لگا کر سو رہیں اور صبح کو اس صابن سے نیم گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ انشاءاللہ ایک ہی ہفتہ میں داغ کم ہو جائیں گے۔ بے حد مفید چیز ہے۔ یہ صابون قریب قریب ہر جگہ اور ہر شہر میں ملتا ہے۔ صابن ایک روپے میں اور مرہم چودہ آنے کو آتی ہے۔ امید ہے آپ فائدہ ہونے پر بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں گے۔

مس آمنہ عطا۔ سول لائین۔ اوڑی

---

(۱) جولائی کے پرچہ میں محترمہ بنت خلیل اللہ صاحبہ نے جنبل کی دوا پوچھی ہے۔ لہذا تحریر کرتا ہوں۔ کتے کی ہڈی ۴ تولہ سپاری ۴ عدد۔ بھلاوے ۴ عدد۔ رال ½ ماشہ۔ نیلا طوطیا ۲ ماشہ۔ کتھ سفید ½ ماشہ پہلے کتے ہڈی۔ سپاری اور بھلاوے کو گدھے کی خشک لید تین سیر پختہ میں اس طرح جلادیں۔ کہ راکھ نہ ہو بلکہ کوئلہ ہی رہ جائے۔ پھر باقی اشیا کو علیحدہ پیس کر ملالیں۔ بعد ازاں مکھن گائے کا ایک سو ایک بار نہر کے پانی سے نہر میں دھو کر ملا کر لگائیں۔ اللہ شفا دینے والا ہے۔ (محمد انور دارا پوری)

ہائے کس دل اور کونسی قلم سے یہ تحریر کروں۔ کہ میری پیاری ممانی جان (بیگم سید بشیر الدین حسن صاحب رئیس اعظم دہلی مرحوم) ایک مختصر سی علالت کے بعد ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء کی شب کو پورے ایک بجے انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت سی صفات اور خوبیوں کی حامل تھیں۔ قوم کی سچی ہمدرد غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنے والی نہایت

خوش اخلاق اور ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ ان کے انتقال پر ملال پر عزیزوں کی دنیا میں برابر ماتم ہو رہا ہے۔ اور نہ معلوم کب تک رہے۔ مرحومہ نے قبلہ ماموں جان کے انتقال کے بعد بھی ہم سب سے ہمیشہ مخلصانہ برتاؤ رکھا۔ ان کی اس مخلصانہ محبت کو یاد کرکے برابر روتا چلا آتا ہے۔ خدا مرحومہ کو اپنے خاص جوار رحمت میں خاص جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ناظرین و ناظرات سے بمنت التجا کرتی ہوں۔ کہ وہ مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت کریں۔ اور اگر ہو سکے تو ایصال ثواب کے لئے ایک ایک پارہ قرآن پاک کا پڑھ کر مرحومہ کی روح کو ثواب پہنچا دیں۔ نوازش ہو گی۔

دلفگار حنیفہ نگہت بنت۔ آئی۔ یو۔ بیگ۔ دہلی

پھول تو دو دن بہار جان فزا دکھلا گئے
حسرت تو ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

میں یہ خبر نہایت رنج و قلق کے ساتھ دیتی ہوں۔ کہ میرے پیارے ماموں جان بتاریخ ۲۷ اگست بروز جمعۃ المبارک نور کے تڑکے ہم سب کو تڑپتے چھوڑ کر اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون مرحوم بڑے نیک اور سخی تھے۔ تین سال تک تپ دق کی مرض میں مبتلا رہے۔ مرحوم کی عمر صرف ۱۸ سال کی تھی۔ اور انٹرنس کے امتحان کی تیاری کرتے تھے۔ کہ اچانک بخار اور کھانسی نے آ گھیرا۔ تو سکول کو چھوڑ کر علاج کے لئے گھر بیٹھ گئے۔ ان کو اپنی پڑھائی چھوڑنے کا بہت افسوس تھا۔ انہوں نے ہم لوگوں سے چھپا کر ایک تاریخ لکھی جس میں اپنے دادا صاحب کے حالات سے شروع کرکے تمام کے حالات لکھے۔ پھر اپنا بچپن اور طالب علمی کا زمانہ اور بیماری کے تمام حال تحریر کئے۔ جن کو دیکھ کر غیر کا دل بھی تڑپ جاتا ہے۔ ایسے عقلمند تھے کہ مرتے وقت تک بھی اپنے گھر کے نفع نقصان کا خیال رہا۔ میرے نانا ابا کو تین سال کا عرصہ ہوا۔ کہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ ایسا صدمہ خدا کسی کو نہ دکھائے۔ دعا ہے کہ خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم۔ آمین۔

راقمہ۔ اختر بیگم نعمت اللہ کلانوری

نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ سپرد قلم کرتی ہوں۔ کہ میرے بھائی جان میاں عطا محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں ایس۔ اے۔ وی کلاس میں اپنے کالج میں فسٹ نکلے ہیں۔ الحمدللہ!

(عزیز فاطمہ دارا پور)

انتہائی مسرت سے مطلع کرتی ہوں۔ کہ میری باجی محترمہ ساجدہ خاتون صاحبہ کی شادی خانہ آبادی بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۸ء کو نہایت سادگی اور شریعت اسلامیہ کے مطابق جناب مستجاب خاں صاحب رائپوری سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ قبلہ والدہ صاحبہ نے ہمشیرہ صاحبہ کو مایوں نہیں بٹھایا۔ یہ شادی ہمارے ننہال میں عدیم المثال طور پر سر انجام ہوئی۔ پیاری مسلمہ بہنیں دعا فرمائیں خداوند عالم اس سنجوگ کو مسعود و مبارک ثابت کرے۔ اور باغ جہاں میں پھلنا پھولنا نصیب کرے۔ آمین۔ ثم۔ آمین۔

(حسن آرا بیگم سیونوی) بنت علیدا لکی خاں صاحب پلیڈر۔ بالاگھاٹ سی۔ پی

میں عرصہ سے اسلامیہ مدرسۃ البنات گجرات میں عربی پڑھانے کیلئے ایک قابل اور پابند ارکان اسلامی معلمہ کی جستجو میں ہو جو قرآن مجید مع ترجمہ و تفسیر قواعد زبان کے ساتھ بخوبی پڑھا سکے لیکن ابھی تک خاطر خواہ معلمہ دستیاب نہیں ہوئی۔ لہذا اب بذریعہ بزم مسلمہ جالندھر کے مدرسۃ البنات کی فارغ التحصیل بہنوں کی خدمت میں مؤدبانہ التماس گذار ہوں۔ کہ وہ اسطرف متوجہ ہوں۔ اور اس مذہبی اہم ضرورت کو پورا کرنے کی سعی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تعلیمی سند ...اور مطلوبہ تنخواہ سے بھی آگاہ کریں۔ سو خواہشمند بذریعہ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔ (پتہ:۔ منیجرس اسلامیہ مدرسۃ البنات گجرات۔ بیرکان حاجی محمد نبی بخش صاحب مرحوم۔ محلہ کرم علی شاہ)

میز پوش کے کونہ پر اور چادر کے حاشیئے پر بنائیے
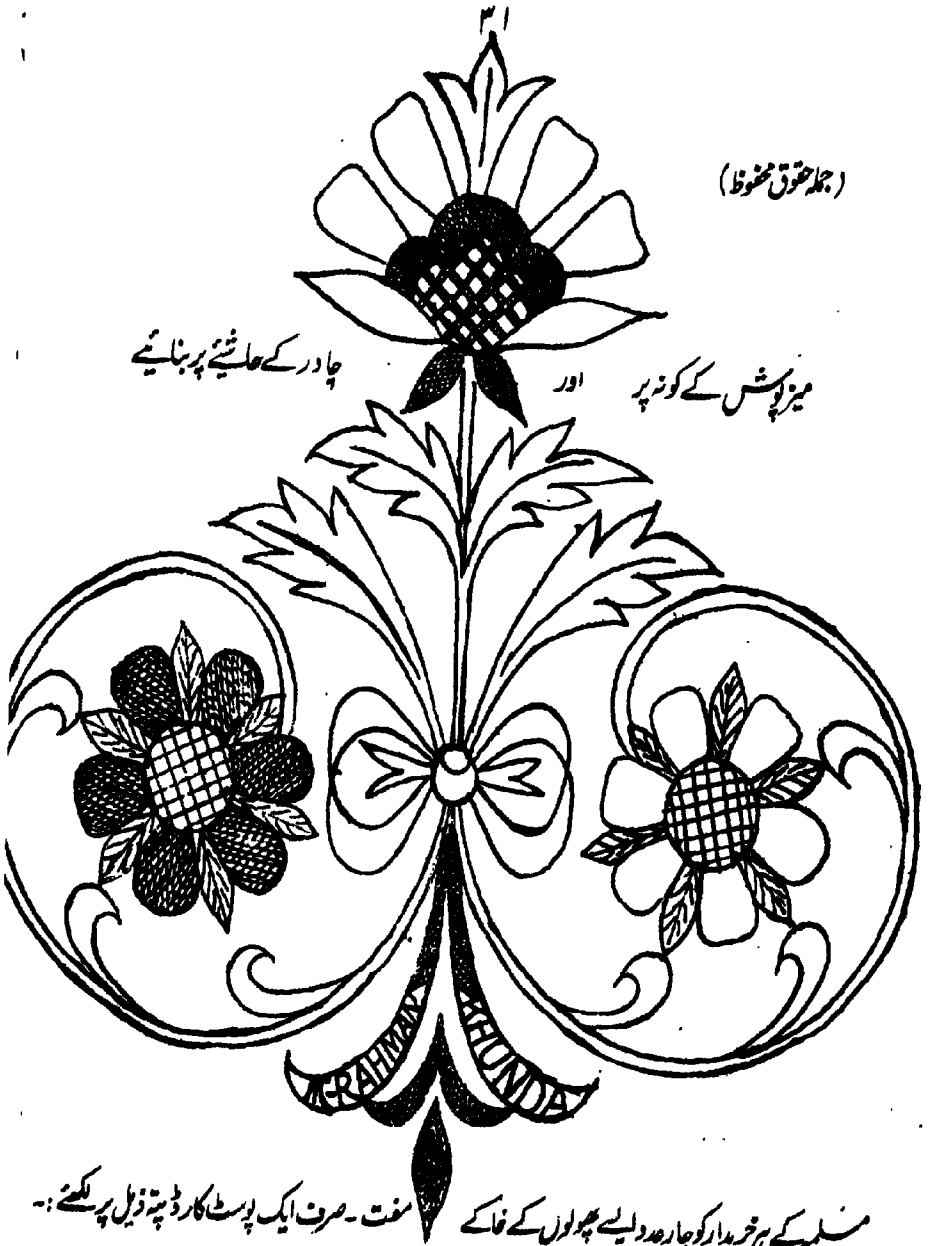
مسلمہ کے ہر خریدار کو چار عدد ایسے پھولوں کے خاکے مفت۔ صرف ایک پوسٹ کارڈ پتہ ذیل پر لکھئے :۔

محبوب الرحمٰن ۔ امیر انیڈ بک سیلر۔ کھنڈہ۔ ضلع اٹک ۔
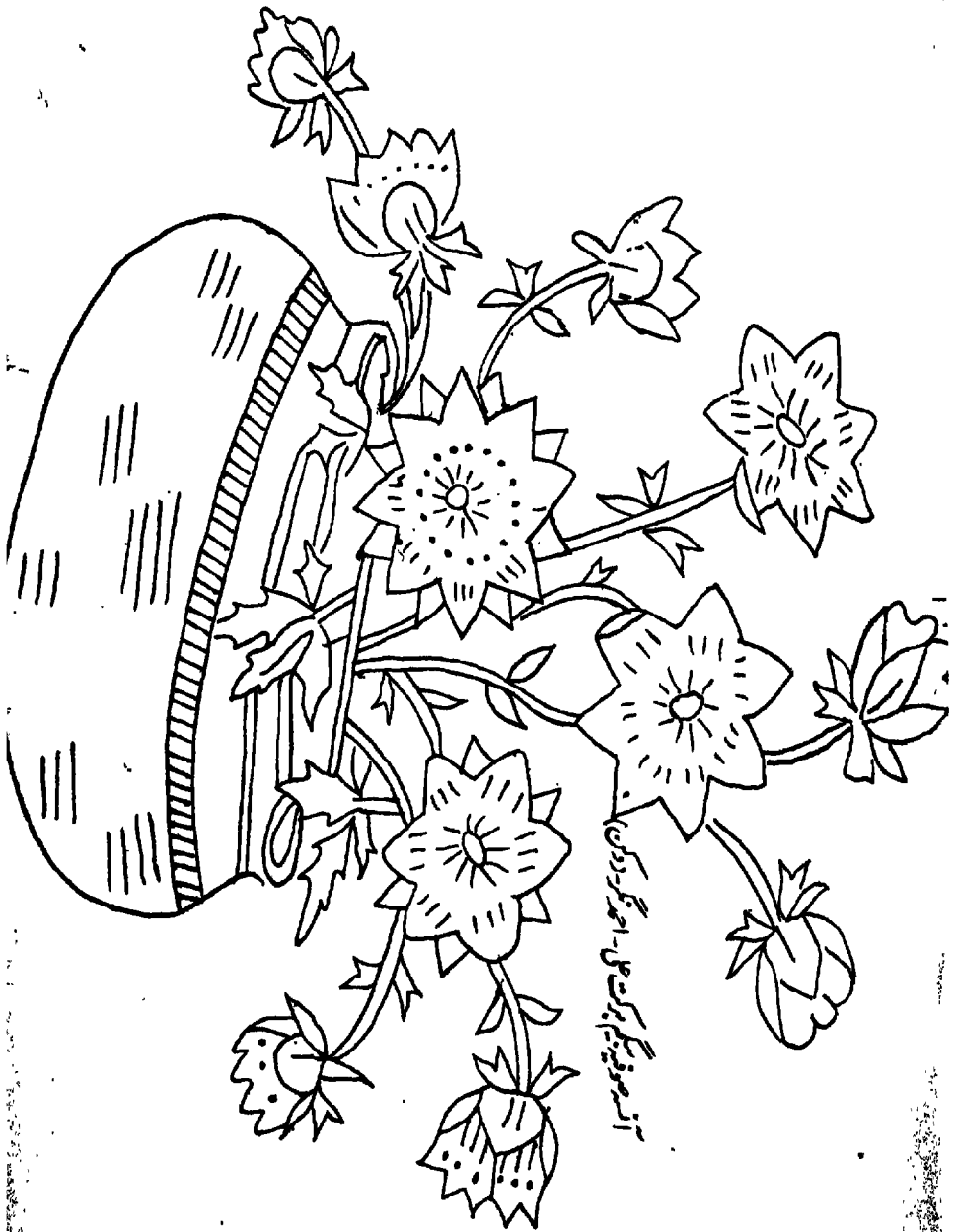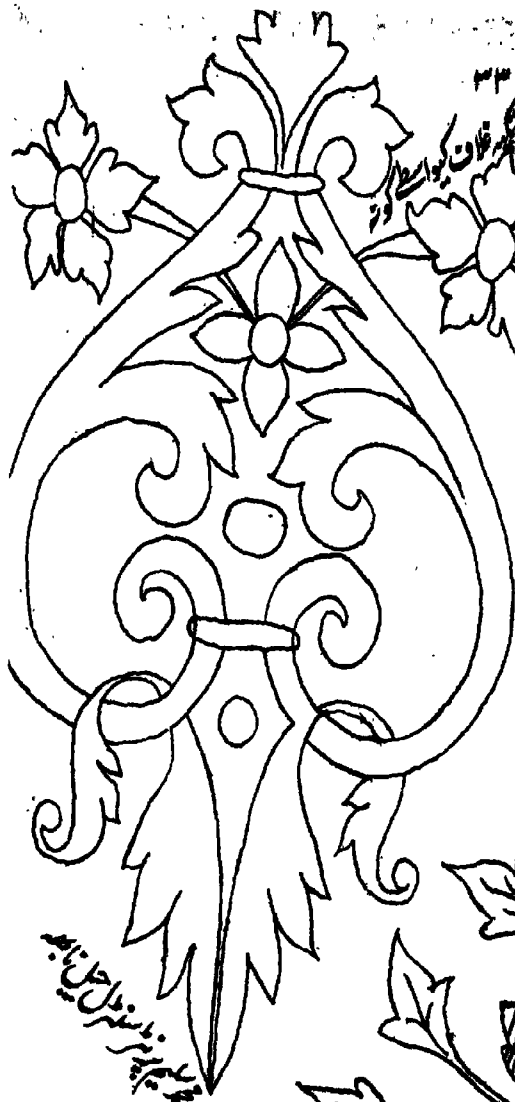
۳۳
میز پوش یا تکیہ غلاف کے واسطے نمونہ
جملہ حقوق محفوظ

اللہ کی مدد کرنیوالے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے :-

محترمہ مسز زمرد خاں صاحبہ واہ	۱
" خورشید بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱
" بیگم محمد یحییٰ علی خاں صاحبہ	۳
" بیگم محمد عالم خاں صاحبہ	۱
جناب احسان اللہ بیگ صاحب دہلی	۱
محترمہ کنیز مبارک علی صاحبہ ظفروال	۱
جناب ماسٹر شہاب الدین صاحب کپورتھلہ	۱
محترمہ بلقیس صاحبہ مدرسۃ البنات	۱
" کلثوم صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات جماعت سوم	۱
" صغورہ صاحبہ متعلمہ جماعت پنجم مدرسۃ البنات	۱
" بلقیس ادیب صاحبہ مدرسۃ البنات	۱
" دختر مرزا محمد بشیر الدین خاں صاحب تحصیلدار عبرت پور	۱
جناب محمد حسان صاحب جعفری گلزار باغ پٹنہ	۱
" چوہدری عبدالباری صاحب سینیٹری انسپکٹر انبالہ	۱
" خان عبدالغنی خاں صاحب انبالہ	۱

اللہ کو قرض حسنہ

تعمیر فنڈ ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء

بمعرفت محترمہ ممتاز خانم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات ۱۶/-/-

نام	رقم
محترمہ والدہ محمد الیاس خانصاحب بستی دانشمنداں جالندھر	۱/-/-
" " ثنا احمد خاں صاحب " غزاں "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ عبد العزیز خاں " " دانشمنداں "	۱/-/-
" والدہ " محمد الیاس خاں " " " "	۱/-/-
" ممتاز خانم بنت محمد امیر خاں " " "	۱/-/-
محترم اسد اللہ خاں " " تو "	۱۱/-/-

بذریعہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات [illegible]

نام	رقم
محترمہ سردار بیگم صاحبہ سندیلیا والی ضلع لائلپور	۵/-/-
" بیگم صاحبہ پیر ناصر شاہ صاحب " " "	۲/-/-
" سلامت بی بی بخانہ محمد بخش شوار لاڑکی " " "	۱/-/-
" فتح بی بی صاحبہ معرفت پیر فضل صاحب " " "	۳/-/-
" ممتاز بیگم " " پیر مرتضیٰ " " " "	۱/-/-
محترم سید خورشید احمد شاہ صاحب بسی سادات موضع مالحوں ڈاکخانہ سندیلیا والی	۳/-/-
محترمہ انور صاحبہ معرفت پیر فضل حسین صاحب سندیلیا والی ضلع لائلپور	۳/-/-
محترم بابو عطاء اللہ صاحب ٹکٹ کلرک ریلوے سٹیشن خانیوال	۲/-/-

بذریعہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ متعلمہ جماعت چہارم ۳۲/۴/-

نام	رقم
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ	۱/-/-
محترم جناب سردار حاجی محمد خانصاحب رئیس سکھانیوالا	۱/-/-
محترمہ زوجہ سردار محمد اکبر خانصاحب وکیل	۱/-/-
محترمہ مکرمہ خانزادی صاحبہ والدہ محمد اکبر خانصاحب	۱/-/-
" زوجہ صاحبہ ڈاکٹر یار محمد خانصاحب سکھانیوالہ	-/۸/-
" اشرف خانم صاحبہ زوجہ محمد حسن خانصاحب	-/۴/-
" زہرہ خانم صاحبہ زوجہ سردار حاجی محمد خانصاحب رئیس سکھانیوالہ	-/۸/-
" امیر خانم " " " گل محمد خانصاحب	-/۴/-
" والدہ " سردار شیر محمد خانصاحب	-/۴/-
" بیگم " " غلام نبی خانصاحب	-/۴/-
" " " " پیر بخش خانصاحب	-/۴/-
" ہمشیرہ " مولوی نذیر احمد خانصاحب	-/۴/-
" بیگم " " نذیر احمد خانصاحب	-/۸/-
" شہربانو " اہلیہ سردار خان محمد خانصاحب	-/۴/-
محترم خلیفہ محمد سرور صاحب	-/۸/-
" سردار الٰہ بخش خانصاحب رئیس ٹبی سوگی	۱/-/-
" مولوی چراغ محمد صاحب مدرس "	-/۸/-
" سید عبد الکریم " دکاندار	-/۴/-
محترمہ جنت خانم صاحبہ داجل اہلیہ مولوی مشتاق احمد خانصاحب	۱/-/-
محترم مولوی الٰہی بخش صاحب	-/۲/-
" " نور محمد " حافظ امام مسجد	-/۴/-
" سید محمد حسن شاہ "	-/۲/-
" حافظ عبد الکریم "	-/۴/-
" مولوی عبد الرحمٰن "	-/۴/-

نام	رقم	نام	رقم
محترمہ مہر النساء بیگم والدہ عائشہ داجل	۱/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ عبدالمجید خانصاحب بستی باباخیل	-/۸/-
〃 بخت بلند صاحبہ 〃 خورد عائشہ بی بی	-/۸/-	〃 〃 〃 اسحاق محمد خاں صاحب 〃 〃	-/۴/-
〃 والدہ اشرف بیگم ۲، والدہ حیات خاتون صاحبہ ۲،	-/۴/-	〃 〃 〃 غلام محی الدین صاحب 〃 〃	-/۴/-
〃 زینب خانم صاحبہ ۲، محترمہ سکینہ خانم 〃 ۲،	-/۴/-	〃 〃 〃 احمد خانصاحب چیف جج بھوپال	۲/-/-
محترم مرزا محمد یعقوب صاحب داجل	-/۴/-	〃 〃 〃 ولی داد خاں صاحب مرحوم بستی شیخ	-/۸/-
〃 میاں اللہ یار صاحب	-/۴/-	〃 〃 〃 الیاس خاں صاحب 〃 〃	-/۴/-
〃 〃 شمس الدین 〃 دکاندار	-/۴/-	〃 〃 〃 عبدالرزاق خاں صاحب 〃 باباخیل	-/۴/-
〃 ڈاکٹر گل محمد 〃 ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ داجل	-/۸/-	〃 والدہ 〃 غفور صاحب 〃 〃	-/۴/-
〃 غلام رسول 〃 مدرس ٹبی سوکگی	۱/-/-	〃 بیگم 〃 مشتاق محمد خاں صاحب 〃 دانشمنداں	۱/-/-
* 〃 مولوی علی محمد صاحب مدرس مدرسہ عملی ڈیرہ غازیخاں	-/۴/-	〃 〃 〃 حسام الدین خاں 〃 〃 〃	۱/-/-
〃 قاضی عاشق محمد 〃 〃 〃 داجل	-/۸/-	〃 〃 〃 فضل محمد خاں 〃 〃 باباخیل	۲/-/-
〃 مولوی شیر محمد 〃 〃	-/۸/-	محترم جناب عبداللہ خانصاحب ذیلدار میانی افغاناں	۱/۴/-
محترمہ والدہ عبدالرحمن خانصاحب	۱/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ محمد کرار خانصاحب	۲/-/-
〃 والدہ مریم خانم صاحبہ	۱/-/-	〃 〃 〃 نیاز احمد خانصاحب	-/۸/-
بذریعہ محترمہ بلقیس جان معلمہ مدرسۃ البنات ۴۶/۲/۶		〃 〃 〃 شیر محمد صاحب	-/۸/-
محترمہ والدہ آفتاب خانصاحب بستی باباخیل	-/۶/-	〃 والدہ 〃 سردار محمد خانصاحب	-/۴/۶
〃 اہلیہ عبداللہ خاں صاحب 〃 〃	-/۲/-	〃 بیگم 〃 عبداللہ خاں صاحب	۳/-/-
〃 بیگم عبداللہ خاں صاحب 〃 〃	-/۴/-	〃 〃 〃 یونس خاں صاحب ایل-ایل-بی پلیڈر	-/۴/-
〃 بی بی حسن بانو صاحبہ بنت پناہ خاں 〃	-/۴/-	〃 〃 〃 عبدالواحد خاں 〃 میانی افغاناں	-/۴/-
〃 بیگم ابراہیم خانصاحب 〃	-/۸/-	〃 والدہ 〃 غلام سرور خاں 〃 〃 〃	۱/-/-
〃 بیگم صاحبہ سردار محمد خاں بستی پیرداد	۲/-/-	〃 ضیاء اختر صاحبہ جماعت ہشتم میانی	-/۶/-
〃 〃 〃 فضل کریم خانصاحب 〃 〃	۱/-/-	〃 منیر اختر 〃 〃 〃 〃	-/۴/-
〃 〃 〃 فضل محمد خانصاحب 〃 مٹھو صاحب	۱/-/-	〃 تنویر اختر 〃 چہارم 〃	-/۴/-
〃 مراد بی بی صاحبہ	۱/-/-	محترمہ انوار احمد خانصاحب جماعت ہفتم 〃	-/۴/-

* مکرم محترم ڈاکٹر عطا محمد صاحب ایل-وی-پی انچارج [illegible] ۴/-/-
〃 غلام حسین 〃 [illegible] ۱/-/-

نام	رقم
محترم انصار احمد خانصاحب جماعت دوم میانی	-/۱۲/-
محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ میانی افغاناں	-/۲/-
" زینب بی بی صاحبہ	-/۲/-
محترم عبدالمجید خاں جماعت ششم میانی	-/۱/-
محترمہ بختاور ے صاحبہ میانی افغاناں	-/۱/۳
" فضل بیگم " "	-/۱/-
محترم سعد اللہ خاں صاحب جماعت ششم میانی	-/۲/-
محترمہ نور بیگم صاحبہ	-/۲/-
" بیگم صاحبہ شہباز خانصاحب اڑمڑ	۱/-/-
" " عطا محمد صاحب ٹانڈہ	-/۸/-
" " محمد غلام محی الدین خانصاحب اڑمڑ	۱/-/-
والدہ " محمد یعقوب خانصاحب ٹانڈہ	۱/-/-
" اصغری بیگم صاحبہ متعلم کلاس ششم گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر	۱/-/-
محترم جناب محمد کرار خانصاحب رئیس اعظم میانی	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سردار محمد خانصاحب تحصیلدار زیرہ	۱/-/-
" " محمد صدیق خاں صاحب	۱/-/-
بذریعہ کلثوم بیگم جماعت چہارم مدرسۃ البنات	۸/-/-
محترم عبدالمنان صاحب طالبعلم جماعت ہفتم گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور	-/۸/-
" شیخ لعل دین صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی۔ ہائی سکول بھلوال	۱/-/-
" محمد سعید صاحب ڈی سی آفس گورداسپور	-/۸/-
" ضیاء الرحمن " زمیندار چک نمبر ۱ خانپور ریاست بہاولپور	۱/-/-
" شیخ فضل الرحمن " ریڈر گورداسپور	۱/-/-
" رحمت اللہ " نواب بوٹ ہاؤس حافظ آباد	۱/-/-
" شیخ محمد اقبال " سٹینوگرافر ڈی۔ سی۔ آفس گورداسپور	۱/-/-

نام	رقم
محترم چوہدری غلام رسول صاحب ریکارڈ کیپر گورداسپور	۱/-/-
" بابو ارشد علی صاحب کلرک سول سرجن آفس گورداسپور	-/۸/-
" مرزا عبدالحق " بی۔ اے ایل ایل۔ بی پلیڈر "	-/۸/-
بذریعہ مسعودہ بیگم جماعت چہارم مدرسۃ البنات	۱۰/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ سید مقبول حسن صاحب ذیلدار بھگوالہ	۲/-/-
محترم سید ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب محلہ بندیاں لدھیانہ	۲/-/-
" محبوب حسین صاحب میڈیکل آفیسر چیلیانوالہ ضلع گجرات	۲/-/-
" چودھری سردار محمد " اوورسیئر پنجاب اریگیشن کھاکھرا ہیڈ	۲/-/-
" محمد حسین صاحب پھالیہ	-/۸/-
" عطاء اللہ " محکمہ نہر	-/۴/-
" سید صدیق حسن " اوورسیئر لاہور چھاؤنی	۱/۴/-
بذریعہ امتیاز بیگم بنت سردار محمد جماعت چہارم	۱۴/-/-
محترم عبدالرحیم صاحب گڈز کلرک سرائے شاہداد کوٹ (سندھ)	-/۴/-
اسٹیشن سٹاف " " " "	-/۱۰/-
مسٹر چنگال اسٹیشن ماسٹر " "	۱/-/-
محترم عبدالرشید صاحب معرفت چوہدری سردار محمد صاحب اے ڈبلیو انسپکٹر " "	۱/-/-
" کانشی رام " سرائے شاہداد کوٹ (سندھ)	-/۴/-
" طفیل محمد صاحب ٹرالی مین " " "	-/۸/-
" سردار سوبا سنگھ گینگ مین " " "	-/۸/-
" چوہدری فتح الدین " " "	-/۸/-
" سردار بہادر سنگھ ٹرالی مین " " "	-/۸/-
" مہنگا سنگھ صاحب اسٹیشن " "	-/۸/-
" اللہ دتا " " "	-/۸/-
محترمہ فاطمہ سلطانہ صاحبہ محترمہ چوہدری سردار محمد صاحب اے ڈبلیو آئی " " "	-/۸/-

نام	رقم
محترم چوہدری سردار محمد صاحب ڈبلیو آئی اسٹیشن ماسٹر ساہنڈ والی سندھ	۳/-/-
بذریعہ اقبال بیگم جماعت چہارم ۵/-/-	
محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ بیگم جناب نور محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر	۵/-/-
بذریعہ مقبول بیگم جماعت دوم ۵/-/-	
محترم نور محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر فیروزپور	۵/-/-
بذریعہ شکیلہ بی بی ۱/-/-	
محترمہ شکیلہ بی بی صاحبہ موضع کھرلہ کنگرہ (جالندھر)	۱/-/-
بذریعہ صغریٰ چراغدین جماعت دوم ۲/۸/-	
محترم ضیاء الدین احمد صاحب مترجم پریس برانچ لاہور	-/۴/-
" حفیظ اللہ " " " " "	-/۴/-
" عبدالمجید خاں " " " " "	-/۴/-
" نعمت اللہ " کلرک محکمہ زراعت لاہور	-/۲/-
" جان محمد صاحب کلرک دفتر ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ "	-/۴/-
" چوہدری مظفر عالم صاحب محکمہ زراعت "	-/۸/-
" فیروز الدین "	-/۲/-
" شیخ مختار احمد " دفتر لاٹ صاحب	-/۸/-
" مولوی محمد بخش " " " "	-/۴/-
بذریعہ صفیہ سلطانہ عبدالرحیم جماعت سوم ۶/۸/-	
محترم مولوی نور الحسن صاحب دیوبندی موضع روال ڈاکخانہ غریبوال تحصیل پنڈ دادنخاں ضلع جہلم	۱/-/-
" عبدالحکیم صاحب اول مدرس پرانا بنگلہ کھیوڑہ ضلع جہلم	۲/-/-
" ماسٹر عبدالمالک " موضع روال " "	۱/-/-
" چوہدری فضل محمد خاں " چوہانہ " " "	۱/-/۸
" رحیم اللہ خاں " " " "	۱/۸/-

نام	رقم
بذریعہ بلقیس غلام محمد ۳/-/-	
محترم سندھی خاں صاحب اسٹیشن ماسٹر لوڈھووال پھلور	۱/-/-
" سید ولی محمد شاہ " سکنہ کرنانہ	۲/-/-
بذریعہ عصمت کلثوم۔ احمد کلثوم عظمت کلثوم حامد	۱۹/-/-
محترم چوہدری غلام غوث خاں صاحب صمدانی اگریکلچر انجنیئر فورڈواہ ڈسٹرکٹ بہاولنگر	۵/-/-
" " محمد جمیل " ضلعدار سمہ سٹہ بہاولپور	۵/-/-
" " نذیر احمد " " ہارون آباد "	۵/-/-
" " نیاز احمد " نمبردار آدم صحابہ ضلع رحیم یار خاں بہاولپور	۲/-/-
" " امام علی " کرٹیانہ ڈاکخانہ آدمپور ضلع جالندھر	۲/-/-
بذریعہ نامعلوم الاسم ۱/۲/-	
سلامت رائے پٹواری ۱ر۔ یعقوب گرداور قانونگو ۲ر۔ برکت علی پٹواری ۱ر۔ عزیز بخش پٹواری ۱ر۔ چرنداس پٹواری ۱ر۔ عبداللہ پٹواری ۱ر۔ عزیز بخش پٹواری ۱ر	-/۸/-
میراں بخش پٹواری ۱ر۔ نور محمد پٹواری ۱ر۔ جمال الدین پٹواری ۱ر۔ میراں بخش پٹواری ۱ر۔ میراں بخش پٹواری ۱ر۔ لابھ سنگھ پٹواری ۱ر۔ بنت کشور ۱ر۔ جلال الدین ۱ر۔ ہیرا سنگھ ۱ر۔ شیر سنگھ ۱ر۔	-/۱۰/-
بذریعہ عظمت آرا ادیب عالم ۳۸/-/-	
محترم میاں محمد عبداللہ صاحب وارڈ ایس ٹی آئی ریلوے قلعہ گوجر سنگھ لاہور	۵/-/-
" شاہ الدین " اکوٹنٹ بمکان میاں ولی محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ڈی قلعہ گوجر سنگھ لاہور	۵/-/-
" ولی محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ڈی قلعہ گوجر سنگھ لاہور	۵/-/-
" علی محمد " موضع کھرلہ کنگرہ۔ جالندھر	۱/-/-
" مولوی محمد اسلم صاحب ہیڈ اسسٹنٹ بجٹ سرکل نمبر ۳ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ لاہور	۱/-/-

نام	رقم
چوہدری غلام حسین صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین سرکل نمبر ۳ پی۔ڈبلیو۔ڈی لاہور	۲/-/-
میاں سلطان احمد " نقشہ نویس تھرڈ سرکل آفس "	۱/-/-
مولوی عبدالعزیز " اسسٹنٹ " " "	۱/-/-
مسٹر غلام اسلام " کلرک " " "	۱/-/-
" منیر احمد " اکونٹس " ڈویژن نمبر ا پی۔ڈبلیو۔ڈی "	۱/-/-
خواجہ عبدالحمید " سب ڈویژنل کلرک " " "	۲/-/-
مسٹر محمد طفیل " ریکارڈ کیپر فسٹ پراونشل ڈویژن " "	۱/-/-
" غلام مجتبےٰ " اکونٹس کلرک " " " "	۱/-/-
مرزا عباس بیگ " " " " " "	۱/-/-
بذریعہ رضیہ مرضیہ مدرسۃ البنات ۱۲/۸/-	
محترمہ بیگم صاحبہ ضیاء اللہ خاں صاحب بستی دانشمنداں	۷/۸/-
" " خانبہادر عبدالمجید خانصاحب " باباخیل	۵/-/-
بذریعہ صفورہ خانم جماعت پنجم ۵/۱۴/-	
محترم حکیم غلام جیلانی صاحب امرتسر	۱/-/-
" بابو محمد جمیل خاں " بکنگ کلرک امرتسر	۳/-/-
" غلام فاطمہ صاحبہ	-/۲/-
" میاں گلزار محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر	۱/-/-
" محمد دین صاحب ڈرل ماسٹر چوک نیم والا لدھیانہ	-/۴/-
" اللہ لوک صاحب امرتسر	-/۸/-
بذریعہ عظیم جماعت اول اعلیٰ ۱/-/-	
محترم عبدالرسول صاحب پلیڈر جالندھر شہر	۱/-/-
بذریعہ ثریا خانم بنت شیخ محمد الدین جماعت چہارم	۱۶/-/-
محترم شیخ محمد الدین صاحب فارسٹ رینجر بہیراوالہ ضلع ملتان	۱/۸/-
" مرزا احمد دین " فارسٹر محکمہ جنگلات بہیراوالہ "	۱/-/-

نام	رقم
محترم چوہدری محمد اسلم خانصاحب ڈپٹی فارسٹ رینجر محکمہ جنگلات بہیراوالہ ملتان	۱/-/-
" شیخ عبدالغنی صاحب بلاک افسر " " " "	۱/۸/-
" صوفی فضل کریم " کلرک " " " "	-/۸/-
" غلام حسین " فارسٹ گارڈ " " " "	-/۴/-
" سلطان محمد " " " " " "	-/۴/-
" صدیق احمد " " " " " "	-/۴/-
" عبدالمجید " " " " " "	-/۴/-
" محمد وحید خاں " " " " " "	-/۴/-
" غلام نبی " " " " " "	-/۴/-
" کریم بخش " " " " " "	-/۴/-
" یوسف علی " " " " " "	-/۴/-
" منشی بابو رام " فارسٹر بلاک افسر " " "	۱/-/-
" ایم نور محمد " گورنمنٹ کنٹریکٹر " " "	۱/-/-
" سید فدا حسین " کلرک " " "	-/۸/-
" شیخ عبدالحمید " اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر " "	-/۸/-
" خان عبدالرحمن " " " " "	۵/-/-
" چوہدری فضل الٰہی " ڈپٹی رینجر محکمہ جنگلات " "	۱/-/-
بذریعہ محمودہ بیگم درجہ خصوصیہ اولیٰ ۱۳/۷/-	
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عمرالدین احمد مرحوم ڈاکٹر مراد پور سیالکوٹ	۲/-/-
" " " بابو ایوب ربانی صاحب ٹکٹ کلکٹر وزیرآباد	۲/۸/-
" " " چوہدری فیروز الدین احمد " انسپکٹر انکس دھاریوال	۲/۴/-
محترم جناب " فیروز الدین احمد " " " "	۲/-/-
" " " قمر الدین احمد " منٹگمری کالج سیالکوٹ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد اکبر صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول لائلپور	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری امیر علی صاحب ناصر محلہ سالوگجر سیالکوٹ	۲/-/-
" " " محمد الدین " سیالکوٹ	-/۴/-
" اختر سکندر خاں جماعت ہفتم الف گورنمنٹ ہائی سکول "	-/۱/۹
محترم مسٹر ظفر اقبال " نہم ایم مش " " ڈھالیوال	۱/-/-
بذریعہ قمر النساء درجہ خصوصیہ اولیٰ -/۱۲/۱۵	
محترم جناب شیخ فضل کریم صاحب سیٹھی سیٹھی سٹریٹ جہلم	۱/-/-
" " " نور حسین " کیمپ کلرک نزد ڈاکخانہ "	۱/-/-
محترمہ ف۔ ن صاحبہ مسز عبد الرحمن صاحب " " "	۱/-/-
محترم جناب عبد الکریم صاحب محلہ کھوکھراں " " "	۱/-/-
" شیخ حاجی محمد الدین " نزد مسجد لال سوداگر گجرات	۵/-/-
" " محمد ادریس " کریانہ فروش جہلم	۱/-/-
محترمہ مس فضل کریم صاحبہ محلہ خواجگان نزد مسجد لال سوداگر گجرات	۲/-/-
محترم شیخ غلام حسینی صاحب سب پوسٹماسٹر دینا	۱/-/-
" فضل کریم " محلہ کھوکھراں نزد ڈاکخانہ جہلم	-/۸/-
" شیخ خدا بخش " " خواجگان گجرات	۲/۴/-
بذریعہ بلقیس ادیب امرتسری -/-/۱۴	
محترمہ حمیدہ بیگم دختر محمد علی شاہ ایس پی ایم شاہدرہ لاہور	۱۰/-/-
" کنیز بیگم صاحبہ متعلمہ جماعت دہم لیڈی میکلیگن ہائی سکول "	۱/-/-
" آسیہ " " " " " " " "	۱/-/-
محترم چوہدری محمد ہادی خاں صاحب محلہ سردار پورہ اچھرہ "	۱/ر/-
" منشی محمد امین صاحب ہیڈ ماسٹر کی کوٹھی بڑہ اچھرہ "	۱/-/-
بذریعہ اختر بیگم بنت مرزا نعمت اللہ بیگ	
محترم سردار مصلح الدین خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ لدھیانہ	۱/-/-
محترمہ نواب بیگم صاحبہ بیگم سردار مصلح الدین خاں صاحب " "	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا نعمت اللہ بیگ صاحب سٹینوگرافر لدھیانہ	۱/ر/-
محترم مرزا احسن اختر بیگ صاحب برادر اختر بیگم جماعت ششم "	-/۸/-
محترمہ اصغری بیگم صاحبہ جماعت اولیٰ خواہر " " " "	-/۸/-
بذریعہ نامعلوم ایک طالبہ مدرسۃ البنات ۱/-/-	
محترمہ بیگم صاحبہ نیاز محمد خاں صاحب دروازہ سیداں چوک قادر شاہ جالندھر	۱/-/-
شریفہ بی بی جماعت ادنیٰ	-/۲/۲
بذریعہ صفورہ درجہ خصوصیہ اولیٰ -/۸/۶	
محترم سردار ہری سنگھ کمیشن ایجنٹ رینک بازار جالندھر شہر	۲/-/-
" ڈاکٹر سردار احمد صاحب ایم بی بی ایس ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ فیروزپور	۱/-/-
" سید عبد السلام "	۲/-/-
" " مخدوم حسن شاہ "	۱/ر/-
محترمہ سردار بیگم صاحبہ	-/۸/-
بذریعہ امینہ خانم شہاب الدین جونیئر سپیشل کلاس -/-/۱۵	
محترم ایم فضل الٰہی صاحب کنٹریکٹر ڈسکٹ ہیڈ کوارٹر ڈلہوزی	۲/-/-
" " محمد شفیع " اسسٹنٹ سٹورکیپر سپلائی ڈپو "	۱/-/-
" محمد عظیم خورشید صاحب ہوم کیپنگ ڈلہوزی چھاؤنی	۱/ر/-
" میاں نور الدین " بیکر گورنمنٹ بیکری " "	-/۸/-
" سید مہر شاہ " " " " "	-/۸/-
" خواجہ محمد حسین " شال مرچنٹ کمرشل بلڈنگ " "	۲/-/-
" ایم نظام الدین " سٹورکیپر سپلائی ڈپو "	۲/ر/-
" میاں عبد الستار " بیکر گورنمنٹ بیکری " "	-/۸/-
" چوہدری حسن محمد " " " " "	-/۸/-
" ایم طفیل احمد " " " " "	-/۸/-
" " ابراہیم " " " " "	-/۸/-

نام	رقم
محترمہ عصمت بیگم صاحبہ اقبال منزل کوٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۵/-/-
" بیگم صاحبہ جناب چراغدین صاحب محسن پوسٹ ماسٹر چوڑا میدان شملہ	۶/-/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ دختر جناب چراغدین " " " "	۴/-/-
" بیگم " ڈاکٹر نذیر احمد " ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۲/-/-
" حسن بی بی " معلمہ تعلیم القرآن " " "	۱/-/-
" بیگم بی بی و بلہ صاحب بی بی دختر مستری ابراہیم " " "	۱/-/-
" جیواں بی بی صاحبہ مسجد صوبے دار " " "	۱/-/-
" ریشم بی بی " بیگم مستری لال دین کشمیری " "	۱/-/-
" عائشہ بی بی " " عبدالرحمن " " " "	۱/-/-
" رحمت بی بی " " چوہدری محمد غفار " " " "	۱/-/-
" بابو شہاب الدین صاحب ہیڈ بیکر گورنمنٹ بیکری چھاؤنی ڈلہوزی	۵/-/-
" ایم قادر بخش " بیکر " " " "	-/۸/-
" " رحیم الدین " " " " " "	-/۸/-
" " خدا بخش " " " " "	-/۸/-
" " فتح محمد " کشمیری ٹینٹی محلہ " "	-/۸/-
" سید حسن شاہ " ایم-ای-ایس " "	-/۸/-
" عبدالرؤف " جالندھر گولڈ سٹور " "	-/۸/-
" مسٹر محمد رفیع اینڈ سنز میوہ منڈی اسمعیل بلڈنگ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۹	۵/-/-
" مسٹر شیخ محمد شفیع صاحب کنٹائی ڈیلنگ ایجنٹ سیالکوٹ ہاؤس شملہ	۲/-/-
" ملک محمد شفیع " سپورٹ ورکس چھاؤنی ڈلہوزی	۱/-/-
" منشی عبدالعزیز " مقام جیٹھی کے - ضلع سیالکوٹ	۱/-/-

بذریعہ طاہرہ امتہ الحفیظ درجہ خصوصیہ اولیٰ ۶/-/-

نام	رقم
محترم حافظ محمد الدین صاحب کلانور ضلع گورداسپور	۲/-/-
" فضل الرحمن ابن حافظ محمد دین صاحب	-/۸/-
محترم عبدالحی ابن بابو عبدالرزاق صاحب اجنالہ ضلع امرتسر	-/۸/-
" عبدالعزیز " " عبدالرزاق " " " "	-/۸/-
محترمہ امتہ الرشید صاحبہ بنت حافظ محمد دین " کلانور ضلع گورداسپور	-/۴/-
" امتہ اللہ " " ماسٹر عبدالحمید " اجنالہ " امرتسر	-/۴/-
" زاہدہ " " " " " "	-/۴/-
محترم محمد اسلم صاحب ابن عبدالرحمن " موضع رائے چک	-/۴/-
" عبدالرزاق " " " " "	-/۸/-
" شیخ فضل حق " کلانور ضلع گورداسپور	۱/-/-

بذریعہ مجیدہ چراغدین گورداسپور ۵۰/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ جناب خلیفہ فضل الرسول خان صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۲۵/-/-
" " " شیخ چراغدین صاحب ایڈووکیٹ گورداسپور	۲۰/-/-
" " " " محمد نصیب " " "	۱/-/-
" " " " محمد " " "	۱/-/-
" " جناب ارشاد احمد خاں " کنسٹیبل دینا نگر	۱/-/-
محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ گورداسپور	-/۸/-
" حلیمہ بیگم " "	-/۸/-
" صفیہ بیگم " متعلمہ "	-/۸/-
" زینب بیگم " " "	-/۸/-

بذریعہ ام کلثوم جماعت سوم ۱۶/۲/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد ابراہیم صاحب دھالیوال بیٹ بڑہ ڈھلواں	۱/۲/-
" " " " فقیر اللہ " "	۱/۲/-
محترم میاں جمال الدین " "	-/۴/-
" عبدالحق " " "	۱/-/-
" غلام نبی " " "	-/۴/-

نام	رقم
محترم شیخ محمد بخش صاحب دھالیوال بیٹ براہ ڈھلواں	۱/-/-
" " عبدالحق " عرف بالو " "	-/۴/-
" " صوبا " " "	-/۴/-
" " فجا " " "	-/۴/-
" " اللہ بخش " " "	-/۴/-
" نور محمد " کمہار " "	-/۴/-
" مستری روڑا " " "	-/۴/-
" " اسمٰعیل " " "	-/۲/-
" میاں امیرالدین " ٹھیکیدار " "	۱/-/-
" " رحمت اللہ " " " "	۲/-/-
محمد خلیل ۱ر۔ اللہ رکھا ۲ر۔ عبدالحق ۲ر۔ غلام الدین ۲ر۔ جلال ۲ر شیخ رحیم بخش۔ شیخ نامو ۲ر۔ دھالیوال بیٹ	۱/۱/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد حسن صاحب نائب تحصیلدار	۲/-/-
محترم میاں محمد حسن " ایم اے "	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبدالرشید " دھالیوال بیٹ براہ ڈھلواں	۱/-/-
" ام کلثوم " متعلمہ جماعت سوم مدرسۃ البنات جالندھر شہر	۱/-/-

بذریعہ کلثوم محمد رفیق جماعت دوم ۴/۸/-

نام	رقم
محترم جناب محمد عبداللہ صاحب گورنمنٹ پنشنر تلونڈی ارائیاں۔ ہوشیارپور	۱/-/-
" چوہدری غلام قادر خاں " انسپکٹر پولیس " "	۱/-/-
" منشی نظام الدین " مدرس " "	-/۸/-
" صوبا ولد علی بخش " " "	-/۸/-
" منشی فضل الدین " مدرس " "	-/۶/-
" جناب ارشاد احمد " بی اے " "	-/۸/-
" " نور احمد " " " "	-/۴/-

نام	رقم
محترمہ زینب بی بی صاحبہ بیگم مولا داد خاں صاحب مرحوم سب انسپکٹر	-/۴/-
" رحمی " زوجہ منشی فضل الدین صاحب	-/۲/-
" جمشاد بیگم صاحبہ بنت مولا داد خاں صاحب سب انسپکٹر	-/۱/-

بذریعہ زہرہ صاحبہ مدرسۃ البنات ۱۷/۱۲/-

نام	رقم
محترم جناب میاں محمد سادن صاحب داجل ضلع ڈیرہ غازیخاں	۱/-/-
" " جلال الدین " " " "	۱/-/-
" خلیفہ " کریم بخش " پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ " " "	۲/-/-
" میاں فضل محمد صاحب میونسپل کمشنر " " "	-/۸/-
" ملک غلام حیدر " بی اے ایل ایل بی پلیڈر ضلع مظفرگڑھ	-/۸/-
" مولوی نور محمد " مدرس " "	-/۸/-
" ملک غلام فرید " بی اے ایل ایل بی پلیڈر " "	-/۸/-
" جناب سکندر خاں " ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول " "	۲/-/-
" شیخ نصیرالدین " عرائض نویس " "	-/۴/-
" میاں خان محمد " وائس پریذیڈنٹ میونسپلٹی " "	۲/-/-
" سردار صاحب خاں " انسپکٹر بنکس " "	۳/-/-
" خلیفہ غلام حیدر " سیکنڈ ماسٹر " "	۳/-/-
" مولانا مشتاق احمد خاں " مولوی فاضل۔ داجل۔ ڈیرہ غازیخاں	-/۸/-
محترمہ خالہ صاحبہ زہرہ بی بی صاحبہ " "	۱/-/-

جنت بی بی کریم بخش جماعت اولی مدرسۃ البنات ۱/۴/-

نام	رقم
محترمہ جنت بی بی بنت کریم بخش جماعت اعلیٰ مدرسۃ البنات	۱/۴/-

بذریعہ سروری خانم جماعت پنجم ۲۹/-/-

نام	رقم
محترم میاں عبدالغفور صاحب عبداللہ پور۔ لائلپور	۲/-/-
والدہ محترمہ میاں " " "	-/۸/-
محترمہ مسز محمد اسحاق " تحصیلدار لودھراں۔ ملتان	-/۸/-

نام	رقم
محترم میاں فتح اللہ صاحب عبداللہ پور۔ لائلپور	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ملک عمر الدین صاحب شیخوپورہ	۱/-/-
" بیگم " حافظ محمد عبداللہ " عبداللہ پور لائلپور	۲/-/-
" عطیہ سلطانہ " بنت " " " " "	۱/-/-
محترم حافظ محمد عبداللہ " " "	۲/-/-
محترمہ شمشاد اختر صاحبہ بنت حافظ محمد عبداللہ " " "	۱/-/-
محترم ماسٹر رحمت اللہ صاحب خالصہ کالج "	-/۸/-
" حافظ واحد محسن " محکمہ پولیس کچہری بازار "	۱/-/-
محترمہ مسز ڈاکٹر محمد الدین " "	۱/-/-
محترم ڈاکٹر عبدالحمید " "	-/۸/-
" " محمد نواز خاں " ایم ڈی "	۲/-/-
" میاں نور اللہ " محلہ طارق آباد "	۳/-/-
چیف پوسٹ ہاؤس کچہری بازار "	۱/-/-
محترم مسٹر ریاض الدین احمد صاحب منیجر پنجاب الیکٹرک پریس "	۱/-/-
" بابو اللہ بخش صاحب اسٹام فروش۔ طارق آباد لائلپور	۱/-/-
" چوہدری فضل الٰہی " چک نمبر ۲۴۲ ر گ لائلپور	۱/-/-
محترمہ ...صاحبہ " " " "	۱/-/-
بذریعہ منور سلطان صاحبہ ۱/-/-	
محترمہ منور سلطان صاحبہ	۱/-/-
بذریعہ سردار بیگم ۱/-/-	
محترمہ سردار بیگم صاحبہ	۱/-/-
بذریعہ اطہری خانم جماعت پنجم ۴/-/-	
محترم جناب فیروزالدین صاحب حسین پورہ جالندھر	۱/-/-
" " محمد اسمٰعیل " " "	۱/-/-

نام	رقم
محترم جناب میاں جان محمد صاحب	۱/-/-
" " محمد حسین احمد " حسین پور۔ جالندھر	۱/-/-
بذریعہ شمیم میاں حمید علی جماعت ادنیٰ ۳/۴/-	
محترم میاں حمید علی صاحب جالندھر	۱/-/-
" " فیروزالدین " حسین پور	۱/-/-
" رسالدار علی رضا " وائسرائے باڈی گارڈ	۱/۴/-
بذریعہ رشیدہ خانم معلمہ برانچ مدرسۃ البنات	
محترم ابوالحبیب صاحب نیلے محل جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ رشیدہ بیگم طالبہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترم مولوی نذیر حسین صاحب محلہ قرار خاں معرفت گلزار بیگم۔	-/۸/-
" مسٹر محمد شفیع " ای اے سی گورداسپور	۵/-/-
" حاجی عبدالرحمٰن " رئیس بٹالہ	۵/-/-
" چوہدری غلام محمد " ذیلدار	۵/-/-
متفرق وصول شدہ ۱۱/۲/-	
معرفت قمر النساء بیگم متعلمہ برانچ محلہ کرار خاں متفرق وصول کردہ	۱/۸/-
" سلیمہ بیگم " " " " " "	۳/-/-
" امیر بیگم " " " " " "	۱/۶/-
" صغرہ بیگم " " " " " "	۱/-/-
" زبیدہ خاتون " " " " " "	۱/۲/-
" نیر بانو " " " " " "	۳/۲/-
" استانی رشیدہ خانم معلمہ " " بموجب رسیدم بک نمبر ۹۳ برانچ محلہ قرار خاں متفرق وصول کردہ	۴۲/۴/-
بذریعہ محترمہ الطاف بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱۳۹/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ بابو نور محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر صاحب جالندھر	۱/-/-

نام	رقم	نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ جناب پیر بخش صاحب گرداور جالندھر	۱/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ سید بابو امیر حسن صاحب انسپکٹر سلائر ہوس جالندھر	-/۱۰/-
" " " حکیم سید شاہنواز " "	۱/-/-	" گلزار بیگم " محلہ نیچہ بند "	۲/-/-
" " " جناب پیر بخش " "	۱/-/-	" بیگم " شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ "	۲/-/-
" " " خان عبدالخالق خاں " بستی باباخیل "	۱/-/-	" " " " بابو عبدالحق " "	۱/-/-
" " " فضل حق " موضع بوٹ "	۱/-/-	" " " " عمرالدین " اسٹیشن ماسٹر "	۲/-/-
" جناب اسلام اختر صاحبہ بستی غذاں "	۱/-/-	" " " ڈاکٹر عبدالرشید " سول ہسپتال "	۱/-/-
" " رشیدہ اختر " " "	۱/-/-	" " " " محمد عظیم " سوداگر "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ جناب عبدالرشید صاحب پوسٹل کلرک " "	۱/-/-	" " " " مرزا فیض اللہ بیگ " "	۱/-/-
" " " شیخ محمد اسمٰعیل " سوداگر چرم " "	۱/-/-	" " " ڈاکٹر عبدالودود " "	۱/-/-
" " " فضل محمد " بزاز " "	۱/-/-	" " " " محمد اقبال " "	۱/-/-
" " " محمد حسین " ٹھیکیدار " "	۱/-/-	" امتیاز بیگم " بنت سلیم خاں " مرحوم "	-/۱۰/-
" " " محمد حسین خاں " " "	۱/-/-	" محمودہ خانم " "	۱/-/-
" " " قطب احمد خاں " " "	۱/-/-	" بیگم " میراں بخش " "	۱/-/-
" " " محمد محمود خاں " " "	۱/-/-	" " " " عبدالرحمٰن " "	۱/-/-
" " " مبارک علی " کپورتھلہ "	۱/-/-	" " " " منشی غلام احمد " "	۱/-/-
" " " ماسٹر شہاب الدین " " "	۱/-/-	" " " " سندھی خاں " "	۲/-/-
" " " غیاث الدین خاں " شاہ کوٹی "	۱/-/-	" " " " عبدالعزیز " "	۱/-/-
" " " برکت علی " نئی آبادی "	۱/-/-	" بنت المحمود صاحبہ "	۲/-/-
" " " بابو محمد عبداللہ " شاہ روشن دلی "	۱/-/-	" بیگم صاحبہ چوہدری نذیر احمد " انسپکٹر نہک "	۲/-/-
" " " خان اسرار خاں " بستی غذاں "	۱/-/-	" " " " محمد فاضل " پنج پیر "	۲/-/-
" " " مولوی عبدالدین " رئیس اعظم گڑھا "	۱/-/-	" " " " رحمت اللہ " میونسپل کمشنر "	۲/-/-
" " " شاہ محمد " وکیل " "	۱/-/-	" " " " غلام نبی " "	۱/-/-
" " " چوہدری محمد علی " دفتر کمشنر "	۱/-/-	" " " " مولوی فتح الدین " "	۲/-/-
" ہمشیرہ " خان عبدالغنی " دولپور	۱/-/-	" سعیدہ خاتون صاحبہ محلہ قاضیاں "	۲/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ سید الطاف حسین صاحب محلہ قاضیاں جالندھر	-/-/۲
" " " اظہار الحسن " انسپکٹر مدارس "	-/-/۱
" " " مرزا صفدر علی " سٹینو گرافر دفتر کمشنر صاحب "	-/-/۱
" " " گل محمد خان " تحصیل نواں شہر "	-/-/۱
" " " راجہ گلاب خاں " افسر مال "	-/-/۲
" " " چوہدری علی بخش " کرتار پور "	-/-/۲
" " " ماسٹر پیر بخش " " "	-/-/۱
" " " عبد اللہ " سوداگر فرنیچر کرتار پور "	-/-/۱
" " " عزیز بخش " " " " "	-/-/۳
" " " نبی بخش " سب انسپکٹر ٹیکس "	-/-/۲
" " " عبد الرحمٰن " "	-/-/۱
" " " ایس ایم اکرم " ریلوے روڈ "	-/-/۱
" " " بابو محمد صدیق " اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر " "	-/-/۱
" " " محمد علی " مرحوم میجر چوک قاضی شاہ "	-/-/۱
" " " غلام محی الدین خاں " پولیس لائن افسر "	-/-/۲
" " " نجم الدین " کلرک "	-/-/۱
" " " مولوی نبی بخش " سول ہسپتال "	-/-/۲
" " " علی محمد " سنار پکا باغ "	-/۱۰/-
" " " قاضی محبوب عالم " رئیس "	-/-/۲
" دختر " " " " " "	-/-/۲
" بیگم " خانبہادر عبد المجید خاں " رئیس اعظم بستی بابا خیل "	-/-/۵
" " " شیخ غلام رسول " بستی غذاں "	-/-/۲
" " " حاجی عبد العزیز " سوداگر چرم "	-/-/۲
" استانی امت الرشید صاحبہ " "	-/-/۲

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ ملک غلام نبی صاحب پنسپل شار روشن ولی جالندھر	-/-/۲
" " " چوہدری بشیر احمد " انسپکٹر فارم "	-/-/۲
" " " شیخ سردار علی " بستی شیخ "	-/-/۲
" " " شاہ محمد " دکاندار بائیسکل گڑھا "	-/۱۰/-
" " " عبد العزیز " محلہ چاہ لالیوال "	-/۱۲/-
" " " عنایت اللہ " دکاندار	-/۴/-
" والدہ " شیر محمد " جمی پنڈ	-/-/۱
" بیگم " محمد جمیل " رئیس اعظم دسوہہ	-/-/۱
" " " فیض محمد خاں " "	-/۸/-
" " " عزیز بخش " وکیل "	-/-/۲
" " " خانبہادر سر بلند خاں " ڈپٹی "	-/-/۲
" " " عبد الغنی خاں " کاٹھگاں	-/-/۱
محترم شیخ برکت علی فقیر علی بھنگالہ ضلع ہوشیارپور	-/۸/-
انجمن اسلامیہ " "	-/۸/-
محترم میاں محمد صدیق صاحب " "	-/۸/-
" چوہدری کوڑے خاں " سکنہ کجلے سہوعہ "	-/۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری غلام رسول صاحب بھول میج ڈاکی بھنگالہ "	-/-/۱
" " " جان محمد " " " "	-/-/۱
" " " محمد بخش " " " "	-/-/۱
" " " عبد المنان خاں " رئیس کاٹھگاں "	-/-/۲
" " " چوہدری محمد سعید خاں " محلہ رانا دسوہہ "	-/-/۱
" " " جہان خاں " اسٹیشن ماسٹر ٹانڈہ "	-/-/۲
محترم چھوٹے خاں " ٹھیکیدار " "	-/۸/-
" چوہدری غلام نبی و عزیز بخش اڈہ " "	-/۸/-

نام	رقم
محترم غلام نبی صاحب ٹھیکیدار اڈہ ٹانڈہ	۱/-/-
،، مستری محمد عبداللہ خاں صاحب ،،	-/۴/-
محترمہ والدہ صاحبہ احمد حسین ،، اڈہ ٹانڈہ	-/۴/-
،، بیگم صاحبہ مستری غلام مصطفیٰ ،، ،، ،،	-/۴/-
،، ،، ،، فضل الدین ،، ،، ،،	-/۸/-
،، ،، ،، چوہدری افضل خاں ،، دسوہہ	۱/-/-
،، ،، ،، سلطان احمد خاں ،، رئیس کانٹھال	۱/-/-
،، ،، ،، عبدالعزیز ،، انسپکٹر ،،	۵/-/-
،، ،، ،، محمد بخش ،، جالندھر	-/۴/-
،، ،، ،، عاشق حسین ،، ،،	-/۴/-
،، والدہ ،، زہرہ بیگم صاحبہ ،،	-/۸/-
،، ،، ،، سکینہ بیگم ،، ،،	-/۸/-
اسم نامعلوم ،،	-/۴/-
محترمہ نثار بیگم صاحبہ ،،	-/۴/-
،، بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب ہومیوپیتھک دروازہ میانی ،،	-/۸/-
،، والدہ ،، رشیدہ صاحبہ ،،	-/۴/-
،، ،، ،، حرمت بی بی ،،	-/۴/-
،، بیگم ،، خان بشیر احمد خاں ،، ٹکٹ کلکٹر ،،	-/۴/-
،، ،، ،، شیخ محمد جان ،، حویلی دانشمنداں ،،	-/۴/-
محترمات فاطمہ شیریں۔ امیر النساء طالبات مدرسۃ البنات	۳/-/-

بذریعہ ایک طالبہ مدرسۃ البنات -/-/۹

نام	رقم
محترم مرزا جعفر بیگ صاحب تھانیدار لاہور	۲/-/-
،، رشید بیگ ،،	۲/-/-
،، محمد افضل خاں ،، مزنگ ،،	۳/-/-

نام	رقم
محترم محمد اجمل خانصاحب مزنگ لاہور	۲/-/-

بذریعہ ایک طالبہ مدرسۃ البنات -/-/۵

نام	رقم
محترم نورالدین ولد چوہدری محمد عیسیٰ صاحب محلہ زیدی مزنگ لاہور	۱/-/-
،، محمد شفیع ولد ،، حاجی فضل الدین ،، ،، ،،	۲/-/-
،، چوہدری احمد الدین ولد ،، محمد عیسیٰ ،، ،، ،،	۱/-/-
محترمہ بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ ،، فضل الدین ،، ،، ،،	۱/-/-

بذریعہ ایک طالبہ مدرسۃ البنات -/-/۵

نام	رقم
محترم عبدالحمید صاحب ہیڈ کلرک ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع لاہور	۱/-/-
،، شیخ غلام محی الدین ،، اسسٹنٹ ،، ،،	۱/-/-
،، اصغر حسن ،، فرزند ارجمند میر خورشید حسن صاحب ڈی آئی سکولز ،،	-/۸/-
،، محمود حسن ،، ،، ،، ،، ،، ،،	-/۸/-
،، اقبال حسن ،، ،، ،، ،، ،، ،،	-/۸/-
،، وقار حسن ،، ،، ،، ،، ،، ،،	-/۸/-
،، مظہر الحق ،، ،، چوہدری نثار احمد صاحب	-/۸/-
،، چوہدری نذیر احمد ،، اے ڈی آئی ،،	-/۸/-

عطیات ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء

بذریعہ محترمہ رشیدہ خانم معلمہ مدرسۃ البنات برانچ محلہ قرار خاں

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ سید ناصر شاہ سب انسپکٹر پولیس بٹالہ	۱/-/-
،، ،، شیخ عبدالسلام صاحب تحصیلدار ،،	۱/-/-
،، دختر ،، عبداللہ ،، ٹھٹھیاری گیٹ ،،	۱/-/-
،، صغرا خانم ،، بڑا دروازہ ،،	۱/-/-
،، کشور سلطانہ ،،	-/۸/-
،، مسز محمد اسلم ،،	۱/-/-
،، میاں محمد لطیف صاحب وکیل ،،	۱/-/-

نام	رقم	نام	رقم
محترمہ رضیہ خاتون صاحبہ بنت لطیف شاہ صاحب مرحوم	۱/-/-	محترمہ مسز نصیر احمد صاحبہ قریشی پلیڈر گورداسپور	۲/-/-
" مسز عطا محمد صاحب تحصیلدار مرحوم	۱/-/-	" " محمد نصیب " "	۲/-/-
" " غلام احمد " بازار چوڑی گراں بٹالہ	۱/-/-	" " سید پیر شاہ " ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل "	۱/-/-
" " عبدالعزیز " بیرسٹر "	۱/-/-	" " شرف حسین " پلیڈر "	۲/-/-
" بیگم مفتی نذیر حسین " محلہ مفتیاں بڑا دروازہ "	۱/-/-	" کے فار " ٹیچر راولپنڈی ہائی سکول "	۲/-/-
" مسز عبدالرشید " رجسٹریشن کلرک " "	۱/-/-	" مسز عبداللطیف " پنشنر داروغہ جیل "	۲/-/-
" ساجدہ سلطانہ صاحبہ ٹھٹھیاری دروازہ "	۱/-/-	" " نذیر حسین " ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول "	۱/-/-
" اصغری خانم " "	۱/-/-	" " عبدالغفور " "	۱/-/-
" محمودہ بیگم " کھجوری دروازہ "	۱/-/-	" " غلام محبوب " سبحانی "	۱/-/-
" مسز چراغ علی " " "	۱/-/-	" " اولاد حسین " "	۱/۸/-
" آصفہ خانم " "	-/۱۰/-	" سیدہ حاجیہ " دروازہ قلبوتی "	۱/۴/-
محترم اکبر علی خاں صاحب پلیڈر "	۱/-/-	" مسز محمد کبیر " ایڈووکیٹ "	۲/-/-
محترمہ مسز احمد حسین " ٹکٹ کلکٹر "	۱/-/-	" " آفتاب حسین " ٹکٹ کلکٹر "	۱/-/-
محترم مسٹر محمد تقی " سپرنٹنڈنٹ ہائی سکول گورداسپور	۱/-/-	" " عبدالغفور " "	۱/-/-
" " خواجہ عزیز الدین احمد " ڈسٹرکٹ انسپکٹر "	۱/-/-	" " خواجہ ظہور الدین " "	۱/-/-
" " اے جی خاں " "	۱/-/-	" " عبدالحق " پلیڈر "	۱/-/-
محترمہ صغرا خانم صاحبہ "	۱/-/-	محترم مسٹر سیف اللہ خاں " " "	۱/-/-
محترم مسٹر عبداللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر "	۲/-/-	" " غلام فرید " ایڈووکیٹ "	۱/-/-
محترمہ مسز شیخ چراغدین " ایڈووکیٹ "	۱/-/-	" " محمد عاقل " "	۱/-/-
" " چراغدین " انسپکٹر "	۱/-/-	" " سید یوسف علی " "	۱/-/-
" " رحمت علی " لوٹ مرچنٹ "	۱/-/-	محترمہ صفیہ بیگم بنت مہر محمد طفیل "	۱/-/-
" " معراج الدین " منیجر بنک آفس "	۱/-/-	محترم جناب چراغدین " انسپکٹر ہوشیارپور	۱/-/-
" " غلام حسین " "	۱/-/-	نامعلوم	۱/-/-
محترم محبوب عالم " پلیڈر "	۱/-/-	محترم جناب شیخ فضل محمد صاحب "	۱/-/-

نام	رقم
محترم شیخ فضل محمد صاحب سینئر ریڈر ہوشیار پور	۱/-/-
" تاج الدین " انسپکٹر "	۱/-/-
محترمہ بیگم شیر زمان خاں " بستی خواجہ خاں "	۱/-/-
محترم ڈاکٹر جان محمد " "	۱/-/-
" شیخ معراج الدین " محلہ نوابی "	۱/-/-
" مسٹر اکرم خاں " بستی خواجہ خاں "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ محمد اشرف خاں " " "	۱/-
" شریفہ طالبہ برانچ مدرسۃ البنات محلہ قرار خاں جماعت دوم	-/۱۲/-
" بیگم سلطان محمد صاحبہ رئیس ہوشیار پور	۱/-/-
" بیگم صاحبہ شیخ فضل محمد صاحب مرحوم "	۱/-/-
" بابو بدر الدین " سپروائزر پی ڈبلیو ڈی کپورتھلہ	۱/-/-
" گ۔ ن بنت ڈاکٹر ابو الفضل صاحب "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ تاج محمد صاحب خیال "	۱/-/-
" نعیم احمد "	۱/-/-
" اہلیہ صاحبہ منشی نور محمد صاحب "	-/۸/-
" " فیروز الدین " مبارک منزل "	۱/-/-
" " عبد الحق " عزیز منزل "	۱/-/-
" عزیزہ صفدر بیگم صاحبہ "	-/۴/-
" " زبدۃ النساء " "	-/۴/-
" فیض محمد صاحب رسالدار "	-/۶/-
" بیگم میاں امانت خاں صاحب "	۱/-/-
" ننھے خاں صاحب پوسٹل پنشنر سکنہ نصرت الاسلام ستانی "	-/۵/-
" نذیر حسین " محلہ قرار خاں جالندھر	۲/-/-
" والدہ غلام محی الدین " " "	-/۴/-

نام	رقم
محترم برکت علی صاحب آصف	-/۸/-
بذریعہ نسیم اشرف کوہاٹ متعلمہ برانچ -/۸/۲	
محترم مرزا محمد طاہر بیگ صاحب کوہاٹ	-/۲/-
" شیخ محمد شفیع " نمبر ۴ کمبل کور کوہاٹ	-/۲/-
" عبد الرحیم " "	-/۲/-
" عبد القیوم " "	-/۲/-
" عبد اللطیف " "	-/۲/-
" محمد بشیر احمد " اوورسیر	-/۲/-
" اختر عادل "	-/۲/-
" محمد اسلم " کوہاٹ چھاؤنی	-/۲/-
" محمد عمر " ملٹری گراس فارم "	-/۲/-
" محمد سرور "	-/۲/-
" محمد انور " " " "	-/۲/-
" محمد اکبر " " " "	-/۲/-
" محمد اصغر " " " "	-/۲/-
" فضل کریم " ٹھیکیدار چکر کوٹ "	-/۲/-
" ماسٹر دین محمد " " "	-/۲/-
" محمد عبد اللہ خاں " " "	-/۲/-
" محمد افضل خاں " لودھی	-/۲/-
" محمد اشرف " " ایس ڈی او "	-/۲/-
" محمد اشرف خاں " " "	-/۲/-
" بیگم صاحبہ محمد اشرف خاں لودھی "	-/۲/-
بذریعہ مجیدہ چراغ الدین -/-/۴۰	
محترمہ بیگم صاحبہ جناب خلیفہ فضل کریم صاحب الیکٹرک انجینئر ملتان برائے امداد یتیم و بیوگان ۲۰/-/- برائے امداد مدرسہ ۲۰/-/-	۴۰/-/-

زکوٰۃ فنڈ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء

نام	رقم
بذریعہ عظمت آرا ادیب عالم	۱۰/-/-
محترم میاں عبدالعزیز صاحب اوورسیر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی سیکنڈ لاہور ڈویژن لاہور	۱۰/-/-
" حکیم عطا حسین خان صاحب مسیحا میڈیکل ہال بازار شیخاں جالندھر شہر	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب ایس اے وحید صاحب جنرل پوسٹ آفس امرتسر (برائے پارچہ جات یتیم طالبات)	۴/-/-
جناب میاں محمد سعید صاحب کوتوال محلہ میرپور نیا بنگلہ چھاؤنی کانپور	۵/-/-
" ایم محبوب سلطان " کوچہ بخشی شورلم نزد باغ سرداراں راولپنڈی	۳/-/-
" غلام نبی صاحب انسپکٹر پولیس ٹنڈو جام ضلع حیدر آباد سندھ	۱۴/-/-
" سید اختر احسن صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب ایم بی ہائی سکول بٹالہ	۳/-/-
محترمہ محمودہ آرا بیگم صاحبہ "آشیانہ" نابھہ (صدقہ)	۱۵/-/-
جناب حافظ فضل محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ایم اے جی برانچ دہلی	۴۰/-/-
میزان	۹۹/-/-

وظائف فنڈ ماہ اکتوبر

نام	رقم
محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ عیدگاہ اکسٹنشن میسور سٹی (زینب بی بی و حمیدہ بی بی سکالرشپ)	۱۰/-/-
جناب ڈاکٹر چوہدری حق نواز خان صاحب پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور (فاطمہ جان سکالرشپ ماہ جولائی و اگست ۳۸ء)	۱۰/-/-
محترمہ محمودہ آرا بیگم و والدہ "آشیانہ" نابھہ	۴/-/-
میزان کل	۲۴/-/-

عطیات ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء

بذریعہ میاں فضل حسین صاحب بٹالہ

نام	رقم
محترم حاجی جمال الدین صاحب ہاتھی دروازہ بٹالہ	۲/-/-
" چوہدری غلام نبی صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات مظفر منزل بٹالہ	۲/-/-
" ڈاکٹر کھنہ " حرم گیٹ ملتان شہر	۵/-/-
" ملک خان محمد " ضلعدار نہر کوٹھی دولت پور ڈاکخانہ اکلانہ منڈی (برائے اخراجات یتیم طالبات)	۵/-/-
" جناب مظفر محمد صاحب نیروبی افریقہ	۴۶/۶/-
محترمہ رقیہ بی بی عبداللطیف صاحب (مولوی) سابق معلمہ مدرسۃ البنات	۵/-/-
" والدہ صاحبہ منیر خاں صاحب دھرمسالہ	۱/-/-
" بیگم صاحبہ جناب حاجی چوہدری عبدالعزیز صاحب ٹھسکہ میرانجی ضلع کرنال	۷/-/-
" بنت جناب شیخ عبدالحمید اقبال صاحب ایل ایل بی جالندھر شہر	۱۱/-/-
" بیگم صاحبہ جناب محمد الٰہی صاحب وزیر آباد	۲/۱۵/۶
" حمیدہ بیگم " مسز رشید احمد " راولپنڈی	۲/-/-
" فرخندہ فیروز بانو صاحبہ "انیس ولا" قیصر گنج میرٹھ	۵/-/-
" رشیدہ بیگم " درجہ خصوصیہ مدرسۃ البنات	۵/-/-
محترم خان صاحب ملک دوست محمد خان صاحب جالندھر چھاؤنی	۳/-/-
محترمہ والدہ ثریا اقبال صاحبہ جماعت سوم مدرسۃ البنات (برائے یتیم طالبات)	۱۰/-/-
محترم جناب شیخ عزیز الدین صاحب سیکرٹری انجمن فاطمی بستی شیخ جالندھر	۲/-/-
" " چوہدری عبدالباری " سینیٹری انسپکٹر بٹالہ شہر	۳/-/-
" " ملک باغ علی خان " آنریری کنٹرکٹر معرفت ملک رحمت علی خان صاحب رئیس محلہ رنگپورہ ککے زئیاں سیالکوٹ	۵/-/-
میزان کل	۱۲۳/۵/۶

تعمیر فنڈ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء

جناب اختر حسین صاحب قائم مقام چارجمین سٹرلین گنج مغلپورہ	۵/-/-
نامعلوم الاسم معرفت عزیزہ صابر سلطان بنت محمد نواز صاحب جماعت دوم مدرسۃ البنات	۵/-/-
بذریعہ وفد انجمن	۴/۸/-
محترم جناب میاں عبدالعزیز صاحب بارایٹ لاء لاہور	۲۰/-/-
" " ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین " " "	۱۰/-/-
" " شیخ منظور قادر " " "	۲/-/-
محترم جناب خان غلام رسول خانصاحب بارایٹ لاء لاہور	۵/-/-
" " کرنل غلام احمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل "	۲۵/-/-
" " خواجہ نذر محمد صاحب بارایٹ لاء "	۱/-/-
" " مولوی محمد عطاء اللہ " ڈپٹی پوسٹماسٹر ریٹائرڈ گوجرانوالہ	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان یحییٰ علی خاں صاحب بستی باباخیل	۵/-/-
محترم جناب ڈاکٹر نبی بخش صاحب والد زبیدہ بورڈر مدرسۃ البنات از چودھوال	۴۰/-/-
میزان کل	۱۴۳/۸/-

حسابات انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر بابت ماہ جولائی۔ اگست ستمبر ۱۹۳۸ء

محترمہ بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب سول لائن جالندھر شہر	۲/-/-	-	-
جناب حافظ عبدالرزاق " ریلوے بورڈ شملہ	۳/-/-	۳/-/-	۳/-/-
" منشی محمد خلیل " " "	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" خان محمد یوسف خان " لونگ ڈیو " الیسٹ	۵/-/-	۵/-/-	۵/-/-
" " اسد اللہ خان " ایڈیٹر رسالہ نور جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" شیخ حبیب الٰہی " کلرک آف کورٹ سینئر سب جج	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" منشی نذیر حسین " کچہری منصفی جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" ابوالحسیب " محلہ نیلے محل	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" بابو سردار علی " انسپکٹر تہ بازاری میونسپل کمیٹی	-/۴/-	-	-
" خان غلام جیلانی خان " کمشنرس آفس	-/۸/-	دو ماہ ۱/-/-	دو ماہ ۱/-/-
" ایم حمید صاحب بھٹی ماڈرن فاؤنڈری رکس ایمپرس گارڈن روڈ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" جناب ڈاکٹر چودھری رحیم بخش صاحب اوورسیئر بہاولپور	۱/-/-	-	دو ماہ ۲/-/-
" " بابو محمد اسمٰعیل " محلہ کھولا شنے	-/۸/-	-	دو ماہ ۱/-/-
" " حکیم عبدالرحیم " بازار پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
محترم چودھری امام الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ اٹاری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" بابو محمد حسین " ماہر فن عمارات ونقشہ جات محلہ سیدان	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " ضیاء الحق " محلہ پکا باغ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " عبدالحق " پوسٹل کلرک ہیڈ آفس جالندھر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" ڈاکٹر سید محمد رشید " عباسی سول ہسپتال	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" مولوی محمد یعقوب محمد ابراہیم صاحبان بازار صابون گراں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" چودھری محمد بشیر صاحب کلرک دفتر انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" شیخ نذیر محمد " دکاندار رینک بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " رحیم بخش " ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس رستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" جناب محمد طالب حسین " سوداگر چوب عمارتی ریلوے روڈ	۱/-/-	-/۵/-	-/۵/-
" میاں عبدالکریم عبداللطیف صاحبان سوداگران چرم ریلوے روڈ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" " محمد علی صاحب دلفراز جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" بابو شہاب الدین " ریکارڈ کیپر میونسپل کمیٹی	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" خان نیاز محمد خان " اکونٹنٹ دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-

نام			
محترم ڈاکٹر غلطا محمد صاحب انڈیا فارمیسی ہاؤس اڈہ نکودر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
〃 〃 سید عبدالودود 〃 دروازہ سیداں	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
〃 مستری محمد حسین 〃 محلہ باغ شیخ کرم بخش	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
〃 میاں ولی بہادر 〃 سوداگر چرم ریلوے روڈ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
〃 مولوی محمد خلیل 〃 دکاندار اٹاری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
〃 میاں عبدالکریم 〃 مٹھائی فروش چوک سوداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
〃 ماسٹر نذیر احمد 〃 بٹ چوک امام ناصر الدین صاحب	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
〃 خواجہ محمد اسمٰعیل 〃 سوداگر چرم بستی نو	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
〃 حاجی شیخ مہر علی احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹس اٹاری بازار	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خالصاحب شیخ عبدالمجید صاحب سشن جج صاحب			
چندہ ماہوار از نومبر ۳۵ء لغایت اگست ۳۶ء			
〃 ملک محمد امین صاحب چوک امام ناصر الدین صاحب	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
〃 〃 عبدالغفور عبدالشکور صاحبان 〃 〃	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
〃 مہر نور محمد صاحب محلہ کوٹ فضل کریم خاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
〃 ڈاکٹر چوہدری بدر الدین 〃 اسسٹنٹ سرجن نکودر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
〃 چوہدری غلام احمد 〃 شیر فروش رستہ محلہ شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
〃 بابو عبدالرحیم 〃 کلرک پارسل ریلوے اسٹیشن جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-
〃 خان محمد اسحاق خاں 〃 بستی شیخ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
〃 پیر عبدالرشید صاحب بی اے پوسٹل کلرک چھاؤنی جالندھر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
〃 ماسٹر غلام نبی صاحب غازی بی اے آنرز بی ٹی	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
〃 حکیم عطا حسین خاں 〃 مسیحا میڈیکل ہال بازار شیخاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
〃 خان محمد احمد خاں 〃 ذاکر	دو ماہ -/۸/-	-/۴/-	-
〃 حکیم رحمت علی 〃 قریشی دروازہ سیداں	-/۴/-	-	-/۴/-
〃 مستری عبدالرحیم 〃 انجن شیڈ	-/۴/-	-/۴/-	-/۲/-

نام			
محترم مستری محمد الدین صاحب انجن شیڈ	-/۴/-	-/۸/-	-/۱۲/-
〃 〃 نور الدین 〃 〃	-/۲/-	-	-
〃 〃 اللہ بخش 〃 〃	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
〃 〃 محمد اسحاق 〃 〃	-/۴/-	-/۴/-	-
〃 〃 قطب الدین 〃 〃	-/۴/-	-/۴/-	-
〃 مولوی بدر الدین 〃 موضع گرلھا	-/۴/-	-/۴/-	-
〃 داروغہ شیخ ولی احمد 〃 پنشنر رستہ محلہ	-/۸/-	-	-
〃 مولوی الطاف الرحمٰن 〃 حویلی دانشمنداں	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
〃 چوہدری عزیز الدین 〃 ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس لوہیاں	دو ماہ ۲/-/-	-	دو ماہ ۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خاں محمد عالم خاں سب انسپکٹر پولیس بھوپال	دو ماہ -/۴/-	-	-
محترم بابو غلام صاحب نظامی پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
عالیجناب فخر یار جنگ بہادر فائنانس ممبر حیدرآباد دکن	۵/-/-	۵/-/-	۵/-/-
محترم خان بہادر شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر جالندھر	سہ ماہ -/۱۵/-	-	-
〃 محمد حنیف صاحب ایس وی ٹیچر دسوہہ ضلع لائلپور	چار ماہ ۱/-/-	-	-
〃 منشی سردار محمد 〃 کاتب دروازہ سیداں	سہ ماہ -/۱۲/-	-	-
〃 آغا حفیظ اللہ 〃 مالک جنرل برقی پریس جالندھر شہر	دو ماہ -/۴/-	-	-/۴/-
〃 میر غلام رسول 〃 متصل اسلامیہ مڈل اسکول اچھرہ لاہور	-	۱۰/-/-	-
〃 بابو غلام محی الدین 〃 شملوی کلرک سنٹرل بنک جالندھر شہر	-	دو ماہ -/۸/-	-
〃 〃 رشید احمد 〃 پوسٹل 〃 ہیڈ پوسٹ آفس 〃	-	دو ماہ ۱/-/-	-/۸/-
〃 چوہدری شاہ ولی 〃 بی اے کلرک سشن کورٹ	-	-/۴/-	-/۴/-
〃 مرزا فیض اللہ بیگ صاحب ریڈر سشن جج صاحب جالندھر	-	دو ماہ ۲/-/-	۱/-/-
〃 شیخ عبداللطیف 〃 ریکارڈ کیپر سشن کورٹ	-	-/۸/-	-/۸/-
〃 چوہدری غلام جیلانی 〃 ناظر کمشنر آفس جالندھر	-	-/۴/-	-/۴/-
〃 〃 محمد علی 〃 ہیڈ اسسٹنٹ دفتر کمشنر جالندھر	-	دو ماہ ۲/-/-	۱/-/-

۱۵۰/-/- [illegible]

گوشوارہ مداخل و مخارج انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر بابت ماہ جولائی اگست ستمبر

آمدنی

آمدنی			
آمدنی سہ ماہی دوم	۶	۱۵	۱۹۲۹
بقایا سہ ماہی اول	۱۱	۵	۲۴۵۷
مزید امانت	۹	۲	۱
"	۰	۰	۷۵
"	۰	۰	۱۳۰
"	۰	۰	۲۲۵۰
"	۰	۰	۱۰۰۰
میزان کل معہ امانات	۲	۸	۷۸۴۳

خرچ

خرچ			
اخراجات سہ ماہی دوم	۳	۲	۷۲۱۸
واپسی امانت	۰	۰	۱۰
بقایا حال	۱۱	۵	۶۱۵
میزان	۲	۸	۷۸۴۳

نور الدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر

تفصیل چندہ فراہم کردہ بذریعہ استانی رشیدہ خانم	۴۲/۴/
میاں فضل کریم چشتی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی	۱/-/-
مسز محمد معراج الدین صاحب سول لائن جالندھر شہر سٹاٹوگرافر	۱/-/-
خان امیر الدین احمد وکیل صاحب جالندھر شہر۔	-/۲/-
خان امیر حسن خان بستی غذا جالندھر شہر۔	-/۲/-
مسز غلام دستگیر صاحب وکیل۔	۱/-/-
مستنصر باللہ ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول جالندھر شہر	۲/-/-
منجانب اہلیہ محمد عبد اللہ مولوی صاحب جالندھر شہر	۲/-/-
مسز حافظ محمد شفیع سب انسپکٹر پولیس بٹالہ	۱/-/-
مسز خواجہ نیاز احمد صاحب سب کورٹ انسپکٹر صاحب پولیس بٹالہ	۱/-/-
مسز قریشی عطاء اللہ صاحب سب جج صاحب بہادر بٹالہ	۱/-/-
مسز سید محمد اکمل شاہ صاحب منڈی سولیشیاں بٹالہ	۱/-/-
مسز چوہدری محمد افضل زراعتی کالج۔ لائل پور	۲/-/-
مسز چوہدری شمس الدین صاحب ضلعدار نہر گوجرا	۲/-/-

مسز چوہدری برکت علی صاحب اسٹیشن ماسٹر بہادلپور سٹیشن	۱/-/-
بیگم چوہدری غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک نہر ریٹائرڈ	۱/-/-
والدہ محمد لطیف صاحب بٹالہ تیلی دروازہ	۱/-/-
مسز مہر محمد شفیع رئیس اعظم بٹالہ تیلی دروازہ بٹالہ	۱۰/-/-
خانبہادر چوہدری ولی محمد صاحب صوبیدار بٹالہ وڈا دروازہ	۲/-/-
وزیر بنت غلام اکبر خان انسپکٹر پولیس پنشنر بٹالہ	۱/-/-
میاں آفتاب احمد خان اچلی گیٹ	۱/-/-
سید آفتاب محی الدین (قادری) محلہ میاں صاحب بٹالہ دروازہ بھنڈی	۳/-/-
اقبال محی الدین شاہ (قادری)	۱/-/-
سید یوسف محمود صاحب۔ امیر منزل۔ بٹالہ	۳/-/-
والدہ محمد آصف کپور گیٹ بٹالہ	۲/-/-
میاں عبد اللہ جان رئیس محلہ کپوریاں۔ بٹالہ	۱/-/-

شرح نامہ اشتہارات المسلمہ

۱- ٹائیٹل پیج کا بیرونی حصہ سالم صفحہ سالانہ	۱۵۰/-/-
" " " " " " ماہوار	۱۵/-/-
" " " " نصف " سالانہ	۸۰/-/-
" " " " " " ماہوار	۸/-/-
" " " " چوتھائی " سالانہ	۴۵/-/-
" " " " " " ماہوار	۴/۸/-
۲- اندرونی صفحات - سالم صفحہ سالانہ	۸۰/-/-
" " " " ماہوار	۸/-/-
" " نصف صفحہ سالانہ	۴۵/-/-
" " " " ماہوار	۴/۸/-
" " چوتھائی صفحہ سالانہ	۳۰/-/-
" " " " ماہوار	۳/-/-
چوتھائی صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت کم از کم سالانہ	۲۰/-/-
" " " " " " ماہوار	۲/-/-
اشتہار برائے شادی کم از کم فی اشاعت "	۴/-/-

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱۔ ماہوار رسالہ انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت دوسرا پرچہ نکلنے کے وقت تک پہنچ جانی چاہیئے۔ بعد شکایت رفع نہ ہو سکیگی۔

۳۔ منی آرڈر کرنے کے وقت کوپن پر اپنا نمبر ضرور لکھئے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو جواب کے لیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیئے۔

۵۔ خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے، ورنہ تعمیل نہ ہونے کا ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے اس لئے اسلامی تعلیمات و تہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہیئے۔

۳۔ روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴۔ مضمون مختصر ہو۔

۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

۶۔ پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکیگا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

۲۔ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا لازمی ہے۔

۳۔ اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دارالقرآن سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۷ | دسمبر ۱۹۳۸ء - شوال ۱۳۵۷ھ | نمبر ۶

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند گزارشیں

حضرت عبد الحق مدظلہ کی صحت:-

خداوند تبارک و تعالےٰ کا بیحد و بیشمار شکر ہے کہ اس نے اپنے عاجز بندوں کی پُر اضطراب دعاؤں کو شرف قبول عطا کیا اور مخدوم قوم حضرت عبد الحق عباس کو شفا بخش کر یہ توفیق پھر عطا فرمائی ہے کہ وہ خدمت ملت میں مصروف ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

مولانا شوکت علی کی رحلت:-

ابھی غازی اعظم مصطفےٰ کمال اتاترک کے عالمگیر صدمۂ موت سے آنسو خشک نہ ہونے پائے تھے کہ ضیغم اسلام زعیم ہند مولانا شوکت علی کی رحلت کی خبر پہنچ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہندوستان میں بالخصوص اور تمام عالم اسلام میں بالعموم اس مرگ کا صدمہ بدرجہ کمال محسوس ہو رہا ہے۔ مولانا مرحوم کا محبت دینی، جرأت ایمانی، شیریں زبانی، محبت شعاری، سپاہیانہ مستعدی اور حب الوطنی ایسے اوصاف تھے۔ جو انھیں شرف قیادت سے سرفراز کر رہے تھے۔ مولانائے مرحوم اور ان کے برادر محترم مولانا محمد علی مرحوم ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کی دی ہوئی یہ عزت و تربیت اور ہمارے جذبات و احساسات ہماری محترم والدہ (حضرت بی اماں) ہی کا فیض تربیت ہے۔ اسی بنا پر مرحوم عورت کی اسلامی تعلیم کے پورے حامی تھے۔ گذشتہ سال مدرسۃ البنات کا معائنہ کر کے بصد مسرت فرمانے لگے " مجھے بے حد تعجب ہے کہ اس ملک میں ایک ایسا زنانہ مدرسہ موجود ہے جو ہماری بیٹیوں کو صحیح تعلیم و تربیت دے رہا ہے۔ میں اپنے خاندان کی بچیوں کو یہیں بھیجنے کی تحریک کروں گا۔ اور ان شاء اللہ پھر بھی جلد آؤں گا۔" افسوس قضا و قدر نے پھر آنے کی مہلت نہ دی۔ خداوند تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ملت اسلامیہ ہندیہ کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

اسحٰق احمد خاں مرحوم:-

ایک سال ہوا اور رمضان المبارک کا مہینہ تھا کہ میری بڑی بھانجی بشریٰ خانم جو مدرسۃ البنات کی فارغ التحصیل طالبہ تھی شادی کے ایک سال بعد چل بسی تھی۔ یہ دوسرا رمضان المبارک آیا۔ اس کی ۱۸ تاریخ تھی کہ میرا سب سے چھوٹا بھائی اسحٰق احمد خاں ۲۶ سال کی عمر میں بعارضہ سل دو سال بیمار رہ کر ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ابھی ایک سال کا تھا کہ ہماری والدہ ماجدہ فوت ہو گئی تھیں۔ ہمشیرہ مرحومہ (والدہ بشریٰ) نے تین سال تک اسے ماں کی طرح سینے سے لگائے رکھا۔

پھر حضرت والد مرحوم نے اپنے پاس بلالیا۔ جن مصائب سے اس کی پرورش ہوئی تھی وہ ہمیں جانتے ہیں۔ پڑھا، ملازم ہوا۔ جنوری ۱۹۳۶ء میں اس کا نکاح ہوا۔ چند مہینے بعد اس کی شادی کی تیاری کے ارادے تھے کہ وہ اس جاں گسل عارضے میں مبتلا ہوگیا۔ حتےٰ کہ موت کا پیغام آپہنچا۔ اگرچہ ان متواتر صدموں میں خدائے پاک کی بخشی ہوئی توفیق سے دامن صبر ہاتھ سے نہیں چھوٹا لیکن اس کی یاد اکثر آتی ہے اور دل کی رگیں پھڑک اٹھتی ہیں۔ دعا فرمایئے کہ خدائے تعالےٰ مرحوم کو اپنے سایۂ رحمت میں لے اور ہم لوگوں کو صبر کی توفیق بخشے رکھے بلکہ مزید صبر عطا فرمائے۔

اللہ دیا زندہ باد:۔

تقریباً تین مہینے ہوئے کہ محترمہ محمودہ آرا بیگم صاحبہ (بیگم سردار محمد معصوم صاحب رئیس نابھہ) اور ان کی والدہ محترمہ کی جانب سے یتیم و محتاج بچیوں کی امداد کے لئے دو روپے ماہانہ کا اعلان مسلمہ میں ہوچکا ہے۔ چند روز ہوئے کہ عزیزہ محمودہ آرا بیگم نے اس مسرت بخش اطلاع کے ساتھ دو روپے بھیجے ہیں کہ ان کے معمر ملازم الہ دیا صاحب بھی دو روپے ماہانہ اسی مد میں عطا فرمایا کریں گے۔ غور طلب مقام ہے کہ ایک پرائیویٹ ملازم کی تنخواہ کیا ہوگی؟ پھر پیرانہ سالی میں حرص بھی بہت جوان ہوجاتی ہے۔ اور عموماً داد و دہش سے ہاتھ رک جاتا ہے۔ اللہ دیا صاحب کا یہ جذبہ اللہ کا دیا ہے اور قابل قدر صد مبارکباد۔ خدا ان کو دنیا میں آخرت میں بہت کچھ دے۔ دوسروں کے لئے ان کو مثال بنائے رکھے۔

جناب وزیر تعلیم پنجاب زندہ باد:۔

جناب آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر معارف و صحت پنجاب نے ۷ ماہ حال کو مدرستہ البنات میں نزول اجلال فرمایا بورڈنگ ہوس اور مدرسے کے کمروں کا معائنہ فرما کر صفائی اور سلیقہ پر اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ چند امور پر تبادلہ خیالات فرمانے کے بعد مجوزہ عمارت مدرسہ کا ایک کمرہ بجیب خاص بنانے اور اپنے دوسرے احباب کو اس سلسلہ میں آمادہ اعانت کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اجر جزیل عطا فرمائے اور مدرستہ البنات ان کی نوازشات سے مستفید ہوتا رہے۔

محمد احمد خاں ذاکر مدیر معاون

آئندہ اشاعت میں:۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ (بیگم خانصاحب شیخ عبدالمجید صاحب پی۔ سی۔ ایس) کا ارشاد فرمودہ خطبہ صدارت نیز مدرستہ البنات کے متعلق محترمہ لیڈی سر رحیم بخش مرحوم کی رائے گرامی اگلے نمبر میں شائع ہوگی۔

مدیر

مدرسۃ البنات

مدرسۃ البنات میں جمعۃ الوداع : مدرسہ میں جمعۃ الوداع کی نماز کا خاص اہتمام کیا گیا۔ ایک روز قبل مدرسہ میں تعطیل کردی گئی تھی۔ جمعہ کے دن لیلیات نے صبح سویرے نہا۔ دھو کر زرق برق لباس پہنے اور زائرت کے استقبال کے لئے تیار ہوگئیں۔ مدرسہ کے سب سے بڑے احاطہ میں نماز کی ادائیگی کے لئے فرش بچھائے گئے۔ گیارہ بجے سے ہی جوق درجوق خواتین کی آمد شروع ہوگئی اور ڈیڑھ بجے تک کہیں تل دھرنے کو جگہ باقی نہ رہی۔ بغیر مزید تاخیر کے خطبہ پڑھا گیا جو پورے سکوت سے سنا گیا اور اکثر و بیشتر سامعات پر اتنا اثر ہوا کہ وہ اثنائے خطبہ میں زار و قطار رو رہی تھیں۔ زاں بعد محترمہ حافظہ سرور سلطانہ معلمہ مدرسۃ البنات نے نماز کی جماعت کرائی اور اپنے مخصوص ترنم کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کی۔ مجمع اتنا زیادہ تھا کہ اخیر کی صفوں میں تکبیر کی آواز بالکل نہیں پہنچتی تھی۔ لہٰذا نقیب مقرر کرنا پڑی۔ نماز کے بعد مدرسہ کی طالبات نے چند نظمیں نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھیں جن کو سنکر حاضرات بہت محظوظ ہوئیں۔

ختم قرآن : گذشتہ پرچے میں ذکر آچکا ہے کہ محترمہ حافظہ دقاریہ سرور سلطانہ صاحبہ نماز تراویح میں قرآن کریم سنا رہی ہیں ۲۷ار رمضان کو قرآن کریم ختم ہوا۔ دارالاقامہ کی طالبات نے ختم قرآن کی مجلس منعقد کی۔ باہر سے بھی چند معزز خواتین کو مدعو کیا گیا تھا۔ نماز کے بعد طالبات نے تھوڑی دیر نعت خوانی کی اور محترمہ سرور سلطانہ کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے۔ تمام حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور سحری کے لئے اٹھنے کے خیال سے گیارہ بجے محفل برخاست ہوگئی

دستِ کرم : رمضان المبارک میں محترمہ بنت شیخ عبد اللطیف صاحب سوداگر چرم نے اپنی دادی صاحبہ محترمہ کی طرف سے ایک جوڑا پارچات اور ایک نسخہ قرآن کریم نادار طالبات کے لئے مرحمت فرمایا۔

غازی اتاترک مرحوم : بروز جمعرات بذریعہ اخبارات قائداعظم اتاترک غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی وفات کی خبر تمام اسلامی دنیا میں نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ چونکہ مدرسہ لگلے روز جمعہ کی تعطیل کی وجہ سے بند تھا۔ لہٰذا بروز ہفتہ صبح نو بجے ایک ماتمی جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ زاں بعد آقائے محترم بانی مدرسہ باوجود بیحد ضعف و نقاہت کی حالت کے مجمع میں تشریف لائے اور غازی موصوف کے حالات زندگی بیان فرمانے شروع کئے مگر کچھ تو بیحد کمزوری اور کچھ اس سانحہ عظیمہ کا اثر، ان پر شدید رقت طاری ہوگئی اور ساتھ ہی تمام مجمع زار و قطار رونے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جنازہ سامنے رکھا ہوا ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ تک اتاترک کے اہم واقعات زندگی پر روشنی ڈالی۔ پھر ان کی مغفرت اور ترک قوم کی فلاح و بہبود کے لئے دعا کی گئی اور اعلان تعطیل کے بعد مجمع منتشر ہوگیا۔

معائنہ : مورخہ ۱۵ر نومبر کو عالیجناب محترم ڈاکٹر عبد العزیز صاحب افسر طبیب (چیف میڈیکل افیسر) کابل (افغانستان) اپنی

تین عزیز بچیوں اور ایک چار سالہ نواسی کو دار الاقامہ میں داخل کرانے کی غرض سے کابل سے تشریف لائے۔ محترم موصوف نے مدرسہ اور دار الاقامہ کا بغور معائنہ فرما کر کلی اطمینان کا اظہار فرمایا اور مبلغ دس روپے لیلیات کی افطاری کے لئے مرحمت فرمائے۔

عید الفطر: چونکہ بہت دور دور کے شہروں سے طالبات آکر دار الاقامہ میں مقیم ہیں۔ لہٰذا ہمیشہ اکثر و بیشتر طالبات اس تقریب سعید پر بھی دار الاقامہ میں ہی رہا کرتی ہیں مگر امسال تاریخہائے جلسہ بالکل متصل ہونے کی وجہ سے لیلیات کا گھروں کو جانا خصوصیت کے ساتھ بند کر دیا گیا اس وجہ سے تمام لیلیات نے دار الاقامہ میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ عید منائی۔ عید سے قریباً ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ قبل والدین کی طرف سے پُر تکلف لباس اور دیگر خوشنما اشیاء کے پارسل آنے شروع ہو گئے ان چیزوں کو پا کر طالبات اسقدر خوش ہوتی تھیں کہ اگر گھروں میں ہوتیں تو اس خوشی کا عشر عشیر بھی حاصل نہ ہوتا۔ دار الاقامہ کی طرف سے بھی ان کی عید کو پر رونق اور خوشگوار بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ عید کا دن خاص چہل پہل۔ میل ملاپ۔ چائے پارٹی کے اہتمام اور مختلف سامان ہائے شادمانی کے ساتھ بہت اچھی طرح گذر گیا۔

زنانہ سالانہ جلسہ: مورخہ ۲۷، ۲۸ نومبر کو اللہ کے فضل و کرم سے زنانہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا جو اپنی متعدد خصوصیتوں کی بنا پر سالہائے گذشتہ کے جلسوں سے ممتاز و کامیاب رہا (مفصل کیفیت رپورٹ میں ملاحظہ فرمائیے) معلمات محترمات اور طالبات عزیزات نے پوری مستعدی کے ساتھ جلسہ کے انتظامی امور کو سرانجام دیا۔ قریباً ایک ہفتہ تک مدرسہ میں چوبیس گھنٹے غیر معمولی چہل پہل اور کافی گھما گھمی رہی۔ اس سلسلہ میں عزیزات فہمیدہ سلطان اور عزیزہ سلطان سابق متعلمات مدرسۃ البنات کی کوششیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ معلمات و متعلمات تعلیم و تعلم کے اہم فریضہ کی بجا آوری کے ساتھ دیگر امور کے لئے زیادہ وقت نہیں نکال سکتیں۔ لہٰذا ان ہر دو عزیزات نے جلسہ سے قریباً ایک ماہ قبل جلسہ کے متعلق جملہ انتظامی امور کو جس تن دہی اور خلوص کے ساتھ سرانجام دیا ہے وہ قابل صد آفرین ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلوب میں قومی درد اور مذہبی جذبہ کو مضاعف کرے اور دارین کی نعمتوں سے شاد کام کرے آمین۔

جلسہ کی صدارت: جیسا کہ اشتہارات اور چٹھیوں سے واضح ہو چکا ہے جلسہ کی پہلی صدارت خیر اندیش اسلام مفخر النساء محترمہ لیڈی سر رحیم بخش (مرحوم) کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سابق پریزیڈنٹ ریجنسی کونسل بہاولپور نے قبول فرمائی۔

محترمہ موصوفہ اس دینی پودے کی آبیاری کے لئے شدید سردی میں مع اپنی عزیزات محترمہ محمودہ آرا بیگم و محترمہ بلقیس جہاں بیگم جلسہ سے ایک روز قبل ۱۲ بجے شب نابھہ سے تشریف لائیں۔ انکے قیام کے لئے دار الاقامہ میں ایک مختصر سا کمرہ پہلے متعین کیا ہوا تھا۔ اس بے سرو سامان اور معمولی سی جگہ کو جس خندہ پیشانی کے ساتھ انہوں نے قبول فرمایا۔ دیکھنے والے حیران ہو گئے۔ انکی سادگی، عام بے تکلفی اور مذہبی پابندی ایسی چیزیں تھیں جو ہر عالی مرتبہ اور ذی ثروت بہن کے لئے زرین سبق کا کام دیتی تھیں اس عاجزہ کے چند لمحات زندگی جو اس محترم ہستی کی خدمت بابرکت

میں بسر ہوئے میں انکو اپنی عمر کا بہترین سرمایہ اور ابدی سعادت سمجھتی ہوں اور انکی دائمی برکتوں کی خواہشمند ہوں۔

جلسہ کی دوسری صدارت ہماری کرمفرما دردمند ملت صاحب سعادت جناب صردار بیگم صاحبہ (بیگم خانصاحب شیخ عبدالمجید صاحب پی۔سی۔ایس گوجرانوالہ) کی خدمت میں پیش کی گئی تھی۔ محترمہ موصوفہ کی اسلام دوستی اور مدرسۃ البنات کے ساتھ سچے لگاؤ کی اس سے بڑھکر اور کونسی دلیل ہوسکتی ہے کہ باوجود چند در چند کارہائے ذاں کے ہم خاکساروں کی استدعا کو قبول فرما لیا اور کرسی صدارت کو زینت بخش کر متشکر وممنون فرمایا۔ آپ کی نوازش کا یہ پہلا ہی موقعہ نہیں ہے بلکہ محترمہ اور انکے سارے خاندان کی نوازشات ہمیشہ سے ہمارے شامل حال ہیں۔

ہمدرد ملت بہنیں: ان بہنوں کا شکریہ ادا کرنا بھی واجب ہے جنھوں جلسہ کے روز پنڈال میں مفوضہ مہمات نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیں۔ مثلاً مہمانوں کا استقبال انکی نشست کا انتظام فراہمی چندہ۔ مجمع میں ضبط وسکون کا قائم رکھنا، باہر کے شہروں سے تشریف لائی ہوئی بیگمات کی مدارات وغیرہ اس خصوص میں علاوہ طالبات مدرسہ کے محترمہ رضیہ برلاس۔ زاہدہ شریف ممتاز قریشی۔ عزیزہ طاہرہ خانم و زبیدہ خانم بلقیس بیگم مولویہ (سابق متعلمہ مدرسۃ البنات) محترمات طیبہ وسلمیٰ بنتان نواب صمصام الدین صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ نیز ہمارے کرمفرما جناب مستنصر باللہ صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول جالندھر اور جناب محمد زبیر صاحب راز ایم۔اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ مڈل سکول جالندھر شہر ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنھوں نے ہماری استدعا پر اپنے سکول کے چھوٹے چھوٹے سکاؤٹ بچے بھیجکر انتظام جلسہ میں معاونت فرمائی۔

جلسہ کے مہمان: ہم ان ہمدرد اسلام بیبیوں کے بہت بہت شکرگذار ہیں جنھوں نے ہم نیازمندوں کی دعوت کو شرف قبول بخشا۔ گھر کا آرام چھوڑا، دور دراز سفروں کی مشقت گوارا فرمائی، اور نان ونمک اور ٹوٹی پھوٹی جھونپڑیوں پر بمسرت تمام قناعت کی۔ اللہ تعالےٰ ان خدا پرست اور عالی ظرف بیبیوں کو اس زحمت کشی اور تکلیف فرمائی کی بہترین جزا عطا فرمائے آمین۔

معائنہ: چونکہ ہماری صدر جلسہ محترمہ لیڈی سر رحیم بخش (مرحوم) کے۔سی۔آئی۔ای۔ سابق پریزیڈنٹ ریجنسی کونسل بہاولپور پہلی مرتبہ جالندھر تشریف لائی تھیں اور محترمہ موصوفہ کو قبل ازیں مدرسہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ لہٰذا جلسہ کے دوسرے روز آنجناب نے مع اپنی رفیقات محترمات کے تمام ہوسٹلوں اور جماعتوں کا بنفس نفیس معاینہ فرمایا۔ صفائی۔ خوش اسلوبی اور دیگر انتظامات پر استعجاب ظاہر فرماتے ہوئے انتہائی مسرت اور کامل اطمینان کا اظہار فرمایا۔ طالبات کے قومی اور ملی ترانے اور کھیلیں دیکھکر بیحد مسرور ہوئیں۔

تعطیلات: جلسہ کے تمام کاروبار سے فراغت کے بعد معلمات ومتعلمات کے آرام کو مدنظر رکھتے ہوئے مدرسہ ۲۹ نومبر سے ۲ دسمبر تک ۴ روز کے لئے بند کر دیا گیا۔

دعا اور عبادت

(از جناب خان امیر الدین احمد وکیل شہر جالندھر)

مسلمانوں کے ادبار اور فلاکت کے اسباب کی جستجو کرنے والوں نے اس بارہ میں وقتاً فوقتاً مختلف آرار کا اظہار کیا ہے۔ بعض نے تفاصیل کے اندر جانے کی زحمت گوارا نہ کرکے ایک مختصر اور موٹی سی بات کہدی کہ مسلمانوں کا ادبار اسلئے وقوع میں آیا کہ وہ اسلام کی شاہراہ سے اُتر گئے۔ دوسروں نے ان کے دسترخوان کی وسعت کو انکی موجودہ حالت کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ کسی نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اس قوم کی فلاکت کی تہ میں اس کا اپنی آمد وخرچ کا حساب نہ رکھنا ہے۔ مسلمانوں کو اسی نقص کے سبب اپنی مالی حالت کا کبھی صحیح اندازہ ہی نہیں ہوتا۔ دوسروں نے اس قوم کے مسرف ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ بادشاہت ابھی ابھی اس کے ہاتھ سے نکلی ہے اور شاہی یا حکمران قومیں عادتاً شاہ خرچ ہوتی ہیں۔ سلطنت تو نہ رہی۔ مگر فراخ حوصلگی اور شاہ خرچی باقی رہ گئیں۔ رسی تو جل گئی ہے مگر بل نہیں گیا۔ چونکہ یہ قوم فضول خرچ ہے۔ اسلئے مفلوک الحال ہے۔ اسی طرح اس قوم کی زندگی کے دوسرے پہلوؤں کی نسبت جو زوال پذیر ہو چکے ہیں مختلف آرار کا اظہار کیا جا چکا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ مختلف اسباب اور وجوہ جن کا اوپر ذکر آیا صداقت سے بالکل خالی ہیں۔ ان اسباب و وجوہ کا تھوڑا بہت اثر مسلمانوں کی حالت زیر بحث کا ذمہ دار ضرور ہوگا۔ مگر میری ذاتی رائے ہے کہ قوموں کی گراوٹ اور پستی تب ہی واقع ہوا کرتی ہیں جبکہ ان کی قوت عمل میں کمزوری آجایا کرتی ہے۔ قوت عمل کے کمزور ہو جانے کے اسباب تو کئی ایک ہو سکتے ہیں مگر میرے خیال میں دو بڑے ایسے اسباب ہیں جو مضمون ہذا سے متعلق ہیں۔ ایک تو کسی قوم کا دولت و ثروت کے نشہ میں چور ہو کر ورطۂ تعیش میں جا گرنا۔ عیش آیا اور قوتِ عمل گئی۔ دوسرے چند ایسے مذہبی اعتقادوں اور اصولوں کے صحیح مفہوم کے متعلق غلطی کھانا جن اعتقادوں اور اصولوں کا تعلق عمل سے ہو درخصوصاً جبکہ کسی قوم کی ہستی کا تار و پود مذہب سے مہیا کیا ہو۔ جب محض عیش ہی قومی زوال کا باعث ہوا ہو تو اس قوم کے خاص حالات اور واقعات سے متاثر ہو کر دوبارہ زندہ ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ ایسی قومیں پھر جاگتی ہیں اور اپنی ضایع کردہ ترقی کے حصول میں پھر تگ و دَو شروع کر دیتی ہیں اور انجام کار اپنے نصب العین تک پہنچ جاتی ہیں۔ لیکن جہاں کسی قوم کے زوال کا باعث کسی مذہبی اعتقاد کا غلط طور پر سمجھا جانا ہو وہاں اس قوم کے دوبارہ زندہ ہونے اور پھر سابقہ اوج ترقی پر پہنچنے کا کوئی امکان ہی نہیں۔ ماسوا اس کے کہ ان اعتقادی غلطیوں کا قلع قمع کر دیا جائے۔ دعا۔ عبادت اور تقدیر کے صحیح مفہوم کے متعلق مسلمانوں نے بڑی غلطی کھائی ہے اور یہی غلطی قوتِ عمل کی بربادی کی ذمہ دار ہے۔ تقدیر کے صحیح مفہوم کے متعلق ہم پھر کچھ لکھینگے۔ فی الحال دعا اور عبادت کے صحیح معنی جو ہماری سمجھ میں آئے ہیں پیش کرینگے۔ دعا کا عام مفہوم یہ ہے کہ نمازوں کے بعد یا ان کے علاوہ دونو ہاتھ اٹھا کر اپنی حاجات اور آرزوؤں کو درگاہِ باری تعالےٰ میں پیش کر دینا اور پھر ان حاجات

کے رفع ہوجانے اور ان آرزوؤں کے پورا ہوجانے کی امیدیں دل میں لے کر بیٹھ جانا۔ اور ان اسباب کو قطعی نظرانداز کردینا جو اسباب ان حاجات کو رفع کرنے اور ان معقول آرزوؤں کو پورا کرنے کے لئے قدرت نے معین کر رکھے ہیں۔ ایسے اسباب کے وجود کا ہم کو اپنے تجربہ سے بخوبی علم ہے۔ جب یہ رواجی دعائیں بے اثر ثابت ہوتی ہیں تو پھر ہم اپنے آپ کو گنہگار قرار دے کر اس بات کے قائل ہوجاتے ہیں کہ اللہ تعالٰے گنہگاروں کی دعاؤں پر توجہ نہیں فرماتا اور پھر ہم پیروں فقیروں یا اور نیک بندوں کی طرف جھکتے ہیں اور اپنی حاجات ان کے پاس یا ان کے مزاروں پر لے جاتے ہیں اور اُن سے دعا کے خواستگار ہوتے ہیں اس اعتقاد کے ماتحت کہ اللہ نیکوں کی سنتا ہے۔ اور وہ جو کہیں کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالٰے خود فرماتے ہیں کہ میرا کوئی وزیر یا مشیر نہیں۔ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ ہم نے آجتک نہ دیکھا اور نہ سنا کہ فلاں شخص نے رات کو دعا کی تو صبح اس نے اپنا گھر سونے کی اینٹوں سے پٹا پایا اور نہ یہ سنا کہ زید بلا حصول علم محض دعا کے ذریعہ بی اے کی ڈگری حاصل کر گیا۔ کسی کا گھر سونے سے تب ہی پٹ سکتا ہے جبکہ سونے کی فراہمی کے قدرتی وسائل کو استعمال کیا گیا ہو۔ بی اے کی ڈگری تب ہی مل سکتی ہے جب اس کے حصول کے لئے جو جو علوم لازمی ہیں مروجہ طریقہ سے حاصل کئے جائیں۔ دعا کا صحیح اور اسلامی مفہوم یہ ہے کہ انسان کسی شے کے حصول کے اسباب کی فراہمی میں جدوجہد کرے اور اس جدوجہد میں زیادہ قوت پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالٰے سے استعانت چاہتا ہے۔ قرآن مجید کو اٹھا کر دیکھئے کہ اس میں عمل کے متعلق کس قدر تاکید ہے اور اللہ تعالٰے نے تو صاف صاف فرمادیا ہے کہ انسان کو وہی چیز حاصل ہوتی ہے جس کے لئے وہ کوشش یعنی عمل کرتا ہے۔ انگریزی زبان کی ضرب المثل ہے کہ خدا کاریگر تو بڑا ہے مگر اوزاروں کا محتاج ہے۔ مطلب یہ کہ وہ قادر مطلق تو ضرور ہے مگر ہر کام اسباب کے ذریعہ سے کرتا ہے۔ جب خود اللہ تعالٰے کسی کام کے کرنے کے لئے اسباب کو جمع فرماتا ہے تو میں حیران ہوں کہ ایک مسلمان محض دعا کے بھروسہ پر ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ دعا کے اسی غلط مفہوم نے ہماری قوتِ عمل کو تباہ کر دیا ہے اور یہی ہماری موجودہ حالت کے پیدا ہونے کی ذمہ دار ہے۔

اسی طرح سے عبادت کے غلط مفہوم نے مسلمانوں کی قوتِ عمل پر بربادکن چھاپہ مارا ہے۔ عبادت کا عام مفہوم یہ ہے کہ آدمی مُصلا بچھا کر اور تسبیح ہاتھ میں لے کر بیٹھ جائے اور گھنٹوں اللہ اللہ رٹا کرے یا رات دن میں سَو دو سَو نوافل پڑھے یعنی نمازوں کے علاوہ اور نمازیں ادا کرتا رہے اور دنیا اور کاروبار دنیا کو ہیچ سمجھ کر نظرانداز کر رکھے۔ اس غلط مفہوم کی سند میں قرآن مجید کی وہ آیت پیش کی جاتی ہے جس میں اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے کہ ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر عبادت کے لفظ کو صحیح معنوں میں لیا جائے تو آیت مذکورہ کے معنی بھی سمجھ میں آجاتے ہیں۔ عبادت کے معنی ہیں فرائض ثلاثہ کی ادائیگی جو اللہ تعالٰے نے انسان پر عاید کئے ہیں۔ انسان پر کچھ فرائض اسکی اپنی ذات کے متعلق ہیں اور کچھ بنی نوع انسان کے متعلق۔ یہی فرائض ثلاثہ ہیں جن کی ادائیگی کو عبادت کہا گیا ہے۔ احادیث میں اپنی ذات کی حفاظت اور اپنے کنبہ کی پرورش اور بنی نوع انسان کی خدمت کو عبادت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

یہ اعتقاد کہ ہم دنیا میں صرف اللہ تعالٰے کی پرستش کے لئے

بھیجے گئے ہیں اور ہمارا کوئی کام ہی نہیں اور دنیا اور اسکے جھگڑوں سے ہمارا کوئی سروکار نہیں۔ قوت عمل کے ساقط کرنے کا بڑا بھاری سبب ہے۔ دنیا میں رہ کر ہمیں اپنی دیکھ بھال بھی کرنی ہے اور اپنے بھائیوں کی خدمت بھی کرنی ہے اور اوقات معینہ پر پروردگار عالم کا شکر بھی بجالانا ہے۔ اسکا بول بالا بھی کرنا ہے۔ اگر عبادت کو ان معنوں میں لیا جائے تو ہماری قوت عمل جو ہماری ترقیوں کا آلہ کار ہے محفوظ رہے گی اور اس کے ذریعہ ہم اپنے ضائع کردہ جاہ و جلال کو پھر حاصل کرینگے۔

مسلمہ عورت کی عید

(محترمہ والدہ محبوب احمد رہتکی از ریاست دوجانہ)

عید کا مبارک دن اپنی پوری شان اور رونق کے ساتھ آ پہنچا۔ ہفتوں سے لوگ عید کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ کہیں کپڑے خریدے جارہے ہیں۔ کہیں درزیوں کی دکانوں پر ہجوم ہے۔ درزی مارا مار جوڑے تیار کر رہے ہیں۔ سر کھجانے کی فرصت نہیں ہے۔ کہیں مکانوں میں قلعی ہو رہی ہے۔ کہیں ان کی صفائی اور آرائش میں انہماک ہے کہ عید کے دن مکان مثل عروس آراستہ ہو جائے۔ کہیں خوشنما پھولوں کی کیاریوں کی تختہ بندی کی جارہی ہے کہیں گلدانوں میں گلدستے سجائے جارہے ہیں۔ بازاروں میں عجب چہل پہل ہے۔ کھوے سے کھوا چھل رہا ہے۔ دکانداروں کی بن آئی ہے۔ کوئی کپڑا خرید کر دوڑا ہوا درزی کے یہاں تو کوئی گھر لیے جارہا ہے۔ کوئی جوتا خرید رہا ہے تو کوئی دوکاندار سے کہہ رہا ہے کہ میاں جلدی ذرا ٹوپیاں تو دکھاؤ۔ ارے میاں کوئی خوبصورت اور اعلیٰ قیمت کی ٹوپی دو۔ کوئی ریشمین رومال موزے بنیان وغیرہ کی خرید میں مصروف ہے۔ کوئی بیوی کے لئے بیش قیمت ساری خرید رہا ہے۔ کوئی بچوں کے لئے کھلونے لے رہا ہے۔ مٹھائی کی دکانوں پر بھیڑ ہے۔ سبزی اور پھلوں کی ٹوکریاں خریدی جارہی ہیں فیشن ایبل زیورات کی دکانیں آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی ہیں۔ الغرض بازاروں میں عجب چہل پہل ہے۔

اب ذرا گھریلو حالات کو بھی ملاحظہ کرو۔ امیروں اور رئیسوں کے یہاں جاکر دیکھو تو وہاں اور ہی شان ہے۔ کہیں مکان کی آرائش کی جارہی ہے۔ کہیں نوکروں پر گھر جھاڑنے کی تاکید ہے۔ کہیں مٹھائیوں اور شیر خرما کے لئے بیسیوں تھال اور خوان دھرے ہیں۔ کہیں زرق برق لباس تیار ہو رہے ہیں۔ نوکروں کو سر کھجانے کی فرصت نہیں۔ بیچارے مارے مارے پھرتے ہیں۔ عام لوگوں میں بھی اپنی اپنی حیثیت کے لائق ہر شخص خنداں وفرحاں اپنے اپنے کام میں مصروف ہے۔ کوئی بچوں کے لئے لباس فاخرہ تیار کرکے رکھ رہا ہے۔ کوئی بی بی مشـ[illegible] لئے بیٹھی ہے۔ کوئی شخص دوستوں کیلئے تحفہ تحائف دینے کی تیاری میں مصروف ہے تو کوئی فرنیچر کی درستی اور صفائی میں منہمک ہے۔ الغرض جسے دیکھو وہ مصروف اور کسی نہ کسی شغل میں لگا ہوا ہے۔

مگر ہاں! اے مسلمہ بیٹی! تو کیا کر رہی ہے؟ تیری عید کیا ہے؟ اطاعت شعار بیٹی بن! زیورِ علم سے آراستہ ہو! لباسِ تقویٰ بدن پر سجا! جس سے دین و دنیا کی بہبود ہو وہ تعلیم حاصل کر۔ مدرستہ البنات ایسے مدرسہ میں تعلیم حاصل کر۔ جہاں سے تو قابلِ فخر لڑکی اور لائق فائق بن کر نکلے اور ایک مسلمہ کی شان پورے طور پر تجھ میں نمایاں ہو۔ خدا رسول کے احکام پر چل۔ ماں باپ کی فرمانبردار بن۔ وہ کام کر جس سے ہمیشہ تیرا نام روشن رہے۔ بس یہی تیری حقیقی عید ہے۔

ہاں اے مسلمہ بیوی! شوہر کو ہر طرح خوش رکھنے کی کوشش کر۔ اسے اپنی فرمانبرداری سے اپنی لیاقت سے اگر رام کر سکتی ہے تو کر لے اس کے دل کو اگر اپنا بنا سکتی ہے تو بنا لے۔ اس کی غمگسار اور رفیق بن۔ اسکے ہر دکھ درد کو اپنا دکھ سمجھ۔ اور اس کے خوش کرنے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑ۔ کسی کی پرواہ نہ کر اور اسے اپنا بنالے اگر اس میں کامیاب ہوئی تو یاد رکھ کہ دین و دنیا میں تیری بادشاہت ہے۔ خدا رسول تجھ سے راضی۔ دنیا کی ہر نعمت تیرے لئے، ہر خوشی او عیش تیرے قدموں پر نچھاور ہونے کو تیار ہے اور سمجھ لے کہ بس تیرے لئے حقیقت میں یہی عید ہے۔

اے مسلمہ ماں! اگر تو ایک تعلیم یافتہ اور سمجھدار ماں ہے۔ اگر خاوند تیرے موافق تیرا غمگسار ہے۔ اور تو اپنا نام روشن کرنا چاہتی ہے تو اولاد کو ایسی تربیت دے۔ اس طرح پروان چڑھا کہ وہ فخرِ قوم و فخرِ ملت ثابت ہوں۔ مصطفٰے کمال اور رضا شاہ سے فرزند پیدا کر۔ اولاد کو بہترین تربیت دے۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلا۔ اگر تو قسمت سے سعادتمند اور لائق اولاد کی ماں ہے۔ اگر وہ تیری فرمانبردار ہیں اور خادم قوم ہیں فخرِ اسلام ہیں۔ تو حقیقت میں تیرے لئے یہی عید ہے۔ ہزاروں عیدیں اس مسرت پر قربان ہوں۔

اے مسلمہ! اسلام کی خدمت پر ہر وقت کمربستہ رہ غریبوں اور یتیموں کی دستگیری کر۔ حاجتمندوں کی حاجت حتی الامکان پوری کر۔ خدا کی مخلوق سے مہربانی سے پیش آ۔ سب سے نیک سلوک کر۔ زیورِ اخلاق سے آراستہ ہو۔ راہِ شریعت پر گامزن ہو۔ کسی کی دل آزاری نہ کر بلکہ ہر ایک کو خوش رکھنے اور دل ہاتھ میں لینے کی کوشش کر کہ کسی کا دل ہاتھ میں لینا حج اکبر کے برابر ہے۔ اور بس یہی تیری حقیقی اور دوامی عید ہے۔

آہ! آپا جان

(از سید محمد ازہر شاہ صاحب قیصر۔ دیوبند)

صحیح سمجھ رکھنے والے لوگ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ یہ دنیا سرائے فانی ہے اور اس کے جاذب توجہ عجائب و غرائب ناپائدار۔ خالق ارض و سما کی یہ تمام مخلوق اپنے گھر سے ایک عظیم الشان سفر پر نکلی ہوئی ہے۔ ہماری منزل مقصود آخرت ہے اور ہم تیز گامی سے اسکی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہم مسافران راہ عدم کا اس دنیا کو اپنا گھر سمجھ لینا اور آخرت سے روگرداں ہو کر یہاں کے جھگڑوں میں

ہمہ تن یوں مصروف ہو جانا کہ خدائے تعالےٰ کی یاد بھول جائے بہت بڑی غلطی ہے۔ یقین کیجیے بہت بڑی غلطی۔ ایسی غلطی کہ اسکی کوئی تلافی ممکن نہیں۔ حالانکہ ؎

موت اک ماندگی کا وقفہ ہے ۔ یعنی آگے چلیں گے دم لیکر

ابتدائے آفرینش سے آجتک نہ جانے کتنے انسان یہاں دنیا میں آئے۔ طرح طرح کی کوششوں سے انھوں نے یہاں عزت و اقتدار حاصل کیا۔ سالہا سال مال و دولت جمع کرتے رہے برسوں عالیشان محلوں میں زندگی گذارا کئے لیکن وقت معین پر فرشتۂ اجل پہنچا اور چند سکنڈ میں اس نے ان سب کے زندگی کے تار و پود منتشر کر ڈالے۔

آپا جان کی وفات یہاں کوئی نئی بات نہیں بلکہ قانونِ قدرت کے عین مطابق اور اس عالم ناسوت کی بے ثباتی پر سچی شہادت ہے۔ آپا جان کے ساتھ وہی ہوا جو ان سے پہلے ان گنت انسانوں کے ساتھ ہوتا رہا۔ اور آئندہ نہ جانے کب تک ہوتا رہیگا۔

برادرانہ محبت کا تقاضا ہے کہ جدا ہونے والی بہن کی وفات پر ماتم سرائی کی جائے۔ پھوٹ پھوٹ کر رویا اور چیخ چیخ کر انھیں یاد کیا جائے لیکن مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ جس طرح پاک پروردگار کی بخشی ہوئی کسی خوشی کے وقت اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں ٹھیک اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ خندہ پیشانی کے ساتھ رنج و غم کے اس موقع پر بھی خالق کی بارگاہ قدرت میں سجدۂ شکر بجا لاؤں اور دل کی تمام گہرائیوں کے ساتھ عرض کروں کہ پروردگار! تیری یہ امانت ہمارے پاس تھی آج تو نے اسے طلب کیا تو ہم واپس کرتے ہیں۔ مجھے میری والدہ میرے دوسرے عزیز و اقارب اور تمام مخلوق کو توفیق دے کہ وہ تیری امانتیں تجھے واپس کریں اور ارادہ کے ساتھ کہ آج اللہ کی ایک امانت ہم اپنے ہاتھوں سے اسے دے رہے ہیں کل کوئی دوسرے ہمیں بھی اس کے حوالے کریں گے۔

تمنا ہے کہ بہن کی روح میری زبان سے یہ نہ سنے کہ اللہ میاں نے اس نوجوانی کے عالم میں تجھے اپنے پاس بلا کر ظلم کیا ہے۔ بلکہ میں جب کہوں تو یہی کہوں کہ بقا صرف ذات باری کیلئے خاص ہے ہم خاک سے پیدا کئے گئے اور ایک دن پیوند خاک ہی ہو جائیں گے بہن! تم ہماری منتظر رہو۔ ہم سب یکے بعد دیگرے تمھارے ہی پاس آئیں گے۔

آپا جان کا نام عابدہ خاتون۔ تاریخ و سن ولادت ۵۔ ذالحجہ ۱۳۳۶ھ ہے۔ حضرت العلامہ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ شعبان ۵۴ھ یعنی اب سے تین سال پیشتر برادرم مولوی محمد شفیق صاحب فاضل دیوبند سے منسوب ہوئی تھیں۔ حلم و بردباری سنجیدگی و معاملہ فہمی اور امور خانہ داری میں حد سے زیادہ ہوشیاری ان کا طرۂ امتیاز تھا۔

بچپن ابا جی مرحوم کے زیر سایہ فضل و کرم اور اماں کی آغوش محبت و الفت میں گذرا۔ جوانی کی منزل میں ہم سب بہن بھائیوں کے ساتھ ہنستے کھیلتے داخل ہوئیں۔ شادی کے بعد بھی سسرال میں زیادہ نہ رہ سکیں۔ اماں جی انھیں اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھیں۔ چند دنوں کی جدائی بھی گوارا نہ تھی۔ انھیں اپنی آنکھوں کا نور اور کلیجہ کی ٹھنڈک سمجھتیں۔ جسطرح شادی کے بعد بھی تین سال آنکھوں کے سامنے رکھا۔

گذشتہ جمادی الثانی میں آپا جان بکمال مسرت و شادمانی

میری تقریب شادی پر شریک تھیں اور اپنے چھوٹے بھائی کو رنج و فکر کی ایک عجیب دنیا کے دروازہ پر پہنچاتے ہوئے مسرور و شاداں۔

تین سال سے صحت کچھ خراب رہتی تھی ضعف معدہ اور دل و دماغ کی شکایتیں ضرور تھیں مگر تشویشناک نہیں۔ اس رمضان سے ایک دن پہلے ان کے مرا ہوا بچہ پیدا ہوا۔ ولادت سے پہلے گھر کا گھر ایک سعید روح کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ نانی اور دادی خوش تھیں کہ اللہ پاک اپنے فضل سے پوتا اور نواسا دکھائیگا۔ خالائیں اور ماموں منتظر تھے کہ بہن کے بچہ کو گودوں میں لیکر کھلائیں اور ننھے بھانجے سے دل بہلائیں۔ علیٰ ہذالقیاس خاندان کا ہر فرد وقف مسرت و انبساط تھا۔ لیکن چوبیس گھنٹے کی شدید تکلیف کے بعد جب مرا ہوا بچہ پیدا ہوا تو سب امیدیں خاک میں مل گئیں اور زبانوں پر بے اختیار یہ جملے آگئے کہ چلو اللہ نے عابدہ کی جان تو بچائی۔ ہم یہ کہہ رہے تھے اور قدرت سامنے کھڑی ہنس رہی تھی کہ تم عزائم و خیالات کی ایک دنیا بسا ڈالو میں ایک جھٹکے میں اسے تہ و بالا نہ کردوں تو میں بھی قدرت نہیں۔

بچہ کی ولادت کے بعد آپا جان بیمار ہوگئیں۔ وہی زچہ خانہ کی روح فرسا تکالیف تھیں جو بارہ دن بہن کے سر پر مسلط رہیں۔ بالآخر ۱۲؍ رمضان ۵۷ھ کو افطار کے ٹھیک وقت پر روح عالم بالا کی طرف پرواز کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

انتقال کے دو دن یا تین روز پہلے اماں سے کہنے لگیں کہ رات میں نے اباجی کو خواب میں دیکھا۔ مجھ سے فرمارہے تھے کہ بیٹی! یہ ہے دنیا پھر بیہوشی کے عالم میں دیر تک یہی جملہ دہراتی رہیں۔

تراویح کے بعد دارالعلوم دیوبند کے صحن میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نے نماز جنازہ پڑھائی اور رات کے دس بجے اباجی کے مزار مبارک کے بالکل قریب ہم سب نے "یہ ہے دنیا" کہتے ہوئے انھیں سپرد خاک کردیا۔

اللہ پاک سے انکی مغفرت اور سب عزیز و اقارب بالخصوص سکون نا آشنا، قرار نا آشنا بیقرار و غمزدہ والدہ کو صبر جمیل کی توفیق کی دعا ہے۔

خطبۂ صدارت

عالیجناب فضیلت انتساب لیڈی سر رحیم بخش صاحب کے۔سی۔آئی۔ای، سابق پریزیڈنٹ کونسل آف ریجنسی ریاست بہاولپور

صدر جلسہ سالانہ زنانہ مدرسۃ البنات جالندھر شہر

منعقدہ بتاریخ ۲۷؍ نومبر ۱۹۳۸ء

محترم خواتین! پہلے تو مجھے قابل عزت ہمدرد نسواں مولانا عبدالحق صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ انھوں نے مجھ ناچیز کو اس قابل قدر انجمن کے زنانہ سالانہ جلسہ کی صدارت کا شرف بخشا۔ ساتھ ہی میں آپ سب بہنوں کی بھی انتہائی ممنون ہوں کہ آپ نے اس جلسہ میں شرکت فرما کر اس کی رونق کو دوبالا کیا۔

اپنی قوم کی موجودہ زبوں حالی دیکھتے ہوئے ہر ذی ہوش ہستی ملک کے چپہ چپہ میں ایسے مدارس کا قیام اشد ضروری خیال کرے گی جہاں سے لڑکیاں محض ڈگریوں کے پلندوں سے ہی لدی ہوئی نہ آئیں بلکہ اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ اصل جوہر یعنی اصلی تربیت اور مذہبی تعلیم جیسے بیش بہا زیور سے بھی پوری طرح مزین ہوں جس طرح اچھی صورت اچھی سیرت کے بغیر ذرہ بھر بھی وقعت نہیں رکھتی اسی طرح علم بغیر عمل کے بالکل فائدہ مند نہیں۔

میں خود کہنے میں حق بجانب سمجھتی ہوں کہ موجودہ نصاب تعلیم ہماری بچیوں کی ترقی کی راہ میں روڑے اٹکا کر ان کو ہمیشہ کے لئے نکما بنا رہا ہے۔ مخلوط تعلیم کا بڑھتا ہوا مذموم جذبہ اور بھی نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔

میری بہنیں اور بیٹیاں مجھے معاف کریں۔ میں یہ حقائق بیان کرنے کی جرأت کر رہی ہوں کہ آجکل کی بی اے اور ایم اے پاس لڑکیاں یا تو ملازمتوں کے لئے موزوں ہو سکتی ہیں اور یا کسی ٹی پارٹی اور میٹنگ وغیرہ میں خوش اسلوبی سے وقت گذار سکتی ہیں لیکن گھریلو زندگی میں اکثر و بیشتر کو ناکام ہی دیکھا گیا ہے۔ بزرگوں کے ادب اور چھوٹوں کی دلدہی کا کیا طریقہ ہوتا ہے۔ انھیں نہیں معلوم! گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی پرورش کے کیا اصول ہیں وہ نہیں جانتیں! شوہر اور خاندان کے دیگر افراد کی خوشنودی کس طرح حاصل کی جا سکتی ہے۔ ان کو علم نہیں۔ اور پھر سب سے قابل افسوس بات یہ کہ دنیاوی فرائض کی طرح مذہبی فرائض سے بھی قطعی لاعلم! فرمائیے ایسی لڑکی بحیثیت بیوی یا ماں کے کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے۔ ضرورت تو اس بات کی ہے کہ جہاں لڑکی کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ ہمیشہ مردوں کی ہی محتاج نہ رہے بلکہ بوقت ضرورت اپنے زور بازو سے بھی اپنی اور اپنے متعلقین کی روزی کما سکے وہاں اسکو یہ بھی سکھلایا جائے کہ خانہ داری کا بوجھ کس طرح سنبھالا جاتا ہے۔ جہاں ایک طرف اسکو ہر ایک کے ساتھ انتہائی قابلیت اور فصاحت کے ساتھ گفتگو کے طریقے بتلائے جائیں۔ دوسری طرف بزرگوں اور خردوں کی خوشنودی حاصل کرنے کا زریں اصول بھی سمجھایا جائے۔ حقوق نسواں اور مناسب آزادی کے حصول کی کوشش کے ساتھ مذہبی احکام کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ لیکن لڑکیوں کی حالت اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کیا یہ قصور ہماری بچیوں کا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کی تمام تر ذمہ داری اس اندھا دھند تعلیم پر عائد ہوتی ہے۔ جس کا مقصد محض اسناد حاصل کر لینا ہے

کتنے افسوس کی بات ہے کہ آجکل یورپین مدبرین عورتوں کے جن نقائص کی روک تھام کے لئے انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ ہندوستانی عورت فخریہ طور پر وہ تمام عیوب اپنے اندر جمع کرتی چلی جا رہی ہے۔

کسی دوسرے کی اندھا دھند تقلید کبھی بھی فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتی۔ قدرت کا یہ اصول اٹل ہے کہ دنیا کی کوئی قوم تو کیا کوئی فرد بشر بھی عیوب سے پاک نہیں ہو سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ کسی قوم کی ظاہری تہذیب اور بھڑک دیکھ کر آنکھیں بند کرکے اس کی ہر اچھی اور بری بات کی تقلید شروع کر دی جائے

انسان کو چاہیئے کہ وہ جس شخص کے نقش قدم پر چلنے کا ارادہ کرلے پہلے یہ جانچ لے کہ اس شخص کے اندر خوبیاں کس قدر ہیں اور برائیاں کیا کیا ہیں۔ اور پھر اس کے نقائص کو چھوڑ کر صرف اس کے محاسن قبول کرلے۔ کہ انسان میں اپنے عیوب

ہی کیا کم ہیں جو دوسرے کی برائیاں بھی حاصل کرے اور اپنی شخصیت کو سراپا عیوب بنالے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم انگریزوں سے اور باتیں سیکھنے کی بجائے راستبازی اور قوم پرستی کا زریں اصول سیکھیں۔ مذہبی اور قومی روایات پر پابند رہنے کا پاک جذبہ حاصل کریں۔ جس قوم نے اپنی مذہبی اور قومی روایات کو فراموش کر دیا سمجھئے اس نے اپنی وضعداری کو خاک میں ملا دیا۔ اور جب وضعداری مٹ گئی تو زندہ رہنے کے لئے باقی ہی کیا رہ گیا۔ مجھے انگریزوں کا مذہبی اور قومی روایات پر پابند رہنے کا اصول بہت مرغوب ہے۔ جس کی نمایاں مثال سابق شہنشاہ ہند ایڈورڈ ڈیوک آف ونڈسر کی تخت سے دست برداری کی داستان ہے کس قدر مستقل مزاج اور قومی روایات کو زندہ رکھنے والے ہوتے ہیں انگریز! سچ تو یہ ہے وہ انھی زریں اصولوں کے سبب آج دنیا بھر میں وسیع ترین مملکت کے مالک ہیں درحاصل وہ اسی کے مستحق ہیں۔ قومی وضعداری کو قائم رکھنے کا جذبہ دیکھئے کہ یورپین مدبرین جہاں ایک طرف اپنے بادشاہ کے ادنٰے سے اشارے پر اپنا خون تک بہانے کو تیار ہوجاتے ہیں دوسری طرف جب قوم کے وقار کا سوال پیدا ہوتا ہے تو پرانی رسوم وروایات کو ترک کرنے پر کسی طرح بھی رضامند نہیں ہوتے اور ہر ایک انقلاب کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔ استقلال اور سیرچشمی ملاحظہ ہو کہ دنیا کی وسیع ترین سلطنت وحکومت پر لات مار کر اپنے وعدہ کو نبھانے کے لئے ہر ایک مصیبت اور تباہی برداشت کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہوتا۔ شہنشاہی پر گمنامی کی زندگی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ایک ہمارے بچے ہیں کہ ذرا سے لکھ پڑھ کر یہ سمجھنے لگیں گے گویا ملک اور قوم کی اصلاح کا انکو ٹھیکیدار بنا دیا گیا ہے۔ مذہبی اور قومی روایات کو ترک کرنے میں وہ پیش پیش۔ اپنے تیوہار منانے میں انھیں عار۔ بزرگوں کی نصیحت سننے اور اس پر عمل کرنے سے ان کو گریز!

بتلائیے! جس قوم کے نونہالان کی یہ حالت ہو وہ کب بام عروج پر پہنچ سکتی ہے۔ یہاں کسی ایک کو اپنا رہنما بنا کر اس کے نقش قدم پر چلنا بھی بڑا بھاری عیب سمجھا جاتا ہے۔ ایک شہر میں متعدد انجمنیں ہونگی جو ایک دوسرے کی مخالفت پر یوں کمر بستہ ہوں گی گویا ہر ایک بذات خود ملک کی واحد نمایندہ ہے اور پھر اس باہمی جنگ وجدال کو وسعت دے کر بیان کرنے کے لئے چند اردو اخبار مستقل ٹھیکہ پر لے لینگے۔

یہ ہے آجکل کا ہندوستان! لیکن اسوقت میں ہندوستانی مرد کو نہیں مخاطب کر رہی۔ میرا روئے سخن صرف ہندوستانی عورت کی طرف ہے۔

میری معزز بہنو اور عزیز بیٹیو! مذہبی تعلیم سے اس قدر بیگانہ نہ بنو۔ اپنی وضعداری کو ملیامیٹ نہ کرو۔ دوسروں کی جا اور بے جا تقلید سے دنیا کی نگاہوں میں خود کو ایک بہروپیہ کی شکل میں ظاہر نہ کرو۔ غفلت کی نیند سے بیدار ہونے کا وقت کب کا آچکا ہے۔ اٹھو اور دنیا کو دکھا دو کہ مسلم عورت کسی کی محتاج نہیں۔ پاک مذہب اسلام نے جو کچھ اسکو دیا ہے وہ اس شے کو حاصل کر کے اس قابل ہو سکتی ہے کہ کسی دوسرے کے سہارہ کے بغیر دنیا میں امن اور عزت سے زندہ رہ سکے۔ اپنی عزت خود کرو۔ اپنی وضعداری پر قائم رہو کہ لوگ بھی تمھاری عزت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

سنئیے! شاعرِ اسلام حضرت علامہ اقبال نور اللہ مرقدہٗ
جو آخری دم تک مسلمانوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرتے رہے
اور انھیں پکار پکار کر میدانِ عمل میں بلاتے رہے، کیا فرماتے ہیں

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

سمجھے آپ! علامہ مرحوم نے کیا فرمایا۔ دوبارہ غور کیجئے
اور سمجھئے کہ اس شعر کا اصل مقصد کیا ہے۔ یہ نعوذ باللہ
خود پرستی کی تعلیم نہیں۔ بلکہ وضعداری قائم رکھنے کی تلقین ہے
وضعداری اور خودداری سچ تو یہ ہے جس شخص نے اپنے ان ہر دو
اوصاف کو چھوڑ دیا، وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں!

کتنی رنجدہ ہے یہ حقیقت! کہ دنیا بھر میں صرف مذہب
اسلام نے ہی عورت کو انتہائی عزت و توقیر بخشی اور مساوی
حقوق عطا فرمائے اور آج دنیا بھر میں مسلم عورت پر انتہائی مظالم
توڑے جا رہے ہیں۔ اسکے حقوق بے رحمی سے پامال کئے جاتے ہیں
پیاری بہنو! یہ قدرت کا انتہائی غضب ہے۔ ہماری یہ
ذلت نتیجہ ہے ہمارا مذہبی تعلیم سے بے بہرہ ہونے کا۔

بعض بڑے شہروں کے رہنے والی خواتین یہ خیال کرتی
ہونگی کہ مسلم عورت بیدار ہو چکی ہے۔ اور جو کچھ اس نے حاصل کرنا
تھا کر چکی ہے۔ ہرگز نہیں۔ میری معزز بہنو! اگر کسی بڑے شہر
میں دو ایک زنانہ اصلاحی ادارے قائم ہو گئے ہیں۔ اور چند
باہمت و ہمدرد خواتین نے اس مظلوم فرقہ کی اصلاح کے لئے کوئی
رفاہی کام شروع کر رکھا ہے تو اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئیے کہ
ہندوستانی مسلم عورت اپنے کھوئے ہوئے حقوق دوبارہ
حاصل کر چکی ہے۔ نہیں! یہ تو صرف آزادی کا ایک خواب ہے
کون جانتا ہے کہ اسکی تعبیر کب معلوم ہو!

آج صرف صوبۂ پنجاب میں ہی (جہاں کہ صوبجات متحدہ
کے مقابلہ میں بیداری کا جذبہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے) سینکڑوں
نہیں ہزاروں بیکس و مظلوم عورتیں ناقابل برداشت جسمانی اور
روحانی مصائب جھیل رہی ہیں۔ اس وقت ان کو معلوم ہوتا ہے
کہ موجودہ اعلیٰ تعلیم ان کے کسی کام کی نہیں جبکہ وہ انھیں ان
کے جائز حقوق نہیں دلا سکتی۔ اینگلو محمڈن لا ان کے لئے کچھ
بھی فائدہ مند نہیں جبکہ اس کی رو سے انکی آزادی اور حقوق
کھلے بندوں پامال کئے جاتے ہیں۔

اسلام نے لڑکیوں کو حقِ وراثت عطا فرمایا۔ بیوگان کو
پورے حقوق دئے۔ ہادیٔ برحق پیغمبر اسلام رسول اللہ حضرت
محمدؐ نے ان احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو برے نتائج
سے اچھی طرح آگاہ فرمایا اور خود عورت کی انتہائی عزت کر کے دنیا
میں ہمیشہ زندہ رہنے والی مثال چھوڑ گئے۔ جو اعزاز و توقیر یورپین
عورت آج اتنی جدوجہد کے بعد حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی
ہے۔ اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل وہی حقوق مسلم
عورت کو عطا فرمائے تھے۔ لیکن آج ہندوستانی مسلمان مرد
عورت کے تمام حقوق اور اس کی جائز آزادی کو اس طرح پامال
کرنے پر تلے ہوئے ہیں گویا انھوں نے خدائے علیم کے روبرو
کبھی نہیں جانا۔

حق خلع جس کو اگر سرسری نظر سے دیکھا جائے تو تکلیف دہ
اور قدرے مذموم فعل ہوگا۔ لیکن بنظر غائر دیکھنے سے پتہ چلے گا
کہ لاکھوں ہندوستانی مسلم عورتیں محض اسی ایک حق چھین جانے
کی بدولت کیسے کیسے مظالم کا شکار بنی ہوئی ہیں۔ اور نزع کے

سے عذاب میں اپنی زندگی کے دن پورے کر رہی ہیں۔ چھٹکارا کا کوئی راستہ ان کے لئے کھلا نہیں۔

صوبۂ پنجاب میں انبالہ اور کرنال کے علاقوں میں عورتوں کی جو تحقیر و توہین کی جاتی ہے اور جس طرح ان کے حقوق پامال کئے جاتے ہیں اور کہیں شاید ہی اسکی مثال مل سکے۔ ان علاقوں میں اولاد نرینہ نہ ہونے کی حالت میں بیوہ کی حالت دُوبھر ہو جاتی ہے۔

میں اکثر بار اپنے شوہر محترم مولانا مولوی حاجی سر رحیم بخش صاحب کے۔سی۔آئی۔ای۔ سابق پریزیڈنٹ کونسل آف ریجنسی بہاولپور (اللہ تعالےٰ ان پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے) سے ذکر کیا کرتی تھی کہ وہ پنجاب اسمبلی میں لڑکیوں اور بیوہ کے حقوق کے بارے میں آواز اٹھائیں۔ مرحوم ایک نیکدل اور سچے مذہبی مسلمان تھے اور اپنی زندگی کے آخری سانس تک قوم کو جہالت کے گڑھے سے نکالنے کے لئے کوشاں رہے۔ لیکن قدرت کو منظور نہ تھا کہ یہ عظیم کام ان کے ہاتھوں انجام پاتا۔ اچانک موت واقع ہو جانے سے تمام منصوبے دل کے دل ہی میں رہ گئے اور وہ ہم بدنصیبوں کو تڑپتا چھوڑ کر اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے سدھار گئے۔ ان کی وفات کے بعد خود مجھے جن مصائب کا سامنا کرنا پڑا اس کے اظہار کے لئے دفتر چاہئیں۔ دوسرے میں مناسب بھی نہیں سمجھتی کہ اس موقعۂ سعید پر اپنی داستانِ غم سنا کر میں آپکے دلوں کو رنجیدہ کروں۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ چند در چند وسائل سے میری مشکلات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ لیکن میں تو اس وقت عوام کی حالت بیان کر رہی ہوں۔ یہ مختصر طور پر سمجھ لیجئے کہ ان ہر دو علاقوں میں یہ قانون ہے کہ اگر متوفی اولاد نرینہ نہ رکھتا ہو اور لڑکیاں اور بیوی بقیدِ حیات ہوں تو ان مظلوم ہستیوں کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ مرنے والے کی جائیداد میں سے ایک حصّہ بھی حاصل کر سکیں۔ کل جائیداد مرحوم کے دادا یا پردادا کے بھائی بھتیجوں کو بلا کسی جدوجہد کے مل جائیگی۔ لڑکیوں کا تو خیر ذکر ہی کیا۔ بچاری اپنے اپنے گھر بار چلی جائینگی۔ بیوہ بچاری کو رو پیٹ کر مرحوم کی جائداد کی آمدنی میں سے ایک قلیل حصہ مل جایا کریگا۔

معزز خواتین! یہ ہے ہمارے ملک کی عورتوں کی حالت! ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی اس تباہ حالی کو سنوارنے کی کوشش میں ایک لمحہ بھی ضائع نہ کریں۔

فخرِ ہند، ہمدرد نسواں ہماری معزز بہن بیگم شاہنواز صاحبہ نے آج تک طبقۂ نسواں پر جس قدر احسانات کئے ہیں وہ شرمندۂ بیان نہیں۔ آج خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے آپ پنجاب اسمبلی کی رکن ہیں۔ میں آپ سے پُرزور اپیل کرتی ہوں کہ پنجاب اسمبلی میں مسلم عورت کو اسکے چھنے ہوئے حقوق دلانے کے لئے آواز اٹھائیں۔ پنجاب بھر کی خواتین کی مخلصانہ دعائیں آپ کے ساتھ ہونگی۔

میری معزز بہنو! اب تو آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ محض مذہبی تعلیم سے بے بہرہ ہونے کے سبب ہم کو کس قدر مصائب کا سامنا ہو رہا ہے۔ جو ہونا تھا ہو چکا۔ ہمیں چاہئے اب آئندہ کے لئے اپنی بچیوں کی زندگیاں سدھارنے کی کوشش کریں جس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم ان معصوم ہستیوں کو اعلےٰ تعلیم کے زیور سے مزین کریں جس میں مقدم مذہبی تعلیم ہو۔ اور علم کے ساتھ "عمل" کے زریں اصول بھی سکھائیں۔ لیکن سوال یہ ہے

ہمارا یہ مقصد ہمارے موجودہ مدارس کی تعلیم سے پورا ہو سکتا ہے؟
ہرگز نہیں۔ ایسی تعلیم کے لئے ملک بھر میں آج صرف مدرسۃ البنات
ہی واحد درسگاہ ہے جہاں سے ہماری بچیاں علم و عمل کے زیور
سے مزین ہو کر نکلتی ہیں اور اپنی آئندہ زندگی نہایت ہی خوشگوار
طریقہ پر گذارنے کے قابل ہوتی ہیں۔

ہمدردِ نسواں مولانا مولوی عبدالحق عباس صاحب نے
مدرسۃ البنات کی بنیاد ڈال کر طبقۂ اناث پر احسانِ عظیم کیا ہے
پیاری بچیو! خدائے عزوجل نے مولوی عبدالحق کو طبقۂ نسواں
کی ڈوبتی ناؤ کنارے لگانے کے لئے فرشتۂ رحمت بنا کر
بھیجا ہے۔ آؤ اور انکے پیدا کردہ چشمۂ علم و ادب سے سیراب ہو!

بہنو! مولوی صاحب قبلہ اور ان کے کنبہ نے مدرسۃ البنات
قائم کر کے مسلم عورت کو دوبارہ زندگی عطا فرمائی ہے۔ موصوف
کا تمام کنبہ مدرسہ کے چلانے میں ان کا ممد و معاون ہے!

مولوی صاحب کی اہلیہ محترمہ بچیوں کو حدیث شریف کی
تعلیم دیتی ہیں۔ بڑی صاحبزادی عزیزہ حمیرا خانم بطور ہیڈ مسٹرس
کے کام کرتی ہیں۔ اور چھوٹی صاحبزادی عزیزہ زینت خانم ناظرہ
کا کام انجام دیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مولوی صاحب قبلہ کے
خاندان کو ہماری بہبودی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم
اس سعید و عظیم کام میں اپنے محسنوں کی پوری امداد کریں جو خود ہماری
ہی آئندہ نسل کے لئے سینکڑوں بھلائیوں اور برکات کا باعث ہوگی

مناسب آمدنی نہ ہونے کے سبب مدرسہ مذکور انگریزی تعلیم
کے لئے زیادہ مشاہرہ پر معلمات نہیں رکھ سکتا۔ اسلئے بہت
لوگ اپنی بچیوں کو مدرسہ میں نہ بھیجنے کی وجہ صرف یہی بتلاتے ہیں کہ
انگریزی تعلیم کا معیار اعلیٰ نہیں ہے۔ لیکن اس میں ہمارا ہی تو قصور
ہے۔ ہم ہزاروں روپیہ فضول رسومات اور فیشن پرستی کی بھینٹ چڑھا
دیتے ہیں۔ ہم وہی روپیہ اپنی آئندہ نسل کی زندگی سدھارنے کے
لئے مدرسہ مذکور کی نذر کیوں نہ کریں۔ کیا عجب کہ علی گڈھ مسلم یونیورسٹی
کی طرح مدرسۃ البنات بھی مستقبل قریب میں ہندوستان بھر میں اپنی
طرز کی واحد زنانہ یونیورسٹی بن جائے۔ جہاں ملک کے ہر گوشہ سے
بچیاں فیض حاصل کرنے آئیں۔ کیا عجب ہے سینکڑوں برس کے
بعد پنجاب میں خدا تعالیٰ نے سر سید کو عبدالحق عباس کے
جامہ میں پیدا کیا ہو۔ تاکہ مسلمان عورت کے مصائب کا خاتمہ
انہیں کے ہاتھوں سے ہو۔

پیاری بہنو! استقلال کی ضرورت ہے۔ اگر ہم عزم صمیم
کے ساتھ مدرسۃ البنات کی ترقی کے لئے کوشاں ہو جائیں تو
دنیا کی کوئی طاقت ہم کو پیچھے نہیں ہٹا سکتی اور بہت جلد ہم
مدرسۃ البنات کو ایک معیاری یونیورسٹی کی شکل میں دیکھینگی۔

فی الحال مدرسہ کی کوئی اپنی بلڈنگ نہیں ہے۔ مجھے پھر وہی
کہنا پڑیگا کہ ہم نے انگریزوں سے سیکھنے والی باتیں نہیں سیکھیں
آج اگر یہ مدرسہ کوئی مشن سکول ہوتا تو آپ دیکھتیں کہ عیسائی
لوگ اسکو کتنی جلدی عروج پر پہنچا دیتے۔

مدرسۃ البنات کی بلڈنگ کے لئے زمین تو عرصہ سے خریدی
جا چکی ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہنوز زمین کی قیمت میں سے
بھی -/۷۸۰۲ روپیہ کی رقم قابل ادائیگی ہے۔ میرے ایک عزیز نے
بلڈنگ کے اخراجات کا کل تخمینہ منگایا تھا۔ جس سے ہمیں معلوم ہوا
ہے کہ اس بلڈنگ کے اخراجات کا تخمینہ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ
کا ہے جس میں سے دس بارہ کمرے بنوانے کا تو وعدہ ہو چکا ہے اور
باقی کے لئے روپیہ کی فراہمی اشد ضروری ہے۔

آپ خود خیال فرما سکتی ہیں مدرسہ مذکور کو اس وقت زمین کے روپیہ کی ادائیگی اور بلڈنگ کے اخراجات کے لئے روپیہ کی کسقدر شدید اور فوری ضرورت ہے۔ کیا ہمارا فرض نہیں کہ ہم یہ روپیہ جلد از جلد فراہم کرنے کی کوشش کریں اور بہت جلد اپنی بچیوں کو نئی بلڈنگ میں مقیم دیکھیں۔

اسکے علاوہ مدرسۃ البنات کے ماہانہ خرچ کے لئے بھی بہبود کی امداد کی ضرورت ہے۔ اگر ہم کوشش کریں تو اپنے روزانہ ذاتی اخراجات میں سے تھوڑا تھوڑا پس انداز کرکے مستقل طور پر مدرسۃ البنات کو بھیجا کریں۔ کیا پنجاب کی ہزاروں مسلم خواتین اپنی بچیوں کی بہبود کے لئے یہ تھوڑی سی قربانی بھی نہیں کر سکتیں؟ کیوں نہیں مگر استقلال اور مذہبی جوش چاہیئے۔

مدرسۃ البنات میں بہت دور دور سے بچیاں تعلیم حاصل کرنے آئی ہوئی ہیں۔ ان میں بعض تو اسقدر چھوٹی ہیں کہ انکے والدین کی ہمت اور مذہبی جذبہ کے لئے بے ساختہ تعریف کرنے کو دل چاہتا ہے۔ میری اپنی پوتی عرصہ ڈیڑھ سال تک یہاں تعلیم حاصل کرتی رہی ہے۔ لیکن گذشتہ سال عید کی تعطیلات پر گھر آتے ہوئے اس بچاری کو نمونیہ ہو گیا تھا۔ بہت عرصہ تک تکلیف جاری رہی۔ کئی مہینہ کے بعد اللہ تعالے نے اسے صحتِ کاملہ بخشی۔ بہ سبب خرابیٔ صحت کے میں نے بچی کو مدرسہ نہیں بھیجا۔ کیونکہ اب تک وہ بہت کمزور ہے۔ لیکن اب تک وہ اپنی استانیوں کے مہربانہ برتاؤ اور مولوی صاحب قبلہ کی اہلیہ محترمہ کی مادرانہ شفقت کو یاد کرتی رہتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں اس مدرسہ میں بچیوں کی دیکھ بھال گھر سے بھی زیادہ کی جاتی ہے چنانچہ ایک مرتبہ میرے شوہر مرحوم نے مدرسہ مذکور کا ملاحظہ کرکے مندرجہ خیالات کا اظہار فرمایا تھا:

"میرے تجربہ میں یہ پہلا مدرسہ ہے جہاں دین و دنیا کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے اور نگرانی و حفاظت کا ایسا انتظام ہے جو ہر ایک کو اپنے گھر پر میسر نہیں آسکتا۔ حضرت مولانا عبدالحق عباس بانی مدرسۃ البنات کی شخصیت، اتباعِ شریعت و ہر دلعزیزی خلوص اور سید عبدالعزیز شرقی (جنرل سیکرٹری) کی علمی قابلیت وجدوجہد ایثار و خلوص ایسی نعمت ہے جو میرے علم میں کسی ایک انسٹی ٹیوشن میں نہیں پائی جاتی"۔ (خاکسار رحیم بخش)

آخیر میں مَیں مولانا مولوی عبدالحق عباس صاحب اور انکی اہلیہ محترمہ سے اپنی ایک ناچیز سی رائے کا اظہار کرتی ہوں۔ امید ہے میرے اس مخلصانہ مشورہ پر غور کیا جائیگا۔ مدرسہ مذکور کے انتظامات میں مجھے صرف دو باتوں پر کچھ اعتراض ہے۔ ایک تو یہ کہ بچیوں کو تعطیلات بہت کم دی جاتی ہیں۔ یعنی سال بھر میں صرف ایک مرتبہ چاہیئے کہ دیگر مدارس کی طرح مدرسہ مذکور میں بھی ہر تین مہینہ کے بعد تھوڑی سی چھٹیاں دے دی جایا کریں۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچیاں اپنے گھروں سے آکر دوبارہ زیادہ انہماک اور شوق کے ساتھ اپنے کام میں مشغول ہوا کریگی۔ دوسرے یہ کہ چھوٹی بچیوں کی صحت کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی نیند کا پورا خیال رکھا جایا کرے۔

آخیر میں مَیں دعا کرتی ہوں اللہ تعالے مولوی صاحب اور ان کے خاندان کو تا دیر سلامت رکھے کہ انکی مساعیٔ جمیلہ سے ہماری بچیاں آئندہ زمانہ میں صحیح طور سے "مسلم عورت" کہلانے کی مستحق ہو سکیں۔ اور خدائے پاک ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی تمام تر کوششیں مدرسۃ البنات کی ترقی کے لئے وقف کر دیں۔ آمین۔ ثم آمین +

انجمن مدرسۃ البنات کے زنانہ جلسے کی رُوداد

(از محترمہ حسنیہ حبیں متعلمہ جماعت ادیب فاضل مدرسۃ البنات جالندھر شہر)

مشہور عالم درسگاہ مدرسۃ البنات جالندھر کا تیرھواں سالانہ جلسہ ۲۷ نومبر بروز اتوار لیڈیز کلب میں زیر صدارت جناب محترمہ لیڈی سر رحیم بخش کے۔سی۔آئی۔ای۔ و محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبدالمجید صاحب ای۔اے۔سی منعقد ہوا۔ یوں تو ہر سال ہی اس مبارک موقع پر غیر معمولی رونق ہوتی ہے۔ مگر اس سال گوناں گوں نیرنگیوں نے رونق و دلچسپی میں چار چاند لگائے۔

تاریخ انعقاد سے ایک روز قبل شامیانے اور قناتیں لگا کر پنڈال نہایت وسیع پیمانے پر تیار کر کے مہمان خواتین کے لئے نشستوں کا بندوبست کیا جا چکا تھا۔ ساتھ ہی دستکاری (سلائی) کی نمائش بھی کی گئی۔ جو طالبات کی اپنی محنت اور کوششوں کا نتیجہ تھی سلائی کا کام بہ لحاظ سے قابل تحسین تھا۔

تقریباً تیس طالبات عزیزات سرخ ربن کا نشان لگائے مستعدی کے ساتھ رضاکاروں کی خدمات انجام دے رہی تھیں۔ ان کے علاوہ اسلامیہ ہائی سکول کے ننھے ننھے سکاؤٹ اپنی مخصوص وردی میں جلسے کے انتظام میں شریک تھے۔ یہ معصوم اپنی ڈیوٹی نہایت تندہی سے ادا کر رہے تھے۔ خداوند کریم سے دعا ہے کہ یہ نونہالانِ چمن اسکے سایہ رحمت میں پروان چڑھیں اور قوم و وطن، مذہب و ملت کے لئے مایۂ ناز اور باعث فخر ثابت ہوں۔ مدرسۃ البنات جناب محترم مستنصر باللہ و محترم محمد زبیر ہیڈ ماسٹر صاحبان اسلامیہ سکول کی مہربانی اور احسان کا دلی گہرائیوں سے شکرگزار ہے۔ خداوند کریم اُن کے ارادوں میں برکت دے۔ آمین۔

مدرسہ کی طالبات صبح سویرے ہی اپنے "آسمانی لباس" میں ملبوس جوق جوق پنڈال میں جمع ہو گئیں۔ انکے چہروں پر عجب طرح کی روحانی خوشی لہریں لے رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں پنڈال مہمان بیبیوں سے کھچا کھچ بھر گیا۔ وقت مقررہ پر محترمہ صدر رضا لیڈی سر رحیم بخش صاحب تشریف لائیں۔ طالبات مدرسہ لیڈیز کلب کے پھاٹک پر دو رویہ استقبال کے لئے ایستادہ تھیں۔ جونہی صدر صاحبہ نے اندر قدم رکھا انھوں نے استقبالیہ جملے نہایت خوش و ترنم کے ساتھ ادا کئے اور محترمہ صدر صاحبہ اور آپکی رفیقات عزیزات محترمہ محمودہ آرا اور بلقیس خانم صاحبہ کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور آنجناب اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے سٹیج پر تشریف لائیں۔ محترمہ استانی آمنہ صاحبہ نے تحریک صدارت کی۔ مدرسہ کی بچیوں نے پرجوش نعروں اور کلمات دعائیہ سے اپنے دلی خلوص کا اظہار کیا۔ موصوفہ کے گلے میں صدارت کا زریں ہار پہنایا گیا اور محترمہ موصوفہ طالبات عزیزات کے پرخلوص فلک شگاف نعروں کے ساتھ کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئیں۔

ازاں بعد محترمہ مکرمہ استانی آمنہ صاحبہ نے حاضرین کرام سے محترمہ صدر صاحبہ کا تعارف کرایا۔ پنڈال نعرۂ تکبیر سے گونج رہا تھا۔ جلسہ کا افتتاح حمد سے کیا گیا جسکو مدرسہ کی تمام طالبات نے ادا کیا۔ پہلا شعر یہ ہے ؎

تیرے ہی نام سے کھلتا ہے جو مقصود کا در ہے

کہ تو اللہ و رحمان و رحیم اے پاک و برتر ہے

اس وقت کا منظر اسلامی رنگ کا صحیح نقشہ پیش کر رہا تھا۔ حمد کا ہر لفظ دلوں پر نقش ہوا جاتا تھا۔

اسکے بعد مدرسۃ البنات کی مشہور معلمہ حافظہ قاریہ سرور سلطانہ صاحبہ نے

نہایت خوش الحانی سے قرآنِ حکیم کی تلاوت کی جسکو مجمع نے فرطِ ادب سے کھڑے ہو کر سنا۔ موصوفہ کی قرأت و تجوید بے مثال نے حاضرات پر سحر کی حالت طاری کر دی۔ قرآن پاک اور اسکی ایسی پُر حلاوت ترتیل و تجوید گویا قیامت برپا ہوگئی۔

اس کے بعد عزیزات اختر سلطانہ اور نزہت آرا طالبات جماعت ششم نے نہایت سریلی آواز سے حمد پڑھی جس کا مطلع ہے ؎

رحم کرنا ہم گنہگاروں پہ تیرا کام ہے * دو نو عالم میں ترے رحمان تیرا نام ہے

طالبات مدرسہ نے محترمہ صدر صاحبہ کی تشریف آوری کی خوشی میں استقبالی نظم پڑھی جسکا پہلا شعر ہے ؎

خدائے پاک کے لطف و کرم نے دن پھرائے ہیں

کہ لیڈی صاحبہ اس بزم میں تشریف لائے ہیں

جو لکھ کر سنہری فریم میں لگوائی گئی تھی اور محترمہ صدر صاحبہ کی خدمت میں پیش کیگئی۔

اسکے بعد صدر صاحبہ کا بصیرت افروز اور پُر مغز خطبہ محترمہ ملقبیس خانم صاحبہ نابھہ نے پڑھ کر سنایا۔ جس کا ایک ایک لفظ تاثیر میں ڈوبا ہوا اور خلوص سے لبریز تھا۔ (وہ اسی اشاعت میں درج ہے۔ ادارہ)۔

ازاں بعد عزیزات بشیرہ بیگم۔ اختر بیگم۔ نزہت آرا طالبات جماعت ششم نے علامہ اقبال کی ایک نظم جس کا مطلع ہے ؎

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

دلکش آواز سے سنائی۔

پھر محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ متعلمہ جماعت ہشتم نے تقریر کی جسمیں انھوں نے حسد کی برائیاں نہایت مؤثر پیرائے میں بیان کیں۔ ہر ہر لفظ تیر و نشتر تھا کہ دل مجروح ہو رہا تھا۔

اسکے بعد اکبری خانم نسیم افزا۔ محمودہ بیگم طالبات جماعت پنجم نے نظم پڑھی

اسکے بعد عزیزہ نزہت آرا متعلمہ جماعت ششم نے اقبال مرحوم کی ایک نظم "پیام بیداری" ع اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو۔ نہایت مترنم آواز سے پڑھی۔ حاضرات صد درجہ محظوظ ہوئیں۔

بعد ازاں محترمہ وحیدہ سلطانہ صاحبہ متعلمہ جماعت ہشتم نے "دینِ حق" پر تقریر کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ اللہ کو احکم الحاکمین ماننے کا نام دین ہے مدرسۃ البنات کی واحد غرض دینِ حق کو تازہ کرنا ہے۔

پھر عزیزات رقیہ۔ فہمیدہ۔ کشور طالبات جماعت چہارم نے ایک نظم ع سب کی ساجن سے امید اسکا دامن مت چھوڑو۔ اپنے مخصوص انداز میں نہایت عمدہ طریق سے پڑھی جس کو حاضرات نے نہایت دلچسپی اور توجہ سے سنا۔

پھر اس حقیرہ نے "داستان الم کا ایک ورق" کے عنوان سے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں اپنے مدرسہ کی حالت کا نقشہ تھا۔

(ادارہ۔ عزیزہ حسنیہ حبیب نے ازراہ کسر نفسی اپنی پاکیزہ اور مؤثر تقریر کی کیفیت اس روئیداد میں نظر انداز کر دی ہے۔ غم و الم کی داستان پُر خلوص و دلنشین پیرایۂ بیان۔ اثر یہ ہوا کہ جملہ حاضرات زار زار رو رہی تھیں۔ حتےٰ کہ خود مقررہ پر بھی رقت کا عالم طاری تھا نظم اگر مؤثر اور دلنشین ہو تو بعض اوقات مکرر پڑھوائی جاتی ہے کہ چند اشعار زیادہ وقت نہیں لیتے لیکن عزیزہ موصوفہ کی تقریر کو یہ امتیاز و شرف حاصل ہوا کہ دوسری نشست میں اصرار پر اصرار کر کے دوبارہ سنی گئی۔ اور سوز و گداز اور رقت و تاثیر کی وہی کیفیت پھر پیدا ہوگئی۔ ع اللہ کرے زورِ بیاں اور زیادہ۔ ادارہ)۔

اسکے بعد طالبات جماعت دوم و سوم نے ایک نظم "صبح کا گیت" جسکا مطلع ہے ؎ صبح کا کیا صاف سماں ہے * یا اللہ تیرا احسان ہے۔ نہایت محظوظ کن طریقے سے کہی۔

زاں بعد محترمہ طوبیٰ خانم صاحبہ متعلمہ درجہ ہشتم نے ایک تقریر بعنوان "دینِ حق" نہایت پرتاثیر الفاظ میں بیان فرمائی۔ جس میں انھوں نے دین کی تعریف اور اسکی حقیقت ذہن نشین کرائی۔ اور کہا کہ سب بچوں کی فطرت ایک ہے مگر صحبت اور تربیت ان کو گوناگوں رنگوں میں رنگ دیتی ہے انسان تب تک ہی انسان ہے جب تک عقل و فکر سے کام لیتا ہے ورنہ انسانیت کے دائرے سے خارج ہے۔ جو تعلیم عقل و فکر سے کام لیکر نہ دی گئی ہو وہ نامرادی اور جہنم کی سڑک بن جاتی ہے۔ مدرسۃ البنات کی تعلیم اور تربیت نہایت اعلیٰ ہے اسکی مدد کرنا اللہ اور رسول کی مدد کرنا ہے۔

اسکے بعد عزیزات نزہت آرا اور اختر بیگم طالبات جماعت ششم نے ایک نظم داستانِ پارینہ کے عنوان سے احسن طریقہ سے کہی۔ پھر عزیزہ اکبری خانم متعلمہ جماعت پنجم نے انگریزی میں "اخباروں کے فوائد" پر ایک مختصر اور جامع تقریر آسان لفظوں میں کی جسکو ہر تھوڑی سی انگریزی لیاقت رکھنے والا شخص بخوبی سمجھ سکتا تھا۔ پھر عزیزات برکت رفعت اصغری۔ تنویر جمیلہ۔ منصورہ۔ خالدہ۔ خدیجہ طالبات جماعت سوم نے ہندی میں نظم سنائی۔ ع اس جیون کا کارن کیا ہے۔

ڈیڑھ بجے محترمہ مکرمہ سیدہ حمیرا خانم صاحبہ زینۃ المدارس نے پہلے اجلاس کے ختم ہونے کا اعلان کیا اور ظہر کی نماز کیلئے توقف کیا گیا۔

یہ وقت خواتین نے نماز و تفریح میں گذارا۔ اس سال محترمہ ش۔ الف شمیم جالندھری نے خواتین کے لئے اپنے سٹور کی نمائش کی۔ خواتین مجلس نے اس میں دلچسپی لی۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد خواتین خاموشی کے ساتھ اپنی اپنی نشستوں پر متمکن ہو گئیں اور دوسرے اجلاس کی تیاری جوش و سرگرمی سے شروع ہو گئی۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترمہ فہمیدہ بیگم بیگم صاحبہ خانصاحب شیخ عبدالمجید صاحب ای اے سی ٹھیک دو بجے منعقد ہوا۔ محترمہ موصوفہ تشریف فرما ہوئیں طالبات نے نعرہ ہائے تکبیر سے خیر مقدم کیا۔

محترمہ مکرمہ جناب حمیرا خانم صاحبہ زینۃ المدارس نے شاندار الفاظ میں صدر صاحبہ کا تعارف کرایا۔ زاں بعد محترمہ مکرمہ حافظہ قاریہ سرور سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرسہ نے اپنے مخصوص انداز میں تلاوتِ قرآن کریم فرمائی جن کی قرأت میں قدرتی تاثیر اور جذبہ بھرا ہوا ہے۔ پنڈال میں دو تین ہزار خواتین کا مجمع تھا سب نے پورے ادب و احترام سے کلام الٰہی سنا۔ اور موصوفہ کی قابلِ صد رشک قرأت کی داد دی۔

پھر عزیزات اختر بیگم بشیرہ بیگم۔ نزہت آرا طالبات جماعت ششم نے یہ لکھا ہے

پھر شانِ مسلماں کو اے خالقِ اکبر دے
پھر تختِ سلیماں دے پھر بخت سکندر دے

دلکش آواز سے سنائی۔ ازاں بعد استقبالی کمیٹی کی ممبر لڑکیوں نے نہایت خوش الحانی سے استقبالیہ گایا اور سنہری فریم میں لگی ہوئی یہ نظم استقبالی محترمہ صدر صاحبہ کی خدمت میں پیش کی۔ جس کو انھوں نے خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ اسکے بعد محترمہ مکرمہ جناب صدر صاحبہ نے اپنا بصیرت افروز اور بلند پایہ خطبہ پڑھ کر سنایا جس کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ (جو اگلی اشاعت میں درج ہوگا۔ ادارہ) انھوں نے اپنے خطبے میں مدرسۃ البنات کی اہمیت اور مسلمانوں کی پستی و زوال کا ذکر کیا۔ موصوفہ محترمہ کا اندازِ بیان نہایت پاکیزہ تھا گویا منہ سے پھول جھڑتے تھے۔ مدرسہ کے ساتھ انھیں ہمیشہ سے والہانہ عشق و محبت رہی ہے اور وہ ہر وقت مدرسہ کی اعانت فرماتی رہی ہیں۔ خدا انھیں اپنی بہترین نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔

بعد ازاں عزیزات صابرہ سلطان۔ امیر النساء۔ برجلیں۔ حامدہ۔

فاطمہ شیریں طالبہ جماعت سوم نے ایک نظم جسکا مطلع ہے ؎

بیٹے رہیں یہ ضوفشاں مدرسۃ البنات ہے۔ بزم رونق بزم دو جہاں مدرسۃ البنات ہے

شیریں لہجے اور بلند آواز سے پڑھی۔

سامعات کے حکم پر اس عاجزہ نے اپنی وہی تقریر دوبارہ عرض کی جو پہلی نشست میں کی گئی تھی۔

اسکے بعد محترمہ قمر النساء بیگم متعلمہ جونیر سپیشل کلاس نے عورت پر تقریر کی انھوں نے اس بات پر مجمل روشنی ڈالی کہ عورت کی تعلیم و تربیت غور و پرداخت کیسی ہونی چاہئے۔ عورت کی تعلیم کے بغیر سلطنت قائم نہیں رہ سکتی۔

پھر محترمہ صفورہ بیگم اور امینہ بیگم طالبات جونیر سپیشل نے ایک نظم لیلائے حق خوش الحانی اور عمدہ طریقے سے ادا کی۔ جس کا پہلا شعر ہے ؎

کر دیا عباس نے واقف خدا کے نام سے ۔ کر دیا معمور دل کو درد کے پیغام سے

بعد ازاں عزیزات۔ اشرف۔ فہمیدہ۔ اقبال طالبات مدرسہ نے ایک نظم کیف آور آواز سے پڑھی جس کا مطلع ہے ؎

کچھ مقصد لیکر آتا ہے اس دنیا میں جو آتا ہے ۔ محروم عمل جو رہتا ہے وہ جیتے جی مر جاتا ہے

اسکے بعد محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ متعلمہ درجہ خصوصیہ اولی نے "مسئلہ ایمان" پر ایک بصیرت افروز تقریر کی جس میں انھوں نے ان امور پر روشنی ڈالی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبعوث ہونا۔ انکی تبلیغ اسلام۔ ایمان کے بغیر عمل کے کوئی وقعت نہیں۔ ایمان کے معنی۔ اسلام علم ہی سے اشرف المخلوقات ہوا ہے۔ حقیقی مومن کون ہوتا ہے۔ مومن وہ ہوتا ہے جو دنیا کی تمام ملاکتوں اور نامرادیوں سے بلدر ہوکر ایسے ارفع مقام پر پہنچ جائے جہاں غم و خوف کا گذر نہ ہو سکے وغیرہ وغیرہ۔

پھر عزیزہ برجلیس متعلمہ جماعت   نے نظم "صدائے عمل" تحت اللفظ اور اشاروں سے نہایت اچھے طریقے سے ادا کی۔ سب نے بیحد پسند کی۔

اسکے بعد عزیزہ مجیدہ بیگم۔ بشیرہ اختر طالبات جماعت ششم نے ایک نظم پڑھی جسکا عنوان تھا "کل اور آج" جس میں مسلمانوں کی گذشتہ عظمت اور موجودہ پستی کا نقشہ کھینچا ہوا تھا۔

پھر محترمہ زاہدہ شریف صاحبہ اور عزیزہ سکندرہ اور منیر نے ایک نظم وجد آفریں لے سے پڑھی جسکا مطلع ہے ؎

تو کل جہاں کا مالک تعریف تیری مولا ۔ کس منہ سے کر سکیں ہم مقدور کیا ہمارا

پھر محترمہ ارشد صاحبہ متعلمہ جماعت پنجم نے رسومات بد پر ایک تقریر کی۔ جس میں انھوں نے فرمایا کہ رسومات کی دو قسمیں ہیں۔ رسومات مذہبی۔ اور رسومات رواجی۔ رسومات مذہبی کسی تکلیف کا باعث نہیں۔ اور کسی پر ان کا بوجھ نہیں۔ مگر رسومات رواجی واجب ترک ہیں۔ رسومات قبیحہ رفتہ رفتہ لوگوں کی ایک فطری عادت بنجاتی ہے اور پھر اسکا ترک دشوار ہوجاتا ہے وغیرہ۔

اسکے بعد مدرسہ کی ایک چھوٹی سی طالبہ عزیزہ ارشاد نے جو جماعت سوم میں تعلیم پاتی ہے ایک تقریر بہ عنوان "میں مسلم ہوں" نہایت جوش اور بلند آواز سے کی۔ حاضرات مجلس نے بہت پسند کی اور اسکی ہمت اور حوصلے کی داد دی۔ عزیزہ کی تقریر کا لب لباب یہ تھا کہ ؎

جو خانہ ہستی میں ہے انسان کیلئے ہے ۔ آراستہ یہ گھر اسی مہماں کے لئے ہے

پھر محترمہ زہرہ بانو۔ صفورہ بیگم۔ عظمت آرا۔ امینہ بیگم طالبات ادیب عالم و جونیر سپیشل نے ایک نظم "مسلم سے خطاب" نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کا مطلع ہے ؎

اٹھ اے خاتون مشرق! تا بکے یہ ذوق زیبائی
کہاں تک مغربیت کی کرے گی زلف آرائی

زاں بعد عزیزہ حامدہ خانم طالبہ جماعت سوم نے ایک نظم "وطنی اور مذہب" تحت اللفظ نہایت معصومانہ انداز اور دلکش پیرایے میں ادا کی مطلع ہے ؎ سیرت سے غیر مسلم ۔ صورت سے غیر مومن

اسکے بعد محترمہ شہر بانو صاحبہ متعلمہ ادیب عالم نے ایک بلند پایہ

تقریر کی. جس کا عنوان تھا "عورت کی تعلیم" موصوفہ نے اس بات پر
مجمل روشنی ڈالی کہ لڑکیوں کی تعلیم بھی اسی پیمانے پر ہونی چاہئے جس
پر لڑکوں کی ہوتی ہے۔ کالج کی تعلیم کے نقائص —— لڑکیوں
کے عادات و اطوار —— اخلاق کی کمزوری۔ فضول خرچی۔ انھیں
باتوں سے تعلیم کا نام بدنام ہو رہا ہے۔ لڑکیوں کے لئے سادگی،
کفایت شعاری۔ مذہبی پابندی وغیرہ لازمی ہے۔ تعلیم کے ساتھ
تربیت کی ضرورت۔ مجمع عام میں موصوفہ کی یہ پہلی تقریر تھی۔ مگر
قابل قدر تھی۔

پھر محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ سابق متعلمہ مدرستہ البنات نے
ایک نظم مترنم آواز سے پڑھی جس کا مطلع ہے ؎

جو ہمت ہے تو بے پروائے ہر سود و زیاں ہوجا
جگا کر قوتِ خفتہ تو ممتاز جہاں ہوجا

اسکے بعد محترمہ صغرا بیگم متعلمہ جونیر سپشل نے "مذہبی تعلیم" پر تقریر کی
جس میں انھوں نے مذہب کی ضرورت اور اس کا مفید ہونا ثابت کیا
مذہب ایک قدرتی چیز ہے جس نے انسان کے ساتھ جنم لیا ہے۔ مذہب
کے معنی طریقہ، راستہ۔ مذہب خدا پر ایمان لانے کی ترغیب دیتا ہے۔

پھر محترمہ حشمت آرا، نزہت آرا اور زبیدہ بیگم طالبات جماعت ششم
نے ایک نظم ع "دھیرج سے سب کام کرو تم۔ ہندی بحر میں بہت
دلکش آواز سے سنائی۔

اسکے بعد محترمہ زہرہ بانو، عظمت آرا، صغرا بیگم، امینہ بیگم۔
طالبات جماعتہائے ادیب عالم و خصوصیہ اذنے نے ایک نظم دلفریب
آواز سے پڑھی۔ جس میں حاضرات کرام کا شکریہ ادا کیا۔ جو سفر کی صعوبتیں
برداشت کرکے اور اپنے تمام ضروری کام چھوڑ کر جلسے کو زینت بخش
رہی تھیں۔ نظم کا مطلع ہے ؎ میری اے محترم بہنو! جو اس جلسے کی زینت ہو۔
خدا کا فضل ہو تم پر خدا کی تم پہ رحمت ہو۔

پھر محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ متعلمہ جماعت پنجم نے ترنم ریز
آواز سے ایک نظم سنائی ع بیدار رہو بیدار رہو بیدار رہو مسلم۔

اسکے بعد نزہت آرا۔ مجیدہ بیگم۔ اختر سلطانہ طالبات جماعت
ششم نے آفتاب رسالت کے عنوان سے ایک نظم پڑھی جس کا مطلع ہے

؎ گراں جو مجھ پہ یہ ہنگامۂ زمانہ ہوا
جہاں سے باندھ کے رختِ سفر روانہ ہوا

بعد ازاں عزیزات اطہری خانم۔ ارشد سلطانہ۔ صفورہ بیگم طالبات
جماعت پنجم نے ایک نظم جس کا مطلع ہے ؎

تو قادر ہے ہر اک شے پہ جدھر چاہے ادھر کر دے
اگر چاہے زمین و آسماں زیر و زبر کر دے

دلفریب آواز سے کہی۔

ازاں بعد عزیزات اکبری خانم۔ محمودہ بیگم۔ آمنہ خاتون صاحبہ
نے ایک نعت جس کا مطلع ہے ؎

یہ مہر خدا سبحان اللہ یہ صبح سعادت کیا کہنا
یہ جلوۂ حق سبحان اللہ یہ نور ہدایت کیا کہنا

دلکش آواز سے سنائی۔

اسکے بعد عزیزات اختر سلطانہ۔ نزہت آرا۔ محمودہ بیگم نے
ایک عربی نظم بہت خوش الحانی سے کہی۔

پروگرام ابھی ایک تہائی باقی تھا۔ لیکن وقت کی تنگی کا خیال
کرتے ہوئے جلسہ کے اختتام کا اعلان قریبًا چھ بجے شام کرنا پڑا۔
مجمع عین سکوت اور امن کی حالت میں تھا۔ سب نے خاص دلچسپی سے
ہر ایک بات کو سنا۔ آخر میں محترمہ استانی آمنہ صاحبہ معلمہ مدرستہ البنات
نے حاضرات محترمات کا نہایت خلوص سے شکریہ ادا کیا +

شہ پارے

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی

چوہوں کی خودکشی: سکنڈنیویہ (یورپ) کے پہاڑوں سے قطبی پونڈ کے ٹنڈرا کے میدان تک دنیا کی عجیب ترین مخلوق لیمنگ چوہا پایا جاتا ہے۔ ان کی آنکھیں چمکدار اور دانت خوفناک۔ ناخن تیز۔ سر گول۔ کھال موٹی زرد ہوتی ہے۔ یہ جانور خودکشی کرتا رہتا ہے اور لاکھوں کی تعداد میں کرتا ہے۔ یہ بچے بہت دیتا ہے۔ ایک جوڑے کے سال بھر میں دس بچے ہو جاتے ہیں۔ اگر خودکشی سے ان کی تعداد کم نہ ہو جایا کرتی تو اس علاقہ میں نہ گھاس نظر آتی نہ کوئی پودا دکھائی دیتا۔ جب یہ جانور بہت زیادہ ہو جاتا ہے تو وہ بے چین ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ انھیں کسی دوسری جگہ ضرور چل پڑنا چاہئے۔ وہ بیشمار ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ ہفتوں تک یہ پانچ انچ لمبا جانور رات کے وقت ساحل سمندر کی طرف چلنے شروع ہوتا ہے۔ دن میں ایک ایک پتہ گھاس پات سب چٹ کر جاتا ہے اور برابر ایک قطار میں سمندر کی طرف کوچ جاری رہتا ہے۔ وہ تیرنا نہیں جانتے مگر راستہ میں دریا آتے ہی وہ اس میں غڑپ غڑپ گرتے چلے جاتے ہیں۔ ڈوب جاتے ہیں۔ تیرتی ہوئی لاشوں پر کوئی بیٹھا ہوا چوہا بچ کے دوسری طرف جا پہنچتا ہے۔ آخر بحر قطب شمالی یا بحیرہ بالٹک آ جاتا ہے اور وہاں وہ گر گر کے ختم ہو جاتے ہیں خیال ہے کہ یہ جانور کسی پہلے زمانے میں جبکہ اس سمندر کی جگہ خشک زمین تھی اسی طرح نقل مکان کیا کرتا تھا تاکہ نئی زمینوں میں گھاس پات سے مل سکے۔ سمندر آ جانیکے بعد بھی یہ نسلی عادت قائم رہی۔

بہت بڑا تارہ: بارہ تیرہ صدیاں ہوئیں کہ آسمان سے ایک ستارہ ٹوٹ کے اس زور سے اریزون (میکسیکو سے ملا ہوا ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا علاقہ) میں کون ینٹی میں گر کر زمین میں ۱۴سو فٹ گھس آیا۔ آجتک وہ اسی حالت میں قائم ہے دھماکہ اس زور سے ہوا کہ پہاڑ تک ہل گئے اور چاروں طرف نیلا شعلہ نظر آیا اور قیامت کی گرج سنائی دی۔ غار تین میل لمبا پیدا ہو گیا دو ارب دس کروڑ من مٹی اڑ کے گرد و نواح میں جا پڑی۔ لوگوں نے بعد میں اسکو توڑنا پھوڑنا چاہا کہ اس میں سے قیمتی دھاتیں نکلینگی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ یہ لوہے نکل پلاٹینم اور ہیروں سے بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ۴۴ کروڑ روپیہ کا مال بتایا جاتا ہے۔ اس کے وزن کا اندازہ ۲۸ لاکھ من لگایا گیا ہے۔

اژدہا اور چیونٹیاں: بمبئی کے پاس ایک اژدھے نے ایک تیندوا نگل لیا۔ رات بھر چیتے کے دھکنے کی ایک ہی جگہ سے لگاتار آوازیں گاؤں میں آتی رہیں صبح کو لوگ ادھر گئے تو دیکھا کہ ایک چیتا ایک اژدھے کے چنگل میں ہے اژدھے نے اسے پکڑ کر اسے دھڑ کی طرف سے نگلنا شروع کیا اور صبح کے وقت تک وہ کمر تک نگل چکا تھا۔ کشمکش میں چیتے نے زمین میں دو فٹ گہرا گڑھا کر دیا تھا۔ ۲۴ گھنٹے کی کشمکش کے بعد چیتا اژدھے کے پیٹ میں پہنچ گیا۔ چیتے کی سخت جانی ملاحظہ ہو کہ اژدھے کے جبڑے میں پھنس جانے کے باوجود ۲۴ گھنٹے جیتا رہا۔

گینیا افریقہ میں ایک اژدھے نے ایک جنگلی مینڈھے کو دھڑ کی طرف سے نگلنا شروع کیا۔ وہ اسے آدھا ہی نگل چکا تھا کہ ہزاروں لاکھوں چیونٹیاں اژدھے پر ٹوٹ پڑیں۔ لوٹ پوٹ ہوتے اور بل دیتے ہوئے سینکڑوں مرجاتیں تو اتنی ہی اور ان کی جگہ آجاتیں۔ صبح کو لوگوں نے دیکھا کہ چیونٹیاں غائب تھیں اور اژدھے اور مینڈھے کی ہڈیاں بچی تھیں اور گوشت کا نام بھی نہ رہا تھا۔

شہزادہ کا انتقام

ریاست میسور میں ہری منگلا ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک نیزہ کے پھل کی چوٹی والا ایک ستون پتھر کا بنا ہوا یادگار کے طور پر کھڑا ہے کہتے ہیں کہ یہ حضرت عیسےٰ سے تین ہزار برس پہلے قائم کیا گیا تھا اور ہندو پرانوں کے بڑے بادشاہ جنم جایا راجا نے بنایا تھا۔ اس وقت یہ گاؤں اسکی سلطنت کا زبردست پایہ تخت تھا۔ وہاں والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ ستون اس واقعہ کی یادگار ہے کہ وہاں کے راجہ کے بیٹے نے اپنے باپ کی موت کے بدلہ میں لاکھوں سانپ مروا دئے۔ بات یہ تھی کہ راجہ پریکشت شکار کھیلتا ہوا ایک عابد کے پاس سے گذرا۔ راجہ نے مذاق کے طور پر اسکے گلے میں ایک مرا ہوا سانپ ہار کے طور پر ڈالدیا۔ اس عابد نے ناخوش ہوکر اسے بددعا دی کہ وہ ایک ہفتہ میں ایک سانپ کے کاٹنے سے مرجائیگا۔ راجہ گھبرا کے اپنے محل میں واپس آیا محل ایک جزیرہ پر ایک گہری جھیل کے عین بیچ میں واقع تھا ہزاروں پہرہ دار چاروں طرف مقرر ہوگئے کہ کوئی سانپ محل میں نہ جا سکے ساتویں دن راجہ خوش تھا کہ عابد کی لعنت سے بچ نکلا۔ وہ جزیرہ کے کنارہ پر ٹہل رہا تھا کہ اسے ایک بڑا لیموں اس کی طرف بہتا ہوا نظر آیا جو زرد رنگ کا بہت خوشنما تھا۔ اس نے اسے اٹھا کے سونگھنے کے لئے ناک پر لگایا۔ فوراً ہی ایک نہایت باریک سانپ نے جو اسکے چھلکے میں چھپا ہوا تھا اسکے ڈنگ مارا اور وہ وہیں ڈھیر ہوگیا۔ جنم جایا راجہ اسکے بیٹے نے اسکا بدلہ اسطرح لیا کہ دنیا بھر کے سب سانپ مروا دئے اور انھیں آگ میں جلوا دیا۔ یہ سلسلہ سال تک جاری رہا۔ صرف ایک سانپ باقی رہا جسے راجہ نے ترس کھا کے چھوڑ دیا اور اسی کی بدولت آج دنیا میں سانپ باقی ہیں۔

عورتوں کی عمر

ایک کنبہ میں موٹے ہی موٹے کیوں ہوتے ہیں اور دوسرے میں سب کے سب دبلے کیوں۔ کوئی اس کا جواب نہیں دے سکا۔ خوراک یا علاج اس میں تبدیلی نہیں کر سکتے۔ بہر حال یہ ضرور اندازہ کیا گیا ہے کہ دبلی عورتیں موٹیوں کے مقابلہ میں زیادہ عمر پاتی ہیں ۲۴۴۱۲۱ عورتوں کے بیمہ کے محکمہ نے اندازہ کرکے یہ نتیجہ قائم کیا ہے کہ عورت جتنی موٹی ہوگی اتنی ہی جلدی مرجائیگی تیس برس نکل کے لمبی عورتیں درمیانی اور چھوٹے قد والیوں کے مقابلہ میں کم مرتی ہیں تیس سال سے نیچے عورتوں کو قدرتی وزن قائم رکھنے کا فکر رکھنا چاہئے تیس سال سے آگے زیادہ وزنی ہونے سے بچنا چاہیئے۔ زیادہ وزن ذیابیطس گٹھیا خون کا دباؤ شریانوں کی سختی پیدا کرنے کا باعث ہوسکتا ہے اور متعدی بیماریوں کے مقابلہ کی طاقت کم کرنا اور عمل جراحی کی صورتیں پیدا کرتا ہے۔

بھورے اور کالے

اگر ریل ۶۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے برابر کہیں رکے بغیر چلی جائے تو زمین سے سورج تک اسے پہنچنے میں ۱۷۵ سال لگینگے۔

ناروے میں اتنے گھوڑے نہیں جتنے رینڈیر ہیں۔ یہ ہرن کی قسم کا جانور برف پر بے پہیہ کی گاڑی کھینچتا ہے۔

ہندوستان میں ۲۰۰۰ سکاؤٹ لڑکے اور ۴ ہزار سکاؤٹ لڑکیاں ہیں۔

آدھ سیر شہد اکٹھا کرتی ہوئی شہد کی مکھیاں لاکھ میل کی مسافت طے کرتی ہیں

ایک پرندہ فری گیٹ نامی ایک ہفتہ تک برابر بے دم لئے اڑ سکتا ہے۔

انیسویں صدی کے آخری ۴۰ سالوں میں کیلی فورنیہ میں آٹھ سو زلزلے آئے۔

خاکستری رنگ کے گھوڑے اور رنگ کے گھوڑوں کے مقابلہ میں زیادہ عرصہ تک زندہ رہتے ہیں۔

پنجاب اسمبلی کا مختصر نویس ایک منٹ میں ۱۹۰ الفاظ لکھ سکتا ہے اور ۷۶ الفاظ ٹائپ کر سکتا ہے۔

انگلستان میں عورتوں کو بھی جنگ میں سپاہی کے طور پر شریک ہونیکے قابل بنانے کیلئے جنگی ورزش کرائی جارہی ہے۔ قدم کی لمبائی ۳۰ کی بجائے ۲۷ انچ...

سگھڑ سہیلی

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی

بالوں کی خشکی: بالوں میں بفہ زیادہ ہو تو ٹنکچر آف گرین سوپ کسی دوا فروش سے خرید کے چندیا میں ملیں اور گرم پانی سے دھو دھو کے آخر میں ٹھنڈے پانی سے دھو لیں۔ جنکے بال دھونے کے بعد بے رونق اور خشک معلوم دیں انھیں سمجھ لینا چاہئے کہ بالوں کو طاقت کی ضرورت ہے۔ انڈی کا تیل دو چمچے اور اسی قدر گلیسرین دو چھٹانک کی شیشی میں کافی الکحل کے ساتھ جو تیل کی کاٹ کر سکے ملا کے اسقدر ہلائیں کہ خوب گھل مل جائیں۔ بالوں کی جڑوں میں چند قطرے پوروں سے خوب جھسیں۔ گرمیوں میں گرد و غبار زیادہ جمتا ہے اور تیل بھی زیادہ بالوں میں ظاہر ہوتا ہے اس لئے گرمیوں میں بالوں کو جلد جلد سرسوں کی کھلی سے دھونا چاہیئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ لیکن لوگ سستی چیز سمجھ کر اسے حقیر سمجھتے ہیں۔ خشکی سے سر میں بفہ پیدا ہو جاتی ہے اور بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں جسکی وجہ سے گنج نمودار ہو جاتا ہے۔ جلد جسمیں سے بال اگتے ہیں خراب ہو جاتی ہے اسی لئے بال پرورش نہیں پاتے۔ باقاعدہ دھونے خشک کرنے تیل لگانے کنگھی کرنے سے یہ شکایت دور ہو سکتی ہے۔ سر میں انگلیوں سے مالش کرنا بہت مفید ہے۔ بعد میں یہ لوشن لگائیں انڈی کا تیل دو ڈرام۔ آئل آف روزمیری (Oil of rosemary) دس قطرے۔ سیلی سیلک ایسڈ (Salicylic acid) ایک ڈرام سرجیکل سپرٹ (Surgical Spirit) چھ اونس تک۔

جگر کی سختی: مرد و عورت دونو کو جگر کی سختی کی شکایت ہو سکتی ہے۔ گو مردوں میں زیادہ پائی جاتی ہے جگر سخت ہو کے اپنا کام چھوڑ دیتا ہے۔ خون کی قے ہونے لگتی ہے اور جلودھر ہو جاتا ہے۔ سختی آہستہ آہستہ بڑھتی ہے۔ اسکی علامت یہ ہے کہ بدہضمی کا زکام ہوتا ہے۔ صبح ہی متلی معلوم ہوتی ہے یا سچ مچ قے ہو جاتی ہے اور کھانسی کے ذریعہ بہت سا بلغم نکل جاتا ہے۔ ناشتہ نہیں کھایا جاتا۔ دوپہر کا کھانا البتہ کھایا جاتا ہے۔ پاخانہ پتلا اور بیقاعدہ آتا ہے۔ اس کا سبب آرام طلبی اور نشہ دار چیزوں کا زیادہ استعمال ہے ادھیڑ عمر میں یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ شروع میں ہی رک سکتی ہے بڑھ جانے پر لاعلاج ہو جاتی ہے۔ ہر چیز میں اعتدال مدنظر رکھا جائے۔ اور عادات سنواری جائیں اور یہ اصلاح مستقل ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ ایک دن پرہیز کیا اور پھر بدپرہیزی کر لی۔ اسطرح سے ایک دن متلی اور قے بند ہو جاتی ہے اور پھر آنے لگتی

ہے۔ معمولی ورزش کرنی چاہئے اور جگر کا بوجھ دور کرنے کے لئے ۵ سے ۶ گرین تک کیلومل (Calomel) استعمال کی جائے۔ قے دور کرنے کے لئے دن میں تین مرتبہ بسمتھ (bismuth) اور (bismuth subnitrate) چند روز تک استعمال کریں۔ علاج سے رکاوٹ ہو جاتی ہے مگر پہلی سی بات نہیں ہونے پاتی۔

روکے سنگھار: دنیا میں ہنسنے کے ساتھ رونا بھی لگا ہوا ہے۔ رونے کے بعد صورت اچھی نہیں رہتی۔ دیکھنے والے کو صاف پتہ چل جاتا ہے۔ دل بھی مرجھایا رہتا ہے اگر ایسی حالت میں سنگھار ہو جائے تو دل پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے کسی برتن میں شیر گرم پانی ڈالیں اور اس میں چند منٹ اپنا منہ ڈبوئیں ملائم روئی کے تین پھوئے بنائیں۔ وچ ہیزل (Witch hazel) یا ٹھنڈے پانی میں ایک دو چھینٹے او ڈی کولون (eau-de-Cologne) کے دے کے اس میں پھوئے ڈبوئیں۔ کسی ملائم تولیہ سے چہرہ تھپکی سے خشک کرلیں اور اس میں کوئی اچھی سی جلد کی کریم ملیں۔ ان پھویوں کو آنکھوں اور پیشانی پر رکھ کے کم از کم دس منٹ کے لئے لیٹ جائیں۔ اس موقع پر ضبط و اختیار کے کام میں لائے جانے کی سخت ضرورت ہے۔ کسی قسم کا کوئی فکر یا رنج پاس نہ پھٹکنے دیں۔ دماغ میں کوئی تکلیف دہ خیال گھومنے نہ پائے۔ چپ چاپ کورے دماغ کے ساتھ لیٹی رہیں۔ ذرا کسی قسم کا خیال آیا سنگھار عمل از سرِ نو کرنا پڑیگا۔ کیونکہ پریشان خیالات سے پھر آنسو آجائینگے اور چہرہ پر رونے کی کیفیت طاری ہو جائیگی۔ اٹھنے کے بعد کسی ملائم پونچھنے کے کاغذ سے کریم چہرہ پر سے چھڑا دیں۔ اور چہرہ پر ٹھنڈے پانی سے چھینٹے دیں اور آخر میں جلد کو طاقت کی دوا (skin tonic) لگائیں۔ برش یا کنگھی سے بالوں کو پیچھے کی طرف لے جائیں۔ اس وقت آپکو حیرت ہوگی کہ طبیعت میں کسقدر سکون آگیا ہے۔ ہونٹوں پر ویسلین یا آنکھ کا پوڈر ضرور لگائیں اور رنج سے پیلے پڑے ہوئے گالوں پر خفیف سا رُوژ (rouge) لگا دیں۔ اگر آپ کا دل کچھ اس قسم کا ہے کہ رونے کے بعد دل برابر بیٹھا بیٹھا معلوم ہوتا ہے تو لیموں ٹھنڈے پانی میں نچوڑ کے پینے کی کوشش کریں بشرطیکہ یہ طبیعت کے موافق ہو۔ چا موافق پڑتی ہو تو چا پینے میں بھی کوئی ہرج نہیں ہے۔ طبیعت کو شگفتہ کرنے کے لئے زیادہ تر ٹھنڈے شربت ہی کام میں آتے ہیں۔

سنگھاری ہدایت: جن عورتوں کو گھر کا کام خود کرنا پڑتا ہے ان کے ہاتھ ہزار جتن کرنے سے بھی دلکش نہیں رہتے۔ آجکل عورتیں دستانے چڑھا کے کام کرتی ہیں۔ کہ ہاتھ نہ بگڑیں۔ مگر کئی کام ایسے ہیں کہ دستانے اتارنے ضروری ہیں۔ آسان ترکیب ایسی حالت میں یہ ہے کہ دانہ دار مصری (انگریزی شکر) بادام روغن اور صابن کے چھلکے مساوی مقدار میں ہتھیلی میں رکھ کے دونو ہاتھ خوب ملیں۔ جب ہاتھ دھونے کا بعد میں موقع ہوگا وہ نرم اور سفید نکلینگے اور دن بھر کے کام کا ان پر ذرا بھی اثر نظر نہ آئیگا۔

چہرہ پر لال لال باریک رگیں بری معلوم ہوا کرتی ہیں۔ کوئی جلد کی کریم ہر رات کو چہرہ پر ہاتھ کی حرکت کا اوپر کیطرف رخ رکھ رکھ کے خوب ملیں۔ جلد صاف کرنے کے بعد دن میں کم از کم تین مرتبہ کوئی جلد تاننے والا لوشن (astringent lotion) ملا کریں۔ عیب جاتا رہیگا۔

چٹکلے: موتی میلے ہو جائیں تو ایک صاف ململ کے ٹکڑے پر نمک بچھا کے موتی رکھدیں اور اسے تھیلیہ بنا کے شیر گرم پانی سے نکالیں حتیٰ کہ نمک سب گھل کے نکل جائے۔ معمولی حرارت پر موتی خشک کرلیں۔

کوئی شیشی خراب ہو جائے اور برش اندر نہ جا سکے تو داغ کے حصہ تک

لیموں کا عرق پھر کے گھنٹہ بھر یا زیادہ پڑی رہنے دیں دھبے بہت صفائی سے دور ہو جائینگے۔

گرم پانی کی بوتلیں سینکتے وقت صرف چوتھائی بھریں۔ اس سے زیادہ بھرنا غلطی ہے۔ اتنے ہی سے وہ کافی گرم رہتی ہیں۔

جس پانی میں آلو ابالے جائیں اس میں انھیں ہرگز نہ پڑے رہنے دیں۔ وہ پانی کو کو جذب کرتے ہیں اور مزہ میں پانی کا مزہ دینے لگتے ہیں۔

تولیہ گرم پانی میں ڈبو کے منہ پر لگائیں۔ یا تولیہ محض گرم کرکے چہرہ پر لگائیں۔ چہرہ صاف ہو جائیگا۔ مسام بڑے بڑے ہو گئے ہیں اور کیل مہاسے چہرہ کو خراب کرتے ہیں تو مساموں کی کریم pore cream لگانے سے پہلے خالص وچ ہیزل لوشن witch hazel lotion پھاہے کے ذریعہ تھپکی سے لگائیں۔

کھلی جگہ میں آٹھ قدم چلتے ہوئے آہستہ آہستہ اندر کو سانس لیں۔ آٹھ اور قدم چلتے وقت سانس روکے رہیں۔ پھر آگے آٹھ قدم چل کے ہر قدم پر ایک چھوٹے اور یک لخت سانس سے ہوا نکالتے جائیں۔ سینہ چوڑا ہو جائیگا۔

سر میں کتاب اسطرح رکھ کے لڑکیوں کو چلائیں کہ وہ گرنے نہ پائے اس مشق سے چال میں دلکشی پیدا ہو جاتی ہے۔

رنگین ریشمی کپڑے پانی میں نہ بھیگے رہنے دیں بلکہ جسقدر جلد ممکن ہو دھو ڈالیں تاکہ رنگ نہ اڑے۔ نہ کٹے۔ ان میں سختی پیدا کرنے کے لئے ہر ڈیڑھ پاؤ پانی کے لئے صمغ عربی (گوند) کی ایک چمچہ آخری دھونے کے پانی میں ڈالیں۔

خشک اور کھردرے ناخن بار بار گرم روغن زیتون میں رکھنے سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

بزم مسلمہ

بزم مسلمہ کے سوالات کے جواب میں مندرجہ ذیل نسخے روانہ کرتا ہوں۔

(۱) بھائی سید مرتضیٰ صاحب نے بچھو کے زہر کا علاج دریافت فرمایا تھا (۱) مقام زہر پر ایک چٹکی کونین سلفٹ ڈالکر دو قطرہ پانی ڈالدیں۔ (۲) مقام زہر پر اگھاڑے کی جڑ گھسکر لگائیے۔

(۲) بہن صفیہ بیگم صاحبہ نے کدو دانہ کا علاج دریافت فرمایا تھا۔ کھٹے انار کی جڑ آدھ سیر مہیا کریں اور ڈھائی تین سیر پانی میں جوش دیکر چھانکر رکھیں۔ پہلے دن شام کو تین چار بجے نمکیا یا انڈی کے تیل کا مسہل لیں اور انکو کوئی غذا نہ کھائیں۔ صبح سے انار کی جڑ کا جوشاندہ تھوڑا تھوڑا پینا شروع کریں۔ یہانتک کہ تیار شدہ جوشاندہ ختم نہ ہو جائے۔ دن کو ایک بجے جب یہ جوشاندہ ختم ہو چکا ہوگا دس سے پندرہ بوند تک حسب موافق مزاج اسپرٹ کلوروفارم ایک اونس پانی میں ملا کر پئیں اور اسکے آدھ گھنٹہ کے بعد جو مسہل پہلے دن لیا گیا ہے یعنی نمک یا ارنڈی کے تیل کا مسہل لیں۔ انشاء اللہ تمام کدو دانہ خارج ہو جائینگے آزمودہ ہے۔ پہلے دن مسہل لینے کے بعد دوسرے دن کے مسہل کے بعد تک کوئی غذا نہ کھائیں۔ صرف انار کی جڑ کا جوشاندہ پیتے رہیں۔ یہ نسخہ Bombay Natural History Society کے جرنل میں بعد تجربہ شائع ہوا تھا۔ محمد عبد الصبور ناگپور

پچھلے رسالہ میں ایک بہن نے ہاتھوں اور چہرہ کے پھٹنے اور رنگت سیاہ ہو جانیکے کے متعلق کریم کا نسخہ دریافت کیا ہے۔ ہم نے خود کسی قسم کی قیمتی سے

قیمتی بازاری کریمیں استعمال کی ہیں کسی سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوا الٹا کپڑے بھی چکناہٹ سے خراب ہوجاتے ہیں اور بعض کے استعمال سے تو آنکھوں اور جلد کو نقصان پہنچا ہے۔ صرف ایک چیز ہمارے تجربہ میں مفید ثابت ہوئی ہے یہ ایک عرق ہے جو کہ حکیم صوفی کرم الٰہی صاحب سنہری تمغہ یافتہ چک رائب ضلع گجرات پنجاب کا تیار کردہ ہے۔ اسکے لگانے سے ہاتھ پاؤں خدا کے فضل سے سردی کے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ کپڑے خراب نہیں ہوتے۔ ایک بڑا بوتل دو روپے کو ملتی ہے۔ تہائی قیمت پیشگی بھیجنا لازمی ہے۔ ایک بوتل موسم سرما کیلئے کافی ہے۔ ہم نے پچھلے سال بھی استعمال کی تھی۔ اس سال بھی زیر استعمال ہے۔ بہت فائدے دینے والا خوشبودار عرق ہے اور بالکل بیضرر ہے اگر قلیل مقدار میں پانی میں ملا کر پی لیا جائے تو خون کو صفا کرتا ہے۔ بہن کلیمہ خاتون سب کریموں کو ترک کے اس کا استعمال کر دیکھیں۔ انشاء اللہ فائدہ دیگا۔ غ۔ ف۔ از واسو۔

گذشتہ رسالہ مسلمہ میں ایک بہن صاحبہ نے پیٹ کے کیڑوں کے متعلق لکھا ہے۔ ان کو بالکل تشویش نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ صرف تین دن اِلیلی جو کہ ایک بوٹی ہے اور آجکل گندم کے کھیت میں بہت ہوتی ہے صرف تین دن اچھی طرح سے گھوٹکر حسب ذائقہ نمک ڈالکر استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے تین دن میں آرام آجائیگا۔ بہت مجرب اور آزمودہ ہے۔

آپکی مخلص خریدار نمبر ۱۴۵۸۱ از گکھڑ۔

میری ایک عزیز سہیلی کے منہ میں ہر سال چھالے پڑ جاتے ہیں جس سے اسکو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ خوراک وغیرہ چھوٹ جاتی ہے۔ ڈاکٹری علاج کافی کیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کوئی بہن اس بیماری کی دوا لکھیں جس سے جلد صحت ہوجائے عمر بھر احسانمند رہوں گی۔ خریداری نمبر ۵۲۸۴

مجھے تیل صاف کرنے کا کوئی طریقہ درکار ہے جس سے سرسوں کے تیل کو صاف کیا جاسکے۔ اس کی رنگت سفیدی مائل ہوجائے اور چکناہٹ بھی کچھ کم ہوجائے۔ اگر کوئی بہن جانتی ہوں تو مہربانی کر کے مجھے بذریعہ مسلمہ اطلاع دیں ممنون ہونگی۔ بیگم محمد اقبال آشیانہ۔ میاں چنوں۔

میری ایک بہن کو عرصہ دس سال ہوئے لڑکی ہوئی تھی اسکے بعد کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ کوئی ظاہرا نقص معلوم نہیں ہوتا۔ کوئی بہن اسکے متعلق بذریعہ مسلمہ تحریر کریں ممنون ہونگی۔ خورشید بیگم خریداری نمبر ۵۰۲۹

تقریباً عرصہ دو سال سے دیکھ رہی ہوں کہ میری محترم خوشدامن صاحبہ کے پیٹ میں ہر وقت تکلیف رہتی ہے اور بدہضمی کی شکایت ہے یہاں تک کہ کھانا سیر ہو کر نہیں کھا سکتیں۔ بعض اوقات تو کئی کئی یوم کھانا کھائے گذر جاتے ہیں۔ ہر قسم کا علاج کروایا گیا ہے۔ لیکن کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ اب مرض مستقل صورت اختیار کر رہا ہے۔ اس لئے میں ناظرات مسلمہ سے درخواست کرتی ہوں کہ کوئی بہن از راہ کرم کسی ایسے نسخے سے بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں جس کے استعمال سے یہ موذی مرض دور ہو کر محترمہ کو آرام نصیب ہو ممنون ہونگی۔ مگر اس امر کا خیال رہے کہ نسخہ آزمودہ ہو۔ بجائے فائدہ کے نقصان نہ ہوجائے کیونکہ محترمہ دوا وغیرہ کے استعمال میں خود بھی بہت محتاط ہیں۔

(الف۔ بی اہلیہ پی۔ اے حسن الور)

ہائے کس دل سے اور کس قلم سے لکھوں کہ ہمارے پیارے والد صاحب بلیک واٹر بخار سے صرف چار دن بیمار رہ کر ۲۰ اکتوبر ۳۶ء کو بروز اتوار صبح ساڑھے چار بجے ہم چھ بہنوں کو ہمیشہ کے لئے اپنے سایہ سے محروم کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون موت کے بعد آپکے چہرہ پر مسکراہٹ اور اسلامی تمکنت نمایاں تھی۔ محترم بہن بھائیوں سے استدعا ہے کہ کوئی اچھا سا تاریخی قطعہ وفات لکھ کر مجھے ممنون ہونے کا موقعہ دیں اور اگر ہوسکے تو کم از کم ایک ایک پارہ ہر ایک بہن پڑھ کر بخشیں اور آپ کی اسلامی خدمات کی وجہ سے اب جو کوئی سنتا ہے بہت افسوس کرتا ہے۔ آہ مرحوم کی بیوقت موت کا جگر گداز صدمہ ہمارے تمام خاندان کے لئے نا قابل برداشت ہے۔ افسوس ان کی زندگی نے کچھ دفا نہ کی صرف ۴۳ سال کی عمر میں یہ مخلص و ہمدرد ہستی دنیا سے روپوش ہوگئی آہ سے کتنی مشکل زندگی ہے کسقدر آساں ہے موت ۔ طبیعت سخت پریشان ہے اچھا وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ مسلمہ بہنیں دعا فرمائیں کہ ہمارے مرحوم والد صاحب کو خداوند کریم مغفرت فرمائے۔ پانچ روپے کی حقیر رقم ارسال ہے کسی کار خیر میں صرف کیجئے۔ راقمہ غمزدہ سکینہ بی بی دختر حاجی مظفر محمد مرحوم پوسٹ باکس ۱۷۰ ایسٹ افریقہ

میں نہایت قلق اور خون کے آنسوؤں کے ساتھ یہ اطلاع دیتی ہوں کہ میرے والد محترم میر خورشید علی صاحب ریٹائرڈ پوسٹماسٹر اور عرصہ چھ ماہ کی طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۳۶ء کو بوقت ۱۰ بجے شب بروز منگل ۲۲ر رمضان المبارک رہروئے عالم جاودانی ہوئے۔ اور ہم سب کو غم و اندوہ میں چھوڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی زبان پر آخری وقت تک کلمہ مبارک رہا۔ نزع کے وقت قبلہ چچا شمشاد علی و رشید علی و برادر فیاض علی ماموں بشیر الدین اور دیگر رشتہ داران موجود تھے۔ سب کو نیک و مفید ہدایات کی گئیں۔ مسلمہ پڑھنے والی محترمہ بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ قبلہ مرحوم کی روح کو فردوس بریں میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (راقمہ الیف۔ بی۔ انور)

دلی مسرت کے ساتھ اطلاع دیتی ہوں کہ ۲ر نومبر ۱۹۳۶ء بروز بدھ مطابق ۹ رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ بوقت صبح سات بجے جناب والا شان نواب صاحب دوجانہ کے یہاں ولی عہد پیدا ہوئے ہیں۔ اس خوشی میں والدہ نواب صاحب یعنی بیگم صاحبہ نے مبلغ ۳۰ روپے مسلمہ کے لئے مرحمت فرمائے جو بنام مہتمم صاحب بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دئے گئے ہیں۔ تعمیر مدرسہ یا جس مد میں آپ مناسب جانیں خرچ کریں اور تمام مسلمہ بہنوں سے التجا ہے کہ وہ دعا کریں کہ خداوند کریم ولی عہد صاحب کو عمر خضر عطا فرمائے آمین۔ ان سے پہلے دو لڑکے نواب صاحب کے فوت ہو چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ اب اس فرزند ارجمند کو درازی عمر عطا فرمائے آمین۔

مسلمہ بہنوں کی آگاہی کیلئے اور فائدہ کیلئے مطلع کرتی ہوں کہ رہتک میں حکیم شمس الاسلام صاحب ایک سند یافتہ بہت تجربہ کار اور قابل حکیم ہیں اور ایسے مریضوں کو خدا نے انکے دست کرم سے شفا بخشی ہے جو اور جگہ سے ناامید ہو کر ان کے پاس آئے۔ لہٰذا جس مسلمہ بہن کو ان کے مشورہ اور امداد کی ضرورت ہو وہ پتہ ذیل پر بذریعہ خط ان سے علاج کے لئے بات چیت کر سکتی ہیں۔ ان کا پتہ یہ ہے۔ مقام رہتک محلہ بابرا حکیم شمس الاسلام صاحب صدیقی رہتکی۔ فقط (والدہ محبوب احمد از ریاست دوجانہ)

میں انتہائی مسرت سے یہ خبر رقم کرتی ہوں کہ مورخہ ۱۳ر نومبر کو میرے پیارے ماموں جان عبدالرحیم کے ہاں جو ابھی تک اولاد نرینہ سے محروم تھے خدائے لم یزل نے اپنے فضل و کرم سے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ مسلمہ بہنوں سے عرض ہے کہ مسلمہ بہنیں اس نوزائیدہ بچے کیلئے کوئی اچھا سا نام تحریر کریں اور دعا کریں کہ عزیز کو حق تعالےٰ عمر خضر اور بخت سکندری عطا فرمائے اور اپنے والدین کے زیر سایہ پھلے پھولے آمین ثم آمین۔ (ثریا خانم دختر شیخ محمد دین متعلمہ درجہ رابعہ مدرسۃ البنات جالندھر شہر)

اپنے عزیز بیٹے کی سالگرہ پر ایک روپیہ یتیم طالبات کے اخراجات کے لئے بھیج رہی ہوں اور استدعا ہے کہ اسکی درازیٔ عمر اور چھوٹے لڑکے کی میٹرک میں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ انشاء اللہ اسکی کامیابی پر مسلمہ کی مدد کی جائے گی۔

(والدہ عبدالسلام گنج گلی نمبر ۳ مغلپورہ)۔

ایک ضروری تصحیح:۔ ماہ نومبر کے رسالہ مسلمہ میں صفحہ نمبر ۹ پر ایصال ثواب کے عنوان سے ایک غلط عبارت شائع ہو گئی ہے اسکی بجائے حسب ذیل عبارت پڑھی جائے۔ شیخ محمد افضل تحصیلدار فیروزپور اور انکے برادران کی جانب سے مبلغ دس روپے کی رقم غریب طالبات مدرسہ کی امداد کیواسطے موصول ہوئی ہے یہ رقم انہوں نے اپنے مرحوم و مغفور والدین کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے بھیجی ہے۔

اللہ کی مدد کرنیوالے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گزشتہ مہینہ میں "مسلم" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ مدد کے مستحق ہو گئے:۔

نام	تعداد
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ میاں چنوں	۱
محترم جناب محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر پاکپٹن	۱
" پیر عبد الرشید صاحب قریشی گجرات	۲
" خان غلام محمد خانصاحب نیازی جالندھر	۱
محترمہ بیگم صاحبہ جناب جلال الدین صاحب ایکسائز انسپکٹر گوجرانوالہ	۱
محترم جناب عبد الوحید صاحب پٹیالہ	۳
محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱
محترم جناب عبد الجلیل صاحب ایبٹ آباد	۱
محترمہ حنیفہ صاحبہ نکہت دہلی	۱

اللہ کو قرض حسنہ

تعمیر فنڈ ماہ نومبر ۱۹۳۸ء

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ خورشید انور صاحب بذریعہ محترمہ عابدہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
فاضل چندہ فراہم کردہ طالبات مدرسۃ البنات جنکی فہرست نہیں ملی	۵/۱۴/-
بذریعہ محترمہ ہمراز خانم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۳۵/۱۰/-
محترمہ شبو بیگم بنت خیر الدین صاحب سکنہ کھرڑ کنگرہ ضلع جالندھر	-/۸/-
" ہمشیرہ احمد علی شاہ صاحبہ " دکوہہ " " "	-/۸/-
محترمہ بانو نور الدین صاحبہ عیندار " " "	-/۴/-
محترمہ رابعہ بانو نور الدین صاحبہ " " "	-/۴/-
محترمات عمری بی بی ۱ر جیند ۱ر رحمت بی بی ۲ر حشمت بی بی ۳ر اقبال بیگم ۲ر سکنہ دکوہہ	-/۱۰/-
[illegible]	-/۸/-
محترم امام الدین صاحب۔ ظہور الدین غلام نبی صاحبان ۲ر ۲ر نذیر احمد صاحب۔ محترمہ اہلیہ بادشاہ الدین صاحب کھرڑ کنگرہ	۱/۶/-
محترمات حلیمہ بی بی صاحبہ۔ بنت حکیم نور محمد صاحب "	-/۱۰/-
" نواب بیگم صاحبہ ملیاں۔ بنت سردار خاں صاحب کوٹلی گاندھاں والدہ فضل الٰہی صاحب پکا باغ	۱/-/-
محترم جناب شیخ سراج الدین صاحب اڈہ نکودر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب عبد الحق " سینئر سب جج جالندھر	۱/-/-
محترم جناب ادریس احمد صاحب وکیل جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر شیخ عبد العزیز صاحب " "	۱/-/-
محترم ملک امیر عالم صاحب ٹھیکیدار	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ نبی بخش صاحب چونگی	۲/-/-
" شیخ رحمت اللہ " ڈسٹرکٹ انسپکٹر جالندھر	۲/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ جناب حسام الدین صاحب صدر قانونگو پکا باغ جالندھر شہر	۱/-/-
" " " " نبی بخش " تھانیدار نزد اڈہ بستیات " "	۱/-/-
" " " کریم بخش " جالندھر چھاؤنی	۱/-/-
" معلمہ شاہجہان بیگم صاحبہ کھرل کنگڑہ	۱/-/-
" بیگم صاحبہ بابو جمال الدین صاحب "	۱/-/-
" استانی عائشہ بی بی صاحبہ "	۲/-/-
" بیگم صاحبہ بابو دوست علی صاحب "	۱/-/-
" " " ضیاء الحق صاحب عارب پکا باغ جالندھر شہر	۱/-/-
" " " میاں حمید علی مسکین سول لائن " "	۱/-/-
" بنت ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ سرجن " " "	۲/-/-
" عمدہ بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ زنانہ ڈی بی سکول ملسیاں	۱/-/-
محترم شیخ خورشید محمد صاحب محلہ پکا باغ	۱/-/-
محترمہ والدہ استانی ہمراز خانم صاحبہ موجپور	۵/-/-
" " افتخار خانم "	۲/-/-
بذریعہ شمیم خانم و اظہری خانم طالبات مدرسۃ البنات	۱۵/-/-
محترم حاجی مختار حسین صاحب گورنمنٹ آف انڈیا کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی	۵/-/-
" چوہدری محمد علی " " " " " "	۲/-/-
" مسٹر بشیر احمد " " " " " "	۱/-/-
" " عبدالرشید " قریشی " " " " "	۱/-/-
" " سید احمد " " " " " "	۱/-/-
" " محمد صابر " " " " " "	۱/-/-
" " قادر بخش " " " " " "	۱/-/-
" سید [illegible] حسین " " " " " "	۱/-/-
[illegible] صدیق " " " " " "	۱/۲/-

نام	رقم
محترم مسٹر محمود خان صاحب گورنمنٹ آف انڈیا کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی	۱/-/-
بذریعہ محترمہ ننھی بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲۴/۹/۳
محترم سید محمد شاہ صاحب محلہ شقاقاں جالندھر	۲/-/-
" غلام محمد " " پکا باغ "	۱/-/-
محترمہ اہلیہ حکیم سید مسعود شاہ صاحب	۱/-/-
محترم عنایت اللہ خان صاحب جالندھر چھاؤنی	۱/۸/-
محترمہ اہلیہ جناب انوار الحق صاحب ہیڈ کلرک	-/۴/-
" والدہ ظہور حیدر شاہ صاحب	-/۲/-
محترم جناب میاں حمید علی "	۱/-/-
محترمہ مسز کرنل جمال الدین سول سرجن جالندھر	۵/-/-
" بیگم صاحبہ جناب خانبہادر عبدالعزیز صاحب	۱/-/-
" " " شیخ کرم الہی صاحب تحصیلدار جگراؤں	۱/-/-
" " " غلام نبی " رستہ محلہ جالندھر	۱/-/-
" " " ننھے خاں " محلہ عالی "	-/۸/-
" " " غلام محمد " " "	-/۴/-
" " " نبی بخش " تھانیدار "	-/۴/-
جمع کردہ محترمہ برکت بی بی دھنڈو	-/۴/۶
محترم علی محمد صاحب "	[illegible]
فراہم شدہ مختلف افراد	[illegible]
محترم انور حسین صاحب	[illegible]
" سید فضل حسین " کامرس ڈیپارٹمنٹ سندھ	[illegible]
" شجاع الدین خاں "	[illegible]
" عبدالحمید "	[illegible]
" اے ایم رشید "	[illegible]

محترم ضیاء الدین صاحب	۱/-/-
〃 افتخار احمد 〃	۱/-/-
〃 شیخ عبدالعزیز صاحب محلہ بھاٹراں شیرانوالہ گیٹ پٹیالہ بذریعہ جناب عبدالواحد صاحب سٹینوگرافر	۱/-/-
بذریعہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱۹/۲/-
محترم شاہ الدین صاحب پوٹیہ محلہ پوٹیاں جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ بابو رحمت اللہ صاحب شمس منزل 〃 〃	۱/-/-
محلہ پکا باغ دروازہ سیداں اسلم منزل 〃 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ بابو عبدالرحمن صاحب اوورسیر محلہ پکا باغ 〃 〃	۱/-/-
〃 〃 〃 ہدایت شاہ 〃 محلہ چہار باغ 〃 〃	۱/-/-
〃 〃 〃 غلام نبی 〃 محلہ کھودیاں 〃 〃	-/۸/-
〃 〃 〃 غلام قادر 〃 آڑھتیا 〃 〃 〃	۱/-/-
〃 〃 〃 محمد بخش 〃 زمیندار محلہ پکا باغ 〃 〃	-/۸/-
〃 〃 〃 غلام محمد 〃 ناظر چوک قادے شاہ 〃 〃	۱/-/-
〃 〃 〃 غلام نبی 〃 آڑھتیہ محلہ پوٹیاں 〃 〃	۱/-/-
〃 〃 〃 ڈاکٹر عبدالغنی 〃 میکلوڈ گنج روڈ سول ہسپتال ریاست بہاولپور	۱/-/-
〃 〃 〃 عبدالحق 〃 مرحوم محلہ کوٹ پکشیاں جالندھر شہر	۱/-/-
〃 〃 〃 خان مظفر علی خاں 〃 محلہ کھوراں والا 〃 〃	۱/-/-
〃 〃 〃 عبدالحبیب 〃 آڑھتیہ محلہ سید کبیر مسجد مولوی علی محمد صاحب 〃 〃	۱/-/-
〃 〃 〃 عبدالحق 〃 پاڈیہ محلہ پوٹیاں گوجرانوالا بیڑہ 〃 〃	-/۸/-
〃 〃 〃 نتھو 〃 محلہ رستہ 〃 〃	-/۸/-
〃 خورشید بیگم صاحبہ بنت نیاز محمد سابقہ متعلمہ مدرسۃ البنات 〃 〃	۱/-/-
[illegible] بیگم [illegible] صاحب [illegible] محلہ پوٹیاں 〃 〃	[illegible]

محترمہ بیگم صاحبہ نور احمد صاحب محلہ گوجرانوالا جالندھر شہر	-/۸/-
〃 〃 〃 محمد یٰسین 〃 منٹے مارننگ لاہور	۲/-/-
〃 〃 〃 احمد خاں 〃 سب پوسٹ ماسٹر رام گلی 〃	-/۴/-
〃 〃 〃 محمد حسن 〃 میانی	-/۴/-
〃 〃 〃 شمس الدین 〃 زمیندار جالندھر شہر	-/۴/-
محترم جناب نبی بخش صاحب صدر قانونگو مظفر گڈھ	۵/-/-
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
میزان	۱۱۰/۱۱/۳

عطیات ماہ نومبر ۱۹۳۸ء

محترمہ راحت زمانی صاحبہ سابقہ متعلمہ مدرسۃ البنات بنت بابو محمد فاضل صاحب سب پوسٹ ماسٹر رسول	۲/۶/۹
محترمہ شہزادی بیگم مبارک علی صاحبہ پی ڈبلیو آئی اسٹیشن چھیالہ افریقہ	۹/۴/-
محترم بابو غلام محمد صاحب ہیڈ سگنیلر پوسٹ آفس جالندھر چھاؤنی	۳/-/-
〃 جناب عبدالکریم 〃 آئی ایس ای ایگزیکٹو انجینئر سنٹرل ڈویژن ملتان	۵/-/-
〃 شیخ فضل کریم 〃 جالندھر شہر بتقریب سعید شادی دختر خود	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب شیخ شفقت رحمان صاحب لاہور	۵/-/-
〃 والدہ جناب خان عبدالحق خاں صاحب بغرض ایصال ثواب مرحومہ دختر خود	۲/-/-
محترم میاں رفیع صاحب قریشی محلہ کھولارائے جالندھر (قیمت کھال عقیقہ)	-/۱۲/-
〃 سعید احمد 〃 مستری بیک پمپ اسٹیشن ڈاکخانہ خواجہ ضلع سرگودھا	۲/-/-
〃 شیخ محمد غریب 〃 تحصیلدار فیروزپور منجانب برادران خورد برائے ایصال ثواب والدین	۱۰/-/-
〃 بیگم صاحبہ جناب محمد یعقوب صاحب بیل پٹ بلوچستان	۲/-/-
〃 زبیدہ بیگم صاحبہ بنت سردار محمد صاحب متعلمہ مدرسۃ البنات	[illegible]

نام	رقم
محترمہ علیا حضرت نذر بیگم صاحبہ والئی ریاست دوجانہ ضلع رہتک	۲۰/-/-
محترم خانصاحب حاجی الیف شہاب الدین صاحب آنری کنٹریکٹر مہو	۱۰/-/-
حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ والئی ریاست مانگرول	۱۰/-/-
خریدار مسلم نمبر ۵۵	۱/-/-
محترمہ ع ق بیگم صاحبہ بنت بالو خلیل الدین صاحب اے پی سی ای آئی ریلوے شاہجہان پور	۲/-/-
″ محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبد الرحیم صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ریلوے سٹورز اکونٹس لاہور	۵/-/-
″ ″ ″ جناب عبد الحمید خاں ″ رشید بلڈنگ گلی نمبر ۱۴ شملہ	۵/-/-
محترم صاحبزادہ محمد ازہر شاہ ″ قیصر شاہ منزل دیوبند	۵/-/-
محترمہ والدہ اقبال صاحبہ معرفت جناب محمد اصغر صاحب قریشی ۶۷ میکلوڈ روڈ لاہور	۵/-/-
″ سکینہ بی بی صاحبہ دختر حاجی مظفر محمد مرحوم پوسٹماسٹر دوئی کینیا کالونی	۵/-/-
محترم خان محمد حیات خانصاحب ایکسائز انسپکٹر میہر ضلع دادو سندھ	۲۵/-/-
نامعلوم الاسم کراچی صدر	-/۸/-
محترم مرحوم حاجی سلیمان جمعہ نور کھتری چیرٹی بلال منزل نمبر ۳۵ عبد الرحمن سٹریٹ بمبئی	۱۵/-/-
میزان	۲۱۰/۸/۹

زکوٰۃ فنڈ ماہ نومبر ۱۹۳۸ء

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ جناب ایم اے ہاشم صاحب محلہ برج کالکا گوجرانوالہ	۲/۱۲/-
محترم جناب سید حامد علی صاحب دی وائسرائے ہاؤس نئی دہلی	۳/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب ملک عبد القیوم صاحب متصل باغ سرداراں شہر راولپنڈی	۴/-/-
محترم جناب ڈاکٹر سلطان محمد خانصاحب ایل وی پی وٹرنری اسسٹنٹ سرجن ڈیری کیٹل بریڈنگ سکیم داجل ضلع ڈیرہ غازیخاں	۱/-/-

نام	رقم
محترم شیخ منظور علی صاحب ایس۔ڈی او گوہر گنج بھوپال	۱۰/-/-
″ ″ محمد اسمعیل ″ اکونٹنٹ خورڈ واہ ڈویژن بہاولنگر	۵/-/-
″ ″ محمد الدین ″ ریٹائرڈ تحصیلدار بلوچستان حال فاروق گنج بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور	۶/-/-
″ جناب فضل کریم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت پالم پور	۵/-/-
″ ″ قاضی محمد ہاشم صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنرز آفس رہتک	۵/-/-
″ ″ اللہ دتا صاحب مرزا اکونٹنٹ ایم ای ایس چک لالہ اینڈ جہلم راولپنڈی	۵/-/-
″ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب خطیب مسجد پلٹن نمبر ۲/۱ راولپنڈی	۱/-/-
″ ″ محمد ظفر ″ ویدر آفس پونہ	۱۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ نصیر احمد صاحب اسسٹنٹ منیجر امپیریل ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ آئزٹ نگر بریلی	۱۰/-/-
میزان	۷۹/۱۲/-

وظائف فنڈ ماہ نومبر ۱۹۳۸ء

نام	رقم
محترمہ محمودہ آرا بیگم صاحبہ والدہ آشا آشیانہ نابھہ	۲/-/-
″ مس مریم یوسف علی ″ اسسٹنٹ انسپکٹرس آف سکولز میسور	۱۰/-/-
میزان	۱۲/-/-

بمد صدقات ماہ نومبر ۱۹۳۸ء

نام	رقم
صدقہ فطر بر موقع عید الفطر	[illegible]
چند اصحاب کراچی صدر	[illegible]
سعیدہ۔ چوہدری محمد علی صاحب۔ شفیق احمد۔ نسیمہ۔ بادشاہ بیگم۔ شمیم۔ محمودہ۔ خورشید۔	[illegible]

رقیہ و اشرف ـ نزہت ـ مولوی محمد امین صاحب ڈاکٹر محمد رشید صاحب عباسی ـ امتیاز ـ گوہر سلطان حرمت ـ امتیاز سلطانہ اختصار سلطانہ	۳/۱/۸	سید محمد شفیع ـ خانبہادر عبدالمجید خانصاحب ـ ماسٹر غلام نبی صاحب ـ اختر عظمت ـ خانبہادر مولوی فتح الدین صاحب ـ والدہ رضیہ سلطانہ ـ طالبہ جماعت دوم	۹/-/۹
		میزان	۴۲/۹/۴

چندہ فراہم کردہ بتقریب جلسہ زنانہ سالانہ منعقدہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۸ء

محترمہ عزیزہ خاتون صاحبہ	۲/-/-	محترمہ والدہ مہدی علی صاحبہ بستی دانشمنداں	۱/-/-
" بیگم خانصاحب اقبال الدین	۵/-/-	" بیگم ڈپٹی عصمت اللہ صاحبہ	۱۵/-/-
" " خانبہادر عبدالمجید خانصاحب بستی باباخیل	۱۰/-/-	" " خان عبدالخالق "	۱/-/-
" والدہ ضیاء اللہ خاں صاحب سب جج بستی دانشمنداں	۲/-/-	" حمیدہ فتح الدین "	۵/-/-
محترم مولوی بدر الدین " از گڑھا	۵/-/-	" بیگم غلام محی الدین "	۱/-/-
محترمہ والدہ عبدالسلام صاحبہ	۷/-/-	" " شجاع الدین "	۱/-/-
" بیگم غلام غوث "	۲۰/-/-	" بنت شجاع الدین "	۱/-/-
" " حافظ عبدالقادر "	۲/-/-	" بیگم صدیق خاں "	۱/-/-
" " بدر الدین "	۱/-/-	" " ممتاز حسین "	۱/-/-
" سعیدہ "	-/۲/-	" والدہ احسان الحق "	۲/-/-
" انوری و شمیم "	۱/-/-	" نسیم "	۱/-/-
" صاحب سلطانہ "	-/۱/-	" زاہدہ شریف "	۱/-/-
" فاطمہ بیگم "	-/۱/-	" بیگم ماسٹر نور حسین " گوجرانوالہ	۱۵/-/-
" بیگم بشیر احمد "	۲/-/-	" " شیخ سردار علی " رئیس بستی شیخ	۱۰/-/-
" رشیدہ "	-/۲/-	" " ہدایت شاہ "	-/۸/-
" حشمت بی بی "	-/۴/-	" زبیدہ خاتون "	۱/-/-
" رحمت بی بی "	۱/-/-	" بیگم خانصاحب شیخ عبدالمجید پی سی ایس صدر جلسہ	۱۰۰/-/-
" منیرہ بی بی "	-/۴/-	" " ڈاکٹر شرف الدین "	۱/-/-
" بیگم محمد عالم تھانیدار "	۱/-/-	" محمودہ صاحبہ	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم رحیم الٰہی صاحبہ	-/۸/-
" " گوہر " از ایران	-/-/۵
" " عبدالحق عباس " بانی مدرسہ	-/-/۴
" حمیرا خاتون " سر معلمہ مدرستہ البنات	-/-/۱۰
" زینت خاتون " ناظرہ دارالاقامہ	-/-/۱۰
" نسیمہ بادرچن والدہ عبدالرحمان	-/-/۲
" رفعیہ برلاس صاحبہ جالندھری	-/-/۱
نامعلوم	-/۲/-
" بیگم صاحبہ عبدالحمید اقبال صاحب بی اے ایل ایل بی جالندھر	-/-/۱۰
" کشور اقبال صاحبہ بنت عبدالحمید اقبال " " "	-/-/۱
" بیگم صاحبہ خان عبدالمجید خاں " بستی باباخیل	-/-/۱
" " " عبدالحق خاں " " "	-/۴/-
" " " گلزار محمد خاں " " دانشمنداں	-/-/۱
" " " کرنل جمال الدین " سول سرجن جالندھر	-/-/۱۰
" محمودہ آرا بیگم صاحبہ مسز سردار محمد معصوم خانصاحب مجسٹریٹ برنالہ مقیم نابھہ	-/-/۲۵
" بلقیس جہاں آرا بیگم صاحبہ مسز سردار محمد صدیق خانصاحب بیرسٹر سشن جج نابھہ	-/-/۲۵
" بیگم صاحبہ غلام محی الدین صاحب پولیس لائن جالندھر	-/-/۲
" لیڈی سر رحیم بخش صاحبہ صدر جلسہ	-/-/۲۵۰
" بیگم صاحبہ گلزار محمد بخش الٰہی چمڑے والے جالندھر	-/-/۵
" " " سلامت علی شاہ صاحب "	-/-/۱
" مائی مالن صاحبہ	-/-/۱
" حفیظ سہرا " متعلمہ ادیب عالم مدرستہ البنات	-/-/۱

نام	رقم
محترمہ مجیدہ خاتون عزیز متعلمہ مولوی کلاس مدرستہ البنات	-/-/۲
" مجیدہ خاتون چراغدین " " " "	-/-/۴
" انور خورشید صاحبہ متعلمہ " " "	-/-/۵
" بشیرہ بیگم " " کلاس ششم "	-/-/۱
" طوبےٰ خانم " " مولوی کلاس "	-/-/۱
" رشیدہ بیگم " " درجہ خصوصیہ "	-/-/۱
" سلیمہ بیگم " بنت خان حمید علی خانصاحب بستی شیخ	۳/-/-
" بیگم " خان وزیر الدین احمد خاں صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار بستی دانشمنداں	-/-/۱
" بیگم صاحبہ خان نوازش علی خانصاحب بستی شاہ قلی	-/-/۱
" استانی حشمت بیگم صاحبہ جالندھر	-/-/۱
معلوم الاسم	-/۱/-
" مسز خورشید صاحبہ پکا باغ "	-/-/-
" بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب "	-/-/-
" مسعودہ ملک عبدالرحمٰن " ایڈیٹر لاہور	-/۴/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ کلاس چہارم مدرستہ البنات	-/-/-
" مجیدہ بیگم " " "	-/-/-
" حیات بی بی " بستی دانشمنداں۔ گوہر جان صاحبہ بسم اللہ خانم صاحبہ	-/-/-
" استانی شاہجہان بیگم صاحبہ	-/-/-
" " عائشہ بی بی "	-/-/-
" مبارک خانم " جالندھر	-/-/-
" بیگم صاحبہ حافظ فضل محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ	-/-/-
محترمہ راضیہ مرضیہ صاحبہ متعلمہ ادیب فاضل	-/-/-
محترم شیخ عبداللطیف سوداگر چرم ریاست [illegible]	-/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ مرید احمد صاحب	-/-/۱
" " میاں چراغ دین "	-/-/۱
از خانہ صوفی صاحب محلہ مفتیاں	-/-/۶
محترمہ عظمت آرا بیگم صاحبہ	-/-/۱
" محمودہ بیگم "	-/-/۱
" وزیر بیگم "	-/-/۱
" مشتاق بیگم "	-/۲/-
" امت العزیز "	-/۲/-
" غلام فاطمہ " معلمہ زنانہ سکول کوٹ بادل خاں	-/-/۱
" سردار بیگم " نکودر	-/-/۱
" فاطمہ بیگم " بنت بابو سلیمان صاحب مرحوم نکودر	-/-/۱
" حشمت آرا بیگم "	-/-/۲
" زبیدہ خانم " مولوی کلاس مدرسۃ البنات	-/-/۱
" بلقیس خانم " مولوی سابقہ "	-/-/۵
" امیر بانو "	-/-/۱
" فاطمہ بیگم "	-/-/۱
" والدہ عبد الحبیب صاحبہ	-/۴/-
" بیگم صاحبہ مرزا محمد فاضل صاحب	-/-/۱۰
" " محمد امین الدین " گارڈ	-/-/۱
" " شیخ محمد شریف " وکیل	-/-/۴
" " ارشد "	-/-/۱
" " عبد الکریم "	-/-/۱
" بیگم " بنت ڈاکٹر [illegible] صاحب اسسٹنٹ سرجن نکودر	-/-/۵
" زبیدہ بیگم " " " " "	-/-/۱
محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر بدر الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نکودر	-/-/۱
" بیگم " ڈاکٹر " " "	-/-/۵
" مسرت جہاں "	-/-/۶
" حمیدہ بیگم " مولوی کلاس مدرسۃ البنات	-/-/۱
نامعلوم الاسم۔ نورجہاں صاحبہ۔ مریم بی بی صاحبہ	-/۱۲/-
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر رشید صاحب	-/-/۱۱
" " " شیخ بشیر احمد "	-/-/۵
" والدہ صاحبہ ملک محمد امین صاحب	-/-/۵
" سردار بیگم "۔ رشیدہ بیگم صاحبہ	-/۱۴/-
" بیگم صاحبہ شیخ غلام حسین صاحب	-/-/۹
" استانی شمس النساء "	-/-/۱
" " عزیز بیگم "	-/۴/-
" بیگم صاحبہ عبد اللہ صاحب	-/-/۱
" " " الطاف محی الدین "	-/-/۱
محترم ڈاکٹر اصغر ریاض خاں " جسوال جالندھر	-/-/۱
محترمہ مسز اظہار الحسن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس "	-/-/۴
" رضیہ سلطانہ۔ زینت۔ فضل بی بی۔ فضل بی بی۔ سائرہ۔ عائشہ	-/۱۰/-
" بیگم صاحبہ میرزا عبد الرحمان بیگ صاحب برلاس	-/-/۲
" استانی ہمراز صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	-/-/۲
" بیگم صاحبہ میرزا صمصام الدین خاں صاحب	-/-/۲
" " " صبیح الدین صاحب	-/-/۲
" " " مقصود "	-/۸/۱
" کلثوم بی بی "	-/-/۲
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر سید عبد الودود صاحب	-/-/۵

نام	رقم	نام	رقم
محترمہ امت الحفیظ صاحبہ مسز عبدالرحیم چیف کیمسٹ	۲۰/-/-	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ سابقہ متعلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
" بیگم صاحبہ نذیر احمد صاحب ہیڈ کلرک پوسٹ آفس	۵/-/-	" بی بی "	-/-/۳
" مبارک صاحبہ	-/۱/-	" حمیدہ "	-/۲/-
" بیگم " شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنرز آفس	۵/-/-	" شریفہ بی بی "	-/۱/-
" " " چوہدری محمد علی " ہیڈ اسسٹنٹ " "	۲/-/-	نامعلوم الاسم	-/۱/۶
" " " شیخ محمد غریب " تحصیلدار فیروز پور	۵/-/-	" فضل بی بی صاحبہ	-/۲/-
" " " خانبہادر شیخ رحیم بخش " ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر جالندھر	۱۰/-/-	" رحیم بی بی "	-/-/۶
" عفت آرا صاحبہ بنت " عبدالعزیز صاحب	۲/-/-	" زینب "	-/۱/-
" بیگم صاحبہ بابو غلام محمد صاحب ڈسٹرکٹ ناظر	۲/-/-	" حمیدہ بیگم "	۱/-/-
" مشتری "	-/۸/-	" والدہ " محمد شریف صاحب	۲/-/-
" نور بیگم " جماعت چہارم	۴/-/-	" عالم جان "	۱/-/-
" امام بی بی "	-/۴/-	" بیگم " شیخ عبدالحمید	۱/-/-
" عزیز بیگم "	-/-/۶	" رشیدہ "	۱/-/-
" ممتاز بیگم " قریشی بنت شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنرز آفس	۱/-/-	" سکینہ "	-/۲/-
" منور "	۱/-/-	" والدہ اختر "	-/۴/-
" ممتاز بیگم "	-/۴/-	" بیگم صاحبہ حسام الدین خانصاحب بستی دانشمنداں	۲/-/-
" بیگم " شیخ فرزند علی صاحب بستی شیخ	۵/-/-	" " " نفیس الدین خاں صاحب " "	۲/-/-
" " " چوہدری رحمت علی "	۱/-/-	" نسیم بیگم " جماعت ششم مدرسۃ البنات	۱/-/-
" مہتاب بی بی صاحبہ کلاس پنجم	-/۸/-	" رشیدہ "	۱/-/-
" سلے بیگم " " ششم	۵/-/-	" استانی سرور سلطان صاحبہ بستی دانشمنداں	۱/-/-
" رضیہ سلطانہ " بنت شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنرز آفس	۱/-/-	" نصرت جہاں صاحبہ	۱/-/-
محمد بشیر احمد الٰہی اختر حسین متعلم جماعت ادنےٰ	۱/-/-	" بیگم صاحبہ فضل الٰہی صاحب دہلی	[illegible]
محترمہ جین بی بی خادمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد اصغر صاحب قریشی	۱/-/-	" رحمت جان " جماعت چہارم مدرسۃ البنات	[illegible]
محترمہ سلطانہ صاحبہ کلاس ششم مدرسۃ البنات	۱/-/-	" نزہت " " ششم " "	[illegible]

نام	رقم
محترمہ استانی آمنہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
" بشو خانم " " " "	۲/-/-
" بیگم صاحبہ انور علی صاحب	۱/-/-
" " " علی اختر "	۱/-/-
" شوکت خانم صاحبہ	-/۴/-
" بیگم " مولوی جمال الدین صاحب	۵/-/-
" " " عبدالحق صاحب گجرات	۵/۸/-
" حمیدہ بیگم "	۱/-/-
" بیگم " محمد جان صاحب	-/۱/-
" قمر المنار " درجہ خصوصیہ اعلیٰ	۲/-/-
" بیگم " مرزا فیض اللہ بیگ صاحب	۱/-/-
" استانی سکینہ بی بی صاحبہ حامی لدھیانہ	۱/-/-
" مسعودہ صاحبہ جماعت چہارم مدرسۃ البنات	۲/-/-
" شمیم افزا " " ہشتم "	۲/-/-
" عائشہ بی بی " " چہارم "	-/۲/-
" عمدہ "	-/۴/-
" نور بی بی "	-/۴/-
" فضل بی بی "	-/۴/-
" غلام فاطمہ "	-/۲/-
" جیوی "	-/۸/-
" صغریٰ بیگم "	-/۱/-
" نصیب بی بی "	-/۱/-
" اقبال " جماعت چہارم مدرسۃ البنات	-/۱/-
" عشرت بیگم "	-/۴/-

نام	رقم
محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ جماعت چہارم مدرسۃ البنات	-/۲/-
" نسیم " " " سوم "	-/۲/-
محترمات حمیدہ۔ کلثوم۔ سعادت "	-/۳/-
محترمہ لیلیٰ زہرہ جماعت چہارم "	-/۴/-
" غلام فاطمہ صاحبہ	-/۴/-
" امینہ " جماعت چہارم "	-/۱/-
" محمودہ بیگم " جونیئر کلاس "	۱/-/-
" بشیرہ بیگم " جماعت چہارم "	۱/-/-
" نور الصبح " "	-/۲/-
" استانی ممتاز خانم صاحبہ ناظرہ دارالاقامہ "	۲/-/-
" رشیدہ اختر " جماعت چہارم "	-/۶/-
" کلثوم بیگم " " " "	-/۴/-
" کنیز فاطمہ " "	-/۴/-
" منیر فاطمہ " " ششم "	۱/-/-
" ثریا خانم " " چہارم "	۱/۸/-
" سکینہ بیگم " " سوم "	۱/-/-
میزان	۹۳/۸/۳

مواعید تقریب جلسہ سالانہ زنانہ

نام	رقم
محترمہ رقیہ صاحبہ	۵/-/-
" لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ	۵/-/-
" والدہ صاحبہ عبدالہادی خاں صاحب ڈلہی	۵/-/-
" دختر " سید سلطان احمد "	۱/-/-
" صغورہ بیگم " متعلمہ درجہ خصوصیہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمات ادیب۔ بلقیس۔ رجبیں صاحبات المصری "	۵/-/-

نام	رقم
محترمہ امینہ خانم صاحبہ معلمہ درجہ خصوصیہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
" خورشید بیگم " معلمہ "	۱/-/-
" ستارہ بیگم " معلمہ جماعت چہارم "	۱/-/-
" بیگم " ڈاکٹر محمد صدیق صاحب جالندھر	۵/-/-
" امینہ بیگم " بنت مشتاق محمد خاں " بستی دانشمنداں	۱/-/-
" رشیدہ بیگم " معلمہ برانچ مدرسۃ البنات	۱/-/-
" بیگم " شیخ محمد خورشید صاحب ڈپٹی کمشنر	۲/-/-
" " " عبدالحنیف صاحب	۱/-/-
" زینت النساء " بنت خان بہادر عبدالعزیز صاحب	۱/-/-
" خورشید بیگم " " محمد بخش صاحب معلمہ جماعت ششم مدرسۃ البنات	۵/-/-
" والدہ فہمیدہ سلطان صاحبہ	۲/-/-
" صغریٰ "	۵/-/-
" بیگم " شامی صاحب	۳/-/-
" محمودہ بیگم " جماعت پنجم مدرسۃ البنات	۱/-/-
" سلامت بیگم " " دوم "	۲/-/-
" محمودہ اختر " " چہارم "	-/۴/-
" زہرہ بیگم " " دوم "	-/۴/-
میزان کل	۵۵/۸/-

نورالدین بٹ جنرل سیکرٹری
انجمن مدرسۃ البنات

ترجمان القرآن

قرآن مجید کی عربی عبارت کو سمجھنے کے لئے اور اس کے ایک ایک لفظ کا مطلب یاد کرنے کے لئے یہ ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ یہانتک کہ چھوٹے چھوٹے بچوں میں اس کے ذریعے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو گئی ہے۔ ترتیب اس ترجمہ کی حسب ذیل ہے۔

سطر اول میں مجموعی آیت دوسری میں آیت کے الفاظ کو الگ الگ کر کے لکھا گیا ہے تیسری سطر میں ہر لفظ کے جدا جدا معنے۔ چوتھی سطر میں بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔ ہمارے بیان کرنیکی ضرورت نہیں اسکی خوبیاں مزید نظر کرنے سے خود عیاں ہو جائینگی

فی الحال اسکے پانچ پارے (پہلے چار اور تیسواں) شائع ہو چکے ہیں۔ آپ اپنا نام درج رجسٹر کرا دیجئے۔ تاکہ باقی پارے طبع ہوتے ہی پہلے آپ کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ ہدیہ فی پارہ ۸ر محصولڈاک بذمہ خریدار۔ پانچواں اور انتیسواں پارے زیر طبع ہیں۔ جلد چھپ جائینگے۔ انشاء اللہ

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَ اِذْ	قُلْنَا	لِ اَلْ مَلٰٓئِكَةِ	اُسْجُدُوْا	لِ اٰدَمَ
اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَ

فَ	سَجَدُوْا	اِلَّا	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَ
تو ان سب نے سجدہ کر دیا		چھوڑ کر	ابلیس کو	اس نے نہ مانا	اور

ان سب نے سجدہ کر دیا بجز ابلیس کے اس نے سر پھیر دیا اور

اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)

اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنَ	اَلْ كٰفِرِيْنَ	(۳۴)
اپنی بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

اپنی بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا (۳۴)

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	يَا اٰدَمُ	اُسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے آدم	بس	تو	اور

اور ہمنے کہا اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	كَ	اَلْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

(دونوں) اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھاؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۷ | جنوری سنہ ۱۹۴۰ء ذی الحج سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر

فہرست مضامین

چند گزارشیں

ایک تازہ قیامت:-

دسمبر ۱۹۳۹ء کی ۲۶ تاریخ ہے ملک ترکیہ میں اسقدر سردی پڑ رہی ہے کہ ہوا کی حرارت ناپنے والے آلوں میں حرارت کا درجہ صفر سے بھی تیس درجے کم ہے۔ اناطولیہ کے ضلع ارض انجان کے لوگ کمروں کو گرم کرکے سردی کی اس مرگ آفریں کیفیت کو رفع کرکے اپنی اپنی آرامگاہوں میں نیند کے مزے لے رہے ہیں۔ یکایک بھونچال کا ایک زبردست جھٹکا آتا ہے جیسے کسی نے جھنجھوڑ کے جگا دیا۔ سب آنکھیں کھل گئیں۔ لوگ ابھی آنکھیں مل رہے تھے کہ سینکڑوں من بوجھ ہر شخص پر آگرا۔ سب کے سب چھتوں اور دیواروں کے نیچے دب پڑے ہیں۔ ہزاروں جانیں آنکھ جھپکنے میں اس دنیا سے رخصت ہو چکی ہیں کچھ دم توڑ رہے ہیں۔ ہزاروں مدد کے لئے پکار رہے ہیں اور اپنی اپنی قوت کی انتہائی کوشش سے چیخ رہے ہیں۔ لیکن کون کسی کی مدد کرے جو کسی طرح بچ سکے وہ اپنی جان بچا کر باہر بھاگ نکلے۔ کسی کو کسی کی خبر نہ رہی۔ نفسی نفسی کا عالم ہے۔ ابھی جھٹکے پر جھٹکے آرہے ہیں۔ سینوں پر زیادہ سے زیادہ بوجھ پڑ رہا ہے۔ زمین متواتر زور زور سے ہل رہی ہے اور اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا کا منظر قیامت پیدا ہے۔

تباہی کی خبر ملنے پر ترکی حکومت کے ذمہ دار حکام صبح کو مدد کے لئے پہنچتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ تیس ہزار کے قریب جانیں تلف ہو چکی ہیں اور اس علاقے کے تین بڑے شہر سیواک، ارض انجان اور آمیا بالکل برباد ہو گئے ہیں۔ کوئی عمارت سلامت نہیں رہی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہزاروں زخمی ہو گئے اور ہزاروں خانماں برباد پھر رہے ہیں۔

پچھلی بڑی جنگ میں جس میں ترک بھی ایک فریق جنگ کی حیثیت سے شامل تھے۔ ترکوں کا جانی نقصان صرف ۹ ہزار ہوا تھا اور وہ سب بہادری کی موت مر کر اپنی اسلامی اور ملکی روایتوں کو تازہ کر گئے۔ لیکن یہ سوئے ہوئے بہادر صرف لمحوں میں تیس ہزار کے قریب فنا ہو گئے۔ واحسرتا!

ادھر خشکی پر یہ قیامت آئی ادھر ترکی سمندروں میں بے پناہ طوفان آگیا سینکڑوں کشتیاں اور بیسیوں جہاز سواروں سمیت پانی کی تہ میں جا پہنچے۔ لیکن یہ مصیبتیں یہیں ختم نہیں ہوئیں۔ چند دن کے بعد بارش اور آندھی کا ریلا آیا اور انقرہ دارالخلافہ ترکیہ سے کچھ فاصلے پر ۵۰۰ گھروں کا نہس نہس کر گیا۔ مکانات گر گئے۔ کھیتیاں اجڑ گئیں۔ راستے مدد کرنے والوں کے لئے رک گئے۔ سردی انتہائی حد تک آگئی۔ الغرض قیامت صغریٰ برپا ہے جس کی کیفیت کا اندازہ محال ہے۔

ہندوستان والے بہار اور کوئٹہ کے زلزلوں کی تباہیوں کے دردناک اثرات دیکھ چکے ہیں اس لئے وہ مصیبت سے زیادہ اس

ہولناکی کا تصور کر سکتے ہیں اور ان کو سب سے زیادہ اس کا احساس ہو سکتا ہے۔

حکومت ترکیہ اپنی پوری توجہ کے ساتھ امدادی مہم پر لگ گئی ہے۔ دنیا کے تمام ملکوں میں ہمدردی کے جذبات ابھر آئے ہیں اور سبھی فوری مدد پیش کرکے انسانیت کا احترام کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں بھی تمام طبقے اور تمام علاقے اپنی دلی دردمندی کا ثبوت پیغامات اور رقمیں بھیج بھیج کر رہے ہیں۔ سرکاری حکام سے لے کر عام ہندی تک ہر شخص متاثر ہے۔

یقین ہے کہ ہماری نرم دل بہنیں اس حادثے سے زیادہ متاثر ہوں گی۔ عورتوں اور بچوں کی یہ تباہی ان کے دلوں کو حلق تک لے آئے گی۔ اور وہ اپنی مصیبت زدہ مسلمان بہنوں اور تباہ حال بچوں کی مدد کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہونگی جو بہنیں نہ جانتی ہوں کہ روپیہ کس طرح بھیجا جائے وہ یہ رقم دفتر مسلم میں بھیج سکتی ہیں ان کے عطیات اور ان کے ناموں کی فہرست مسلم میں شائع ہوتی رہیگی اور دفتر وہ رقم "اناطولیہ کا زلزلہ فنڈ" قائم کرکے حکومت کے ذریعے ہمادر ترک بھائیوں کی حکومت کو پہنچا دے گا۔

اللہ تعالےٰ مرنے والوں کو اپنی رحمت کے سائے میں جگہ دے اور ان کے پسماندوں کو اپنی رحمانیت و ربوبیت کے دامن میں سلامت رکھے۔

مدرسۃ البنات

ماہ دسمبر میں

نوماہی امتحان:- چونکہ ماہ نومبر تقریباً سارے کا سارا تیاری جلسہ میں صرف ہوا تھا۔ لہذا طالبات و معلمات مدرسہ کے وقت معینہ پر امتحانوں کو شروع نہ کرسکیں بلکہ تھوڑی سی تاخیر کے بعد یعنی ۲۰ دسمبر کو امتحان شروع ہوکر یکم جنوری سے قبل ختم کر دئے گئے۔ مدرسۃ البنات میں کرسمس کی صرف ایک ہی تعطیل ہوا کرتی ہے۔ اس لئے یہ تاخیر باعث نقصان یا موجب زحمت نہیں ہوئی۔

مدرسۃ البنات میں ایک مہربان کی آمد:- ناظرات و ناظرین مسلم عالیجناب ڈاکٹر اے سعید صاحب کراچی کی ذات گرامی سے ناواقف نہیں ہوں گے کیونکہ آپ مدرسے کے دیرینہ کرمفرما ہیں جیسا کہ کئی دفعہ پیشتر بھی مشتہر ہو چکا ہے کہ موصوف مدرسہ کی جدید عمارت میں in-door Patients (بیماروں کے کمروں) کی تعمیر کے لئے ایک گرانقدر رقم عطا فرما چکے ہیں اور آئندہ بھی ان کی امداد کا سلسلہ جاری ہے۔ انشاء اللہ۔

۲۸ دسمبر کو اطلاع ملی کہ صاحب موصوف ۲۹ دسمبر کو کسی نجی کام کی بنا پر جالندھر تشریف لائے ہیں اور مدرسہ کے معائنہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اہل مدرسہ کے لئے اپنے محسن کی آمد کی خوشخبری کچھ کم مسرت کا موجب نہ تھی۔ امتحان شروع تھے لہذا ایک دن کے التوا کا اعلان کر دیا گیا اور جماعتوں کی باقاعدہ ترتیب عمل میں لائی گئی۔ ۲۹ کو ۱۲ بجے کے قریب صاحب موصوف مدرسہ میں تشریف فرما ہوئے۔ پھاٹک پر ننھی ننھی طالبات نے پرجوش نغموں سے اپنے معزز مہمان کا استقبال کیا۔ آپ پر اس وقت رقت کا عالم طاری تھا۔ دارالاقامہ کی تینوں عمارتوں اور پڑھائی کے کمروں کا معائنہ فرمانے کے بعد آپ مدرسہ کے دفتر تشریف لے گئے اور تھوڑا سا وقت وہاں ٹھہر کر مختلف طالبات سے عربی اردو نظمیں مکالمات اور تقریریں سنیں اور ہر ایک چیز سے حد درجہ متاثر ہوئے اور مدرسہ کی مستقل امداد کے لئے ۳ روپے ماہوار کا اعلان فرمایا۔ جزاہ اللہ نعم الجزاء۔

اسی روز مختلف اوقات میں اور بہت سے حضرات بھی مدرسہ میں بغرض معائنہ تشریف لائے جن میں سے خصوصیت سے قابل ذکر محترمہ بیگم صاحبہ مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی ہیں۔ آپ عزیزہ زبیدہ حافظہ مولویہ اور علامہ حسین میر کاشمیری کی دونو صاحبزادیوں کی معیت میں دو بجے کے قریب مدرسہ میں تشریف لائیں اور باقاعدگی کے ساتھ تمام جماعتوں کا ملاحظہ فرمایا اور دارالاقامہ کے تمام کمروں کا بھی معائنہ کیا۔ پھر کئی طالبات سے تلاوت قرآن اور نظم و تقاریر سنیں اور اپنی دلی پسندیدگی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ نیز دس روپے مدرسہ کی امداد کے لئے مرحمت فرمائے۔ اس کے بعد بھی مختلف ایام میں بہت سے حضرات نے مدرسہ میں قدم رنجہ فرمایا اور اس کی جلیل القدر خدمات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ خدا ذوالجلال مدرسہ اور بانی مدرسہ پر اپنی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کی بارش کرتا رہے اور ہمیشہ سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔

لیلیات کی صحت:- اس خشک اور شدید سرد موسم میں باوجود ہزاروں حفاظتی تدابیر کے لیلیات کی صحت متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی لہذا چند ایک طالبات پچھلے دنوں انفلوئنزا میں مبتلا رہیں۔ جگہ کی قلت کی وجہ سے متعدی بیماری کا اثر بہت جلد ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا لاکھ بار شکر ہے کہ بہت جلد سب کی سب صحتیاب ہو گئیں۔ خدائے بزرگ و برتر ہمیشہ اپنا فضل ان معصوم بچیوں کے شامل حال رکھے جو اپنے والدین اور اپنے گھروں سے جدا پردیس میں اسکی رضاجوئی اور طلب دین میں کوشاں ہیں اور وہ پوری صحت و توانائی اور زندگی کے ساتھ اپنے مجاہد والدین کی تمناؤں کو بارآور کرتی رہیں۔

اللہ تعالےٰ کا مزید احسان ہے کہ بانیٔ مدرسہ حضرت والد محترم کی صحت ان دنوں خاص طور سے اچھی رہی ہے فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ +

عطیات:- دختر چوہدری عبداللطیف صاحب سوداگر چرم جالندھر نے مبلغ عہ اور کچھ گوشت بمد خیرات عنایت کیا۔

ڈاکٹر اے سعید صاحب مدظلہ کراچی نے شیخ محمد یعقوب صاحب ایم اے کپورتھلہ بہادر نور نبی ڈپٹی کمشنر کی تقریب شادی پر ۱۲۵ روپے عنایت فرمائے۔ جزاہم اللہ

"عید یہ معطیہ مدرسۃ البنات"

حج اکبر

از محترمہ والدہ محبوب احمد صاحبہ ریاست دوجانہ

ہادیٔ برحق نے جہاں اور اخلاقی درس دیئے اور انسان کو قعرِ مذلت سے نکال کر ہر طرح سرفراز فرمایا۔ وہاں دلداری و دلجوئی کے لئے خاص طور پر ہدایت فرمائی۔ خود حضور سرورِ عالم دلجوئی کا اسقدر خیال رکھتے کہ مسلمان تو کجا کیسا کٹر کافر اور دشمن کیوں نہ ہو۔ ہر ایک کی دلجوئی و دلداری فرماتے یہی وجہ تھی کہ دشمن آخر پشیمان ہوتے اور اسلام میں داخل ہو جاتے تھے۔ آپکے اخلاق کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپؐ کہیں تشریف لے جا رہے تھے حضرت عمرؓ ہمراہ تھے۔ راستہ میں ایک اعرابی نے گردن اقدس میں چادر ڈال کر اتنا کھینچا کہ دم گھٹنے لگا آنکھیں باہر نکل آئیں حضرت عمرؓ نے جلدی سے چادر پکڑ کر پھندا نکالا اور چاہا کہ اس گستاخ کو سزا دیں۔ لیکن آپنے فوراً منع فرمایا۔ مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اسے معاف کردو۔ اللہ اکبر دشمن کی بھی اتنی پاسداری تھی۔ بجائے بدلہ کے معاف فرما کر اس کی دلداری فرمائی۔ اخلاقِ نبوی کے مطالعہ سے ایسے سینکڑوں واقعات نظر آتے ہیں۔ حضرت جویریہ جس وقت اسیرانِ جنگ میں گرفتار ہو کر آئیں۔ تو چونکہ آپ ایک سردار قوم کی لڑکی تھیں اور ان کی دلداری و دلجوئی اسی صورت میں ہو سکتی تھی کہ حضور سرورِ عالم شہنشاہِ کون و مکاں کی رفیقۂ حیات بنیں۔ چنانچہ حکم باری تعالےٰ نازل ہوا کہ اے پیارے رسولؐ ان کی خاطرداری کیلئے ان سے نکاح کر لو۔ چنانچہ آپ نے بی بی جویریہ سے نکاح فرمایا۔ اس نکاح کی وجہ سے ان کا باپ حارث بھی مسلمان ہو گیا۔ اور ان کی قوم کے سینکڑوں گرفتار رہا کر دیئے گئے اور اللہ اور اس کے رسولؐ نے بی بی جویریہ دلجوئی فرمائی۔ اسی طرح بی بی صفیہ زوجۂ رسول اللہ صلعم بھی قبیلہ بنو نضیر کے سردار کی بیٹی تھیں جنگ خیبر میں یہ گرفتار ہو کر آئیں۔ کیونکہ ان کے عزیز و اقربا بھی جنگ میں مارے گئے تھے ان کے متعلق بھی یہی حکم بارگاہ احدیت سے ملا کہ انھیں بھی اپنے حبالۂ عقد میں لے لو۔ ان کی دلجوئی اسی طرح ہو سکتی ہے۔ پس آپنے بی بی صفیہ سے نکاح فرمایا۔ اور ایک حدیث ہے کہ جس کسی نے کسی مسلمان کا دل دکھایا وہ مجھ سے نہیں اور جس نے کسی کی دلجوئی و دلداری کی اس کے لئے بڑے مراتب بیان فرمائے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ خانہ کعبہ کی مقدس دیوار سے پشتِ مبارک لگائے بیٹھے تھے۔ یکایک آپؐ کو کچھ خیال آیا۔ اور دیوار کعبہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ قسم ہے ربِ کعبہ کی اگر کوئی تجھے گرا دے تو مجھے اس قدر صدمہ نہ جتنا کہ ایک مسلمان کی دل آزاری سے ہوگا۔ اللہ اکبر آقا مولیٰ کی دلجوئی و دلداری کا کسقدر پاس تھا۔ وہ مقدس دیوار جس کے سامنے پانچ وقت تمام روئے زمین کے مسلمان سر خم کرتے ہیں۔ جسکی حرمت کی خود اللہ تعالےٰ قسم کھاتا ہے۔ جسکو ابراہیم و اسمٰعیل جیسے مقدس پیغمبر نے تعمیر کیا۔ جسکی زیارت کیلئے ہر سال تمام روئے زمین کے گوشہ گوشہ سے مسلمان اپنے گھربار عزیز و اقارب اولاد مال سب

چھوڑ کر عازم حجاز مقدس ہونا باعث صد افتخار و موجب نجات دارین
سمجھتے ہیں۔ اس مقدس دلوار کے لئے آپ فرماتے ہیں کہ اس گرانے
سے بھی اسقدر صدمہ نہ ہوگا۔ جتنا کہ کسی کی دل آزاری سے ہوگا۔
آپؐ نے اس پر بے حد تاکید فرمائی ہے اور آپؐ نے دل جوئی کو بڑی
اہمیت دی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ قوموں کے اتفاق و اتحاد
کی یہ روح رواں ہے۔ اور بقاء انسانی کے لئے سب سے ضروری
و مقدم شے اسلام کا بول بالا اسی نے کیا اور مٹھی بھر مسلمانوں
کا سکہ تمام عالم پر اسی دلجوئی نے ہی بٹھایا تھا۔ جب تک مسلمانوں
کو اس کا پاس اور خیال رہا مسلم قوم نے ایسی ترقی کی کہ دنیائے
کفر میں تہلکہ پڑگیا اور مسلمانوں کے نام سے بھی کفار لرزہ
براندام تھے اور دنیا کا بہت بڑا حصہ مسلمانوں کے زیر نگیں
ہوگیا۔ لیکن افسوس جہاں رفتہ رفتہ ہم میں سے اور خوبیاں
کم ہوتی چلی گئیں وہاں یہ صفت بھی عنقا ہوگئی۔ اب تو یہ حالت
ہے کہ دلجوئی کیسی۔ کسی کا دل دکھا کر ستا کر خوش ہوتے ہیں
دل آزاری تو مسلمانوں کا اب طغرائے امتیاز ہے کسی کا قول
ہے ؎

آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

آرام دونو جہاں کا ان دو لفظوں میں ہے۔ دوستوں
سے مہربانی کرو اور دشمنوں کی خاطر مدارات۔
حضور سرور عالم کے سامنے جب کہ معظمہ فتح ہو کر بڑے
بڑے امرائے قریش گرفتار ہو کر آئے تو آپ نے فرمایا کہ تم
جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرونگا۔ انھوں نے کہا
کہ ہم نے آپ کو سخت سے سخت ایذائیں پہنچائی ہیں ہم ہر سخت سے
بری سزا کے مستحق ہیں۔ یہ سنکر آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ نہیں جاؤ تم
سب آزاد ہو اور میرے بھائی ہو۔ یہ کہکر آپ نے سب کو رہا کردیا
اور بہت کچھ ان کے ساتھ سلوک اور احسان فرمایا اور ہر ایک
طرح سے دلداری کی۔ جس کی وجہ سے ہزاروں کفار مسلمان ہو
گئے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ صفت دور حاضرہ کے مسلمانوں میں
بھی ہے یا نہیں۔ ہم آقا و مولائی محمدؐ کی امت میں کہلاتے ہیں۔
آپ کے نام لیوا اور آپ کی محبت کے دعویدار ہیں۔ کیا آپ کے
اس مقدس فرمان کو ہم بجا لاتے ہیں یا نہیں۔ ہمارا تو یہ حال
ہے کہ اگر موقع ملے تو اپنے مسلمان بھائی اور مسلمہ بہن کی دل آزاری
اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کسی کے دل کو دکھا بے حد خوش ہوتے ہیں۔
اگر کسی نے جھوٹ موٹ کسی لگاوٹ سے کسی کی طرف سے ہمیں
یہ کہدیا ہے کہ فلاں شخص یا فلاں عورت تمھاری مخالف ہے تو
بس پھر کیا ایک آتش غیض و غضب دل میں ایسی مشتعل ہوتی
ہے کہ بجائے غور کرنے یا معاف کر دینے یا تحقیق کرنے کے ہم
دل میں یہ منصوبے باندھنا شروع کر دیتے ہیں کہ کونسی صورت پیدا
کی جائے جو اس سے بدلہ لیں۔ اور جب کوئی موقع مل جاتا ہے
تو ہر ممکن تکلیف وایذا پہنچاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر اپنے اختیار میں
ہو تو روزی تک بند کر دینے سے دریغ نہیں کرتے اور پھر فخر و
غرور سے فرماتے ہیں کہ دیکھا ہم نے کیسا بدلہ لیا اور پیس کر
رکھدیا۔ یہ ہے امت رسول کریمؐ کا حال۔ حالانکہ معاف کر دینا
اور کسی کی خاطر داری کرنا آپ نے حج اکبر کے برابر ثواب عظیم
فرمایا ہے۔ پس اے میرے مسلم بھائیو اور اے مسلمہ بہنو شارع
اسلام کی اس محبوب صفت کو اختیار کرو اور یاد رکھو کہ آپ نے
تاکید دلجوئی و دلداری کی فرمائی ہے۔ آپکی یہ محبوب ترین صفت

تھی۔ ہر سال اپنا ہزاروں روپیہ خرچ کرکے حج بیت اللہ شریف کرتے ہو سینکڑوں تکالیف سفر برداشت کرکے یہ سعادتِ دارین حاصل کرتے ہو اگر قسمت نے یاوری کی اور حج اکبر نصیب ہوگیا۔ تو پھر تو نورٌ علیٰ نور گویا بہت بڑی سعادت حاصل ہوگئی لیکن کیا یہ مقدس فریضہ ادا کرلینے کے بعد اس مقدس فرمانِ نبوی کو بھی یاد رکھتے ہو اور اس پر عمل کرتے ہو کہ کسی کا دل ہاتھ میں لینا حج اکبر سے بھی بڑی سعادت ہے۔ اگر ترقی کی خواہش ہے۔ اگر اتفاق و اتحاد قائم کرنا چاہتے ہو۔ اگر امن قائم کرنا منظور ہے تو مرد خصوصاً عورتوں کو دلجوئی و دلداری ایسی صفت اختیار کرنی چاہیئے۔ اگر اسے اختیار کرلیا تو پھر فتح و کامرانی تمھارے ساتھ ہے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یکدل خوشتر است

کسی کا دل ہاتھ میں لینا حج اکبر کے برابر ہے۔ کعبہ سے زیادہ محترم اور مقدس مسلمان کا دل ہے اور ہزار حج سے زیادہ بہتر ہے اور یہی ماحصل حج اکبر ہے۔

زیبائشِ خیال

از جناب زیب عثمانیہ لودھیانوی

خود کو دنیا میں جو راضی بہ رضا کہتے ہیں ✣ اپنی ہستی سے وہ اک بات سوا کہتے ہیں

بے ادب ہیں تری وحدت کا نہیں پاس انھیں ✣ تجھکو ہر چیز میں جو جلوہ نما کہتے ہیں

موت آتی ہے تو اک فرض ادا ہوتا ہے ✣ ان کو دھوکا ہے قضا کو جو قضا کہتے ہیں

پیرِ بیت خانہ ہوا ضعفِ عمل سے رسوا ✣ دیکھئے اہلِ عقیدت اسے کیا کہتے ہیں

دردِ دل گو تری اک گونہ مراعات سے ہے ✣ نکتہ چیں اسکو بھی اندازِ جفا کہتے ہیں

قیدِ موہوم ہے وہ اہلِ نظر کے نزدیک ✣ تیری محفل میں جسے رسم وفا کہتے ہیں

صورتیں ہیں یہ دو احساسِ دروں کی اے زیب
حشر میں جن کو سزا اور جزا کہتے ہیں

رسومات بد کا نتیجہ

از مولانا سید معظم علی صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند

اختر بی اے کا امتحان دیکر گھر آیا۔ ماں باپ اور چھوٹی بہن سے ملکر بہت خوش ہوا۔ اختر نے اگرچہ بڑی محنت سے تعلیم حاصل کی ہے اور امتحان کے پرچے بھی قابل اطمینان لکھے ہیں اور ایسے لکھے ہیں کہ ۹۹ فیصدی کامیابی کی امید ہے لیکن پھر بھی امتحان تو امتحان ہی ہے۔ دیکھئے رزلٹ آؤٹ ہونے پر کیا کچھ سامنے آیا ہے۔ اس لئے کچھ اداس اداس رہتا ہے محنت کرنے والے باپ نے بیٹے کے دل بہلاؤ کے لئے اور کچھ دور اندیشی کے خیال سے ضلع کے اعلیٰ حکام اور صوبہ کے اونچے عہدیداروں سے ملاقاتیں کرائیں۔ اختر جس جس سے ملا سبھی نے اختر کے اطوار و اخلاق کو پسندیدہ نظروں سے دیکھا۔

اختر کا باپ اگرچہ کوئی بہت بڑا عہدیدار نہیں ہے۔ تین ساڑھے تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہے مگر سیر چشم اور خوددار قسم کا آدمی ہے۔ تعلیم جدید کے ساتھ طرز قدیم کی صحبت میں رہا ہے۔ مذہبی جذبات رکھتا ہے اور اخلاق پاکیزہ پائے ہیں۔ جس سے ایک دفعہ ملاقات ہو جاتی ہے وہی اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ ملنسار اتنا بڑا ہے سرکاری اہلکاروں سے لیکر اعلیٰ عہدیداروں تک رسائی رکھتا ہے اور سب سے غرض مساویانہ ملتا ہے۔ غرضیکہ ایک نیکدل اور غریب پرور نواز انسان ہونے کی وجہ سے تمام ضلع میں ہر دلعزیز ہے۔ روزانہ دسترخوان پر پانچ سات مہمان رہتے ہیں۔ اور ان کی میزبانی کافی فیاضی سے کیجاتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کہ ایسا دریا دل انسان اتنا وسیع الاحباب اتنا ملنسار اور ایسا مہماں نواز اتنی سی تنخواہ میں کیا کچھ پس انداز کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ روزمرہ کے ایسے اچھے اخراجات کا پورا کرنا بھی اختر کے باپ کے حسن نیت اور اس کی رفیقہ حیات کی خوش انتظامی ہی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

دن کے آٹھ بجے ہیں۔ اختر کا باپ کچہری جانیکی تیاری پر ہے کہ لائق بیٹے نے سامنے آکر سلام کیا۔ ہاتھ میں گزٹ ہے۔ خوشی سے چہرہ دمک رہا ہے۔ مسرت بھرے لہجہ سے عرض کیا۔ آپکا اختر فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہو گیا۔ باپ نے خوشی و مسرت سے بیٹے کو گلے سے لگا لیا۔ دوست احباب کا جمگھٹا ہو گیا۔ مٹھائی مٹھائی کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اب کے تنخواہ سے ایک قریبی تاریخ میں ایٹ ہوم دینا تجویز ہو گیا۔ باپ تو کچہری روانہ ہو گیا۔ بیٹا اور اس کے احباب ایٹ ہوم کے پروگرام پر گفتگو کرتے کرتے اسکی تیاری میں لگ گئے۔ ایک دریا دل اور فیاض انسان کا بیٹا بی اے میں فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوا ہے جو کچھ بھی نہ ہو تھوڑا ہے

اختر کی کوٹھی کے کمرے قدیم و جدید دونو طریقوں پر آراستہ کرائے گئے ہیں کیونکہ اختر کا باپ وسیع التعلقات ہے۔ اس کے دوستوں میں ہیٹ پتلون والے بھی ہیں تو جبہ و دستار والے بھی اس کے ملنے والوں میں دھوتی شلوکے والے ہیں تو کرتے پاجامے والے بھی۔ اور ابھی تو سارے ہی ہندوستان میں نمونے نئی اور پرانی

تہذیب کے موجود ہیں۔ یہ دیسی تہذیب اور یورپ کے تمدن سنے سرزمین ہند میں حکومت کے بل پر کتنی ہی قوت سے جڑیں چاہے کیوں نہ جما لی ہوں اور اسکی شاخیں خواہ کتنی ہی بلند ہوتی نظر کیوں نہ آتی ہوں مگر ہندوستان پھر ہندوستان ہے۔ خاندان کے خاندان بھر میں ہیٹ پتلون والا کوئی ایک آدھ نکلیگا۔ اکثریت پھر بھی دیسی ہی تمدن کی نظر آئیگی۔ انگریز کا تمدن اپنی حکومت کے زعم میں کتنا ہی ترقی کر جائے پھر بھی سو برس تک تو اسکی اکثریت ہوتی نظر آتی نہیں اور اب جبکہ ہندوستانی غیر تمدن نوجوانوں کی آنکھیں بھی کھلتی جا رہی ہوں اور اپنی قدیم معیشت اور پرانے تمدن میں آنیکا جذبہ بھی روز افزوں ترقی پذیر ہو تو پھر جدید طرز معیشت کو یقیناً چندروز کا مسافر ہی سمجھنا پڑیگا۔ تاہم اس زمانہ میں تو دونوں ہی طرزوں کی رو رعایت کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ اختر کی کوٹھی طرز جدید سے آراستہ ہے تو طرز قدیم سے پیراستہ ہو کر دلہن بن گئی ہے۔ صوبہ کے اعلےٰ عہدیدار ضلع کے بڑے حکام شہر کے وکیل و بیرسٹر ایٹ ہوم میں آئے ہیں تو عربی مدارس کے علماء و طلبہ۔ ضلع کے رؤسا امرا اور صوفیا دعوت میں شریک ہونے آئے ہیں۔ ایک طرف میز سجائی ہے تو دوسری طرف دسترخوان بھی چنا گیا ہے۔

ہفتہ دو ہفتہ ہی میں اختر کی ملاقات کے لئے گورنر اور وزیر اعظم سے وقت مقرر کرایا گیا ہے اس ملاقات پر اختر کی بڑی بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ رات کو دس بجے تک اسی قسم کی بات چیت ہوتی رہی گھر کے سب لوگ سو گئے۔ کوئی ایک بجے رات کو اختر کے باپ گھبرا کر اٹھے۔ انھیں زور سے قے آئی۔ سارا گھر بے چین ہو کر بیدار ہو گیا اختر ابھی آنکھیں مل ہی رہا ہے کہ انھیں ایک دست بھی آیا۔ حکیم ڈاکٹر کی پکار پڑ گئی۔ اختر سول سرجن کی کوٹھی پر پہنچا۔ ملازم حکیم صاحب کو لینے گیا۔ اتنے میں کہ ڈاکٹر اور حکیم پہنچیں اختر کے باپ کو خون کی قے منہ بھر کر آئی اور جان بحق ہو گئے۔ وہی کوٹھی جو عشرتکدہ بنی ہوئی تھی اب ماتم کدہ بن گئی۔ ڈاکٹر اور حکیم دونوں افسوس کرتے ہوئے واپس ہو گئے۔ اختر کی عقل جاتی رہی۔ وہ حیرت زدہ بت بن کر رہ گیا۔ اسکی ماں اگرچہ عورت ہے مگر دینی تعلیم سے بہرہ ور ہے۔ خدا پر بھروسہ رکھتی ہے۔ تقدیر پر ایمان ہے۔ بڑی ہمت اور حوصلہ سے آگے بڑھی۔ حیرت زدہ نوجوان بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگی۔ صبر کرو بیٹا! تم یتیم ہو گئے۔ میں بیوہ ہو گئی۔ مگر ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔"

صبح ہوتے ہوتے کہتے ہی عزیز و اقارب اکتے ہی دوست احباب جمع ہو گئے۔ مرحوم کے اخلاق امیر غریب کے ساتھ حسب مراتب تھے۔ بڑے نیکدل اور وقت پر کام آنیوالوں میں سے تھے اس لئے سارے شہر میں سنسنی پھیل گئی سینکڑوں نا ہزاروں امیر غریب ہندو مسلمان کوٹھی پر جمع ہو گئے۔ اور دیکھتے ہیں کہ دلہن جیسی کوٹھی پر کیسی اداسی چھائی ہوئی ہے۔ جہاں مسرت کے قہقہے اڑ رہے تھے۔ وہاں رنج و غم کے بادل گرج رہے ہیں۔ جہاں خوشی و مسرت کی چہل پہل تھی وہاں غم و الم کی خاموشی طاری ہے۔

جن کی نوبت کی صدا سے گونجتے تھے آسماں
دم بخود ہیں مقبروں میں ہوں نہ ہاں کچھ بھی نہیں

موت کے وقت ملاں ملانے جمع ہو ہی جاتے ہیں۔ امیر کبیر جو مذہب سے دلچسپی رکھتا ہو اسکی موت شہر تو شہر دیہات تک کے ملانے آموجود ہوئے۔ دفن کفن کا انتظام آخر انھیں کے ہاتھوں ہونا تھا۔ بس پھر کیا تھا دفن کفن کے سلسلہ میں کچھ بھی نہیں تو دو ڈھائی سو روپیہ خرچ ہو گئے۔ پوزیشن کے بڑھیا سے بڑھیا کپڑے کا کفن

تین کپڑوں کی بجائے سات کپڑے! ازار، قمیص، لفافہ تو ہوتا ہی ہے عمامہ بھی ہے تو جبہ بھی۔ قیمتی شال بھی ہے تو بڑھیا چادرہ بھی۔ توشہ کو دیکھئے ؟ کہ اس میں مدینہ پریس کا اعلیٰ قرآن کریم بھی ہے تو سوا من کا روغنی روٹ بھی۔ تین من گیہوں بھی ہیں تو اکیس روپیہ کی ریزگاری بھی اور نہ معلوم کیا کیا الم غلم کرتے کراتے اتنی رقم خرچ ہو گئی۔ وہ تو کہو کہ پرسوں ہی تنخواہ ملی تھی جو آج موت کا منہ اتنی فیاضی سے ملانوں کی حسب خواہش بھرا بھی گیا۔ اختر و اختر کی دو نوبتیوں اور بیوہ ماں کو ادھورے ملانوں نے ڈھونگ بنا بنا کر خوب لوٹا۔

آج تیسرا دن ہے۔ ختم فاتحہ کی تیاری ہے۔ مہمانوں کی کثرت سے آمد ہو رہی ہے۔ اختر کی ماں نے بیٹے کو الگ بلا کر کہا "یہ تمام اگرچہ غیر ضروری ہیں بلکہ علمائے حقانی ان کو بدعت کہتے ہیں۔ جو واجب الاجتناب ہیں مگر دنیا کی شرما حضوری سے سبھی کچھ کرنا پڑے گا۔ میرے پاس ایک پیسہ نہیں ہے۔ تم چپ چپاتے خاموشی سے میرے گلے کا نکلس اور ہاتھوں کی چوڑیاں فروخت کرلاؤ تو یہ کام پورے ہوں۔" سعادتمند بیٹے نے ماں کے حکم کی تعمیل کی کوئی سات سو روپیہ دونو کی قیمت کے ہاتھ آ گئے۔ تیجہ اور دسویں کی رسم میں ختم ہو گئے۔

مرجانے والے مرحوم کی ختم فاتحہ تیجہ دسواں مہمانوں کی خاطر مدارات ہوتے ہوانے چہلم بھی بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ کھانے پینے والے عزیز اقربا، دوست احباب کی گرما گرمی اور چہل پہل رہی۔ اس سلسلہ میں اختر کی ماں نے اپنا کل زیور اور گھر کا غیر ضروری سامان وقتاً فوقتاً خاموشی سے فروخت کر کرکے دنیا کی شرما حضوری پوری کی۔ ادھر تو خود ساختہ رسومات مذہب سے فراغت ہوئی ادھر گھر کا کل اندوختہ جو زیور و سامان کی شکل میں تھا سب ختم ہو گیا جب گھر کے سب مہمان رخصت ہو گئے تو رات کو ماں بیٹے میں گفتگو ہوئی کہ اب روزمرہ کے اخراجات کیونکر پورے ہونگے۔ اللہ ہی عزت و آبرو کا حافظ ہے۔ بیٹے نے ماں کی تسلی کرتے ہوئے کہا "کل کو ابا میاں کے دوست افسروں سے ملونگا۔ ابا میاں کی جگہ مل جائے گی تو ساری مشکلات آسان ہو جائینگی۔"

اختر جو ابھی تک دنیا کے نشیب و فراز سے ناواقف ہے باپ کے دوستوں پر کامل بھروسہ رکھتا ہے۔ صبح کو آٹھ بجے کوٹ پہن اور کوٹ کی جیب میں اپنی ڈگری رکھ اس امید پر کہ باپ کی جگہ آج ہی مل جائیگی (کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بادشاہ مرتا ہے تو اس کا بیٹا ہی تخت نشین ہوتا ہے اور عیدگاہ کے امام مر گئے تھے تو اس مرتبہ عید کی نماز ان کے بیٹے ہی نے پڑھائی تھی تو کوئی وجہ نہیں کہ میرا باپ مرجائے اور مجھے اس کی جگہ نہ ملے) پوری امید اور کامل یقین کے ساتھ وہ ایک بڑی عالیشان کوٹھی کے گراؤنڈ میں داخل ہوا۔ یہاں کے سنتری اردلی سبھی اس کو جانتے تھے کسی نے روک ٹوک نہیں کی بلکہ ایک اردلی نے اس کو ملاقات کے کمرے میں لیجا کے بٹھلا دیا۔ کوئی بیس منٹ کے بعد وزیر اعظم تشریف لائے۔ اختر نے کھڑے ہو کر آداب عرض کیا۔ انھوں نے بڑی محبت سے ہاتھ ملایا۔ اس کے باپ کی موت پر اظہار افسوس کیا اور جب اختر حرف مطلب زبان پر لایا تو نہایت روکھے پن سے فرمایا "محکمۂ مذکور کی ملازمت ورثہ میں نہیں ملا کرتی۔ آپ کسی محکمہ میں درخواست دیں وہاں کے متعلقہ افسران موقعہ آنے پر آپ کو کوئی جگہ دینگے" وہ تو یہ کہ کر روانہ باشد۔ اختر امید کے خلاف سنکر حواس باختہ کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ بہت دیر میں جب ایک اردلی نے شانہ ہلا کر اختر سے کہا "صاحب سے ملاقات ہو چکی اب آپ جایئے" تو اختر کو ہوش آیا۔ مایوسی اور مایوسی بھی کامل امید کے بعد خدا کی پناہ! پیر ڈگمگا رہے ہیں۔ قدم نہیں اٹھتے مگر اختر کو چار و ناچار کوٹھی سے چل ہی دینا پڑا۔

اختر جو ایک تعلیم یافتہ گریجوایٹ ہے جب اسکو اپنی جگہ اس کا یقین تھا تو ماں جو ایک عورت ذات ہے وہ کیسی کچھ امیدوں سے بھری ہوئی بیٹے کے انتظار میں ہوگی۔ اختر جلدی میں ناشتہ کرکے بھی نہیں گیا تھا گیارہ بجنے کو آ گئے تھے ماں نے جلدی جلدی کرکے کھانا تیار کرایا کہ بچہ باسی منہ گھر سے نکلا ہوا ہے۔ سب سے بڑے آفیسر سے ملاقات کرنا ہے دیکھئے کبتک اور کیا خوشخبری لیکر آتا ہے؟ وزیر اعظم سے اور اللہ بخشے اُن سے بڑی ملاقات تھی۔ وہ آج ہی پروانہ تقرری دیدینگے۔ خدا مسبب الاسباب ہے۔ ماں انھیں خیالات میں ڈوبی ہوئی بیٹے کے انتظار میں نگاہ برادرہ بیٹھی دروازے پر ٹکٹکی لگائے خوش ہو رہی تھی کہ گھنٹہ نے گیارہ بجا دئے اور اختر بھی اداس منہ گھر میں داخل ہوا۔ کوٹ کھونٹی پر رکھتے ہوئے ایک ٹھنڈی اور لمبی سانس لی۔ ماں نے پوچھا "بیٹا کیا خبر لائے"؟ اختر کرسی پر بیٹھتے ہوئے "وزیر اعظم نے تو بڑی رکھائی سے سوکھا جواب دیدیا" ماں: "بیٹے گھبراؤ مت خدا مالک ہے وہ مدد کریگا"۔ دونو کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ پاس کھڑی ہوئی اختری بھی رونے لگی۔

دن تو اسی قسم کی بات چیت میں گذر گیا۔ کہ اب اور کیا تدبیر کی جائے۔ کس کے پاس جایا جائے۔ سب سے بڑے عہدیدار جن پر امیدوں کا سہارا تھا وہاں سے تو کورا جواب ہوگیا۔ رات کو ماں بیٹے نے بیٹھ کر اپنی عسرت و تنگدستی کا ماتم کرتے ہوئے قلت اخراجات کی اسکیم بنائی۔ صبح ہوتے ہی اختر تو روزگار کی تلاش میں گھر سے نکل گیا۔ اختر کی ماں نے اندر باہر کے تمام ملازموں کو یک قلم علیحدگی کا حکم دیدیا۔ ملازمین بیچارے خود بھی ان کی عسرت کا اندازہ کر رہے تھے۔ سب نے اپنے اپنے گھر کا راستہ لیا۔ گھر کی ماما جب رخصت ہونے لگی تو اختری روتے ہوئے چلائی۔ امی جان! ماما جا رہی ہے ہمیں روٹی کون پکا کر دیگا۔ اختری کی ماں تو ماں۔ ماما کے بھی آنسو نکل پڑے۔ کچھ دیر تک تینوں روتے رہے۔ ماں نے اختری کو چمکار کر گود میں لے لیا اور کہا! بیٹی میرے ماں باپ نے غربت کی زندگی بسر کرنی بھی سکھائی ہے۔ دیکھ میں تو ماما سے بھی اچھی روٹی پکا کر اپنی بی بی کو کھلاؤں گی۔ ماما تو کڑھ کڑھا کر چلتی ہوئی اور اختری کی ماں باورچیخانے میں گئی۔

لو گیارہ بھی بج گئے اختر اب تک نہ آیا۔ نہ معلوم کہاں کہاں کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہوگا۔ اے بیکسوں کے حامی! اے بے آسروں کے مددگار تو ہی ہماری مدد کر! یہ کہتے کہتے اختر کی ماں کا دل بھر آیا۔ آنسو جاری ہوگئے۔ یہ ابھی اسی خیال میں تھی گھنٹہ نے بارہ بجائے اور اختر بھی بہت اداس اور نڈھال گھر میں آیا۔ منہ ہاتھ دھویا۔ ماں نے دسترخوان بچھایا۔ تینوں دسترخوان پر بیٹھے تو اختری نے بھائی سے فریاد کی' امی جان نے ماما کو نکالدیا" نہ معلوم معصوم بچی کے اس فقرہ میں کیا جادو بھرا تھا کہ اختر کی آنکھیں جو گھر کے سناٹے کو پہلے ہی دیکھ دیکھ کر گھبرا رہی تھیں آنسو بہانے لگیں۔ مگر ماں کے صبر کو دیکھو بچے کی تسلی کرنے لگی۔

تین بجے کے قریب ماں نے کہا "بیٹا! کہاں کہاں گئے؟ کس کس سے ملے؟ بارہ بجے لوٹے ہو کیا کرکے آئے؟ اختر کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ امی جان آج ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سے ملا۔ وہ ابا میاں کے بڑے دوست ہیں۔ بڑی محبت سے پیش آئے دیر تک باتیں کرتے رہے مگر ملازمت کا ذکر آنے پر وہ بھی بھولے سے بن گئے۔ ڈپٹی کمشنر کی کوٹھی پر گیا ان سے ملاقات ہوئی مگر ملازمت کا نام آنے پر وہ بھی تسلی آمیز بات نہ کہہ سکے۔ واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں ابا میاں کے ایک اور دوست مل گئے اپنے مکان پر لے گئے۔ ان ملاقاتوں کو

بے نتیجہ سنکر دیر تک تجارت کا شوق دلاتے رہے۔ امی جان! یہ تو تجارت بڑی عمدہ چیز! مگر اسکے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے ماں نے کہا۔ اختر! تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے باپ خدا ان کی مغفرت کرے بڑے فیاض اور دریا دل تھے۔ مرحوم نے کبھی پیسہ کو پیسہ نہ سمجھا! جانے کس کس طرح میں نے یہ دو چار زیور کر لئے تھے تو خدا بھلا کرے ان ادھورے ملاؤں کا اور پابند رسومات دوستوں کا اور دنیا کی شرما حضوری کا کہ وہ بھی مرحوم کے نام پر ختم ہو گئے اب تو گھر میں کل کے لئے آٹے کو بھی برکت ہی ہے۔

آج اندر سے باہر تک سناٹا ہے۔ سویرے ہی سے دروازے بند کرکے ماں اور بیٹا بیٹی تینوں ایک ہی کمرے میں جمع ہو گئے۔ اختر دل ہی دل میں کچھ حساب لگا کر ماں سے کہنے لگا۔ آپ کا زیور اور جو سامان فروخت کیا گیا ہے اس کی کل قیمت تقریباً اڑھائی ہزار ہوتی تھی اتنی رقم سے تو تجارت اچھی خاصی ہو سکتی تھی۔ ماں نے بیٹے کی تسلی کرتے ہوئے کہا" کہ مقدس اسلام کی تعلیم سے چشم پوشی کرکے اپنی بنائی ہوئی رسموں کی پابندی کا نتیجہ ایسی پشیمانی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ اگر شریعت کی تعلیم کا ہم پر اثر ہوتا۔ اسکی کوئی قدر و منزلت ہوتی تو کفن دفن اور شرعی رسومات میں زیادہ سے زیادہ بیس پچیس نہیں تو حد کی بات ہے کہ پچاس روپیہ خرچ ہوتے اور کل کا کل روپیہ تم یتیموں کے کام آتا۔ اب جیسے کہ ملازمت نہیں مل رہی بلا امداد غیرے تم تجارت کا کاروبار شروع کر دیتے۔ عزت و آبرو سے گذرتی۔ نقصان مایہ شماتت ہمسایہ اسی کو کہتے ہیں۔ ہم تو خیر مگر یہ معصوم بچی جب صبح کو چادر نہ پائے گی تو اس کا کیا حال ہوگا اے خدا ہمارے حال پر رحم کر! یہ سب کچھ ہماری ہی شامت اعمال کا نتیجہ ہے؟ کہتے ہوئے رو پڑی۔

آج تو اختر بھی صبح سویرے اپنی ماں کے ساتھ ہی اٹھ بیٹھا۔ ماں وضو کرکے جائے نماز پر گئی اور اختر مسجد میں چلا گیا۔ صبح کی نماز کے بعد امام مسجد نے "درس قرآن" شروع کر دیا اور نمازیوں کے ساتھ اختر بھی درس قرآن میں شریک رہا۔ اتفاق سے آج کے درس میں اذا اصابتہم مصیبۃ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کا بیان تھا۔ اس کے مضامین اور اس کے نکات سنکر اختر کا ایمان تازہ ہو گیا اور رجوع الی اللہ کا ایک جذبہ دل میں جوش مارنے لگا۔ درس ختم ہونے پر آٹھ بج گئے۔ اب گھر کا خیال آیا۔ اختری چائے کے لئے رو رہی ہوگی اور ماں اس کے بہلانے میں ہلکان ہوتی ہوگی۔ گھر جو آیا تو اختری کی آواز نہیں سنی۔ ماں سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ اختری کی خالہ نے دن بھر کے لئے بلوا لیا ہے۔

صوبہ کے اعلےٰ عہدیداروں ضلع کے تمام حاکموں سے مایوس ہو کر آج اختر نے کچھ اور ہی ارادہ کیا ہے۔ گھر سے نکلا تو سیدھا ججی کے سپرنٹنڈنٹ آفس کہ وہ بھی اس کے باپ کے بڑے دوست ہیں ان کے مکان پر پہنچا۔ وہ کچہری کی تیاری میں تھے اختر کو دیکھ کر بیٹھ گئے۔ محبت سے بات چیت کی۔ ملازمت کے ذکر پر یہ بھی خاموش ہی ہو گئے۔ دس بجے کے قریب اختر یہاں سے اٹھا راستہ میں ایک ہم عمر ہندو دوست مل گئے۔ ان کے مکان پر کوئی آدھ گھنٹہ بیٹھا انھوں نے اتنی ہی دیر میں تجارتی کاروبار کا شوق اس درجہ پیدا کر دیا کہ اختر چھوٹی سے چھوٹی تجارت کے لئے بھی تیار ہو گیا۔ یہاں سے اٹھتے اٹھتے گیارہ بج گئے۔ صبح سے کچھ نہیں کھایا تو بھوک بھی محسوس ہو رہی ہے اور دماغ میں سو دو سو روپیہ فراہم کرنے کی اسکیم بھی تیار ہو رہی ہے۔ چلتے چلتے ایک گلی کے موڑ پر ٹھٹکا۔

اور یہ کہتا ہوا کہ ضرور ضرور سو روپیہ میں کیا کلام ہے۔ اتنی رقم تو خالہ جان ضرور ہی دے دینگی اسی گلی میں ہو لیا۔

اختر کو دیکھ کر خالہ جان یہ کہتی ہوئی لپکیں " اختر کی تو صورت بھی نظر نہیں آتی۔ آخر میں نے ہی صبح ماما کو بھیجا اختری تو آ گئی مگر اختر گھر بھی نہیں ملے۔ اختر نے ادب سے سلام کیا۔ خالہ نے سر پر ہاتھ پھیرا۔ محبت سے پاس بٹھلایا۔ بیٹا کہاں رہتے ہو۔ آج بلوایا ہے تو آئے ہو۔ نہیں خالہ جان میں تو خود ہی آیا ہوں۔ ملازمت کی تلاش میں پھرتا ہوں۔ کہیں نہیں ملتی۔ اب دوستوں کے مشورہ سے تجارت کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ تجارت کیلئے سرمایہ کی ضرورت ہے اسی تنگ و دو میں آپکے پاس بھی آیا ہوں کہ آپ سال بھر کے لئے سو روپیہ قرض دے دیجئے۔ خالہ نے اول تو تجارت ہی سے اختلاف کیا اور بڑے زور سے تجارت کی برائی بیان کرتے ہوئے اختر کو اس ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کی اور جب اختر نے یہ ساری تقریر سنکر بھی پھر وہی عرض کیا تو غمزدہ صورت بنا کر سو باتیں بنا دیں۔ اختر کا دماغ چکرا گیا! دم بخود رہ گیا کہ ایسی کچھ محبت جتلانے والی خالہ اور اللہ کے فضل سے آسودہ حال خالہ مگر اتنی سی بات سے انکار کر گئیں تو اور کسی سے کیا امید ہوسکتی ہے کوئی بارہ بجتے بجتے اختر اٹھا تو خالہ نے کھانے کے لئے کافی اصرار کیا مگر اختر معمولی سا عذر کر کے چل ہی پڑا۔ اس کی نظروں میں بھوکی ماں سمائی ہوئی تھی۔

ایک بجے کے قریب گھر پہنچا تو ماں کو انتظار میں پایا۔ کوٹ اتار کر کھونٹی پر رکھا تو ماں نے کہا بیٹا کہاں کہاں پھرے ایک بجے آئے ہو۔ اختر کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ ماں نے اٹھکر بچے کے سر پر ہاتھ رکھا تسلی دیتے دیتے خود بھی رو پڑی۔ کچھ دیر تو دونوں ماں بیٹے روتے رہے کہ اتنے میں ایک عورت سر پر خوان لئے ہوئے آئی۔ بیوی! آپکی بہن نے کھانا بھیجا ہے اور اختر میاں کی شکایت کی ہے۔ میں انھیں کھانے کے لئے روکتی رہی مگر وہ کچھ خفا سے ہو کر چلے ہی آئے ان کیلئے کھانا بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اختری کو ابھی دو چار دن میں نہیں آنے دونگی۔ اختر کی ماں نے کھانے کے برتن خالی کرتے ہوئے بیٹے کی طرف سے معذرت کی کہ وہ ہمیشہ کا شرمیلا ہے۔ سدا سے تعلیم کے سلسلہ میں پردیس رہا ہے اس کی شکایت ہی کیا! جب ماما چلی گئی تو اختر سے پوچھا۔ اختر نے کچھ ماجرا کہ سنایا تو ماں کو بھی حیرت ہوئی کہ خالہ نے "سو روپیہ" کو انکار کر دیا۔ ہاں بیٹا!

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے

آج کا دن خالہ کے گھر سے کھانا آ جانے پر پیٹ بھر کر گذر گیا کچھ دن میں کھا لیا اور کچھ بچا بچایا رات کو۔ اختر بھی دوپہر سے کہیں نہیں گیا۔ نماز کے لئے مسجد تک تو ضرور جماعت کی نماز پڑھنے گیا باقی وقت مایوسی اور ناامیدی سے گھر ہی میں گذارا۔ ماں بیٹے میں طرح طرح کی باتیں ہوتی رہیں۔ کبھی خود ساختہ رسوم پر بیجا خرچ کرنیکا افسوس! کبھی خالہ جیسی محبت کرنیوالی کی بے مہری اور رکھائی پر افسوس! کبھی باپ کے دوستوں کی بیوفائی کا شکوہ! کبھی قسمت کی شکایت! کبھی چچا اور ماموں کو اپنی مصیبت سنا کر امداد لینے کا مشورہ اسی قسم کی باتوں میں رات گذر گئی۔ صبح ہوتے ہی مسجد میں گیا۔ نماز کے بعد درس قرآن میں شریک رہا۔ آج اور بھی اس کے ایمان میں شادابی پیدا ہوئی۔ گھر آیا تو آج پھر کل ہی کا نقشہ تھا۔ چائے اور ناشتہ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ مردانہ میں خاموش بیٹھے بیٹھے ایک دم چونک پڑا۔ بس بس یہی کرنا چاہئے۔

دس بجتے بجتے اختر ایک پرانی وضع کے بڑے عالیشان مکان پر

پہنچا۔ وہاں اسکا ایک دوست اسے ملا بڑے تپاک سے علیک سلیک ہوکر دونو کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ دوستوں کی محبت آمیز باتیں ہونے لگیں ڈیڑھ دو گھنٹہ طرح طرح کی باتیں ہوتے ہوتے اختر نے اپنے دوست سے تجارتی کاروبار شروع کرنے کا ذکر کیا۔ دوست نے بڑے زور سے اس کی تائید کی اور تجارت کے فوائد پر اچھا خاصہ لیکچر بھی دیدیا۔ اختر نے دوست کا لیکچر ختم ہونے پر جب سرمایہ کا ذکر کیا تو دوست نے چھوٹتے ہی کہا "یار اختر! تم بھی ایسی بات کہتے ہو؟ تمہارے باپ کی جیسی آمدنی کے گھر میں پانچ سات ہزار روپیہ بھی کیا نہ ہوگا؟ لوگوں کا خیال تو بہت زیادہ کا ہے۔ میں نے تو بہت کم تخمینہ کیا ہے۔ دوست یہ کہتا ہوا گھر میں چلا گیا اور دو ہی منٹ میں باہر آکر پھر سلسلہ کلام شروع کر دیا۔ اختر نے کہا بھائی "قبر کا حال مردہ ہی جانتا ہے" باہر کے لوگ تخمینہ ہی کر سکتے ہیں کہ اتنے میں گھر میں سے دسترخوان آگیا۔ دوست نے اختر سے کھانے کیلئے ہاتھ دھونے کو کہا مگر اختر کے سامنے بھوکی ماں کی تصویر تھی وہ کیونکر کھا سکتا تھا۔ نوبت اصرار کی پہنچی اور بالآخر اختر ہاتھ چھڑا کر تیزی سے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔

دن بھر کا بھوکا اختر نہ معلوم کیا سوچکر ۴ بجے پھر گھر سے نکلا۔ بھوک کی شدت سے بدن میں سستی ہے مگر یہ بھی ہمت کئے ہوئے قدم اٹھائے کسی طرف جا رہا ہے۔ گلی کے موڑ پر حلوائی کی دکان طرح طرح کی مٹھائیوں سے سجی ہوئی نظر آئی۔ اس کی خوشبوؤں سے دماغ تازہ ہوگیا۔ اختر چلتے چلتے کھڑا ہوگیا۔ لوگوں کو مٹھائی خریدتے ہوئے دیکھکر بھوکے اختر کے دل کا حال نہ پوچھئے کہ اس پر افلاس کی تنگی سے کیا کچھ گذر گئی۔ قریب تھا آنسو نکل پڑتے کہ دفعتہ اس کے دماغ میں پھر خیال پیدا ہوا کہ مٹھائی کی دکان کے پاس کھڑا دیکھ کر لوگ کیا کہتے ہوں گے۔ ایک دم آگے کو چل دیا۔ ایک دوست کا مکان آگیا۔ کچھ دیر اس کے پاس بیٹھا پھر ایک اور جگہ گیا۔ آٹھ بجے تک گھر واپس آنیکا ارادہ کیا کہ راستہ میں ایک دکان پر کیک پیسٹری، توس، بسکٹ بن رہے تھے ان کی خوشبوؤں نے اختر کے قدم پکڑ لئے اور اختر کھڑا ہوگیا۔ دو ہی منٹ میں وہی خیال گذرا کہ لوگ لالچی، بدنیت، جانے کیا کیا کہتے ہوں گے۔ اس خیال کے آتے ہی اختر چل پڑا۔ بھوک کی نقاہت چلنے نہیں دیتی۔ ساری عمر میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ سارا دن یونہی اتر گیا۔

اختر اور اس کی ماں دونو پر آج کا دن صاف اتر گیا اور کل کے لئے کوئی سہارا نہیں۔ ماں نے بیٹے سے کہا "بیٹا دنیا کی خاک چھان لی۔ اپنے پرایوں کو دیکھ لیا۔ اب خدا ہی سے لو لگاؤ۔ میں آج ایک کتاب دیکھ رہی تھی اس میں لکھا ہے کہ مصیبت کے وقت مسلمان پچھلی رات میں "تہجد" کی آٹھ رکعت پڑھکر صبح ہونے سے پہلے پہلے اکتالیس مرتبہ سورہ "مزمل" پڑھ کر خدا سے دعا مانگے تو مشکل آسان ہوجاتی ہے اور صبح کے وقت فرض و سنت کے درمیان اکتالیس بار اَللّٰھُمَّ یَا غنی یا حمید یا مبدء یا معید یا رحیم یا ودود اغنی بحلالک عن حرامک و بطاعتک عن معصیتک وبفضلک عمن سواک پڑھکر خدا سے التجا کرے تو اس کو غیب سے روزی ملتی ہے" اختر نے کہا "امی جان یوں بھی کرینگے مگر "سورہ مزمل" کا اکتالیس بار پڑھنا بڑا دشوار ہے" ماں نے کہا بیٹا وہ کوئی بڑی سورت نہیں ہے۔ ہمت سے ارادہ کروگے تو پڑھ ہی لوگے! میں بھی پڑھونگی اختر دعا یاد کرتے کرتے سوگیا۔

اختر رات کو دو ہی بجے اٹھ بیٹھا۔ ماں کو جگایا دونوں نے

وضو کیا۔ اختر قرآن کھول کر کہنے لگا۔ امی جان "سورہ مزمل" کہاں ہے' ماں نے "قرآن" لے کر سورۂ مزمل نکال دی۔ اب اختر پڑھتا ہے تو پڑھی نہیں جاتی۔ ماں نے پاس بیٹھ کر بیٹے کو دو تین دفعہ سورہ مزمل کہلا دی۔ اس کے بعد دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی اور دونو "سورہ مزمل" پڑھنے لگے۔ کوئی پانچ ساڑھے پانچ تک خدا خدا کر کے اختر نے بھی پوری کر ہی لی۔ نماز اور تلاوت دونو میں خاصہ خشوع وخضوع رہا۔ اختر نے مسجد میں جا کر سنتوں کے بعد وہ دعا بھی اول وآخر دُرود شریف کے ساتھ پڑھ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ "درس قرآن" میں شریک ہوا۔ آٹھ بجتے بجتے گھر آیا تو دروازے پر جج کے سپرنٹنڈنٹ آفس کا چپڑاسی ملا کہ آپ کو ابھی بلایا ہے! اختر بھوک کی تکلیف سے نڈھال ہو رہا تھا چپڑاسی سے کہدیا "تم چلو ہم آتے ہیں" گھر میں جا کر ماں سے ذکر کیا۔ ماں نے کہا بیٹا! ضرور جاؤ دیکھو پردہ غیب سے خدا کیا مدد کرتا ہے

اختر نو بجے تک ان کے مکان پر پہنچا معلوم ہوا کہ وہ زنانے میں چلے گئے۔ اختر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ دس بجے گاڑی دروازے پر آگئی۔ سوا دس بجے سپرنٹنڈنٹ صاحب گھر میں سے نکلے۔ اچھا میاں اختر آگئے؟ اختر نے ادب سے سلام کیا۔ اختر کا ہاتھ پکڑے گاڑی میں سوار ہو گئے۔ راستہ میں کہا "میاں اختر! ہمارے آفس میں چالیس روپیہ کی ایک جگہ خالی ہوئی ہے۔ ابھی تو تمھیں عوضی دی جائے گی۔ دو چار مہینے میں مستقل کر دیا جائے گا۔ انھیں باتوں میں کچہری آگئی۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اپنی ہی میز پر اختر سے درخواست لکھائی اور اس کی جگہ پر بھجوا دیا۔ اختر کو بھوک نے اگرچہ ستا رکھا ہے تاہم اس نے بڑی ہمت اور چستی سے اپنا فرض منصبی ادا کیا۔ چار بجے دفتر کا کام ختم کر کے اختر نے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو آ سلام کیا۔ تو انھوں نے اختر کی مزید تسلی کرتے ہوئے کہا "تمھارے والد کے ہم پر بہت احسانات ہیں۔ ہم سے جو کچھ ہو سکے گا وہ کریں گے۔ یہ کہتے ہوئے اختر کی جیب میں کچھ کاغذ سا رکھدیا کہ یہ تم اپنی والدہ کو دینا" اختر نے باہر نکلکر دیکھا تو پچاس روپے کے نوٹ تھے۔ اختر لپکتا لپکاتا۔ چلتا چلاتا گھر پہنچا۔ ماں کو سلام کیا۔ وہ نوٹ ماں کے ہاتھ پر رکھدئے۔ ماں نے بیٹے کو دعائیں دیں۔ جلدی سے کچھ کھانے کا انتظام کیا۔ ایک پڑوسن کو بھیج کر "اختری" کو بلوا لیا۔ اختری کو دیکھ کر اختر نے ماں سے کہا امی جان! کل کو اختری کی ماما کو بلوا لو۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے فضل کر دیا۔

حجۃ الوداع

(از محترمہ بیگم صفات احمد صاحب بھوپالی)

ہجرت کا دسواں سال آنحضرتؐ کی پیغمبری کا بائیسواں سال تھا۔ تمام مخلوق خدا کفر کی تاریکی سے نکلکر اسلام کی روشنی میں آگئی تھی یعنی رسول خداؐ کے سپرد جو کام تھا وہ انجام پا چکا تھا لہذا پیغام ربانی نازل ہوا:۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ	جب خدا کی مدد اور فتح آگئی اور
الْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ	تو نے لوگوں کا جوق جوق دین
یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ	میں داخل ہوتے دیکھ لیا تو
اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ	تو تحمید کے ساتھ اپنے رب
رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ	کی تسبیح کر اور اس سے استغفار کر
اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ٥	بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے

اس میں آنحضرتؐ کو مطلع فرمایا گیا تھا کہ اب آپ کا آخرت کا سفر درپیش ہے۔ آپ حق کی مرضی کے تابع فرمان تھے اس پیغام کے آتے ہی خدا سے ملنے کو تیار ہو گئے۔ چونکہ اس سال رسولؐ خدا نے آخری حج کی جسے "حجۃ الوداع" کہتے ہیں تمام مسلمانوں کو مطلع کیا گیا کہ جو لوگ حج کو جانا چاہیں وہ جمع ہو جائیں۔ اسکے سنتے ہی ایک لاکھ چوبیس ہزار مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ ۲۵ ذیقعدہ کو رسولؐ اللہ سب کے ہمراہ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اس سے قبل کبھی اس قدر حاجی جمع نہیں ہوئے تھے جمعہ کے دن دسویں ذی الحجہ کو آنحضرت مع سب صحابہ کے عرفات تشریف لے گئے اور وہاں دوپہر کے بوقت خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ مجمع کثیر کی وجہ سے حضرت ربیعہ ارشاد مبارک دہراتے جاتے تھے۔ جملہ صحابہ آخری خطبہ سننے کے لئے بیتاب تھے۔ آنحضرتؐ نے بعد حمد خدا فرمایا:

"اے لوگو! میری بات سنو! شاید میں اس سال کے بعد تم سے اس جگہ کبھی نہ ملونگا۔ جس طرح آج کے دن اور مہینہ کی تم حرمت کرتے ہو اسی طرح ایک دوسرے کا ناحق خون کرنا اور مال لینا تم پر حرام ہے۔ خوب یاد رکھو کہ تمھیں ایک دن خدا کے روبرو حاضر ہونا پڑیگا اور وہاں تمہارے کاموں کا حساب لیا جائیگا۔

اے لوگو! جس طرح عورتوں پر تمھارے حق ہیں۔ اسی طرح تم پر عورتوں کے حق ہیں۔ تم ان کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا برتاؤ کرو۔ وہ خدا کی ذمہ داری سے تمھارے تصرف میں آئی ہیں اور اسی کے حکم سے تم پر حلال ہوئی ہیں۔ یاد رکھو کہ جائز کاموں میں طلاق خدا کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو اور جیسا تم کھاؤ ویسا انکو کھلاؤ اور جیسے تم کپڑے پہنو ویسے ہی انکو پہناؤ۔ اسکی طاقت سے زیادہ کام کا حکم ان کو نہ دو۔ اور جو کام تم ان سے لو۔ اس میں تم بھی ان کے ساتھ شریک ہو اور تم سے جو شخص اپنے غلام کو مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ غلام آزاد کر دیا جائے اور یاد رکھو کہ جو شخص اپنے غلام کے ساتھ بُرا برتاؤ کرتا ہے۔ اسکے لئے بہشت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ دن میں ستر دفعہ انکے قصور معاف کرو۔ کیونکہ

خدا کے بندے ہیں اور خدا کے نزدیک غلام آزاد کرنے سے کوئی نیکی بڑھکر نہیں ہے۔

اے لوگو! میری بات سنو اور سمجھو! سب مسلمان ایکدوسرے کے بھائی ہیں اور تم سب برابر ہو۔ کسی مسلمان بھائی کی چیز دوسرے کے لئے جائز نہیں ہے جب تک وہ خوشی سے نہ دے دے۔ خبردار ناانصافی ہرگز نہ کرنا۔ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کروگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ چیز خدا کی کتاب ہے۔ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو جو یہاں موجود نہیں ہیں میری نصیحت پہنچادیں"۔

اس خطبہ کے بعد رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا "اے لوگو! قیامت کے دن جب خدا تم سے سوال کریگا کہ میں نے تمھارے سارے ساتھ کیا معاملہ کیا اور تم میں کس طرح زندگی بسر کی تو اس کا کیا جواب دوگے"؟ سب نے یک زبان ہوکر کہا کہ "اے رسول اللہ! ہم گواہ ہیں آپ نے خدا کے سب حکم پہنچا دئے اور پیغمبری کا پورا پورا حق ادا کردیا"۔ یہ سن کر حضور اقدسؐ نے کلمہ کی انگلی مبارک آسمان کی طرف بلند فرماکر ارشاد فرمایا: "اے خدا تو گواہ رہ! اے خدا تو گواہ رہ!" چنانچہ اسی زمانہ میں خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ — آج میں نے تمھارا دین کامل کردیا
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ — اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا — تمھارے لئے دین اسلام پسند کیا

حج سے فارغ ہونیکے بعد رسول اللہؐ اسی مہینہ ذی الحجہ میں مدینہ تشریف لائے۔ ہجرت کے گیارھویں سال صفر کی آخری تاریخوں میں بیمار ہوئے۔ لیکن جب تک طاقت رہی نماز پڑھتے اور مسلمانوں کو وعظ و نصیحت فرماتے مسجد تشریف لاتے رہے بارھویں ربیع الاول کو نزع کی حالت طاری ہوئی اور چاشت کے وقت تریسٹھ برس کی عمر مبارک میں اپنی جان خدا کے سپرد فرمادی۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اے مسلم بہنو اور بھائیو! خطبہ مندرجہ بالا کو بار بار غور سے پڑھو اور سمجھو۔ ارشاد نبوی قرآن حکیم کے متعلق ہے لیکن افسوس ہے کہ ہمارے گھروں میں بعض جگہ تو یہ متبرک چیز دیکھی ہی نہیں جاتی اور جن خوش قسمت گھرانوں میں یہ بیش بہا دولت موجود ہے تو وہ محض الماریوں میں مقفل ہے۔ اگر کوئی خدا کا نیک بندہ اسکو پڑھتا بھی ہے تو معنے اور مقصد ندارد۔ یہی وجوہات ہیں کہ ہم طرح طرح کی شکایات اور تکالیف میں مبتلا ہیں۔ کہیں فیشن پرستی کا رونا ہے اور کہیں پردہ کا جھگڑا ہے۔ اسکے علاوہ اور مختلف باتیں ہیں جو محتاج بیان نہیں۔

خدا کرے کہ ہم فرمان نبویؐ کے مطابق قرآن حکیم کی ہدایات پر عمل پیرا ہوجائیں تو تمام تکالیف اور شکایات رفع ہوجائیں لیکن افسوس حالات تو یہ ہیں کہ ہماری بہنیں بغرض تفریح طبع پڑھتی ہیں اور پھر رسالہ کو کسی کونے میں ڈال دیتی ہیں انکو عبرت و نصیحت اور سبق حاصل کرنا اس سے مقصود نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمکو کسی بات کا کچھ اثر نہیں ہوتا اور نہ اس سے نصیحت حاصل کرسکتے ہیں۔

میرا ارادہ ہے کہ مسلمانوں کی ترقیات و فتوحات اور تنزل کے اسباب پر تفصیلی نوٹ لکھکر مسلم بہنوں اور بھائیوں کی خدمات میں پیش کروں لیکن وقت نہ ملنے کی وجہ سے مجبور ہوں۔ تاہم کوشش کررہی ہوں اور انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد آئندہ کسی اشاعت میں مضمون مذکور طبع کراؤنگی فقط +

بیشک اللہ صبر کرنیوالوں کیساتھ ہے

(از جناب احمد یار سدوزئی پشاور)

آج جہاں ہم اپنی دیگر گوناگوں خوبیوں کو نیست و نابود کر چکے ہیں۔ وہاں ہم اپنے دل سے صبر کا مادہ بھی کھو بیٹھے ہیں۔ ذرا ذرا سی تکلیف اور معمولی معمولی دکھ پر گھبرا جاتے ہیں اور آہ و بکا سے تہلکہ مچا دیتے ہیں۔ اور جب کوئی عزیز دوست بقضائے الہی فوت ہو جاتا ہے تو اسکے لئے کتنے ہی عرصہ تک کئی کئی طریقوں سے گریہ و شیون کرتے رہتے ہیں۔ لیکن صحابہؓ اور صحابیات کرامؓ کی حالت کچھ اور تھی۔ انھوں نے یہ پوری طرح سے دلنشیں کیا ہوا تھا کہ اس جھوٹی دنیا کی خوشی اور غمی محض عارضی ہیں۔ اسلئے وہ ہر حالت میں خوش و خرم رہتے تھے۔ ان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹتے تھے لیکن وہ ہمیشہ راضی برضائے الہی رہتے اور خوب خندہ پیشانی سے اُن کا مقابلہ کرتے تھے۔ انکے حوصلے اتنے فراخ اور دل اتنے نرم تھے کہ جب قادر مطلق انھیں ظالموں پر غالب کر دیتا تھا تو وہ پچھلے دنوں کا خیال تک دلوں میں نہ لاتے تھے۔ اور ظالموں کی خطائیں فی سبیل اللہ معاف کر دیتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ بہت سے کفار مسلمانوں کا یہ حسن سلوک دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہو کر تبلیغ حق کا ڈنکا بجاتے تھے۔

صدموں میں صبر: (۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے نور چشم واقد کا انتقال ہوا۔ تو انھوں نے دو دن بعد ہی بدوؤں کو بلا کر دوڑ کروائی۔ حضرت نافعؓ کو یہ بات ذرا ناپسند ہوئی اور کہا کہ آپ نے ابھی واقد کو دفن کیا ہے اور ابھی دوڑ کروا رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ قدرت اپنا کام کر چکی ہے۔ اب اسکے نتائج کو کسی طریقہ سے ضرور بھلانا چاہئے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ایک دفعہ سفر کی حالت میں اپنے بھائی حضرت قثمؓ کے انتقال پُر ملال کی خبر ملی۔ فوراً اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھکر نماز ادا کی اور پھر اونٹنی پر سوار ہو گئے۔

( ) ایک دفعہ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کا بیٹا ابوعمیر سخت بیمار تھا۔ لیکن وہ اسے اپنی بیوی بی بی ام سلیمؓ کے پاس چھوڑ کر کسی ضروری کام کے لئے باہر روانہ ہو گئے۔ انکی روانگی کے بعد وہ بچہ فوت ہو گیا۔ بی بی ام سلیمؓ نے اسے نہلایا اور کفن پہنا کر ابو طلحہؓ کے لئے رکھ دیا اور ہمسایوں کو تاکید کر دی کہ وہ ابوطلحہؓ کو بیٹے کی موت سے بالکل آگاہ نہ کریں۔ جب شام کو وہ گھر لوٹے تو سب سے پہلے بیٹے کا حال پوچھا۔ بی بی ام سلیمؓ بولیں۔ اب وہ اچھی حالت میں ہے۔ اسکے بعد اسے کھانا کھلایا۔ اور رات سکون و اطمینان سے گذاری۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابوطلحہؓ سے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی امانت واپس لے لے تو اس پر کسی کو شور مچانے کا حق حاصل ہے؟ حضرت ابوطلحہؓ نے جواب دیا: "بالکل نہیں"۔ تو بولیں کہ اللہ تعالٰے نے تمھیں ابوعمیرؓ بطور امانت دیا تھا۔ سو اب اس نے واپس لے لیا ہے۔ لہٰذا اس پر صبر کرو۔ حضرت ابوطلحہؓ

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھ کر چپ ہو رہے۔

(۴) بی بی اسماء بنت عمیس کا لخت جگر مصر میں شہید کر دیا گیا تھا اور نعش کی بہت بے حرمتی کی گئی تھی۔ حضرت اسماء کو جب یہ حال معلوم ہوا تو فوراً نماز میں مشغول ہو گئیں اور خدا کا شکر بجا لائیں۔

(۵) جنگ احد میں حضرت حمزہؓ شہید کر دئے گئے تھے۔ کافروں نے لاش کی آنکھیں نکال لیں۔ ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ اور ہندہ نے جگر کو نکال کر چبا کھایا۔ ان کی بہن حضرت صفیہؓ اپنے مرحوم بھائی کو دیکھنے آئیں۔ رسول صلعم نے حضرت زبیرؓ کو فرمایا کہ صفیہؓ کو نعش کے نزدیک نہ آنے دو ورنہ وہ ضبط نہ کر سکیگی۔ حضرت زبیرؓ نے بی بی صفیہ کو لاش کے پاس آنے سے منع کیا تو بی بی صفیہؓ نے فرمایا کہ میں جانتی ہوں کہ میرے بھائی کی آنکھیں نکال لی گئی ہیں۔ کلیجہ چبایا گیا ہے۔ اور ناک کان کاٹ لئے گئے ہیں۔ گو میں یہ حالت پسند نہیں کرتی مگر میں انشاءاللہ تعالے صبر کرونگی۔ حضرت زبیرؓ نے جب اس کا یہ جواب رسول اکرمؐ کو سنایا تو آپ نے اجازت دیدی۔ بی بی صفیہؓ نے بھائی کے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے جسم کو دیکھا اور إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھکر دعائے مغفرت کی اور ذرا بھی واویلا نہ کیا۔۔

(۶) احد کی لڑائی کے بعد سب صحابیات اپنے اپنے عزیزوں کا حال پوچھنے آئیں۔ ان میں ایک بی بی حمنہؓ بنت جحش بھی تھیں۔ نبی صلعم نے انکو فرمایا کہ حمنہ تمھارے بھائی عبداللہؓ شہید ہو گئے ہیں۔ صبر کیجئے۔ آپ نے اسوقت إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ راجعون پڑھا۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھارے ماموں حمزہؓ بھی شہید کر دئے گئے ہیں تو بی بی حمنہؓ نے پھر إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا اور دعائے مغفرت کر کے خاموش ہو گئیں۔

کسی یار دوست۔ عزیز یا رشتہ دار کی موت پر بَین کرنا کپڑے پھاڑنا۔ بال نوچنا اور چھاتی پیٹنا یا زبان سے بیہودہ اور گستاخانہ باتیں نکالنا اور مردے کی قبر پر جا کر روتے رہنا سخت گناہ ہے۔ رسول پاکؐ نے بَین کرنے والے مردوں اور عورتوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے کہ جس نے اپنے رخساروں کو پیٹا۔ اپنا گریبان پھاڑا اور زمانہ جاہلیت کی طرح واویلا کیا وہ آدمی ہمارے طریقہ پر نہیں ہے۔ اور اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز سے مدد لو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (سورہ بقر رکوع ۱۸)۔

رسول اللہ صلعم نے شوہر کے علاوہ باقی رشتہ داروں کے ماتم کے لئے صرف تین دن مقرر فرمائے تھے۔

جب حضرت زینبؓ بنت جحشؓ کے بھائی کا انتقال ہوا تو اس نے چوتھے دن خوشبو لگائی اور کہا کہ مجھے اسوقت خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے رسول صلعم سے سنا ہے کہ سوائے خاوند کے باقی کسی کا تین دن سے زیادہ ماتم کرنا مسلمان عورت پر جائز نہیں ہے۔ لہٰذا فرمان نبویؐ کی تعمیل کی ہے۔

حضرت ام حبیبہؓ نے بھی اپنے والد کے انتقال کے چوتھے روز رخساروں پر خوشبو لگائی اور فرمایا کہ مجھے اسوقت خوشبو کی ضرورت نہیں ہے بلکہ حضور صلعم کے حکم کی تعمیل مقصود ہے۔

تکالیف میں شکر: (۱) نبی صلعم پر لوگ پتھر پھینکتے تھے کوڑا کرکٹ ڈالتے تھے اور بہت سی جسمانی تکالیف پہنچاتے تھے۔ لیکن آپ ہمیشہ انکی ہدایت کے

لئے دعائیں کرتے تھے۔ جب اللہ تعالےٰ نے حضورؐ کو کفار پر حاکم بنا دیا تو کفار خوف سے لرزنے لگے کہ آپؐ انھیں ہلاک کر دینگے۔ لیکن حضور اکرمؐ نے ان سب کی خطائیں بہت فراخدلی سے معاف کر دیں اور انھیں فی سبیل اللہ آزاد کر دیا۔

(۲) ابراہیم بن سلیمان بن عبدالمالک نے بنی عباس کے کسی شخص کو قتل کر دیا۔ جب بنی عباس کی خلافت ہوئی تو آپ ڈر سے چھپے رہے۔ لوگوں نے خلیفہ سفاح سے انکی جان بخشی کرالی۔ ایک دن خلیفہ سفاح نے اس سے روپوشی کے زمانے کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ جس شخص کو میں نے قتل کیا تھا اسکا بیٹا میری تلاش میں مارا مارا پھرتا تھا۔ لیکن میں اسے نہ پہچانتا تھا۔ ایک دن میں جان چھپانے کے لئے اسی کے گھر میں جا گھسا۔ اس نے مجھے پناہ دی۔ وہ روزانہ گھوڑے پر سوار ہو کر باہر جاتا تھا۔ ایک دن میں نے اس سے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ میں اپنے باپ کے قاتل کو ڈھونڈتا پھرتا ہوں۔ مجھ سے نہ رہا گیا اور عرض کیا کہ اس عاجز ہی نے آپکے باپ کو قتل کیا ہے لہذا حاضر ہوں جو تیرا جی چاہے مجھ سے کرے۔ لیکن اے امیرالمومنین اس جوان مرد نے مجھے ایک ہزار دینار پیش کئے اور فرمایا کہ میں بدعہدی نہیں کرتا۔ تو ایک دن عادل حقیقی کے سامنے پیش ہوگا وہ آپ سے بدلہ لے گا۔

(۳) حضرت بلالؓ بن رباح کا مالک کڑکتی دھوپ میں اسکو گرم ریت پر لٹا کر ایک بڑا سا پتھر ان کے سینے پر رکھ دیتا تھا۔ اور محمد صلعم کی نبوت سے انکار کر کے لات و عزےٰ کی عبادت پر آمادہ کرتا تھا۔ لیکن حضرت بلالؓ صبر و شکر سے احد! احد! ہی پکارتے رہتے۔

(۴) حضرت فکیہہؓ کا مالک ان کے پاؤں میں رسی ڈال کر گرم ریت پر گھسیٹتا اور گلا گھونٹتا۔ اس حالت میں وہ بیہوش ہو جاتے لوگوں کو خیال ہوتا کہ وہ مر گئے ہیں۔ لیکن آپ نے اتنی سخت مصیبت کے وقت بھی صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور راضی برضائے الہی رہے۔

(۵) خبابؓ بن ارث کا مالک اسے انگاروں پر پشت کے بل لٹاتا اور سینے پر خود کھڑا ہو جاتا تھا۔ یہانتک کہ پیٹھ کے خون سے انگارے بجھ جاتے تھے۔ مگر آپؓ اتنی سخت تکلیف میں بھی خدا کی یاد کو نہ چھوڑتے تھے۔

(۶) بنو مخزوم عمارؓ اور ان کے والدینؓ کو تپتی ریت پر لٹا دیتے تھے۔ یاسرؓ بیچارے اسی عذاب میں فوت ہو گئے۔ ان کی بیوی سمیہؓ کو ابوجہل نے خنجر مار کے شہید کر دیا۔ عمارؓ کے سینے پر آگ میں سرخ کیا ہوا پتھر رکھا جاتا۔ کبھی پانی میں غوطے دئے جاتے لیکن وہ ہمیشہ ذکر الہی میں مشغول رہے۔

جس طرح صراف سونے کو کسوٹی پر پرکھتا ہے اسی طرح قدرت بھی انسانوں کو تکالیف و مصائب کے ذریعہ پرکھتی ہے۔ جنھوں نے دکھ مصیبت کے وقت صبر کر لیا وہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں منظور ہو کر کھرے ثابت ہو جاتے ہیں۔ اور جنھوں نے بین اور واویلا مچایا ان کا ٹھکانا دوزخ ہے کہ وہ کھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام مقدس میں اور رسول صلعم نے اپنے فرمانوں میں صابر شخص کو بہت پسند فرمایا ہے اور عقبےٰ میں انھیں بہت اعلےٰ رتبہ ملنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

صابر لوگ اس دنیا میں بھی شادماں رہتے ہیں اور اس دنیا میں بھی ان کا ٹھکانا جنت الفردوس ہے۔ یہ دنیا ہمیشہ اپنی حالت

بدلتی رہتی ہے۔ لہٰذا میری بہنو اور بھائیو جہاں تک ہو سکے اپنے دل میں صبر کا مادہ کرو۔ اپنے معصوم بچوں کو بھی صبر کی عادت ڈالو تاکہ کسی دکھ اور مصیبت کے وقت انھیں کسی قسم کی بھی تکلیف نہ ہو اور صحابہؓ و صحابیاتؓ کرام کے نقشِ قدم پر چلکر دینُ دنیا میں فلاح و بہبود حاصل کرو۔

یادِ رفتگان

از محترمہ محمودہ بیگم بنت شیخ عبد الغنی صاحب لاہور

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیسا کیا
نہ ہو مرنا تو جینے کا مزہ کیا — غالب

جو عدم کو سدھار چکے ہیں بوڑھے نہیں ہوں گے۔
مگر ہم بوڑھے ہونے کے لئے زندہ ہیں۔ آخر کب تک ؟
وقت کا گزرنا ان کے لئے سوگوار نہیں ہے
موت کا خیال ان کے لئے سوہان نہیں ہے۔
وہ حیات جاوداں پا چکے ہیں دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو چکے ہیں
لیکن ہم ان کو یاد کر رہے ہیں۔ آخر کب تک ؟
وہ ہماری خوشیوں اور غموں میں شریک نہیں ہوتے۔
وہ اپنے گھروں میں دنیاوی نعمتوں سے مستفید نہیں ہوتے۔
وہ دنیا کی کلفتوں اور ہنگامہ خیزیوں سے رستگار ہو چکے ہیں۔
وہ سکھ کی نیند سو رہے ہیں مگر ہم جاگ رہے ہیں۔ آخر کب تک ؟
جن کے ساتھ ہماری امیدیں کبھی وابستہ تھیں۔
جو ہماری خوشیوں اور راحتوں کے مخزن تھے۔
مگر ہائے !! وہ اب آنکھوں سے اوجھل ہو چکے ہیں۔
اور ان کی یاد دلوں میں بس رہی ہے۔ آخر کب تک ؟
جب ہم بھی اسی طرح مر چکے ہوں گے ستارے آسمان پر اسی طرح چمکیں گے !
بے پایاں آسمانی فضا میں وہ اسی طرح ٹولیوں میں گھومتے رہیں گے۔
جیسا کہ اس وقت ستارے ہماری آنکھوں کے سامنے آسمان کی وسیع ظلمتوں میں درخشاں ہیں۔
تا قیامت وہ بدستور رہیں گے مگر ہم ؟
ہائے تو پھر چندروزہ زندگی پر کیوں اترانا !!!
شاید ہم بھول چکے ہیں :۔
كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ
صرف ہمارے نیک کام ہماری یادگار بن کر ہمارا نام قائم رکھیں گے اور كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

ادھار سے بچو

از جناب سید محمد افضل صاحب جنڈوی

روزمرہ کے واقعات بتاتے ہیں کہ شاید ہی کوئی ادھار کے مرض سے بچا ہوا ہو۔ گو زمانہ کے نشیب و فراز ہر ضرورتمند کو ادھار کے لئے مجبور بھی کر دیتے ہیں مگر بعض ایسی ضرورتیں بھی ہیں جن کی انسان بآسانی روک تھام کر کے ادھار کی بُری عادت سے بچ سکتا ہے۔

جو صاحب ادھار سودا سلف خریدنے کے عادی ہو جاتے ہیں وہ اپنی معمولی ضرورتوں کو نہ روکنے پر مجبور ہو جاتے ہیں رفتہ رفتہ یہ عادت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ باوجود اسکے ایک نہایت بری عادت جان لینے کے بھی چھوڑ نہیں سکتے۔ بالآخر نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ بہی کھاتہ میں بھی اس کا ادھار لکھنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

قصہ کوتاہ گھر کا کل اثاثہ نذر قرض ہو جاتا ہے۔ پڑوسیوں کی نظروں میں گر جاتا ہے۔ بدنامی کے باعث موت جس سے سب ڈرتے ہیں کی راہ دیکھتا ہے۔ اگر موت نہیں آتی تو خودکشی کر کے حرام موت کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔

میری والدہ صاحبہ جس نے مجھے نماز سکھائی۔ دیگر عبرت انگیز کہانیاں سنائیں اور نصیحت کرتیں کہ بیٹا! اگر تجھے موت یاد ہے تو ادھار سودا مت لو۔ اللہ تعالےٰ کا بے حد شکر ہے ادھار کی بدعادت سے بچے رہنے کی بدولت مجھے فضول خرچی کی بھی عادت نہیں پڑی یہی وجہ تھی کہ میں اپنے والدین کی معمولی آمدنی سے تعلیم کے مصارف پورے کرتا رہا۔

طلبہ وطالبات! تم بھی اس مرض سے پرہیز کرو۔

خدایا! ہم سب کو نیک خُو بنا اور راہِ ہدایت پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

رسالہ مسلمہ آپ ہی کا ہے اسکی اشاعت بڑھانا اپنی مدد آپ کرنا ہے۔

شکر پارے

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ایل بی گڑگانوہ

بادشاہ لڑکے: آج کل دنیا میں جتنے بادشاہ لڑکے ہیں اتنے کبھی نہیں ہوئے۔ دنیا کا سب سے چھوٹا بادشاہ فیصل سوم شاہ عراق ہے اس کی عمر تین سال ہے اس غریب کو کیا معلوم کہ سلطنت کیا چیز ہے اور خود وہ کیا ہے۔ اسکا باپ ایک حادثہ میں مرگیا اور وہ اچانک تخت پر بٹھا دیا گیا۔

یگوسلاویہ کا بادشاہ پیٹر دوم بھی ایک غم وحسرت کی تصویر ہے۔ کوئی یقین سے نہیں کہ سکتا کہ جب تک وہ اکیس (۲۱) سال کی عمر تک پہنچے بادشاہت اسکی ہمرکاب رہیگی یا نہیں اسکے ملک کی حالت ہی ایسی ہے کہ آئندہ کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے باپ نے قتل ہونے سے چند ماہ پہلے ایک وصیت کی تھی کہ اگر وہ مرجائے تو فلاں فلاں تین شخص اس کے بیٹے کی نیابت کریں۔ مارسیلز کی گلیوں میں شاہ الگزنڈر مارا گیا۔ اس وقت پیٹر انگلستان کے ایک مدرسہ میں پڑھتا تھا۔ اس کے باپ کی موت کی خبر معلوم ہوتے ہی پولیس کا ایک خاص دستہ اسکی حفاظت پر مامور کر دیا گیا۔ ہیڈ ماسٹر نے اسے یہ خبر نہیں سنائی۔ اسے رات کو آرام سے سونے دیا گیا۔ اگلے روز صبح کو اسے بتایا گیا اور اسی روز وہ اپنی دادی کے ہمراہ اپنے ملک کو روانہ ہوگیا۔

سیام کا لڑکا بادشاہ انندا بھی دل سوئٹزرلینڈ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ پیٹر کی طرح وہ بھی ۱۱ سال کی عمر میں بادشاہ بنا دیا گیا۔ اس کے چچا نے اپنی خوشی سے تخت چھوڑ دیا تو ملک والوں نے اسے اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔

مصر کا بادشاہ فاروق ۱۹ سال کا لائق نوجوان ہے۔ تخت پر بیٹھتے ہی اس نے اپنی عقلمندی اور ہوشیاری کے متعدد ثبوت دیئے ہیں۔

عجیب لوگ: ایک شخص کا جسم دنیا کے اور آدمیوں کے مقابلہ میں بالکل برعکس ہے۔ اسکا دل سیدھی طرف ہے۔ اس کے باوجود بالکل تندرست ہے اور ساری عمر میں وہ ایک دفعہ بھی بیمار نہیں ہوا۔

بعض آدمیوں کو اس غضب کی کھانسی ہوجایا کرتی ہے کہ دم نہیں لینے دیتی حتے کہ ان کا جسم اسقدر بیجان ہوجاتا ہے کہ وہ مر ہی جاتے ہیں بعض آدمی ہنستے ہنستے مرجاتے ہیں۔ فلوریڈا میں ایک کسان نے جو باتیں کرنا شروع کیں تو نیند میں بھی نہ بند ہوئیں۔ ۲۱۰ گھنٹے تک وہ برابر بولتا ہی رہا۔ جوں جوں وقت گذرتا گیا وہ کمزور ہوتا گیا اور بخار بھی تیز ہوتا چلا گیا لیکن اس کی باتیں بند نہ ہوئیں۔ ۱۸ دن باتیں کرتے گذر گئے کہ موت نے اس غریب کو اس مصیبت سے نجات دی۔

رومانیا میں ایک شخص ۱۹ برس سے نہیں سویا۔ ایک جگہ بم چلا اور وہ بیہوش ہو کے گر پڑا جب سے اس کی آنکھ ہی نہیں لگی۔ اس کے برعکس کناڈا کا ایک مزدور مارچ ۱۹۳۵ء میں جو سویا تو جون ۱۹۳۶ء میں آنکھیں کھولیں۔

سب سے بڑی فوج: دنیا بھر میں روس کے پاس

سب سے زیادہ فوج ہے اسکی حکومت میں ۸۴ قومیں آباد ہیں اور اگر ضرورت پڑے تو رات بھر میں ۱/۲ ۵ کروڑ سپاہی میدان جنگ میں کودنے کے لئے تیار ہو جائینگے۔ دنیا بھر میں محفوظ فوج یعنی وہ لوگ جو ضرورت پڑنے پر فوراً طلب کر لئے جائیں ورنہ اپنے کاموں میں لگے رہیں ۔ ۴۴۱۲۶۲۸ ہے روس کی فوج میں ... ۱۵۴۵ باقاعدہ سپاہی ہیں یعنی جو ہر وقت موجود رہتے ہیں اور کل تربیت یافتہ سپاہی ۱۹۴۹۰۰۰۰ ہیں۔ اسکے بعد اطالیہ کا نمبر آتا ہے جس کے پاس ۶۲۹۴۳۹۵ تربیت یافتہ سپاہی ہیں۔ انگریز پانچویں درجہ پر ہیں ان کے پاس صرف ۴۴۷۸۰ سپاہی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ اور کوسٹاریکا کے پاس سب سے کم فوج رہتی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے پاس صرف ۳۰۹ سپاہی اور کوسٹاریکا کے پاس ۳۰۷ سپاہی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کے پاس ۶۰ لاکھ محفوظ فوج بھی ہے۔

مکھی سے پاگل: ہنگری کا ایک معزز کسان شہد کی مکھیاں پالنے کا شوق رکھتا تھا مگر ان کی بدولت وہ پاگل خانہ پہنچ کے ابھی رہا ہوا ہے اس کی مکھیاں نکھٹو ثابت ہوئیں اور انھوں نے شہد جمع نہیں کیا۔ اس نے دونو چھتوں کی مکھیوں کو مرتبانوں میں بند کر کے ان کے منہ کاغذ سے باندھ دئے اور وہ انھیں لے کے بڈاپسٹ کے شہد کی مکھیوں کے محکمہ کو ریل میں چلا۔ مرتبان اس نے بیٹھنے کی جگہ کے نیچے رکھ لئے شائد مکھیوں کو اپنی کاہلی پر شرم آئی ہو گی۔ انھوں نے کاغذ پھاڑ کے کسان کی پتلون میں چڑھنا شروع کر دیا۔ درجہ میں چونکہ دو عورتیں بیٹھی تھیں اس لئے وہ اس جانکنی کو کچھ دیر برداشت کرتا رہا لیکن جب ضبط نہ آسکا تو ایک دم ان عورتوں سے چیخ کے کہا کہ تم درجہ سے فوراً نکل جاؤ۔ وہ ڈبے کے ملتے فوراً نکل گئیں۔ درجہ میں اکیلا رہ جانے پر اس نے اپنا پتلون اتارا اور کھڑکی سے باہر کر کے مکھیاں جھاڑنے لگا۔ پاس سے ڈاک گاڑی گزر رہی تھی جو اس کی حالت پر ترس کھا کے پتلون سمیت مکھیاں لیتی گئی۔ اس اثنا میں گارڈ وہاں آیا اور درجہ میں ایک بے پتلون کے آدمی کو چپ چاپ حرکتیں کرتے دیکھا تو فوراً دروازہ میں تالی لگا دی۔ بڈاپسٹ میں دو مضبوط آدمی داخل ہوئے۔ اُسے تو یہ کہا کہ ہم تمھارے لئے پتلون کا ناپ لیتے ہیں مگر لپک کے انھوں نے اس کی مشکیں کس دیں اور اسے پاگل خانے پہنچا دیا۔ سب کو یہی خیال ہوا کہ وہ پاگل ہے۔ وہاں آخر طبی معائنہ کے بعد راز کھلا کہ خرابی اس کے دماغ میں نہیں تھی بلکہ پتلون کی بدولت تھی۔

بھورے اور کنکے: انگلستان میں ایک ایکٹر کو ایسا کمال حاصل تھا کہ وہ آدھے چہرے سے ہنس لیتا تھا اور آدھے سے ڈاڑھیں مار مار کے رو سکتا تھا۔ اس کی دو سو بیسویں سالگرہ منائی گئی ہے اس کا نام ڈیوڈ گیرک تھا۔

ایک انگریز مورخ ہنری طامس بکل سنہ ۱۸۲۱ء میں پیدا ہوا تھا۔ اور ۴۰ سال کی عمر میں سنہ ۱۸۶۲ء میں مر گیا۔ اس نے اتنی سی عمر میں ہر قسم کے مضمون پر ۲۱ ہزار کتابیں پڑھ پڑھ کے ذہن نشین کر لی تھیں یہ کتابیں ۱۹ مختلف زبانوں میں لکھی ہوئی تھیں۔

برطانیہ کے اسی ہزار آدمی ڈاکخانہ میں اپنے جمع شدہ روپیہ کو بھول گئے۔ بعضوں کے نام سینکڑوں پونڈ جمع ہیں اور بعضوں کے کھاتہ میں چند شلنگ ہی ہیں محکمہ ان لوگوں کا پتہ چلا رہا ہے۔ ہر سال ان رقموں سود حساب میں جمع کیا جا رہا ہے۔ بعض رقمیں اصل سے دگنی ہو گئی ہیں۔

واٹرلو (آئی اووا امریکہ) میں ایک باشندے نے سگار کے بکس

پر سے گر کے خودکشی کر لی۔

ایمسٹرڈم میں ایک لڑکی نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد سوچا کہ ایسا بنک قائم کرنا چاہیئے جو عورتیں ہی چلائیں اور اس کا کام عورتوں کے سرمایہ ہی سے ہو۔ چنانچہ اس نے ایک بنک قائم کیا جو خوب چل رہا ہے۔ بنک والے عورتوں کو ان کی پونجی کے متعلق مناسب مشورہ دیتے ہیں کہ مرد عورت کے مفاد کو سمجھتے ہی نہیں۔

ڈھومی (افریقہ) میں بادشاہ کا یہ فرض خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ۲۴ گھنٹے رعایا کی پاسبانی کرے۔ چونکہ کوئی آدمی ۲۴ گھنٹے جاگ نہیں سکتا اسلئے ان کے دو بادشاہ ہوتے ہیں۔ ایک دن کا اور ایک رات کا۔

امریکہ میں ایک شخص نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جو گرمیوں میں سورج کی گرمی کو قید کر کے جمع کرتا رہے گا تاکہ سردیوں میں اس سے حرارت پہنچانے کا کام لیا جاسکے۔

ایک ایسی دھات تیار کی جارہی ہے جس سے ایسے ہوائی جہاز بنائے جائینگے جو چار سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑا کریں گے۔

دس سال میں ایک ایسا آلہ ایجاد ہو جائے گا جو ہر شخص کی جیب میں ہوگا اور وہ دنیا کے آخری سرے تک بات کرسکے گا۔

گھڑیال تین سو برس کی عمر تک زندہ رہتا ہے۔

دنیا میں گلاب کے پھولوں کی قسمیں چار ہزار سے زیادہ ہیں۔

پانچ برس ہوئے ایک شخص سڈنی کے شفاخانہ میں لایا گیا۔ اسکے ساتھ ساتھ اس کا کتا تھا۔ شفاخانہ کے باہر وہ اپنے آقا کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ اس کا مالک شفاخانہ میں جاتے ہی مرگیا مگر کتا برابر دروازہ پر اُس کا منتظر ہے۔ شفاخانہ کا نوکر اسے روٹی کھلا جاتا ہے۔ اُس کے سوا وہ کسی اور کو پاس آنے نہیں دیتا۔

مچھلی جیسی کی ایک نہایت نفیس قسم کے متعلق معلوم کیا گیا ہے کہ اس میں ۴۴ فیصدی حصہ جانوروں کی ہڈیوں کی راکھ ہے۔

سگھڑ سہیلی

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے، ایل ایل بی وکیل

پھرنے کی ورزش

چلنا پھرنا اچھی ورزش ہے بشرطیکہ تمہیں یہ خیال رہے کہ تم ورزش کیلئے چل پھر رہے ہو۔ سیر کھلے میدان میں ہونی چاہیئے۔ خیالات عمدہ ہوں اور چال چلن میں چستی ہو۔ ورزش سے پٹھوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور وہ طاقتور ہوجاتے ہیں۔ اسلئے لباس ایسا ہونا چاہیئے کہ بدن کا ہر پٹھا حرکت کرسکے اور اسے کسی قسم کی رکاوٹ نہ محسوس ہو۔ جسم سیدھا اور تان کے رکھا جائے اور سیر اتنی نہ کی جائے کہ تم تھک جاؤ۔ سیر کے معنی تھکن نہیں ہیں۔ آہستہ آہستہ چلنا اور راستہ بھر باتیں کرتے رہنا ورزش کی سیر نہیں کہلا سکتی۔ اس سے تنفس پر کچھ بھی زور نہیں پڑتا۔ نہ اس سے سینہ پھیلتا ہے اور نہ اعضا میں طاقت آتی ہے۔

ہردلعزیزی کے راز

(۱) سوچو زیادہ۔ بولو کم۔ ہلکی اور اثر کرنے والی آواز کی عادت ڈالو۔ اس کا اثر نہیں ہوا کرتا کہ تم نے کیا کچھ کہا بلکہ اس کا ہوتا ہے کہ تم نے کس طریقہ سے کہا۔

(۲) وعدے کم کرو اور جب کرو انہیں پورا کرو۔ اس سے کچھ ہی تکلیف اور نقصان کیوں نہ ہو۔

(۳) اچھے کام کی تعریف کرو۔ خواہ وہ کوئی کرے۔ اگر نکتہ چینی کی ضرورت ہو تو کینہ سے نہ کرو بلکہ فائدہ پہنچانے کی نیت سے کرو۔

(۴) دوسروں کے کام سے دلچسپی لو۔ انکے مشاغل انکی خیر خواہی انکے گھروں اور رشتہ داروں سے دلچسپی پیدا کرو۔ جس کسی سے ملو خواہ وہ کتنے ہی کم درجہ کا ہو اُسکے دل میں یہ خیال بیٹھ جانا چاہیئے کہ تم نے اسکی عزت و وقعت کی۔

(۵) ہنسی خوشی رہو۔ اپنی تکالیف پریشانیاں اور دل شکنیاں ہنسی کے پردہ میں چھپالو۔

(۶) بحث والی بات کے متعلق اپنا دل کھلا رکھو سخ بحثی نہ کرو۔ دلیل سے بات کرو۔ یہ بڑوں کی نشانی ہے کہ وہ اتفاق رائے نہیں کرتے پھر بھی دوست رہتے ہیں۔

(۷) زیادہ گوئی سے بچو کسی کے متعلق نیک بات کے سوا کچھ نہ کہو۔

(۸) دوسروں کے محسوسات کا خاص خیال رکھو۔ کسی کا مذاق اُڑا کے دل خوش کرنا اچھا نہیں اور تمہیں معلوم بھی نہ ہوگا اور بات دوسرے کا دل دُکھا جائے گی۔

(۹) دوسرے تمہارے متعلق بُری بات کہیں تو توجہ نہ کرو۔ اس طرح رہو کہ دوسروں کو خود ہی اُس پر یقین نہ آئے۔

(۱۰) اپنے حقوق کے لئے زیادہ بے چین نہ رہو۔ اپنا کام کئے جاؤ صبر کرو اور دل خوش رکھو۔ خودی کو بھول جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ انعام جلدی ہی مل جائے گا۔

طبعی عمر کے راز

دنیا کا کروڑپتی جون راک فیلر دو آرزوئیں لے کر دنیا میں داخل ہوا۔ ایک یہ کہ روپیہ خوب کماؤنگا دوسرے یہ کہ سو برس کی عمر حاصل کرونگا۔ بلاشبہ وہ دنیا کا مالدار ترین شخص ہوگیا مگر اپنی دوسری آرزو تین سال کی کمی کی وجہ سے پورا نہ کرسکا یعنی ۹۷ سال کا ہو کے مرا۔ ایک لحاظ سے اس کی یہ آرزو بھی پوری ہوگئی۔ جب وہ لاکھوں روپیہ کا مالک ہوگیا اُسے ذرا تعجب نہ ہوتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ یہ تو میرے دستور العمل کا جزو ہے۔ زیادہ عمر حاصل کرنے کی آرزو پوری کرنے کے لئے اس نے صحت کے دس اصول قائم کئے تھے:۔

(۱) زندگی کاروبار اور بیرونی دنیا سے دلچسپی ذرا بھی کم نہ ہونے دو۔

(۲) تھوڑا تھوڑا کھاؤ اور باقاعدہ وقت پر کھایا کرو۔

(۳) ورزش کثرت سے کرو مگر اتنی نہیں کہ تھک جاؤ۔

(۴) نیند پوری لیا کرو۔

(۵) فکروں سے اپنے آپ کو پریشان نہ ہونے دو یعنی مزاج میں چڑچڑاہٹ مطلق نہ آنے دو۔

(۶) روزمرہ کا ایک دستور العمل بناؤ اور اس پر قائم رہو۔

(۷) دھوپ کافی مقدار میں کھالیا کرو۔

(۸) جتنا طبیعت کے لئے موافق ہو دودھ پی لیا کرو۔

(۹) اپنے طبیب کے مشورہ پر بے دریغ عمل کیا کرو۔ اور اس سے ملتے رہو۔

(۱۰) اعتدال سے آگے نہ بڑھو کوئی کام ہو میانہ روی اختیار کرو۔

دانتوں کی حفاظت

عمدہ دانتوں کے جو فائدے ہیں انہیں اگر کوئی بیان کرے تو وہ مبالغہ نہ ہوگا۔ خراب اور ٹوٹے پھوٹے دانت بھولے سوچے سمجھے

اچھی صحت کے دشمن ہیں۔ معدہ کی خرابیاں دانتوں کی بدولت ہوا کرتی ہیں۔ دانت خراب ہونے کی وجہ سے کھانا اچھی طرح نہیں چبایا جاتا۔ جو کھانا کم چبا ہوا معدہ میں جاتا ہے ہاضمہ کا ابتدائی جزو اس سے غائب ہوتا ہے۔ منہ کا لعاب جو ہر لقمہ کے ساتھ چباتے وقت خوب مل جل کے معدہ میں جاتا ہے نشاستہ دار غذا اس کو بہت جلد کیمیائی ترکیب سے حل کر دیتا ہے اور کم چبا ہوا کھانا گھر کے بنائے ہوئے بھدے کیک کی طرح معدہ میں رکھا رہتا ہے۔ اس کیک کا باطن اچھی طرح پکا ہوا نہیں ہوتا۔

دانت اچھے نہ ہوں تو ہر منٹ لاکھوں جراثیم اور ان کے زہر اندر جاتے ہیں۔ یہ صحت کے لئے بہت بُرا ہے کیونکہ جسم کی طاقت کا بہت سا حصہ ان سے کشمکش میں ضائع چلا جاتا ہے۔ گٹھیا وغیرہ اسی وجہ سے آجکل عام ہے۔ ڈاکٹر سے مل کے مشورہ کرتے رہنا چاہئے۔ یہ خطرناک بات ہے کہ ایک ایک دانت کے گرنے کا انتظار کیا جائے۔ گو اس وقت تمہارا کچھ روپیہ بچ جائے گا مگر صحت بھی برباد ہو چکے گی۔

چٹکلے نمک آرام و حسن کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ چونکہ یہ عام چیز ہے اس لئے ہم اسکی طرف توجہ نہیں کرتے۔ جن کی آنکھیں جلد تھک جاتی ہوں انہیں چاہئے کہ ٹھنڈے پانی کے گلاس میں آدھی چمچہ نمک ڈال کے گھول لیں اور روئی کے پھاہے اس میں بھگو بھگو کے پپوٹوں پر رکھیں۔ بیس منٹ تک اس حالت میں آنکھیں بند کئے لیٹے رہو۔ بڑا آرام و سکون حاصل ہوگا۔ آنکھوں کی تھکن جاتی رہیگی۔

بیٹھنے کے مقابلہ میں کھڑے ہونے میں عورت کی خوبصورتی پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ بیٹھنے میں آرام معلوم ہوتا ہے اس کی وجہ سے بدن ڈھیلا ڈھالا رہنے سے خراب ہو جاتا ہے۔ کھڑے ہوئے آدمی کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اُسے ابھی کچھ کام کرنا ہے اس خیال سے بدن میں چستی رہتی ہے اور یہی مستعدی بدن کو خوبصورت کرتی ہے۔

گرم پانی میں نمک کی ایک چٹکی ملا کے غرغرہ کریں۔ گلا خراب ہو دُکھتا ہو اس سے آرام آجائے گا۔ جنھیں مستقل زکام رہتا ہو۔ ہتھیلی میں نمک کا پانی لے کر ناک میں چڑھائیں۔ اسی طرح آدھا گلاس چڑھا جائیں کام جاتا رہیگا۔

گرم پانی میں مٹھی بھر نمک ڈال کے گھول لیں۔ اُس میں تھکے ہوئے دُکھتے پاؤں ڈبوئیں۔ آرام آجائے گا۔ ٹخنے کمزور ہوں تو ٹھنڈے پانی میں ڈال کے باقاعدہ دھوتے رہنے سے انہیں فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ سمندر کے پانی میں چلنا اسی لئے مفید ہے۔

سیب چھیل کے ٹھنڈے پانی میں ڈال دیں۔ اس پانی میں لیموں کا تھوڑا سا رس ملا لیں سیبوں کا رنگ خراب نہ ہوگا ورنہ چھلے ہوئے کچھ دیر پڑے رہنے سے ان کا رنگ ماند پڑ جایا کرتا ہے۔

باریک کپڑے کو سینے سے پہلے اس کے نیچے باریک سفید کاغذ رکھ کے بخیہ کریں۔ مشین اسے سکیڑ نہ سکے گی۔ بخیہ صاف آئے گی۔ بعد میں کاغذ نوچ دیں۔

بزمِ مسلمہ

میرے چہرے پر کیل نکل آئے تھے جس جگہ سے کیل نکلتا تھا وہاں سیاہ داغ پڑ جاتے تھے۔ اگست ۱۹۵۹ء کے مسلمہ میں ایک بہن صاحبہ نے لکھا تھا کہ چھائیاں دور کرنیکے واسطے کاربولک گلیسرین سوپ کو استعمال میں لائیں جس کو برابر استعمال میں لا رہی ہوں مگر کوئی فائدہ معلوم

نہیں ہوتا مسلمہ بہنوں سے درخواست ہے کہ کسی آزمودہ نسخہ یا دوائی سے بذریعہ مسلمہ مطلع کریں۔ میں نے اپنی بہن کے جہیز میں دینے کے واسطے پلنگ کی چادر تیار کرنی ہے۔ مجھے چند اشعار کی ضرورت ہے۔ کوئی بہن جلدی بھیجکر شکریہ کا موقع دیں۔ اقبال جہاں ڈپو سرگودھا شیخ فضل دین معرفت کوٹھی نمبر ۳ گھوڑا ڈاکٹر میجر بیری صاحب۔

ف ہ جی این امرتسر نمبر ۳۴۲۶ نے کیلوں کا نسخہ طلب کیا ہے سو میں ان کی خدمت میں ایک بہت مجرب نسخہ پیش کرتی ہوں استعمال کرنیکے بعد مجھے اطلاع دیں۔ نسخہ یہ ہے:۔ (ہوالشافی) پوست زنگترہ ۲ تولہ ہلدی ۶ ماشہ۔ چھڑ بیلا ۶ ماشہ۔ مغز بادام ۶ ماشہ۔ کتھہ سفید ایک تولہ کوٹ کر گندم کا میدہ ۲ تولہ ملاکر روغن چنبیلی ایک تولہ ڈال کر کے تھوڑے سے پانی میں گھول کر روزانہ رات کو سوتے وقت ملا کریں۔ صبح کو نیم کے صابن سے دھوئیں۔ قطب زادی حسن زمانی۔ ہانسی ضلع حصار۔

مکرر عرض ہے کہ رسالہ مسلمہ جلد ۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۲۹ ایک بہن کی طرف سے فرمائش نکلی تھی کہ میرے چہرے پر چھوٹے تل ہیں کسی بہن کو اسکی دوائی معلوم ہو تو اطلاع دیں۔ اس بارہ میں عرض کہ اگر کسی بہن نے اس امر کی اطلاع دی ہو تو مہربانی فرماکر ہمیں بھی تحریر فرمائی جائے ممنون ہوں گا۔ اگر کسی رسالہ میں یہ دوائی نکلی ہو تو وہ رسالہ ہی قیمت پر روانہ فرمایا جائے۔ فقط۔

راقم محمد رمضان

میرا بچہ جو ۲ برس سال کی عمر کا ہے وہ ایک عرصہ سے بیمار تھا۔ میں نے اس کے علاج پر سینکڑوں روپے صرف کئے لیکن ایک شکایت جو کہ اس کو تھی وہ نہ گئی یعنی کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا۔ سہ پہر کو حرارت بھی ہو جاتی تھی۔ سر میں درد معمولی کبھی زیادہ اور بھوک بالکل نہیں لگتی تھی اور جو کچھ بھی کھالیتا تھا تو وہ ہضم نہیں کرسکتا تھا ہمیشہ دست رہتا تھا کمزوری بھی ظاہر ہے لیکن ایک دوا جو کہ نجیب آباد کیمیکل اسٹور سے ملتی ہے جس کا نام "تریاق اعظم شکم معدہ و جگر" ہے واقعی وہ اسکے لئے تریاق ثابت ہوئی اس دوا کا ذکر میری ایک بہن نے مجھ سے سہارنپور میں کیا اور بہت تعریف کی پہلے تو میں نے خیال کیا کہ یونہی کوئی دوا ہوگی۔ مگر انکے اصرار پر میں نے منگا کر اپنے بچہ کو کھلائی۔ ۱۵ یوم میں تندرست ہوگیا۔ اب اس کو پیٹ کی کوئی شکایت نہیں ہے۔ بہت دل خوش ہوا کہ جس چیز کی مجھکو ضرورت تھی وہ میرے اپنے ہی وطن میں موجود تھی اور میں شہر در شہر کی ٹھوکر کھاتی پھرتی رہی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا بچہ تو تندرست ہوگیا۔ اب میں اس کو بزم مسلمہ میں دیکھنا چاہتی ہوں تاکہ میرے دوسرے بھائی بہن بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ صرف ۱ روپیہ ۱۵ یوم کی قیمت ہے لیکن باہر کے لوگوں کو محصول ڈاک ادا کرنا پڑیگا۔ ملنے کا پتہ: منیجر صاحب نجیب آباد کیمیکل اسٹور۔ قاسمی بازار۔ دیوبند ضلع سہارنپور سے طلب فرمائیں۔ ہمشیرہ سید مظفر علی

دلی رنج و افسوس کیساتھ مطلع کرتی ہوں کہ رمضان شریف میں ۹ تاریخ کو نواب صاحب دوجانہ کی سالگرہ ہوئی اور عین عید کے روز بوقت شب ۱۱ یوم کی بیماری کے بعد غمزدہ دادی اور والدین اور سب کو روتا چھوڑ کر دنیا سے سدھارے جبکہ عید کے چاند میں شاہی سالگرہ ہونیوالی تھی۔ افسوس بیگم صاحبہ اور نواب صاحب کو انتہائی صدمہ ہے دعا کیجئے کہ خدا نواب صاحب اس کا نعم البدل دے اور بیگم صاحبہ یعنی والدہ نواب صاحب کا یہ صدمہ دور ہو اور وہ بیٹے کو آباد و شاد دیکھیں تمام ریاست میں غم و افسوس پھیلا ہوا ہے۔ بحرکلہ والدہ محبوب احمد ریاست دوجانہ۔ (ادارہ مسلمہ ریاست دوجانہ سے دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے)

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلم" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے:۔

نام	تعداد	نام	تعداد
جناب جہانگیر حسین صاحب برو والہ سیداں	۱	جناب محمد اسمٰعیل صاحب میرٹھ	۱
جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب بستی نو	۱	محترمہ سروری خانم صاحبہ درجہ سوم مدرسۃ البنات	۱
محترمہ طاہرہ خانم صاحبہ بستی بابا خیل	۱	محترمہ بیگم صاحبہ جناب نصرت اللہ شیخ صاحب راولپنڈی	۱

حسابات انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر بابت ماہ اکتوبر، نومبر و دسمبر ۱۹۳۹ء

نام	اکتوبر	نومبر	دسمبر	نام	اکتوبر	نومبر	دسمبر
محترمہ شہزادہ بیگم صاحبہ اہلیہ جناب عنایت اللہ صاحب بی اے	۱/-/-	۳/-/-	-	جناب فضل کریم صاحب چشتی وکیل	-	۱/-/-	۱/-/-
جناب حافظ عبدالرزاق صاحب دفتر ریلوے بورڈ شملہ نئی دہلی	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	جناب شیخ عبداللطیف صاحب ریکارڈ کیپر سشن کورٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۸/-
جناب منشی محمد خلیل صاحب " "	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	جناب چوہدری غلام جیلانی صاحب ناظر کمشنرز آفس	-	-/۴/-	-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنرز آفس	-/۸/- دو ماہ	-/۴/-	-/۴/-	جناب چوہدری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ "	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو غلام محی الدین صاحب کلرک سنٹرل کوآپریٹو بینک	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	جناب شیخ بشیر احمد صاحب سٹینوگرافر دفتر انسپکٹر آف سکولز	-/۱۲/- ۳ ماہ	-/۴/-	-
جناب مفتی فخر الدین صاحب ای۔ اے۔ سی صاحب ڈپٹی کمشنر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-	جناب مولانا محمد امین صاحب عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب شیخ حبیب الٰہی صاحب کلرک آف دی کورٹ سینئر سب جج	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	جناب ماسٹر عبدالرحیم صاحب بی اے ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو فیروز الدین صاحب پوسٹل کلرک جالندھر شہر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-	جناب چوہدری رحمت علی صاحب سینئر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول	-	-/۸/-	-
جناب بابو رشید احمد صاحب " "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	جناب بابو غلام محمد صاحب ڈسٹرکٹ ناظر کچہری صدر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب بابو عبدالحق صاحب " "	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-	جناب بابو نیاز علی صاحب سب پوسٹ ماسٹر بازار نو ہریاں	۲/-/- دو ماہ	۱/-/-	۱/-/-
جناب سید محمد لطیف صاحب پوسٹ ماسٹر "	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	جناب مستری مولا بخش صاحب ڈرافٹسمین کچہری صدر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب منشی نذیر حسین صاحب اہلمد کچہری منصفی "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	جناب میاں حسام الدین صاحب صدر قانونگو کچہری صدر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چوہدری شاہ ولی صاحب انگلش کلرک سشن کورٹ "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	جناب بابو مستجاب حسین صاحب کلرک دفتر سب رجسٹرار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مرزا فیض اللہ بیگ صاحب ریڈر سشن جج	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	جناب بابو ابو الحبیب صاحب نیلے محل	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-

نام	۱	۲	۳
جناب بابو سردار علی صاحب تہ بازاری انسپکٹر میونسپل کمیٹی	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چوہدری نبی احمد صاحب سٹینوگرافر دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب خان نیاز محمد خانصاحب اکوئنٹنٹ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب میاں شیر بہادر خانصاحب انسپکٹر انڈسٹریل کو آپریٹو سوسائٹیز	۱/-/-	۱/-/-	-
جناب حکیم محمد شاہنواز صاحب محلہ سیداں	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب چوہدری شاہ محمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب منشی محمد شریف صاحب محلہ سراج گنج	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب شیخ محمد عبدالرحمن صاحب عاقل پوسٹماسٹر چھاؤنی جالندھر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب خان محمد عمر خانصاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب ملک غلام دستگیر صاحب کیمپ کلرک انسپکٹر انڈسٹریل کو آپریٹو سوسائٹیز	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب شیخ رحیم بخش صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس رستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چوہدری غلام احمد صاحب شیر فروش	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بابو محمد حسین صاحب ماہر فن عمارات و نقشہ جات	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بابو ضیاء الحق صاحب پکا باغ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بابو نذیر الحسن صاحب انصاری کلرک دفتر سول سرجن صاحب	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب ڈاکٹر سید محمد رشید صاحب عباسی سب اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب خان صاحب محمد اکبر خان صاحب بی اے ایل ایل بی پبلک پراسیکیوٹر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب منیجر صاحب جنرل برقی پریس (دو ماہ)	-	۲/-/-	۲/-/- (دو ماہ)
محترمہ حمیرا خانم صاحبہ رئیسہ ارستہ البنات	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
جناب شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار فاروق گنج لاہور	-	۲/-/-	-
جناب شیخ محمد اشفاق علی صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب منشی غلام محمد صاحب وثیقہ نویس کچہری صدر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب میاں ولی بہادر صاحب سوداگر چرم ریلوے روڈ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-

نام	۱	۲	۳
جناب حکیم عبدالرحیم صاحب بازار پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب کیپٹن پنشنر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چوہدری محمد بشیر صاحب کلرک دفتر انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مولوی محمد یعقوب محمد ابراہیم صاحبان	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب پیر عبدالرشید صاحب پوسٹل کلرک جالندھر چھاؤنی	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ڈاکٹر چوہدری رحیم بخش صاحب ملتان شہر	-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو محمد اسماعیل صاحب محلہ کھولارائے	-	-/۸/-	-/۸/-
جناب میاں عبدالکریم عبداللطیف صاحبان سوداگران چرم ریلوے روڈ	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
جناب مستری محمد حسین صاحب محلہ باغ شیخ کرم بخش	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب چوہدری عبدالکریم صاحب مٹھائی فروش چوک سوداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب شیخ نذیر احمد صاحب دکاندار رینک بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ملک عبدالغفور چوہدری عبدالشکور صاحبان	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ملک محمد امین صاحب	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مہر نور محمد صاحب کوٹ فضل کریم خاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب منشی فضل محمد صاحب موضع بوٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب میاں محمد علی صاحب "دلفزا" جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ڈاکٹر سید عبدالودود صاحب ایم بی بی ایس سدارہ سیال	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
جناب ماسٹر میراں بخش صاحب ٹیچر ایم بی پرائمری سکول	-	-/۴/-	-/۴/-
جناب خان بشیر احمد خانصاحب ٹکٹ کلکٹر ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	-	۱/-/- (دو ماہ)	-/۸/-
جناب بابو نظام الدین صاحب ٹرین کلرک ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ڈاکٹر چوہدری بدرالدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نکودر	-	۱/-/-	۱/-/-
جناب طالب حسین صاحب سوداگر چوب عمارتی ریلوے روڈ	-/۵/-	-/۵/-	-
عالیجناب نواب فخر یار جنگ بہادر فنانس ممبر حیدرآباد دکن	۵/-/-	۵/-/-	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر عبدالمجید خانصاحب رئیس بستی بلال خیل	-	۵/-/- (دو ماہ)	۱/-/-

نام			
جناب بابو عبدالعزیز صاحب کلرک سنٹرل کوآپریٹو بنک	-	۔/۴/۔	۔/۸/۔
۱۔ جناب سید انور علی شاہ صاحب ڈی آئی سکولز سبی بلوچستان	-	۱/۔/۔	۱/۔/۔
جناب منیجر صاحب جنرل میڈیکل سٹور بازار شیخاں	۔/۴/۔	۔/۴/۔	۔/۴/۔
جناب خان محمد اسحاق خانصاحب بستی شیخ	۱/۔/۔	۱/۔/۔	۱/۔/۔
جناب مولوی محمد خلیل صاحب دکاندار اناری بازار	۔/۴/۔	۔/۴/۔	۔/۴/۔
جناب خواجہ محمد اسماعیل صاحب سوداگر چرم بستی نو	۔/۸/۔	۔/۸/۔	۔/۸/۔
جناب چودھری پیر بخش صاحب گرداور قانونگو	۔/۴/۔	۔/۴/۔	۔/۴/۔
جناب مستری نیاز محمد محمد حسین صاحبان محلہ پکا باغ	۔/۴/۔	۔/۴/۔	۔/۴/۔
جناب ماسٹر نذیر احمد صاحب بٹ چوک امام ناصر الدین صاحب رح	۔/۴/۔	۔/۴/۔	۔/۴/۔
جناب حاجی بابو مہر علی احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹس اناری بازار	۱/۔/۔	۱/۔/۔	۱/۔/۔
جناب چودھری امام الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ ″	۔/۴/۔	۔/۴/۔	۔/۴/۔
جناب مستری عبدالرحیم صاحب انجن شیڈ	-	۔/۴/۔	-
جناب مستری الٰہ بخش صاحب ″	۔/۴/۔	۔/۴/۔	۔/۴/۔
جناب مستری محمد الدین صاحب ″	۔/۸/۔	۔/۴/۔	۔/۸/۔
جناب خان محمد احمد خاں صاحب ذاکر	۔/۴/۔	۔/۴/۔	۔/۴/۔
جناب مولوی بدر الدین صاحب موضع گرمہا	۔/۴/۔	۔/۴/۔	۔/۴/۔
جناب بابو عبدالرحیم صاحب کلرک ریلوے اسٹیشن جالندھر شہر	۔/۴/۔	۔/۴/۔	۔/۴/۔
جناب بابو غلام محمد صاحب نظامی پنشنر	۔/۴/۔	۔/۴/۔	۔/۴/۔
جناب خان عبداللطیف خانصاحب نمس اعظم پکا باغ	۱/۔/۔	۱/۔/۔	۱/۔/۔
جناب حکیم رحمت علی صاحب قریشی دروازہ سیداں	۔/۸/۔	۔/۸/۔	-
جناب شیخ محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ	۲/۔/۔	۲/۔/۔	۱/۔/۔
جناب شیخ جان محمد صاحب منیجر سوس واچ کمپنی رینک بازار	۔/۸/۔	۔/۸/۔	۔/۸/۔
جناب مولوی الطاف الرحمن صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس حویلی دانشمنداں	۱/۔/۔	۱/۔/۔	۱/۔/۔
محترمہ بیگم صاحبہ خان فرید الدین خانصاحب بابت ماہ ستمبر	۲/۔/۔	-	-

نام			
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی جمال الدین صاحب محلہ سراج گنج	سہ ماہ ۔/۔/۹	-	۲/۔/۔
جناب منشی سردار محمد صاحب کاتب	۔/۴/۔	-	-
جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب فاروقی ایم بی بی ایس	۱/۔/۔	-	-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبداللطیف صاحب اینز سب جج منٹگمری	۱/۔/۔	-	-
جناب خواجہ عبدالرحمن صاحب سوداگر چرم بستی نو	۔/۸/۔	-	-
جناب بابو محمد الدین صاحب چشتی فوٹو گرافر رینک بازار	۔/۴/۔	-	-
جناب حافظ فضل محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ملٹری اکونٹس دہلی	۱/۔/۔	-	چار ماہ ۴/۔/۔
جناب قاضی محمد اشرف صاحب کلرک دفتر ملٹری اکونٹنٹ جنرل دہلی	دو ماہ ۱/۔/۔	-	سہ ماہ ۱/۸/۔
جناب مسٹر غلام حسین صاحب ″ ″ ″	دو ماہ ۱/۔/۔	-	-
جناب چودھری سعد الدین صاحب ″ ″ ″	دو ماہ ۔/۔/۱	-	-
جناب ملک ظہور احمد صاحب ″ ″ ″	دو ماہ ۱/۔/۔	-	۔/۸/۔
جناب خواجہ غلام محمد صاحب ″ ″ ″	دو ماہ ۔/۸/۔	-	-
جناب چودھری عبدالرحمن احسن صاحب ″ ″ ″	دو ماہ ۔/۸/۔	-	-
جناب چودھری عبدالغفور احمد صاحب ″ ″ ″	دو ماہ ۱/۲/۔	-	-
جناب شیخ نیک محمد صاحب ″ ″ ″	دو ماہ ۔/۸/۔	-	دو ماہ ۔/۸/۔
ایک طالب علم بہن از بدوملہی سیالکوٹ	۱/۔/۔	-	-
جناب ماسٹر بشیر احمد صاحب خاکسار ایم بی پرائمری سکول	-	-	۔/۴/۔
جناب اسد اللہ خانصاحب بستی نو بابت ۱۰ ماہ لغایت فروری ۱۹۴۰ء	-	-	۲/۸/۔
جناب مستری قطب الدین صاحب انجن شیڈ	-	-	۔/۴/۔
جناب شیخ احمد صاحب چندہ واجب الادا ۸ ماہ گذشتہ	-	-	۸/۔/۔
جناب خانبہادر شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر جالندھر شہر (از مئی تا اکتوبر ۱۹۳۹ء)	-	-	۳۰/۔/۔
جناب غلام محی الدین صاحب سکول ماسٹر کسووال ضلع منٹگمری (از دسمبر ۱۹۳۹ء تا مارچ ۱۹۴۰ء)	-	-	۱/۔/۔
میزان کل	۶۶/۱۴/۔	۸۶/۶/۔	۱۱۳/۱۲/۸

گوشوارہ مداخل و مخارج انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر بابت ماہ اکتوبر، نومبر و دسمبر ۱۹۳۹ء

آمدنی

مد	روپے	آنے	پائی
آمدنی سہ ماہی سوم	۱۶۹۹۶	۱۲	۵
بقایا سہ ماہی دوم	۳۷۶۳	۱	½
میزان کل	۲۰۷۵۹	۱۳	۵½
زرِ ضمانت بمد امانت بماہ اکتوبر ۳۰/-/- ، ؍؍ ؍؍ ؍؍ نومبر ۱۶۰/-/- ، ؍؍ ؍؍ ؍؍ دسمبر ۶۰/-/-	۲۵۰	۰	۰
امانت کھاتہ بماہ اکتوبر ۴۰/-/- ، ؍؍ ؍؍ نومبر ۷۹/۸/- ، ؍؍ ؍؍ دسمبر ۱۴۱/۱/-	۲۶۰	۹	۰
میزان کل	۲۱۲۷۰	۶	۵½

خرچ

مد	روپے	آنے	پائی
اخراجات سہ ماہی سوم	۶۹۶۲	۹	۲
واپسی زرِ ضمانت ماہ اکتوبر ۲۰/-/- ، ؍؍ ؍؍ نومبر ۶۰/-/- ، ؍؍ ؍؍ دسمبر ۵۰/-/-	۱۳۰	۰	۰
؍؍ امانت کھاتہ ماہ اکتوبر ۷۰/-/- ، ؍؍ ؍؍ ؍؍ نومبر ۱۱۹/۸/- ، ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۰۰۰/-/- ، ؍؍ ؍؍ دسمبر ۱۴۱/۱/-	۱۳۳۰	۹	۰
بقایا حال	۱۲۸۴۷	۴	۳½
میزان کل	۲۱۲۷۰	۶	۵½

نورالدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب)

اللہ کو قرضِ حسنہ

عطیات ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء

نام	رقم
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ حصار۔	۲/-/-
جناب ماسٹر غلام نبی صاحب بی۔اے (آنرز) بی۔ٹی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول (بخوشی صحت یابی خود)	۵۰/-/-

بتوسط سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی زنانہ سالانہ جلسہ

چندہ ممبران استقبالیہ کمیٹی

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ محمد شریف صاحب وکیل۔	۷۴/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ فیض اللہ بیگ صاحب۔	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ نعمت اللہ صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر سید عبدالودود صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالغنی صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈپٹی اظہار الحسن صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرشید عباسی صاحب	۱/-/-
محترمہ ہمشیرہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالرشید عباسی صاحب	۱/-/-
محترمہ بھاوجہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالرشید عباسی صاحب	۱/-/-
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ انسپکٹرس کواپریٹو سوسائٹی	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد شریف صاحب وکیل۔	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سجاد احمد جان وکیل	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان بشیر الدین صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ نواب صمصام الدین صاحب	۲/-/-

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
خورد طیبہ بانو صمصام الدین صاحب	۲/-/-	محترمہ بیگم خواجہ محمد عظیم صاحبہ	۱/-/-	عباسی صاحب (موعودہ جلسہ سالانہ)	۲/-/-
محترمہ سلمیٰ بانو صمصام الدین صاحب	۱/-/-	محترمہ طاہرہ خانم صاحبہ باجیل	۱/-/-	جلسہ منافع دوکان اشیاء خوردنی	۱۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد عبدالسلام صاحب	۲/-/-	محترمہ بشیرہ بیگم صاحبہ متعلمہ		بتوسط سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی زنانہ سالانہ جلسہ بتقریب جلسہ	۲۷/-/-
محترمہ والدہ اشفاق صاحبہ	۱/-/-	ادیب عالم۔	۱/-/-	جناب چوہدری شاہ علی صاحب بی۔ اے سب ہیڈ ریلوے	۱/-/-
مسز کرنل جمال الدین صاحب	۲/-/-	محترمہ خورشید عالم صاحبہ متعلمہ ادیب عالم	۱/-/-	کلیرنگ اکونٹس آفس دہلی۔	۱۰/-/-
محترمہ بیگم مولوی فتح الدین صاحبہ	۱/-/-	محترمہ استانی ہمراز صاحبہ	۱/-/-	بتوسط رئیسہ مدرسۃ البنات فروخت پارچہ جات دستکاری مدرسہ	۱/۰/۰
محترمہ بیگم حافظ صبیح الدین صاحبہ۔	۲/-/-	محترمہ سعیدہ خانم متعلمہ	۱/-/-	بتقریب جلسہ سالانہ	۲۴/۹/-
محترمہ بیگم راجہ محمد روشن صاحبہ	۱/-/-	محترمہ رقیہ بیگم متعلمہ	۱/-/-	بتوسط رئیسہ مدرسۃ البنات آمدنی بذریعہ ٹکٹ نمائشگاہ	۱/۱۴/-
محترمہ بیگم انوار الحق صاحبہ	۱/-/-	محترمہ مسز غلام حسین صاحبہ	۱/-/-	جناب میاں اظہار الحسن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز	۱/۵/-
محترمہ بیگم حکیم شاہنواز صاحبہ	۱/-/-	محترمہ جاگیر بانو صاحبہ	۱/-/-	(منجملہ موعودہ جلسہ سالانہ مردانہ)	۱۰/-/-
محترمہ بیگم محمد محسن صاحبہ	۲/-/-	محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ	۱/-/-	جناب محمد الدین صاحب جالندھر شہر	۱/۱۲/-
محترمہ بیگم اصغر علی صاحبہ	۵/-/-	محترمہ زبیدہ بدر الدین صاحبہ	۱/-/-	جناب سردار محمد حسین صاحب رئیس ایم۔ ایل۔ اے گنج کلاں	۱/-/-
محترمہ بیگم عبدالحمید اقبال صاحبہ	۲/-/-	محترمہ بیگم خان بہادر خورشید محمد		درسلے۔	۱۶/-/-
محترمہ بیگم محمد اسد صاحبہ	۲/-/-	صاحبہ	۱/-/-	برائے مٹھائی طالبات ۵/-/-	۱۰/-/-
محترمہ زینت خانم صاحبہ	۱/-/-	محترمہ بیگم میر عبدالرحمٰن صاحبہ	۱/-/-	برائے امداد مدرسہ ۵/-/-	
محترمہ عمیر لخانم صاحبہ	۲/-/-	محترمہ فہمیدہ خانم صاحبہ	۱/-/-	چوہدری علی محمد ولد غلام محمد پٹہ دار۔ اراضی امانت پور شاہی فضل	۵/-/-
محترمہ والدہ مظہر صاحبہ	۱/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید محمد لطیف		جناب ماسٹر نذیر احمد بٹ ولد غلام محمد صاحب فرنیچر ہاؤس	
محترمہ والدہ اطہری خانم صاحبہ	۲/-/-	شاہ صاحب پوسٹماسٹر جالندھر شہر		(موعودہ جلسہ سالانہ مردانہ)	۱۰/-/-
محترمہ اشرف بیگم متعلمہ	۱/-/-	(موعودہ جلسہ سالانہ)	۱/-/-	جناب خواجہ گل محمد خان صاحب وکیل فیروزپور	
محترمہ رضیہ مظفر الدین صاحبہ	۱/-/-	محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ معلمہ		(بتوسط مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن)	۲۵/-/-
محترمہ والدہ حشمت بی بی صاحبہ	۱/-/-	مدرسۃ البنات (موعودہ جلسہ سالانہ)	۵/-/-	جناب شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار فاروق گنج لاہور	
محترمہ بیگم عبدالخالق صاحبہ	۱/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ سکندر خان صاحب		(بتقریب شادی دختر خود)	۳/-/-
محترمہ بیگم عبدالمجید صاحبہ	۱/-/-	پلیٹ ٹیر (موعودہ جلسہ سالانہ)	۵/-/-	جناب شیخ مہتاب الدین، غلام رسول، عبدالمجید صاحبان آڑھتیان	
محترمہ مس۔ الف شمیم صاحبہ	۱/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر سید محمد رشید		جرم گوجرانوالہ (موعودہ بتقریب جلسہ سالانہ زنانہ)	۵/-/-

جناب اے۔ ایف فضل محمد صاحب چودہری ورکس اسسٹنٹ آر ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ چک لالہ — ۲۰/-/-

جناب محمد یوسف صاحب اکاؤنٹنٹ ... آر۔ ڈی چک لالہ چھاؤنی۔ — ۵/-/-

جناب محمد سعید صاحب منہاس بی۔ اے (آنرز) ۷/۸ ہوسٹل انجینئرنگ کالج مغلپورہ — ۱۳/-/-

جناب محمد انور صاحب تقریب شادی کتخدائی برادر خورد محمد اختر صاحب ابن میاں جان محمد صاحب گھڑی ساز جالندھر شہر — ۱۰/-/-

جناب عنایت محمد صاحب حبشی پی۔ ڈبلیو۔ آئی۔ این۔ ڈبلیو ریلوے عثمان والا (برائے امداد یتیم طالبات) — ۱۰/-/-

جناب لالہ چالال بہوبل صاحب ہیڈ میرپور خاص — ۴۴/۹/۲

جنابہ محترمہ مسز چودہری نصیرالدین صاحب نائب تحصیلدار (برائے مٹھائی یتیم طالبات) — ۲/-/-

جناب شیخ مشرف علی صاحب وکیل جالندھر۔ تقریب شادی خانہ آبادی خود — ۵/-/-

جناب محمد ارشد صاحب ٹیلیفون انجینئر پشاور شہر — ۵/-/-

جناب سردار علی صاحب اول مدرس مدرسہ رسالہ اسٹیشن (برائے امداد یتیم طالبات) — ۲/۸/-

جناب ڈاکٹر اے سعید صاحب کراچی تقریب شادی خانہ آبادی جناب محمد یعقوب خان صاحب فرزند ارجمند خان بہادر شیخ نور بخش خان صاحب بستی شیخ — ۱۲۵/-/-

جناب ڈاکٹر سید محمد شریف صاحب منتقی۔ لاہور — -/-/۳

محترمہ بیگم صاحبہ مولانا سید محمد اسماعیل صاحب غزنوی امرتسر — ۱۰/-/-

محترمہ بنت شیخ عبداللطیف صاحب سوداگر چرم (برائے امداد نادار طالبہ) — ۱/۰/۰

محترمہ بیگم صاحبہ جناب شیخ محمد اسلم صاحب انچارج ٹیکس آفیسر امرتسر — ۱۰/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ خان عبداللطیف خان صاحب رئیس بکا باغ جالندھر شہر (موعودہ جلسہ سالانہ زنانہ) — ۱۳/-/-

میزان بمد تعمیر ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء — ۵۵۵/۹/۸

جناب محمود حسن صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس راولپنڈی (بمد کوئٹہ) — ۵۰/-/-

جناب ڈاکٹر اے سعید صاحب ہمدرد کراچی (قسط دوم برائے وارڈ مریضان) — ۵۰۰/-/-

جناب محمد لطیف صاحب قریشی کلرک کامرس ڈیپارٹمنٹ پشاور شہر — ۱۵/-/-

جناب خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب ریٹائرڈ ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈ جالندھر شہر (موعودہ تقریب سنگ بنیاد) — ۱۰۰/-/-

جناب الحاج ڈاکٹر محمد فقیر اللہ ایل۔ ایس۔ ایم۔ ایف پی۔ یوگنڈا میڈیکل سروس مساکا۔ یوگنڈا (افریقہ) بذریعہ منی آرڈر۔ — ۱۴۴/۲/-

میزان — ۸۰۹/۲/-

وظائف فنڈ ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء

محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ انسپکٹرس مدارس میسور (حمیدہ بی بی و زینب بی بی سکالرشپ) — ۱۰/-/-

جناب ڈاکٹر چودہری حق نواز خاں صاحب پرنسپل ڈینٹل سرجری کالج (لطیفہ و فاطمہ جان سکالرشپ از اگست تا نومبر ۱۹۳۹ء) — ۲۰/-/-

عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر حبیب گنج علیگڑھ (محمودہ اسکالرشپ۔ دو وظیفہ خریف ۴۰ء) — ۶۰/-/-

میزان — ۹۰/-/-

بمد زکوٰۃ وصدقات ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء

محترمہ عظمت بی بی صاحبہ سابق متعلمہ مدرسۃ البنات بنت میاں ولی محمد صاحب پی۔ ڈبلیو۔ ڈی راولپنڈی — ۱۰/-/-

بتوسط محترمہ ممتاز خانم صاحبہ ناظرہ دارالاقامہ مدرسۃ البنات (صدقہ فطر از بورڈرز) — ۵/۸/-

بتوسط جناب شیخ فضل الٰہی صاحب منشیل گلاس اینڈ ٹائل کمپنی فتحپوری دہلی۔

محترمہ بیگم صاحبہ جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب مرحوم سگریٹ والے دہلی — ۱۵/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ جناب شمس العارفین صاحب گھڑی والے دہلی — ۲۵/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر فضل حق صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کمپالا یوگنڈا (صدقہ فطر ۱۵ شلنگ ۱۵ سنٹ) — ۱۰/۱/-

جناب چودہری فتح محمد صاحب چیف بکنگ کلرک کوئٹہ — ۵/-/-

محترمہ والدہ طفیل جمال طالبہ جماعت سوم مدرسۃ البنات — ۲/-/-

جناب غلام محی الدین صاحب سکول ماسٹر کیسووال ضلع منٹگمری — ۱/-/-

جناب حاجی عبدالرحیم عبدالقیوم صاحبان تاجران چائے پشاور — ۵/-/-

میزان — ۷۸/۹/-

(دہلی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۸۹

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

6(8)

مدیرہ حمیرا

سرپرست: فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ

نگران: انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ: ایک روپیہ + ممالک غیر سے تین شلنگ + فی پرچہ ۲ ر

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس دروازہ سیداں جالندھر)

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱- "مسلمہ" ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲- رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۲۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳- منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴- کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو چار پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔

۵- خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہونے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

۱- یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے اس لئے اسلامی شرافت و تہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

۲- زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

۳- روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴- مضمون مختصر ہو۔

۵- مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

۶- پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں

۱- کوئی اشتہار جو تہذیب و دیانت کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

۲- کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳- اُجرت بہر حال پیشگی

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُسلِمہ جالندھر شہر

جلد | فروری سنہ ۱۹۴۰ء محرم الحرام سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۸

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند گزارشیں

اناطولیہ کا زلزلہ فنڈ:-

اناطولیہ (ترکی) میں جو قیامت خیز زلزلہ ۲۶ دسمبر سے اگلی رات کو آیا اور اس نے اس اسلامی آبادی میں جان و مال کی جو دردناک تباہی آئی۔ دنیائے اسلام کے علاوہ تمام انسانیت نواز ملکوں نے اس پر ہمدردی کا عملی اظہار کرتے ہوئے روپے اور جنس سے بقدر حوصلہ مدد کی۔ ہندوستان میں بھی چندہ اکٹھا ہوا اور ہو رہا ہے۔ ہم نے بھی مسلمہ کے محترم خریداروں سے اس سلسلہ خیر میں حصہ لینے کے لئے اپیل کی تھی۔ چنانچہ جو رقمیں اس وقت تک ہماری معرفت وصول ہوئی ہیں انکی تفصیل یہ ہے:-

محترمہ رمضان بی بی صاحبہ والدہ ماجدہ مولوی محمد حنیف صاحب دسوہہ چک ۲۲۲ ضلع لائل پور . . . عہ/ر

محترمہ بیگم سعید احمد صاحبہ۔ بھروائیں . . . . عنا/ر

محترم پیر غلام دستگیر صاحب دھوگڑی . . . . عہ/ر

محترم عبدالکریم صاحب۔ بدرپور (آسام) . . . . ۲ عما/ر

محترمہ نسیم اختر صاحبہ بنت شیخ محمد افضل صاحب تحصیلدار مکتسر . . . . ۵ عہ/ر

محترمہ طاہرہ خانم صاحبہ بستی باباخیل . . . . عہ/ر

یہ بیس روپے آٹھ آنے کی رقم اگرچہ بے حد قلیل ہے لیکن اللہ تعالےٰ کے نزدیک اخلاص و دردمندی کا عملی ثبوت ہے اور اس کے ثواب کی مقدار وہی جانتا ہے۔

بعد کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ اس بڑے زلزلے کے بعد بھی کئی زلزلے آئے ہیں جن سے مزید سینکڑوں جانوں کا نقصان ہوا ہے اور ہزاروں گھر اور اجڑ گئے ہیں۔ یہ تباہی پر تباہی اہل دل کو پھر اپیل کرے گی اور ہم منتظر ہیں کہ اس فنڈ میں اور رقمیں جمع ہوں اور مسلمہ کا حلقہ خریداران اپنا حق ادا کرے۔

سالانہ مردانہ جلسہ:-

انجمن مدرسۃ البنات کا آیندہ سالانہ جلسہ خدا نے چاہا تو ۴ ار اور ۵ ار اپریل کو بہت اہتمام سے منعقد ہوگا۔ صدارت

کے لئے سرداران قوم سے، مواعظ اور تقاریر کے لئے بزرگان ملت سے اور قومی نظموں کے لئے فاضل سخنوروں سے مکاتبت جاری ہے۔ خدا کو منظور ہوا تو یہ اجلاس سابقہ روایات رونق و انتظام کو چار چاند لگا دے گا۔
حسب سابق پردے کا خاص انتظام ہوگا۔
قارئین مسلم ان تاریخوں کو نوٹ فرمالیں اور اگلی اشاعت میں تفصیلات کا انتظار فرمائیں۔

عمارت مدرسۃ البنات:-

مدرسۃ البنات کی اپنی عمارت اللہ کے فضل و کرم سے شروع ہو چکی ہے۔ بنیادیں بھری جا رہی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ مزید زمین کی خرید کا ناگزیر سلسلہ جاری ہے۔ اس کے بعد کمروں کی تعمیر کی منزل آئیگی۔ انشاء اللہ۔
جنگ کی سرگرمی نے قومی زندگی میں افسردگی سی پیدا کر دی ہے۔ ان حالات میں دو لاکھ کے تخمینہ صرف کی عمارت کا شروع کر دینا ہو سکتا ہے کہ بادی النظر میں قرین مصلحت نہ سمجھا جائے۔ لیکن اشد قومی ضرورتوں کو ملتوی کر دینا بھی سخت خلاف مصلحت ہے۔ ایسے اوقات میں جبکہ زندگی ملت کے لئے انتہائی جدوجہد اور کامل جوشِ عمل کی ضرورت ہو تساہل والتوا شعاری سے کام لینا یقیناً خودکشی ہے۔ اس عظیم الشان مہم کے اجراء سے پیشتر اس کے مالۂ وماعلیہ پر پورا فکر کر کے بجز اس کے انجمن مدرسۃ البنات کو اور کوئی چارہ نظر نہیں آیا کہ بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا کہہ کر اس معرکہ کی ابتدا کر دی جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ کی نصرت اور اللہ کے مومن بندوں کی مدد سے یہ معرکہ سر ہو کر رہیگا۔ وباللہ التوفیق +
اہل ثروت کے لئے ایک ایک کمرہ بنوا دینا کچھ مشکل نہیں اور ایسے مہمات الامور میں غرباء کی امداد کیساتھ انہی کی دستگیری کام آتی ہے جنھیں اللہ تعالےٰ نے ایمان کے ساتھ اموال کی بخشش بھی کی ہو۔
اللہ تعالےٰ اپنا فضل شامل حال کرے اور اہل استطاعت کے دلوں کو اس امر کی تکمیل کی طرف راغب فرمائے +
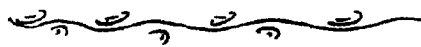
"ادارہ"

بقیہ صفحہ ۳۰

الموت قدح کل نفس شاربوھا + والقبر باب کل نفس داخلوھا

ناظرات مسلم کی خدمت میں نہایت افسوس کے ساتھ عرض ہے کہ میری والدہ ماجدہ مرحومہ بتاریخ ۱۴ رمضان المعظم

بروز جمعۃ المبارک دار فانی سے دار البقاء کو رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ صاحب تقویٰ و سخا تھیں۔ نماز روزہ کی نہایت پابند اور اس عاجزہ کی تعلیم دین کے لئے ازحد کوشاں تھیں۔ کتب بینی اور خصوصاً دینی کتب کی بہت شائق تھیں۔ حضرت والد ماجد جو ایک مدرسہ میں ۱۲ برس سے مدرسی کا کام کرتے ہیں ازحد پریشان ہیں۔ مرحومہ ہم تین بہنوں اور چار بھائیوں کو داغ مفارقت دے کر رحلت فرما گئیں۔ اخوات مسلمہ سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اور پس ماندوں کے لئے دعائے صبر۔

اللّٰھم اجعل قبرھا روضۃ من ریاض الجنۃ۔ آمین

غمزدہ مریم بی بی بنت حبیب اللہ صاحب

ڈربن نٹال سؤتھ افریقہ

میں ازحد مسرت و شادمانی کے ساتھ مطلع کرتی ہوں کہ میری پیاری آپا صاحبہ بیگم آغا محمد مہدی خان قزلباش رئیس پانی پت کے یہاں خدا کے رحم و کرم سے ۶ فروری سنہ ۴۰ء کی شام کو فرزند تولد ہوا ہے۔ اللہ رحمٰن و رحیم بچہ کو صاحب فضل و کمال کرے اور عمر خضر عطا فرمائے

سلمہ بانو بیگم آف لوہارو سٹیٹ

مدرسۃ البنات

(ماہ جنوری میں)

عید الاضحیٰ: مدرسۃ البنات عید کے موقعہ پر ۱۸ سے ۲۲ جنوری تک بند رہا۔ تعطیلات سے قبل آقائے محترم بانی مدرسہ نے تمام طالبات مدرسہ کے سامنے ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں "ذبح عظیم کی تاریخ پر فلسفیانہ نظر ڈالتے ہوئے قربانی و حج وغیرہ کے احکام و مصالح بالتفصیل بیان فرمائے۔ ازاں بعد طالبات کی توجہ "اپنی مدد آپ کرنا" کے زریں اصول کی طرف منعطف کراتے ہوئے قربانی کی کھالوں کے ذریعہ امداد مدرسہ کی ترغیب دلائی۔ بورڈر طالبات عید الفطر کے موقعہ پر سالانہ جشن کی وجہ سے گھر نہ جا سکی تھیں۔ اس لئے ان چھٹیوں میں کم و بیش تمام طالبات نے اپنے اپنے گھر جا کر عید منائی اور اختتام تعطیلات پر واپس مدرسہ پہنچ کر دوبارہ پورے انہماک سے تعلیمی پروگرام میں مصروف و مشغول ہوگئیں۔

جناب محمد یعقوب صاحب پلیڈر ایک لاری پر سوار امرتسر کی طرف جا رہے تھے کہ لاری ٹکرا گئی اور موصوف کے سر میں سخت چوٹ آئی۔ موصوف ایک ہونہار وکیل کے علاوہ قومی کارکن ہیں۔ اسلئے سب کو اس حادثہ کا صدمہ ہوا۔ خدا کا شکر ہے کہ موصوف اب

روبصحت ہیں۔ ان کی طرف سے گندم کے آٹے کی بوری، ماش اور نمک نیز ۵۰ عدد سنگترے موصول ہوئے۔ اللہ انھیں شفا بخشے۔

معائنہ جات کا سلسلہ بھی بدستور جاری رہا اور مختلف معزز حضرات اور محترم بیبیاں وقتاً فوقتاً قدم رنجہ فرماتی رہیں۔

حمیرا امر معلمہ مدرسۃ البنات جالندھر شہر

نقد و نظر

تاریخ سلطنت خداداد میسور:-

مصنف جناب محمود خانصاحب محمود بنگلوری۔ طبع دوم ۱۹۳۹ء۔ صفحات ۶۵۲۔ کاغذ لکھائی، چھپائی سب خوب۔ قیمت چار روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ اقبال بک ڈپو۔ نمبر ۱۰۴ اولڈ پور ہوز روڈ بنگلور۔

ہندوستان کے غیر ملکی حکمرانوں کے اصول جہانبانی کی بدولت وہ تمام محبانِ ملک جو اُنکی راہ تسلط میں حائل ہوئے گویا بدترین انسانی خصائل رکھتے تھے۔ انگریزوں کا غلط پروپیگنڈا انھیں بہت گھناؤنی اور قابل نفرت صورت میں پیش کرتا ہے چنانچہ ہندوستان کی درسی اور غیر درسی تاریخی کتابوں میں حیدر علی نواب کرناٹک اور اس کے فرزند ٹیپو سلطان کا ذکر آتا ہے تو نواب حیدر علی کو ایک غاصب سلطنت اور ڈاکو ٹھہرایا جاتا ہے اور ٹیپو سلطان کو ایک ظالم اور نہایت متعصب مسلمان بادشاہ کہا جاتا ہے۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ دونو باپ بیٹا سلطنت ہند کے سب سے تابناک اور قیمتی ہیرے تھے۔ انکے اخلاق کی بلندی، انکی بے مثل بہادری، انکی بے پناہ دوراندیشی، انکی قابلِ رشک حب الوطنی نے انگریزوں کو آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے ایسی ذلیل شکستیں دیں کہ ہندوستان کی انگریزی تاریخ میں اسکی مثالیں نظر نہیں آتیں حتےٰ کہ کئی مرتبہ ایسے مواقع پیش آئے کہ انگریزوں کی ایک ٹانگ ساحل مدراس پر تھی اور دوسری جہاز کے عرشے پر اور انکے سروں پر ناکامی و نامرادی کی گٹھڑی دھری جا چکی تھی اسلئے اگر بالخصوص ان دونو کے حق میں مکروہ اور ناپاک پروپیگنڈا کیا گیا ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن جب صحیح تاریخ نگاہوں کے سامنے آتی ہے تو حقیقت کے چہرے سے پردے اٹھ جاتے ہیں اور نظر آتا ہے کہ حیدر علی جو ایک نائک تھا (فوجی حوالدار جسکا رتبہ سپاہی سے اونچا ہوتا ہے) سے اسی ہزار مربع میل زمین کا مالک بن جاتا ہے کن بہترین انسانی جوہروں کا حامل تھا اور بعض غیر متعصب انگریز مورخین کے نزدیک وہ اسوقت دنیا کا سب سے بہترین فاتح تھا، بہترین جہانبان تھا اور نہایت عالی دماغ انسان تھا۔ اسی طرح اس کا بیٹا ٹیپو سلطان جو بعض اوصاف میں اپنے باپ سے بہت بڑھ گیا تھا۔ صحیح شاہانہ اوصاف میں دنیا کے انتہائی ممتاز بادشاہوں کی صف میں دکھائی دیتا ہے لیکن اپنے قابل اعتبار وزیروں اور سرداروں کی غداری سے انگریزوں کی فوج میں محصور ہو کر داد شجاعت و غیرت دیتا ہوا خدا کی دی

ہوئی جان خدا ہی کی نذر کر دیتا ہے۔ اور دوست و دشمن کے دلوں پر جذبۂ خدمت خلق اور اپنی عظمت و شان کا سکہ بٹھا جاتا ہے۔ ہندوستان کے اس "سلطان المجاہدین وشہید اکبر" کا نام رہتی دنیا تک زندہ رہیگا اور اسکی پاک قبر پر فرشتے غفران و رحمت کے پھول برساتے رہینگے۔

علامہ اقبال نور اللہ مرقدہٗ نے اشعار کے چند قیمتی موتی ٹیپو سلطان کے حضور میں پیش کر کے اس شہید پاک کی جلالت شان کے اعتراف کا حق ادا کیا ہے اور یہی نہیں بلکہ جنوبی ہند کے مورخ محترم محمود خان صاحب کا انتخاب کر کے ان سے فرمائش کی کہ ہندوستان شہید اکبر کی درست تاریخ مدون کریں۔ الحمد للہ کہ علامہ مرحوم کا انتخاب بہترین ثابت ہوا اور محمود صاحب نے انتہائی محنت، پوری تحقیق، کامل دیانت، صحیح مورخانہ شان سے ساڑھے چھ سو صفحوں پر مشتمل حیدر علی اور ٹیپو شہید کی تاریخ حیات زر کثیر کے صرف سے دوسری مرتبہ شائع کر کے اہل ہند اور اسلامیان عالم پر احسان عظیم کیا ہے۔ اور ان دو پاک روحوں پر انگریزی مورخین کے تعصب نے جو بے بنیاد اور غلط اتہام تراشے ہیں، ان کو صحیح واقعات، صحیح استدلال اور اپنی ذہانت اور اسلامی طبع کی روشنی میں اس طرح رد کیا ہے کہ منہ سے بے اختیار داد نکلتی ہے۔ ٹیپو شہید نے اپنی سلطنت کا نام سلطنت خداداد رکھا تھا یعنی خدا کی بخشی ہوئی سلطنت۔ اسی ایک بات سے شہید مذکور کی اللہ سے نسبت کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ فاضل مورخ نے اس تاریخ کا نام بھی تاریخ سلطنت خداداد میسور رکھا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ محدود الفاظ میں ریویو کرنیکی قید کے ساتھ قابل مولف کی اس محنت کی داد کس طرح دیں۔ جی چاہتا ہے کہ بیسیوں اقتباسات پیش کر کے نواب حیدر علی اور ٹیپو شہید کی جلیل الشان شخصیتوں کا کچھ تعارف اپنے ناظرین سے کرائیں۔ اس کتاب نے مسلسل کئی راتوں کی نیند ہم سے چھین لی اور کسی دوسری کتاب کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیا جب تک کہ ساڑھے چھ سو صفحات کا ایک ایک لفظ نظر سے نہیں گذر گیا۔ بیان کی سادگی اور صفائی، واقعات کی دلکشی اور ندرت، مختلف شخصیتوں کی حیرت انگیز شجاعت اور بعض انسان کہلانے والوں کی لرزا دینے والی غداریاں۔ غداروں کا عبرتناک انجام اور بہادر اور پاکیزہ روحوں کو خدا کی طرف سے نیک صلے۔ غرضکہ تاریخی واقعات کے دلکش اور لرزہ خیز عجائبات سامنے آجاتے ہیں۔ اور اس مالک الملک کے اس ارشاد کی صداقت جسم پر کپکپی طاری کرتی ہوئی ایک مرتبہ اور نظر آجاتی ہے کہ "وہ جس کو چاہتا ہے بادشاہت بخش دیتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لیتا ہے"۔ بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے اور اس کی حکمت کو کون سمجھے!

ہم مسلمہ کے خریداروں سے پر زور سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں اور ان جلیل القدر اسلامی شخصیتوں کے کارناموں سے باخبر ہو کر اپنی اولاد میں یہی اسلامی رنگ پیدا کرنے کی سعی کریں۔

مسلمہ کی اشاعت بڑھانا آپ کا قومی فرض ہے۔

اللہ کی مدد کرنیوالے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے ہیں:-

نام	تعداد
محترمہ ل۔ ب صاحبہ لاہور	۱
جناب محمد انور صاحب جالندھر	۱
جناب بابو حبیب اللہ صاحب غازی آباد	۲
محترمہ مسنر ایم۔ ایچ سبزواری کیگول	۲
جناب مولوی فاضل صاحب میاں چنوں	۱
جناب بابو سلطان محمود صاحب ٹیلیگراف سپروائزر کوئٹہ	۱
محترمہ شفقت فرحت سلطانہ صاحبہ فیروزپور	۱
جناب نثار احمد صاحب فروٹ فارم کوئٹہ	۱
جناب سید محمود الحسن صاحب نئی دہلی	۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات بماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء

نام	رقم
جناب محمد نگہدار خانصاحب ذیلدار تلون	۵/-/-
جناب چودھری فضلکریم صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت پالمپور	۵/-/-
جناب محمد شریف صاحب محلہ سراج گنج (قیمت کھال)	۱/۸/-
جناب محمد عبد العزیز صاحب اگریکلچر فارم گوڑگانوہ	۵/-/-
محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات (موعودہ جلسہ سالانہ زنانہ)	۲/-/-
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ " " "	۲/-/-
محترمہ سلمیٰ جبین صاحبہ " " "	۱/-/-
محترمہ مجیدہ صاحبہ متعلمہ جماعت پنجم " "	۲/-/-
محترمہ سلامت صاحبہ " چہارم " "	۱/-/-
محترمہ لیلین زہرہ صاحبہ " پنجم " "	۲/-/-
محترمہ بلقیس جمال اختر صاحبہ " سوم " "	-/۸/-
محترمہ فرخ طیبہ صاحبہ متعلمہ جماعت پنجم مدرسۃ البنات (موعودہ جلسہ سالانہ زنانہ)	۱/-/-
محترمہ مسعودہ عبد الرحمن صاحبہ " چہارم " "	۱/-/-
محترمہ نسیمہ صاحبہ " ہفتم " "	۱/-/-
محترمہ زبیدہ صاحبہ درجہ مولوی عالم " "	۱/-/-
محترمہ عابدہ صاحبہ درجہ خصوصیہ اولیٰ " "	۱/-/-
محترمہ مائی بختاور صاحبہ "	-/۲/-
محترمات شیریں بی صاحبہ و فاطمہ صاحبہ متعلمات مدرسۃ البنات "	۱/-/-
محترمہ رشیدہ صاحبہ متعلمہ جماعت پنجم " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب عزیز الرحمن خانصاحب نمبردار عالم پور "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان محمد اسماعیل خانصاحب بستی شیخ (موعودہ جلسہ سالانہ)	۵/-/-
محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات (موعودہ چندہ استقبالیہ کمیٹی)	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان ضیاء اللہ خان صاحب سب جج "	۱/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ مولوی جمال الدین صاحب محلہ سراج گنج (موعودہ چندہ استقبالیہ کمیٹی) ۱/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنرز آفس 〃 ۱/-/-

محترمہ راضیہ مرضیہ صاحبہ متعلمہ درجہ مولوی عالم مدرسۃ البنات 〃 ۱/-/-

محترمہ بلقیس جان صاحبہ معلمہ 〃 ۱/-/-

جناب سردار مغل باز خانصاحب ممبر پبلک سروس کمیشن پنجاب لاہور (بتوسط مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن) ۲/۸/-

جناب اختر وارثی صاحب -/۴/-

جناب سید انور علی شاہ صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز سبی ۵/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر مولوی فتح الدین صاحب (موعودہ جلسہ سالانہ) ۳۰/-/-

جناب مظہر الحق خانصاحب ۱/-/-

جناب رفیق احمد خانصاحب سیتانواس ہیپل بمبئی ۱۵ (بخوشی تولد فاروق فیروز خاں) ۵/-/-

محترمہ مبارک جہاں بیگم صاحبہ (قیمت کھال عقیقہ) ۲/-/-

جناب مستری نورالدین صاحب انجن شیڈ -/۲/-

جناب ڈاکٹر عطا محمد صاحب جنرل میڈیکل سٹور بازار شیخاں (قیمت کھال قربانی) -/۸/-

محترمہ شفقت فرحت سلطانہ بنت ملک ظہور احمد خانصاحب پنجاب پولیس فیروزپور -/۸/-

جناب عبدالعزیز صاحب (بذریعہ استانی حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی) ۱/-/-

جناب عبدالرشید صاحب (بذریعہ استانی حمیدہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 ۲/-/-

جناب میاں احمد الدین صاحب پلیڈر نواں شہر (والد ثریا حبیب بورڈر) 〃 ۲/-/-

جناب ڈاکٹر سید محسن علی عباسی صاحب محلہ قاضیاں رایوں حال شملہ 〃 ۲/۱۰/-

محترمہ بیگم صاحبہ شیخ غلام حسین صاحب سب انسپکٹر پولیس تھانہ حویلی 〃 ۳/۱۲/-

محترمہ بیگم صاحبہ جناب کیپٹن ڈاکٹر سید بشیر حسین صاحب آئی ایم ایس چھاؤنی جالندھر (بذریعہ استانی الطاف بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات ۵/-/-

محترمہ ام کلثوم صاحبہ (قیمت کھال قربانی) ۱/-/-

جناب غلام حسین صاحب (قیمت کھال قربانی بذریعہ استانی حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات) -/۱۲/۴

جناب بی اے مرزا صاحب سیتاپور رامئن ڈاکخانہ سنگی برائے مٹھائی یتیم طالبات ۱/۴/-

جناب ڈاکٹر چوہدری بدرالدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نکودر (قیمت کھال قربانی) ۲/۱۰/-

جناب ملک عبدالشکور عبدالغفور صاحبان آڑھتیان لکڑی وکیل جالندھر شہر (قیمت کھال قربانی) ۲/-/-

مقسوم اللہ وثنا جماعت دوم مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی) ۲/-/-

ثریا اقبال حبیب اللہ خاں بورڈر 〃 〃 ۲/-/-

جناب عزیز بخش صاحب ولد میاں امیر الدین ساکن چوگٹی۔ جالندھر ۱/-/-

جناب خان اسد اللہ خانصاحب بستی نو برائے یتیم طالبات ۱/۸/۴

جناب شیخ عبدالقادر صاحب چیف ایجنٹ ریڈ ورکس سانگلا ہل (بتوسط محمد اقبال ملازم خود) ۵/-/-

جناب حاجی شیخ فضل کریم صاحب سوداگر خشت سانگلا ہل (بتوسط محمد اقبال ملازم شیخ عبدالقادر صاحب ۲/-/-

جناب محمد امین صاحب سب اوورسیر ریاست چوٹی زیریں (قیمت کھال قربانی) ۱/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد ابراہیم خانصاحب بستی دانشمنداں -/۸/-

میزان ۱۳۱/۱۵/۶

تعمیر فنڈ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء

معرفت جناب منشی غلام مصطفےٰ صاحب پٹواری خداپور ۴/-/-

جناب چوہدری رحمت علی گرداور حلقہ گڑھدیوالہ ضلع ہوشیارپور ۱/-/-

جناب منشی حبیب اللہ صاحب پٹواری حلقہ دہوگر تحصیل 〃 ۱/-/-

جناب منشی طفیل محمد صاحب پٹواری حلقہ ڈفر 〃 〃 ۱/-/-

جناب منشی مبارک علی خاں صاحب پٹواری حلقہ جمشیر چھتال 〃 〃 ۱/-/-

باقی بر صفحہ ۳۳ ملاحظہ ہو

زمینِ ہند پر حق و باطل کا پہلا معرکہ

از محترم احمد شجاع پاشا جالندھری

ہر اک سُو چرخ پر ابرِ سیہ کی چھاؤنی چھائی ✤ زمیں بھی دیکھ کر یہ منظرِ خونریز تھرّائی
غضب کا معرکہ تھا کوئی دم میں چھڑنے والی تھی ✤ گھٹاؤں کی رِدا منہ پر فلک نے ڈر سے ڈالی تھی
حق و باطل کی آویزش تھی عالم کپکپاتا تھا ✤ فضا میں چار سو برپا تھا گویا ایک طوفاں سا
ہراس و خوف سے گھوڑے بدکتے ہنہنا اٹھتے ✤ زمیں کے ہاتھ بھی بہرِ دعا سوئے سما اٹھتے
کفن باندھے جوانانِ وطن تیار بیٹھے تھے ✤ قطار اندر قطار آمادۂ پیکار بیٹھے تھے
لڑائی تھی خدا کی طاقتوں میں دیوتاؤں میں ✤ دلیرانِ عرب میں اور ہندی سورماؤں میں
نظر آنے کو تھا دم بھر میں بحرِ بیکرانِ خون ✤ سنائی دے رہی تھی جنگ کے نقارے کی ڈھوں ڈھوں

عدو کی دیکھ کر کثرت اٹھا سالارِ فوج اپنا ✤ محمدؐ ابنِ قاسم۔ ہاں۔ وہ فخرِ ملتِ بیضا
کہا منہ موڑنا شیوہ نہیں مردانِ غازی کا ✤ بتایا ہے طریقہ حق نے اپنی دل نوازی کا
وطن گھر بار سب کچھ کس لئے ہم چھوڑ آئے ہیں ✤ خیالِ الفتِ دینِ محمدؐ سر میں لائے ہیں
ہتھیلی پر رکھی ہے جاں، کفن کو سر سے باندھا ہے ✤ بھلا کثرت عدو کی دیکھ کر دل ڈرنے والا ہے
تمھیں بھولے ہوئے ہیں کیا فسانے سورماؤں کے ✤ الٹ کر رکھ دئے تختے جنھوں نے بادشاہوں کے
وہ جن کے خوف سے کافر گھروں میں تھرتھراتے تھے ✤ وہ جن کی تیغ سے دشت و جبل تک کانپ جاتے تھے
انھی کی فطرتِ بیباک اب ہم بھی تو دکھلائیں ✤ زمانے بھر کو پھر عہدِ کہن کی یاد دلوائیں
"سمایا جنگ کا سودا ہے ان کفار کے سر میں ✤ کلائی موڑ دے گا حق یونہی باطل کی دم بھر میں

نظر آئیں اسی دم ہاتھ میں شیروں کے شمشیریں ✤ ہوا میں تیرتی پھرتی تھیں تکبیریں ہی تکبیریں
بالآخر جوش میں بڑھنے لگا کفار کا لشکر ✤ کہ جیسے موجِ وحشت زا اٹھے دریا کے سینے پر

گھٹائیں دو جو ٹکرائیں اندھیرا ہی اندھیرا تھا ✤ فضاؤں میں اجل کی خوف زا فوجوں کا ڈیرا تھا
چڑھی آتی تھیں لہریں دمبدم خوں کے سمندر کی ✤ ابھر کر ڈوبتی جاتی تھیں اس میں کشتیاں سر کی
ادھر سر کٹ کے گرتے تھے اُدھر دھڑ ڈھیر تھے ✤ زمین و آسماں کے دل بھی اس پر کانپ جاتے تھے
سنائی دے رہی تھیں جنگ کے نعروں کی آوازیں ✤ وہ نیزوں کی کھٹا کھٹ اور تلواروں کی جھنکاریں

یکایک جوش میں آئی خدا کی بے نیازی بھی ✤ قطاریں چیر کر بڑھنے لگے مردان غازی بھی
عدو کی فوج رکھ کر پاؤں سر پر خوف سے بھاگی
شکستِ فاش باطل کو ہوئی حق کو ظفر یابی

عبرت

از جناب مولوی سعید الدین انصاری خلف الرشید مولانا عماد الدین صاحب انصاری مدظلہ

افسانہ نہیں واقعہ ہے کہ ایک میدان میں بڑا مجمع ہو رہا تھا شام کا وقت تھا، لڑکے، جوان، بڈھے، باپ اور بیٹے ہر قسم کے انسانوں سے میدان بھرا ہوا تھا۔ یہ کون تھے؟ سب مسلمان! کس لئے جمع ہوئے تھے؟ اس لئے کہ یہ وقت پتنگ بازی کا تھا، جس کے شوق میں ہر ایک بشاش تھا۔

میدان کے کنارے سڑک چلتی تھی۔ راہ گیر گزرتے تھے اس ہجوم اور مسافر تفریح پر ان کی بھی نظر پڑتی اور بعض شوقین جوق میں آ کر اس نظارے کا لطف اٹھاتے اور اپنے شوق کے مطابق کچھ وقت بھی نذر کر دیتے۔

اتفاقاً اس سڑک سے ہمارے ایک ہندو بھائی کا بھی گزر ہوا، ان کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ لالہ جی تو چلے جا رہے تھے لیکن بچہ مچل گیا، مجبوراً لالہ جی کو بچے کی دلداری کے لئے کچھ منٹ ٹھہرنا پڑا۔ آخر بہلا پھسلا کر گھر کو لے گئے۔ اگلے دن بچے نے لالہ جی سے کہا "لالہ جی! مجھے پیسے دو، ہم بھی پتنگ سے کھیلیں گے، کل دیکھو کیا لطف آ رہا تھا"۔ لالہ جی نے کہا "بیٹا پتنگ بازی، بٹیر بازی، کبوتر بازی، جوئے بازی یہ سب مسلمانوں کے کام ہیں، یہ ان کے ذمہ کر دئے گئے ہیں، انھیں یہ کام کرنے دو، اپنے ذمہ مت لو۔ ہم لوگ لکھ پتی بننے، قرض دینے، تجارت کرنے، حکومت کرنے، بیچ بیوپار کرنے، جائدادیں قرق کرانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ پیسہ کماؤ تو سیٹھ بنو، لکھ پڑھ جاؤ تو بابو بنو، منصف بنو، کلکٹر بنو، وزیر بنو۔ تجارت کرو تو بازار تمھارا، ہاٹ تمھارا، یہ سب غلام تمھارے، ان کی جائدادیں تمھاری، ان کے گھر تمھارے۔ پتنگ کے لئے پیسہ نہ مانگنا نہیں تو

مسلمان ہو جاؤ گے، برباد ہو جاؤ گے، خاندان کو بٹہ لگاؤ گے۔ آگے کو ہم اس راستے سے کبھی نہ آئیں گے کیونکہ یہ راستہ پتنگ باز کا ہے۔

مذکورہ واقعہ کیا ہمارے لئے عبرت انگیز نہیں؟ کیا واقعی یہ کام ہمارے نہیں ہیں؟ کیا بازار میں ہماری تجارت ہے؟ کیا کوئی دکان غلے کی منڈی میں ہماری ہے۔ کیا کپڑے کی دکانیں ہماری ہیں، کیا دیگر سامانوں کی بڑی بڑی دکانیں ہماری ہیں؟ کیا سکول اور کالج بے فکری سے ہمارے چل رہے ہیں؟ کیا مسلمان طلباء اسلامیہ سکول کو اپنا سمجھتے ہیں۔ کیا غیر مسلم طلبہ اسلامیہ سکول میں داخل ہوتے ہیں۔ کیا مسلمان مسلمان سے خریدتے ہیں۔ اگر نہیں تو ہماری غیرت کہاں گئی، ہماری حمیت کو کیا ہوا۔ عبرت! عبرت!!

زیبِ خیال

از جناب زیب عثمانیہ لودیانوی

جو چیز جوانوں کے لئے ہے ضرر آمیز ✤ اک نالۂ المناک ہے اک نغمہ طرب خیز

اس قوم کا آفاق پہ چھا جانا ہے ممکن ✤ سیلاب صفت جس کا ہے ہر پیکرِ نوخیز

ناداں! نہیں یہ وادیٔ ایمن ہی سے مخصوص ✤ دنیا میں ہر اک ارضِ محبت ہے شرر ریز

فرہاد ہو گر صاحبِ جذب و کششِ عشق ✤ ہرگز نہیں شیریں کے سوا دولتِ پرویز

وہ بھی نہیں اب جلوۂ مستانہ کا قائل ✤ شاعر سے سوا کون ہے حساس و خرد خیز

اک مسئلۂ خوار ہوا تذکرۂ دوست ✤ اے ہمسخنو! شدتِ جذبات سے پرہیز

چاہا تھا کہ پوشیدہ ہی رہ جائے غمِ دل
ہے زیب! مگر اہلِ زمانہ کی نظر تیز

عورت کا ایثار

از محترمہ ذکیہ خاتون نگہت بریلوی مدیرۂ رسالہ "چاند" دہرہ دون

پیاری حمیدہ!

تمھارا محبت نامہ موصول ہو کر باعث اطمینان ہوا۔ اور یہ معلوم کر کے مسرت حاصل ہوئی کہ تم آج کل دولہا بھائی کے ہمراہ شملہ کی پُر فضا وادیوں کی سیر میں مصروف ہو۔ خدا مبارک کرے۔ تم دونوں کی عمریں دراز ہوں اور دنیا کی تمام راحتیں تمھاری قدمبوس رہیں۔ حمیدہ! جب کسی اپنی بہن کو سُکھ سے دیکھتی ہوں تو میرا دل مسرت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ میری خوشی کا اندازہ اس وقت لگانا دشوار ہے جب میں کسی دو ہستیوں کو ازدواجی زندگی کے اصلی روپ میں دیکھتی ہوں۔

اچھی حمیدہ تم خود سمجھدار ہو تمھیں سمجھانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مگر تمھارا اصرار چونکہ حد سے تجاوز کر گیا ہے اور ابھی تمھیں دنیا میں بہت سے نشیب و فراز دیکھنے ہیں۔ لہٰذا چند ضروری باتیں جن سے ہر ایک بہن کو آئے دن سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ اپنی بیتی پیش کرتی ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اگر مسلمان بہنیں اس پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی کا دور شروع کریں گی تو ان شاء اللہ ہر طرح اپنے تمام خاندان کے لئے نیکی کا نمونہ ثابت ہوں گی۔ لہٰذا سنو:۔

میری شادی کو ۴ ماہ کا عرصہ گذرا تھا۔ چوتھی چالوں کی قیود سے آزاد ہو کر میں اب اپنی سسرال میں عرصہ ایک ماہ سے مقیم تھی۔ تم خود سمجھ سکتی ہو کہ یہ ایام کیسے ہوتے ہیں۔ نئی نویلی دلہن کو گویا قدم قدم پر ایک نئے امتحان کے واسطے تیار رہنا پڑتا ہے اور ایک ایسی راہ سے گذرنا ہوتا ہے جو اس کے لئے بالکل اجنبی ہے۔ خدا کا شکر ہے ہماری قوم میں جب سے بیداری کا جذبہ پیدا ہوا ہے ہمارے بزرگوں کو تعلیم کی طرف رغبت ہو گئی ہے میں نے بھی ایک قابل مسلمان استانی سے کچھ تعلیم و تربیت حاصل کی تھی۔ لہٰذا فضلِ خداوندی میرے شاملِ حال تھا۔ اس لئے میں نے ان ابتدائی مراحل کو نہایت آسانی سے طے کر لیا۔ شیریں بیانی وہ جوہر ہے جس سے سخت دل مسخر ہو جاتے ہیں۔ میں نے گھر کے ہر فرد کے دل میں اپنی شیریں کلامی سے جگہ کر لی تھی۔ کسی کام کو التوا میں ڈالنا میری طینت کے خلاف تھا۔ میں سب کاموں کو نہایت خندہ پیشانی اور مستعدی سے کر لیا کرتی تھی۔

تمھارے دولہا بھائی میرے اس طرزِ عمل سے نہایت خوش تھے اور میری موجودگی کو ایک نعمتِ غیر مترقبہ سمجھ کر میری حد سے زیادہ عزت اور ناز برداری کیا کرتے تھے۔ اور خدا کا ہزار بار شکر ہے کہ گھر کا ہر فرد میرا احترام کرتا تھا۔

ایک دن شام کا وقت تھا میں بالاخانہ پر اپنی نشستگاہ میں ایک آرام کرسی پر لیٹی اُن کی بیاض جس میں انھوں نے اپنے منظوم جذبات کے بیش قیمت موتی جمع کر رکھے تھے پڑھ رہی تھی۔ یکایک پاؤں کی آہٹ معلوم ہوئی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا اور فوراً استقبال کو کھڑی ہو گئی۔ آداب کیا۔ جس کا جواب انھوں نے اپنے مخصوص لہجے میں نہایت شائستہ الفاظ میں دیا۔ مگر انسان کا چہرہ اس کے دلی تاثرات کا مظہر ہوتا ہے۔ میں نے آج اُن کے چہرے پہ رنج و الم کی

نشانیاں ہویدا دیکھیں۔ کمرہ میں آکر پہلے انھوں نے نماز عصر ادا
کی نماز سے فارغ ہو کر مجھے میرا نام لے کر مخاطب کیا "سعیدہ آج
کیا مطالعہ ہو رہا ہے" میں نے جواب میں بیاض پیش کر دی۔ ہنس کر
بولے تمھیں اس میں کیا لطف آتا ہوگا۔ یہ میرے خیالات ہیں پریشان
جن میں نے ایک جگہ جمع کر دیا ہے" میں نے عرض کیا "حضور!
اس مطالعہ سے جو لذت اس وقت میرا دل محسوس کر رہا ہے۔ جو سوز
گداز اور جو تڑپ آپ کے اشعار میں بھری ہوئی ہے۔ اس سے
جو مزے میرا دل لے رہا ہے میں بیان نہیں کر سکتی۔ سبحان اللہ آپکے
خیالات نہایت پاکیزہ ہیں" انھوں نے مسکراتے ہوئے فرمایا "بیٹیا
یہ سب فرصت کی باتیں ہیں تم یقین کرنا جس زمانہ کا یہ ذخیرہ ہے
وہ میری زریں زندگی کا ایک بہترین خواب تھا مگر اب آہ! اب
یہ جذبات مجھ سے کوسوں دور ہیں۔ اب تو فکر معاش نے میری تمام
آزادیاں سلب کر لی ہیں"

ان کے منہ سے ایک دلدوز آہ نکلی۔ اور وہ کچھ لمحہ کے لئے
ایک گہری سوچ میں پڑ گئے۔ میں نے قدموں پر سر رکھ کر کہا "سعیدہ
آپ پر قربان! فرمائیے تو اسوقت دشمنوں کو ایسی کیا فکر لاحق
ہے جو حضور کا چہرہ سرخی سے ارغوانی رنگ میں تبدیل ہو گیا ہے"
میری اس حرکت پر وہ ذرا گھبرا سے گئے اور فوراً ہی میرا سر قدموں
سے اٹھا کر نہایت نرمی و محبت سے کہا۔ سعیدہ! کوئی خاص بات
نہیں ہے۔ تم اپنا دل پریشان نہ کرو۔ یہ تو روزمرہ کے واقعات
ہیں۔ سوچ فکر ان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اکثر ایسا ہو جاتا ہے
تم مطلق خیال نہ کرو۔ مگر جب میں نے اپنا معاہدہ (ہم دونوں میں
ایک دوسرے سے سچ بولنے کا حلف ہو چکا تھا) ان کو یاد دلایا تو فرمانے
لگے "سعیدہ واقعی میں بہت سوچ میں ہوں بلکہ سخت الجھن میں ہوں

بھائی راحت نے میرے ساتھ دھوکا کیا اور ایک ہزار کی رقم جو میں نے
ان کے پاس امانت رکھی تھی لے کر اپنے خرچ میں صرف کر دی۔ کل
مجھے مزدوروں کو تنخواہ تقسیم کرنے کے واسطے روپیہ کی اشد ضرورت ہے
اگر خدا نخواستہ کل روپیہ کا انتظام نہ ہوا تو میری ساکھ جاتی رہے گی
میرا اعتبار اٹھ جائے گا۔ کیا کہوں کیا زمانہ آگیا ہے کہ عزیزداری میں
وہ پہلی سی کوئی بات ہی نہ رہی۔ پہلے امانت کو ایک اہم فرض سمجھا جاتا
تھا مگر اب بالکل اسکے برعکس معاملہ ہے۔ سچ ہے اس چودھویں صدی
میں جو نہ ہو تھوڑا ہے"۔ اتنا کہ کر وہ چپ ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ
آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ میں نے قدمبوس ہو کر کہا "بس اتنی ہی بات کا
آپنے اتنا فکر کر رکھا ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے۔ لونڈی کی جان آپ
پر تصدق۔ ابھی ابھی روپیہ کا انتظام ہوا جاتا ہے۔ انھوں نے گھبرا کر
میری طرف دیکھ کر کہا "دیکھنا کہیں ایسا غضب نہ کر دینا۔ ورنہ گھر
میں سب کو خبر ہو جائے گی۔ اور میں اس راز کو کسی تیسرے شخص پر
ظاہر کرنا نہیں چاہتا" میں نے جواب دیا "اسکا آپ اطمینان رکھیں
انشاء اللہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوگی"۔ انھوں نے حیران ہو کر دریافت
کیا کہ آخر میں بھی تو سنوں تم کیا انتظام کرتی ہو اور اسوقت کیا تدبیر
ہو سکتی ہے"۔ میں نے اسکا کچھ جواب نہ دیا اور وہاں سے اٹھ کر اندر
کمرہ میں جا کر اپنا کیش بکس اٹھا لائی۔ کیش بکس کھول کر ایک ہزار روپے
کے نوٹ ان کے ہاتھ میں رکھ دئے۔ انھوں نے تعجب میں آکر کہا
"سعیدہ یہ روپیہ تمھارے پاس کہاں سے آیا" میں نے اپنے معاہدہ
کے مطابق بلا تامل کہ دیا "شاید آپ کو خیال نہیں رہا۔ میں نے آپ
سے ایک مرتبہ عرض بھی کیا تھا کہ تایا جان قبلہ چونکہ میری شادی میں
شریک نہ ہو سکے تھے لہذا انھوں نے یہ روپیہ میرے واسطے والد صاحب
کے نام روانہ کیا تھا۔ اس مرتبہ جو میں یہاں آنے لگی تو انھوں نے مجھے

امانت میرے حوالے کرکے کہا! سعیدہ اسکو تم اپنے پاس رکھو۔ شاید کبھی موقع تمکو ایسا آن پڑے تو اس سے تمہارے بہت سے کام حل ہو سکتے ہیں۔ میری سرکار یہ رقم آپ کی ہی ہے۔ بیوی کی ہر چیز اس کے شوہر کی ملکیت ہے۔ اس کے کام میں لانے کا اس سے اشد موقع اور کیا ہوگا۔ میری آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔ میں نے وفور بےخودی سے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہوئے کہا۔ اس حقیر چیز کی کیا حقیقت ہے۔ لونڈی کی جان آپ پر صدقے ہے۔ قسم ہے وحدہٗ لاشریک کی مجھے آج آپکی صدق بیانی سے جو مسرت حاصل ہوئی اس کے بیان سے میری زبان قاصر ہے۔ آپنے لونڈی پر اپنا راز افشا کرکے اس کو بن داموں اپنی کنیز بنا لیا۔

ہندوستان میں جہاں اور بہت سی خامیاں ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ زن و شوہر ایک دوسرے پر اپنا راز ظاہر نہیں کرتے دونوں میں بڑھتے بڑھتے ایک عرصہ میں شکر رنجی کے وہ اسباب پیدا ہوجاتے ہیں جیسے ہمارے ملک کی بہنیں مبتلا ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ آپ کے دل میں مظلوم طبقۂ نسواں کے جذبات کی قدر ہے۔ میری بارگاہِ ایزدی میں روز و شب یہی دعا ہے کہ میری قوم کی تمام مسلمان لڑکیوں کی زندگی ایسی ہی کامیاب ہو جیسی رب العزت نے مجھ ناچیز کو عطا کی ہے۔ میری آنکھیں خوشی سے اشکبار ہیں۔

حمیدہ پیاری! وہ کیفیت مجھے مرتے دم تک یاد رہیگی۔ وقت کافی ہوگیا ہے۔ گھر کے کئی ضروری کام انجام دینے ہیں۔ لہذا اس وقت اتنی ہی تحریر پر اکتفا کرتی ہوں۔ انشاءاللہ تعالےٰ تمہارے واسطے کچھ اور مصالحہ فراہم کرکے تمہاری خدمت میں جلد پیش کروں گی۔ والسلام۔ دولہا بھائی کی خدمت میں بہت بہت آداب۔

تمہاری سعیدہ

میرا دوسرا خط

از محترمہ محمودہ بنت شیخ عبدالغنی صاحب لاہور

آپا جان سلامت! آداب و نیاز۔ رہ رہ کر التجا کرتی ہوں کہ مجھسے اس قدر بے اعتنائی کے ساتھ نہ روٹھ جاؤ۔ ہمارے حالات زندگی کے تغیر و تبدل کے ساتھ ساتھ یہ ظاہری معاشی اور جغرافیائی مجبوریاں ہماری دلی رفاقت پر اثرانداز نہیں ہوسکتیں۔ وہ رفاقت آپکی روانگی سے پیشتر کی طرح جوں کی توں قائم ہے۔ کیا یہ سچ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے تو پھر مجھے اپنے خط کے جواب [illegible] آخر اتنی مدت کیوں کرب میں گزارنی پڑی۔ میں [illegible] التجائیں مستجاب نہ ہوئیں بے اختیار دل سے عجیب عجیب قسم کے وسوسے اور خدشے اٹھتے ہیں اور اندر اندر ہی جذب ہوجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمہارا روٹھ جانا میرے لئے کس قدر سوہان ہورہا ہے۔ کاش تم جانو کہ آج کل دنیا کی بے ثباتی کی حقیقت کس طرح آشکارا ہورہی ہے۔ خصوصاً جبکہ تمام اطراف عالم میں جنگ و جدل کے ہیبتناک اور روح فرسا واقعات سننے میں آرہے ہیں۔ سنتی ہوں کہ مغرب میں جمہوریت سلطنت انگلشیہ اور فرانس، جرمنی سے موت کا کھیل کھیل رہے ہیں، روس فن لینڈ سے اور جاپان چین سے۔ سوچتی ہوں اگر دنیا خصوصاً یورپ کی ہوس پرستی کا یہی حال رہا

تو یورپ کے نام نہاد تہذیب و تمدن کا کیا حشر ہوگا؟ قرین قیاس ہے کہ موجودہ جنگ میں فتح تو کسی ملک کو حاصل نہ ہوگی کیونکہ یہ فتح شکست سے بدتر ہوگی اور اپنے تہذیب و تمدن جس پر مغرب کو ناز ہے بالکل تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

آپا! ذرا سوچو تو سہی۔ اُف یہ کس قدر خوفناک اور لرزہ خیز حقیقت ہے کہ وہاں کے لوگوں کی جانیں کس بے دردی کے ساتھ تلف ہو رہی ہیں اور ان پر کیا کیا ظلم و ستم نہ ڈھائے جا رہے ہونگے مگر ہندوستان کیا محفوظ ہے؟ یہاں بھی تو آئے دن کی چھوٹی چھوٹی فرقہ وارانہ لڑائیاں اور قحط سالیاں بے چارے غریب ہندوستانیوں کے لئے ناداری اور فاقہ مستی کا باعث ہو رہی ہیں۔ ابھی ابھی اناطولیہ کا کیا حشر ہوا ہے۔ زلزلے کی حقیقت ان سے پوچھو اور معلوم ہو کہ واقعی خدا کا فرمان لفظ بہ لفظ صحیح ہے۔ یہ ایک عذاب عظیم ہے۔

جس گھر کو دیکھو اور جس دل کو ٹٹولو ناشاد نظر آتا ہے مگر اس کے باوجود دنیا کس قدر رنگین اور دلچسپ ہے۔ اس میں تمام قسم کی جاذبیتیں موجود ہیں۔ نہایت فرحت انگیز! مگر ان چیزوں سے کون لطف اندوز ہو سکتا ہے؟ شاید تم کہو گی کہ یہ سراسر غلط ہے۔ دنیا میں نہ کوئی دلشاد ہے اور نہ کوئی رہ سکتا ہے۔ کاش آپ یہ سمجھتیں کہ اس فانی دنیا میں ہماری رنجشوں اور مسرتوں کو بقا حاصل نہیں۔ ہماری زندگیاں محض اس خوابِ پریشان کی مانند ہیں جن کی کوئی تعبیر نہ ہو سکے۔ ہماری عارضی اور چند روزہ مسرتوں کی مثال یوں سمجھئے۔

تصویرِ شباب عمرِ فانی کیا تھی؟
یہ بھی نہیں یاد وہ کہانی کیا تھی
غفلت سے کھلی آنکھ تو معلوم ہوا
اک جھونکا تھا نیند کا جوانی کیا تھی

اس تلخ حقیقت کے پیش نظر دنیاوی جاہ و حشمت پر غرور کرنا کونسی مصلحت ہے اگر دلی اطمینان مطلوب ہو تو صرف یہی صورت ہو سکتی ہے کہ حالات کے واقعات کا جائزہ لیتے ہوئے قناعت کی جائے اور یادِ الٰہی میں وقت گزارا جائے۔ خدا تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب انشاء اللہ مصیبتیں آسانی سے ٹل جائینگی۔ میں تو یہاں تک قائل ہوں اور آپ کو بھی تلقین کرتی ہوں کہ صرف یہی ایک یقین ہے جسکی بدولت اس جہانِ فانی کی تمام رنگینیاں اور دلکشیاں میسر آسکتی ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اب کی دفعہ میرے خط کا جواب ازراہ عنایت ضرور تحریر کروگی۔ زاہدہ۔ ناصرہ۔ فریدہ اور رضیہ کو پیار۔ بڑے بھائی جان کو سلام عرض کرتی ہوں۔ فقط والسلام۔

تمھاری بھولی ہوئی دور افتادہ

محمودہ

پاک بیویاں

از محترمہ ہمشیر سید محبوب ربانی گیلانی بھیروی

میں اکثر مخزن البنات جالندھر اور رسالہ المسلمہ کی تعریف سنتی تھی میں نے اپنے بڑے بھائی محترم سید محبوب ربانی صاحب سے عرض کی کہ وہ رسالہ المسلمہ اپنے نام جاری کرائیں۔ چنانچہ رسالہ چند ماہ سے آرہا ہے اور میں پڑھتی رہتی ہوں۔ نیز مدرسۃ البنات کی طالبات کے حالات

پڑھ کر بہت ہی خوش ہوتی ہوں کہ الحمد للہ ہماری قوم کی بچیاں تعلیم اسلام کے زیور سے کاملتہً مزین ہونگی۔ وہ پاک بیویوں کا نمونہ بنیں گی اور کائنات ان کے وجود پر فخر کریگی۔ اس سلسلے میں مجھے ایک نیک و مقدس بیوی یاد آگئیں۔

سیدنا حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سید ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ مجاہدہ و ریاضت میں مشغول تھے کہ بھوک محسوس ہوئی۔ اٹھے اور دریا کی طرف چل دئے دیکھا کہ ایک سیب تیرتا ہوا آرہا ہے۔ آنجناب رحمۃ اللہ علیہ نے وہ سیب پکڑ کر کھا لیا۔ پھر خیال آیا کہ میں نے سیب تو کھا لیا ہے۔ خدا جانے کہاں سے آیا ہے؟ کس کی ملکیت تھی؟ میں نے بغیر اجازت کے کھا لیا ہے۔ اس خیال نے آنجناب کو سخت تشویش میں ڈال دیا۔ اللہ اللہ مردانِ خدا غیروں کے مال کا کس طرح خیال رکھتے ہیں۔ آپ سخت متفکر ہوئے۔ چنانچہ جس طرف سے سیب تیرتا ہوا آرہا تھا اس طرف چل دئے۔ آگے دیکھا کہ ایک باغ ہے اس میں سیب کے درخت ہیں۔ ان درختوں کی ٹہنیاں دریا میں لٹک رہی ہیں۔ آنجناب رحمۃ اللہ علیہ کو فوراً خیال آیا کہ اسی باغ سے سیب دریا میں جا پڑا ہے۔ اردگرد کے آدمیوں سے باغ کے مالک کا پتہ کیا معلوم ہوا کہ باغ کے مالک حضرت سیدنا سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ آپ فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نہایت ادب سے عرض کیا "میں نے آپ کی اجازت کے بغیر آپ کے باغ کا سیب کھایا ہے۔ لہذا فی سبیل اللہ مجھے معاف فرمائیں۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری دو شرطیں ہیں اگر پوری کرو تو معافی دونگا۔ پہلی شرط تو یہ ہے کہ کچھ عرصہ رہ کر میری خدمت کرو۔ دوسرے میری ایک لڑکی ہے جو کانوں سے بہری اور آنکھوں سے اندھی ہے۔ ہاتھوں سے ٹنجی اور پاؤں سے لنگڑی ہے اس کو اپنے نکاح میں قبول کرو۔ حضرت ابو صالح نے دونو شرطیں منظور کرلیں۔ چنانچہ آپکا نکاح پڑھایا گیا۔ میاں نے دیکھا کہ بیوی تو اللہ کے فضل سے صحیح و سلامت ہے۔ یہ دیکھ کر آپ سخت حیران ہوئے۔ یہ خیال کرکے کہ ممکن ہے یہ میری بیوی نہ ہو آپ چپ رہے۔ صبح ہوئی تو حضرت عبداللہ صومعیؒ تشریف لائے۔ اپنے داماد کو دیکھکر فرمایا کہ بیٹا حیرانی اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں یہ تمھاری ہی بیوی ہیں جو تمکو کہا تھا سچ کہا تھا کہ تمھاری بیوی کانوں سے بہری اسلئے ہے کہ آجتک اس نے غیر محرم مرد کی آواز نہیں سنی۔ آنکھوں سے اندھی اسلئے ہے کہ اس نے آج تک غیر محرم مرد کو نہیں دیکھا۔ ہاتھوں سے ٹنجی اسلئے ہے کہ غیر محرم مرد کو چھوا تک نہیں۔ پاؤں سے لنگڑی اسلئے ہے کہ بغیر اجازت کے باہر نہیں نکلی۔ سبحان اللہ یہ ہے اسلام کی تعلیم اور اسلام مایہ ناز بیبیاں۔ میری پیاری بہنو۔ اللہ تعالے اپنے حبیب پاک رسول صلعم کے طفیل سے ہمکو بھی اسلام کے احکام کی پیروی کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

اسلامی مہماں نوازی کی ایک مثال

از جناب اشفاق حسین صاحب۔ ٹانڈہ

قیس ابن سعد سے پوچھا گیا۔ کیا آپ نے کسی شخص کو اپنے سے زیادہ سخی دیکھا ہے۔ قیس نے جواب دیا "ہاں" ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم ایک صحرا میں کسی عورت کے گھر اترے۔ اتنے میں اسکا شوہر آگیا۔ عورت خاوند سے بولی "آپ کے ہاں مہمان اترے ہیں"

پس خاوند ایک اونٹنی لے آیا اور اسے ذبح کر کے ہم سے کہا "جو جی چاہے کرو"۔ پس میں بولا "ہم نے تو کل کے گوشت میں سے بھی بہت تھوڑی مقدار کھائی ہے"۔ اس نے کہا "نہیں۔ میں اپنے مہمان کو باسی گوشت نہیں کھلاؤنگا۔ پس ہم کچھ دن اس کے پاس ٹھہرے اور ان دنوں آسمان پانی برساتا رہا مگر وہ حسب معمول ویسے ہی کرتا رہا۔ پس جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا تو ہم نے اس شخص کے گھر میں سو دینار رکھدیئے اور عورت سے کہا۔ ہمیں اس پر معذور جانیں اور ہم چلے آئے۔

پس جب دن خوب چڑھ آیا تو ناگہاں ہم نے اپنے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جو چیخ چیخ کر پکار رہا تھا۔ ٹھہرو اے کمینے سوارو ٹھہرو" کیا تم ہمیں مہمانداری کی قیمت ادا کرنی چاہتے ہو۔ تم اس رقم کو واپس کر لو نہیں تو میں تمھیں اپنا نیزہ مارونگا۔ پس ہم نے دینار واپس لے لئے اور وہ واپس ہو گیا۔ (ترجمہ)

وقت کی پابندی

از محترمہ ذکیہ خانم صاحبہ آقصور

وہ لوگ جو وقت کی قدر و منزلت کو پہچانتے ہیں اور اس کے صرف کا طریق بہتر ترتیب دیتے ہیں یقیناً کامیابی اور خوشحالی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے ایسے راستے قائم کرتے ہیں جن پر چلنے سے نہ صرف تہذیب و تمدن میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ زندگی کا ہر پہلو سدھر جاتا ہے۔ اکثر اوقات ہماری نظروں سے ان مایہ ناز ہستیوں کے قلم سے لکھے ہوئے مضامین گذرتے ہیں جنھوں نے وقت اور اس کی پابندی کے متعلق نہ صرف اپنے آپ کو کاربند کیا بلکہ خلقِ خدا کی بہتری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایسے اچھے اور عام فہم پیراؤں میں سبق دئے ہیں جنکو دیکھ کر کئی جہالت میں ڈوبے ہوئے دماغ اور غفلت سے بند آنکھیں ان شعلوں سے منور ہوئیں۔ سر سید احمد نے جو انیسویں صدی کے درخشندہ ستارے تھے، وقت کی پابندی اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی ہے اور فرمایا ہے کہ وقت کی پابندی کہاں تک انسان کے لئے فرض لازم ہے اور اس سے کیا کیا فائدے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ دنیا کی ممتاز قومیں جنھوں نے کارہائے نمایاں کی بدولت اپنے آپ کو بامِ ترقی پر پہنچایا۔ سب اس کی عنایت کے ممنون ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی اقوام ہم سے کس قدر آگے بڑھ چکی ہیں۔ اور کس طرح روز بروز ترقی کر رہی ہیں۔ ان کی تمام ترقی کا انحصار یقیناً ان باتوں پر ہے کہ اول تو یہ لوگ وقت کی قدر کرنا سیکھ چکے ہیں۔ دوسرے جو دن بھر کا پروگرام بناتے ہیں اس پر کاربند رہتے ہیں خواہ کتنی ہی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے۔ وقت کی پابندی ان کے لئے ہر حالت میں لازمی ہے۔ یہ لوگ وقت مقررہ پر ہی کھانا کھاتے ہیں۔ کوئی امیر ہو یا غریب اس کے کھانے کا ایک معینہ وقت ہے۔ اگر کوئی مہمان آجائے تو مقررہ اوقات پر ہی اس کو کھانا ملیگا۔ اس سے پہلے یا پیچھے کوئی بھی اس کو کھانے کی فرمائش نہیں کریگا علاوہ اس کے سونے جاگنے اور کام کرنے کے اوقات سے یہ لوگ خوب واقف ہیں۔ تجارتی لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہم سے کس قدر سبقت

لے گئے ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے یہ لوگ ہمارے استاد مانے جاتے ہیں یہ تمام درجہ فضیلت اسی چیز کی بدولت ہے ہم ہندوستانی کام کے اوقات تو کیا مقرر کریں ہم یہ نہیں جانتے کہ ہمارے کھانا کھانے کا کونسا معین وقت ہے۔ وہ انسان جو صحیح وقت پر کھانا نہ کھا سکتا ہو اس کی صحت کیسے اچھی ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ دماغی و جسمانی قوت میں بہت پیچھے ہیں۔ ہمارے جسم کاہلی اور سستی کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ملکی آب و ہوا کا اثر بھی باشندوں پر ہوتا ہے لیکن ہماری عادات کا اس کے ساتھ تعلق اس قدر نہیں جتنا کہ ہم نے اپنی جہالت سے اپنے آپ کو سست بنا رکھا ہے۔ عادات کا بننا مثل اس پودے کے ہے جو کہ ایک مالی کے ہاتھ میں ہے۔ جہاں چاہتا ہے مت لگا دیتا ہے۔ پھر یہ پودا پرورش کے مطابق نشو و نما پاتا ہے۔ اسی طرح ہماری حالت ہے۔ وہ والدین جو خود وقت کی قدر پہچانتے ہوں اور اس کی پابندی کو نہ جانتے ہوں بھلا اپنی اولادوں کو کیسے اس راستے پر چلا سکتے ہیں۔ عادات کی بنیاد بچپن میں رکھی جاتی ہے اس لئے والدین کو چاہئے کہ وہ بچپن میں اپنی اولاد کو یہ باتیں سکھائیں۔ جیسا سانچہ کسی چیز کے لئے بنایا گیا ہو ویسی ہی وہ چیز شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اسی طرح سے بچوں کی حالت ہے۔ جب ہم چھوٹی عمر میں اس نعمت کے حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں تو بڑے ہو کر اس کا حاصل کرنا ہمارے لئے نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے کاموں میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ وہ ماں جو اپنے بچے کو صحیح وقت پر دودھ پلاتی ہو اور صحیح وقت پر کھانا کھلاتی ہو۔ ٹھیک وقت پر سونا جاگنا اور کھیلنا سکھاتی ہو یقیناً وہ ماں اور بیٹا دونو خوش نصیب ہیں جب یہ بچہ بڑا ہو گا یہ چیزیں اس کی عادات و اطوار میں داخل ہوں گی اور سب کی سب اس کی راہ ترقی پر ممد و معاون بن جائیں گی۔ پھر نہ صرف یہ والدین کی خوشی کا موجب اور ان کی زندگی کا سہارا ہوگا اور نہ صرف ایک بہتر نسل پیدا ہوگی بلکہ کئی خاندان اس کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں گے۔

اگر والدین کو اپنی اولاد سے واقعی ہمدردی ہو تو ان کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں پابندی وقت کو سب سے زیادہ اہمیت دینی چاہئے تاکہ وہ اچھی اور بری عادات میں امتیاز کرنا سیکھ لیں۔ اور اپنے اندر وہ مادہ اور قوت پیدا کریں کہ جس سے وہ قوم کا ایک بہتر فرد بن جائے۔

اقوال حضرت عمرؓ

۱۔ ایمان کے بعد بڑی نعمت نیک بیوی ہے۔

۲۔ جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضے میں رکھتا ہے۔

۳۔ قبل اس کے کہ بزرگ بنو علم حاصل کرو۔

۴۔ کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ تلاش رزق میں بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے خدا مجھ کو رزق دے۔ کیونکہ تم کو معلوم ہے کہ آسمان سے چاندی اور سونا برستا نہیں۔

۵۔ اگر غیب دانی کا دعویٰ ہوتا تو میں کہتا کہ پانچ شخص بہشتی ہیں۔

(۱) وہ محتاج جو عیالدار مگر صابر ہو۔

(۲) وہ عورت جس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو۔

(۳) وہ عورت جس نے اپنے شوہر کا حق مہر معاف کر دیا ہو۔

(۴) وہ جس کے والدین اس سے خوش ہوں۔

(۵) وہ جو اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔

۶۔ تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔

(۱) سلام کرنا۔

(۲) دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔

(۳) مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔

۷۔ ندامت چار قسم کی ہوتی ہے۔

(۱) ندامت ایک دن کی جب کوئی شخص بلا کھانا کھائے چلا جائے۔

(۲) ندامت سال بھر کی جب کہ زراعت کا وقت غفلت میں گذر جائے۔

(۳) ندامت عمر بھر کی جب بیوی سے موافقت نہ ہو۔

(۴) ندامت ابدی کہ خدائے برتر ناخوش ہو۔

۸۔ آدمی کے نماز روزہ کو نہیں بلکہ اس کی دانائی اور راستبازی کو دیکھنا چاہیئے۔

۹۔ آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ کامل۔ کاہل۔ لاشے۔

(۱) کامل وہ ہے جو لوگوں سے مشورہ کرے اور اس پر غور کرے۔

(۲) کاہل وہ ہے جو اپنی رائے پر چلے اور کسی سے مشورہ نہ کرے۔

(۳) لاشے وہ ہے جو۔ خود صاحب الرائے ہو اور نہ دوسروں سے مشورہ کرے۔

۱۰۔ جب تم کسی صاحب علم کو دنیا کی طرف مائل دیکھو تو سمجھ لو کہ وہ دین کے بارے میں قابل الزام ہے۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص جس چیز کا خواہاں ہوتا ہے اسی کی دھن میں ہر وقت لگا رہتا ہے۔

مرسلہ عبدالحق اختر جالندھر

اقوال زریں

انتخاب کردہ بیگم ایم۔ ایچ صاحبہ سبزواری

مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ سب سے بہتر عمل میرے نزدیک اخلاص ہے۔

نیز فرمایا کہ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ حق تعالےٰ نے جناب رسالتمآب کی امت کو دو چیزیں عنایت فرمائی ہیں جو نہ جبریل کو عطا ہوئیں نہ میکائیل کو۔ ایک ان میں سے یہ ہے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کرونگا۔ دوسرے اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ مجھے پکارو۔ میں قبول کرونگا

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ علیہ نے فرمایا ہے کہ نیکوں کی صحبت نیک کام کرنے سے بہتر ہے اور بروں کی صحبت برے کام کرنے سے بدتر ہے۔ جو کچھ ہے دو قدموں میں حاصل ہو جاتا ہے۔ ایک قدم اپنے نصیبے پر رکھے اور دوسرا اللہ کے احکام پر۔ پہلا قدم اٹھائے اور دوسرا قائم کرے۔

نیز فرمایا کہ جس نے حرص و ہوا کو چھوڑ دیا وہ خدا رسیدہ بن گیا۔ عارف وصال کے سوا کسی چیز سے خوش نہیں ہوتا۔

ہمارا ایک قومی فرض

ازجناب میر تاج صاحب موجد تاج امرت "تاج امر" فارمیسی لاہور

”سلمٰی“ کے نومبر کے پرچہ میں بعنوان بالا محترمہ بہن بیگم مرزا سلیم الدین نارنی والا نے ایک نہایت قابل قدر اور زریں مضمون تحریر فرمایا ہے جس میں انھوں نے تمام مسلمان بہنوں کو بہت بڑے قومی کام کی طرف متوجہ کیا ہے یعنی اسلامی دکانوں سے سودا خریدنا اور واقعی ع

یہ اگر راہ پہ آجائیں تو پھر کیا کہنا

گھر کی علداری کی شیرازہ عورت ہے خصوصاً سودا سلف کی خرید و فروخت بہت کچھ اس سے متعلق ہے۔ اگر اس کے دل میں اپنے مذہب کی محبت ہو تو وہ گھر کی چاردیواری کے اندر رہتے ہوئے بھی یہ فرض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکتی ہے اور وہ کیا کچھ نہیں کر سکتی۔

علامہ اقبال مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

زشام ما بروں آور سحر را ٭ بہ قرآں باز خواں اہلِ نظر را

(ہماری شام سے صبح کو باہر نکال یعنی ظلمت میں اجالا کر اہلِ نظر کو قرآن کی مدد سے پھر بلا)

تو می دانی کہ سوزِ قرأتِ تو ٭ دگرگوں کرد تقدیرِ عمرؓ را

(تو جانتی ہے کہ تیری قرآن خوانی کے سوز نے حضرت عمرؓ کی تقدیر پلٹ دی تھی)

بہرحال ہماری مستورات میں اس اہم قومی فرض کا احساس اس بات کی دلیل ہے کہ قوم کے دن پھرنے کو ہیں۔

اس ضمن میں مسلمان دکانداروں اور مسلمان خریداروں کیلئے چند ضروری مشورے ارسال خدمت ہیں جیسے حرزِ جان بنا کر بہن اور بھائی استفادہ کر سکتے ہیں۔ وھو ہذا۔

پنجاب میں مسلمانوں کی دکان نہ چلنے کے اسباب:۔ (سرحد، یو پی)

دکن۔ مدراس، بمبئی اور ریاستہائے ہندوستان کا تجارت کے سلسلے میں متعدد بار دورہ کیا ہے۔ ان صوبجات کے ہر چھوٹے بڑے شہر کے تجارتی حالات سے بخوبی واقف ہوں میں اپنے سالہا سال کے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ہندو اگر کسی مسلمان محلہ میں دکان کھولے تو اس میں ۹۵ فیصدی حصہ مسلمان کا پیسہ ہوتا ہے جس سے دیکھتے دیکھتے وہ اول درجہ کا تاجر بن جاتا ہے اسکے برعکس ہندو مرد یا عورت کبھی کسی مسلمان دکاندار سے کوئی شے نہیں خریدیگا۔ بس یہی اور فقط یہی ایک نقطہ ہے اور اسی میں بہت بڑا راز مضمر ہے ان کی ترقی اور ہمارے ادبار کا۔ پس مستورات کے لئے اس تعلیم کا بچوں میں پھیلانا نہایت ضروری ہے کہ وہ مسلمان اور صرف مسلمان سے سودا خریدیں چاہے وہ قدرے مہنگا ہی کیوں نہ ہو بلکہ غیر مسلم دکاندار سے اپنے بچے کو ہوے کی طرح ڈرانا لازم کرلیں۔ اس مسئلہ میں ہندوؤں کے بانیان مذہب کی بالغ نظری کی داد دینی پڑتی ہے کہ چھوت کا مسئلہ نکالکر اپنی قوم کی بہت بڑی خدمت سرانجام دے گئے اور آج تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ واقعی بہت بڑے ماہر اقتصادیات تھے۔

دیگر اشیاء کی تجارت سے قطع نظر صرف اشیاءِ خورد و نوش کی خریداری کا ۱۴ کروڑ روپیہ (یہ کم سے کم اندازہ ہے) ہر سال مسلمانوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی میں سے جاتا ہے جس کے عوض میں چھدام تک واپس نہیں آتا اس لئے کہ برادرانِ وطن ہمیں اچھوت سمجھتے ہیں اور مسلمان ہیں

کہ انھیں اس نقصان کا چھوٹی کوڑی کے برابر احساس نہیں۔

اسلامی تجارت کو فروغ دیں

مسلمانو! اگر اپنے اوپر لازم کرلو کہ صرف مسلمان دکانداروں سے خریدو گے تو تمہاری تجارت کو بھی فروغ حاصل ہوسکتا ہے۔ خدارا سنبھلو ہم بہت مفلوک الحال ہیں۔ ہمیں اپنا پیسہ اپنے ہی بھائیوں تک محدود رکھنا چاہئے تاکہ ہم خوشحال ہوجائیں اور ہمسایہ اقوام میں ذلیل و خوار نہ ہوں۔ پس اس کا آج سے عہد کرلو۔

مسلمانوں کی گراں فروشی کی بیجا شکایت

ہاں ایک اور سب سے بڑی بات کہ کیوں ہم دو چار پیسے مہنگا سودا بھی مسلمان دکاندار ہی سے لیں؟ اسلئے کہ وہ پھر پھر کر ہمارے اپنے پاس ہی لوٹ آئے گا۔ مثلاً اے جی کرنال شاپ سے بہ نسبت ایک ہندو دکاندار کے ایک آنہ فی روپیہ مہنگا جوتا خریدتا ہے تو "کرنال شاپ" لامحالہ "اے جی" کے ہاں سے ایک آنہ فی روپیہ مہنگی ٹوپی خریدیگا۔ "بمبئی ہوس" "عبدالرشید برادرس" سے ایک آنہ مہنگی کراکری خریدکرتا ہے۔ عبدالرشید برادرس "بمبئی ہوس" سے ایک آنہ مہنگا کپڑا خرید کریگا۔ "شیخ عنایت اللہ" تاج امرت فارمیسی سے ایک آنہ مہنگی "تاج امرت" کی شیشی خریدتا ہے (یہ تمثیلاً عرض ہے ورنہ غیر قوم کی ایسی دوائی کے مقابلہ میں تاج امرت کے دام فی شیشی ۲، کم ہیں) تو تاج امرت فارمیسی شیخ عنایت اللہ کے ہاں سے ایک آنہ مہنگی بساط خریدیگی علی ہذا القیاس زید عمر سے عمر زید سے۔ بکر خالد سے خالد خاور سے۔ تو گیا اس طرح پھر پھر کر پیسہ ہماری اپنی جیبوں تک ہی محدود نہ رہے گا۔ رہیگا اور یقیناً۔ تجارت پیشہ اصحاب کا ادل بدل تو اس صورت ہوتا رہا رہ گئے ملازمین اور کارخانہ دار۔ اول تو ان میں سے ہر کسی کا کوئی نہ کوئی رشتہ تعلق۔ دوستانہ۔ قرابت اپنا نہیں تو کسی عزیز کا یا عزیز کے عزیز کا ہی سہی تجارت پیشہ اصحاب سے نکل آئے گا جس صورت میں یہ دو چار پیسے مہنگا سودا اسے ناگوار خاطر نہ ہوگا۔ یہ بھی نہ سہی آخر قوم کی تجارتی ترقی کی خاطر دو چار پیسے کا حقیر ایثار و قربانی کا جذبہ کوئی بات ہے یا نہیں وہ بھی تو ہیں جو قوم کی خاطر قید و بند اور جان تک کی قربانی کا دریغ نہیں کرتے اور پھر یہ ایثار عارضی ہے تا آنکہ ہم برادران وطن کے مقابلہ میں کافی طور پر مالی حالت مضبوط کرلیں۔ ازاں بعد ہم اپنے مسلم دکانداروں سے محاسبہ کرسکیں گے کہ وہ بھی غیر مسلم دکانداروں کے نرخوں پر اشیاء فروخت کریں۔ بسردست ان کے لئے محال ہوگا کہ صدیوں سے تجارت میں بڑھی ہوئی مضبوط سرمایہ دار قوم کے مقابلہ میں مساوی نرخوں پر اشیاء فروخت کریں۔

مسلمان دکاندار توجہ کریں

غرضیکہ عامۃ المسلمین میں مسلمانوں سے ہی سودا خریدنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ مسلمان دکانداروں کو بھی لازم ہے کہ وہ سودا واجبی داموں پر فروخت کریں۔ اس طریق سے ان کی نکاس زیادہ ہوگی اور جب نکاس زیادہ ہوگی تو لامحالا منافع بھی زیادہ ان کے ہاتھ لگیگا۔

ناتجربہ کاری کے ہاتھوں بھی بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں کہ دکاندار کو خسارے کا منہ دیکھنا پڑا۔ جو شخص جس دکان کی لائن میں آنا چاہے اس کے لئے اشد ضروری ہے کہ پہلے کسی تجربہ کار دکاندار کی شاگردی اختیار کرے۔

بے شمار دکانیں مسلمانوں کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے فیل ہوئیں۔ مثلاً ترک موالات کی تحریک جن ایام میں زوروں پر تھی سینکڑوں مسلمان نوجوانوں نے سرکاری ملازمتیں چھوڑ کر مختلف اشیاء کی دکانیں کھولیں مگر چونکہ ناتجربہ کار تھے اور تجارت کے اصولوں سے ناواقف محض اسلئے ناکام رہے عام طور پر سمجھ لیا جاتا ہے کہ روپے کا مال اٹھارہ آنے میں بیچنا دکاندار کی

ہے اور بس۔ اس میں کونسی مشکل بات ہے۔ سنئے اول دکان کے لئے موزوں موقع کی تلاش لازمی ہے۔ پھر مال کی خریداری نہایت ہوشیاری کا کام ہے کہ چار آنے کو پرچون جو بازار میں بکے گی وہ گھر میں کتنے کو پڑتی ہے۔ پھر اپنی لائن کا میل بنانا۔ مال کو سنبھالنا۔ موسم گرما و سرما اور برسات کی زد سے محفوظ رکھنا۔ سجاوٹ۔ خوش معاملگی۔ میٹھا۔ پورا تول۔ اشتہار۔ مال کی نکاس اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کتنے سرمایہ سے کونسا کام کرنا ہے اور کس پیمانے پر۔ اسی مناسبت سے دکان کا کرایہ اور دیگر اخراجات وغیرہ۔ یہ نہیں کہ بارہ چودہ سو کی راس پونجی ہے اور اس کے لئے انارکلی (لاہور) شہر کا سب سے بڑا تجارتی بازار میں اڈے کی تلاش ہو رہی ہے یا جسقدر سرمایہ ہے سب ایک ہی ساتھ جوئے کے داؤ کی طرح دکان میں لگا دیا جائے اصول یہ ہے کہ چار ہزار کی آسامی ایک ہزار سے کاروبار شروع کرے اور اسے بتدریج بڑھاتا جائے۔ ہاں اور شروع بھی کب کرے جب کسی پختہ کار دکاندار کی شاگردی میں دو چار سال عملی طور پر کام کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے مال کی نکاسی میں گزار دے۔ بہی کھاتہ اور حساب کتاب رکھنے میں کماحقہٗ واقفیت بہم پہنچالی ہو۔ یہ نہیں کہ کل بابو صاحب تھے اور آج دکاندار بن بیٹھے۔ انھیں کیا معلوم کہ فلاں شے کونسی منڈی سے بہتر دستیاب ہو سکتی ہے۔ امرتسر اور دہلی کی منڈیوں سے یا کراچی کلکتہ اور بمبئی سے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بہت معمولی حیثیت کے دکاندار نے سیدھا ولایت سے مال منگا لیا ہے اور چونکہ مقدار میں تھوڑا تھا اس لئے خرچہ پیکنگ مال گاڑی کی بجائے پسنجر اور پسنجر کی بجائے ڈاک پارسل میں آنے کی وجہ سے ہندوستانی منڈیوں سے بھی گراں پڑا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ گرمی کا مال سردی میں اور سردی کا گرمی میں موصول ہو رہا ہے بتائیے یہ سب کرشمے ناتجربہ کاری کے نہیں تو اور کیا ہے۔

میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ پانچ سات ہزار کی راس پونجی اسی ناتجربہ کاری کے ہاتھوں دو ایک سال میں لاہور کے ٹبی بازار میں لٹا کر ٹھنڈے ہو گئے اور آخر میں بڑھاپا عبرتناک عسرت سے گزار کر موت کے دن کا انتظار کرنے لگے۔

(باقی آئندہ)

انجمن خادمان اسلام جالندھر کا پُرخلوص مبارک و مستحسن اقدام

ایسی مثالیں نظر سے کم گذرینگی کہ کسی انجمن یا ادارہ کے ذمہ دار اور با اختیار ارکان اپنے حقوق و اختیارات بطیب خاطر کسی کے سپرد کر دیں لیکن وہ با اخلاص افراد جنھیں کسی ارادہ کی تکمیل اور مقصد کی فلاح پیش نظر ہوتی ہے۔ وہ مقصد کی کامیابی کیلئے اپنے اختیارات اور وجاہت کو اصل مقصد پر قربان کر دیتے ہیں۔ انجمن خادمان اسلام کے اراکین نے اپنے متعلقہ اداروں کو کامیاب ترین بنانے کیلئے انکو شہر کی ایک ایسی ممتاز و بلند پایہ ہستی سے وابستہ کر دیا ہے جس پر نہ صرف اہل شہر کا اتفاق کامل ہے بلکہ تمام صوبہ پنجاب اسکی قابلیت، اسکے تدبر، اسکی تنظیم اور اسکے کارناموں کا معترف ہے اور وہ ہستی جناب خانبہادر شیخ خورشید محمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ہے۔ جنکی ذات گرامی سے انجمن کو اپنے متعلقہ مدارس کی کامیابی کی پوری پوری توقع ہے۔

۲۲ دسمبر ۱۹۴۱ء انجمن کی تاریخ میں ایک مبارک تاریخ ہے جسمیں اراکین انجمن نے اپنے کلی اختیارات جزو کل خانبہادر موصوف کی ذات مبارک کو بطیب خاطر سپرد کر دئے۔ بارک اللہ فیہ۔

۸ جنوری ۱۹۴۲ء کو جناب موصوف بغرض معائنہ اسلامیہ ہائی سکول میں تشریف فرما ہوئے معائنہ فرمانے کے بعد موصوف نے تمام اساتذہ کو جمع فرما کر زریں نصائح ارشاد فرمائیں اور اپنی سعی اور ہمدردی کا وعدہ فرمایا۔ اساتذہ کو تندہی اور ہمدردی سکول پر آمادہ کیا محترم میر اردو جناب میاں عبدالحمید صاحب منیجر سکول ہذا اور قبلہ ہیڈ ماسٹر

و کرم شامل حال رکھے۔ "نامہ نگار"

شذر پارے

از مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے' ایل ایل بی وکیل

بیماری بتانے والی کل:- وہ زمانہ گیا جب ہمارے حکیم نبض پر ہاتھ رکھکے بیماریوں کا پورا پورا حال بتا دیتے تھے اور اسکے مطابق ایسی دوا دیتے تھے کہ بیماری جڑ سے دور ہوجایا کرتی تھی۔ ڈاکٹروں کو تو نبض دیکھنے کا دعوےٰ ہی نہیں۔ بخار تھرمامیٹر سے دیکھتے ہیں اور بیماری کی کیفیت یا تو بیمار بتاتے یا بعض ظاہر علامات سے اندازہ لگاتے ہیں اب ایک کل ایجاد ہوئی ہے۔ بیمار کے سر پر ایک فیتہ باندھ کے اس کل کو ایک کھونٹی سے لگا دیا جاتا ہے۔ پھر اس کل کے ایک سیسے کے ٹکڑے کو بیمار کے بدن پر جگہ جگہ لگایا جاتا ہے۔ کل کی سوئی حرکت کرتی رہتی ہے جسے ڈاکٹر دیکھ کے کاغذ پر درج کرتا رہتا ہے۔ بعد میں وہ ان اندراجات سے بیماریوں کی کیفیت اخذ کرتا ہے جو بالکل صحیح ہوتی ہے۔ بیمار سے کوئی سوال نہیں کیا جاتا۔ بعض بیماریاں ایسی بھی اس کل سے ظاہر ہوجاتی ہیں جو بدن میں دخل پالیتی ہیں اور نمودار ہونے میں عرصہ لیتی ہیں۔ ان کا حال اسطرح وقت سے پہلے معلوم ہوجائے تو ان کا پورا پورا بندوبست ہوجاتا ہے۔

بلی کی ذہانت:- عام طور پر مشہور ہے کہ بلی لالچی ناشکری اور بے سمجھ ہے لیکن بلیوں کے پالنے والے کہتے ہیں کہ یہ سب غلط ہے۔ چنانچہ ایک عورت نے اپنی بلی کا حال لکھا ہے کہ وہ اس قدر سمجھدار ہے کہ آدمی کو شبہ ہونے لگتا ہے کہ اسمیں انسانی خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ دو سو لفظ سمجھتی ہے جب ان لفظوں کو سادے فقروں میں استعمال کیا جائے تو وہ اچھی طرح سمجھ جاتی ہے کہ اسے کیا کہا جارہا ہے۔ جب اسے کوئی حکم دیا جاتا ہے تو اسکی فوراً تعمیل کردیتی ہے۔ وہ دروازہ بند کردیتی ہے گھر کے کام کاج میں وہ مدد دیتی ہے۔ ایک روز اسکی مالکہ بولتی تصویروں کا تماشہ دیکھ کر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں آگ لگ گئی ہے اور بلی بری طرح پھنس گئی ہے۔ اس نے اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے اندر گھس کے بلی کو بچالیا جو بری طرح جل گئی تھی۔ اس کا علاج کرکے وہ اسے بچانے میں کامیاب ہوگئی۔ اس احسان کا اس نے بدلہ اتارا۔ ایک رات ایک چور گھر میں گھس آیا اور مالکہ پر حملہ کرنے لگا۔ بلی فوراً کارنس پر چڑھ کے چور پر کودی اور اسکے چہرہ اور گردن کو پنجوں سے ادھیڑنا شروع کردیا۔ چور اسقدر گھبرایا کہ وہ خوفزدہ ہوکے بھاگ گیا۔

مانگنے کا طریقہ:- مزاج دانی عجیب چیز ہے۔ آدمی کے خیالات سے ہر شخص فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ نیویارک امریکہ میں ایک شخص کیا دیکھتا ہے کہ رات کا وقت ہے اور ایک عورت پھول بیچ رہی ہے اور راستہ چلنے والوں سے یہ کہتی جارہی ہے میں بھوکی نہیں مرتی ہوں۔ نہ میرے سترہ بچے ہیں جنھیں کھلانے پلانے کا مجھے فکر ہو۔ میں پھول بیچتی ہوں کیونکہ مجھے پھول پسند ہیں اور انھیں بیچنے میں مجھے لطف آتا ہے اگر تم خریدنا چاہو تو ہر ایک چار چار آنے کا ہے۔ میں تمھارا شکریہ ادا کروں گی۔ اگر تمھیں یہ اچھے نہ لگتے ہوں تو یہ تمھاری پسند ہے۔ اپنا راستہ لو۔ اللہ تمھارا نگہبان ہو۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ لوگ ہاتھوں ہاتھ خرید رہے تھے۔ جلد ہی اسکی ٹوکری خالی ہوگئی اور اس نے اپنا راستہ لیا اور یہ شخص حیرت زدہ

بچوں کے لئے

میرا پیغام

از جناب ضیاء الحسن الہندی دارالعلوم دیوبند

پیارے بچو میرا پیام سنو ٭ غم میں ڈوبا ہوا کلام سنو
کھول کر آنکھ دل کے کانوں سے ٭ عصرِ نو کی نوائے عام سنو

دفتیں لاکھ سہہ رہا ہوں میں ٭ کام کی بات کہہ رہا ہوں میں
کل تمھیں جن کا سامنا ہوگا ٭ انھیں موجوں میں بہہ رہا ہوں میں

مجھ سے کیا پوچھتے ہو کیا تم ہو ٭ ہستیٔ قوم کا پتا تم ہو
جس زمانہ کی انتہا میں ہوں ٭ اس زمانہ کی ابتدا تم ہو

روحِ امیدِ کائنات ہو تم ٭ رونقِ بزمِ شش جہات ہو تم
جسم بے روح ہو چکا ہوں میں ٭ مری روح رہِ حیات ہو تم

زندگانی سے وقفِ جنگ ہوں میں ٭ قوم کی وجہ عار و ننگ ہوں میں
مٹ چکا ہوں مگر تمھارے لئے ٭ زندگی کی نئی امنگ ہوں میں

غم کا ساغر ہزار پی جاؤں ٭ لاکھ چاک جگر کو سی جاؤں
موت میری بنے تمھاری حیات ٭ تم سلامت رہو تو جی جاؤں

وہاں کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔

لڑکیاں محفوظ: لڑکیوں کی پیدائش سے گھبرانا غلطی ہے جو بات ڈرنے کی ہے وہ ان غریبوں کی قسمت ہے۔ بڑی ہو کے خدا جانے انھیں کیسے آدمیوں سے پالا پڑے اللہ تعالےٰ ان کا نگہبان ہے لیکن اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیاں ایسے محفوظ حالت میں رہی ہیں۔ پانچ سو مہلک حادثوں کا مطالعہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ۱۰۳ لڑکے ڈوب کر مر گئے۔ ان کے مقابلہ میں ۱۴ لڑکیاں اس موت سے مریں۔ لڑکیوں کو لڑکوں کے مقابلہ میں جو مہلک حادثہ زیادہ پیش آتا ہے وہ جل مرنا ہے۔ لڑکوں کے مقابلہ دوچند لڑکیاں جل کے مریں۔

نہ بجھنے والا چراغ: دلی کے لال قلعہ میں ایک حمام تھا۔ جس میں ہر وقت پانی گرم ملتا تھا وہاں آگ نہ تھی جب اسے انگریزوں نے کھودا تو نیچے جلتا ہوا چراغ ملا جو ہوا لگتے ہی بجھ گیا اور پھر ہزار کوشش کرنے پر بھی نہ جلا۔ اٹلی میں وینس کے مقام پر ایک چراغ ہے جو ۴۳۴ برس سے برابر جل رہا ہے اور ذرا دیر کے لئے بھی نہیں بجھا۔ اسکا واقعہ یوں بتایا جاتا ہے کہ ایک رات ایک غریب نانبائی روٹیاں تیار کر رہا تھا کہ پولیس نے اسے پکڑ لیا اور اسے ایک بڑھیا کا قاتل ٹھہرایا گیا۔ اس غریب نے بہتیری اپنی بے گناہی جتائی مگر عدالت سے اسے پھانسی کی سزا ہوگئی۔ دو دن کے بعد اصلی قاتل مل گیا۔ وہ ایک اور قتل میں پکڑا گیا تھا۔ اس نے کئی قتل کے واقعات کا اقبال کیا جن میں اس بڑھیا کا قتل بھی تھا۔ لوگوں کو جب اس نانبائی کی بے گناہی کا پتہ چلا تو اس مشہور وینس والوں نے اس کی یاد میں ایک ہمیشہ جلنے والا لمپ ایک مشہور بازار میں قائم کیا۔

چھوارے اور کتکے: بارہ سنگا ۶۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔ چیتا اس سے بھی تیز دوڑتا ہے۔

آدھ سیر کوئلوں کیلئے چھ سیر ہوا کی ضرورت ہے۔

دنیا کے سمندروں میں ۵۰ لاکھ مکعب میل نمک ہے۔

آدمی چاند کی صرف ۱/۲ سطح دیکھ سکتا ہے۔

سیکرین Saccharine تارکول سے بنتی ہے مگر مصری سے تین ہزار گنی میٹھی ہوتی ہے۔

امریکہ میں پانچ حادثوں میں ایک حادثہ نظر کی خرابی سے پیش آتا ہے

دیواروں کے کان ہیں۔ اب یہ ضرب المثل سچ ہونے والی ہے ایک نہایت باریک اور ننھا آلہ ہے جسے کسی تصویر میں میٹر کی کسی طشتری میں یا گلدان میں لگا دیتے ہیں اور ایک باریک تار اس آلہ سے جوڑ کے دوسرے کمرہ میں لے جایا جاتا ہے۔ آلہ والے کمرہ میں جو بھی گفتگو ہو رہی ہو۔ دوسرے کمرہ میں بخوبی سنائی دے سکتی ہے۔ اس کمرہ کی کانا پھوسی دوسرے کمرہ میں بلند آواز بن جاتی ہے۔

لندن کے طبعی تاریخ کے عجائب خانہ میں ۹۰ لاکھ قسم کی مکھیاں دکھائی گئی ہیں۔

ایک شخص نے اتنی ننھی ننھی تصویریں بنائی ہیں کہ ایسی ۱۹ تصویریں ڈاک کے ایک ٹکٹ پر آجاتی ہیں۔ اس نے یہ سب تصویریں ننگی آنکھ سے بنائی ہیں۔

ایک شخص امریکہ میں اپنے باپ کو ۳۵ برس تک جگہ جگہ دیکھتا پھرا آخر ملا بھی تو کہاں۔ جہاں وہ خود رہتا تھا اس سے صرف سو گز کے فاصلہ پر

وارسا میں دنیا میں سب سے کم عمر جوڑے نے طلاق حاصل کی ہے میاں کی عمر ۱۴ اور بیوی کی عمر ۱۳ سال ہے۔ بیوی نے طلاق کا دعویٰ کیا

تھا کہ اس نے اپنے شوہر کو شادی کے بعد صرف دو دفعہ دیکھا اور اسے شادی کے مقابلہ میں مدرسہ جانا زیادہ پسند ہے۔

ایک بے تار کا آلہ مکھیوں کے چھتہ کے پاس لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے ہی مکھی چھتہ کے اندر جاتی ہے اسکی بھنبھناہٹ سے وہ آلہ ایک شمار کرنے والے پرزہ کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ اس طرح چھتہ کی کل مکھیاں گنی جا سکتی ہیں۔

ایک ایسی روشنی کی شعاع ایجاد ہوئی ہے جو انسان کو تو کوئی نقصان نہ پہنچائے گی مگر بیماری کے جراثیم کو فوراً مار ڈالیگی۔ ڈاکٹری چیر پھاڑ میں اس سے بڑا فائدہ ہوگا۔ بعد میں زخم میں زہر پیدا نہ ہوگا۔ کھانا کھاتے وقت بیماری کے کیڑے کھانے کو خراب نہ کرنے پائینگے وہ پہلے ہی مر...

سگھڑ سہیلی

ازجناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی وکیل

بچوں کا دبلا پن: جب بچہ گھٹنوں چلنے لگتا ہے تو مائیں یہ دیکھ دیکھ کے ہولا کرتی ہیں کہ بچہ کی سرخی اور موٹا پا کم ہو گیا ہے۔ اس وقت دُبلے نظر آنیکے علاوہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ ان کی بھوک بھی کم ہو گئی ہے۔ یہ معمولی اور قدرتی بات ہے کہ گھٹنوں چلنے والے بچے دبلے نظر آئیں کیونکہ دودھ پینے کے زمانہ میں یا تو وہ لیٹے رہتے تھے یا گودوں میں سوار رہتے تھے یا ہاتھ گاڑیوں میں ادھر ادھر کی ہوا کھایا کرتے تھے اور اب دن بھر ادھر اُدھر خود ہی لڑھکتے پھرتے ہیں۔ تین سے پانچ سال کے بچوں کیلئے ایک قدرتی بات ہے کہ وہ سارے گھر میں مارے مارے پھریں اور ہر کام میں دخل دیں اور کوئی وقت ان کا خالی نہیں گزرتا۔ کھیل رہے ہیں یا دوڑ رہے ہیں۔ کود رہے ہیں یا یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ کام وہ کام بڑے کس طرح کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں وہ جلد جلد بڑھتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر وہ دبلے نظر آئیں تو اس میں فکر کی کیا بات ہے۔ تین چار پانچ برس کے بچے کا معمولی وزن ۱۸ و ۱۹۔ ۱۹ و ۲۰۔ ۲۰ و ۲۲ سیر کے درمیان ہوا کرتا ہے۔ دو سال میں زیادہ سے زیادہ ۳ ½ سیر وزن بڑھتا ہے دو سال کا ہونے کے بعد ہر مہینہ اس کے تولنے کی ضرورت نہیں۔ ہر تیسرے مہینہ کافی ہے۔ البتہ یہ ضرور دیکھ لینا چاہئے کہ اسے سونا کافی ملتا ہے۔ دوپہر کھانا کھانے سے پہلے یا بعد میں کم از کم ایک یا دو گھنٹے کا آرام ان کیلئے نہایت ضروری ہے۔ شام کو ساڑھے چھ بجے اُسے سو جانا چاہئے اور وہ صبح کے سات بجے تک سوتا رہے۔ بھوک کی کمی عموماً دانت نکلنے کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ اگر وہ نہ کھائے تو پریشانی کی کوئی بات نہیں اور نہ اسے کھانے پر مجبور کرو۔ اسکی غذا البتہ ادلتے بدلتے رہو اسے کراری خشک غذا دو۔ جیسے اوٹ میل کے بسکٹ۔ اُسے بہت ملائم نشاستہ والی غذائیں مطلق نہ دو۔ اُسے ہر روز تازہ میووں کی کافی مقدار ملتی رہنی چاہئے۔

دماغ کی مصروفیت: دماغ کو تیز رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے کبھی بیکار نہ رہنے دو۔ آپ نے وہ فقیر دیکھا ہے جو آلتی پالتی مار کے اپنی ذہنی اور دماغی قوت

کے اظہار میں ایک دو ایک عضو کو بیکار چھوڑ دیتا ہے۔ ایک بانہہ اوپر اٹھا دی اور اسے یونہی کھڑے رکھا۔ ایک عرصہ کے بعد وہ سوکھ کے کھڑا سنک ہو جاتی ہے اور وہیں کی وہیں رہ جاتی ہے اسمیں طاقت نہیں رہتی اور بے جان ہو جاتی ہے وہ کسی کام کی نہیں رہتی۔ یہ ایک قدرتی قانون ہے یہ قانون زندگی کے ہر پہلو پر کام کر رہا ہے۔ کوئی خیال کیجئے اسے بڑھائیے برا ہو یا اچھا وہ بڑھتا اور طاقت پکڑتا رہیگا۔ جتنی طاقت ہم اس کے صرف کرینگے اسی قدر اس کی طاقت بڑھتی چلی جائیگی۔ اسی طرح اگر ہم زندگی پر بلکہ فوراً اپنی ہستی پر قادر ہونا چاہتے ہیں ہمیں اپنے دماغ پر یہ واضح کر دینا ہے کہ اسے یہ کام کرنا ہے۔ پھر ہمیں یہ دیکھنا بھی لازم ہے کہ اس نے وہ بتایا ہوا کام کر دیا ہے تم نے اسے سست ہونے دیا اور یہ کام کرنا چھوڑ دیگا۔ اسے مصروف رکھئے۔ یہ مصروف رہنا ہی چاہیگا۔ اپنے دل و دماغ سے کام لو۔ اسے زندہ رکھو اسے کام دو اور اس سے کچھ زیادہ دو جتنا وہ کر سکتا ہے لیکن کام کے متعلق دگدا میں نہ رہو۔ دل کو پریشان نہ کرو۔ جسطرح آدمی بیکار رہنے سے مرتا ہے اسی طرح وہ فکر سے مرتا ہے۔

گہری نیند: آدمی ہفتوں تک بھوکا زندہ رہ سکتا ہے۔ مگر نیند نہ آنا چند روز میں ہی مہلک ثابت ہو جاتا ہے۔ تین لڑکوں نے ایک ہفتہ تک جاگنے کا فیصلہ کیا۔ ایک چار دن کے بعد دوسرا پانچ دن کے بعد اور تیسرا ساتویں دن مر گیا۔ نیند نہ آنا بعضوں کے لئے مضر ہے اور بچوں کے لئے تو خاص طور پر نقصان کا باعث ہے۔ آج کل بچوں زمانۂ حال کی جلد بازی اور بھاگ دوڑ کی فضا میں اتنی نیند نصیب نہیں ہوتی جتنی ان کا حق ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان میں گھبراہٹ اور پریشانی زیادہ پائی جاتی ہے۔ نیند کی مقدار کے مقابلہ میں اسکی کیفیت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ نیند اچھی ہو خواہ تھوڑی ہو وہ اس سے اچھی ہے جو زیادہ تھی مگر سونے والا تھکا کا تھکا رہا۔

اس دنیا میں ہر چیز کا ایک قاعدہ مقرر ہے اور ہر ایک کی رفتار تال اور سُر سے ہے۔ یہ فطرت میں داخل ہے چنانچہ جد و جہد کے بعد آرام، نقل و حرکت کے بعد کاہلی آتی ہے۔ یہ قانون قدرت ہے کہ آدمی دن کی محنت کے بعد رات کو آرام کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ رات آرام کے لئے بنائی گئی۔ نباتات میں بھی یہ قاعدہ چل رہا ہے بعض پودوں کے پھول پتے دن میں پھیلتے اور رات کو سکڑ جاتے ہیں۔ بعض جانور بالکل نہیں سوتے اور بعض سردی بھر سوئے رہتے ہیں۔

دن کے وقت خون میں کچھ زہریلا پن آجاتا ہے۔ رات کو نیند اسے دور کر دیتی ہے اور بدن کے پٹھے اور جوڑ جو دن میں ہلنے جلنے سے گھس جاتے ہیں رات کو پھر اپنی اصلی حالت میں آجاتے ہیں اور ان کی مرمت ہو جاتی ہے۔ اچھی نیند کا گر یہ ہے۔ علی الصبح اٹھو۔ پھر کام کرو۔ وقت مناسب پر ناشتہ غذا کھاؤ اور ہر کھانے کے بعد آدھ گھنٹہ آرام کرو دن بھر میں ورزش اور تفریح کا اطمینان بخش انتظام کیا جائے۔ تفریح دفع الوقتی کے لئے نہ ہو بلکہ اصلی معنوں میں تفریح ہو۔ جسمانی ورزش فائدہ پہنچاتی ہے اور غذا کے انتخاب میں سلیقہ نہایت ضروری چیز ہے۔

گرم دودھ کا ایک گلاس اور ایک بسکٹ نیند سے پہلے اچھا اثر پیدا کرتا ہے۔ سونے کے کمرہ میں سکون اور قدرے ٹھنڈ ہونی چاہئے کھڑکی کھلی رہے کمرہ میں روشنی نہ آئے۔ سونے سے پہلے گرم پانی کا غسل بعضوں کو فائدہ دیتا ہے اور بعضوں کو نقصان۔ نیند لانے کے لئے دوا کا استعمال اچھا نہیں۔ کوئی دلچسپ کتاب پڑھو یا آدھ گھنٹہ تک چہل قدمی کرو۔ بستر پر لیٹ کے دماغ کو خیالات سے پاک کر لو۔ لیجئے نیند آگئی۔

چٹکلے: کسی ھوتبان میں بہت گرم پانی بھر کے گلے کی ٹائی خوب کس کے لپیٹ دینے سے وہ لمبی ہو جاتی ہے۔

خود نویس قلم کو صاف کرتے ہوئے پانی میں ذرا سا سرکہ ڈالیں۔

ریشمی تکیوں پر چکنائی کے دھبے پڑ جائیں تو کوئی ملائم کپڑا یوکلپٹس آئل Oil of eucalyptus میں بھگو کے دھبوں پر ملیں اور پھر اسے سوکھ جانے دیں۔ بہت سی قسم کے کپڑے اس تیل سے آسانی سے صاف ہو جاتے ہیں۔ خاص وہ کپڑے جن پر پانی اثر نہ کرتا ہو۔

پرافین کے تیل Paraffin خوب کس کے ڈھکے رکھیں۔ اگر ہوا میں کھلا رہیگا تو جلنے میں چمکدار نہ ہوگا اور جلنے کے بعد بتی پر میل بھی کھرنڈ کی طرح جم جائے گا۔

نکوٹین Nicotine کے دھبے انگلیوں سے اس مرکب کے ذریعہ دور کئے جا سکتے ہیں۔ ٹارٹرک ایسڈ Tartaric acid اگرین ایسٹک ایسڈ Acetic acid پانچ قطرے اور ٹنکچر آف مرہ Tincture of myrrh دس قطرے باہم ملائیں اور اس میں تھوڑا سا ٹھنڈا پانی بھی ڈالیں۔ روئی سے یہ دھبوں پر لگائیں۔

جارجٹ Georgette جیسے ملائم اور باریک کپڑوں کو کاٹنے سے پہلے قینچی ایک منٹ کیلئے کھولتے ہوئے پانی میں رکھیں اس سے صاف اور ہموار کنارہ حاصل ہوگا۔

چاندی کے برتنوں پر انڈوں کے دھبے پڑ جائیں تو ذرا سا نمک ملیں یا ارونیہ کے چند قطرے پانی میں ملا کے اس سے دھوئیں۔

بھیڑ یا بکری کے پائے بڑے خوش ذائقہ ہو جائیں گے اگر پکنے سے پہلے ان پر ذرا سا لیموں کا عرق نچوڑ دیں۔

بزمِ مسلمہ

جوابات

میرے چہرہ پر بہت کیل نکل آئے تھے اور یہ شکایت مسلمہ بہنوں سے براہ منتی ہوں میں نے کیسریں استعمال کی ہے۔ ایک شیشی ختم ہونے سے پہلے بالکل آرام آگیا ہے۔ مسلمہ بہنیں اسے استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں لاہور میں ہر دوائی فروش سے ملتی ہے۔ سعیدہ خانم یوسفزئی لاہور

چند ماہ ہوئے کہ جولائی ۱۹۴۲ء کے مسلمہ میں کسی بہن صاحبہ نے بالوں کی شکایت پیش کی تھی سو میں انکی خدمت میں تحریر کرتی ہوں کہ جن کے بال موٹے اور چھوٹے ہیں وہ بھیڑ کے دودھ سے سر کو دھوئیں ضرور بال لمبے اور مثل ریشم کے ہو جائینگے استعمال کے بعد مجھے اطلاع دیں۔ (اقبال جہاں ڈپٹی پور گوجرانوالہ)

ماہ جنوری کے رسالہ مسلمہ میں کسی محترمہ بہن نے اپنے چہرہ کے کیل دور کرنے کی دوا دریافت فرمائی ہے لہذا ان کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ وہ رائل میڈیکل سٹور کھرڑ ضلع انبالہ کا تیار کردہ ابٹن حسن افزا استعمال کریں اس کے صرف چند روزہ استعمال سے چہرہ کی جملہ شکایات مثلاً کیل۔ بدنما داغ۔ تل اور مہاسے وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ میری اپنی آزمودہ ہے جس کو میں نے بہت زیادہ مفید پایا ہے۔ لہذا ضرور تمند بہنیں اس کا ایک مرتبہ تجربہ کریں۔

(ایک ہمدرد بہن)

غمی کی خبریں

نہایت رنج و غم کے ساتھ اطلاع دیتی ہوں کہ میری پھوپھی زاد بیگم خان عبدالرشید صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز کے چھ ماہ کے بچے عبدالرؤف نے ۱۳ جنوری ۱۹۴۳ء کو بمقام دلکشا کشمیری گیٹ لاہور بعارضہ نمونیا اس

بقیہ صفحہ ۸

جناب منشی کریم بخش صاحب پٹواری حلقہ ماچھیاں ضلع ہوشیارپور ۔/۸/۱
جناب منشی ظہیر احمد خاں پٹواری حلقہ بھانا " ۱/-/-
جناب منشی سردار خاں صاحب پٹواری حلقہ جوٹالہ " ۱/۸/-
جناب منشی غلام جیلانی صاحب پٹواری حلقہ مرزاپور کھریالہ " ۱/۸/-
جناب منشی نصیر خاں صاحب پٹواری حلقہ جوبل " ۱/-/-
جناب منشی نذیر محمد خاں صاحب پٹواری حلقہ بھانوں وال " ۱/-/-
جناب منشی عبد اللطیف صاحب پٹواری حلقہ چومک " ۱/-/-
جناب چوہدری خوشی محمد خاں صاحب پٹواری حلقہ چک لادیاں " ۱/-/-
جناب منشی سردار علی خاں صاحب پٹواری حلقہ پنڈوری " ۱/۸/-
جناب منشی طفیل محمد شاہ صاحب پٹواری حلقہ داراپور " ۱/-/-
جناب منشی علی احمد خاں صاحب پٹواری حلقہ سیبو وال " ۱/۸/-
جناب چوہدری عبد العزیز خاں صاحب ۲/-/-
جناب عثمان خاں ولد عبد الحی خاں صاحب راجپوت اوشمالی ۱/۸/-
جناب علی اکبر خاں ولد غلام قادر خاں صاحب " " ۱/-/-
جناب رانا محمد حسین صاحب ذیلدار ہریانہ ۲/-/-
جناب علیا ولد رنگھا صاحب رائیں ساکن کندنہ تھانہ گڑھشنکر ۱/-/-
جناب غلام احمد خاں صاحب نمبردار ساکن دہانہ تحصیل " ۱/-/-
جناب محمد افضل ولد غلام رسول صاحب راجپوت ساکن کوتابل تھانہ ولاچور ۱/۸/-
جناب عمرا ولد ہوشناک صاحب مسلمان ساکن گڑے دہا " ۱/۸/-
جناب رائے دولت خاں صاحب ذیلدار گڑھشنکر ۱/۸/-
جناب چوہدری جان محمد خاں ولد چوہدری وزیر خاں طرف رانگہ گڑھشنکر ۱/-/-
جناب رائے فضل احمد خاں ولد رائے بھمبو خاں طرف رانگہ " ۱/۸/-
جناب رانا امید علی خاں ولد رانا بھمبو خاں " ۱/-/-

جناب رائے انیس احمد خاں ولد چوہدری جان محمد خاں طرف رانگہ گڑھشنکر ۱/۸/-
جناب چوہدری جان محمد خاں ولد چوہدری وزیر خاں " " ۱/-/-
عالیجناب نواب نثار علی خاں قزلباش نواب پیلیس لاہور (موعودہ بصورت چک) ۵۰/-/-
جناب سید احمد صاحب کوچہ نبجوری دہلی ۱۰/-/-
عالیجناب نواب میاں محمد حیات قریشی ممبر پبلک سروس کمیشن پنجاب لاہور ۴۰/-/-
جناب ایس اے رحمن صاحب ڈسٹرکٹ و سشن جج فیروزپور (بصورت چک) ۵۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر سید محمد حسن صاحب عباسی راہوں حال شملہ ۲/-/-

میزان ۱۰۸/۷/-

بمد زکوٰۃ و صدقات بماہ جنوری سنہ ۴۰ء

محترمہ بیگم صاحبہ خان عبد اللطیف خان صاحب رئیس پکا باغ (صدقہ) ۲/-/-
جناب میاں عبد العزیز صاحب بھرین لوسا طت حکیم برکت علی صاحب آصف ۳/۴/-
جناب عبد الغفار صاحب گورنمنٹ انڈیا پریس شملہ (بمد زکوٰۃ) ۱/-/-
جناب چوہدری محمد عبد الرحمن خان صاحب ایم اے (علیگ) دفتر گورنر صاحب لاہور ۲/-/-
جناب خان محمد اسد اللہ خاں صاحب لبتی نو (صدقہ پیداوار زمین) ۲/۵/۹
جناب چوہدری محمد اکرم خان صاحب ڈویژنل بخار سٹیشن آفیسر کاگلی رسالہ ڈویژن ۱/۸/-
جناب محمد حسین صاحب راہوں ۳/۴/-
جناب معصوم اللہ دتا جماعت دوم مدرسۃ البنات ۲/-/-

میزان ۲۲/۱۴/-

وظائف فنڈ بماہ جنوری سنہ ۴۰ء

محترمہ مسز مریم یوسف علی صاحبہ ۴۲۸۶ عیدگاہ اسسٹنٹ میسور سٹی (حمیدہ بی بی و زینب بی بی سکالرشپ) ۱۰/۸/-

قابلِ مطالعہ کتابیں

تفاسیر

مندرجہ ذیل تفسیریں حضرت العلامہ مولانا ابوتراب محمد نورالحق علوی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کی تصنیفات میں سے ہیں علامہ ممدوح نے ان تفاسیر میں [illegible] کے اصول و قواعد حقائق و معارف کو اس خوبی سے [illegible] کر دیا ہے کہ [illegible] بالکل آسان ہو جاتی ہے [illegible] کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

نورالحق فی تفسیر سورۃ العلق [illegible]

الناموس المفصل فی تفسیر سورۃ المزمل قیمت ۴ر

فتح المقتدر فی تفسیر سورۃ المدثر قیمت ۱۱ر

القاعدہ عربی

صوتی طریق پر یہ قاعدہ بہت آسان اور مفید ثابت ہوا ہے۔ اس لئے مدرسۃ البنات کے نصاب میں داخل ہے۔

قیمت ۲ر

القاعدہ اردو

یہ قاعدہ بہت آسان اور نہایت دلچسپ ہے مدرسۃ البنات میں پڑھایا جاتا ہے۔ بچہ اس کو تین ماہ میں ختم کر کے ہر قسم کی اردو عبارت بآسانی پڑھ سکتا ہے۔

قیمت ۲ر

حسنِ وفا

آجکل مہذب قومیں وعدہ خلافی اور جھوٹ کو عقلمندی سیاست اور بڑا ہنر سمجھ رہی ہیں۔ لیکن اس کتاب میں آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ عہد رسالت میں اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے عہد کر کے اسے کس طرح نباہا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ کہ کفر کی گردن اسلام کے آگے جھک گئی اور اسلام تمام دنیا میں پھیل گیا۔ کتاب کا انداز بیان ایسا دلکش عبارت ایسی سلیس اور خط ایسا پاکیزہ اور اعلیٰ ہے کہ ایک دفعہ پڑھکر آپ اسے ختم کئے بغیر نہیں چھوڑ سکتے۔ قیمت ۶ر

معقول بےحجابی

ایک دل ہلا دینے والا قصہ کوئی جنٹلمین اس رسالہ کو پڑھ لینے کے بعد پردہ کے خلاف زبان نہیں ہلا سکتا۔

قیمت ار

ملنے کا پتہ: مینیجر کتب خانہ انجمن اشاعتِ اسلام جالندھر شہر (پنجاب)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۹

عورتوں و بچیوں کا مذہبی تعلیمی و اصلاحی

مدیرہ : حمیرا

سرپرست: فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خاں بہادر وزیر اعظم پٹیالہ

نگران: انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ: ایک روپیہ + ممالک غیر سے: تین شلنگ + فی پرچہ ۲

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۷	مارچ ۱۹۳۹ء ۔ محرم ۱۳۵۸ھ	نمبر ۹

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناظرات و ناظرین کی خدمت میں

ایک نہایت ضروری التماس

مدرسۃ البنات کے مناہجِ تعلیم و اسالیبِ تربیت کی کشش و قبولیت نے سرزمین جالندھر میں ملک کے تمام گوشوں سے طالبات کا اتنا ہجوم فراہم کر دیا کہ شہر کی بڑی سے بڑی عمارتوں کی پہنائیاں بھی تنگیٔ دامانی کی شکوہ سنج ہو گئیں۔ اس تکلیف کا ازالہ بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ جلد از جلد مدرسہ کی اپنی عمارت طیار ہو جائے۔ صحیح تعمیری امور میں قوم کی بے رخی اور بے حسی کے ساتھ انجمن کی بے زری اور وسائل کی کمی کے پیش نگاہ ایسا اقدام شاید ایک عاجلانہ حرکت متصور ہو لیکن تشنگانِ علم کا محض اس عذر پر مایوس واپس جانا کہ مدرسہ کی عمارت میں قیام کی گنجائش نہیں ہے ایک سخت دردناک منظر ہوتا ہے جس کا اثر مخلصین ملت کے لئے ناقابل تحمل حد تک پہنچ چکا ہے نیز انجمن کے مصارف کثیر کا مستقل سامان پہلے کب جمع ہو سکا ہے کہ اب اسکے لئے مزید انتظار ہو۔ اس سے پیشتر بھی سب کچھ خالصۃً للہ ہی کے بھروسے پر ہوا۔ آئندہ بھی اسی پر توکل کرتے ہوئے اس مہم کو شروع کر دینے کے ماسوا کوئی چارہ نہ تھا۔

اللہ جل جلالہٗ کی عنایت بے غایت سے وہ ساعت سعید قریب تر آ پہنچی ہے جس کے انتظار میں دل مسرت آمیز اضطراب کا گہوارہ بن رہا ہے ——— یوم تاسیس ——— ۱۷ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۸ اپریل ۱۹۳۹ء - یہ چوبیس دن بھی جلد گذر جائیں گے اور وہ دن رحمت خداوندی کی نوید اور راحت و مسرت کا پیغام لیکر آ جائیگا۔ واللہ الموفق المستعان۔

انجمن مدرسۃ البنات جالندھر "مسلمہ" کی تمام خریدار بہنوں سے متوقع ہے کہ وہ اپنی اس عظیم الشان ملی و قومی تقریب پر جالندھر تشریف لا کر مسلمات کی ترقی تعلیم میں اپنی دلچسپی کا ثبوت پیش فرمائیں گی اور ان کا ورود انجمن کے لئے موجب شرف ہوگا۔ پردے کا انتظام انشاء اللہ پورا پورا ہوگا۔ مسلمہ کے محترم خریدار بھائیوں سے شرکت اجلاس کی توقع بہت قوی ہے کہ وہ سفر کی زحمتوں کی طاقتِ برداشت صنفِ نازک کے مقابلے میں زیادہ رکھتے ہیں ماشاء اللہ العزیز۔

مہمانان واجب الاحترام کے قیام و طعام کا اہتمام انجمن کے لئے باعثِ عزت ہوگا۔ اور تشریف آوری کی اطلاع آپ اور انجمن دونو کے لئے سہولت کا باعث ہوگی۔

"مسلمہ" کے جملہ محترم خریداروں کی خدمت عالیہ میں فرداً فرداً دعوت نامے پیش کرنا غریب انجمن کے لئے سینکڑوں روپیہ کا ناقابل برداشت بار ہوتا جو ہماری محترم و معزز خریدار بہنوں اور بھائیوں کے لئے بھی یقیناً پسندیدگی کا موجب نہوتا اسلئے ہم حضرت صدر انجمن و حضرت ناظم عمومی کی طرف سے آپ کی خدمت گرامی میں دعوت نامہ پیش کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ آپکی شمولیتِ تقریب قوم کے لئے سامان فلاح و ترقی اور انجمن کے لئے سرمایہ فخر و عزت ہوگی +

(ادارہ)

از دفتر انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر

مورخہ

یاعضد الملۃ! وفقکم اللہ لمرضاتہ

خدام نیاز التزام موقفِ خدمت میں قیام اور مقام ادب میں سلام و اکرام بجا لا کر، باحترام تمام عرض پرداز ہیں کہ:-

اس مدرسۃ البنات کا اجرا ایک جمعیۃ خیریہ کی زیرنگرانی جو انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر کے نام سے نامزد اور زیر دفعہ (۲۱) آف ۱۸۶۰ء رجسٹری شدہ ہے، بالطاف و افضالِ کریم کارساز، و توفیق و تائیدِ مالکِ بندہ نواز ۱۹۲۶ء کے اواخر میں بدیں مقصد عمل میں آیا کہ وہ دخترانِ اسلام کی تعلیم و تربیت کا ایسا ذریعہ بن سکے جس سے وہ (۱) فنِ تدبیرِ منزل اور درسیاتِ مروجہ کی تعلیمات کے علاوہ معارفِ اسلامیہ اور آدابِ عربیہ سے بدرجۂ کمال مستفید ہوسکیں۔ (۲) اسلامی تہذیب و تمدن کی خوگر بن سکیں اور اسلام صحیح کے مطابق پاکیزہ زندگی بسر کرسکیں۔ (۳) اور تعلیم و تبلیغ دینی اور اصلاح و ارشادِ ملت کے مقدس واجبات اور خانہ داری وغیرہ کے اہم وظائف کو بوجہِ احسن سرانجام دے سکیں۔

الحمدللہ کہ ان مقاصد کی تکمیل میں مدرسہ ہٰذا کو روز بروز توقعات سے بیشتر کامیابی نصیب ہوتی رہی اور باندک مدت اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی، اور طالباتِ علوم اندرون و بیرونِ ملک سے جوق در جوق آآ کر مدرسہ میں داخل ہونے لگیں، یہانتک کہ شہر کی وسیع ترین عمارتوں کے اندر بھی اس جمِ غفیر کے لئے گنجائش نہ رہی۔ ناچار مدرسہ کی ذاتی تعمیرات کے لئے تقریباً گیارہ ایکڑ اراضی خریدلی گئی جو ہنوز غیر مکتفی ہے اور خرید مزید کے لئے جدوجہد جاری ہے لیکن ضرورۃِ مستعجلہ کا مقتضا یہی ہے کہ بِنا کا کام قریب ترین وقت میں توکلاً علی اللہ شروع کر دیا جائے، چنانچہ سنگِ بنیاد کے وضع و نصب کا دن ہفتہ (شنبہ)

او رتاریخ ۱۷ صفر المظفر ۱۳۵۸ ہجری المطابق ۸ را پریل ۱۹۳۹ء قرار پائی ہے۔ اور اس تقریب سعید کو عالیجناب نواب سر سکندر حیات خان بالقابہ رئیس الوزرائے حکومت پنجاب حالاً و گورنر صوبہ پنجاب سابقاً نے اپنے میمن میمنت قرین سے ادا کرنا منظور فرمالیا ہے، اور اکابر ملت اور صلحا ئے امت انشاء اللہ تعالےٰ اس تقریب سعادت نوید کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے تیمن فرمائینگے۔

اور خدام کی التجا بہ ہزار تمنا یہ ہے کہ آنجناب فیضمآب اس تقریب مبارک پر از راہ کرم قدم رنجہ فرما کر ان خادموں کو ممنون و مسرور فرمائیں اور عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں، دولت و اقبال آں عالیمقام بہ اکرام ایزد منعام مستدام و مستزاد باد۔

نوٹ :-

(۱) نویں اور دسویں اپریل ۱۹۳۹ء کو انجمن مدرستہ البنات کا چودھواں سالانہ جلسہ ہے۔ اس جلسہ میں بھی جناب کا شمول موجب خیر و برکت ہوگا۔

(۲) بیرون شہر سے قدم رنجہ فرمانے والے حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ بستر ساتھ لیکر آئیں، اقامت کے متعلق دیگر ضروریات کی بہم رسانی خدام انجمن کے لئے باعث سعادت ہوگی۔

(۳) پروگرام ۸ را پریل ۱۹۳۹ء بروز ہفتہ :-

۱۱ بجے قبل دوپہر : شہر جالندھر کے ریلوے سٹیشن پر جناب ممدوح کا استقبال جلوس سٹیشن سے سرک اعظم تک۔

۲ بجے بعد دوپہر : تمہیدی جلسہ۔ ایڈریس

۴ " " : سنگ بنیاد

۵ بجے : جلسہ ختم

باقی اجلاسات کا پروگرام ۱۰ را پریل کو بوقت شب ختم ہوگا۔

الملتجیان

احقرالناس عبدالحق عباس مدیر مدرسہ و نیاز آگین نورالدین بٹ سیکرٹری انجمن مدرستہ البنات شہر جالندھر پنجاب

مدرسۃ البنات (ماہ فروری میں)

محرم الحرام:— مدرسہ محرم کی تعطیلات کے لئے یکم، دو اور تین مارچ تک تین روز کے لئے بند رہا۔

سالانہ امتحان:— مدرسہ کے سالانہ امتحانات ۱۲، ۱۳ر مارچ سے شروع ہو جائیں گے اور یکم اپریل کو نئی جماعت بندی عمل میں آئے گی۔ جو اصحاب امسال اپنی بچیوں کو مدرسہ میں بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کو چاہیئے کہ بچیوں کو شروع اپریل میں داخل کرا دیں تاکہ تعلیم میں کوئی حرج پیدا نہ ہو۔

مڈل کے امتحان:— پنجاب یونیورسٹی کے مڈل کے امتحانات ۷ر مارچ سے شروع ہوئے ہیں۔ مدرسۃ البنات کی جماعت ششم کی طالبات ہمیشہ اس امتحان میں شریک ہوتی اور نمایاں کامیابی حاصل کرتی ہیں۔ امسال ۱۳ طالبات مذکورہ امتحان کے لئے تیار ہوئی تھیں مگر ۴ طالبات کو بوجہ کم سنی از روئے قواعد یونیورسٹی شامل نہیں کیا گیا لہذا ۹ طالبات شریک امتحان ہوئی ہیں۔ خدا ان عزیزات کو کامیاب و کامران کرے۔

امتحانات علوم مشرقی:— مولوی۔ ادیب عالم و فاضل کی طالبات کے امتحان ۲ر و ۱۵ر مئی کو شروع ہونے والے ہیں آئندہ سال کے لئے مذکورہ جماعتوں میں داخل ہونے والی بہنیں ۲۰ر مئی کے بعد داخل ہو سکیں گی۔

درجہ خصوصیہ (عربی کی سپیشل کلاس):— جو عزیزات مڈل اور انٹرنس کے امتحان پاس کرنے کے بعد مدرسۃ البنات کی خصوصی تعلیم سے مستفید ہونا چاہتی ہیں۔ ان کے لئے مدرسہ میں سپیشل کلاس کا انتظام موجود ہے۔ اس درجہ میں داخلہ صرف اپریل سے مئی تک ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد کسی طالبہ کو اس درجہ میں نہیں لیا جاتا لہذا ان بہنوں کو اس وقت کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔

حمیرا
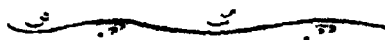
جذبۂ ایثار و قربانی

مسلمان خواتین کے لئے ایک سبق آموز مضمون

یہ لمبی چوڑی زمین جب سے آباد ہوئی ہے۔ یہاں ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ کامیابی اور نجات صرف انھیں لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو اپنے پاک دل میں ایثار اور قربانی کا پاک جذبہ رکھتے ہوں اور یہ چیز نہ صرف دل ہی تک محدود ہو بلکہ ہاتھ، پاؤں، زبان یہاں تک کہ روئیں روئیں اور بال بال سے اس کا اظہار ہوتا ہو۔

تم حضرت آدم علیہ السلام والصلوٰۃ سے لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جسقدر رسل و انبیاء تشریف لائے (بیشمار درود و سلام ہوں ان پر) ان سب کی مقدس تعلیمات اور پاک سیرت کا مطالعہ کر جاؤ ہر ایک کو یہی کرتے اور کہتے پاؤ گے کہ اگر دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کرنی ہے تو ایثار اور قربانی کے پاک جذبے سے اپنے دل کو آباد کرو اور پھر اپنے تمام ظاہری و باطنی اعمال و افعال سے اس کا اظہار بھی کر دو۔

اس عالم میں جسقدر بڑے بڑے لوگ ہوئے ہیں۔ وہ اس وقت تک بڑے نہیں ہو سکے جب تک کہ انہوں نے فدویت جاں نثاری، ایثار اور قربانی کی حور جمال جہاں آرا پر اپنے کو قربان نہیں کر دیا ہے۔ اسلام آیا تو اس نے بھی اسی کی تعلیم دی۔ بلکہ سچ پوچھو تو وہ مجسمہ ایثار و قربانی بن کر آیا اور اپنے پیرووں کو اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، مرتے جیتے بہرحال اور ہر جگہ اسی چیز کی تعلیم اور تلقین کی۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات و خیرات اور بھی جسقدر چیزیں ہیں ہر ایک میں یہ چیز نمایاں ہے۔ پھر سب سے بڑھ کر جہاد جو منجملہ اور فرائض کے اپنے وقت قطعاً فرض اور واجب کا ایک اہم درجہ رکھتا ہے ان سب کی آزمائش اور جانچ کے لئے ایک ایسا معیار رکھا ہے کہ جو سراپا ایثار اور قربانی ہے اور جس سے کھرے کھوٹے کی تمیز کی جا سکتی ہے۔ بدقسمتی سے آج مسلمانوں میں جہاد کی روح سرد پڑ گئی ہے اور ہم لوگوں نے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر لی ہیں۔ ورنہ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ کے نغمہ ہائے جانفزا اب بھی سنائی دے رہے ہیں اور مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ کے کیف آور اور روح پرور ترانے ساز فطرت سے آج بھی بلند ہو ہو کر ہم مسلمانوں کو حریت، مساوات، کامیابی اور کامرانی کی پرزور دعوت دے رہے ہیں۔

اسلام نے ایثار اور قربانی پر اس قدر زور دیا ہے کہ اولین عہد کے بچے بچے میں یہ روح پیدا ہو گئی تھی کہ وہ بھی اسلام

اور مسلمانوں کی خاطر لڑکر اپنی جان تک قربان کردیں۔ چنانچہ ایکبار حضورؐ نے کسی غزوہ کیلئے اعلان کر دیا اور اسمیں شرکت کیلئے قدوقامت کی بلندی کا ایک معیار قائم کر دیا۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ بچوں کا یہ حال تھا کہ وہ اس معیار پر اترنے کیلئے اپنی ایڑیاں اٹھا اٹھا دکھاتے تھے۔ عورتوں کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے بھائی، باپ، شوہر اور عزیز ترین اولاد کو قربان کراکے بھی دم نہ لیتیں اور مدینہ کی گلیوں میں یہ کہتی سنائی دیتیں سے میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا

اے شہِ دیں ترے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

جوانوں کا یہ عالم کہ ایک موقع پر انصار کے سردار نے صاف صاف کہدیا تھا: نحن لیس من اصحاب موسیٰ الذین قالوا اذھب انت وربك فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون نحن نحارب عن یمینك ویسارك وعن خلفك و قدامك، ولو سلکنا بحرًا لسلکنا۔ (اے حضور ہم موسیٰ کی قوم سے نہیں جنھوں نے کہدیا تھا کہ تم اور تمھارا رب جاکر لڑیں اور ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ اے حضور ہم آپکے دائیں سے لڑینگے بائیں سے لڑینگے اور آپنے دریا میں کودنے کا حکم دیا تو ہم دریا میں کود جائینگے)

آؤ ایثار اور قربانی کا ایک اور بھی واقعہ سنائیں:۔

آج سے کئی ہزار برس پہلے قربانی کا ایک واقعہ ہوا تھا۔ ایسا عظیم الشان اور پرشوکت کہ باوجود ہزار ہا سال گذر جانے کے آج بھی اسکی یاد دلوں کو تازہ اور روحوں کو خوش کر رہی ہے۔ اور جب تک اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس خاکی زمین پر آباد ہے یاد دلشاد کرتی رہیگی۔ ایک بوڑھے باپ نے اپنے انتہائی سعادت مند انتہائی خوش نصیب اور نہایت خوبصورت و خوب سیرت نوجوان اور نونہال فرزند کو محض اپنے آقا و مولیٰ کے ایک ادنیٰ اشارہ پر ذبح کرنے کا پورا اور مصمم ارادہ کرلیا تھا اور ذبح بھی کر ڈالا تھا اگر بروقت قدرت کا مضبوط ہاتھ اپنا کام نہ کرجاتا اور باپ کو خواب کی سچائی اور قربانی کی مقبولیت کا جانفزا مژدہ نہ مل گیا ہوتا۔

غور کیجئے کسقدر زبردست قربانی ہے! کسقدر پختہ عزم و استقلال ہے! نہ محبت پدری کا کچھ خیال ہے، نہ اپنی ضعیفی و ناتوانی کا کچھ پاس و لحاظ، نہ اپنے پرایوں کی لعنت وملامت کا کچھ خوف و ملال اور نہ اپنے ہاتھوں اپنے لخت جگر کو ذبح کرنے کا کچھ رنج و افسوس! بس فکر ہے تو رضاء مولا کی اور خیال ہے تو اپنے مالک حقیقی کی مرضی اور خوشنودی کا۔ حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ علم کلام اور تفسیر کے بڑے زبردست امام گذرے ہیں۔ اس واقعہ کے متعلق اپنی مشہور تفسیر "تفسیر کبیر" میں اسکی متعدد اور مختلف تشریحات اور تفسیرات فرمائی ہیں۔ فرمایا کہ اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے لخت جگر اور محبوب ترین بیٹے کو ذبح کرنے کو تیار ہوگئے تھے تو دنیا کی دیگر چیزیں بھی وہ رضاء مولیٰ پر قربان کرسکتے تھے، اور وہ عزت و آبرو کو بھی لٹا سکتے تھے۔۔۔۔ وغیرہ"۔ آگے چلکر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں اور آخرت میں اگر کوئی ترقی اور عظمت حاصل کرسکتا ہے تو وہ قربانی اور صرف قربانی سے اور اسکے بغیر ترقی و عظمت اور رفعت و منزلت کا خیال محض خیال ہے، خوشنما الفاظ ہیں جنکے کوئی معنے نہیں، ایک دلفریب خواب ہے جو شرمندۂ تعبیر نہیں"۔ یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کو بھی کچھ ایسا پسند آیا کہ اس نے نہ صرف کسی ایک زمانہ کے لئے یا کسی ایک قوم کیلئے یا کسی ایک جگہ کے لئے اسکو واجب اور ضروری قرار دیا، بلکہ رہتی دنیا تک کے لئے اس نے تمام مسلمانوں پر قربانی واجب کی تاکہ اسکی یاد ہمیشہ تازہ رہے،

اس چیز کو قرآن حکیم نے اپنے بلیغانہ تکلم سے یوں ادا کیا ہے:-

وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ، سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ، كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (سورہ صٰفٰت رکوع ۳)

(اور پکارا ہم نے اے ابراہیم تحقیق تو نے سچ کر دکھایا خواب کو۔ ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک یہ ایک کھلی ہوئی آزمائش تھی اور فدیہ دیا ہم نے اس ذبح عظیم کا۔ اور آخر والوں کو ہم نے اسی پر چھوڑا۔ سلامتی ہو ابراہیم پر۔ ہم اسی طرح محسنین کو بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں سے تھے۔)

یہ خوشخبریاں اور یہ سلامیاں، یہ صداقتیں اور یہ ایمان کی گواہیاں کیوں ہیں؟ قربانی اور صرف قربانی کی وجہ سے اور آج ہم ہر روز بلکہ ہر نماز میں پانچوں وقت کئی کئی بار اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ساتھ سیدنا حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر جو درود و سلام بھیجتے ہیں وہ بھی بدلہ ہے انکی اسی قربانی کا جس کو خالق ارض و سمانے "ذبح عظیم" اور "بلاء مبین" کے ساتھ تعبیر فرمایا ہے اور جو ابد الاباد تک سارے عالم کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً آزادی حریت مساوات اور سب سے بڑھکر ایمان اور اطاعت کا وہ سرمدی اصول سکھاتی رہیگی کہ جس پر ہم جسقدر فخر کریں کم ہے۔ آج جبکہ مسلمانوں پر ہر طرف سے ادبار اور نکبت کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ اغیار ان کو پیسنے اور کچلنے پر آمادہ و مستعد ہیں، دولت میں وہ کمزور ہیں، عزت میں وہ پیچھے ہیں شان و شوکت میں وہ کم اور بیحد کم ہیں۔ نہ ان کی کوئی آواز ہے اور نہ ان کی کوئی عزت و وقعت۔ اب وہ وقت ہے بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ بدتر وقت جس کے لئے آج سے برسوں پہلے حضرت حالیؒ نے دعا مانگی تھی ؎

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

اب ضرورت ہے کہ ہم پھر ایک بار اسی عظیم الشان قربانی کا مظاہرہ کریں اور اپنے مال و اولاد اور تن من دھن کو اسلام اور مسلمانوں پر قربان کرکے دنیا میں اگر ایک طرف عزت و عظمت اور رفعت و شوکت حاصل کرکے اپنا سکہ بٹھا دیں تو دوسری طرف آسمان اور زمین بھی ہمارے ایمان اور ایقان پر اپنی مہر تصدیق ثبت کر رہی ہوں اور كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ کے دلکش ترانے گنبدِ دہر میں گونج رہے ہوں۔

مسلم کی اشاعت بڑھانا ایک بڑی قومی خدمت ہے

سلام

(جناب پروفیسر شیخ عبداللطیف تپش ایم اے (آنرز) ایم او ایل)

ملی اماموں کو سب رنگ و بو رسولوں کی + بہار دیکھنا ان پانچ سات پھولوں کی

بھٹکتے پھرتے ہیں دنیا میں طالبِ عقبےٰ + الٰہی خیر ہو ان تیرے راہ بھولوں کی

یہ مشتِ خاک مری اُڑ کے کربلا پہنچے! + نجات پاؤں جو قسمت ملے بگولوں کی

خدا بچائے فریبِ سجودِ زاہد سے + جبیں پہ داغ نہیں آنکھ ہے یہ غولوں کی

ولائے پنجتن پاک ہے مرے دل میں + سجا کے لایا ہوں ڈالی میں پانچ پھولوں کی

حسینی قافلہ پہنچا ہے لُٹ لٹا کے شام + بجھے چراغ ہیں یا شکلیں ہیں ملولوں کی

اٹھایا شمر نے خنجر تو جھک کے سجدے میں + کہا حسینؑ نے یہ شان ہے رسولوں کی

کھڑی نہیں یہ صفیں شامیوں کی پیشِ حسینؑ + قطاریں سامنے ہیں سرو کے ببولوں کی

ثنائے راکبِ دوشِ نبی ہے لب پہ تپش
ہوائیں کھاؤں گا باغِ جناں میں جھولوں کی (غیر مطبوعہ)

مُردوں سے مرادیں

(از جناب خان امیرالدین احمد وکیل جالندھر)

یہ صداقت محتاج ثبوت نہیں کہ انسان کو فطرۃً اس دنیا کی زندگی سے انتہائی درجہ کی دل بستگی اور لگاؤ ہے۔ کسی خطرہ کے نمودار ہونے پر دیکھ لو آدمی کس عجلت اور کس ذہانت سے اسکے اثرات سے محفوظ اور مامون ہونے کے لئے کیا کچھ دوڑ بھاگ کرتا ہے اور اس زندگی کے قیام کی خاطر کیا کچھ سختیاں وہ اپنے اوپر جھیلتا ہے۔ باوجود زندگی کی گوناگوں مصائب اور آلام کے اور باوجود اس کی انواع واقسام کی بے شمار تلخیوں کے اور باوصف ہزارہا آرزوؤں کی شکست اور بربادی کے انسان اس زندگی سے جدا ہونا گوارا نہیں کرتا۔ مصیبت کی تلخ گھڑیوں میں غم والم کی جانکاہیوں میں اور دکھ درد کے عذاب کے روح فرسا شکنجے میں

آدمی منہ سے تو ضرور کہہ دیتا ہے کہ اے اللہ اب مجھے موت دے!
اے خدا اب مجھے اس دنیا سے اٹھا لے تاکہ مصیبت سے چھوٹوں!
مگر درحقیقت اس کی یہ آرزو جھوٹی اور محض وقتی ہوتی ہے۔ امر
واقعہ یہ ہے کہ اس زندگی سے علیحدہ نہ ہونے کی اسقدر زبردست
خواہش انسانی دل میں ہے کہ وہ موت کا نام سننا پسند نہیں کرتا
وہ ہمیشہ اس بات کا خواہاں ہے کہ کوئی صورت ایسی نکل سکے کہ وہ
اس دنیا سے کبھی رخصت نہ ہو۔ اس دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے
کی ایک پریشان کن آرزو وہ اپنے دل میں چھپائے لئے پھرتا ہے

عرصہ دراز سے انسانی کوشش آدمی کے غیر فانی کر دئے
جانے کے میدان میں سرگرم کار چلی آتی ہے۔ یورپ و امریکہ کے
ماہرین علوم طبعیات و علوم الابدان ایک مدت سے ایسے وسائل
کی جستجو میں محو ہو رہے ہیں جن سے آدمی موت کی خنک گرفت سے
ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جائے۔ ذہنی اور خیالی پہلو پر بھی آدمی کسی
ایسے نسخہ کے دستیاب ہو جانے کا متمنی دکھائی دیتا ہے جو نسخہ
اسے موت کے پنجہ سے ہمیشہ کے لئے نجات دلوائے۔ آب حیات
کے مفروضے کی تہ میں وہی آدمی کے غیر فانی ہو جانے کی آرزو نہیں
جھلک رہی؟ حضرت عیسےٰؑ اور خضرؑ کے اب تک زندہ ہونے کا
خیال اسی آرزو کی ایک سند نہیں؟

اس زندگی سے انسان کی دلبستگی کا اندازہ اسی بات
سے کرلو کہ موت کے بالمقابل باوجود اپنی کمال بے بسی کے وہ
اپنے فانی ہونے کو تسلیم کرنے کو ہرگز تیار نہیں۔ اپنے فانی ہونے
کا خیال ہی اسے سخت پریشان کرتا ہے۔ کبھی جھنجلا کر کہتا ہے
کہ میں تو فانی نہیں مجھے تو موت چھو نہیں سکتی۔ البتہ میرا جسم فانی
ہے جسے موت تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اس طرح اپنے آپ کو دو
حصوں یعنی جسم اور روح میں خود ہی تقسیم کر کے روح کو غیر فانی قرار
دیکر موت کی حکومت سے باہر نکل جاتا ہے۔ کبھی اپنے غیر فانی ہونے
کے دلائل خود ہی تراش کر انکی پناہ لیتا ہے۔ قانونی بطلان کہ
آدمی اپنی اولاد کے اجساد میں قائم رہتا ہے اسی قسم کی ایک تراشی
ہوئی دلیل ہے۔ لاولد ہونے کی حالت میں چونکہ اس سلسلہ کا
انقطاع ہوتا تھا تبنیت کا دوسرا بطلان گھڑا گیا اور متبنہ بیٹے
کو صلبی بیٹے کے ہر پہلو پر برابر قرار دے دیا گیا تاکہ مورث کو متبنہ
بیٹے اور اسکی اولاد کے اجساد میں قائم رکھا جائے۔ ہندو بیوہ
کا نکاح ثانی اسی مفروضہ کی بنا پر ناجائز ٹھہرا۔ یہ سمجھا گیا کہ خاوند
موت کے بعد اپنے روحانی پہلو پر زندہ ہے۔ اسلئے پہلا نکاح
فسخ ہی نہیں ہوا اور دوسرا اسی بنا پر ناجائز ہے۔ آواگون کا مسئلہ
بھی اسی قسم کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔ اس مسئلہ کے
رو سے انسان کا موت کی دست برد سے کچھ بگڑتا ہی نہیں۔ اسے
ایک جون سے موت نے دھکے دے کر نکالا اور یہ حضرت دوسری
جون میں جا براجے۔ اگر ذرا غور کرو گے تو ان مسائل اور دلائل کی
تہ میں وہی زندگی کی محبت اور اس سے وابستگی اور موت کے خیال
سے بغاوت نظر آئیگی جس کا اوپر ذکر ہوا۔ غرض موت نے
لاکھ سر مارا مگر یہ حضرت مرنے میں نہ آئے۔ موت نے اسے فنا
کرنے کے ہزاروں جتن کئے مگر اسے نہ مرنا تھا اور نہ مرا۔
اگر یہیں تک اکتفا کیا جائے کہ موت جسم کو ہی فنا کر سکتی ہے اور
روح بدستور قائم اور زندہ رہتی ہے تو کوئی لڑنے جھگڑنے کی
ایسی بات نہیں مگر ستم ظریفی تو اسی میں ہے کہ جب کہا جاتا ہے کہ بعد
از موت جبکہ انسان محض روحانی حالت میں ہوتا ہے اسکے جملہ
سابقہ قویٰ اور جذبات بدستور قائم رہتے ہیں جو جسم اور روح کے

اتصال کے زمانہ میں تھے۔ بہ الفاظ دیگر ایک مردہ آدمی بدستور سابق دیکھتا، سنتا، باتیں کرتا، خوش اور ناراض ہوتا اور محبت اور نفرت کے جذبات سے متاثر ہوتا ہے۔ اسے دنیا اور اہل دنیا کے معاملات اور حالات کی ایسی ہی آگاہی ہوتی ہے جیسے مرنے کے قبل ہوتی تھی۔ وہ محض روحانی زندگی میں بھی دنیا اور اسکے کاروبار میں پہلے کی طرح مداخلت کرتا ہے۔ بعض لوگ تو یہ یقین بھی رکھتے ہیں کہ اہل قبور سے رُو در رُو ہو کر اسی طرح بات چیت ہو سکتی ہے جیسے زندگی میں ہو سکتی تھی۔ عوام نے ایک طرح سے یہ قرار دے رکھا ہے کہ آدمی باوجود موت کے دروازہ میں سے گذر جانے کے مرتا نہیں۔ یہی خطرناک مفروضہ عوام کی گمراہی کا باعث ہو رہا ہے۔ عام لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ وہ بزرگ جن کے مزاروں پر وہ اپنی حاجات لے جاتے ہیں اپنی قبروں میں اسی طرح زندہ موجود ہیں جس طرح زندگی میں وہ اپنے گھروں یا حجروں میں موجود ہوتے تھے۔ بعض جہلا تو اس حد تک یقین کئے ہوئے ہیں کہ یہ بزرگ اپنے مزاروں کے اندر نماز پنجگانہ ادا کرتے اور قرآن مجید کی یومیہ تلاوت بھی کرتے ہیں۔ ان بزرگوں کا مرنا گویا نقل مکانی سے مزید کچھ نہ تھا۔ اسی غلط خیال کے ماتحت مزاروں پر راگ کی محفلیں ہوتی ہیں اور مزاروں کو سالانہ غسل دیا جاتا ہے۔ خدا بچائے ایسے لغویات سے!

میری ناقص رائے میں خود قرآن مجید کی ان آیات سے جو قیامت کے متعلق ہیں ایک طرح سے اس خیال یا مفروضہ کی تکذیب ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد انسان کے جملہ حواس اور جذبات قائم رہتے ہیں۔

انسان بظاہر تین موٹی حالتوں کے ماتحت نظر آتا ہے۔ ایک حالت دنیاوی زندگی کی۔ دوسری حالت مرنے کے وقت سے لیکر قیامت کے دن تک کی۔ تیسری حالت خود قیامت کے دن کی۔ پہلی حالت سے ہم خوب واقف ہیں۔ تیسری حالت یعنی قیامت کی نسبت اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بڑی تشریح اور توضیح کے ساتھ سب کچھ بیان فرما دیا ہے۔ البتہ دوسری حالت کا ہمکو علم نہیں ہے۔ اور جہانتک مجھے خیال ہے دوسری حالت کی کوئی تشریح قرآن مجید میں دیکھی نہیں گئی (یہ بات میں بلا خوف تردید نہیں کہتا)۔

قیامت کے متعلق جو آیات ہیں ان سے ظاہر ہے کہ قیامت کو ہم اپنے جسموں کے ساتھ اٹھائے جائینگے۔ جب کفار نے اعتراض کیا کہ جب ہم مٹی ہو جائینگے تو دوبارہ کیونکر زندہ کئے جائینگے تو اللہ تعالےٰ نے جواب دیا کہ جسکو پہلے تم کو بنانے کی طاقت تھی کیا اسکو دوبارہ تمکو بنا کھڑا کرنے کی طاقت نہیں؟ قیامت کے دن حساب کتاب کی خاطر ہمکو ہمارے جسم دئے جائینگے ہمارے وہ تمام قویٰ اور تمام جذبات ہم کو واپس دئے جائینگے جو موت نے ضائع کر دئے تھے۔ ہمارا حافظہ ہمارے دنیا کے تمام اعمال کو ہمارے سامنے لا کر رکھ دیگا۔ گنہگار اپنے گناہوں کی سزا ملنے پر دنیا میں دوبارہ آنے اور نیک عمل کرنے کی خواہش ظاہر کرینگے۔ گنہگاروں کے شرمندگی سے سر جھکے ہوئے ہونگے۔ جسموں کے ساتھ اٹھانے کی اسی لئے ضرورت ہے کہ ہم خود محسوس کر سکیں کہ ہم نے دنیا میں کیا کرتوتیں کی تھیں تاکہ ہم کو علم ہو کہ کیوں ہم کو جزا یا سزا دی جا رہی ہے۔ اگر مجرد روح میں وہی قویٰ اور وہی محسوسات قائم رہتیں جو روح اور جسم کے اتصال کے وقت موجود تھیں تو پھر قیامت میں جسموں کے ساتھ بندوں کو

اٹھانے کی کیا ضرورت ہوتی۔ روحوں کو ہی دنیا کے اعمال کے متعلق جزا سزا دیدی جاتی۔ یہ بات صاف ہے کہ مرنے کے بعد مرنے والے میں وہ جذبات وہ محسوسات وہ قوتیں موجود نہیں ہوتے جو زندگی میں اس کے اندر موجود تھے۔ مردوں سے مرادوں کے حصول کے امکان کو اگر مذکورہ پہلو سے دیکھا جائے تو ان مجرد ارواح سے جو مرنے کے بعد خدا جانے کہاں مقیم ہیں اور جن کو وہ محسوسات حاصل ہی نہیں جو ان کو دنیوی زندگی میں بدن سے ملکر حاصل تھیں کچھ مانگنا یا اپنی مشکلات کو اپنے وہم میں انکے سامنے پیش کرنا کسقدر بے معنی نظر آتا ہے۔ معاذ اللہ میرا مدعا ان بزرگوں کی توہین کرنا نہیں جن کے مزاروں پر لوگ اپنی حاجات لیجاتے ہیں وہ خدا کے نیک بندے اپنے مزاروں میں اسی عزت و احترام کے مستحق ہیں جن کے وہ زندگی میں مستحق تھے۔ لیکن ان کو خدا کی بجائے مشکلکشا اور مرادوں کے دینے والے قیاس کرنا میری رائے میں نامناسب ہے۔ قرآن پاک کی تعلیم پر نظر ڈالی جائے تو یہی کھائی دیتا ہے کہ مردہ آدمی تو کیا جیتا جاگتا بھی کسی کو اس کی مرادیں نہیں دے سکتا۔ مرادوں کا دینا آرزوؤں کا پورا کرنا اس ذات واحد کے اپنے ہی ہاتھ میں ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ مجھ ہی پر بھروسہ کرو اور جو مانگتے ہو مجھ ہی سے مانگو۔ میں ہی دینے والا ہوں۔ میرا نہ کوئی مشیر ہے اور نہ صلاح کار۔ جب یہ صورت ہے تو پھر اس کا دروازہ چھوڑ کر اور دروازوں کو کیوں کھٹکھٹایا جائے۔

حضرت اسماؓ بنت ابی بکر صدیقؓ

(از محترمہ اہلیہ سید احمد۔ رائے بریلی)

اسما نام ذات النطاقین لقب، یہ حضرت صدیق اکبرؓ کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا واقعہ بہت پُر اثر ہے۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ بیان کرتی ہوں۔ ان کا نکاح زبیر بن عوام سے ہوا۔ یہ حضرت کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ جب آنحضرت صلعم ہجرت کرنے لگے تو حضرت ابوبکرؓ شریک صحبت تھے اور دوپہر کو انکے گھر تشریف لائے اور ہجرت کا حال ظاہر کیا۔ حضرت اسما نے سامان سفر درست کیا اور دو تین روز کا کھانا ناشتہ دان میں رکھا اور کمر بند پھاڑ کر اس سے ناشتہ دان کا منہ باندھا۔ یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک وہ ذات النطاقین کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ حضرت صلعم نے مدینہ طیبہ پہنچکر عورتوں کو بلایا۔ ان میں حضرت اسما بھی تھیں اور قبا میں قیام کیا۔ یہاں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے۔ ان کو لیکر حضرت صلعم کی خدمت میں لائیں۔ آپ نے عبداللہ کو گود میں لیکر گھُٹی دی اور انکے لئے دعا فرمائی۔ عبداللہ بن زبیر نے چونکہ حضرت کا لعاب مبارک پیا تھا۔ اس بنا پر جب سن شعور پر پہنچے تو فضائل اخلاق کے مجسم پیکر تھے۔ ادھر سلطنت بنو امیہ کا فرمانروا یزید سرتا پا فسق و فجور تھا۔ حضرت عبداللہؓ نے اس کی بیعت سے انکار کیا اور مکہ میں پناہ گزین ہوئے۔ اور وہیں سے اپنی خلافت

کی صدا بلند کی کیونکہ حضرت عبداللہ کے عظمت و جلال کا ہر شخص معترف تھا اسلئے تمام دنیائے اسلام نے اس صدا پر لبیک کہی اور ملک کا بڑا حصہ ان کے زیر علم ہو گیا لیکن جب عبدالملک بن مروان تخت نشین ہوا تو اس نے اپنی حکمت عملی سے بعض صوبوں پر قبضہ کر لیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے مقابلہ کی تیاریاں کیں۔ شامی لشکر نے خانہ کعبہ کا محاصرہ کیا تو ابن زبیرؓ حضرت اسما یعنی اپنی والدہ کے پاس آئے۔ اسوقت یہ بیمار تھیں۔ پوچھا کیا حال ہے؟ بولیں بیمار ہوں۔ کہا آدمی کو موت سے آرام ملتا ہے۔ حضرت اسماءؓ نے کہا: شاید تم کو میرے مرنے کی تمنا ہو۔ لیکن میں ابھی مرنا پسند نہیں کرتی۔ میری آرزو یہ ہے کہ تم راہ خدا میں قتل ہو اور میں صبر کروں یا تم کامیاب ہو اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ ابن زبیرؓ ہنسکر چلے گئے۔ شہادت کا وقت آیا تو دوبارہ اپنی ماں کی خدمت میں آئے۔ وہ مسجد میں بیٹھی تھیں۔ صلح کے متعلق مشورہ کیا بولیں بیٹا قتل کے خوف سے ...... ذلت آمیز صلح بہتر نہیں، کیونکہ عزت کے ساتھ تلوار مارنا ذلت سے کوڑہ سے بہتر ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اس پر عمل کیا اور لڑکر مردانہ وار جام شہادت پیا۔ حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر کئی دن لٹکائے رکھا۔ تین دن گزرنے پر حضرت اسماؓ اپنی کنیز کو ساتھ لیکر بیٹے کے پاس آئیں لاش الٹی لٹکی تھی۔ نہایت استقلال و صبر سے کہا: کیا اس سوار کے گھوڑے سے اترنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ حجاج کو چھیڑ منظور تھی۔ آدمی بھیجا کہ ان کو لاؤ۔ حضرت اسماؓ نے انکار کیا۔ اس ظالم سیہ کار نے پھر دوبارہ آدمی بھیجا کہ ابھی خیریت ہے ورنہ آئندہ جو شخص بھیجا جائیگا وہ اونٹ کے ساتھ لائیگا حضرت اسماؓ صرف خدا کی شانِ جباری کی معترف تھیں۔ جواب دیا میں نہیں جا سکتی۔ حجاج نے مجبوراً جوتہ پہنا اور حضرت اسماء کی خدمت میں گیا۔ اس طرح گفتگو کی: کہئے میں نے دشمن خدا کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ حضرت اسماؓ بولیں: تونے ان کی دنیا بگاڑی۔ انھوں نے تیری آخرت خراب کی۔ اے حجاج! میں نے سنا ہے کہ تو ان کو طنزاً ذات النطاق کا بیٹا کہتا تھا۔ خدا کی قسم میں نے نطاق سے آنحضرت صلعم اور ابو بکرؓ کا کھانا باندھا تھا اور دوسرے ٹکڑے سے کمر لپیٹی تھی۔ یہ یاد رہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم پیدا ہوگا۔ چنانچہ کذاب کو دیکھ چکی اور ظالم تو ہے۔ حجاج یہ حدیث سنکر چپکا اٹھ کھڑا ہوا چند دنوں کے بعد عبدالملک کا حکم ہوا تو حجاج نے لاش اتروا کر یہود کے قبرستان میں پھینکوا دی حضرت اسماءؓ نے لاش اٹھوا کر منگا لی اور غسل دلوا کر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت ابن زبیرؓ کا جوڑ جوڑ الگ تھا۔ نہلانے کے لئے کوئی عضو اٹھایا جاتا تو ہاتھ کے ساتھ چلا آتا۔ لیکن حضرت اسماء کی یہ کیفیت تھی۔ سبحان اللہ! صبر اسی کو کہتے ہیں۔ خدا کی رحمت پارہ پارہ جسم پر نازل ہوئی۔ حضرت اسماؓ ہمیشہ یہ دعا کرتی تھیں کہ جب تک میری تمنا نہ پوری ہو مجھے موت نہ آئے۔ چنانچہ ایک ہفتہ نہ گذرا تھا کہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ سو برس کی عمر ہوئی اور جمادی الاول ۷۳ھ میں وفات پائی۔ نہایت صابر متواضع اور منکسر المزاج تھیں۔ محنت و مشقت سے عار نہ تھا۔ حد درجے بہادر اور فیاض تھیں

عورت کی تخلیق

(جناب عادل ادیب مرادآبادی کے قلم سے)

جب ازل میں ہو چکی تخلیقِ نقشِ کائنات + خود بخود روشن ہوئے اجزائے ہستی کے صفات
پھول کو خوشبو ملی تاروں کو نورانی جبیں + مہرِ بزم افروز کو بخشا لباسِ آتشیں
موجِ دریا کو روانی بوئے گل کو پیچ و تاب + ساز کو نغموں کی دولت اور نغموں کو شباب
صبح کو پاکیزگی دی پردہ داری شام کو + اور مسلسل بے قراری گردشِ ایام کو
صحنِ گلشن کو عطا کی رنگ و بو کی کائنات + ذرے ذرے کو ودیعت کر دیا ذوقِ حیات

روح چونکی نغمۂ کن کی لطیف آواز سے
زندگی کی شورشیں ابھریں عدم کے ساز سے

لیکن اس پر بھی جہانِ آب و گل بے نور تھا + مقصدِ ہستی۔ ابھی ہستی سے کوسوں دور تھا
گو کہ نغمے مضطرب تھے زندگی کے ساز میں + شور سا پنہاں تھا لیکن ساز کی آواز میں
ناگہاں نقاشِ ہستی کو پھر آیا کچھ خیال + پھول سے خوشبو لی۔ انجم سے لیا حسن و جمال
موجِ دریا سے روانی اور لہروں سے جنوں + لی حبابوں سے شرارت اور ساحل سے سکوں
غنچۂ نو سے تبسم، لالہ و گل سے مہک + بلبل و قمری سے نغمے اور سبزے سے لہک
چاند سے لی موسمِ گل کی سنہری چاندنی + شام سے ظلمت فروشی اور سحر سے روشنی
دامنِ صحرا سے وسعت کوہ سے عزم و وقار + ابر سے نازک خرامی۔ برق سے سوز و شرار
سرو سے قد۔ پھول سے رخ اور غنچے سے دہن + آئنے سے جلوہ ریزی۔ بجلیوں سے بانکپن
گیسوئے سنبل سے زلفیں برگِ گل سے لعل لب + نرگسِ شہلا سے آنکھیں تیغِ ابرو سے غضب

آفرینش کے یہ اجزا جب فراہم ہو گئے
اک نئے انداز سے آخر مجسم ہو گئے

جب مکمل کر لیا قدرت نے یہ نقشِ جمیل + حسن و رعنائی میں تھا جو آپ ہی اپنی دلیل
پھونک دی اپنی روح اس پیکر میں اس اعجاز سے + اک لطیف آواز سی گونجی نفس کے ساز سے

دل میں اس کے جذبۂ حسن و لطافت رکھدیا
نام اس مجموعۂ خوبی کا عورت رکھ دیا

غازی مصطفےٰ کمال پاشا مرحوم

(محترمہ رقیہ بیگم سابقہ طالبہ مدرسۃ البنات بنت عبداللطیف سب جج منٹگمری)

مصطفےٰ کمال پاشا کا انتقال ترکوں کے لئے خصوصاً اور ساری اسلامی دنیا کے لئے عموماً ایک جانکاہ صدمہ ہے۔ اور صدمے کے رنج والم میں ساری دنیا شامل ہے۔ کیونکہ مصطفےٰ کمال زمانہ حاضرہ کے عظیم الشان جرنیل مدبر اور وطن پرست رہنما تھے۔ جنگ عظیم کے بعد جن شخصوں نے تباہ شدہ قوموں کے کھنڈروں پر عالی شان محل تعمیر کئے ان میں اتاترک کی ہستی امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔

سالونیکا بلند پہاڑیوں کے دامن میں ایک غیر معروف بستی ہے۔ جس کے ایک گوشہ میں علی رضا اور زبیدہ کا بوسیدہ مکان تھا۔ علی رضا جنگل کا معمولی محرر تھا۔ زبیدہ عمر کی تیسویں منزل میں تھی کہ خدا نے اس کی گود کو گلِ مراد عطا کیا۔ علی رضا نے اس کا نام مصطفےٰ رکھا۔ سبحان اللہ یہ کیسے معلوم تھا۔ کہ اس گلِ کی خوشبو سے ملک کا گوشہ گوشہ مہک اٹھے گا۔

زبیدہ اگرچہ زیور علم سے عاری تھی مگر دماغ شاہانہ پایا تھا دراز قد۔ توانا جسم۔ وہ خدا اور رسول کو جاننے والی مذہب کی پابند خانہ داری میں ماہر تھی۔ ایک اور لڑکا لحد کے گہوارے میں میٹھی نیند سو چکا تھا۔ صرف ایک بیٹی مقبولہ تھی۔ جو ان کی زندگی کو خوشگوار بنانے والی تھی۔ علی رضا نے کچھ عرصہ کے بعد استعفےٰ دے دیا۔ اور لکڑیوں کی تجارت شروع کر دی۔ مگر یہ سلسلہ زیادہ دیر تک جاری نہ رہ سکا۔ علی رضا کی عمر نے دفا نہ کی وہ ایک دن اچانک اس مختصر سے خاندان کو تڑپتا چھوڑ کر اپنے پیدا کرنے والے کی طرف چل دیا۔ اس کی موت نے ان بچاروں کو ورطۂ تباہی میں ڈال دیا۔ مصطفےٰ کمال کی پرورش کا ذمہ ان کے چچا نے لیا۔ زبیدہ اپنے بھائی کے ہاں چلی گئی۔

مصطفےٰ نے انٹرنس کا امتحان امتیازی خصوصیت سے پاس کرنے کے بعد جونیئر ملٹری کالج کے داخلے کا امتحان دیا۔ جس میں وہ کامیاب ہو گئے۔ کالج میں ان کی خداداد لیاقت سے استاد اس قدر متاثر تھے۔ کہ انہوں نے برملا کہہ دیا کہ اس لڑکے کا نام مصطفےٰ کمال ہونا چاہئے۔ یہ دنیا میں کمال کرے گا۔ کیونکہ وہ ملٹری کالج میں اوّل رہے تھے۔ اسی وجہ سے انہیں جنگی کالج قسطنطنیہ میں بھیج دیا گیا۔ جب وہ اعلیٰ تعلیم سے فارغ ہو گئے۔ تو انہیں فوج میں لفٹیننٹ متعین کیا گیا۔ اس وقت ان کا سن بیس برس کا تھا۔ اپنی ذاتی محنت اور جانفشانی سے اقتدار کے اس مقامِ بلند تک پہنچ گئے جو بڑے بڑے بادشاہوں کو نصیب

نہ ہوا تھا۔

غازی انور پاشا جو جنگ عظیم کے زمانہ میں ترکی کے وزیر جنگ تھے مصطفےٰ کمال کی شجاعت اور فوجی مہارت کو مدنظر رکھ کر انہیں جرمن جرنیل کے ماتحت کام کرنے پر متعین کر دیا غازی کمال نے گیلی پولی اور دوسرے مقامات پر اس قدر شاندار کامیابیاں حاصل کیں کہ حکومت ترک نے ترقی پر ترقی دینی شروع کی۔

جب ترکی کو جنگ عظیم میں شکست ہوئی اس وقت اتاترک ایشیائے کوچک میں ترکی فوجوں کے انسپکٹر جنرل مقرر تھے۔ انہیں اس قومی شکست سے بہت صدمہ ہوا۔ ایشیائے کوچک کے تمام فوجی مرکزوں کا دورہ کیا جتنے بھی ترک مل سکے ان سب کو ایک جگہ پر جمع کر کے ایک پر اثر تقریر کی جس کا نتیجہ خاطر خواہ نکلا۔ ترکوں پر سلطان نے جو جو پابندیاں عائد کر رکھی تھیں۔ کمال اتاترک نے ان سب کو توڑ دیا۔ اور اپنے ملک کو پھر سے آزاد کرنے کے لئے بہادر و جان نثار ترکوں کی جمعیت سے اس جانفشانی سے مدافعت شروع کی کہ ہر معرکے میں فتح نے قدم چومے۔ آخری معرکے ظالم یونانیوں سے ہوئے اور انہیں اس مردانگی اور تہور سے زیر کر کے ترکی سرحدوں سے نکال باہر کیا کہ تمام مغربی سلطنتیں حیران و ششدر رہ گئیں۔ ترکی بالکل غیر ملکی اثرات سے پاک ہو گیا۔ اور مصطفےٰ کمال کی عظمت عقل و شجاعت کا ڈنکا دنیا بھر میں بج گیا۔ جنگ سے فراغت کے بعد آپ نے اصلاح ملک کا کام بہت زور شور سے کیا۔ ان صوفیوں اور درویشوں کی خانقاہیں خالی کرا لیں جن سے قوم پر ناقابل برداشت بوجھ پڑ رہا تھا۔ صنعت و حرفت کے بہت سے کارخانے جاری کئے۔ ترکی ہوائی بیڑے میں اس وقت اتنے جہاز ہیں جو ملک کی حفاظت بخوبی کر سکتے ہیں۔

ان اصلاحات کے علاوہ اور بہت سی مجلسی اور مذہبی اصلاحات بھی کیں رمالوں نجومیوں جادوگروں تکیے داروں درویشوں اور جاہل مذہبی دیوانوں پر سخت پابندیاں عائد کر دیں۔ تعدد ازدواج بے ضرورت ہو تو اسے خلاف قانون قرار دیا گیا۔ شادی اور طلاق کی رسوم کو قانون کے تابع کر دیا۔

ترکی رسم الخط کو لاطینی میں منتقل کر کے تمام شہروں میں اس کی تعلیم لازمی کر دی۔

مصطفےٰ کمال پاشا کی دلی تمنا یہ تھی کہ ترک کسی چیز کے لئے بیرونی ممالک کا محتاج اور دست نگر نہ بنے۔

کمال اتاترک نے جو شفقت و احسان اپنی قوم پر کیا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے قوم نے ان کے لئے اتاترک کا لقب منتخب کیا۔ یعنی "ترکوں کا باپ" الغرض اس بے نظیر شخصیت نے ترکی کی کایا پلٹ دی۔ گذشتہ پندرہ سال میں ترکی نے جو قابل رشک ترقی کی تاریخ عالم اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی مگر افسوس یہ قابل رشک ہستی زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکی۔

چھ ماہ کی علالت کے بعد ۱۰ نومبر ۱۹۳۸ء کو بمقام استنبول اپنے خالق کی طرف رجوع کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھئے

"منیجر"

اقوالِ شاعراں

(انتخاب کردہ عزیزہ ثریا بیگم دختر جناب خواجہ فیض لودھیانوی لاہور)

(۱) اپنی مدد آپ کرو

جو بڑھے گا، حوصلہ اس کا بڑھایا جائے گا + جو گرے گا اپنے درجے سے، گرایا جائیگا

(۲) نیک سیرت بنو

ہوتے سیرت سے ہیں مردانِ دلاور ممتاز + ورنہ صورت میں تو کچھ کم نہیں شہباز سے چیل

(۳) حادثاتِ زمانہ سے عبرت پکڑو

کھولی ہیں تم نے آنکھیں اے حادثو ہماری + احسان یہ نہ ہرگز بھولیں گے ہم تمھارا

(۴) ایسے کام کرو جن سے نام زندہ رہے

اگر جینا ہے دنیا میں تو یہ توقیر پیدا کر + کہ تیرا ہر نفس اک مستقل افسانہ ہو جائے

(۵) ہمت نہ ہارو

یہاں کوتاہیٔ ذوقِ عمل ہے خود گرفتاری + جہاں بازو سمٹتے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے

(۶) کوئی ہنر سیکھو

کمالِ کفش دوزی علمِ افلاطون سے بہتر ہے + یہ وہ نکتہ ہے سمجھے جس کو مشائی نہ اشراقی

(۷) قسمت کو برا بھلا نہ کہو

اے دل یہ اپنے اپنے مقدر کی بات ہے + گل سر چڑھائے جائیں حنا پائمال ہو

(۸) ہمیشہ خدا پر بھروسہ رکھو

کشتیاں سب کی کنارے پہ پہنچ جاتی ہیں + ناخدا جن کا نہ ہو اُن کا خدا ہوتا ہے

(۹) اپنی حقیقت پہچانو

پہنچی نہ ہم سے کسی کو راحت اُلٹے اذیت کوش ہوئے + جان پڑی تو بارِ شکم تھے مر کے وبالِ دوش ہوئے

(۱۰) مہربانوں کا شکر بجا لاؤ

نزع میں بیاسے کے ہونٹوں پہ کچھ جنبش سی تھی + اے عیادت کرنے والے یہ ترا شکرانہ تھا

دھوپ چھاؤں سلطنت عباسیہ کا ایک دلچسپ واقعہ

(از جناب احمد یار سدوزئی پشاور)

خاندان بنی امیہ کے آخری خلیفہ مروان بن محمد کے حکم سے ابراہیم بن محمد عباس شہید کر دیئے گئے۔ شاہی حکم سے اس کی نعش بے گور و کفن پڑی تھی۔ خاندانِ عباسیہ کی سن رسیدہ اور سفید سر بوڑھی عورتوں نے دامن پھیلا پھیلا کر بڑی عجز و انکساری سے مروان بن محمد کی بیٹی مزنہ سے التجائیں کیں کہ وہ اپنے باپ سے سفارش کر کے ابراہیم بن محمد عباسی کی لاش دفن کرنے کی اجازت حاصل کر دے۔ لیکن شہزادی مزنہ رحم اور ترس کھانے کے بجائے الٹا خاندان عباس کی بے یار و مددگار بوڑھیوں کو گالیاں دینے لگی۔ انہیں مارنا پیٹنا شروع کر دیا اور ٹھوکریں لگا کر محل سے باہر نکال دیا۔

غرور و تکبر۔ ظلم و ستم ضرور اک دن اپنا الٹا رنگ دکھاتے ہیں۔ خاندان بنی امیہ کا زوال ہو چکا تھا۔ سلطنتِ عباسیہ اپنے کمال عروج پر تھی۔ خلیفہ مہدی عباسی کی چہیتی ملکہ خیزران اپنے شبستان حرم میں جلوہ افروز تھی۔ شہزادیوں اور بڑی بوڑھی بیبیوں سے میٹھی میٹھی باتیں ہو رہی تھیں۔ اتنے میں ایک لونڈی آئی اور آداب بجا لا کر عرض کیا کہ ڈیوڑھی پر ایک غریب مفلس عورت اندر آنے کی اجازت چاہتی ہے۔ بہت کوشش کی ہے۔ مگر اپنا نام اور غرضِ ملاقات نہیں بتاتی۔

یہ سن کر خیزران حاضرات مجلس میں سے ایک ضعیف العمر خاتون سے مخاطب ہوئی "زینب تمہاری کیا رائے ہے"۔ بی بی زینب حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی پڑپوتی تھی۔ اپنے خاندان میں سب سے زیادہ سمجھدار تھی۔ اس نے تھوڑی دیر سوچا اور کہا کہ اسے بلوا لیجئے ممکن ہے کوئی اچھی اور دلچسپ بات کہتی ہو۔

ملکہ نے اسے لے آنے کا حکم دیا۔ وہ آئی اس کے بدن پر پھٹے پرانے میلے کچیلے چیتھڑے تھے۔ ضعف و نقاہت سے اسے چلنا بھی دشوار تھا۔ تاہم شکل و شباہت نہایت پاکیزہ تھی اور وہ ایک اچھے خاندان کی بیٹی معلوم ہوتی تھی۔

ملکہ خیزران کو دیکھتے ہی وہ دروازے پر رک گئی۔ اور وہیں سے سلام کر کے کہا۔ "ملکہ عالم میرا نام مزنہ ہے اور میں خاندان بنی امیہ کے آخری بادشاہ کی بیٹی ہوں۔

مزنہ کا نام سن کر ملکہ خیزران غصہ سے بھڑک اٹھی۔ چہرہ سرخ ہو گیا فوراً طیش سے کہا خدا تمہیں برباد کرے۔ فوراً واپس چلی جا۔ کیا تو وہ وقت بھول گئی ہے جبکہ بنی عباس کی یہی بوڑھیاں تیرے آگے التجائیں کرتی تھیں۔ کہ تو اپنے باپ سے ابراہیم بن محمد عباس کی نعش دفن کرنے کی اجازت مانگ دے۔ لیکن تو نے ان پر رحم اور ترس کھانے کی بجائے الٹا گالیاں دیں۔ اور بڑی بے رحمی سے ذلیلوں کی طرح نکلوا دیا تھا۔

یہ سن کر مزنہ زور سے ہنس پڑی۔ اور کہا ملکہ عالم اتنی خفا کیوں ہوتی ہو۔ واقعی میں نے بنی عباس کی بوڑھیوں سے

برا سلوک کیا تھا۔ میرے غرور و تکبر کی مجھے بہت سزائیں مل چکی
ہیں۔ تاج و تخت گیا۔ مال و ملک سے ہاتھ دھویا۔ در در دھکے
کھائے۔ فاقوں پہ فاقہ نبھایا۔ اور تن بدن ننگا ہوا۔ تم لوگوں نے
میرے ظلم پر بھی صبر کیا جس کا صدقہ آج تم دنیا کی ملکہ ہو اور میں
اپنی بدسلوکی کی سزا میں بھوکی پیاسی اور ننگی تیرے در پر ذلیل و
خوار ہو کر کھڑی ہوں۔ بہن بتا جو جو سزائیں مجھے ملی ہیں تم ان میں
سے کونسی سزا پسند کرتی ہو۔ جو تم بھی میرے ساتھ ویسا برا سلوک
کر رہی ہو۔ اچھا بہن تنگ دل نہ ہو۔ یہ دکھیاری تمہیں تنگ
کرنے نہیں آئی۔ اچھا خدا حافظ۔ یہ کہہ کر مزنہ فوراً واپس چلی۔

مزنہ کی باتوں نے ملکہ خیزران پر بجلی سا اثر کیا۔ اس کا
دل دکھ سے بھر گیا۔ آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ چین جاتا رہا۔
فوراً دوڑی اور مزنہ کو پیچھے سے جا پکڑا گلے لگایا۔ اور اپنے سخت
رویہ کی معافی مانگی۔ مزنہ زور لگا کر پیچھے ہٹی اور کہا ملکہ عالم میں
حال سے بدحال ہوں شہزادیوں سے ملنے کے قابل نہیں ہوں
میرے بدن کے چیتھڑے خاک آلودہ اور بدبودار ہیں۔ ان سے
بچیئے تاکہ آپ کی پوشاک خراب نہ ہو جائے۔

خیزران نے مزنہ کو نہلوایا۔ دھلوایا اور عالیشان پوشاک
پہنا کر اپنے پاس بٹھایا۔ دسترخوان بچھوانے کا پوچھا تو مزنہ نے
کہا پوچھتی کیا ہو۔ مجھ سے زیادہ بھوکا اس وقت کوئی نہ ہوگا
کئی دن ہوئے منہ میں جو کا ایک دانہ بھی نہیں گیا۔ ملکہ خیزران
نے عمدہ عمدہ کھانے منگوائے اور اس کے آگے رکھے۔ جب
مزنہ سیر شکم ہوئی تو ملکہ نے پوچھا۔ بہن آج کل تم کہاں رہتی ہو
اور تمہارا کوئی رشتہ دار بھی موجود ہے یا نہیں۔ مزنہ نے ایک
سرد آہ بھری اور کہا کہ سوائے خدا کی ذات کے کوئی یارو
مددگار نہیں۔ جہاں رات پڑ جاتی ہے۔ وہاں لیٹ جاتی ہوں
نہ کوئی سہارا ہے اور نہ کوئی ٹھکانا۔

خیزران کا دل پسیجا جاتا تھا۔ فوراً مزنہ کو ساتھ لیا اور
اپنے سارے محلات دکھائے۔ ان میں سے ایک بہت ہی
خوبصورت محل جو مزنہ کو پسند آیا۔ اس کے حوالے کر دیا۔ اور
خود اجازت لے کر واپس اپنے محل میں آگئی

ملکہ خیزران سے اپنے محل میں آرام سے نہ بیٹھا گیا۔ مزنہ
کے خیال نے گھیرے رکھا۔ دل کو چین نہ آیا۔ اور خیال کیا کہ کسی
زمانہ میں مزنہ شہزادی تھی اور بڑی شان و شوکت سے رہتی تھی
اس کی خدمت میں کئی لونڈیاں رہتی تھیں۔ دولت اس کے
قدموں کی خاک پر نچھاور کی جاتی ہوگی۔ لیکن آج گردش زمانہ
نے اسے تباہ کر دیا ہے۔ اسے اپنے پچھلے دن ضرور یاد آتے
ہوں گے۔ غم اس کے دل میں ٹھیس لگاتا ہوگا۔ ملکہ خیزران اٹھی
اور فوراً پانچ لاکھ روپے نقد اور چند لونڈیاں اس کی خدمت
میں بھجوا دیئے۔ تاکہ مزنہ کے دل میں ماضی کی یاد باقی نہ رہے

تھوڑی دیر بعد خلیفہ مہدی جب اپنے محل میں تشریف
لائے تو ملکہ خیزران نے اپنا اور مزنہ کا حال سنانا شروع کیا۔
جب اپنے سخت رویہ اور مزنہ کا ناامید ہو کر واپس جانے کا
حال سنایا تو خلیفہ مہدی غصے سے سرخ ہو گئے۔ اور کہا افسوس
کہ زندگی بھر میں آج اللہ تعالےٰ نے تمہیں اپنی نعمتوں کا شکریہ
ادا کرنے کا موقعہ دیا تھا۔ کاش کہ تم نے اسے کھو دیا۔

ملکہ خیزران نے جواب دیا۔ جہاں پناہ۔ حوصلہ کیجئے میں
نے اسے جانے نہیں دیا بلکہ دوڑ کر پکڑ لیا تھا۔ اس سے اپنی
غلطی کی معافی مانگی۔ اسے نہلوایا۔ دھلوایا پوشاک پہنائی۔

کو اپنا کھانا پینا اور زنانہ محل سے رہنے کے لئے دیا ہے۔ نقد روپے اور جواہرات بھی آپ کی خدمت میں بھیجی ہیں۔ خلیفہ مہدی یہ حال سن کر بہت خوش ہوئے۔ فوراً خادمیوں کے ساتھ بڑے مزنہ کی طرف استقبال کو گئے اور کہلا بھیجا کہ میں آپ کی عزت کو اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ خود سلام کو حاضر ہوتا مگر اس وقت آپ کے آرام میں خلل ڈالنا پسند نہیں کرتا۔

امیر المومنین کا پیغام پہنچتے ہی مزنہ خود خلیفہ کی خدمت میں روانہ ہوگئی اور اس کے عطیات و مہربانیوں کا شکریہ ادا کیا۔

ملکہ خیزران اور مزنہ نے تمام زندگی ماں بہن بہنوں کی طرح ایک دوسرے سے گزارا کیا۔ اور کمال خوبی سے بہنا یا نبھایا۔ اور بہت پیار اور محبت سے زندگی گزاری۔ خلیفہ مہدی کے بعد خلیفہ ہادی اور خلیفہ رشید بھی عباسی اور ہاشمی خاندان کی شہزادیوں کی طرح مزنہ کی بہت عزت وقدر کرتے رہے۔

یہ تھا وہ سلوک جو پہلے مسلمان اپنے دشمنوں کے ساتھ کرتے تھے۔ مگر آج بھائی۔ بھائی کی بے عزتی کرتا ہے۔ بیٹا باپ کو ذلیل کرنے کے درپے رہتا ہے۔

ہمیں چند روزہ امیری پر نہ اترانا چاہئے۔ ؎

تکبر عزازیل را خوار کرد
بہ زندان لعنت گرفتار کرد

بہنو۔ ہمیں ہمیشہ شیریں زبان ہونا چاہئے۔ غریب دکھیاروں اور مصیبت زدوں سے دوست ہو یا دشمن اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ اسی میں ہماری عزت ہے۔ خدا کرے پھر ہم میں اپنے بزرگوں کی سی عادات سما جائیں۔

تمت

ہمت کا حامی خدا

(عزیزہ شمیم دختر مسرور صاحب فیروزپور چھاؤنی)

وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

غالباً یہ شعر مولانا حالی مرحوم کا ہے۔ جو کچھ انہوں نے کہا بالکل درست ہے۔ دور حاضرہ میں ہمارے پیش نظر ایسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ جن سے ہمیں بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ شعر مقتضائے حال کے موافق ہے یا نہیں۔ دور موجودہ ہی کے حالات پر نظر ڈالئے اور غور فرمایئے کہ محنت سے انسان کیا کیا کر سکتا ہے۔

تازہ ترین مثال ہمارے سامنے مصطفےٰ کمال علیہ الرحمۃ کی ہے۔ آج تمام دنیا میں مصطفےٰ کمال کا بول بالا ہے۔ دنیا میں آپ کی عظمت کا ڈنکا بج رہا ہے۔ آج ترک قوم بچے سے لے کر بوڑھے تک مصطفےٰ کمال کا نام جپتی ہے۔ یہ شرف ان کو کیوں حاصل ہوا۔ صرف باہمت اور مستقل مزاج ہونے کی وجہ سے ورنہ کہاں ایک غریب کسان کا بیٹا اور کہاں یہ

عزت یہ قدر افزائی۔

آپ کو جس شان و شوکت سے دفن کیا گیا۔ اس کی کیفیت اظہر من الشمس ہے۔ ایک طرف ایک غریب کسان کا بیٹا اور دوسری طرف موت کے بعد تجہیز و تکفین کا یہ منظر دونوں حالتوں میں کس قدر فرق ہے۔ آپ نے دنیا پر روز روشن کی طرح واضح کر دیا۔ اور دنیا والوں کو محنت کا ایسا سبق دیا کہ جس کی مثال ڈھونڈے نہیں ملتی۔ انہوں نے اس بات کو بالکل سچ کر دکھایا۔ کہ

وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

اس کے برعکس اب ذرا دوسری حالت کا تصور کیجئے۔ کہ اگر مصطفےٰ کمال علیہ الرحمۃ محنت نہ کرتے۔ محنت کو ٹھکرا دیتے محنت کا دامن نہ پکڑتے۔ تو اس وقت ان کی اس حالت کا اندازہ ہر فرد بشر آسانی سے لگا سکتا ہے۔ دنیا تو کیا ترک بچہ تک یہ نہ جانتا کہ آپ کی بھی کوئی ہستی تھی۔ مختصر الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے۔ کہ آپ کے وجود کا کسی کو علم نہ ہوتا۔ یہ صرف محنت کا ہی نتیجہ ہے۔ یہ صرف محنت کا ہی کرشمہ ہے۔ کہ آج آپ شہرت کے آسمان پر مثل آفتاب چمک رہے ہیں۔

لیٹن کا نام آپ نے بارہا سنا ہوگا۔ وہی لیٹن جو ایک اخبار فروش لڑکا تھا۔ وہی لیٹن جو اپنی ضروریات زندگی پوری نہ ہونے کی وجہ سے زندگی سے بیزار ہو گیا تھا۔ وہی لیٹن جو اس وبال جان زندگی سے تنگ آ کر ریل کے نیچے آ کر خود کشی کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔ وہی لیٹن جو خوشی سے اپنی روح کو عدم آباد کی طرف رخصت کرنے کو تیار ہو گیا تھا۔ دفعتہً اس کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ جان گنوانے سے کیا حاصل صاحب استقلال بنوں اور اس پر عمل کروں کہ

وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

اسی وقت اس نے ہمت کرنے کی ٹھانی۔ مصمم ارادہ کیا۔ کہ اب کبھی شاہ راہ ہمت سے نہ بھٹکوں گا۔ دیکھئے سنئے اور غور کیجئے۔ کہ لیٹن کا انجام کیا ہوا۔ وہی لیٹن دنیا میں نام پیدا کر گیا۔ وہی لیٹن انگلستان کے کروڑ پتیوں میں شمار ہونے لگا۔ وہی لیٹن جس کے نام کی چائے تیار ہونے لگی۔ اور کیسی چائے کہ رب بہار لب پی کر مزے لیتے اور خوش ہوتے ہیں۔ جو لیٹن گاڑی تلے آ کر جان خیر باد سے ہاتھ دھونے لگا تھا۔ وہی لیٹن محنت کی بدولت اس رتبے تک پہنچ گیا۔ اسی لیٹن نے وہ وہ کچھ کر دکھایا۔ کہ سست و کاہل شخص کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا۔

ہم اخباروں میں پڑھتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے خود کشی کر لی۔ اور عدم آباد کی طرف رخ کیا۔ آج فلاں شخص نے خود کشی کی اور صفحۂ ہستی سے کوچ کیا۔

کیا ان خود کشیوں میں کچھ حقیقت ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ان کے سامنے سینکڑوں مثالیں موجود تھیں۔ جن سے وہ سبق لے کر اپنی زندگی کو شاہ راہ ہمت پر گامزن کر سکتے تھے۔ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ وہ اپنی زندگی قبل از وقت ملک الموت کے حوالے کر دیتے۔ خود کشی کی زیادہ تر وجہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ وہ ہمت سے پہلو تہی کرتے تھے۔ ہمت سے

جی چرانے تھے۔ آخر کو بادلِ ناشاد و نامراد اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ان کی خودکشی کے بعد اخبارات سے لکھتے ہیں۔ کہ "فلاں شخص نے۔ بے روزگاری سے تنگ آ کر خودکشی کر لی"

افسوس صد افسوس ان نااہلوں پر جو اس طرح کی بری مثال دنیا والوں کے سامنے پیش کر گئے۔ افسوس ان بے عقلوں پر جو بجائے دنیا والوں کو یہ دکھانے کے۔ کہ

وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

اس قدر برا نمونہ دکھا گئے۔ کہ جس کی تلافی خدا کے ہاں بھی نہیں ہو سکتی۔ خدا بھی فرماتا ہے کہ خودکشی سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں ہے۔ مقام غور ہے کہ ہم کیوں ایسا کام کریں جس سے دنیا میں بھی مٹی پلید ہو اور خدا کے ہاں بھی گناہ گار ٹھہریں۔

اگر آج دنیا والے خصوصاً وہ لوگ جو محنت کو ٹھکرا کر جھٹ خودکشی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اس عقیدے پر مضبوطی سے جم جائیں کہ ؎

وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

تو پھر دیکھئے کہ دنیا کا بچہ بچہ مصطفےٰ کمال علیہ الرحمۃ، مسولینی اور ہٹلر بن کر اپنے تئیں دکھا سکتا ہے جس طرح ترکوں نے ہمت و استقلال سے اس خیال کو مٹا دیا۔ کہ ترک "مرد بیمار" ہے اور یہ ثابت کر دیا کہ وہ باہمت اور طاقتور مرد ہے۔ اسی طرح ہندوستانی اس خیال کو حرف غلط کی طرح مٹا دیں۔ کہ ہندوستانی کاہل و بیکار ہیں اور ہندوستان کاہلوں اور بیکاروں کا ملک نہیں ہے۔ بلکہ اس مقولہ پر عمل پیرا ہو کر ساری دنیا کو ششدر کر دیں۔ جیسا ترکوں نے کیا۔ محنت کے کارناموں سے ہندوستان کو اب بھی جنت نشان بنا کر دکھا دیں۔ ہندوستانی اخباروں میں ہم جسقدر خودکشیوں کی خبریں پڑھتے ہیں۔ اس کے بجائے یہ پڑھیں۔ کہ آج فلاں شخص کا پتہ چلا ہے۔ کہ وہ گداگر تھا۔ ہمت کر کے لکھ پتی بن گیا۔ فلاں ایک نہایت مفلس قلاش تھا۔ مگر ہمت باندھنے سے کروڑپتیوں میں شمار ہونے لگا۔

کاش کہ ہندوستانی محنت پسند ہو کر ہندوستان کو جنت نظیر بنا کر دکھا دیں۔ خدا ہمیں طاقت دے ہم اس مقولے پر عمل کر کے دکھا دیں۔ کہ

وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

شکر پارے

(خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔اے۔ ایل ایل بی)

چیر پھاڑ کے کمال: چیر پھاڑ میں بعض دفعہ ہڈیاں اتنی خراب نکلتی ہیں کہ وہ بیکار معلوم ہوتی ہیں۔ اب ڈاکٹروں نے اس معاملہ میں بھی کامیابی حاصل کرلی ہے۔ مردہ جانوروں کی ہڈیاں جانداروں کے بدنوں میں خراب ہڈیوں کی جگہ جڑ دی جاتی ہیں۔ اگر مردہ جانور کی ہڈی نہیں ملتی تو بدن کے دوسرے حصہ سے کوئی ہڈی جو وہاں ایسی ضروری نہیں ہوتی نکال کے اس نئی جگہ لگا دی جاتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیماری والی ہڈی نکال کے بیس منٹ تک دواؤں میں ابال کے بالکل صاف کرلی جاتی ہے۔ اور پھر اسے اس کی جگہ لگا دیا جاتا ہے۔ جس سے وہ بیماری پھر نہیں رہنے پاتی۔ ایک عورت کی ران کی ہڈی بیکار ہوگئی۔ والرس جانور کا دانت جو بہت لمبا ہوتا ہے لگا دیا گیا۔ ۱۶ برس بعد وہ عورت دیکھی گئی بالکل درست پائی گئی۔ ایک لڑکے کے بازو کی ہڈی ٹوٹ کے خراب ہوگئی۔ بیل کی ہڈی کے دو ٹکڑے اس کی جگہ لگا دیئے گئے۔ وہ لڑکا بڑھ کے ایک لمبا تڑنگا جوان نکلا اور گولہ پھینکنے کے مقابلوں میں شریک ہوتا ہے۔ ایک عورت کی ٹانگ میں ہرن کا سینگ لگا دیا گیا۔ سال بھر وہ دیکھی گئی کہ خوب چل پھر رہی ہے جب کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی کے دونوں سرے آپس میں جڑ نہ سکیں ڈاکٹر دونوں سروں پر سے ہڈی کا کافی حصہ چھیل ڈالتا ہے۔ پھر ران کی ہڈی میں سوراخ کرکے اس کا کچھ گودا لے کے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے سروں پر لگا دیتا ہے۔ اب وہ اُن چھلے ہوئے ریزوں کو اس گودے کے گرد جما دیتا ہے۔ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہڈی میں پیوست ہو جاتے ہیں۔

شیشے کے کپڑے: شیشے کے کپڑے ایسے نہیں ہوتے جیسے کوئی شیشہ کا برتن ہوتا ہے بلکہ اسے پگھلا کے اس میں سے اون کے سے تار نکالے جاتے ہیں۔ وہ تار ریشم سے بھی زیادہ باریک اور نرم ہوتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا۔ آج سے پچاس برس پہلے ایک تماشہ گر عورت کے لئے شیشہ کا لباس تیار کیا گیا تھا۔ اس کے کچھ ہی دنوں بعد ہسپانیہ کی ایک شہزادی کے لئے اس کی دیکھا دیکھی ایک پوشاک بنائی گئی۔ ان دونوں پر بڑی لاگت آئی تھی۔ تاگے ہی ستر روپیہ گز کے حساب سے ملے تھے۔ اور ہر ایک لباس میں کم از کم بارہ گز لگے تھے۔ یہ اس زمانہ میں اُعجوبہ باتیں تھیں۔ لیکن اب شیشہ کے لباس عام ہو جائیں گے۔ یہ کپڑے نہ بوسیدہ ہوں گے نہ جل سکیں گے۔ نہ پھپھوندی ان پر آسکے گی۔ اور نہ کیڑے اسے نقصان پہنچا سکیں گے۔ سخت گرمی یا سردی اسے نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ نہ یہ سکڑینگے۔

عورتوں کے حقوق: دہلی کی قانون بنانے والی سرکاری مجلس میں ایک تجویز پیش کی گئی کہ موجودہ قانونوں کے ماتحت عورتوں کی جو

حیثیت ہے۔ اس کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو چھان بین کرنے کے بعد اپنی رپورٹ پیش کرے۔ تجویز کرنے والے ایک ہندو تھے۔ جنہوں نے کہا کہ ہندوستانی عورتیں بہت سے حقوق سے محروم ہیں۔ اور ان کی حالت پست ہے۔ اس لئے اس حالت کو پورے طور پر معلوم کرنے کے لئے تحقیقات کی ضرورت ہے۔ دوسرے ہندو ممبر نے اس تجویز کی مخالفت کی کہ تحقیقات ناممکن ہے۔ ایک مسلمان ممبر نے کہا کہ خراب حالت ہندو عورت کی ہو گی مسلمان عورت پر اس کا مذہب حقوق کی بارش کرتا ہے۔ یعنی اسے مردوں کے برابر حق حاصل ہیں۔ یہ بحث ناتمام رہی۔

مسلمان عورتوں کے متعلق ایک قانون منظور ہو گیا۔ جس کی رو سے ایک مسلمان بیوہ اپنے ظالم اور خبر نہ لینے والے شوہر سے طلاق لے سکتی ہے۔ ایک ہندو عورت ممبر نے اس قانون کے متعلق زبردست تقریر کی۔ اور قانون منظور کرنے والوں کو اچھے قانون پر مبارک باد دی۔

سندھ کی مجلس میں ایک ہندو نے تجویز پیش کی کہ جہیز بند کرنے کے لئے قانون بنایا جائے۔ بیشمار عورتیں اس بحث کو سننے کے لئے سرکاری عمارت میں جمع تھیں۔ تجویز شدہ قانون ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا جو اس پر غور کرے گی۔

پیر فرتوت : دنیا میں بڑی بڑی عمر کے لوگ گزرے ہیں۔ اور اب بھی ہیں۔

ایک ہندو سادھو بڑودہ کے رہنے والا ۱۹۳۴ء میں ۱۲۰ سال کا تھا۔ پھر پتہ نہ چلا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ بچوانا لینڈ (جنوبی افریقہ) میں ۱۹۳۰ء میں جو گروہ وہاں والوں کی طرف سے لڑ رہا تھا۔ اس میں ایک شخص سینا ذ تھا۔ اس کی عمر ۱۲۵ سال تھی۔ آگرہ کے انگریزی قبرستان میں ایک عورت کی قبر پر اس کی عمر ۱۴۵ سال لکھی ہے۔ زارو آغا ایک ترک ۱۹۳۴ء میں ۱۶۰ سال کی عمر میں مرا تھا۔ ایک چینی کسان لی چنگ ین ۱۹۳۳ء میں ۲۵۶ سال کی عمر میں مرا مگر یہ مبالغہ معلوم ہوتا ہے۔ لنکا شائر (انگلستان) کے قبرستان میں ایک قبر والے کی عمر قبر پر ۱۶۹ سال لکھی ہے۔ ویسٹ منسٹر ایبے میں اولڈ پار ۱۶۳۵ء میں ۱۵۲ سال کی عمر میں فوت ہوا۔ انگلستان میں ایک مکان ٹامس پار (۱۴۸۳ء تا ۱۶۳۵ء) اپنی ۱۳۰ سال کی عمر میں کھلیان میں اناج گھوندتا تھا ایک امیر اسے لندن کی نمائش میں لے گیا۔ لیکن دیہات کی ہوا سے شہر میں آنے اور سادہ کھانوں کی بجائے اچھی اچھی غذاؤں کے ملنے نے اس کا کام تین مہینے میں تمام کر دیا۔ آج انگلستان میں سب سے بڑی عمر کی ایک عورت ہے جس کا نام مسز سوبن ہے اس کی بیٹی ۸۵ سال کی ہے اور اسی کے ساتھ رہتی ہے۔ اور خود اس کی عمر ۱۰۹ سال کی ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں ایک شخص رہتا ہے جس کی عمر وہاں کے پادری نے ۱۰۴ سال تصدیق کی ہے۔ وہ یکم جنوری ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوا تھا۔ ایک انگریز پادری نے ۱۹۳۸ء میں اپنی سو سالہ سالگرہ منائی۔ ایک اور پادری بھی اسی عمر کا ہے۔ ایک اور پادری کی عمر اس سال ۱۰۰ سال کی ہو جائے گی۔ ایک گرجا کے ملازم نے اس سال کی جنوری میں اپنی ۹۲ ویں سالگرہ منائی۔

بھورے اور گنگے : لیکن (دہلی) میں ایک عورت کے اس کے بچا

سال میں بیسواں بچہ ہوا ہے۔ اس کی شادی کو ۲۲ سال ہوئے اور اس کا پہلا بچہ ۱۹۱۰ء میں ہوا۔

سندھ کی ۵ سالہ تعلیمی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۸ء تک وہاں لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیوں نے تعلیم سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔ ان کی تعداد ۳۸۹۸۹ سے ۵۴۶۴۴ ہو گئی۔ ۶۰ مدرسے بڑھے۔ استانیوں کی چونکہ کمی ہے اس لئے عورتوں کے لئے سو وظیفے مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ امتحان پاس کرنے کے بعد دیہاتی حلقوں میں جا کے تعلیم دیں۔

آسٹریلیا میں ایک لڑکی مس کتھلین سمتھ کرکٹ میں ایسا نام پیدا کر رہی ہے۔ کہ وہ بریڈ مین لڑکی کہلانے لگی ہے۔ وہاں کے مردوں میں بریڈ مین زبردست کھلاڑی ہے جس نے انگریز کھلاڑیوں کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔ انگریزی لڑکیوں کی ایک ٹیم آسٹریلیا جانے والی ہے اسے وہاں اس لڑکی سے واسطہ پڑے گا۔

آسٹریلیا کی ایک گٹھے ہوئے بدن کی عورت بڑی اچھی پیراک ہے۔ ۳۰ سال ہوئے جب وہ انگلستان آئی تو وہاں والوں نے اس کے موزوں جسم کی وجہ سے اسے کامل عورت کا خطاب دیا۔ ۳۰ سال گزر جانے کے باوجود اب تک اس کا جسم ویسا ہی ہے۔ اس کی تیراکی کے کارنامے کو لوگ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھا کرتے ہیں۔ اس نے عورتوں کو نصیحت کی ہے کہ مردوں کا کچھ ڈر نہیں۔ عورت عورت پر فتح پائے یہ بڑی بات ہے۔ عورت ہی بنا سکتی ہے وہی بگاڑ سکتی ہے۔ عورت کی دلکشی اس کے جسم کے بالائی حصہ کی نقل و حرکت سے ہے۔ سر بانہوں اور دھڑ کا پورا پورا استعمال کرو۔ جسم اچھا بنا رہے گا۔

سگھڑ سہیلی

(خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ایل بی)

فرائی پین: اب لوگ کرچھے کڑھائی کو چھوڑ کے فرائی پان استعمال کرتے ہیں۔ بد احتیاطی سے بری طرح خراب ہو جایا کرتے ہیں۔ لوہے کے برتن تو آسانی سے منجھ جایا کرتے تھے۔ اس کی صفائی کے لئے ذرا عقل کی ضرورت ہے۔ اگر یہ جل گیا ہے تو ہر چیز اس میں ہمیشہ بدمزہ ہی جائے گی۔ یہ بعض دفعہ ایسا ہو جاتا ہے۔ کہ ہر چیز اس میں جلد جل جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ احتیاط سے نہیں رکھا گیا۔ اور اس کا پیندہ ہلکا پڑ گیا۔ اس لئے نیا فرائی پان خریدنے کے بعد یہ تدبیر کریں۔ معمولی نمک اس میں ڈال کے آگ پر رکھیں اور نمک کو اس میں لڑھکاتے رہیں حتےٰ کہ وہ بالکل گرم ہو جائے۔ کوئی ریشہ دار کاغذ توڑ مروڑ کے گولہ بنالیں۔ اور اس سے برتن ملیں۔ پھر نمک بھریں اور گرم کرنے

کے بعد اسی طرح چند بار ملیں دلیں۔ آخر میں ایسے ہی کاغذ سے خوب رگڑ کر مل دیں۔

ایک اون ہوتی ہے جسے سٹیل وول steel wool کہتے ہیں۔ اگر اس میں تھوڑا سا صابن لگائیں تو وہ بالکل نرم ہو جاتی ہے۔ اس سے تمام چینی بلور کے شفاف برتنوں کے دھبے باآسانی دور کئے جا سکتے ہیں۔ جب اس اون میں راکھ یا ٹوٹی ہوئی اینٹ کا چورا لگایا جائے۔ تو یہی اون اس قدر سخت ہو جاتی ہے کہ اس سے زنگ آلودہ فرائی پان مانجے جا سکتے ہیں۔ زنگ پر پہلے سلاد آئیل Salad oil بخوبی لگائیں۔ آخر میں دھوئے کھولتے ہوئے پانی سے کھنگال دیا جائے۔

قبض کا علاج

قبض میں آنتیں اپنا کام نہیں کرتیں اسکی طرف توجہ نہ کی جائے تو برے نتیجے نکلتے ہیں۔ بچوں کو ایسی دوائیں دیتے رہنا جن سے آنتیں صاف ہوتی رہیں۔ یا معدہ کو ہضم کرنے میں ملے بعد میں خرابیاں پیدا کرتا ہے۔ ایسے بچوں کو ساری عمر قبض کا روگ لگا رہتا ہے۔ بڑوں کو اکثر چورن یا ہاضمہ کی دوائیں کھاتے رہنے سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ آج کل انگریزی بنی بنائی دوائیں جن میں مختلف نمک پڑے ہوتے ہیں۔ اور جوڑوں کا اور دسر کا درد گٹھیا وغیرہ دور کرنے والی بتائی جاتی ہیں۔ لوگ اپنے دوسرے امراض کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ دوائیں معدہ پر اثر ڈالنے کی وجہ سے اسے کمزور کر دیتی ہیں۔ اور آنتیں بھی اپنا کام سستی سے کرنے لگتی ہیں۔ دائمی قبض کی ابتدا بچپن سے ہوتی ہے۔ اس وقت ماں کا دودھ یا اوپری دودھ بچوں کو جہاں معدہ میں گڑبڑ کرنے لگا۔ جھٹ دست آور دوا دے دی۔ بس یہ آفت ہو جاتی ہے بار بار یہ دوائیں دینے سے آنتیں اور معدہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ یہ کمزوری جوانی یا بڑھاپے میں قائم رہتی ہے۔

ایک وقت زور کر کے پاخانہ میں جائیں خواہ ضرورت نہ ہو اس پر سختی سے عمل کریں۔ اور آنتوں کو پاخانہ خارج کرنے کی طرف متوجہ کریں۔ کچھ پروا نہیں اگر اس میں کامیابی نہ ہو مگر چند روز بعد ضرور اسی وقت پاخانہ آنے لگے گا۔ دوائیں چھوڑ دیں۔ سادہ اور طاقت دینے والی غذا کھائیں بے چھنے آٹے کی روٹی ترکاریاں میوے کھائیں قبض زیادہ ہو تو فاقہ بھی کرتے رہیں۔ ورزش کرتے رہیں۔

جسمانی درستی کی ورزشیں :-

جسم خوبصورت اور سڈول بنانے کے لئے مندرجہ ذیل ورزشیں بہت مفید ہیں۔ پہلے ایک دفعہ کریں۔ رفتہ رفتہ بڑھا کے چھ چھ دفعہ کر دیں۔ تاکہ تھکن پیدا نہ ہونے پائے۔

(۱) ٹانگیں ملا کے اور بانہیں پہلوؤں سے ملا کے سیدھی کھڑی ہو جائیں۔ دائیں ٹانگ آگے کو بالکل سیدھی اس طرح پھیلائیں کہ زاویہ قائمہ سا بن جائے۔ اپنی اصلی حالت پر آ جائیں اور یہی عمل بائیں ٹانگ کے ساتھ کریں۔

(۲) (الف) پہلی ورزش کی طرح سیدھی کھڑی ہو جائیں دائیں بانہہ چھ دفعہ گھمائیں۔ پھر بائیں چھ دفعہ گھمائیں۔ دونوں ورزشوں کے بیچ میں گہرا سانس لیں۔ چھ دفعہ اس ورزش کو کریں۔

(ب) ٹانگیں ملا کے سیدھی کھڑی ہو جائیں اور ہاتھ کولہوں پر رکھ لیں۔ اوپر کا دھڑ دائیں اور بائیں اس طرح موڑیں گو آپ پیچھے کو دیکھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یہ ورزش بہت آہستہ اور قرینہ سے کرنے کی ضرورت ہے۔ سانس گہرا لیں اور چھ دفعہ یہ ورزش کریں۔

(۳) بانہیں پہلوؤں میں کر کے اور ٹانگیں ملا کے سیدھی کھڑی ہو جائیں۔ بائیں ٹانگ پر وزن قائم کر کے دائیں گھٹنے کو اٹھائیں اور دائیں پاؤں کو اوپر نیچے موڑیں اور ٹخنہ کو گھمائیں۔ یہی عمل بائیں گھٹنے کے ساتھ کریں۔ ڈھیلی کھڑی ہو جائیں اور سانس گہرا لیں۔ تین دفعہ یہ ورزش کریں۔

ان ورزشوں میں پٹھوں کو اکڑائیں نہیں۔ تن کے کھڑا ہونا اور چیز ہے اور پٹھوں کو اینٹھنا اکڑانا اور۔ سیدھی اور تن کے کھڑی ہو جائیں اور پٹھوں کا مطلق دھیان نہ کریں۔ اس سے ورزش تکلیف دہ معلوم ہونے لگتی ہے۔

تین مشورے:

بال خوبصورت بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ صبح اور رات کو پانچ منٹ تک ان میں برش یا کنگھی کریں۔ اور کھوپری کی اندر کی ہڈیوں پر پوروں سے خوب مالش کریں۔ دن میں ایک مرتبہ کھوپری میں بالوں کو طاقت دینے والا تیل جذب کریں۔ بال عموماً گیلے نہ کریں۔ اور جلد جلد دھونے کی بھی ضرورت نہیں۔

پہلے گرم تولیے سے کھوپری کو گرمائیں۔ پھر تھوڑا سا روغن زیتون اور کوناکو مالش کر کے صابن سے دھو ڈالیں۔ غذا میں تازہ میوے ترکاریاں دودھ مکھن دہی خوب استعمال کریں۔ اور خوب پانی پیا کریں۔

ورزش کرتے ہوئے سانس نہ پھولے اس کے لئے گہرے سانس کی روزانہ مشق کریں۔ کھلی ہوا میں ورزش کریں۔ روزانہ رفتہ رفتہ بڑھائیں۔ خواہ وہ ورزش ہوا خوری ہو یا دوڑ ہو یا ڈنڈ وغیرہ۔ اسی پر اچھل اچھل کے کودنا بھی اچھی ورزش ہے۔ آئرن جیلاٹن Gelatin کھائیں۔ خوراک میں تازہ میوے انجیر کھجور کشمش سبز ترکاریاں دودھ مکھن وغیرہ شامل کریں۔ خوب پانی پئیں۔ سوتے اور اٹھتے وقت گرم پانی کا ایک گلاس گھونٹ گھونٹ پئیں۔

پھوڑے نکلتے ہوں تو تازہ میوے سبز ترکاریاں اناج دودھ مکھن دہی غذا میں شامل کریں۔ نشاستہ اور مٹھاس کی چیزیں بہت کم کر دیں۔ ان میں آلو کیک بلیسٹری اچار مٹھائیاں شامل ہیں۔ مصالحہ دار اور بھنی ہوئی غذائیں نہ کھائیں خوب پانی پئیں۔ سوتے اور اٹھتے وقت گرم پانی اور لیموں کا رس گھونٹ گھونٹ پئیں۔ اس پر بھی پھوڑے نکلے جائیں تو طبیب سے مشورہ کریں۔

چٹکلے:

گرم پانی کے گلاس میں دانہ دار مصری کی پانچ چمچیاں گھول لیں۔ سر کے بال خشک ہوں اور لچھے نہ بنتے ہوں، اس پانی سے بال گیلے کر کے لچھے گھونگھر و بنائیں۔ اور خشک ہو جانے دیں۔ ہوا نمدار بھی ہو اس طریقہ کا بنا ہوا گھونگھرو دار لچھا خراب نہ ہوگا۔

چینی کے برتن دھوتے وقت پانی میں لیموں کا عرق ملا دیں۔ پانی نرم ہو جائے گا۔ اور برتنوں پر چمک بھی آ جائے گی۔

پوستین قینچی سے کبھی نہ کتریں۔ قلم کے چاقو سے کتریں

ریشم یا کریپ ڈی چین دھونے کے بعد آخر میں نمک کے پانی میں کھنگال لیں۔ استری کرنے کے بعد اس میں کسی قدر سختی

آجائے گی۔

فرائی پین کیسا ہی خراب کیوں نہ ہو امونیہ اور پانی میں چند منٹ ڈبونے سے بالکل صاف ہو جائے گا۔

انڈے کی زردی آسانی سے جدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انڈا توڑ کے قیف میں ڈالیں۔ صرف سفیدی اس میں سے نکل کے نیچے جا پڑے گی۔ اور زردی اوپر رہ جائے گی۔

روئی کے سفید کپڑے پر آئیوڈین کے دھبے پڑ جائیں تو صاف سرد پانی میں رات بھر کپڑا ڈوبا رہنے دیں۔ آسانی سے دور ہو جائیں گے۔

سالن میں نمک زیادہ ہو جائے آلو چھیل کے کاٹیں اور شوربہ میں ڈال کے اسے آگ پر چند منٹ جوش دیں۔ آلو کچھ جذب کرلے گا۔ اب اسے نکال دیں۔

مائدہ

نرگسی سالن:

اشیاء:۔ بیضہ مرغ ۔ ۸ عدد۔ گھی تین چھٹانک گوشت پاؤ بھر، دار چینی الائچی، لونگ ہر ایک ماشہ، مرچ سرخ چار ماشہ، مغز بادام ۴ تولہ، پیاز آدھ پاؤ، ادرک، دھنیا ہر ایک دو تولہ، نمک تین تولہ، دھنیا سبز کشید ایک قطرہ۔

ترکیب:۔ اول انڈوں میں ایک ایک چھوٹا سوراخ کرکے سفیدی اور زردی ایک پیالے میں نکال لیجئے۔ اور اس میں مصالحہ پیس کر اور ادرک اور پیاز نہایت باریک کتر کر ملا لیجئے۔ پھر انہیں انڈوں کے ان خولوں میں بھر کے آٹے سے ان کا منہ بند کرکے پانی میں اس طرح جوش دیجئے کہ پانی سرایت نہ کرے جب وہ مصالحہ دار انڈے پک کر سخت ہو جائیں۔ چھلکوں سے مصالحہ علیحدہ کرکے ان کو گھی میں تل لیجئے اور گوشت کی یخنی تیار کرکے چھان لیجئے۔ اور گوشت پھینک دیجئے۔ بادام مقشر پیس کر یخنی کے شوربے میں ملا دیجئے۔ پیاز اور گرم مصالحہ گھی میں داغ کرکے مصالحہ بھونئے۔ تلے ہوئے انڈے اور یخنی چھوڑ دیجئے۔ تھوڑا دودھ دے کر دم دیجئے بعد ازاں دھنیا سبز کشید ایک قطرہ خوشبو کے لئے ڈال دیجئے۔ انڈے اندر سے نمکین اور خوشبودار نکلیں گے۔

ع۔ ق۔ بیگم از تاج گنج آگرہ۔

بزم مسلمہ

مسلمہ کے اکتوبر ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں چودو امہاسوں کے داغ دور کرنے کی جناب حکیم عظمت علی خاں صاحب نے تحریر فرمائی ہے اگر وہ دوا کسی بہن صاحبہ نے استعمال کی ہو تو اس کے نتیجہ سے "بزم مسلمہ" میں اطلاع دے دیں تو بہت بہتر ہو اور یہ بھی تحریر فرمائیں کہ کتنے دن دوا استعمال کی تھی۔ یا کوئی بہن صاحبہ مہاسوں کے نشان دور کرنے کی اور کوئی دوا جانتی ہوں۔ تو بذریعہ "بزم مسلمہ" مطلع فرمائیں بہت مشکور گزار ہوں گی۔ لیکن دوا تجربہ کی ہوئی ہو۔ میں امید کرتی ہوں کہ بہنیں اس طرف جلد ہی توجہ دیں گی۔

ا۔ ج خریداری نمبر ۱۶۳۳

میری بچی جس کی عمر اس وقت ۸½ سال ہے۔ ہم سب کو سوتے ہوئے بستر پر ایک دو مرتبہ پیشاب کر دیتی ہے۔ ڈاکٹری علاج کئے مگر بے سود۔ لہذا "مسلمہ" کے ذریعے گذارش ہے کہ کسی بہن یا بھائی کو اس کا مجرب علاج معلوم ہو تو بذریعہ مسلمہ لکھیں تاکہ اس شکایت سے نجات ملے ممنون ہوں گا۔

ایس۔ ایم عبدالعزیز۔ اوورسیر
ملتان ڈہانڈہ پہاڑ گنج دہلی۔

"بزم مسلمہ" کے جوابات میں ایک بہن صاحبہ نے مرض برص (کوڑھ) کا جو نسخہ لکھا ہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ براہ مہربانی یہ بات بھی پورے طور سے ظاہر کر دیں کہ نسخہ پینے کے بعد باقی ماندہ دوائی جو برص کے داغوں کے اوپر لگائی جاتی ہے۔ اس سے داغوں پر چھالے (آبلے) تو نہیں پڑ جاتے۔ اگر چھالے پڑتے ہوں۔ تو اس کے علاج کے لئے بھی آزمودہ دوائی لکھ دیں۔ تاکہ برص کا مریض پوری طرح سے صحت یاب ہو سکے۔ اگر بہن صاحبہ کو کسی بات کا بھی علم ہو تو ازراہ کرم جواب دینے میں کوتاہی نہ کریں۔ آپ کی نہایت مہربانی ہوگی۔

خریداری نمبر ۶۲۹

میرے ایک عزیز کے لڑکے کو عرصہ ۶ سال سے دورہ پڑتے ہیں پیشتر تو ہلکے پڑتے تھے۔ بعد میں تیز ہو گئے۔ دورہ سے پہلے بعض وقت چیخیں نکالتے ہیں۔ بعض مرتبہ فوراً بیٹھے بیٹھے یا لیٹے لیٹے بعض مرتبہ سوتے میں دورہ آجاتا ہے۔ بعض مرتبہ مسلسل تین چار صبح سے شام تک ہوتے ہیں۔ دورہ کے وقت ہونٹ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور چڑھ جاتی ہیں۔ ہاتھ پیر ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن نرم رہتے ہیں۔ دورہ کی حالت تو صرف پانچ منٹ رہتی ہے۔ اور دم رک جاتا ہے۔ لیکن غفلت تین چار گھنٹے رہتی ہے۔ ہندوستانی ڈاکٹری ہومیوپیتھک سب علاج کئے۔ نسوار بھی دی۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر مرگی کہتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر دیوان چند صاحب لاہور والے اعصاب کی کمزوری بتاتے تھے ہر طرح کا پرہیز بھی کیا لیکن افسوس کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ۱۶ سال کی عمر سے یہ موذی مرض کا آغاز ہوا۔ اب بائیس تئیس سال کی عمر ہے۔ برائے خدا کوئی بہن یا بھائی۔ حکیم صاحب یا ڈاکٹر صاحب جو کچھ اس مرض کی بابت جانتے ہوں آزمودہ علاج بتائیں۔ ہم لوگ سخت پریشان ہیں۔ علاج بذریعہ مسلمہ تحریر فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اور اکثر جب رات کو نیند نہیں آتی تو جنونی کیفیت ہو جاتی ہے۔ اگر کسی صاحب کے علاج سے فائدہ ہوگا تو انشاءاللہ حسب توفیق نذرانہ پیش کیا جائے گا۔ والسلام

پریشان دل ایک خریدار مسلمہ

میں نہایت رنج و غم سے اطلاع دیتا ہوں کہ میرے بھائی مولوی محبوب الرحمٰن موجد (محبوب کشیدہ کاری) کی اہلیہ محترمہ ایک طویل بیماری گذار کر ۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو چاند جیسے دو بچے چھوڑ کر راہی ملک عدم ہو گئی۔ تمام بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مرحومہ کو مغفرت نصیب کرے اور ان چھوٹے بچوں کو صبر عطا کرے۔

خریداری نمبر ۵۱۸۹

افسوس کہ میری پیاری والدہ صاحبہ بیگم جناب محمد محسن صاحب بیدل بجنوری نے بمقام آکوٹ ضلع اکولہ برار ۲ جنوری ۱۹۳۹ء کو بروز جمعرات صبح ۶ بجے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ مغفورہ کی زندگی کے زیادہ لمحات یاد خدا میں وقف تھے۔ ہمیشہ روزہ و نماز کی پابند رہیں۔ مرحومہ کا جسد خاکی خاص انتظام کے تحت بیتول لایا گیا اور اپنے مرحوم پیارے بیٹے محمد یامین صدیقی جن کی یاد ان کو ہمہ وقت ستاتی تھی۔ اور جس کی جوان موت نے یہاں تک نوبت پہنچائی اس کے مزار کے قریب ان کو بھی سپرد خاک کر دیا۔ مسلمہ بہنوں سے التجا ہے کہ وہ میری والدہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ قطعہ تاریخ وفات والد صاحب نے لکھی ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

بیگم صاحبہ قاضی محمد محسن صاحب بیدل بجنوری

غم معیّن میں تھمنے نہ پائے تھے آنسو۔ کیا وفات نے یامیں کی اور بھی مغموم
غرض فراق میں بیٹوں کے جان ہی سے گئی۔ مآل شفقت مادر یہیں نہ تھا معلوم
خدا کی رحمت کامل ہو مرنے والی پر۔ اور اس کے بچوں کو خوش رکھے قادر و قیوم
نہ کیوں ہو بیدل خستہ کو زندگی دو بھر
ہوا ہے ولئے شریک حیات سے محروم

۱۳ ۵ ۵۷

آپ نے ہر خریدار مسلمہ سے رائے طلب فرمائی ہے کہ جس سے رسالہ کی زندگی اور بھی خوشگوار ہو۔ افسوس اس وقت میں پریشانیوں میں گھرا ہوں ورنہ ضرور کچھ تحریر کرتا۔ سب سے پیشتر اس بات کی ضرورت ہے کہ رسالہ کے خریدار بڑھائے جائیں۔ پھر خود ہی اس کی حالت درست ہو

جائے گی۔ ہر خریدار کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اس کی توسیع میں امداد کرے

فقط خادم محمد آمین صدیقی

میں یہ خبر نہایت خوشی کے ساتھ سپرد قلم کرتی ہوں کہ بتاریخ ۱۴ ذی الحجہ خداوند کریم نے مجھے ننھی منھی سی بہن عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی عمر کرے۔ مسلمہ بہنوں سے ملتجی ہوں کوئی اچھا سا نام جو ثریا بیگم سے ملتا ہوا ہو اپریل کے پرچہ میں ضرور تحریر فرمائیں۔ بہت ممنون ہوں گی

فقط۔ خاکسار انوری بیگم دختر غازی محمد عثمان کپورتھلہ

میں انتہائی خوشی و انبساط کے ساتھ "مسلمہ" بہنوں کو اطلاع دیتی ہوں کہ میرے بہنوئی ملک محبوب علی بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔ وکیل بفضل خدا ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدہ پر فائز ہو کر ۳ مارچ کو جھنگ چلے گئے ہیں۔ مسلمہ بہنیں میری آپا محترمہ نجمہ بلقیس صاحبہ رعنا کے نام گرامی سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ مسلمہ کی پرانی مشہور نامہ نگار ہیں۔ لیکن اب قریباً دو سال سے خرابی صحت کی وجہ سے مسلسل خاموش ہیں۔ اب بفضل خدا ان کی صحت ٹھیک ہے۔ ان کا سلسلہ مضامین حسب سابق اب پھر مسلمہ میں جاری رہے گا۔ بہنیں دعا کریں کہ یہ عہدہ میری آپا جان محترمہ اور بھائی صاحب کے لئے انتہائی خوشیوں اور برکتوں کا باعث ثابت ہو۔ آمین

انور سلطانہ بنت ملک محمد رشید خاں۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ سرگودھا۔

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ فروری ۱۹۳۹ء

جناب عبدالستار صاحب۔ نیروبی۔ کینیا کالونی افریقہ برائے ایصال ثواب بروح حلیم اختر مرحومہ بنت مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی) -/-/۳

محترمہ خیر النساء صاحبہ بنت اے قاضی صاحب متعلمہ مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی) ۱/۱۲/۳

ناظم العلوم الاسلامیہ موہن عبدالحی مدظلہ قیمت کھال قربانی ۱/۳/۶

خان سردار محمد خانصاحب بستی دانشمنداں (قیمت کھال قربانی) ۱/۲/۳ -/۱۱/-

محترمہ نسیم اختر صاحبہ بنت شیخ محمد افضل صاحب تحصیلدار فیروزپور (قیمت کھال قربانی) ۲/-/-

جناب محمد عبداللہ صاحب قریشی۔ ڈگری۔ (سندھ) (قیمت کھال قربانی) -/۱۴/-

محترمہ سکینہ صاحبہ متعلمہ جماعت سوم مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی) ۱/-/-

جناب حکیم احمد دین صاحب فیروزپور شہر ۱/-/-

محترمہ [illegible] صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی) ۲/-/-

محترمہ بلقیس صاحبہ بنت غلام محسن شاہ صاحب مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی) -/۶/-

جناب فیاض محمد خانصاحب۔ شملہ ۱/۴/-

محترمہ بیگم صاحبہ شیخ حاجی محمد امین صاحب سوداگر دہلی ۲۵/-/-

محترمہ بشیرہ صاحبہ جناب ممتاز الدین صاحب تاجر پشمینہ دہلی۔ ۲۵/-/-

جناب ڈاکٹر صدر الدین صاحب ڈنٹل سرجن جو الامکھی (قیمت کھال قربانی) -/۱۵/-

جناب نظام الدین خانصاحب انسپکٹر آف ورکس بمبئی
- بتقریب غسل صحت صاحبزادی صاحبہ ۸/-/-
- قیمت کھال قربانی ۲/-/-

۱۰/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ جناب علی احمد خانصاحب دھوگڑی (قیمت کھال قربانی) -/۸/۱

محترمہ ام کلثوم متعلمہ مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی) ۱/۸/-

محترمہ بیگم صاحبہ قاضی بشیر حسین صاحب جالندھر ۲/-/-

جناب اے۔ ایم ملک صاحب فیروزپور چھاؤنی -/۸/-

جناب خواجہ احمد اللہ صاحب " ۱/-/-

جناب بابو محمد صادق صاحب " ۴/-/-

جناب سید محمد حسن زماں صاحب نقوی " ۱/-/-

جناب علاؤالدین صاحب کمر کنگرہ (قیمت کھال قربانی) -/۶/-

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:۔

رسالہ ہر انگریزی مہینے کی [illegible] تاریخ شائع ہوتا ہے۔

رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت [illegible] کی جانی چاہئے [illegible] شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ [illegible] لکھئے گا۔

کسی امر کا جواب [illegible] تو جوابی ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے

خط وکتابت میں [illegible] نمبر خریداری [illegible] ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:۔

یہ رسالہ چونکہ [illegible] سے اسلامی شرافت وتہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

مضمون مختصر ہو۔

مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون واپس نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:۔

کوئی اشتہار جو تہذیب وحیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین [illegible] ضروری ہے۔

اجرت بہرحال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دارالقرآن سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلم جالندھر شہر

جلد ۸ | مارچ ۱۹۴۰ء صفر ۱۳۵۹ھ | نمبر ۹

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند گزارشیں

انجمن مدرسۃ البنات جالندھر کا پندرھواں سالانہ مردانہ جلسہ :-

انجمن مدرسۃ البنات کے سالانہ اجلاس جالندھر کی تاریخ میں اپنی نظیر آپ ہوتے ہیں۔ اسلامی ہند کے بہترین علماء، مشہور ترین فضلا، معتبر عمائد، شیوہ بیان واعظ، نغز گو شاعر اپنے ارشادات سے حاضرین کو مستفیض فرماتے ہیں۔ سامعین بہت کثرت سے شامل ہوتے ہیں۔ جلسے کا حسن انتظام اس تقریب کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ کہنے والے اور سننے والے سبھی اطمینان کا اظہار کرتے ہیں۔

اللہ نے چاہا تو انجمن کا آئندہ اجلاس بھی اپنی روایات کا حامل ہوگا۔ مدرسۃ البنات کی اپنی زیر تعمیر عمارت کے احاطے میں نہایت شان و اہتمام سے منعقد ہوگا۔ مستورات کے لئے پردے کا معقول و قابل اطمینان انتظام ہوگا۔ مردانہ اور زنانہ پنڈالوں میں لاؤڈ سپیکر نصب ہونگے۔

تشریف لانے سے پیشتر اگر آپ اطلاع فرمائینگے تو جلسہ گاہ تک پہنچنے میں آپکو سہولتیں مہیا ہو سکیں گی۔

نئے وظیفوں کا اعلان :-

جن اہل کرم نے اب سے پیشتر مدرسۃ البنات کی طالبات کے لئے مستقل تعلیمی وظیفوں کا اجرا فرمایا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی مستقل خوشنودی اور اس کی بارگاہ سے مسلسل ثواب حاصل کر رہے ہیں۔ ہم اس صف ممتاز میں مندرجہ ذیل وظائف کے اعلان کی مسرت حاصل کرتے ہیں :-

۱۔ منجانب محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر لطیف سعید۔ کراچی۔
تیس روپے ماہوار کا وظیفہ ایک ایسی نادار بچی کے واسطے جو پڑھنے میں اور خصوصیت سے دینیات میں ہوشیار ہو۔

۲۔ [illegible] شپ منجانب محترمہ بیگم جلال الدین صاحبہ انسپکٹرس گرلز سکولز صوبہ کشمیر سری نگر۔
[illegible]

۳۔ غلام غوث سکالرشپ۔ منجانب محترم غلام غوث ہمدانی صاحب انجنیر ریاست بہاولپور۔

تین روپے ماہوار۔ پانچویں جماعت کی کسی نادار طالبہ کیلئے۔

اللہ تعالےٰ ان عطیات کو اپنی بارگاہ خسروی سے سند قبول بخشے۔ اور عطا فرمانے والوں کو امن و صحت اور عزو شرف کی نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے۔

محترمہ نفیس دلھن صاحبہ کی ایک اور عنایت :۔

محترمہ نفیس دلھن صاحبہ (بیگم نواب صدریار جنگ بہادر) کی علمی و عملی خدمات عالم نسواں میں جو درجہ رکھتی ہیں وہ کسی حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں ہیں۔ مدرسۃ البنات پر موصوفہ کی نوازشات کا سلسلہ غیر منقطع ہے۔ جن کا تذکرہ "مسلمہ" کے صفحات پر بارہا آچکا ہے۔ گذشتہ زنانہ جلسہ کو فخر صدارت بخشنے کے لئے موصوفہ تشریف لائیں تو علاوہ دو سو روپے کی بالمقطع مدد کے آپ نے اعلان فرمایا کہ بیس روپے ماہانہ کی مستقل مدد محترمہ کی طرف سے انجمن کو پہنچتی رہے گی۔ اور یہ سب سے بڑا مستقل ماہانہ عطیہ ہے۔ جو انجمن کو کسی ایک فرد کی طرف سے بخشا جا رہا ہے۔ موصوفہ مکرمہ نے رسالہ مسلمہ کی خدمات کو عملاً یوں سراہا ہے کہ پچیس روپے اُن خواتین کے نام "مسلمہ" جاری کرنے کے لئے بھیجے ہیں جو نادار ہیں۔ دو زنانہ اداروں اور خواتین کے اسماء از خود تجویز فرما دئے ہیں۔

ادیب، منشی اور مولوی کلاس پاس طالبات کو خوشخبری :۔

محکمہ تعلیم کا یہ آئین بہت مفید ہے کہ جو طلبہ پنجاب یونیورسٹی کے (السنہ شرقیہ کے) ابتدائی اعلےٰ امتحانات مثلاً ادیب، منشی اور مولوی کی جماعتوں کے امتحانات پاس کر لیتے ہیں وہ اگر پنجاب یونیورسٹی کی انٹرینس کلاس (دسویں جماعت) پاس کرنا چاہیں تو انھیں اس جماعت کے صرف انگریزی زبان کے دو نو پرچوں میں کامیاب ہونا ہی کفایت کرتا ہے۔ یعنی صرف انگریزی کے لازمی مضمون میں کامیاب ہو کر وہ انٹرینس کا سرٹیفکیٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ سہولت لڑکیوں کے لئے بھی ہے۔

پبلک کا تقاضا مدت سے تھا کہ ایسی طالبات کیلئے جو مدرسۃ البنات میں تعلیم حاصل کر کے اردو اور عربی کے اعلےٰ امتحانات پاس کر لیتی ہیں۔ انھیں انٹرینس کی طیاری کرنے کے لئے سہولتیں مہیا کر دی جائیں اور ان کے لئے انگریزی جماعتوں کا اجرا بھی کر دیا جائے [illegible] طالبات جو گھر پر تعلیم حاصل کر کے مذکورہ بالا امتحانات پاس کر لیتی تھیں لیکن انگریزی کی تعلیم کے [illegible] میں [illegible] تھا۔ لیکن انجمن اپنی بعض مجبوریوں کے سبب سے پورا [illegible] کرنے سے [illegible] مدرسۃ البنات کی [illegible]

کا یہ اصرار لستے تواتر اور اس شدت کے ساتھ جاری ہے کہ اس اشد ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بھروسے پر اس بوجھ کو ضعفِ مالی اور قلتِ مکان کے باوجود انجمن نے ان جماعتوں کے اجرا کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا۔

چنانچہ انجمن مدرسۃ البنات جالندھر کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے مدرسۃ البنات میں انٹرینس کی پہلی جماعت کھل جائے گی اور باقاعدہ تعلیم جاری ہو جائے گی۔ شرفا جو اپنی بچیوں کو داخل مدرسہ کرنا چاہیں وہ اس امر کی اطلاع ماہ مارچ میں بھی کر سکتے ہیں۔ یہ طالبات بھی بورڈنگ ہاؤس میں داخل ہو سکینگی۔

بقیہ صفحہ ۳۰ — بزمِ مسلمہ

نوحۂ غم

(حاجی شیخ نواب الدین ضعیف ہوشیارپوری کی اکلوتی بیٹی حاجیہ امجد کی یاد میں جو بعمر ۱۸ سال گلزارِ جنت کو سدھاری)

(از شاعرِ شہیر حضرت فضل جالندھری)

آہ کس کی یاد میں آنکھوں سے آنسو ہیں رواں + آہ کس کے ہجر میں اٹھتا ہے پہلو سے دھواں

کس کے تیرِ غم نے چھلنی کر دیا میرا جگر + کس نے رختِ زندگی کو کر دیا زیر و زبر

بارھویں شوال، روزِ جمعہ، وقتِ نیک ذات + مہ لقا و خوش ادا و حاجیۂ عالی صفات

لالہ رخ، خندہ جبیں، غنچہ دہن، آئینہ رُو + سربلند و ارجمند و نونہالِ آرزو

آہ امجد حسن آرا، نوعروسِ زندگی + باپ کے گھر سے کفن پہنے ہوئے رخصت ہوئی

مٹ گئیں ماں کی تمنائیں جہاں سے مٹ گئیں + آرزوئیں شوق کی دستِ اجل سے پٹ گئیں

آ گیا شدت سے طوفانِ الم بڑھتا ہوا + سر پہ اٹھلاتا ہوا، بہتا ہوا، چڑھتا ہوا

چار دن کی زندگی میں لاکھ دل تڑپا گئی + گلشنِ ہستی میں کھلتے ہی کلی مرجھا گئی

کون سا دل ہے جو تیری دید کو ترسا نہ ہو + کونسی وہ آنکھ ہے جس سے لہو برسا نہ ہو

بزمِ ہستی میں تری جا نگاہ سے [illegible] ہے + بے ترے [illegible] راحتِ جان [illegible] گھر [illegible]

[illegible] + [illegible]

باپ تیرا مرغِ بسمل کی طرح بیمار ہے + ماں تری فرقت میں گویا ماہیِ بے آب ہے
آہ و نالہ شور و شیون سے نہیں دم بھر فراغ + دیکھ تو آکر مری جاں! سینہ ہائے سوگوار
داغ دے دے کر بہ پھولوں سے کلیجے بھر دئے + آہ تیری موت نے ہر دل کے ٹکڑے کر دئے
ہوگئی روپوش ہم سے دخترِ رنگیں ادا + کس جگہ ڈھونڈیں تجھے اے بلبلِ شیریں نوا!
دیکھکر وہ میرا تجھ کو کھلکھلانا یاد ہے + نیچی نظروں سے وہ تیرا مسکرانا یاد ہے
وہ ترا نو خیز پیکر نور میں ڈھلتا ہوا + ڈوب کر رنگِ حیا میں کھیلتا پلتا ہوا
غنچۂ لب پر ترے خاموش سی تقریر تھی + تو جہاں میں حُسن کی عفت نما تصویر تھی
دیکھنا حاصل تجھے اللہ کا گھر بھی ہوا + تیری آنکھوں پر عیاں یثرب کا منظر بھی ہوا
تیرے گلشن میں بہاریں عیش کی آنے کو تھیں + نوجوانی کی امنگیں پھول برسانے کو تھیں
روز و شب رہ رہ کے تڑپیں گے تمھاری یاد میں + ہم تو بھولے ہیں تجھے پر تو نہ بھولے گی ہمیں
ہے دعا لب پر یہی ہر دم خدائے پاک سے + تیرے مرقد پہ گھٹا انوار کی برسا کرے

سالِ رحلت بادِلِ ناشاد لکھ فضلِ حزیں
"ہوگئی ہے ہے رواں آمجد سوئے عرشِ بریں"

۸ ۵ ۳ ۱ ھ

مدرسۃ البنات ماہ فروری میں

محترمہ سرمعلمہ صاحبہ مدرسۃ البنات کی چندروزہ رخصت کی وجہ سے مدرسۃ البنات کی ماہانہ روئداد افسوس ہے کہ اس مرتبہ شائع نہیں ہو سکی۔

سالانہ امتحانات:۔

معلوم ہوا ہے کہ مدرسۃ البنات کے سالانہ امتحانات ۱۴ ر مارچ سے شروع ہو جائینگے۔

(ادارہ)

خریداروں سے ضروری التماس:۔

جواب کے لئے ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ کا بھیجا جانا ضروری ہے ورنہ تعمیلِ ارشاد اگر نہ ہوسکے تو ہم کو معذور سمجھا جائے۔

(منیجر)

حضرت ایوب علیہ السلام

(از جناب احمد یار سدوزئی پشاور)

اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۵ (بے شک ہم نے (ایوب) کو صابر پایا۔ اچھے بندے تھے کہ وہ (ہر بات میں خدا کی طرف) رجوع کرتے تھے)۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنے پیغمبر بھیجے ہیں انھیں دیگر خوبیوں کے علاوہ کسی ایک خاص صفت سے بھی ضرور سرفراز فرمایا ہے اور اسی صفت کو ان کی پیغمبری کے ساتھ وابستہ کر دیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو اگر بے مثال حسن عطا کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیحائی بخشی۔ داؤد علیہ السلام کو جادو اثر شیریں آواز عطا کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حیرت انگیز عصا اور یدِ بیضا عنایت فرمایا۔ اسی طرح حضرت ایوب علیہ السلام کو خداوند ذو الجلال نے زیورِ صبر و تحمل سے زینت بخشی سطور آئندہ میں حضرت ایوب علیہ السلام کے کچھ حالات لکھے جاتے ہیں۔

خاندانی نسب: حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے خاندان میں سے ہیں۔ آپکے والد ماجد کا نام موص بن تارخ بن روم بن عیص بن اسحاق علیہ السلام تھا۔ آپکی والدہ ماجدہ خاندان لوط علیہ السلام میں سے تھیں۔ آپکی پیدائش ملک شام کے علاقہ خارنم میں ہوئی۔ بڑے ہو کر موضع بُشنہ ضلع بلقا (ملک شام) میں رہائش اختیار کرلی۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو بے مثال تندرستی اور لاثانی امارت بخشی لاکھوں جانور۔ ہزاروں باغات اور سینکڑوں غلام عنایت فرمائے۔ اتنی امیری کے باوجود بھی آپ ہمیشہ خالق حقیقی کی عبادت میں مشغول رہتے اور اسکی بخشی ہوئی دولت کو اسی قادر مطلق کے راہ میں صرف کرتے رہتے آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی رحمت بنت افرائیم [illegible] حضرت یوسف کی طرح بیحد حسین تھیں [illegible] سے زیادہ مستقل مزاج اور صابرہ تھیں۔ خداوند کریم نے آپکو چوبیس لڑکے اور چوبیس لڑکیاں عنایت کیں خوشحالی کی زندگی بسر کرتے رہے۔

زمانۂ آزمائش: ہر پیغمبرِ خدا کو ہر قسم کی تکلیفوں مصیبتوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں پھینکے گئے اور پھر بارہ برس تک مصر میں قید بھی رہے۔ حضرت موسےٰ کو فرعون کا مقابلہ کرنا پڑا تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو سولی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اسی طرح حضرت ایوب علیہ السلام کو بھی خوشحالی کے بعد سخت ترین آزمائشوں اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

مال کی بربادی: حضور محمد صلعم کی نبوت سے پہلے شیاطین آسمان پر جا کر فرشتوں سے گفتگو کر سکتے تھے۔ ایک دن جبکہ حضرت ایوب علیہ السلام کی نیکیوں کا تذکرہ آسمانوں پر ہو رہا تھا تو ابلیس لعین نے جل کر فرشتوں سے کہا۔ ایوب (علیہ السلام) کو خدا نے اولاد بخشی ہے۔ مال و متاع عنایت کیا ہے۔ اسے ہر طرح سے راحت دی ہے اگر وہ خدا کی عبادت کرتا ہے تو اسمیں کونسی بڑی بات ہے۔ اگر اس سے تمام مال و دولت چھین لی جائے اور پھر وہ عبادت کرے تو میں مانوں گا کہ وہ عابد ہے۔

خداوند کریم نے جب ابلیس کی یہ گفتگو سنی تو فرمایا کہ ایوب ہمارے نیک بندوں میں سے ہے۔ اگر ابلیس کو یقین نہیں ہے تو اسکو ایوب کے تمام مال و اسباب پر اختیار ہے۔ دیکھ لینا ایوب ہر [illegible] صابر ثابت ہونگے۔ یہ اختیار حاصل کرکے شیطان لعین [illegible] آتے ہی آگ کا شعلہ بن کر آیا تمام مال اسباب اور باغات [illegible] کر دئے اور پھر ایک دہشتناک چیخ سے تمام مویشی اور غلام ہلاک کر ڈالے اور

خود ایک چرواہے کی صورت میں آپکے سامنے آیا اور کہا: ایوبؑ! خدا نے تمہارا سب مال و متاع تباہ کر دیا ہے۔ بھلا آپ نے کونسا ایسا قصور کیا ہے جو تم کو اتنی سخت سزا دی ہے۔ ایسے خدا کی عبادت کرنے سے فائدہ ہی کیا (نعوذ باللہ)۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے فوراً لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا اور بارگاہِ الٰہی میں سر بسجود ہو کر اسکا شکریہ ادا کیا اور کہا: اے مالک حقیقی! میں تیری ہر رضا پر راضی ہوں۔ یہ سب کچھ تیرا بخشا ہوا تھا اور تو نے ہی سنبھال لیا۔"

اولاد کی تباہی

شیطان لعین یہ دیکھکر بہت حیران ہوا۔ طرح طرح کی تدبیریں سوچنے لگا۔ فوراً آسمان پر گیا۔ فرشتوں سے حضرت ایوب علیہ السلام کی تعریفیں سن کر پھر بولا: "مال و دولت کے چلے جانے پر صبر کرنا تو بہت آسان ہے۔ اگر خدا مجھے ایوبؑ کی اولاد پر اختیار دیدے تو پھر تم دیکھنا کہ وہ کس طرح واویلا کرتا ہے۔" خداوند کریم نے اسکی بھی اجازت دے دی اور شیطان لعین نے زمین پر پہنچتے ہی حضرت ایوب علیہ السلام کی ساری اولاد کو انکے مکانوں سمیت ملیامیٹ کر دیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام یہ حسرتناک سماں دیکھکر فوراً سربسجود ہوئے اور شکر خداوندی بجا لائے۔ عرض کیا: "اے خداوند ذوالجلال! تیری بخشی ہوئی اولاد میرے پاس بطور امانت تھی۔ شکر ہے کہ تو نے اپنی امانت سنبھال لی۔ اے مالک ارض وسما! میں تیری ہر مرضی پر خوش ہوں۔ شکر ہے کہ تو نے مجھے ہر فکر و غم سے نجات بخشی اور میرے دل کو فقط اپنی ہی یاد اور الفت کے لئے وقف کر لیا ہے۔"

شیطان لعین پھر آپکے بچوں کے معلم کی صورت میں آپکے سامنے آیا اور کہا کہ حضرت! اللہ نے آپکے سارے خاندان کو تباہ کر دیا ہے اسنے آپکے ساتھ دشمنی کی ہے۔ آپ اسکے ساتھ دشمنی کرنی شروع کر دیں پھر دیکھیں کہ وہ آپکا ساتھ کب تک کر سکتا ہے (نعوذ باللہ) لیکن ایوب علیہ السلام نے اب بھی شیطان کو پھٹکار کر بھگا دیا۔

[illegible] ابلیس اپنی ناکامیابی پر افسوس کرتا ہوا

جسمانی تکالیف

[illegible] سے حضرت [illegible] علیہ السلام کی تعریفیں سن کر بولا: مال ومتاع اور اولاد کی جدائی پر تو ہر کوئی مجبوراً صبر کر لیتا ہے۔ اگر ایوب (علیہ السلام) کو جسمانی تکلیف پہنچے تو وہ ہرگز صبر نہ کریگا۔"

اللہ تعالےٰ نے فرمایا: "ہم نے تم کو ایوب کے جسم پر بھی اختیار دیا ہے۔ جا تو ایکدفعہ اور بھی تجربہ کر لے۔"

یہ سنکر ابلیس خوشی خوشی زمین پر آیا۔ آپ اسی وقت حسب معمول عبادتِ الٰہی میں مشغول تھے۔ شیطان نے ایک ایسی گرم پھونک آپکے نتھنوں میں ماری کہ تپش سے سارا جسم آبلوں سے بھرپور ہو گیا اور رفتہ رفتہ ان میں پیپ اور کیڑے پڑ گئے۔ حتیٰ کہ تمام بدن گل کر بہ گیا اور فقط ہڈیوں کا پنجر باقی رہ گیا۔ بدبو کے مارے سوائے وفاشعار بیوی کے اور کوئی شخص بھی پاس نہ پھٹکتا تھا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ ایوبؑ نے کوئی بڑا بھاری گناہ کیا ہے۔ جس کا بدلہ اب وہ بھگت رہے ہیں لہٰذا اسکے پاس جانا بھی گناہ عظیم تصور کرتے تھے۔ صرف آپکی بیوی رحمتؓ ہی آپکے زخموں سے پیپ صاف کرتیں۔ پاخانہ اور پیشاب اٹھاتیں اور دل وجان سے خدمت کرتی تھیں۔

بستی والوں کے مظالم:

کیڑوں کی وجہ سے آپکے جسم سے ہر وقت پیپ بہتی رہتی۔ سخت بدبو سے لوگ تنگ آ گئے۔ لہٰذا آپ نے اپنی بیوی کو کہا کہ تیرے لہو سے خاندان خراب ہوتا ہے۔ لہٰذا مجھے کسی دوسری جگہ لے جاؤ۔

حضرت رحمتؓ نے آپکے لئے ایک جگہ تلاش کی اور بستی کے ایک ایک فرد سے منت سماجت کی کہ وہ آپکو اٹھا کر اس جگہ پہنچا دیں مگر کسی نے ایک بھی نہ سنی۔ وہ جو دن رات آپکے دسترخوان پر کھانا کھاتے تھے اب آپکے قریب آنے سے بھی گریزاں ہو گئے۔ آخر آپکے حکم سے بی بی رحمت نے خود ہی آپکو اٹھایا اور اس نئی جگہ پر جا لٹایا۔

بی بی رحمت طرح طرح کی مصیبتیں جھیلتیں اور بستی میں جا کر محنت کر کے گھر کا خرچ [illegible] لیکن جب حضرت ایوب علیہ السلام کے زخموں کی بدبو [illegible] بستی والوں نے حضرت رحمت [illegible] [illegible]

نکالنے پر تُل گئے۔ خونخوار کتوں کو آپکے جسم کے قریب لاکر اکسایا گیا۔ آخر پیٹ بھر کھا بیٹھے۔ کتوں کی کیا مجال تھی کہ وہ آپکے جسم کو چھو سکتے۔ الٹا اپنے مالکوں کو بھونک بھونک کر دور بھاگ گئے۔ جب ظالم اس طرح بھی کامیاب نہ ہوئے تو آپکے جسم مبارک کو پتھروں سے نشانہ بنانے پر تیار ہو گئے۔

وفادار بیوی نے ظالموں سے منت سماجت کی اور بستی سے دور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر رہنے کی اجازت مانگی۔ رحمت کی اس منت پر بستی والے راضی ہو گئے اور انہوں نے آپکو اٹھا کر گندگی کے اسی ڈھیر پر جا لٹایا۔

سات سال تک میاں بیوی اس ڈھیر پر پڑے رہے۔ ہر سانس پر حضرت ایوب علیہ السلام رب العزت کا شکریہ ادا کرتے تھے۔ صبر و تحمل کا یہ حال تھا کہ اگر آپکے جسم سے کوئی کیڑا گر پڑتا تھا تو آپ فوراً اُسے اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھ دیتے تھے تاکہ بھوک سے مر نہ جائے۔

نئی شیطانی: ابلیس لعین نے اتنی تکالیف پہنچانے کے باوجود بھی حضرت ایوبؑ کی عبادت میں جب کوئی فرق نہ دیکھا تو راہگیر بنکر حضرت رحمت کو ملا اور انہیں خدا اور خاوند کے خلاف طرح طرح سے بہکایا۔ اور بکری کا ایک بچہ دیکر کہا کہ اگر تیرا خاوند اسے میرے نام پر ذبح کرے تو اسے فوراً آرام ہو جائیگا۔

رحمت وہ بکری کا بچہ لیکر حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آئیں اور اسے ذبح کرنے کے لئے منت سماجت کرنے لگیں۔ حضرت ایوبؑ نے کہا کہ تم کو شیطان نے بہکا لیا ہے۔ افسوس تم نے اسی برس کے عیش و آرام کو بھلا دیا ہے۔ اور تھوڑے سے عرصہ کی تکلیف میں جلد بے صبر بن گئی ہو۔ اگر مجھے صحت نصیب ہوئی تو میں تمہاری اس ناجائز ترغیب کے بدلے تم کو سو کوڑے مارونگا اب جاؤ میری آنکھوں سے دور ہو۔

بیوی کی جدائی: خاوند کا حکم سنکر مشفق بیوی بھی وہاں سے چلی آئی لیکن دونوں کے لئے سوائے خدا کے اور کوئی آسرا اور سہارا نہ تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو اپنے دکھ کا ذرہ بھر بھی فکر نہ تھا۔ [illegible] بیوی کی گھبراہٹ کو دیکھ کر بارگاہ رب العزت میں [illegible] الضُّرُّ [illegible] یعنی اے میرے [illegible] استدعا کی [illegible] وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

اور تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

فضل خدا: اسے فضل کرتے نہیں لگتی بار - نہ ہو اس سے مایوس امیدوار اللہ تعالٰے کے آگے کیا دیر تھی۔ ارشاد فرمایا: اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ (یعنی (زمین پر) اپنا پاؤں مارو۔ حضرت ایوبؑ نے جونہی زمین پر پاؤں مارا تو پانی کا ایک چشمہ بہ نکلا۔ پھر ارشاد ہوا: هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ: یہ تمہارے نہانے اور پینے کے لئے ٹھنڈا پانی ہے۔ پس ارشاد کے مطابق حضرت ایوبؑ نے اس چشمہ سے پانی پیا اور نہایا۔

یہ پانی کا چشمہ نہ تھا بلکہ کرشمۂ خداوندی تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زخموں کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ پھر اسی طرح خوبصورت نوجوان بن گئے۔ آس پاس نظر ڈالی تو مال و دولت۔ مویشی و غلام پہلے سے بھی دگنے موجود پائے۔ باغات ہرے بھرے لہرا رہے تھے اور اولاد اسی طرح زندہ پھر رہی تھی۔

رفیقۂ حیات سے ملاقات: رحمتؓ سے خاوند کی جدائی نہ سہی گئی۔ خیال کیا کہ وہ بھوک پیاس سے بیزار ہو نگے۔ لیکن کہیں انہیں جنگلی درندہ نہ کھا جائے۔ فوراً واپس آئیں لیکن قدرت ربانی نے تو وہاں کا نقشہ ہی بدل ڈالا تھا۔ جہاں چند گھڑیاں پہلے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر تھے اب وہاں عالیشان مکانات موجود تھے۔ اپنے خاوند کو وہاں نہ پاکر رحمت زار و قطار رونے لگ گئیں۔ حضرت ایوبؑ سامنے سے اپنی غمخوار رفیقۂ حیات کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ رحمتؓ کو روتا دیکھکر آپ سے نہ رہا گیا۔ فوراً اپنے پاس بلایا اور کہا: "تو خداوند کریم کی آزمائش سے جلد گھبرا گئی تھی۔ تو نے مجھے شیطان کے نام پر بکری کا بچہ ذبح کرنے کا کہا جو مجھے ناگوار گذرا۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھو۔ وہ اپنے بندوں پر کس طرح نظر کرم فرماتا ہے گھڑی پل میں مجھے تندرستی عنایت کی اور پہلے سے بھی دوگنا مال و متاع بخش کر ہماری اولاد بھی اسی طرح ہمکو واپس دے دی ہے۔"

رحمت خوشی کے مارے اپنے مطلب سے لپٹ گئیں لیکن حضرت ایوبؑ کو سو کوڑے مارنے والی قسم یاد آگئی۔ ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا: وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ یعنی [illegible] کا ایک مٹھا اپنے ہاتھ میں لو۔ اس سے مارو اور اپنی قسم [illegible] نے اسی طرح اپنی قسم پوری کرلی۔ ✽

نعتِ رسولؐ

(جناب غلام ربانی صاحب اختر بہاولپوری)

اے سیدِ عالم میں ہوں شیدائے مدینہ + دل ہی میں نہ رہ جائے تمنائے مدینہ
سردارِ دو عالم ہو علمدارِ جہاں ہو + اور میں ہوں غلام آپ کا آقائے مدینہ
خالی نہ گیا کوئی سوالی تیرے در سے + کاسہ میرا بھر دیجئے مولائے مدینہ
میں کوچہ و بازار میں پھرتا ہوں پریشاں + رہ رو ہوں دکھا دے کوئی اب جائے مدینہ

دیکھیں وہ گھڑی کونسی آتی ہے کہ دیکھوں
ان آنکھوں سے میں گنبدِ خضرائے مدینہ

رواجِ ازدواج

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ

نکاح کے وقت کہا جاتا ہے کہ میں نے فلاں کو قبول کیا ہے جو حال میں نہیں ماضی کی طرف اشارہ ہے۔ جب خالق متعال نے ازل میں ہی ازدواج جن دو بندوں میں ایجاب ہو چکا ہے پہلے ہی سے لکھا تھا اسی کو تورات و انجیل میں یوں بیان کیا ہے کہ جوڑے آسمان پر فرشتوں کی مرضی سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible]

سے بڑھکر ہے۔ حدیث ہے: اَلطَّلَاقُ اَبْغَضُ الْاَشْیَاءِ عِنْدَ اللّٰہِ۔ اللہ کے نزدیک طلاق سے بڑھکر کوئی چیز زیادہ کھٹکنے والی نہیں۔ نہایت غضب الٰہی کے ساتھ دو شخصوں اور دو خاندانوں میں بغض و عداوت برپا ہو کر ملک میں فساد قائم ہو جاتا ہے اسلئے جو امور جھگڑے کا باعث ہوں انہیں شروع ہی میں [illegible] کر کے میاں بیوی کو اتفاق باہم کا عزم کر لینا چاہئے کیونکہ ان کا مقصد یہی ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible]

ہے کہ ہمیشہ خاوند اور زوجہ کا تعلق قائم رہیگا۔ چنانچہ منو نے بیان کیا ہے کہ جس عقد کو باری تعالےٰ نے باندھا ہو وہ دنیا میں ضرور جاری رہے اور یہ پریم اور محبت عقبےٰ میں بھی محکم رہیگا اگرچہ آٹھ سال اولاد نہ ہونے پر عارضی جدائی اور دوسرا بیاہ ہو۔

قرآن مجید میں ایسی شرط لگائی ہے جو دوسرے نکاح کو محال قرار دیتی ہے اِنْ لَمْ تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً۔ اگر عدل نہ کر سکو تو ایک ہی بیوی جائز ہے: وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ الخ (اور تم ہرگز عورتوں کے درمیان عدل نہیں کر سکو گے اگرچہ حرص اور خواہش رکھو۔

اگر میاں بیوی کے درمیان روگردانی اور خفگی کا اندیشہ ہو تو اول انھیں خود ہی سوچ سمجھکر مصالحت کر لینی چاہئے ورنہ دوسروں کو درپے ہونا لازم ہے فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَھْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَھْلِهَا۔ ایک منصف مرد کی طرف سے اور ایک منصف عورت کی طرف سے مقرر ہو کر فیصلہ کر دیں اور اس پر عملدرآمد ہو۔ اس عمل کو طرفین مدنظر رکھیں کہ اپنے اپنے رشتہ داروں کی حمایت کرتے ہوئے حق کو ملحوظ رکھیں۔ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى (جب بات کہو تو عدل کرو اگرچہ قریبی ہو لیکن اسکی مخالفت میں کہی جا سکتی ہے)۔ کسی کو ذاتی جاہ و مال پر گھمنڈ [illegible] وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ [illegible] مِّنْهُمْ [illegible] ۔ (اگر [illegible] ایک کو دیکھ دوسرے [illegible] [illegible]

وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗـــًٔـا مَّرِيْۗـــــًٔـا۔ (عورتوں کو ان کے صدقے مہر اور مصارف خوش و خرم ہو کر ادا کرو اور اگر وہ خود اپنی مرضی سے کچھ چھوڑ دیں تو اسے بلا مضائقہ رضا و مسرت سے قبول کرو اور استعمال میں لاؤ۔

بیاہ شادی کے اخراجات میں کوئی اندازہ معین کرنا سخت مشکل ہے۔ جیسا عام حالات میں ہر فرد اپنے خرچوں میں اپنی منفرد حالت کو مرعی رکھتا ہے اور عاقل ضرور اپنی آمدنی کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ اسی طرح خاص حالات میں بھی یہی قاعدہ معقول ہے۔ برادری کے حقوق البتہ واجب الادا ہیں مگر یہ ایسے قرض نہیں ہیں جن کی مقدار کا تعین ضروری ہے۔ کیونکہ جس نے برادری کو ایسے موقع پر کچھ دیا ہے وہ اپنی رضا اور حیثیت کے مطابق دیا ہے اور اس میں جبر وغیرہ کو کوئی دخل نہیں تھا۔ لہٰذا ان کے ادا کرنے میں بھی زور یا اکراہ کا شائبہ نہیں ہونا چاہئے۔ شرعی حقوق جو قدیم زمانے میں مروج و مفروض تھے اس وقت دشوار ہیں تو (حدیث) العرف کالنص کے اعتبار سے اچھی رسموں کو آیت کی وقعت دے کر ان سے پہلو تہی نہیں کرنی چاہئے مگر استطاعت بہرحال سامنے رکھی جائے اور اس سے بڑھکر یا کمتر خرچ نہ کیا جائے۔ جہیز میں اور تہواروں میں اور تمام لینے دینے کی رسموں میں اسی استطاعت کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ اس سے کمتر خرچ کرنا بخل ہے تو زیادہ اسراف میں داخل ہے۔

محمد حسین خان (بی اے ایل ایل بی)
(سابق رئیس تدریسات افغانستان)

پیغام بیداری

(جناب شفیع اللہ قریشی شفیع اکبرآبادی)

اٹھ سنبھل اے مسلم بیکس اسیر و بیقرار + ہے شجاعت آج تک دنیا میں تیری یادگار
قوت ایماں تھی تجھ کو باعث صد اعتبار + نام سن کر کانپ جاتے تھے جہاں کے تاجدار

زندگی تیری نشاط و عیش سے آزاد تھی
نہ کوئی غم تھا نہ کوئی دکھ بھری آواز تھی

دوستی تجھ میں تھی اور تھی گرمیٔ سوز و گداز + تیرے قلب و روح میں تھا حق پرستی کا نیاز
تھی اطاعت خالق کونین کی مثل نماز + تیری اک اک بات تھی گویا مجسم ایک راز

کیا ہوا تیری بلندی کا زمانہ کیا ہوا
کیا ہوا تیرے مقدر کا نشانہ کیا ہوا

تربیت سے تیری غیر اقوام نے سیکھا ہنر + ساری دنیا جاگ اٹھی اور تو ہے بیخبر
ہونے والے ہیں زمین و آسماں زیر و زبر + دیکھتی کی دیکھتی رہ جائے گی تیری نظر

نیند سے بیدار ہو احساس کی دنیا میں آ
میل و ملت کا سبق دے درس آزادی سکھا

ہوشیار اے زینت بزم فصاحت ہوشیار + ہوشیار اے مائل درد محبت ہوشیار
ہوشیار اے نغمہ ساز محبت ہوشیار + ہوشیار اے مونس و ہمچشم عنایت ہوشیار

پھر جلا دے جذبۂ سنت کے احساسات کو
پھر بنا دے روز روشن ظلمتوں کی رات کو

ایک بھولی ہوئی بات

(محترمہ محمودہ بیگم بنت شیخ عبدالغنی لاہور)

ہماری دادی اماں اکثر نماز وظیفوں میں مصروف رہتی تھیں
مگر گھر کے کام کاج کے وقت کبھی کبھی کوئی شعر گنگناتی تھیں جنکو میں
نہ سمجھ سکتی تھی مگر ہوتے وہ بہت کیف آور۔ کیونکہ ان کی آواز
ماشاء اللہ ستر برس کی عمر میں بھی نہایت سریلی تھی۔

میں نے ایک روز اصرار کیا کہ دادی اماں مجھے بھی شعر سناؤ
مگر وہ ہمیشہ یہ کہکر ٹال دیتیں کہ بیٹی! تجھے کیا سمجھ آئیگی۔ مگر میرے
بار بار کے اصرار نے اسے مجبور کر دیا اور انھوں نے پڑھنا شروع کیا

"قیدِ حیات ...."

میں نے فوراً بات کاٹ کر پوچھا: "دادی اماں! حیات کیا
ہوتی ہے یہ وہی جیل خانہ ہے نا جہاں قیدی بند کئے جاتے ہیں؟
ہاں ہاں ہر روز ہماری کوٹھی کے سامنے سے قیدی گزرتے ہیں"....

"اگر تم ایسی باتیں بناؤگی تو میں شعر نہیں پڑھونگی"۔ دادی اماں
اس طرح کہکر مجھے ٹال دینے کی کوشش کرتیں مگر میں نے انھیں منا
کر پھر شعر کہنے کے لئے کہا اور وہ پھر پڑھنے لگیں:

"قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں"

میں نے کہا: "وہ بندے جو بڑے بھائی بازار سے لائے تھے
نا، ہاں وہ بہت خوبصورت ہیں۔ اچھا تو بندے گم ہو گئے ہیں"....

"دیکھو بیٹی تم [illegible] ہو۔ خدا تمھیں نیک ہدایت دے مگر
[illegible] شعر نہیں پڑھونگی"

[illegible] اب [illegible] سب کے باصرار [illegible]

شعر پڑھو ...... ہائے کیا روٹھ گئیں۔ نہیں اب ضرور شعر پڑھو
اور میں غور کے ساتھ ضرور سنونگی...... اچھی دادی اماں ضرور
سناؤ بھی تو ......"

"بیٹی دیکھو میں تمھیں ایک بات سناتی ہوں:

میں اس بات پر بہ ضد رہتی تھی کہ تمھارے دادا میاں کئی کئی
دن باہر کیوں رہتے ہیں۔ ان کے جواب سے میری تسلی و تشفی نہ ہوتی
تھی۔ وہ یہی کہتے کہ فلاں فلاں کاروبار کے لئے چند دن اور ٹھہرنا
پڑ گیا۔ تجارت میں تن آسانیاں نہیں دیکھی جاتیں۔ آخر روپیہ بھی
تو کمانا ہوا وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ یہی ان کا معمول ہو گیا کہ کئی کئی دن
تجارت کے لئے باہر رہنے لگے مگر میرا یہ حال کہ اکیلے گھر میں رہ رہ
کر طبیعت اسقدر پریشان رہنے لگی کہ رونے پر بھی آنکھوں سے
آنسو نہ بہتے۔ لوگ کہتے ہیں کہ رونے سے دل کا غبار نکل جاتا ہے اور
طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے مگر جب دل رو رہا ہو تو پھر آنکھوں سے آنسو
کس طرح جاری ہو سکتے ہیں۔ یہی حال میرا تھا کہ زبان سے بات
تک نہ نکل سکتی تھی۔ مگر جب وہ چند دنوں کی عدم موجودگی کے بعد
گھر واپس آتے تو میری زبان پر گلا اور شکوہ بھی نہ آتا تھا۔ خاموشی
سے اطاعت گزاری ہی میرا فرضِ منصبی تھا اور بس یہی میری دنیا و
مافیہا تھی اور اسی میں میری کمزوری نہاں تھی۔

ایک روز حسبِ معمول تمھارے دادا میاں [illegible]
بعد تجارتی مال فروخت کر کے گھر واپس آئے بہت خوش [illegible]

رہے تھے اور وہ اپنے سفر کے تجربات بیان کرنے لگے مگر مجھ سے نہ
رہا گیا اور میں نے بے اختیار شکوہ شکایت کی بوچھاڑ شروع کر
دی: "اگر میری فکرمندیوں اور پریشانیوں کا کچھ بھی پاس ہوتا تو اتنے
دن کیوں یوں بیگانگی میں گذارتے۔ نہ آپ کچھ سنتے ہیں اور نہ کوئی
گھر کی پروا کرتا ہے۔ اگر آپ کا یہی معمول رہا تو میں ابھی اپنے
ماں باپ کے گھر چلی جاؤنگی۔ میری اس دھمکی نے جادو کا اثر کیا۔
میرے لئے نئے نئے کپڑے اور پھل وغیرہ لائے گئے اور میں خوش ہو
گئی۔ مگر بار بار کی دھمکیوں کا یہ اثر ہونے لگا کہ وہ بالکل بے پروا
ہوگئے اور پھر میری کوئی خاطر مدارات نہ ہوتی۔

ایک بار باہمی تنازعہ اور اصرار یہاں تک بڑھ گیا کہ میں نے
غم و اضطراب کی حالت میں اپنے بھائی سے یکہ لانے کے لئے کہا اور
خود چند ضروری اشیا سوٹ کیس میں بند کرکے میکے جانے کا مصمم ارادہ
کرلیا۔ یکہ بھی آگیا..... میں یہی سوچتی کہ اب بھی میرے خاوند
مجھ سے معافی مانگیں گے اور مجھے نہ جانے کے لئے کہیں گے اور ساتھ
ساتھ آہستہ آہستہ ان کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے
سامان کی تیاری میں تاخیر بھی کر رہی تھی۔ مگر وہ بدستور خاموش
بیٹھے میری حرکات اور سکنات کا جائزہ لیتے رہے۔ بالآخر میں یکہ میں
بیٹھ گئی اور میرا چھوٹا بھائی میرا سامان رکھکر میرے ساتھ بیٹھ گیا۔

ہم جونہی اسٹیشن پر پہنچ گئے ٹکٹ خرید لئے گئے۔ گاڑی
روانہ ہونے میں پورا ایک گھنٹہ باقی تھا۔ کیونکہ حسن اتفاق سے
گاڑی اس روز ہی گھنٹہ دیر سے آنے والی تھی۔ پلیٹ فارم پر
پہنچ کر میں انتظار میں رہی کہ اب بھی وہ آجائینگے اور اپنی [illegible] پر
[illegible]
[illegible]

مزید انتظار کئے بغیر گاڑی سے اپنا سامان اتروا کر بھائی کے ساتھ
واپس گھر چلی آئی۔ جب میں کمرہ میں پہنچی تو میری حیرت کی کوئی انتہا
نہ رہی کہ وہ نہایت صبر اور دلجمعی کے ساتھ کسی کتاب کا
مطالعہ کر رہے تھے اور مجھے دیکھ کر بھی کچھ نہ بولے اور
پڑھتے رہے۔ میں نے ان سے معافی مانگی اور آئندہ کبھی
سرکشی نہ ہونے کا وعدہ کیا اور انھوں نے بھی درگذر کردیا۔"

"دیکھو بیٹی!" دادی اماں نے کھانستے ہوئے مجھے [illegible]

"اس وقت میں کسی دوسری دنیا میں چلی گئی تھی یا میں کوئی خواب
دیکھ رہی تھی اور مجھے یکایک بیدار کردیا گیا ہو" دادی اماں نے کہا:

"ہر عورت یا مرد اپنے دنیاوی عملوں پر ہی نجات اخروی یا
عذاب الٰہی کا سزاوار قرار دیا جاتا ہے۔ ہماری اس دنیا میں کسی
نیک آدمی سے رشتہ نہ آخرت میں سزاؤں سے بچا سکتا ہے اور نہ
کسی بدکار کا رشتہ ہماری نجات اخروی میں حائل ہو سکتا ہے۔
اور نہ ہماری دنیاوی رشتہ داریاں آخرت کی سزاؤں اور جزاؤں
پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ ایک بیوی کے لئے اپنے خاوند کی [illegible]
میں ہی زندگی بسر کرنا سامان راحت ہے اور وہی نجات اخروی کا
کا ذریعہ ہے۔ پھر یہ کہ جب تک انسان زندہ ہے۔ امیر ہو
یا غریب۔ نیک ہو یا بد، غم اور رنج سے نجات ناممکن ہے۔
یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے جہاں بغیر دکھ اٹھائے چارہ نہیں۔
اب میں سمجھ چکی ہوں کہ واقعی ؎

قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

ہمارا ایک قومی فرض

(پیوستہ بگذشتہ)

(از جناب میر تاج صاحب موجد "تاج امرت" تاج امرت فارمیسی لاہور)

ویسے تو ۱۹۱۴ء سے تجارت پر جنگ عظیم کا تباہ کن اثر چلا آتا تھا۔ چنانچہ آجتک اسکی زبوں حالی مسلمہ ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ تباہ کاریاں کہاں پر آکر رکتی ہیں مگر ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۲ء تک کا وہ زمانہ تھا جبکہ دہلی میں ڈیوک آف کناٹ اور پرنس آف ویلز کے درباروں کی تحریکیں زوروں پر تھیں۔ وہاں پر یہ عالم تھا کہ متعدد بنک درجنوں موٹر کے کارخانے۔ مختلف اقسام کی تجارتی کمپنیاں یہانتک کہ غدر کے عہد کی پرانی فرمیں انھیں ایام میں فیل ہوئیں لیکن ان کے تباہ و برباد ہونے کا ایک زبردست سبب اور بھی تھا اور وہ تھا یورپین حضرات کا دیسی دوکانوں سے بائیکاٹ جو تجارت پیشہ اصحاب پر بخوبی عیاں ہے۔ اسی زمانے کا ایک قصہ زبان زد خاص و عام چلا آتا ہے جس سے میرے مرقومہ بالا موضوع پر اور بھی وضاحت سے روشنی پڑتی ہے اور وہ یہ ہے:-

ایک صاحب بہادر نے بہرہ کو بوٹ مرمت کے لئے دیا۔ جب وہ بنوا کر لے آیا تو صاحب بہت محظوظ ہوئے۔ تعریف و توصیف کے بعد دام دریافت فرمائے۔ بہرہ نے بتلایا کہ بارہ آنے۔ صاحب بہادر کا ماتھا ٹھنکا کہ ہو نہو اتنا ارزاں کام کسی دیسی دکان ہی کا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ صاحب کا قیافہ درست ثابت ہوا۔ صاحب بہادر آگ بگولا ہو کر انھوں نے بوٹ کو چاقو سے کاٹ بہرہ کے حوالہ کیا اور حکم دیا کہ فوراً ولایتی دکانوں سے بنوا کر لاؤ۔ حکم کی فی الفور تعمیل ہوئی۔ ولایتی دکان کا بل اسی مرمت کا سوا روپیہ تھا۔ اب صاحب بہادر کی طبیعت ٹھکانے پر آئی۔ دیکھ لیا زندہ قوموں کے کارنامے؟ یعنی ایسی مرفہ الحال اور حکمران قوم بھی اپنا پیسہ حتی الوسع اپنی ہی قوم تک محدود رکھنا پسند کرتی ہے۔

دور کیوں جاتے ہو اپنے برادران وطن ہی کی قومیت ملاحظہ کرلو۔ خیاطی۔ نجاری۔ معماری وغیرہ پیشوں سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے تھے۔ اول تو ان پر قبضہ جمایا۔ یہانتک کہ مسلم مزدور تک انکی عمارات پر نہ دیکھینگے۔ ان کی بستیاں ہی علیحدہ بن رہی ہیں جن میں مسلمان زمین کا کوئی ٹکڑہ حاصل نہیں کر سکتا۔ بہت ہوتا تو سبزی گوشت یا جوتہ بوٹ مسلمان دوکاندار سے لیا جاتا تھا۔ اب جابجا سبزی کی دکانیں ان کی اپنی نکل آئی ہیں۔ بوٹ کی بیشمار دکانیں انارکلی۔ مچھی ہٹہ بازار وغیرہ میں انکی اپنی ہیں۔ گوشت کے لئے سکھ جھٹکشی موجود ہیں۔ ہندو تو مسلمان دوکاندار سے سودا سلف خواہ کسی قسم کا بھی لین دین ہو کرنے سے رہا۔ رہ گئے مسلمان یہ بھی اگر اپنے بھائیوں سے بے اعتنائی برتنے لگیں تو مسلمان دوکاندار کدھر جائیں۔

مگر اب حالات دگرگوں ہیں۔ مسلمان دوکانداروں کی کمی نہیں۔ احساس بھی کافی پیدا ہو چکا ہے۔ اس رعب کی بھی کوئی حقیقت نہیں کہ ہندو ہمارا بائیکاٹ کر دینگے۔ انھوں نے تجارت میں تعاون ہی کس روز کیا تھا۔ اگر نو دس کروڑ مسلمان عہد کر

لیں کہ سودا صرف مسلمان دکانداروں سے لینگے تو آج ہم برادرانِ وطن کی طرف دستِ سوال دراز کرنے سے مستغنی ہوجاتے ہیں۔

مجھے تو ہندؤں کے مسلمانوں کے ساتھ خرید و فروخت میں مقاطعہ کرنے میں رحمتِ خداوندی کارفرما نظر آتی ہے۔ نہ وہ ایسا کرتے۔ نہ مسلمانوں کو احساس ہوتا اور وہ اپنی ہر قسم کی دکانیں علیحدہ نکالتے مسلمان تو سراسر فائدہ میں ہیں اور امارت کی طرف جارہے ہیں مثلاً برادرانِ وطن تو اختیار کر رہے ہیں۔ خیاطی۔ نجاری۔ معماری۔ سبزی فروشی اور قصاب کا پیشہ وغیرہ۔ اسکے برعکس مسلمانوں کے حصے میں آرہا ہے۔ بزازی۔ گوٹہ کناری۔ لیس فیتہ۔ صرافی۔ برتن فروشی بساطی۔ غلہ فروشی۔ لوہا وغیرہ کا کام۔ مسلمان سرمایہ دار تھوک فروشی کی طرف دھیان دیں اور تھوک کی دکانیں کھولیں۔ عامۃ المسلمین عہد کریں کہ صرف اپنی دکانوں سے سودا خریدینگے تو آج ان کے بھلے دن آجاتے ہیں۔ مگر ایک بات کا خیال رہے کہ جہانتک مصنوعات کا تعلق ہے ویسی ہی ہونی چاہئیں۔ اس طرح ہمارے ہزاروں بیکار مسلمان برسرکار ہوجائینگے۔

ہم ایسا کررہے ہیں محض اپنی اقتصادی بدحالی کی اصلاح کیلئے تاکہ ہمسایہ اقوام کے سامنے ذلیل و خوار نہ ہوں۔ وگرنہ برادرانِ وطن جنکے ساتھ صدیوں سے ہمارا چولی دامن کا ساتھ ہے سیاسی اور دیگر معاملات میں ہمارے تعلقات اُنسے ہموار ہیں

تعلیمِ نسواں

(از محترمہ قطب زادی حسن زمانی بیگم صاحبہ ہانسی)

اگر کسی ملک کی تہذیب و شائستگی کا اندازہ کرنا ہو تو اس ملک میں تعلیمِ نسواں کے رواج کو دیکھو۔ وحشی اقوام میں عورت ایک لونڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ مرد بیکار پڑے رہتے ہیں اور صرف عورتیں گھر کی خبرگیری کرتی ہیں۔ متمدن اور مہذب ملکوں کی یہ حالت نہیں یہاں میں عورتوں کو کافی تعلیم دی جاتی ہے اور انکا احترام کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں عورتیں ایک درمیانی حالت میں ہیں۔ مردوں کی نسبت انھیں کھانے اور پہننے کو اچھا ملتا ہے۔ شوہر کی حیثیت کے مطابق وہ زیورات سے بھی آراستہ رہتی ہیں اور سچ یہ ہے کہ وہ جس حال میں بھی ہیں اپنی جگہ خوش ہیں۔ اگرچہ اس خوشی کا بڑا سبب یہ ہے کہ وہ دنیا اور اسکے حالات سے بے خبر ہیں۔ علم ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو دیگر حیوانات سے ممتاز کرتی ہے۔ کوئی بندر یا کتا کیسا ہی تیز فہم کیوں نہ ہو لیکن اسے ایک لفظ بھی سکھایا نہیں جاسکتا۔ حالانکہ انسان کا ایک کم سن بچہ تھوڑی سی محنت میں سکھایا پڑھایا جاسکتا ہے۔ اس سے تم اندازہ کرسکتے ہو کہ جو لوگ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ انکو گویا حیوانیت کے قعرِ پستی میں گرا دیا گیا ہے۔ اعتراض کیا جاتا ہے کہ عورتوں کو کیوں تعلیم دی جائے جبکہ انھیں نوکری نہیں کرنی ہے۔ لیکن تعلیم کا صرف یہی مقصد نہیں ہے کہ اسکے ذریعہ سے روپیہ کمایا جائے۔ عورتیں تعلیم سے اور بہت کچھ فائدہ حاصل کرسکتی ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کیا فائدہ ہوگا کہ انھیں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں بڑی آسانی ہوگی۔ اگر بچوں کی تربیت اچھی نہ ہوگی تو وہ زندگی بھر والدین کی تلخ کامی کا سبب رہینگے۔ بچوں کی اچھی تربیت اور غور پرداخت تعلیم یافتہ ماؤں پر منحصر ہے کیونکہ باپ عموماً تمام دن گھر سے

ماہر رہتے ہیں۔ جن بچوں کو ابتدا میں اچھی تعلیم و تربیت کا موقع نہیں ملتا وہ عمر بھر خراب و خستہ رہتے ہیں

خشت اوّل گر نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اندھے کی رہنمائی اندھے سے ناممکن ہے۔ اسی طرح ایک جاہل ماں اپنے بچے کی جہالت دور نہیں کر سکتی۔ اور اسکی تعلیمی نگہداشت اسکے لئے ناممکن ہے۔ اسکے برخلاف ایک تعلیمیافتہ ماں اپنے بچہ کی تعلیم سے پوری دلچسپی لے سکتی ہے اور اس کی ہمت افزائی کا باعث بن سکتی ہے۔ عورتوں کی جہالت سے ان باتوں کے علاوہ مردوں پر اور بھی کئی صورتوں میں اثر پڑتا ہے۔ مثلاً دور دراز حصہ ملک میں ایک اچھی ملازمت شوہر کو مل رہی ہے۔ لیکن بیوی اس خوف سے کہ وہاں نہ معلوم کیا کیا مصیبتیں پیش آئیں سفر کے لئے آمادہ نہیں ہوتی۔ اگر شوہر غریب ہے یا اگر وہ اپنا روپیہ کسی نتیجہ خیز کام میں لگانا چاہتا ہے۔ تو بیوی رضامند نہیں ہوتی اور وہ اس وقت تک رضامند نہیں ہو سکتی جبتک اپنی ایک دولتمند بہن کے برابر زیورات نہ منگالے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے جھگڑے اور قضیے ہیں۔ جو جہالت کی وجہ سے برپا ہوتے رہتے ہیں جو خاندان کے اعزاز کو کم کر دیتے ہیں بعض لوگوں کو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر عورتوں کو تعلیم دی جائیگی تو وہ گھر کے کام کاج کو ہاتھ نہ لگائینگی حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ تعلیم سے ایک عورت ایسی اچھی عادتیں سیکھ سکتی ہے کہ وہ اپنے گھر کو پاکیزگی صفائی اور آسائش کا ایک نمونہ بنا سکتی ہے [illegible] بذاتِ خود تعلیم سے متنفر ہیں۔ ان میں [illegible] تعلیم سے [illegible] بیوہ ہو جاتی ہیں یا شادی نہیں کر واتیں۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے بہرکیف انسان کی خانگی زندگی بھی خوشحال نہیں ہو سکتی اور آیندہ نسلوں کو پھولنا پھلنا کبھی نصیب نہیں ہو سکتا جب تک تعلیم نسواں کا رواج عام نہ ہوگا۔ تمھیں چاہئیے کہ اپنی بہنوں کو قابل اعتماد زنانہ مدارس میں داخل کر دو۔ اگر حالات اسکی اجازت نہ دیں تو ان کے لئے کتابیں مہیا کرو اور روزانہ سبق پڑھاؤ۔ چند روز کی محنت میں وہ لکھنے پڑھنے کے قابل ہو جائیگی۔ شوہروں کو چاہئیے کہ وہ حسب ضرورت اپنی بیویوں کو تعلیم دیں۔ اگرچہ ابتداً تکلیف دہ ثابت ہوگا۔ لیکن آخرکار ان کو اپنی محنت کا صلہ مل جائیگا۔ اگر تعلیم کے اثنا میں کسی لڑکی کی شادی ہو جائے تو اس کا سلسلہ بدستور جاری رہنا چاہئیے۔ ایک لڑکے کو تعلیم دے کر تم ایک ہی تعلیمیافتہ ہستی بنا سکتے ہو۔ لیکن ایک لڑکی کو تعلیم دے کر تم ایک پورے خاندان کو تعلیم دے سکتے ہو۔ گو میں اپنے اندر اتنی قابلیت اور تعلیم نہیں رکھتی جو اپنی مسلم بہنوں کی برابری کر سکوں۔ مگر چند الفاظ ٹوٹے پھوٹے مضمون کے پیش کرتی ہوں۔ اگر مسلم بہن بھائی اس مضمون کو پسند کریں گے تو شاید میں آگے بھی اپنا حوصلہ بڑھاؤں اور برائے نام مضمون اپنی مسلم بہنوں کی خدمت میں پیش کرتی رہوں۔ یہ مضمون بھی میں نے بہت ڈرتے ڈرتے لکھا ہے۔ شاید کبھی اپنی بہنوں کے خلاف کوئی غلطی نہ ہو جائے کیونکہ یہ میرا پہلا مضمون ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ میرے مسلم بہن بھائی اس مضمون کو پڑھکر بہت خوش ہونگے اور آیندہ اور مضمون لکھنے کا موقعہ بھی دینگے تاکہ میں اور مضمون تیار کروں +

تعلیم علم دین کی شوقین ماں

دینی تعلیم میں رکاوٹیں ۔ دینی تعلیم کے ثمرات

(از جناب مولانا معظم علی صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند)

احمد ایک دولتمند گھرانہ کا چشم و چراغ ہے مگر دیہات کا رہنے والا۔ اس کا باپ کئی گاؤں کا زمیندار ہے اور بڑے پیمانہ پر "خود کاشت" کا انتظام بھی ہے۔ خدا کے فضل سے ہر قسم کی آسائش کا سامان موجود ہے۔ خاندان کے کئی نوجوان گریجوایٹ ہو چکے ہیں اور دو ایک اچھے عہدوں پر ممتاز ہیں باقی ملازمت کی کساد بازاری سے تنگ آ کر مایوس ہو کر گھروں ہی پر رہتے ہیں۔ "احمد" اپنے باپ کا اکلوتا اور ماں کا لاڈلہ جب دس برس کا ہو گیا اور اس عرصہ میں "مولوی صاحب" نے جو مسجد میں "نماز" بھی پڑھاتے ہیں اور خاندان کے تمام موجودہ ممبران کو دینی تعلیم بھی دیتے رہتے ہیں اور تمام بستی کے مذہبی پیشوا اور مذہبیت کے نگران بھی مانے جاتے ہیں۔ انھوں نے احمد کو قرآن بھی ختم کرا دیا ہے اور مولانا عماد الدین شیرکوٹی کے تصنیف کردہ "گلدستہ تعلیم" کے سب حصے بھی پڑھا دئے تو اب احمد کی مزید تعلیم کے مسئلہ پر غور ہونے لگا۔ "احمد" کے باپ ایک کہن رسیدہ پرانی وضع کے باشرع بزرگ ہیں۔ "احمد" کی ماں اگرچہ نوجوان ہے مگر ایک مشہور عالم دین کی بیٹی۔ علم دین کی متوالی۔ مذہب میں ڈوبی ہوئی خاتون ہیں۔ ایک رات اس مذہب کی متوالی خاتون نے احمد کے باپ کو بھی اس پر راضی کر لیا کہ احمد کو علم دین ہی کی تعلیم دلائی جائے۔

احمد کے چچا بڑے دن کی تعطیل میں وطن آئے ہوئے تھے خاندان کے دوسرے گریجوایٹ نوجوانوں اور گریجوایٹ نما ممبران کو اچھا موقعہ مل گیا سب نے آ کر احمد کے باپ کو جو سیدھی قسم کے نیک بزرگ تھے آ گھیرا کسی نے تائے ابا کہکر کسی نے چچا میاں کہکر کسی نے ماموں جان کہکر اور کسی نے بھائی جان کہکر پرانی تعلیم کو بے ضرورت اور موجودہ تعلیم کے فوائد پر اتنے لیکچر دئے کہ آخر "احمد" کے باپ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے "مجھے تم لوگوں سے کوئی اختلاف نہیں مگر احمد کی ماں کو راضی کرنا خدا کا رے دارد۔ وہ کٹر قسم کی مذہبی عورت ہے اور کیوں نہ ہو؟ اس کے باپ بڑے پایہ کے عالم تھے۔ اور اس کے بھائی بھی ایک نہیں دو عالم ہیں اور تیسرا عالم ہونے والا ہے۔ وہ اگر راضی ہو جائے تو مجھے کوئی عذر نہیں۔ ینگ پارٹی کے ممبران جو بوڑھے مولانا ہی کی گرفتوں سے پریشان رہتے تھے اور ان کے مرنے کی آس لگائے تھے انھیں فکر ہو گیا تھا کہ اب گھر ہی میں ایک "مولانا" بنائے جا رہے ہیں تو ہماری آزادیوں میں ایک بوجھل رکاوٹ پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے ان میں سے چار چھ ممبران نے "احمد" کی ماں کا محاصرہ جا کیا۔ کوئی چچی اماں کہکر کوئی تائی اماں، کوئی بھابی جان، کوئی ممانی جان کہ کہکر طرز جدید کی تعلیم پر لیکچر دینے لگا۔ اور کوئی پرانی تعلیم کی بیقدری پر زور لگانے لگا۔ احمد کی ماں عورت ہے مگر باوقار اور سنجیدہ قسم کی خاتون ہے۔ سب کی تقریریں سنکر پیشانی پر بل ڈالکر اور ذرا تیوری بدل کر بس ایک ہی فقرہ سب کے جواب میں جا دو کا

میرے منہ نہ لگو کہکر جو خاموش ہوئیں تو سب مایوس ہوکر چلتے بنے۔

رات کو عشاء کی نماز پڑھکر احمد کے باپ گھر میں آئے تو اپنی نیک سیرت خندہ پیشانی رفیقہ حیات کو غیر معمولی طور پر خاموش پاکر سمجھ گئے مگر مسکراتے ہوئے کہنے لگے "کیوں خیریت تو ہے؟ کچھ اداس اداس سی کیوں ہو رہی ہو؟ طرز قدیم کی تعلیم یافتہ مردوں کے مزاج سے واقف خاتون نے ذرا بھرائی ہوئی آواز میں کہا؎

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

کچھ نہ پوچھئے! محبت کرنے والے شوہر پر یہ شعر سنکر کیا کچھ گذر گئی شوہریت اور وہ بھی الفت و محبت سے لبریز شوہریت کے انداز میں نہ معلوم انھوں نے "خاتون" کے کان میں کیا کہدیا کہ وہ کچھ سنبھل کر بیٹھی اور کہنے لگی کہ آپ کے بھائی بھتیجے اور بھانجے میرے "سر" ہونے کیوں آئے تھے؟ مجھے اس قسم کا چلبلا پن نہیں بھاتا! یہ خاتون اپنے شوہر کی دوسری اور بڑی ہی چہیتی بیوی ہیں۔ ان کے بھرے ہوئے چتون دیکھکر تجربہ کار جہاندیدہ مگر چاہنے والے شوہر نے الفت آمیز لہجہ میں تسلی کرتے ہوئے کہا۔ "تمھاری شادی کو بارہ سال ہوگئے آجتک تو کبھی ایسی کوئی بات پیش آئی نہیں یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ خاتون نے مظلومانہ انداز میں کہا اور کہا ذرا لجاجت کے لہجہ میں "بیشک احمد آپ کا بیٹا ہے؟ مگر پالا میں نے بھی ہے۔ کیا پالنے والی بالکل ہی ناحق ہوکر محروم ہوجاتی ہے؟ یہ کہتے کہتے موٹے موٹے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تو شوہر نے حق شوہریت ادا کرتے ہوئے کہا "اچھا اس پر خفا ہو! وہ سب لڑکے مجھے بہت اصرار کررہے ہیں کہ "احمد" کو انگریزی پڑھنے بھیجا جائے! میں نے اپنا دامن بچانے کیلئے تمھاری آڑ لی تھی۔ وہ سب تمھارے پاس آئے ہونگے! یہ بات تو اسقدر آزردہ اور اداس ہونیکی نہیں ہے [illegible] دیکھکر جیسا بہت کہتے ہیں۔ آجکل تو دولت "ذلیل ہورہی ہے! خاتون نے جھلاتے ہوئے کہا "میں ایسی عزت کو عزت نہیں سمجھتی جس پر خدا اور اسکے فرشتوں کی پھٹکار رہتی ہو" شوہر نے بڑی دلجوئی سے تسلی کرتے ہوئے کہا "احمد تمھارا بچہ ہے جیسی چاہو تعلیم دلاؤ۔ اب کوئی کچھ نہیں کہیگا۔ ہمدردی کرنے کی تو قدر ہی کرنی چاہئے۔ تو بس ختم ہوگئی نا بات۔

اتفاق کی بات کہ بلا سان گمان دو ہی چار دن میں احمد کے بڑے ماموں اور چھوٹے دونو ہی آگئے۔ بڑے تو حیدرآباد جیسی ریاست میں ایک اچھے عہدے پر ممتاز ہیں اور چھوٹے دارالعلوم دیوبند میں کوئی تین سال سے تعلیم پاتے ہیں۔ تھوڑی دیر تو بہن بھائی ملکر خوشی و مسرت کے آنسو بہاتے رہے کہ سات برس کے بچھڑے ہوئے بھائی بہن ملے ہیں۔ دوسرے دن باتوں باتوں میں بہن نے احمد کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا احمد کے تمام دادھیالی اسپر مصر ہیں کہ احمد کو انگریزی پڑھائی جائے اور میرا مضبوط و مستحکم ارادہ ہے کہ اسکو عالم فاضل بنوایا جائے۔ ابھی تک اسکے باپ فی الجملہ میرے ہم خیال ہیں مگر مجھے کھٹکا ہے کہ شاید کسی وقت بدل جائیں مرد کچے کانوں کے ہوتے ہیں اور اس وقت دنیا میں پوچھ ہے تو انگریزی کی بڑے بھائی نے رائے دی کہ کلیجہ پر پتھر رکھ کر احمد کی جدائی گوارہ کرلو تو اپنے ارادے میں کامیاب ہوسکتی ہو۔ انھیں دو چار دنوں میں سامان سفر درست کرکے بھائیصاحب کی رضامندی سے احمد کو حمید اختر کے ساتھ دارالعلوم دیوبند میں بھیجدو جب ایک طرف کی تعلیم میں لگ جائیگا تو سب خاموش ہوجائینگے اور میری یہ بھی رائے ہے کہ تین سال تک تعطیلات میں بھی احمد کو نہ بلایا جائے۔

جنت میں بھی سنا ہے کہ آدم پر "حوا" غالب آگئی تھیں یہاں دنیا میں بھی آدم کے پوتے پر حوا کی پوتی ہی غالب آئی۔ دو ہی چار دن میں رخت سفر تیار کرا اور اکلوتے بچہ کی جدائی کا پتھر کلیجہ پر رکھ کر احمد کی ماں نے احمد کو حمید اختر کیساتھ کر دیا۔ آج پہلا دن ہے کہ احمد اپنی ماں اور اپنے باپ دونو سے جدا ہوکر نوجوان ماموں کے رحم و کرم پر گھر سے جارہا ہے۔ بلند حوصلہ ماں نے بچے کو رخصت تو کر دیا۔ اور بیوی کے چاہنے والے احمد کے باپ نے بھی اپنے لخت جگر اور آنکھوں کے نور بڑھاپے کے سہارے اکلوتے بچہ کو اس کے ماموں کے حوالے کرتے ہوئے "خدا حافظ" کہہ دیا مگر آپ جانتے ہیں کہ دونو پر کیا گذر رہی ہے اور کیسے

باپ پر اپنے اکلوتے چشم و چراغ کی جدائی کا صدمہ ہی کیا کچھ کم تھا کہ نوجوان ممبرانِ خاندان کا جنکی مرضی کے خلاف احمد کو دیوبند بھیجا گیا ہے موقعہ موقعہ ادب سے کچھ عرض کر دینا اور بھی تازہ زخم پر نمک کا کام دیتا تھا۔ مگر وہ اُسے ہمت والی خاتون! یوں تو تنہائی میں احمد کی تصویر اُسے دیر تک رلاتی تھی۔ اسکے نام کوئی چیز سامنے آجاتی تو اسکے آنسو ٹپک پڑتے۔ مگر جب شوہر کو مغموم دیکھتی تو اپنے نسوانی انداز میں اسکی ایسی تسلی کرتی اور انکے غم کو ایسا فراموش کرا دیتی کہ بس اسی کا حصہ تھا۔ ایک دن تو احمد کے باپ اسپر تل ہی گئے کہ آدمی بھیجکر احمد کو بلوا ہی لیا جائے اور بھی نہیں تو دو ہفتہ کی چھٹی ہی پر بلوا لیا جائے۔ چنانچہ خاندان کے ایک نوجوان کو احمد کے لانے کیلئے سفرخرچ وغیرہ بھی دیدیا گیا۔ مگر جسکے بیچ میں رات اسکی کیا بات! وہ نوجوان صبح کو دیوبند جانے والے تھا کہ رات ہی رات میں اس "حوا کی پوتی" نے آدم کے پوتے پر جانے کیا انچھر کر دیا کیا افسوں پھونکدیا کہ انھوں نے صبح ہونے سے پہلے ہی اپنا ارادہ بدلدیا اور دن نکلتے ہی سفرخرچ کی رقم واپس منگالی۔

احمد کی بھی کچھ خبر ہے! اسپر کیا گذر رہی ہے وہ اپنے نوجوان ماموں کے ساتھ دارالعلوم دیوبند میں پہنچا۔ قرآن پڑھ چکا ہے اردو کی بھی کچھ نہ کچھ شُد بُد رکھتا ہے۔ اس لئے دارالعلوم کے مہتمم صاحب نے فارسی خانہ میں داخلہ کی اجازت دیدی۔ اب میاں احمد ہیں اور خلیفہ محمد عاقل، مولوی ظہیرالدین مدرسان فارسی سے سابقہ ہے۔ دن کے ۹ گھنٹے انکی خدمت میں اردو، فارسی، حساب، جغرافیہ کے پڑھنے اور یاد کرنے میں گذر جاتے ہیں۔ عصر سے مغرب تک ورزش، فنون سپہ گری کے سیکھنے، سیر و تفریح میں گذر جاتا ہے۔ رات کو خدا ترس ماموں مغرب سے عشا تک انکے دن بھر کے کام کا جائزہ لیتا ہے اور محبت و شفقت سے یاد کراتا ہے۔ میاں احمد کو ماں، باپ، گھربار، دولت احباب، اعزہ، اقربا کے یاد کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ ہاں دوپہر کو کبھی کبھی تنہائی میں یا پاخانہ میں بیٹھکر ضرور کچھ نہ کچھ رو لیتا ہے۔ وہ بھی والدین کی یاد میں بہت کم البتہ اس خیال سے اکثر روتا ہے۔ خاندان میں کئی گریجویٹ ہیں۔ ایک دو عہدہ پر بھی فائز ہیں۔ اس زمانہ میں مولویوں کی کوئی قدر و منزلت نہیں۔ مولوی بنکر یا ان کا دست نگر بننا پڑیگا یا انکے سامنے ذلیل ہونا پڑیگا۔ یا تنگی و عسرت میں وطن سے باہر کہیں زندگی گذارنی پڑیگی۔ اور یہ خیال اسوقت سے اور بھی دماغ میں جم گیا تھا جب گھر سے چلتے وقت اسکے ایک چچا نے اس کے کان میں کہا تھا۔ احمد تمھاری قسمت! ہم نے تو بہت کوشش کی بھائی جان کو راضی بھی کر لیا تھا۔ مگر تمھاری ضدن ماں نے تمھارے لئے ذلت کا گڑھا کھود دیا۔ خیر تم گھبرانا مت! ہم لوگ ابھی ایک دفعہ اور اپنی سی کوشش کرینگے۔ احمد کا اپنا بیان ہے کہ "میں اکثر سوچتا تھا ابا میاں بوڑھے ہیں اور سنا کرتا ہوں کہ ان کے ذمہ قرضہ بھی بہت ہے تو میں سمجھا کرتا تھا کہ جائداد قرضہ میں لگ جائیگی۔ اباجان مر جائینگے اور میں بے سہارے رہکر ذلت کی زندگی یا کم سے کم عسرت کی زندگی گذارا کرونگا۔ اس خیال سے بہت رونا آیا کرتا تھا اور چچا میاں کے خط کا انتظار بھی رہا کرتا تھا کہ شاید انھیں نے کوئی ترکیب کی ہو۔

بقرعید سے دو دن پہلے احمد کے نام عید کے کپڑوں کا پارسل اور عیدی کے دس روپیہ پہنچے۔ ماں نے لکھا تھا کہ تم یہاں مولوی صاحب کو عیدی کے دو روپے دیا کرتے تھے۔ سنا ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں عیدی لینے دینے کی رسم نہیں ہے لہذا تم اپنے غریب بھائی طلباء کی عید کے لئے پانچروپیہ مہتمم صاحب کو دیکر مدرسہ میں داخل کر دینا۔ مجھے نے شوق سے کپڑے پہننا۔ اپنے ماموں اور سینکڑوں بھائیوں اور بہت سے بزرگوں کیساتھ عید کی نماز کو جانا! اور ایک بکرا اپنی طرف سے قربانی کر کے اپنے نادار بھائیوں کے ساتھ قربانی کا گوشت کھانا اور کھلانا۔ ماں کا خط پڑھتے پڑھتے احمد کے آنسو نکل پڑے۔ وہ اب تک اسی خیال میں تھا" بقرعید کی چھٹی میں گھر جاؤنگا تو چچا میاں سے کہکر اس ذلت کی زندگی سے چھٹکارے کی صورت نکلواؤنگا۔ اسے کیا خبر تھی کہ "پھول دوسرا ہی کھلنے والا ہے" ماموں نے محبت و شفقت سے احمد کی تسلی کی اور اسکو ساتھ لے کر مہتمم صاحب کے پاس گئے۔ پانچروپیہ مدرسہ کیلئے دئے اور ایک بکرے کیلئے فرمائش کرتے تو ہو احمد کی افسردگی کا سارا قصہ سنایا۔ مہتمم صاحب نے محبت سے احمد کے سر پر ہاتھ پھ

اسے گھر میں لیگئے۔ دیکھو! یہ تمہاری "ماں" ہیں۔ یہ سب بہن بھائی ہیں۔ تم اپنے گھر ہی میں عید کرتے ہو۔ وہاں سب نے احمد سے محبت کا اظہار کیا۔ بقرعید آئی۔ احمد نے بزرگان دیوبند کیساتھ عید کی نماز پڑھی۔ مہتمم صاحب کے گھر قربانی کرائی۔ شام کو دوست احباب کے ساتھ کباب بنائے۔ گوشت بھونا، پلاؤ پکایا، پسندے پکائے۔ مہتمم صاحب کے گھر سے کوفتے، قلیہ، شامی کباب آگئے۔ بغرضیکہ دن تو اسی طرح گذر گیا مگر رات کو گھر اور گھر کا نقشہ آنکھوں میں سما گیا۔ آج عید کے دن میں والدین سے دور ہی رہا۔ یہ پہلی عید ہے کہ میں نے گھر سے جدا ہو کر کی ہے بس کر ہی لی۔ میری ماں نے بغیر میرے کیسے عید کی ہوگی۔ مگر بقول چچا میاں کے وہ سخت مزاج اور ضدی قسم کی ہیں تو ابا میاں پر میرے نہ ہونے سے کیا کچھ گذر گئی ہوگی۔ وہ تو مجھ سے بڑی ہی محبت کرتے ہیں میٹھی عید کو جب میں نے ضد کی تھی تو اپنی سواری کا گھوڑا چھوڑ کر میرے ساتھ ہاتھی پر آبیٹھے تھے آج تو شاید ہاتھی سجایا بھی نہ گیا ہوگا شاید کہ ابا میاں نے عید بھی نہ منائی ہو اگر گائے تو ضرور ذبح ہوئی ہوگی خصی بکرے بھی ہو تو کٹ گئے ہونگے اسی قسم کے خیالات میں ڈوبا ہوا احمد چپکے چپکے روتا ہوا سو گیا۔

بقرعید کا چاند ہو گیا۔ احمد کے باپ نے بیوی سے کہا کیوں جی، دارالعلوم میں بقرعید کی تعطیل کب سے ہوتی ہے۔ روپیہ بھیج دیا جائے۔ احمد اپنے ماموں کے ساتھ آجائیگا" بیوی نے کہا احمد کا ماموں نہیں آئیگا! میں نے احمد کے کپڑے تیار کرلئے ہیں پرسوں تک پارسل کرا دیجئے۔ احمد وہیں عید کرلیگا۔ احمد کے باپ اسوقت تو خون کا سا گھونٹ پی کر چلے گئے۔ دوسرے وقت کہنے لگے کہ حمید احمد کے آنیکا ارادہ نہیں ہے تو میں اکرم کو بھیجے دیتا ہوں وہ احمد کو لے آئیگا۔ بیوی نے بھنّاتے ہوئے کہا۔ ایسا نہ کیجئے وہ اپنے ماموں کے ساتھ ہے وہیں اپنے بزرگوں اور سینکڑوں بھائیوں کے ساتھ عید کرلیگا۔ میں نے اسے کہہ بھی دیا ہے اور لکھ دونگی وہ غمگین نہیں ہوگا۔ احمد کو بلانے کا ارادہ نہ کیجئے۔ جلد ہی ناداں اور ضدی عورت ہے جبھی تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے عورت کو ناقص العقل فرمایا ہے۔ اور شرارت تو دنیا بھر میں مشہور ہے کہتے ہوئے پھر باہر چلے گئے۔ احمد کی ماں اپنے دل میں کہنے لگیں "میں بھی اپنا بچہ نہیں بلاؤنگی، اگر پہ ہو میرا دل بھی گوارا نہیں کرتا! چاہے وہ کتنے ہی آرام سے ہو مگر پھر بچہ ہے اور پردیس میں ہے ہزار ماموں کے ساتھ ہے مگر معصوم دل ہے اس پر کیا گذریگی۔ ادھر اسکے باپ بھی بہت بیچین ہیں۔ لاؤ ایک ہفتہ کیلئے بلوا ہی لوں۔ مگر نہیں میں بھائی جان سے وعدہ کرچکی ہوں کہ چاہے کچھ ہو جائے احمد کو تین سال تک تو بلواؤنگی نہیں۔ اچھا تو پھر ان کے دل میں ڈل کیونکر ڈالوں؟ انھیں کیا کر کے سمجھاؤں۔ مرد ذات جب تک نخرے اٹھائے! اٹھائے اور جب بگڑ جائے تو کوئی سنبھالنے والا نہیں! اور یہاں تو جتنے ہیں سبھی اس بات کے مخالف ہیں۔ احمد کو دیوبند کیوں بھیجا گیا! اور سچ بھی ہے۔ ان کے بڑھاپے کی اولاد ہے۔ لے دے کے ایک ہی بچہ ہے۔ اسکی جدائی جتنی بھی شاق ہو بجا ہے انھیں بڑی بچینی لگی ہے۔ خیر جی دیکھا جائیگا۔ تیسری تاریخ کو احمد کے باپ نے اول تو بیوی کو نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی احمد کو بلوا لیا جائے مگر جب خاتون نے کسی طرح حامی نہ بھری تو حق شوہریت کو جتلاتے ہوئے ذرا سختی سے کہا "احمد ضرور آئیگا" اس پر کہنے لگیں اور ذرا پیشانی پر بل ڈال کر نہیں وہ نہیں آسکتا۔ میں نے قسم کھالی ہے کہ ابھی احمد کو نہیں بلایا جائیگا۔ بردبار قسم کے وہ بھی محبت کرنے والے شوہر تیوَر بدلے ہوئے دیکھ کر خاموش ہی ہوگئے۔

آپ جانتے ہیں کہ دنوں کو گذرتے دیر نہیں لگتی۔ رجب کا چاند بھی ہو گیا رجب کی کوئی پندرھویں کو احمد کے باپ گھر میں کہنے لگے "سنا ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں بچوں کا امتحان رجب ہی میں ختم ہو جاتا ہے" اور حمید کا امتحان شعبان کے اخیر تک ہوگا تو اکرم کو بھیجکر احمد کو بلا لیا جائے۔ دانشمند بیوی نے نہایت مناسب الفاظ میں گھنٹہ سوا گھنٹہ کی دل آویز گفتگو میں تین برس تک احمد کے نہ بلانے کا عہد کر رکھا ہے اسکا تذکرہ کرتے ہوئے انھیں اس پر راضی کرلیا کہ مہینہ بیس کیلئے ہم دونوں ہی چل کر احمد سے مل آئیں۔ ابھی اگر وہ یہاں بھی آگیا تو مہینہ سوا مہینہ رہیگا۔ خدا کا دیا سب کچھ ہے بچہ کو سفر کی تکلیف کیوں دیا ہم اور تم دونوں وہیں چلکر مہینہ بیس روز رہ آئینگے۔ آپکو بھی اکابر علمائے دیوبند کی صحبت نصیب ہو جائیگی! میں بھی علوم دینیہ کے مرکز کی زیارت کر آؤنگی۔ اس

جاکی پوتی نے آدم کے کوکچھ اسطرح شیشہ میں اتار لیا کہ بلا کسی ناگواری کے وہ اس پر دل سے راضی ہو گئے۔ فوراً حمید کو خط لکھدیا گیا کہ مدرسہ کے قریب ایک مہینہ کے لئے مکان کرایہ پہلے لیا جائے۔ ہم مہینہ بیس روز احمد کے پاس دیوبند میں رہینگے۔ حمید نے مہتمم صاحب سے عرض کر کے انھیں کے بھائی کا مکان چھ روپیہ کرایہ پر طے کر کے بہن کو لکھدیا۔ احمد بھی اس خبر سے خوش تو ضرور ہوا مگر گھر کے دیکھنے اور ہم جولیوں سے ملنے کا جو ایک مستقل جذبہ تھا اس کا فنا ہونا بھی اس کے لئے کچھ کم صدمہ کی بات نہ تھی۔ اس خبر سے جہاں اس خبر سے جہاں اسکو والدین سے ملنے کی مسرت تھی وہاں گھر نہ جانے کا اس وجہ سے اور بھی صدمہ ہوا کہ وہ اب تک اپنے دل کو ڈھارس دیتا تھا کہ چھٹی میں گھر جا کر کچھ امی جان کی خوشامد درآمد کر کے کچھ ابامیاں سے عرض معروض کر کے کچھ چچامیاں اور پھوپی جان سے سفارش کرا کے "مولویت" سے چھٹکارہ حاصل کر سکونگا۔ اور اب یہ بات نہیں ہو سکیگی۔ امی جان تو کسی طرح ماننے والی نہیں اور یہاں ابامیاں بھی ان کے خلاف کچھ نہ کہ سکینگے۔ بس جی اب تو دائمی ذلت کا تسلط ہو گیا۔ اب اس سے گلوخلاصی نہیں ہو سکتی اس خیال سے اتنا رویا کہ ہچکی بندھ گئی۔ پھر کچھ ماموں کے خوف سے اور کچھ تقاضہ سے مجبوری ہے کر کے چپ ہو گیا۔

(باقی باقی)

عورتوں پر اسلام کے احسانات

از جناب غلام رسول صاحب انور کمالوی

غیر مسلم مذاہب یا مغربی ممالک بزعم خود خواہ کس قدر ہی ترقی یافتہ اور مہذب ہونے کے مدعی ہوں مگر حقوق نسواں کے معاملہ میں اسلامی مساوات کی مانند صحیح صحیح توازن قائم کرنے سے قاصر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم مذاہب طبقۂ نسواں کی عمر رسیدہ ہونے پر کم عزت و وقعت کرتے ہیں۔ برعکس اسکے دنیائے اسلام میں مسلمان خواتین کے ہر عمر کے طبقے کی شاندار عزت کیجاتی ہے۔ مسلمان عورتوں کا لڑکپن والد کے سایۂ عاطفت میں گذرتا ہے اور جوانی شوہر کی محبوبہ بنکر۔ صاحب اولاد ہو جائیں تو اولاد کے لئے واجب التعظیم بن جاتی ہیں۔ عمر رسیدہ ہونے پر گھر کی حکمران اور بزرگ تسلیم کی جاتی ہیں۔ غرضیکہ جوں جوں عمر اور تجربہ ترقی کرتا جاتا ہے ساتھ ساتھ وقار اور حکومت کا بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ بحیثیت عورت اور مسلمان عورت ہونے کے جسقدر سہولتیں اسے بہم پہنچائی جاتی ہیں کوئی دوسرا مذہب مہیا نہیں کر سکتا۔ شوہر کے مال و اسباب کی امین۔ نقد و جنس کی خزانچی۔ امور خانہ داری کی واحد مالک اور بچوں کی اتالیق بنا کر اسے تمام فرائض تفویض کر کے اُن پر مختار کل کر دیا جاتا ہے۔ گو تخلیق کے لحاظ سے مرد و عورت میں فرق ہے مگر درجے کے لحاظ سے نظام انسانی میں دونو برابر اور یکساں ہیں۔ قدرت کی اس مساواتی حکمت پر اسلام نے زور دیتے ہوئے جسطرح مرد کے عورت پہ حقوق تسلیم کئے ہیں اسی طرح عورت کے بھی مرد پر حقوق جائز قرار دئے ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات کی رو سے لڑکے کی طرح لڑکی کو بھی والدین کی جائداد کا وارث ٹھہرایا گیا ہے۔ دیگر مذاہب اور اقوام عالم میں عورتیں شادی کے بعد اپنی انفرادیت کو کھو بیٹھتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے ذاتی نام بھی معدوم ہو جاتے ہیں۔ مگر مسلمان عورت اپنے نام پر جائداد رکھ سکتی ہے اس میں کما حقہٗ توسیع کر سکتی ہے۔ اور یہی انفرادیت کا قائم رکھنا ہے۔

غیر مسلم مذاہب عورتوں کو نہ صرف فطری حقوق سے محروم رکھتے ہیں بلکہ انھیں عقل اور ذہنی لحاظ سے بھی پست تصور کرتے ہیں حالانکہ یہ عارضی ذہنی پستی محض ان عوارض کا نتیجہ ہے جو ان کے طبقہ سے روا رکھے جاتے ہیں۔ آغاز اسلام میں عورتیں مردوں کے دوش بدوش میدان جنگ میں حصہ لیتی تھیں اور مہمات کو سر کرنے کے لئے انکو جنگی تعلیمات دیجاتی تھیں تعلیم کے لحاظ سے اسلام نے عورتوں پر وہ وہ احسانات کئے جنکی بدولت کئی ایک مفتی اور عالم عورتیں آغوشِ اسلام میں پیدا ہوئیں۔ حصول علم کے ساتھ ساتھ مختلف فنون کی بھی تعلیم دی گئی اور کئی نامور عورتوں نے اسمیں کمال حاصل کیا۔ اسلام کی روشنی میں عورتوں نے علمی اور فنی تعلیمات حاصل کر کے نہ صرف تاج شاہی کو زیبِ سر کیا بلکہ دیگر شعبوں میں بھی اپنی قابلیت کا اظہار کیا۔ نزہون خاتون بنت ابوبکر غسانی نے علم التاریخ اور ادب میں امتیازی مہارت حاصل کی۔ غرناطہ میں جب آفتاب اسلام نصف النہار پر چمک رہا تھا نزہون کی شاعری نے بڑے بڑے شاعروں کو ماند کر دیا تھا۔ تاجیک نسل کی مشہور مسلمہ فاطمہ جو ترا کہ خاتون کی مشیر و سر دبیر تھی علم دوست ہونے کے علاوہ ایسے دل گردہ کی مالک تھی جس نے چنگیز خانی احکامات کی تعمیل سے انکار کر دیا اور جس کی پاداش میں اسے جان تک دینا پڑی مگر ضمیر پر دست اندازی نہ ہونے دی۔ مغربی ممالک ہاتھوں سے معذور مصوروں کی کتابت پر ناز کرتے ہیں۔ مگر اسلام نے بنت خدادیر جیسی قابل ترین عورتیں پیدا کی ہیں جو پاؤں سے اعلےٰ کتابت کر سکیں اور مدبران عالم کو محوِ حیرت کر دیں۔ کیا غیر اسلامی دنیا اشبیلہ جیسی معالج۔ بیجہ جیسی منجم۔ بنت عقیل جیسی مقرر۔ آسیہ جیسی محدث عروضیہ جیسی عالم پیدا کر سکتی ہے؟ یہ سلسلہ یہیں تک ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ عہد حاضر میں بھی باکمال خواتین موجود ہیں۔ ترکی کی مشہور خاتون فاطمہ علیہ خانم [illegible] خالدہ ادیب خانم جس نے انگورہ کا تعلیمی قلمدانِ وزارت سنبھالا اور اعلیٰ ترین مصنف مشہور ہوئیں۔ صفیہ زاغلول خانم جنہوں نے مصر میں آزادی کی روح پھونک دی۔ اسی طرح مصر کی شریفہ خانم علم پرستی کی وجہ سے فاضلہ خاتون مشہور ہوئیں۔ ہندوستان کی مسلم خواتین نے بھی اس میدان میں کم ترقی نہیں کی۔ رضیہ سلطانہ نے سپہ سالاری میں چار چاند لگا دئے اور اعلےٰ درجہ کی شہسوار اور شاعرہ ہوئیں۔ چاند سلطانہ نے جرأت اور دوراندیشی کا درس دیا۔ اور ماہر فنون حربیہ ہونے کے علاوہ متعدد زبانوں کی زبردست ماہرہ تھیں۔ فارسی اور عربی میں کافی دستگاہ حاصل کی۔ گلبدن بیگم نے تصنیف و تالیف میں اپنا وہ نام پیدا کیا کہ ہندوستان کے مسلمان اس پر بجا طور پر ناز کرتے ہیں۔ جہاں آرا بیگم جلیل القدر فاضلہ ہوئیں۔ زیب النساء بیگم اعلیٰ درجہ کی شاعرہ اور کاتبہ تھیں جس نے بڑے بڑے کاتبوں کو محوِ حیرت کر دیا۔ اسی طرح بیگمات بھوپال میں سے شاہجہان بیگم نے فنون سپہ گری۔ شہسواری اور نیزہ بازی میں خاص مہارت حاصل کی۔ اسکے علاوہ علیہ حضرت کو علمی اور ادبی ذوق بھی تھا۔ غرضیکہ ان باکمال عورتوں نے جس قدر ناموری حاصل کی یہ تمام ان تعلیمات کا صدقہ ہے جو حضور تاجدارِ مدینہ ؐ نے اسلام کی روشنی میں اہل عالم کو عطا فرمائیں۔ یہ وہ پاکیزہ تعلیمات ہیں جنکی بدولت نہ صرف مسلمان عورتیں مستفیض ہوئیں بلکہ اسلام سے ایسی عمدہ اور منفعت بخش تعلیمات دیگر مذاہب بھی حاصل کر کے سرکارِ مدینہ ؐ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے صحیح مقصد حاصل کر رہے ہیں۔ مثلاً اسلام نے عورت کے لئے نکاح ثانی کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس طریق نکاح کے فوائد سے متاثر ہو کر غیر مسلم اقوام اپنے مروجہ طریقِ بیوگی میں ترمیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور انھیں اسلام کی شاہراہ پر گامزن ہونا پڑا ہے۔ اگر اسلام اس نازک طبقہ پر احسانات نہ کرتا تو یقیناً آج تک دنیا لڑکیوں کے گلا گھونٹنے کی ناپاک رسم کو جاری رکھتی۔ در اصل اسلام نے عورت کو ماؤ

پرستی سے کہیں زیادہ روحانیت کے ایسے عمدہ اسباق پڑھائے ہیں جس سے وہ اپنے شوہروں کو مدِ مقابل نہ سمجھیں اور ان سے حریفانہ برتاؤ جائز نہ رکھیں۔ آج مسلم خواتین میں بہترین عفت شعاری اور عصمت کا پاک جوہر اسلئے موجود ہے کہ وہ دیگر مذاہب عالم کے برعکس امورِ خانگی میں اپنے شوہروں کو بطور مشیر مداخلت کرنے کو جائز تصور کرتے ہوئے مدعو کرتی ہیں۔ بچوں کی پرورش کو ظلِ الٰہی سمجھ کر زن و شوہر کے رشتۂ اتحاد کو مضبوط کرنے کے درپے ہیں۔ شادی کو محض قید نہ سمجھتے ہوئے اسے بطور فریضۂ خداوندی ادا کرتی ہیں۔ بکس لئے بے جا آزادی کے مضر نتائج کی نوبت ہی نہیں آئی اور ہر دور میں اسلام کی شہزادیاں شرم و حیا کی پتلیاں پاک نفسی کا مجسمہ عفت عصمت کی شہزادیاں۔ سچائی کا نمونہ اور رحم دلی کا پیکر الٰہی ہیں اور رہیں گی۔ یہ روحانیت خودداری۔ خود اعتمادی۔ شوہر پرستی اور مذہبی ہمدردی کے جوہر حضور سرکار مدینہ صلعم کی ان پاکیزہ تعلیمات کا نتیجہ ہیں۔ جنکو عورتوں پر اسلام کے احسانات کہنا موزوں ہوگا۔

عورت

مغربی نکتۂ نظر سے

عورت کو اسلام کے آنے تک دنیا میں عزت کی جگہ کبھی نصیب نہ ہوئی تھی۔ اسے بدترین مخلوق سمجھا گیا۔ پرانے مذہبوں کی کتابوں کو پڑھ دیکھو عورت ایک ڈائن یا زہریلے سانپ کی صورت میں نظر آئیگی۔ قرآن پاک نے اور قرآن پاک کو لانے والے نے عورت کو ذلت کے مقام سے نکال کر عزت کی بلند ترین مسند پر بٹھایا۔ اسلام کی اس عزت افزائی اور پھر علم و عقل کے زیر اثر انفرادی طور پر بعض مغربیوں نے بھی عورت کو اچھے اچھے الفاظ سے سراہا ہے ایسے چند اقوال عورت کے متعلق درج ذیل ہیں۔ (حامد علی)

۱۔ خود مبارک ہے اور جہاں جاتی ہے مبارک کرتی ہے۔ (کوپر)

۲۔ ہر دلعزیز اشیریں پاک اور متبرک ہے۔ (ملٹن)

۳۔ عورت کی مثال ایک گلاب کے غنچہ کی ہے۔ جس میں خود ادائی کا ایک چھوٹا سا کانٹا پیوست ہے۔ (ٹنی سن)

۴۔ مرد خدا کے درخت ہیں اور عورتیں خدا کے پھول ہیں۔ (ٹنی سن)

۵۔ میں اپنی عورت کی ذکاوت اور فراست پر نازاں ہوں اور فخر کرتا ہوں کہ تمام دنیا میں خوش نصیب ہوں۔ (ٹنی سن)

۶۔ دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہے جسکی عورت عصمت مآب اور نیک طینت ہو اور جو شوہر کے ساتھ محبت کی زندگی بسر کر سکے۔ (لوتھر)

۷۔ عورت اپنے شوہر اولاد اور اسرار دنیوی کی ملکہ ہے جسکے روبرو دنیا اور زمانہ۔ تاج اور عصائے شاہی سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ (رسکن)

۸۔ دیکھو! عورت کیسی بامروت ہے وہ کس انہماک سے صحت میں پریشان حال اور بیماری میں تیمارداری کرتی ہے اور کس جفاکشی سے ہماری بے کسی میں حصہ لیتی ہے۔ (چاسر)

۹۔ لوگوں کا خیال ہے کہ عورت کو دل کا راز نہیں بتلانا چاہئے لیکن میں اسکے خلاف ہوں۔ اگر عورت لائق ہو جیسا کہ مرد کے لئے بھی لائق ہونا ضروری ہے تو اسے چاہئے کہ دل کا بھید سوائے بیوی کے کسی کو نہ بتلائے کیونکہ خاوند کا دل اور دست بیوی سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا (بائیبل)

۱۰۔ میں اس کتاب کو اپنی پیاری کی روح کے حضور میں پیش کرتا ہوں جس نے میرے دل میں ان خیالات کو پیدا کیا۔ جسکی حق دوستی اور انصاف پرستی ہر وقت میری مدد کے لئے تیار رہی۔ جسکی خوشنودگی اور پسندیدگی کا حاصل ہونا میرے کام کا بڑا انعام تھا۔ میں ابتک جو لکھا ہے اس میں میں اور میری بیوی شریک رہی ہے اور اسکا حصہ میرے حصہ سے کسی طرح کم نہیں۔ اگر میرے قلم میں اتقدر طاقت ہوتی کہ میں ان بلند خیالات میں سے نصف کو بھی ظاہر کرسکوں جو اس کے ساتھ قبر میں دفن ہو چکے ہیں تو دنیا بہ نسبت اس وقت کے میری تصنیفات سے زیادہ فائدہ اٹھاتی۔ جبکہ میں اس کی بلند پایہ عقل سے مشورہ نہیں لیتا۔

(پروفیسر اسٹورٹ مل)

(ترجمہ) حامد علی فیروز پور چھاؤنی

شکر پارے

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی

ایک بڑے آدمی کے نصائح

جارج واشنگٹن :- جس نے امریکہ کو آزادی دلائی اور وہاں کا پہلا صدر یعنی ایک قسم کا بادشاہ بنا دنیا کا ایک بڑا آدمی گزرا ہے۔ وہ ٹھیک بات کرنے کی کوشش کرتا تھا اور کسی آدمی سے نہ ڈرتا تھا۔ اس کے اٹھارہ مقولے اس قابل ہیں کہ انھیں یاد رکھا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔

(۱) جو کام کرو یا جو حرکت کرو اس میں حاضر آدمیوں کے لحاظ کا کچھ نہ کچھ پہلو سامنے رکھو۔ (۲) خوشامدی نہ ہو۔ اس سے دل لگی نہ کرو جو دل لگی پسند نہیں کرتا (۳) کوئی اخبار یا کتاب کسی کے ہمراہ نہ پڑھو (۴) جب کوئی لکھ رہا ہو اس کے کاغذوں یا کتابوں کے پاس نہ جھکو (۵) اپنا چہرہ بشاش رکھو۔ سنجیدہ باتوں میں چہرہ پر متانت ظاہر کرو (۶) کاروبار میں دوسروں سے گفتگو کرو (۷) خوش اخلاقی یہ ہے کہ دوسروں کو پہلے بولنے دو۔ (۸) جب کوئی اپنی طاقت بھر کوشش کرلے اس پر نکتہ چینی نہ کرو اور اس پر الزام نہ دھرو کہ وہ بخوبی کامیاب نہ ہو سکا۔ (۹) نصیحت شکریہ کے ساتھ قبول کرو (۱۰) دوسروں کے خلاف جھوٹی افواہوں پر یقین کرنے میں جلدی نہ کرو (۱۱) تمھارا لباس درمیانہ اور تمھاری حالت کے مطابق ہو (۱۲) مور کی طرح اپنے آپ کو دیکھ دیکھ کے مست نہ ہو (۱۳) بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے (۱۴) تمھاری گفتگو بغض یا حسد سے پاک ہونی چاہئے (۱۵) کسی دوست کو راز ظاہر کرنے پر مجبور نہ کرو (۱۶) جہاں مذاق سے لطف اٹھایا نہ جائے وہاں اس سے پرہیز کرو (۱۷) دوسروں کے عیبوں پر نظر نہ ڈالو۔ (۱۸) جب دوسرا بولتا ہو توجہ سے سنو۔

کئی کئی بچے

:- ایک چینی مستری کی عورت کے ایک دفعہ میں آٹھ بچے (سات لڑکے اور ایک لڑکی) ہوئے ہیں۔ اور سب زندہ اور تندرست ہیں۔ یہ نرالی بات ہے کیونکہ

ایسے واقعات تو سننے میں آچکے ہیں کہ ایک دفعہ میں دو دو۔ تین تین
چار چار۔ پانچ پانچ اور چھ چھ بچے ہوئے۔

ایک سکاٹ عورت کے ۱۴ دفعہ میں ۱۱ جوڑے بچے ہوئے
ایک اور عورت کے ۴۴ بچے ہوئے جن میں ۱۲ جوڑے تھے اور چھ
دفعہ تین تین بچے ہوئے۔ ایک گولڈ کوسٹ کی حبشن کے دوسری دفعہ
میں دو بچے۔ تیسری دفعہ چار اور چھٹی دفعہ میں چھ بچے ہوئے۔ ایک
اور عورت کے تین دفعہ دو دو۔ چھ دفعہ تین تین اور دو دفعہ چار چار
بچے ہوئے۔

کاغذات سے پتہ چلتا ہے کہ ہر دس لاکھ پیدائش میں ۱۲ ہزار
دو دو ۱۸۰۔ ۱۴ تین تین اور صرف ایک چار دفعہ بچے ہوتے ہیں۔
پانچ پانچ اور چھ چھ بالکل شاذ ہوتے ہیں۔

مرد کی شامت: برسٹل لندن میں ایک تربیت خانہ کھلا ہے جس میں باپوں کو بچے پالنا
اور کھلانا سکھایا جاتا ہے۔ باپ بیٹھ کے توجہ سے نہایت شستہ اور
خوبصورت عورتوں کے لکچر سنتے ہیں جس میں انھیں بتایا جاتا ہے کہ
بچوں کا رکھ رکھاؤ کس طرح کیا جاتا ہے۔ اُن کی صحت و غذا اور
پوشاک کی کیا کیا صورتیں ہیں اور گھر مختلف شکلوں میں کسطرح چلایا
جاتا ہے پہلے باپ صرف یہی کیا کرتے تھے کہ ماں روٹی پکا رہی ہے
یا گھر کے سر کرنے جا رہی ہے اور باپ بچہ کو گود میں لے کے ٹہل رہا
ہے یا بلا بلا کے اور طرح طرح کی آوازیں نکال کے اسے بہلا رہا ہے
اب انھیں بتلایا جا رہا ہے کہ بچہ کی چیخ پکار کیوں ہے اور اسے کس
طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ یہ تحریک کامیاب ہو رہی ہے اور مائیں
نتائج سے خوش ہیں۔

لندن کے ایک اخبار نے ایک چینی روایت بیان کی ہے کہ
بیویوں سے دبے ہوئے دس شوہروں نے ایک انجمن بنائی جس میں بیٹھ کے
وہ اپنی اپنی بیویوں کی سختیاں بیان کر کر کے دل کی بھڑاس نکالا
کرتے تھے۔ ایک جلسہ میں وہ بیٹھے حقہ وغیرہ میں مصروف تھے اور
اپنی اپنی رام کہانی کہی جا رہی تھی کہ اچانک ان دسوں کی بیویاں
اس انجمن کی سن گن پا کے کمرہ میں آدھمکیں۔ انھیں دیکھتے ہی
کمرہ میں کھلبلی مچ گئی اور ۹ شوہر وہاں سے اسطرح بھاگے جیسے بلی
کو دیکھ کے چوہے بھاگ جاتے ہیں۔ وہ ایک بغلی دروازہ سے
نکل نکل کے اڑنچھو ہو گئے اور ایک بیٹھا کا بیٹھا رہ گیا کہ جیسی
سر پر گذرے گی بھگتونگا۔ بیویاں اپنی چڑھائی کی کامیابی پر مسکرائیں
اور لوٹ گئیں۔ نوں شوہروں نے آپس میں ٹھان لی کہ دسواں
آدمی جو بھاگ کے نہیں گیا سچ مچ دلیر آدمی ہے۔ اسے اپنی انجمن
کا صدر بنایا جائے۔ لیکن جیسے ہی وہ کمرہ میں داخل ہوئے تاکہ
اُسے صدارت کا اعزاز بخشیں وہ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ غریب تو مارے
خوف کے اس دنیا ہی سے چل بسا ہے۔

بھونرے اور کنکھے: امریکہ کے ایک موجد نے اعلان کیا ہے کہ وہ محض شور کی مدد سے
ٹھوس چیزوں کو توڑ پھوڑ سکتا ہے۔ اس نے جانچ لیا ہے کہ حرارت
کی تیزی سے چیزیں نہیں ٹوٹتیں بلکہ آگ کے شور سے ٹوٹ جاتی ہیں
۳۰ ہزار بگلوں کی ایک ساتھ آواز سے ایک گھوڑے کے برابر طاقت
پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس سے ہلکی آواز اگر خاص طریقہ سے نکالی جائے
تو دیوار کی دیوار گر پڑتی ہے۔ اس نے اس طریقے سے کئی عمارتیں
گرا دی ہیں۔ وہ اپنے آلہ کی مدد سے پرانے مکانات اور کارخانوں کے
دودکش گرانے کے لئے ایک کمپنی بنا رہا ہے۔ کیونکہ اسکی رائے میں ایک
ایک اینٹ نکالنے کے ان کو گرانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اور

وقت لگنے کے علاوہ خرچ بھی بہت ہوتا ہے ۔

موٹروں کے پہیوں کے پرانے ربڑ پگھلا کر نہایت عمدہ سیاہی بنائی جا رہی ہے ۔

ڈاکٹروں نے ایک شخص کی دائیں ٹانگ کی کھال سے ۱۹۷ ٹکڑے کاٹ کے بائیں ٹانگ میں سیئے ہیں ۔

جزائر کنیری کے ایک جزیرہ گومیرا والوں کی زبان سیٹی ہے وہ لوگ چار میل کے فاصلہ سے سیٹی کے ذریعہ بھیجا ہوا پیچیدہ سے پیچیدہ پیام بآسانی سمجھ لیتے ہیں۔ ان گاؤں کے بیچ میں گہرے گہرے غار حائل ہوتے ہیں۔ وہ سیٹی بجانے میں صرف ہونٹوں سے کام لیتے ہیں انگلیوں سے کام نہیں لیتے ۔

البرٹا میں دو آدمیوں میں کیلے کھانے کا مقابلہ ہوا ۔ ایک نے ۴۴ دوسرے نے ۴۳ کھائے ۔ دوسرا ایک زیادہ کھا کے جیت گیا۔

بوسٹن میں ایک شخص نے دس منٹ میں ۷۵ انڈے کھائے ۔

چیکوسلواکیہ کے بانی اور صدر نے اپنی ۸۹ ویں سالگرہ منائی ہے انہوں نے پچھلے سال ہی کشتی ترک کی ہے اب یہ سلطنت جرمنی کے ماتحت ہو گئی ہے

بعض لوگ آخری عمر میں آ کے نئی باتیں اختیار کرتے ہیں ہمبرسٹ کے ایک پادری نے ۸۰ سال کی عمر میں بائیسکل چلانا سیکھنا شروع کیا اسکی عمر اسوقت ۱۰۴ سال ہے

جگوسلاویہ کی ایک سولہ سالہ عورت کے تیسری مرتبہ دانت نکلے ہیں

ضلع کرڈپہ کے ایک گاؤں کے حیوانی شفاخانہ میں ایک بیل لایا گیا جس کے چار تھن تھے۔ دو میں سے آدھی چھٹانک سے ایک چھٹانک تک دودھ نکلتا تھا۔ بیل کی عمر بارہ سال تھی اور مضبوط تھا ۔

لندن کے عجائب خانہ کے حیوانوں سانپوں اور پرندوں کی مجموعی قیمت کا اندازہ ۶۳۰۳۰۷ روپیہ کیا جاتا ہے ۔

امریکہ میں ایک شخص نے ایک ایجاد کی ہے جسکی مدد سے پٹرول میں پانی اسطرح ملایا جائیگا کہ پٹرول کم خرچ ہوگا اور اس سے طاقت زیادہ حاصل ہوگی۔ اسمیں کچھ ...

سگھڑ سہیلی

(نوشتہ جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی)

ناخن چبانا: بہت سے آدمیوں کو ناخن چبانے کی عادت بد ہوتی ہے۔ جب عورتوں میں یہ بری عادت ہو تو دیکھ کے شرم آتی ہے۔ بچہ ناخن چباتا ہو اور اس کے والدین عقلمند ہوں تو وہ فوراً اسکی وجہ سمجھ جاتے ہیں اور اسکا علاج کرتے ہیں۔ وہ بہت گھبرانے والا ہو سکتا ہے یا اسکی غذا میں کسی ضروری جزو کی کمی ہوگی یا اسکے دل میں کسی بات کا خوف بیٹھا ہوا ہو یا احتیاط سے تھوڑے ہی عرصہ میں اسکے یہ نقائص دور ہو سکتے ہیں ۔

لیکن اگر بارہ سال سے اونچی لڑکی کو یا عورت کو ناخن چبانے کا مرض ہو اور اسکو متوجہ کرنے کے باوجود وہ اس عادت کو جاری رکھے تو صرف اس کی قوت ارادی سے ہی اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ بچہ ہو تو سمجھا جائے کہ وہ گھبرا جانے والا بچہ ہے یا اس کی غذا میں کوئی کمی ہے۔ بڑی ہونے کی وجہ سے وہ خود اسکی وجہ کی تلاش کر سکتی

ہے اور وجہ معلوم کرنے کے بعد اس نقص کو دور کرسکتی ہے۔ دنیا کا کوئی لالچ اُسے اس عادت بد سے نہیں روک سکتا۔ وہ خود اس خوبصورتی کو بٹہ لگانے والی حرکت کو دور کرسکتی ہے۔

ناخن چبانے کے سلسلہ میں تین سوال ہوسکتے ہیں۔ کیا طبیعت پریشان ہوجاتی ہے؟ اگر یہ بات ہے تو کیوں؟ کیا اس عادت سے دل خوش ہوتا ہے؟ کیا کسی چیز کی آرزو ہے جسے دل ہر وقت ڈھونڈا کرتا ہے۔

اگر طبیعت پریشان ہوجانے والی قسم سے ہے تو فوراً ادھڑ بُن میں لگ جاؤ کہ کس وجہ سے ایسا ہے؟ صحت خراب ہے فوراً حکیم سے رجوع کرو۔ اگر فکر و غم کھائے جاتا ہے تو دل پر قابو رکھو اور فکروں کو دور کرو۔ ناخن چبانے سے تمھیں کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ نقصان ہی نقصان ہے۔ یہ کس قدر برا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بالغ لڑکی یا پوری عورت اپنے ناخن چباتی اور کترتی ہے محض اسلئے اسکی زندگی خوش آیند بسر نہیں ہورہی۔ اس تکلیف کا مقابلہ کرو اور اسکے دور کرنے کی تدبیر کرو۔ موم کی ناک نہ بنو۔ کیونکہ کوئی مرد یا عورت ایسی عادت کو پسند نہیں کرتا جس میں کسی قسم کا ارادہ اور رائے نہ ہو۔

اگر یہ عادت ہے اور اس سے دل بہلتا ہے تو اسکی وجہ سے تمھیں جسقدر زیادہ ملامت کی جائے کم ہے۔ اس بھدی عادت سے ناخن ٹوٹتے پھٹتے اور بدنما ہوجاتے ہیں جنکی وجہ سے انگلیاں بھونڈی ہوجاتی ہیں۔ اگر یہ عادت ہے تو اپنے سر کے بال بھی اکھاڑا کرو یا پلکیں ہی ایک ایک کرکے توڑا کرو۔ دوسرے جب ان دونو حرکتوں کو دیکھینگے تو انھیں تمہیں ناخن کترتے دیکھتے رہنے کی طرح ان سے بھی کچھ دکھ نہ ہوگا۔ یہ تمھارا ذاتی معاملہ ہے کہ جیسے بلا ناخن تم پھرتی ہو اسی طرح بلا پلکوں کے بھی گشت کو دیکھو کہ تم اس میں بھی اپنی خوبصورتی میں فرق آتا نہ محسوس کروگی۔

اگر کسی آرزو کی تلملاہٹ تمھیں اس حرکت پر مجبور کرتی ہے تو اپنی حالت کا مردانہ وار مقابلہ کرو۔ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ دیا ہے اسی پر قناعت کرنے کی عادت ڈالو اور اللہ تعالےٰ کا صبر و شکر کرو۔ آرزوؤں سے آسمان کے تارے توڑے جاسکتے ہیں۔ بہت ممکن ہے وہ چیز جس کے لئے دل بے چین اس قابل ہی نہ ہو جس کے لئے اسقدر بیقراری تمھیں رہتی ہے۔ سوچو اور اگر کوئی اور چیز اس غیر موجود چیز کی جگہ لے سکتی ہے اسے اس کی جگہ لے کے اس سے ہی دل خوش رکھو۔ اس سے پہلی چیز ماند پڑ جائے گی۔ اچھے ہاتھوں پر خوبصورت ناخن خوبصورتی بڑھاتے ہیں۔ اور کترے ہوئے ٹوٹے پھٹے ناخن دوسروں سے چغلی کھاتے ہیں کہ ایسے ناخن والی کی سیرت میں کچھ کمی ہے اور وہ قوت ارادی ہے۔

ہاں! بازار میں ایک دوا بھی بکتی ہے جو چند آنوں میں میسر آسکتی ہے۔ وہ زہر کی طرح کڑوی ہے۔ اسے ناخنوں کے اندر کی طرف سینک سے لگائیں۔ جیسے ہی تم عادت کے طور پر ناخن دانت کے نیچے دباؤ گی تمھیں اپنی عادت کی بیہودگی کا فوراً خیال آجائیگا اور دوسری دانت مارنے کا خیال ہی نہ آئیگا۔ اس طریقہ سے عادت بھی جاتی رہیگی اور ناخن بھی بڑھنے شروع ہوجائینگے اور جب تم انھیں اچھی طرح رکھوگی تو نہ صرف دیکھنے والیاں خوش ہونگی بلکہ تمھارا دل بھی خوش ہوگا۔

آنکھوں کی حفاظت

آنکھوں کی خوبصورتی کسے پسند نہیں مگر اسکی طرف دھیان مقابلۃً کم ہے۔ جسقدر چہرہ اور ہاتھوں کی خوشنمائی کی طرف توجہ کی جاتی ہے اتنی ہی توجہ کی آنکھیں بھی محتاج ہیں۔ بیداری کی حالت میں ہماری آنکھوں کو اسقدر کام کرنا پڑتا ہے کہ وہ تھک جاتی ہیں۔ انھیں ایک لحظہ کے لئے بھی آرام نہیں ملتا۔ سورج کی روشنی میں بلا چھتری چھپنے سے

آنکھوں پر بڑا زور پڑتا ہے اور شکنیں اور حلقے آنکھوں کے گرد نمودار ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے پانی بھی جانے لگتا ہے۔ جن کو عینک کی ضرورت ہے وہ بلا وجہ بھی عینک آنکھوں سے اتارے رکھتی ہیں۔ یہ بری عادت ہے۔ عینک کوئی خوبصورتی کی چیز نہیں۔ بلا ضرورت کون لگانا پسند کرتا ہے مگر ضرورت کے وقت انھیں نہ لگانا بھی غلطی ہے۔

آنکھوں کی خوبصورتی روزانہ چند منٹ کی احتیاط سے حاصل ہو سکتی ہے۔ آنکھوں کو روزانہ ٹھنڈے پانی سے یا کسی اچھے لوشن سے دھونا چاہیئے۔ صبح اور رات کے وقت بلا ناغہ آنکھوں کو دھونے سے نہ صرف بینائی مضبوط ہوتی ہے بلکہ آنکھوں میں چمک بھی زیادہ آ جاتی ہے۔ بدن کے پٹھے جسطرح ورزش کے محتاج ہیں اسی طرح آنکھیں بھی اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتیں۔ یہ عجیب بات معلوم ہو مگر یہ امر واقع ہے۔ آئینہ کے سامنے بیٹھ کے آنکھیں ادھر سے ادھر پھراؤ اور پھر اوپر نیچے گھماؤ۔ تمھیں اس سے ہنسی آئیگی۔ مگر اسکا فائدہ اتنا ہے کہ تم چھ مہینے میں ہی نتائج سے حیران رہ جاؤگی۔ مگر یہ ورزش صبح اور رات کو روزانہ کرنی چاہیئے۔ آنکھوں کی خوبصورتی دیگر اعضاء کی تندرستی پر بھی منحصر ہے۔ ان سب کو درست رکھنا چاہیئے۔ اگر آنکھ کے سفید پردوں پر زردی ہو سمجھ لو کہ جگر خراب ہے اس کا فوراً علاج کراؤ۔ کبھی کبھی اندھیرے کمرہ میں لیٹ کے نرم روئی پر لوشن یا ٹھنڈا پانی خوب چھڑک کے آنکھوں پر پندرہ منٹ تک رکھیں انکی تھکن دور ہو جایا کریگی۔ آنکھوں کیلئے بورک پوڈر کے لوشن بہت مفید ہے۔ ڈیڑھ پاؤ پانی میں ایک چمچہ اس پوڈر کی ڈال کے بنالیں۔

چٹکلے:- دیواری کاغذ پر چکنائی کے دھبے پڑ جائیں تو ان پر فلز اَرتھ Fullers Earth یا Magnesia چھڑک کے رات بھر پڑا رہنے دیں۔ صبح کو نرم برش یا کپڑے سے جھاڑ دیں کاغذ کو اسوقت بچھائیں نہیں۔

گاجریں شلغم ترکاری پیاز اور مٹر ابالتے وقت اگر پانی کے ہر تین پیالوں کے مقابلہ میں چوتھائی چمچہ میٹھا ڈالدیں تو یہ چیزیں خوش ذائقہ ہو جائینگی۔

جوتہ کے کالے پالش کے دھبے گرم پانی اور صابن ملنے سے دور ہو جاتے ہیں۔ زرد پالش کے دھبے الکحل سے دور ہو جاتے ہیں۔

کتیل میں میل جم جائے اور سیاہی آ جائے۔ آلوؤں کے چھلکے اسمیں ڈالکے پانی میں کچھ دیر ابالیں۔ دیگچی یا کتیلی کیسی ہی خراب ہو اندر سے صاف ہو جائے گی۔

جو لیس بہت نازک اور کڑا ہو اسے کسی شیشہ کے گرد لپیٹ کے صابن کے پانی میں گھماتے رہیں لیس صاف ہو جائے گی۔

اصلی اور نقلی ریشمی جرابوں کو پہلی مرتبہ سرکہ اور پانی کے ہلکے مرکب میں ڈبوئیں آئندہ رنگ پھیکا نہ پڑیگا۔ انھیں ہمیشہ سایہ میں سکھائیں اور پھر کی...

بزم مسلمہ

قدیم عیدگاہ جو قصبہ لوہارو میں واقع تھی اس میں اسقدر گنجائش نہیں رہی تھی کہ قصبہ لوہارو کے مسلمان و گرد و نواح سے آنیوالے اشخاص عیدین کی نماز آرام و آسائش سے ادا کر سکیں دنیز اسوجہ سے کہ قدیم عیدگاہ نئی آبادی سے آبادی کے درمیان آگئی تھی۔ ہمارے سرزبان لوہارو نے قصبہ لوہارو کے باہر بہ سمت جنوب بر راستہ امین منڈی ریلوے سٹیشن لوہارو کے پاس ایک عیدگاہ نئی فراخ و پختہ بلند میناروں کے ساتھ اس

سال تعمیر کرائی ہے۔ جسکی صدر محراب پہ یہ قطعہ سنگ مرمر پر کندہ کرکے لگایا گیا ہے۔ یہ قطعہ میرے محترم والد خانبہادر میرزا شمس الدین احمد خاں صاحب دیوان ریاست لوہارو نے فارسی میں لکھا ہے۔ گہ سنگ لوہارو کا اسم گرامی کیپٹن نواب امین الدین احمد خاں بہادر فخر الدولہ۔ دلاور الملک رستم جنگ ہے

قطعہ

امینِ دین نگہبان قبۂ اسلام ؛ نہاد سنگ بِن عیدگاہ بسم اللہ

ہر امر خیر کہ رضوان رب در آں باشد ؛ دلیل راہ نجات است نزد اہل اللہ

ہزار و سہ صد و پنجاہ و ہشت از ہجرت ؛ بود زمانۂ تعمیر ایں بہیں درگاہ

زفیض سرورِ عالم محمدِ عربی ؛ نوشت شمس بہ تسلیم قطع دلخواہ

راقمہ عالم شمس (زینت جہاں بیگم)

خوشی کی خبریں

میں نہایت مسرت سے اطلاع دیتی ہوں کہ ۲۱ دسمبر ۳۹ء کو پورے ۸ بجے شب کے اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک ننھا سا بھائی عطا فرمایا ہے۔ ننھے کا نام "محمد فخری خاں" رکھا گیا ہے۔ مسلم بہنیں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسے صالح اور خادم اسلام بنائے۔ آمین۔ (راقمہ زبیدہ بیگم بنت سردار محمد یار خاں ایکس ناظم بہاولپور)

جوابات

جنوری ۱۹۴۰ء کو بزم مسلم میں ایک بہن نے چہرے کے کیلوں اور چھائیوں کا علاج دریافت کیا تھا میں ان کی آگاہی اور دیگر ناظرین کے فائدہ کے لئے اپنا تجربہ بیان کرتی ہوں۔ میرے چہرے پر پانچ چھ سال سے کیل نکل آتے تھے سینکڑوں دوائیں دیسی اور انگریزی کریمیں استعمال کیں لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اگر ہوا بھی تو عارضی۔ آخرکار میں نے مایوس ہوکر علاج چھوڑ دیا۔ لیکن دو تین ماہ ہوئے میری ایک عزیز سہیلی جہاں آرا شمیم نے مجھے ایک شیشی جیوٹرین کریم کی بطور تحفہ بھیجی اور اسکے استعمال کی تاکید فرمائی میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی جبکہ اسکے چند روزہ استعمال سے میرا چہرہ بالکل صاف ہوگیا اور دو تین ماہ سے پھر کبھی کیلوں یا چھائیوں کی شکایت نہیں ہوئی۔ اس کے بعد چند اور سہیلیوں نے بھی اسے آزمایا اور بہت مفید پایا اس لئے میں سب بہنوں سے اسکے استعمال کی سفارش کرتی ہوں۔ جیوٹرین کریم میں نہایت دل آویز اور دیرپا خوشبو ہے۔ اسکی ایک شیشی جو دو تین ہفتہ کے استعمال کے لئے کافی ہوتی ہے۔ تمام انگریزی دوا فروشوں سے ۱۵؍ میں مل سکتی ہے۔ (خالدہ رؤف زیدی اسلامیہ پارک لاہور)

استفسارات

مجھے دانتوں کے منجن کی ضرورت ہے جس سے دانتوں کی ریخیں بالکل صاف اور مضبوط ہوجائیں۔ دوسرے سر میں لگانے کا تیل کا ایسا نسخہ مطلوب ہے جس سے بال لانبے سیاہ اور چمکدار ہوجائیں مگر بالوں کو نقصان نہ پہنچے۔ براہ مہربانی مسلم بہنیں جلد از جلد بھیج کر ممنون فرمائیں۔

(راشدہ خاتون نزہت بنت حضرت علامہ انور شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ)

غمی کی خبریں

آہ کس قلم اور کس دل سے تحریر کروں کہ میری بھانجی عمر ۱½ سال بعارضہ نمونیہ آٹھ دن بیمار رہ کر ہمیں داغ مفارقت دے گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچی بہت خوبصورت تھی اور بڑی ہی پیاری پیاری باتیں کرتی تھی۔ بہنوں سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ خدا اسکے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (امینہ خانم از قصور)

مدھم سی روشنی تھی چراغ امید میں

اے بادِ مرگ تونے اسے بھی بجھا دیا

میں انتہائی رنج و افسوس کے ساتھ یہ خبر سپرد مسلم کرتی ہوں کہ میری ہمشیرہ کے شوہر جن کا اسم گرامی ملک محمد اسلم تھا اس فانی دنیا

سے کوچ کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عالم با عمل۔ با سعادت تھے۔ اپنی عمر کے قیمتی چھ سال ولایت میں تعلیم حاصل کرنے میں گزارے تھے۔ راولپنڈی میں ایک ممتاز عہدہ پر فائز تھے۔ ہمارے خاندان کے درخشاں ستارے تھے۔ جن سے ہماری کئی امیدیں وابستہ تھیں۔ مرحوم کے دو لڑکے ہیں۔ محمود اسلم اور مسعود اسلم ان کے نام ہیں۔ خدا ان کو دراز عمر عطا فرمائے۔ مسلم بہنیں دعا کریں کہ خدا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

(زوجہ آغا سلطان احمد سلانوالی)

میں نہایت غم واندوہ کے ساتھ اطلاع دیتی ہوں کہ میری چھوٹی بہن امتیاز جہاں یکم جنوری کی صبح کو اس دار فانی سے دار آخرت کو چلی گئی۔ اسی سال میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا اور نہایت ہونہار تھی۔ مسلم بہنوں سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ (راقمہ ممتاز الرشید گوجرانوالوی)

انجمن عثمانیہ امرتسر کا پانچواں سالانہ جلسہ

۶۔۷ اپریل سنہ ۲۸ء کو منعقد ہوگا۔

نہایت مسرت و انبساط کیساتھ اطلاع دیجاتی ہے کہ حسب دستور سالہائے گذشتہ امسال انجمن عثمانیہ امرتسر کا پانچواں سالانہ جلسہ باہتمام تزک و احتشام مورخہ ۶۔۷ اپریل سنہ ۲۸ء کو منعقد ہوگا۔ متعدد رہنمایان نے شمولیت کی صدارت کیلئے درخواست کیگئی ہے جلسہ کے موقعہ پر ایک عظیم الشان مشاعرہ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ امید واثق ہے کہ جلسہ ہر پہلو کامیاب ہوگا۔ برادران اسلام سے استدعا ہے کہ نہ صرف جلسہ میں ہی شرکت فرمائیں بلکہ مالی اعانت فرما کر خادمان انجمن کا حوصلہ افزائی کے ساتھ انجمن کی بنیادوں کو مستحکم کرنے کی کوشش کریں۔

نیاز مندان

[illegible]

بچوں کے

وقت

از جناب سید شوکت حسین صاحب عباسی امرتسری

وقت سب کو عزیز ہے
وقت انمول چیز ہے
وقت جاکر کبھی نہ آئے
کھو دیا جس نے پھر نہ پائے
چاہئے خوب دیکھ بھال اس کی
برق سے بھی سوا ہے چال اس کی
دیکھنے میں کہاں یہ آتا ہے
کونسے ظرف میں سماتا ہے
شام ہوتے ہی دن کی بات
سو کے اٹھے نہ تھے کہ رات
کس کو تا حشر یاں ٹھہرنا ہے
آج کر لو تمھیں جو کرنا ہے
روز کی ہے یہ آج کل بے
وقت کھونا نہ ایک پل بے
کام سے تم کبھی نہ گھبرانا
وقت کو خوب کام میں لانا
جستجو ہوگی پھر اسی کی
یہ ٹھہرتا نہیں کسی کے لئے

اللہ کی مدد کرنیوالے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے:۔

محترم خانصاحب غلام محمد صاحب بٹ لاہور	۱	جناب محمود الحسن صاحب ہیڈ ماسٹر ڈھاڈر	۱
محترمہ ع۔ ق بیگم صاحبہ بنت بابو خلیل الدین صاحب سہارنپور	۱	جناب خان محمد احمد خاں صاحب درانی	۱
محترمہ قمر النساء صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات	۱	محترمہ بیگم صاحبہ محمود حسین صاحب تحصیلدار رخصتی ہوشیارپور	۱
محترم جناب نجات النبی صاحب ایبٹ آباد	۱	جناب سید مہر علی شاہ صاحب کوٹلی خادم شاہ	۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ فروری ۴۰ء

- محترمہ حمیدہ صدر الدین صاحبہ تلمیذہ درجہ خصوصیہ اولی مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی) ۱/۴/-
- محترمہ والدہ مظہر الحق خاں ۱/-/-
- محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ معرفت مولوی عبید اللہ صاحب عمر پوری پل بنگش۔ دہلی (برائے مٹھائی بتقریب شادی) ۲/-/-
- محترمہ نسیم اختر صاحبہ بنت جناب شیخ محمد افضل صاحب تحصیلدار (برائے امداد غریب طالبات ۲/-/- ۔ قیمت کھال قربانی ۲/۴/-) ۴/۴/-
- محترمہ بیگم صاحبہ رانا عبد المجید خانصاحب بنک انسپکٹر ۱/-/-
- محترمہ بیگم صاحبہ رانا شیر جنگ خانصاحب ۱/-/-
- جناب خان اسد اللہ خانصاحب بستی نو (برائے یتیم طالبات) -/۱۲/۳
- جناب بابو عبد الرحمٰن صاحب اکونٹنٹ گورنمنٹ ہائی سکول -/۲/-
- جناب بابو مستجاب حسین صاحب کلرک دفتر سب جسٹرار (قیمت کھال قربانی) -/۱۲/-
- محترمہ رضیہ نسرین صاحبہ سابقہ متعلمہ مدرسۃ البنات از لاہور ۱۰/-/-
- محترمہ رشیدہ چراغدین بورڈر ۳۰۶ مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی) ۲/-/-
- محترمہ ع۔ ق بیگم صاحبہ بنت بابو خلیل الدین صاحب ای۔ آئی سہارنپور ۱/-/-
- محترمہ عزیزہ نعیم میاں حمید علی متعلمہ جماعت اول مدرسۃ البنات ۱/-/-
- جناب شیخ سعید احمد صاحب سشید کلرک محکمہ ریلوے لاہور (برائے یتیم طالبات) ۵/-/-
- جناب اقبال محمد صاحب پارسل کلرک این ڈبلیو آر شملہ (برائے یتیم طالبات) ۵/-/-
- جناب مستری نور الدین صاحب انجن شیڈ ۲/-/-
- جناب چودھری نور احمد صاحب ٹھیکیدار متصل سول ہسپتال (قیمت کھال قربانی) ۱/۱۰/۶
- جناب بابو عبد الحق صاحب پوسٹل کلرک محلہ سراج گنج (قیمت کھال قربانی) ۱/۱۰/۶
- محترمہ فاروق بیگم صاحبہ جماعت اول اعلیٰ مدرسۃ البنات " ۱/۱۰/۶
- محترمہ خورشید بیگم صاحبہ " دوم " " ۱/۱۰/۶
- محترم چوہدری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ کمشنرس آفس " ۱/۴/۶
- محترم قاضی جعفر سعید صاحب محلہ قاضیاں " ۱/۴/۶
- محترمہ انور صاحبہ جماعت سوم مدرسۃ البنات " ۱/۴/۶
- محترمہ زیب النساء صاحبہ جماعت اول ادنیٰ " " ۱/۱۰/۶
- محترم میاں غلام احمد صاحب کھرل کنگرہ ۱/۴/۶
- محترم میاں رشید احمد صاحب محلہ سراج گنج " ۱/۱۰/۶
- محترمہ ام الحبیب صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات " ۱/۱۰/۶
- محترم سید اصغر علی شاہ صاحب محلہ چاہ لالیوالہ " دو ۲/۶/۶
- محترم مولوی نبی بخش صاحب کمپونڈر سول ہسپتال " ۱/۴/۳
- محترم مولانا عبد الحق صاحب عباس مدیر مدرسۃ البنات " ۱/۱۰/۶
- محترمہ نسیمہ بانو رحمن دار الاقامہ " " ۱/۴/۶
- محترم شیخ محمد بخش صاحب ریڈر افسر مال ۱/۴/۳

نام	رقم
محترم ڈاکٹر سید محمد رشید صاحب عباسی سب اسسٹنٹ سرجن (قیمت کھال قربانی) دو عدد	۲/۱۳/۹
محترم شیخ عبدالرشید صاحب محلہ قاضیاں ″	۱/۱۰/۶
محترم خان امیرالدین احمد خاں صاحب وکیل بستی دانشمنداں ″ دو عدد	۲/۹/۶
محترم شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنرس آفس ″	۱/۱۰/۶
محترم میاں حمید علی صاحب پنشنر سول لائنز ″	۱/۱۰/۶
محترمات سعیدہ اختر جماعت دوم و سلیم اختر جماعت اول اعلیٰ مدرسۃ البنات ″	۱/۳/۳
محترم حکیم سید شاہنواز صاحب محلہ سیداں ″	۱/۱۰/۶
محترمہ اختر بنت غلام محمد صاحب جماعت نہم مدرسۃ البنات	۱/۱۰/۶
محترمہ والدہ صاحبہ علی محمد خانصاحب سب انسپکٹر پولیس محلہ سید کبیر ″ دو عدد	۳/۵/۰
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی جمال الدین صاحب محلہ سراج گنج ″	۱/۱۰/۶
محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ متعلمہ جماعت اول بنت برکت علی محلہ کوٹ اچھی ″	۱/۳/۳
محترم شیخ نیاز محمد صاحب چوک سوداں ″ دو عدد	۳/۵/۰
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت شیخ احمد صاحب جماعت اول مدرسۃ البنات ″	۱/۳/۳
سیوا صاحب والی ڈاکی نہ دوکوبا ″	۱/۱۰/۶
محترمہ بشیرہ بیگم بنت پیر بخش متعلمہ مدرسۃ البنات ″	۱/۱۰/۶
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عباس علی صاحب محلہ سید کبیر ″ دو عدد	۳/۵/۰
محترم میاں حمید علی صاحب پنشنر سول لائنز ″	۱/۲/۰
محترم شیخ محمد شریف صاحب ایڈوکیٹ ″	۱/۲/۶
محترم بابو سید محمد صاحب نیائیں دانشمنداں ″ ۳ عدد	۴/۱/۰
محترمہ صفیہ خانم بنت ماسٹر نیاز محمد جماعت اول مدرسۃ البنات ″	۱/۱۰/۶
محترم خانبہادر عبدالمجید خانصاحب بستی باباخیل ″	۱/۱۰/۶
محترم اظہار الحسن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ″	۱/۱۰/۶
محترمہ سعیدہ فاضل سابق متعلمہ مدرسۃ البنات محلہ باغ شیخ کرم بخش ″	۱/۱۰/۶
محترم ماسٹر غلام نبی صاحب غازی بی اے آنرز بی ٹی گورنمنٹ ہائی سکول ″	۱/۳/۳
محترمہ بیگم صاحبہ فضل محمد ٹیلر ماسٹر (منصوری) محلہ سید کبیر ″	۱/۱۰/۶
محترمہ بیگم صاحبہ خان مظفر علی خانصاحب محلہ عالی ″	۱/۳/۳
محترم خان نیاز محمد خانصاحب بستی دانشمنداں ″	۱/۳/۳
محترم خان فضل الٰہی خانصاحب ″	۱/۱۰/۶
محترم سید انور علی شاہ صاحب ڈی آئی آف سکولز بمبئی ″	۱/۱۰/۶
محترم غلام محمد خانصاحب موضع سوئتہ بذریعہ صادق محی الدین خانصاحب ″	۱/۱۰/۶
اسم نامعلوم ″	۱/۱۰/۶
محترم مسٹر عبدالعزیز صاحب ایم اے محلہ سراج گنج (قیمت کھال عقیقہ)	۳/۵/۰
محترمہ عزیزہ اختر سلطان متعلمہ جماعت سوم مدرسۃ البنات دختر ابوالفضل محمد صاحب (افریقہ) حال جالندھر شہر محلہ شاہ روشن ولی	۵/۰/۰
محترمہ بیگم صاحبہ جناب عبدالواحد صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول فورٹ سنڈیمن	۱/۰/۰
ازخانہ جناب حافظ شمس الدین صاحب مرحوم جالندھر بتوسط گل حمید صاحب (بغرض ایصال ثواب بروح حافظ صاحب مرحوم)	۱۲/۰/۰
محترمہ عزیزہ مسعودہ صدیق حسن بورڈر متعلمہ مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی)	۲/۰/۰
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر رحیم بخش صاحب محلہ کھولائے	۲/۰/۰
محترمہ بیگم صاحبہ جناب محمد حسین صاحب تحصیلدار رخصتی فردوس کورٹ روڈ ہوشیارپور	۲/۰/۰
جمعیۃ اسلامیہ جہانیہ بوساطت جناب محمد ابراہیم صاحب وائس پریزیڈنٹ جمعیۃ	۴۰/۰/۰
بتوسط محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ مدرسۃ البنات ۱/۴/۰ موصوفہ خود	۵/۰/۰
جناب نبی بخش صاحب سول ہسپتال جالندھر شہر	۲/۰/۰
محترمہ مس پتی صاحبہ نرس ″ ″	۵/۰/۰
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد رشید صاحب ″ ″	۱/۰/۰
محترم جناب احمل صاحب شامی پکا باغ ″	۱/۰/۰
میزان	۲۰۱/۵/۳

زکوٰۃ صدقات بماہ فروری سنہ ۴۰ء

نام	رقم
جناب فضل قادر صاحب ریلیونگ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر جالندھر شہر	۲/۰/۰
جناب چودھری خیر محمد خاں صاحب منیجر گورنمنٹ فارم فلنہ	۹/۰/۰
جناب میر غلام رسول صاحب اچھرہ۔ لاہور از دسمبر ۳۹ء تا مارچ ۴۰ء	۲۰/۰/۰
جناب چوہدری عزیز الدین صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر قادیاں برائے یتیم طالبات	۱/۴/۰
میزان	۳۲/۴/۰

وظائف فنڈ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۰ء

نام	رقم
محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ میسور سٹی (حمیدہ بی بی و زینب بی بی سکالرشپ)	۱۰/۰/۰
جناب ڈاکٹر شیلے سعید صاحب بندر روڈ کراچی (وظیفہ سالتمام منجانب محترمہ بیگم صاحبہ خود برائے مستحق طالبہ)	۳۶/۰/۰
محترمہ مکرمہ معظمہ نفیس دلہن صاحبہ بیگم عالیجناب نواب صدیار جنگ بہادر حبیب گنج علیگڈھ (وظیفہ ماہ جنوری سنہ ۴۰ء)	۲۰/۰/۰

نام	رقم
فاطمہ جان سکالرشپ بتوسط جناب چودھری حق نواز خانصاحب پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور	۵/-/-
محترمہ محمودہ آرا بیگم صاحبہ "آشیانہ نابھہ" بابت سہ ماہ گذشتہ	۶/-/-
جناب منشی الہ دیا صاحب "آشیانہ نابھہ"	۶/-/-
محترمہ بیگم جلال الدین صاحبہ انسپکٹرس آف سکولز کشمیر پراونس سرینگر	۳/-/-
میزان	۸۶/-/-

تعمیر فنڈ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۰ء

بتوسط جناب سید بشیر محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ضلع فیروزپور

نام	رقم
جناب چوہدری محمد شفیق صاحب پی ایس آئی۔ لاہور	۲/-/-
جناب ڈاکٹر محمد مصطفیٰ خانصاحب فیروزپور چھاؤنی	۳/-/-
جناب مسٹر محمد حیات صاحب ڈسٹرکٹ انجنیئر فیروزپور	۵/-/-
جناب چوہدری فتح محمد صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹی پٹی	۱/-/-
جناب چوہدری علی محمد صاحب کیمپ کلرک اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز لاہور	۱/-/-
نامعلوم اسم	۱۳/-/-
محترم بابو غلام مصطفیٰ صاحب پوسٹل کلرک اچھرہ	۲۰/-/-
محترم سید نذیر علی شاہ صاحب آفیشل ریسیور فیروزپور	۵/-/-
محترم غلام حیدر صاحب ضلعدار نہر ابوہر ضلع فیروزپور	۵/-/-
محترم غلام حیدر صاحب ضلعدار نہر مکتسر "	۲/-/-
محترم فضل الدین صاحب منشی ضلعدار نہر " "	۱/-/-
محترم تاج محمد صاحب ضلعدار مکتسر "	۲/-/-
محترم چوہدری اکرام الدین صاحب تحصیلدار لکھیوالی	۲/-/-
محترم محمد یوسف صاحب منشی دفتر نہر سرہند فیروزپور چھاؤنی	۱/-/-
محترم محمد ضیاء الدین صاحب منشی " " "	۱/-/-
محترم محمد یعقوب صاحب ضلعدار جیتو (نابھہ ریاست)	۳/-/-
محترم شیخ محمد اسحاق صاحب ضلعدار ابوہر	۶/-/-

نام	رقم
محترم سردار جگت سنگھ صاحب رئیس نہال سنگھ والا	۱/-/-
محترم سردار نامدار سنگھ صاحب رئیس	۱/-/-
محترم سردار کرتار سنگھ صاحب سفید پوش معراج	۱/-/-
محترم مولوی علی محمد صاحب علی کے	۱/-/-
محترم خانصاحب مسعود احمد خانصاحب طوال	۱/-/-
محترم محمد یوسف خانصاحب رئیس	۱/-/-
محترم عمر الدین صاحب	۱/-/-
محترم شاہ عنایت اے ایس آئی صاحب	۱/-/-
محترم سید اصغر علی شاہ صاحب سب انسپکٹر کھو	۱/-/-
محترم شیخ عزیز اللہ صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر سی آئی اے	۱/-/-
محترم حاکم علی صاحب ذیلدار آصف والہ	۱/-/-
محترم ملک حق نواز خانصاحب ٹوانہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس فیروزپور	۱/-/-
محترم مسٹر محمد حمید خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس	۱/-/-
محترم سردار بخشیش سنگھ صاحب شانگر ضلع جالندھر	۱/-/-
محترم نذیر احمد صاحب انسپکٹر پولیس	۱/-/-
محترم سید محمد افضل صاحب سی۔ سی	۱/-/-
محترم لالہ سادھو رام صاحب مہاجن میچو منڈی	۱/-/-
محترم منشی محمد طفیل صاحب ٹیکس محرر	۱/-/-
محترم محمد اسماعیل صاحب	۱/-/-
محترم غلام قادر صاحب ذیلدار ھری والہ تانگل	۱/-/-
محترم سردار خان محمد صاحب کما لاجودلی	۱/-/-
محترم میاں باغ علی صاحب سکنہ ابوہر	۱/-/-
محترم خادم محی الدین صاحب وکیل گیدڑ بہا	۱/-/-
محترم ایچ۔ جی حمید صاحب	۱/-/-
محترم لالہ سوہن لال صاحب مہاجن میچو منڈی	۱/-/-
محترم لکھی ولد خواجہ راجپوت سکنہ وریکی مل	۱/-/-
محترم باغ ولد ماہن ارائیں سکنہ ہستی والا	۱/-/-
محترم جلال الدین نمبردار ہستی والا	۱/-/-
محترم اکبر علی ولد حاکم علی ڈوگر سکنہ علیکے قدیم	۱/-/-
محترم عبد القیوم صاحب سب انسپکٹر ملی ضلع فیروزپور	۱/-/-
محترم محمد شریف صاحب سب انسپکٹر تھانہ صدر فیروزپور	۱/-/-
محترم سید محمد صاحب سفید پوش حشمت والا ضلع فیروزپور	۱/-/-
محترم مرزا گل محمد صاحب ہیڈ کنسٹیبل تھانہ صدر فیروزپور	۱/-/-
محترم محمد وزیر خاں صاحب ہیڈ کنسٹیبل " "	۱/-/-
محترم محمد لطیف صاحب کنسٹیبل " "	۱/-/-
محترم خان محمد حمید خاں صاحب سب انسپکٹر " "	۱/-/-
محترم فضل محمد صاحب ادس۔ ایس۔ پی فیروزپور	۱/-/-

نام	رقم
محترم علی بخش صاحب ع ۲۹۴	۱/-/-
محترم چراغ صاحب ڈوگر تہہ کے	۱/-/-
محترم اکبر علی صاحب سفید پوش ماگی	۱/-/-
محترم نظام الدین صاحب ڈوگر سکنہ کہاگی	۱/-/-
محترم منڈو صاحب ڈوگر پے	۱/-/-
محترم محمودا صاحب ڈوگر سکنہ پلہ	۱/-/-
محترم سردار سادھو سنگھ ذیلدار علاقہ ممدوٹ	۱/-/-
محترم شیخ شمشاد علی صاحب ضیا ضلع فیروزپور	۱/-/-
محترم شجاعت علی صاحب انسپکٹر پولیس فیروزپور	۱/-/-
محترم غلام احمد صاحب ذیلدار سکنہ کریاں پہلوان	۱/-/-
محترم غلام نبی صاحب	۱/-/-
محترم عبدالحکیم صاحب	۱/-/-
محترم محمد حسین خاں صاحب نمبردار بازید پور تھانہ صدر فیروزپور	۱/-/-
محترم منشی کالیخاں صاحب میونسپل کمشنر فیروزپور شہر	۱/-/-
محترم جناب منشی امیرالدین صاحب محافظ دفتر میونسپل کمیٹی "	۱/-/-
محترم بابو عبدالصمد صاحب سب اوورسیر " "	۱/-/-
محترم بابو محمد یامین صاحب ٹائپ کلرک " "	۱/-/-
محترم بابو عبداللطیف صاحب کلرک " "	۱/-/-
محترم منشی سلطان احمد صاحب انسپکٹر گاڑیاں " "	۱/-/-
محترم منشی عبدالغنی صاحب ٹھیکیدار روشنی " "	۱/-/-
محترم سید ظفرالاسلام صاحب سینیٹری انسپکٹر " "	۱/-/-
محترم حاجی فقیر محمد صاحب ممبر کمیٹی " "	۱/-/-
محترم بابو نذیر احمد صاحب کمبو دروازہ "	۱/-/-
محترم چودھری محمد عمر صاحب ممبر کمیٹی "	۱/-/-
محترم مہر نور محمد صاحب ٹبی بھٹیانوالی "	۱/-/-
محترم شیخ سراج دین صاحب آڑھتیہ سبزی منڈی "	۱/-/-
محترم میاں مراد علی صاحب میونسپل کمشنر فیروزپور شہر	۱/-/-
محترم مہر لکھا ولد جھنڈو ذات ارائیں لوہا منڈی "	۱/-/-
محترم شیخ جمال الدین صاحب آڑھتیہ سبزی منڈی "	۱/-/-
محترم چودھری میاں بخش صاحب " " "	۱/-/-
محترم چودھری دین محمد صاحب " " "	۱/-/-
محترم شیخ نواب الدین صاحب آڑھتیہ " "	۱/-/-
محترم لالہ رام لال صاحب فروٹ مرچنٹ "	۱/-/-
محترم شیخ حاجی محمد ولد شیخ چراغدین " "	۱/-/-
محترم حاجی قمرالدین صاحب آڑھتیہ سبزی منڈی "	۱/-/-
محترم چودھری محمد عمر صاحب میونسپل کمشنر "	۳/-/-
محترم شیر محمد صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول دھرم کوٹ ضلع فیروزپور	۱/-/-
محترم غلام حیدر صاحب ہیڈ ماسٹر کشن پورہ کلاں تحصیل زیرہ "	۱/-/-
محترم محمد بخش صاحب سیکنڈ ماسٹر " " "	۱/-/-
محترم علی محمد صاحب بی اے عربی ماسٹر " " "	۱/-/-
محترم منشی محمد سعید صاحب لوئر مڈل سکول اطار گڑھ "	۲/-/-
محترم خان محمد صاحب ایس۔ وی اول مدرس مدرسہ ڈھولیوالا	۱/-/-
محترم عبدالرحیم خاں صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول شیر پور تائباں	۱/-/-
منشی صدرالدین صاحب سیکنڈ ماسٹر " "	۱/-/-
محترم منشی محمد عبداللہ صاحب اول مدرس مدرسہ پنڈوری ارائیاں	۱/-/-
محترم منشی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر کوٹیاں	۱/-/-
محترم منشی علی احمد صاحب سیکنڈ ماسٹر مستیاں	۱/-/-
محترم منشی عنایت اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر "	۱/-/-
محترم منشی محمد اشرف صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول جلال آباد	۱/-/-
محترم منشی محمد علی صاحب ایس وی نائب مدرس مڈل سکول دھرم کوٹ	۱/-/-
محترم منشی عمرالدین صاحب اول مدرس مدرسہ فیروزوال	۱/-/-

رقم	نام
۱/-/-	محترم مولوی عبدالرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول فتح گڑھ پنجتور
۲/-/-	محترم منشی غلام محمد صاحب ڈرل ماسٹر " "
۱/-/-	محترم چودھری مختار احمد صاحب رئیس تلونڈی جلے خاں
۱/-/-	محترم مولوی محمد موسےٰ صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول " "
۱/-/-	محترم منشی غلام محمد صاحب زراعت ماسٹر " " "
۱/-/-	محترم ماسٹر رحمت اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر " کھو
۱/-/-	محترم ماسٹر خوشی محمد صاحب سیکنڈ ماسٹر " "
۱/-/-	محترم ملک عبدالمجید صاحب ایم اے بی ٹی، اے ڈی آئی تحصیل زیرہ
۱/-/-	محترم جناب بابو محمد یوسف صاحب انڈین ملٹری ہسپتال فیروزپور چھاؤنی
۱/-/-	محترم صوبیدار محمد خان صاحب ۴/۱۰ پنجابی رجمنٹ فیروزپور چھاؤنی
۱/-/-	محترم ایم نور محمد صاحب نور پرائمری سکول فیروزپور چھاؤنی
۱/-/-	محترم ڈاکٹر عبدالستار صاحب بازار سٹ صدر بازار "
۱/-/-	محترم بابو عبدالقادر صاحب انچارج سپر باروکانی فناپ آرسنل "
۲۰/-/-	محترم عنایت اللہ صاحب
۵/-/-	محترم جناب احمد خان صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل فیروزپور
۲/-/-	محترم پیرزادہ رب نواز صاحب وکیل
۵/-/-	محترم ایم علی اکبر صاحب فیروزپور
۱/-/-	محترم سید ذوالفقار الدین صاحب مجسٹریٹ درجہ اول فیروزپور شہر
۲/-/-	محترم غلام مصطفےٰ خاں اردلی صاحب مہتمم خزانہ "
۱/-/-	محترم بابو محمد رضی احمد صاحب کلرک خزانہ "
۱/-/-	محترم بابو بشیر حسین صاحب ہیڈ مہتمم خزانہ "
۱/-/-	محترم چودھری محمد اسماعیل صاحب پلیڈر "
۷/-/-	محترم چودھری عزیز الدین خاں صاحب رئیس مکتسر

رقم	نام
۵/-/-	محترم جناب مرزا سید محمد صاحب سکہ بیتے کے تحصیل زیرہ
۵/-/-	محترم جناب شیخ غلام حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز جالندھر (منجملہ موعودہ جلسہ سالانہ)
۵/-/-	محترم جناب ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن جیل ہسپتال پشاور
۲/-/-	محترم جناب ملک محمد امین صاحب از قیمت ٹوکریاں
۲/-/-	محترم جناب محمد صادق خاں صاحب کپوری دروازہ بٹالہ
۲۴۰/۴/-	میزان

زلزلہ اناطولیہ فنڈ

رقم	نام
۲۰/۸/-	میزان ماہ جنوری سنہ ۴۰ء
۲/-/-	محترم جناب چودھری عزیز الدین صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر قادیان
۲/-/-	محترم جناب محمد صادق خانصاحب کپوری دروازہ بٹالہ
۲/-/-	محترم جناب سید مہر علی شاہ صاحب کوٹلی خادم شاہ
۲/-/-	محترمہ عائشہ بی بی مولوی غلام رسول بورڈر مدرسۃ البنات
۲۸/۸/-	میزان

بہو بیٹیوں اور بہنوں کے لئے نعمت لازوال

۱۔ بہو بیٹیوں اور بہنوں کے لئے ترکی بوٹی پلز :۔ بہو بیٹیو! میری عمر اس وقت قریب پچاس سال کے ہے۔ اگر تم مجھے دیکھو تو ۲۵ یا ۳۰ سال سے زیادہ کبھی نہ بتلاؤ گی اسکا کیا سبب؟ ایک سفر میں میری ایک ترکی بہن سے محبت ہو گئی۔ انھوں نے بروقت علیحدگی مجھے ایک تحفہ عنایت کیا جسکو میں ہر ماہ ۲۰ یوم استعمال کرتی ہوں۔ اکثر زنانہ اخباروں میں دیکھتی ہوں کہ پوڈر اور کریم وغیرہ کا ہمارے ملک میں خصوصاً بہو بیٹیوں میں بیحد رواج ہے جو اپنے شوہروں کے دام بیدریغ ان فضول چیزوں پر خرچ کرتی رہتی ہیں۔ جس سے قدرتی خوبصورتی کا نمک پانی ہو کر چہرے کا رنگ بالکل پھیکا پڑ جاتا ہے اور چہرہ بدنما ہو جاتا ہے۔ جو چیز کہ میں کھاتی ہوں اسکا نسخہ اپنی بہو بیٹیوں اور بہنوں کے لئے کئی بار مفت شائع کروا چکی ہوں آپ اپنے گھر میں بنالو اور استعمال کرو۔ تاکہ تم یہ نہ سمجھو کہ نسخہ غلط ہے کم از کم تین ماہ تو ضرور استعمال کرنی چاہیئے (اگر کوئی بہو بیٹی نہ بنا سکے تو میرے پاس سے بطور نمونہ ایک ماہ کے استعمال کے لئے بوٹی پلز منگا کر استعمال کر سکتی ہو) لاگت تین روپے۔

۲۔ **سفید بالوں کو سیاہ کرنیکا بیضرر تیل**۔ یہ تیل بالوں کو سیاہ کرتا ہے خصوصاً وہ جو قبل از وقت سفید ہو گئے ہوں یا ہو رہے ہوں اس کے استعمال سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں اور پھر سیاہ ہی نکلتے ہیں۔ بڑے تجربوں اور جانفشانی کے بعد بڑے بڑے قیمتی اجزاء سے تیار ہوتا ہے۔ کم از کم ایک ماہ ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ لاگت فی بوتل جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ لاگت ساڑھے تین روپے۔

۳۔ **سر دھونے کا سفوف سکاکائی**:۔ یہ سفوف بھی نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ اس سے سر دھونا چاہیئے تاکہ بال مضبوط، گھنے، لمبے اور چمکدار ہو جائیں۔ بال گرتے ہوں تو وہ فوراً بند ہو جائیں گے۔ لاگت اڑھائی روپے۔ ایک ماہ کے لئے یہ دونوں یعنی تیل اور سفوف ضرور استعمال کرنے چاہئیں۔ مرد بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

۴۔ **عنبری لوشن**:۔ یہ نہایت معطر زود اثر اور مفید لوشن ہے۔ چہرے کے بدنما داغوں۔ کیلوں۔ تلوں۔ مہاسوں۔ روئیں اور چہرے کی سیاہی کو دور کر کے چہرے کو صاف ملائم اور خوبصورت کرتا ہے۔ لاگت فی شیشی ایک روپیہ پندرہ آنے۔

۵۔ **اوبٹن خاص**۔ یہ اوبٹن چہرہ اور جسم کی تمام جلد کو نکھار کر صاف ملائم اور بے خطر بنا دیتا ہے۔ خشکی بالکل ہونے نہیں دیتا۔ غسل کے لئے نہایت مفید، معطر اور عجیب چیز ہے۔ لاگت ایک روپیہ فی کورس۔

۶۔ **اکسیر لیکوریا مجرب المجرب**۔ لاگت سات روپے تیرہ آنے۔

۷۔ **اکسیر زوال**۔ اس اکسیر کے استعمال سے روئیں کی بیخ کنی ہو جاتی ہے۔ پھر کبھی نہیں نکلتا۔ کوئی نشان، داغ، دھبہ چہرے پر نہیں پڑتا۔ بالکل بے ضرر ہے۔ لاگت دو روپے پندرہ آنے۔

۸۔ **غازہ دافع زوال**۔ یہ غازہ اکسیر زوال کے ہمراہ استعمال ہوتا ہے۔ ان دونو کا استعمال لازم و ملزوم ہے۔ لاگت فی کورس دو روپے۔

۹۔ **حبوب عنبریں**۔ انکے استعمال سے بڑھا ہوا پیٹ بالکل اصلی حالت میں بلا کسی دقت کے ہو جاتا ہے۔ مجرب ہے۔ لاگت تین روپے تین آنے۔

۱۰۔ **اکسیر النساء**۔ تمام اندرونی نقائص۔ درد۔ سوزش۔ درد کمر۔ ورم پیڑو۔ پنڈلیوں کا درد۔ چہرے کی زردی۔ چلنے پھرنے سے سانس کا پھولنا۔ طبیعت کی سستی وغیرہ۔ غرضیکہ سب کو دور کر کے بامراد کرتی ہے۔ لاگت فی سیٹ سات روپے۔ سیٹ میں اکسیر النساء، قیروطی یا قوتی اور ضماد وغیرہ ہوں گے۔

۱۱۔ **موٹاپا**۔ یہ ایک نہایت بڑا موذی اور سخت تکلیف دہ مرض ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے مجرب، زود اثر اور بیضرر ادویات سے تیار کی گئی ہیں جو بلا پرہیز کے بآسانی استعمال ہوتی ہیں۔ لاگت پونے چھ روپے۔

۱۲۔ **پائیوریا کی مجرب بیضرر ادویات**۔ جو اپنے بے نظیر اوصاف کی وجہ سے بیحد قابل تعریف ہیں۔ انکے استعمال سے مسوڑھوں کے پھولنے اور دانتوں سے خون اور پیپ کا آنا بالکل بند ہو جاتا ہے اور دانت مضبوط اور چمکدار اور پائدار رہتے ہیں۔ لاگت دو روپے چار آنے۔

۱۳۔ **ادویات دافع گردہ دانہ**۔ یہ مرض سخت مہلک اور تکلیف دہ ہے۔ بڑی محنت اور تجربوں سے اسکی بیخکنی کے لئے یہ مجرب ادویات سے تیار کی جاتی ہیں۔ ان کے استعمال سے بفضل خدا بالکل صحت ہو جاتی ہے مجرب بالکل بے ضرر اور زود اثر ہیں۔ لاگت ادویات تین روپے پندرہ آنے۔

۱۴۔ **اکسیر دافع چھائیاں**۔ اس اکسیر کے استعمال سے چہرے کی تمام چھائیاں و داغ وغیرہ بآسانی رفع ہو کر چہرہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ لاگت دو روپے دس آنے۔

۱۵۔ **اکسیر خونی و بادی**۔ اس موذی و تکلیف دہ مرض کی بیخکنی کرنے کے لئے مجرب زود اثر اور بے ضرر ادویات سے تیار کی جاتی ہیں۔ لاگت تین روپے۔

۱۶۔ **اکسیر حلوہ**۔ یہ اکسیر استعمال کرنے سے دائمی قبض کی بیخکنی ہو جاتی ہے۔ یہ دل و دماغ اور تمام اعضائے رئیسہ کو بیحد تقویت دیتا ہے۔ خوبی یہ کہ مرد و عورت دونو استعمال کر سکتے ہیں۔ کاروباری بھائی اور بہنیں خصوصاً دماغی کام کرنیوالے ضرور استعمال کریں۔ نہایت لذیذ۔ بالکل بیضرر اور مجرب ہے۔ لاگت تین روپے۔

۱۷۔ **عورتوں کی تندرستی**۔ اعضاء کی محافظ اکسیر ضماد خاص (برسٹو) پچاس سال کی عمر کی بہنوں کی کھوئی ہوئی جوانی واپس آ گئی۔ لاگت فی نسخہ چار روپے۔

نیز جملہ پوشیدہ امراض یا نجھ پن وغیرہ کی مجرب بیضرر اور زود اثر ادویات سے تیار کر کے دیجاتی ہیں۔ طبی مشورہ اور جواب طلب امور کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ بذریعہ آرڈر اس رسالہ کا حوالہ ضرور دیں۔

ملنے کا پتہ :۔ ایس۔ جے بیگم صاحبہ (مستند) کھرڑ ضلع انبالہ پنجاب۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۸۹

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ : حمیرا

سرپرست : فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خاں وزیر اعظم پٹیالہ

نگران : انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ : ایک روپیہ (ممالک غیر سے) تین شلنگ فی پرچہ ۲ر

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس مرکز کتابت - صدانہ سیداں جالندھر)

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱- "مسلمہ" ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
۲- رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت [illegible] تاریخ تک [illegible] ورنہ [illegible]
۳- منی آرڈر کرتے وقت اپنا پتہ ضرور لکھیے گا۔
۴- کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو [illegible] ٹکٹ [illegible] ہے۔
۵- خط وکتابت میں نمبر خریداری [illegible] نہ ہوگی۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

۱- یہ رسالہ چونکہ عورتوں کی دلچسپیوں سے متعلق ہے اس لئے مضامین [illegible]
۲- زبان صاف و سلیس ہونی چاہیے۔
۳- روایت ہمیشہ صحیح ہونی چاہیے۔
۴- مضمون مختصر ہو۔
۵- مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجیے۔
۶- پورا پتہ لکھیے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱- کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہو گا نہ لیا جائے گا۔
۲- کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔
۳- اجرت بہرحال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خان ڈائرکٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۹ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء جمادی الثانی ۱۳۵۹ء نمبر ۱

فہرست مضامین

چند گزارشیں

ادارہ

آپ کے "مسلم" نے اس اشاعت کے ساتھ ماشاء اللہ نویں سال میں پاؤں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے پروان چڑھائے۔ اس کی عمر دراز کرے اور اسے اسلام کا مشعل بردار بنائے رکھے۔

ہم پچھلے نمبر میں اس امر پر بخوبی روشنی ڈال چکے ہیں کہ مسلم کی مقبولیت اور اس کی ہر دلعزیزی کے باوجود اس نے اب تک یہ آٹھ سال کتنی مالی مشکلوں اور کتنی ناقابل برداشت مصیبتوں میں گزارے ہیں اور ہم نے عرض کیا تھا کہ اگلی اشاعت میں خسارے کی تفصیل دی جائے گی۔ صرف پچھلے مالی سال کا خسارہ نوسو اکیاون روپے چھ آنے آٹھ پائی (۹۵۱/۶/۸) نکلا ہے۔ مسلم کے جاری ہونے سے اب تک کل نقصان ۵۲۶۱ روپے ہو چکا ہے۔ اس سال زیادہ خسارہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ موجودہ جنگ کی وجہ سے یورپ کی منڈیوں سے کاغذ کا آنا بند ہو گیا ہے۔ ہندوستان کے کاغذ کے کارخانے ہی تمام ضرورت پوری کرتے ہیں اور من مانی قیمت وصول کرتے ہیں۔ چنانچہ کاغذ کا بھاؤ پہلے سے تین چار گنا بڑھ گیا ہے اور کاغذ پر ہی سب سے زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ اب سوچنا ہے کہ موجودہ حالات کے تحت اس خسارے کو دور کرنے یا کم از کم اسے برداشت کے قابل بنانے کیلئے کیا کیا وسیلے ضروری ہیں۔ جنھیں مقررہ مسلک کے اندر رہتے ہوئے اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ہم یہ سکیم مرتب کر کے اگست نمبر میں شائع کرینگے۔ انشاء اللہ۔

ہم اپنے تجربہ کار اور کاروباری مددگاروں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ بھی اپنی اپنی قیمتی رایوں سے ہماری رہنمائی کرینگے۔ نیز توقع ہے کہ ایک پوسٹ کارڈ پر اپنے مشوروں کو درج کرتے ہوئے تین پیسے صرف کرنے کی زحمت گوارا فرمائینگے۔

چند کارآمد تجویزیں:-

مضامین میں زیادہ دلچسپی پیدا کرنے اور انھیں زیادہ مفید بنانے کے سلسلے میں کئی ایک مجرب تجویزیں ذہن

میں موجود ہیں۔ ان میں بعض ایسی ہیں کہ بہت سی رکاوٹوں کے باوجود ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً پچھلے دنوں مدیرہ کی طرف سے یہ تجویز کی گئی تھی کہ مختلف عنوانات کے تحت مختصر اور مفید مضامین لکھے جائیں۔ محترمہ عزیزہ بنت عبدالرحمٰن نے اس کی پرزور تائید کرتے ہوئے اپنی خدمات بھی اس سلسلے میں پیش کی تھیں۔ اسی سلسلے میں چند اور مفید تجویزیں محترم جناب غلام دستگیر صاحب لیکچرر نظام کالج حیدرآباد دکن کی جانب سے پہنچی ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

"خدا کا شکر ہے کہ رسالہ مسلمہ اسقدر سستا ہونے کے باوجود پروان چڑھ رہا ہے۔ آپ کے رسالہ کے خریداروں میں بکثرت ایسی بیبیاں اور لڑکیاں ہیں جنھیں اخبار پڑھنے کو روزانہ نہیں ملتا۔ ان سب کی طلب اور ضرورت یہ ہے کہ دو ایک صفحوں میں مہینے بھر کی اہم ترین خبروں کا انتخاب نہایت ترتیب کے ساتھ شائع ہوا کرے۔ نہ صرف خبریں ہوں بلکہ رفتار زمانہ پر ایک مختصر سا تبصرہ بھی ہو۔ آپ رسالہ جامعہ (جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی) سے اسکا نمونہ لیں۔ سلیس تر مسائل ان میں منتخب فرمائیں اور زیادہ سادہ اور سہل زبان اور پیرایہ میں اسے بیان کریں۔ یقین جانئے کہ اس سے آپ کے رسالہ کی انشاء اللہ قدر و قیمت بہت بڑھ جائیگی۔ ضرورت ہے کہ آپکے رسالہ میں مضامین کا پیرایہ بیان اور زبان زیادہ سہل ہو۔ علاوہ ازیں اپنے رسالہ میں ہر ماہ ایک نہ ایک مضمون ضرور ایسا لیے جو دہلی اور لکھنؤ کی بیگمات کی زبان میں خطوط ہوں۔ مکالمہ ہو۔ قصہ ہو۔ کچھ ہو اس معیاری زبان میں ہو۔ یہ بیگماتی زبان ہمارے تمدن اور اردو زبان کی ایک خاص خصوصیت ہے اور ہماری تہذیب کا ایک جمیل پہلو ہے۔ اس سے قارئین مسلمہ پر خصوصاً نئی پود کی بچیوں کی زبان پر بہتر اثر مترتب ہوگا۔ یہ زبان کی بڑی خدمت ہوگی۔ میری بڑی تمنا ہے کہ مسلمہ کو کثیر الاشاعت اور مسلمان عورتوں کا صحیح اتالیق اور ترجمان دیکھوں۔ ضرورت ہے کہ آپ کے کارکن معیاری انگریزی زنانہ رسائل کو بھی پیش نظر رکھیں۔

اطفال کا ایک حصہ آپ کے رسالہ میں ہو تو عورتیں مسلمہ سے اور زیادہ دلچسپی لینگی۔ ان سارے امور میں پیرایہ بیان کی سادگی اور زبان کی سلاست بطور خاص مطلوب ہے۔ بڑے رسالوں کے انتخابات جیسے پچھلے دو مہینوں میں پردہ اور عورت سے متعلق ترجمان القرآن میں شائع ہوئے۔ ان کے بعض حصے اس سے زیادہ سلیس پیرایہ میں

آپکے ہاں شائع ہوں۔ ایسا اہتمام ہو کہ انگریزی پڑھنے والی لڑکیوں میں اسکی کا پیاں تقسیم ہوں"۔

ہمیں مسرت ہے کہ ان میں سے اکثر باتیں ہمارے ذہن میں پہلے موجود تھیں۔ ہم حالات کی موافقت کے ساتھ ہی پروفیسر صاحب کے ارشادات پر عمل کرنے کی سعی کرینگے۔ ہم انکی اس خاص توجہ کے بیحد سپاس گزار ہیں۔

صاف اور سلیس زبان:۔

سرورق کے دوسرے صفحے پر مضمون نگاروں کی خدمت میں یہ گزارش بھی کی گئی ہے۔

"زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے"

مقصد یہ ہے کہ جو کچھ رسالہ میں درج ہو اسے پڑھنے والا سمجھ سکے۔ مسلمہ کے پڑھنے والوں میں زیادہ تعداد عورتوں اور لڑکیوں کی ہے۔ اس لئے زبان کی صفائی اور سلاست کا اصول پیش نظر رکھنے کی التماس ہر مہینے لازمی طور پر کی جاتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اکثر مضمون نگار اس امر کا دھیان نہیں رکھتے۔ پروفیسر غلام دستگیر صاحب نے اپنے مندرجہ بالا خط میں تو زیادہ بلند خواہش ظاہر کی ہے کہ لکھنؤ اور دلی کی بیگماتی زبان میں بھی مضامین لکھے جائیں۔ اس لئے ہم مجبور ہیں کہ یوپی کی بہنوں سے اس بارے میں مدد کے لئے التماس کریں کہ زبان کی یہ خدمت وہی بہتر طور پر انجام دے سکتی ہیں۔

مدرسۃ البنات

ماہ جون میں

سہ ماہی امتحانات:۔

چند دنوں سے سہ ماہی امتحانات شروع ہیں۔ ۱۹ ماہ حال کو تمام امتحان ختم ہو جائیں گے اور

چند دن کے بعد نتیجے سنا دئے جائیں گے۔
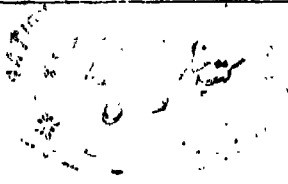
بڑی چھٹیاں :-

یکم اگست سے ۳۰ ستمبر تک کامل دو مہینوں کے لئے مدرستہ البنات حسب دستور بند رہیگا۔ اور یکم اکتوبر کو کھلے گا۔

نعت

از جناب امر چند صاحب قیس جالندھری مدیر کیلاش ہوشیارپور

ایک نامسلم جب مسلمانوں کے پیارے رسولؐ کی تعریف کرتا ہے تو مسلمانوں کے دل خوش ہوتے ہیں اور انھیں عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور یہ سعادت انھی غیر مسلموں نصیب ہوتی ہے جو اسلام کی صحیح روح ۔ توحید ۔ سے قریب تر ہوتے ہیں۔ بہت سے ہندو شاعروں نے پیغمبر خداؐ کی شان میں بہت سے اشعار کہے ہیں اور مسلمانوں نے انھیں محبت و عزت سے سنا اور پڑھا ہے۔ ہم ذیل میں لالہ امر چند صاحب قیس جالندھری کا تازہ نعتیہ کلام درج کرنے کی مسرت حاصل کرتے ہیں اور ان کے شکرگزار ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ قیس صاحب نامسلم عقیدتمندوں کے نعتیہ شعروں کا ایک مجموعہ "رسول رحمتؐ" کے نام سے ترتیب دیکر شائع کرنے میں مصروف ہیں۔ اس سے پہلے بھی ایسی مبارک کوششیں کامیاب ہو چکی ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ قیس صاحب بھی اس سعی میں کامگار ہونگے۔ (ادارہ)

کچھ ایسے فیض کے دریا بہا دئے تو نے ۔۔۔ جہاں تھے خار وہاں گل کھلا دئے تو نے

وہ رنگ و نور کے دریا بہا دئے تو نے ۔۔۔ عرب سے دشت بھی جنت بنا دئے تو نے

بس اک جھلک میں وہ جلوے دکھا دئے تو نے — کہ شرک و کفر کے قصے چکا دئے تو نے

وہ اتحاد کے نغمے سنا دئے تو نے — جو اختلاف تھے یکسر مٹا دئے تو نے

فسوں بتوں کے فسانہ بنا دئے تو نے — دلوں پہ سکّے خدا کے جما دئے تو نے

وہ جامِ بادۂ وحدت پلا دئے تو نے — نشاں دوئی کے جہاں سے اڑا دئے تو نے

حیاتِ سادہ کے اسباق دیکے عالم کو — تکلّفات کے پردے اٹھا دئے تو نے

جہاں کے خود سر و سرکش جہاں کے ہرجائی — حضورِ ربِ دو عالم جھکا دئے تو نے

دلوں سے مٹ کے رہے سب نقوشِ تیرہ کفر — ضیائے دیں کے دئے وہ جلا دئے تو نے

سنا دے قیس کو اپنا وہ نعرۂ تکبیر

کہ جس سے دشتِ عرب کے ہلا دئے تو نے

خوشگوار زندگی کا راز

(از مولانا معظم علی صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند)

آسمانی کتابیں اور اُن کی تعلیم اس پر متفق ہیں کہ عورت کو خدا نے مرد کے بعد میں پیدا کیا ہے۔ اسلامی لٹریچر میں یہ بات مشہور اور بہت مشہور ہے کہ اللہ تعالےٰ نے پہلے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور انکو جنت میں رہنے کے لئے جگہ عطا فرمائی۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت آدم پر ایک اداسی سی چھا گئی۔ پریشان پریشان رہنے لگے۔ دل ہے کہ گھبرانے لگا۔ وہ خود بھی نہیں سمجھتے تھے کہ یہ اداسی، پریشانی، یہ گھبراہٹ کیوں ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ تو علیمٌ مَا فِی الصُّدُور ہے۔ وہ تو جانتا تھا کہ یہ سب کچھ تنہائی کی وجہ سے ہے۔ ان کی طبیعت اندر سے ہم جنس کو تلاش کرتی ہے۔ اس نے فضل و کرم فرمایا۔ حضرت آدم کی پریشانی گھبراہٹ دور کرنے کے لئے ایک روز ان پر نیند طاری فرمائی اور اُن کے سونے کی حالت میں "حوّا" کو انھیں کی بائیں پسلی سے پیدا کر کے حُلّہ بہشتی سے آراستہ کرا کر اُن کے قریب ہی بٹھلا دیا۔

حضرت آدم کی آنکھ کھلی تو بے اختیار اپنے دل کو اس نئی چیز کی طرف راغب پایا۔ چاہا کہ لپک کر پاس جا بیٹھوں۔ آواز آئی: "آدم! جلدی مت کر! اسکو ہمنے تیرے دل کا بہلاوہ، تیری پریشانی کا کھلونا اور تیری اداسی کی دوا ہی بنا کر پیدا کیا ہے۔ فرشتوں کی موجودگی میں ہمارا کلمہ درمیان میں آجانے دے"۔ چنانچہ آدم و حوّا کا نکاح ہوا اور پھر ایک نے دوسرے کی کشش کا جذبہ اپنے دل میں پایا۔ حضرت آدم کی اداسی، پریشانی، گھبراہٹ جاتی رہی۔ اسوقت سے انسان کی فطرت ہی یہ قرار پا گئی کہ "عورت مرد کے دل کا کھلونا ہے۔ قرآن حکیم نے اس فطرت کا اعلان کیا: وَمِنْ اٰیَاتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَ جَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً" عورت کو مرد سے اسی لئے پیدا کیا گیا ہے کہ مرد کو عورت سے سکون قلب حاصل ہو اور ہر ایک دوسرے کی محبت میں گرویدہ ہو جائے۔

جہاں جہاں اس فطری اصول پر عمل درآمد ہے وہیں عیش ہے آرام ہے چین ہے سکون ہے۔ بھائی کیلئے بہن، بیٹے کے لئے ماں، باپ کیلئے بیٹی، چچا کے لئے بھتیجی، ماموں کیلئے بھانجی، بھانجہ کے لئے خالہ، بھتیجے کیلئے پھوپی، اور شوہر کے لئے بیوی اطمینان و سکون کا سبب قدرت نے بنایا ہے۔ مبارک ہیں وہ عورتیں جو فطرت کے اس اصول کو سمجھکر اپنے مردوں کیلئے دل بہلاؤ کا کھلونا بنی ہوئی ہیں۔ عیش و عشرت میں ہیں وہ گھرانے جن میں مرد و عورت کے جذبات کی قدر کرتے ہیں اور عورتیں مردوں کی تسلی و دلجوئی میں لگی رہتی ہیں اور جہاں کہیں مردوں یا عورتوں نے اس فطری اصول کو چھوڑ دیا ہے وہاں ایک مصیبت ہے آئے دن کے جھگڑے اور مناقشے ہیں۔

ماں بیٹے کے لئے، بہن بھائی کیلئے۔ بیٹی باپ کے لئے،

بھتیجی چچا کے لئے، بھانجی ماموں کے لئے، پھوپی بھتیجہ کیلئے، خالہ بھانجہ کیلئے سکون کا سبب ہیں تو خون کا رشتہ ہے، طبیعتوں کا لگاؤ ہے۔ مگر بیوی کیلئے رشتہ دار ہونا ضروری نہیں۔ وہ دل بہلاؤ کا سبب کیوں بنتی ہے؟ تو غور کیجئے کہ اس زن و شوہر کے رشتہ کو ایک اور فطری اصول نے مضبوط بنایا گیا۔ اول تو یہ کہ جنس عورت ہی جنس مرد کے لئے سکون و اطمینان کا سبب پیدا کیا گیا پھر اس رشتہ کو اور مضبوط کرنے کیلئے اور انسانی جذبات کو پورا کرنے کیلئے فرمایا گیا: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ بیوی کہ جس کا رشتہ دار ہونا ضروری نہیں اس کو مرد کے ساتھ ایسا مربوط کر دیا کہ باپ بیٹی، بھائی بہن، بیٹے ماں، چچا بھتیجی، ماموں بھانجی بھتیجہ پھوپی، بھانجہ خالہ میں وہ ارتباط ناممکن ہے۔ زن و شوہر کے رشتہ میں ہر ایک دوسرے کیلئے لباس ہے جو سردی گرمی سے حفاظت کرتے ہوئے شرم و حیا کی نگرانی کرتا ہے تو یقیناً بیوی شوہر کی حفاظت اور شوہر بیوی کی حفاظت اسطرح کرتے ہیں کہ ایک دوسرے کو بے شرمی و بیحیائی سے بچاتے ہوئے ایک دوسرے کے جذبات کی قدر کرتے ہیں واقعہ بھی یہی ہے کہ خون کے رشتہ پر خدائی رشتہ غالب آجاتا ہے۔ دیکھئے ہماری ماں خون کے رشتے سے ماں ہے، اسکی عزت و توقیر بہت کچھ ہمارے ذمہ ہے مگر ازواج نبی کو ارشاد الٰہی نے ہماری مائیں بنا دیا۔ یہ خدائی رشتہ ہے تو ان کی عزت و عظمت کہیں زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خون کے میل کا رشتہ اسکا رکھ رکھاؤ اور صلہ رحمی بھی بہت کچھ ضروری ہے مگر خدائی رشتہ کہ مرد و عورت میں نکاح کے ذریعہ زن و شوہر ہونیکا قائم ہوتا ہے تو یقیناً یہ رشتہ بہت مضبوط اور دونو کیلئے بہت کچھ قابل رعایت ہو جاتا ہے۔

اسی لئے جگہ جگہ اس فطری اصول کی تاکید فرمائی گئی کہ اس رشتہ میں بدمزگی نہ ہونے پائے۔ عورت مرد کی دلجوئی اور تسلی کرنے میں کسر نہ اٹھا رکھے اور مرد اس کی حفاظت اور فرائش پوری کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ چنانچہ حدیث میں مردوں کو الگ عورتوں کو الگ تاکیدی مشورے اور ہدایات اتنی کثرت سے بیان کی گئی ہیں جنکا احاطہ دشوار ہے۔ مردوں کو فرمایا "استوصوا بالنساء خیرا" ایک اور روایت میں ہے "النساء شقائق الرجال" ایک اور حدیث میں ہے ان تطعمہا اذا طعمت و تکسوھا اذا کسیت۔ اسی طرح عورتوں کے لئے ارشاد فرمایا لو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت للزوجۃ ان تسجد زوجھا ایک اور روایت میں ہے پوچھا گیا کیسی عورت بہتر ہے؟ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ستره اذا نظر اطیعہ اذا امر لا تخالفہ فی نفسہا ولا مالہا بما یکرہ۔

اس قسم کی ہدایت کتب حدیث میں اس کثرت سے ہیں کہ اگر مرد عورت آن کا مطالعہ کریں تو دونو کے دلوں میں محبت و موانست کے ایسے جذبات کی فراوانی ہو جائے کہ پھر منافرت تو کیا معمولی شکررنجی کی نوبت بھی نہ آنے پائے۔ مرد عورت پر اسقدر احسان و محبت کی بارش کرے کہ اسکا نازک دل مرد کے قبضہ میں آجائے۔ ادھر عورت اسقدر اطاعت و دلجوئی کے مظاہرے کرے کہ مرد جیسا سنگدل موم بنکر رہ جائے اور پتھر سے پتھر دل کا مرد اسکا متوالہ و شیدائی بنجائے۔ اس فطری اصول پر عمل کرنیوالوں کے ہزار ہا واقعات میں سے ایک واقعہ جو بالکل سچا اور تازہ واقعہ ہے عبرت اور سبق حاصل کرنے کے لئے ہم آپکو سناتے ہیں۔

ایک دولتمند خوشرو نوجوان کی شادی ہوئی۔ برات چڑھی، آرسی مصحف ادا ہونیکا وقت آیا شاید آپ "آرسی مصحف" کا مطلب

نہ سمجھی ہوں ۔ اب اس قسم کی رسومات بہت کچھ مٹ چکی ہیں" نکاح ہونے کے بعد دولہا کو زنانہ میں بلایا جاتا ہے ۔ دلہن کے سامنے قدآدم آئینہ رکھا جاتا ہے اور دولہا کو دلہن کی پشت پر کھڑا کرکے "قرآن کریم" بیچ میں رکھ کر دلہن کا منہ کھولا جاتا ہے ۔ دولہا کو دلہن کا اور دلہن کو دولہا کا منہ آئینہ میں نظر آتا ہے ۔ میراسن یا دولہا کی بڑی بوڑھی درمیان میں کھڑی ہوکر دولہا سے کہتی ہے کہو دولہا میاں" میں اس دلہن کا غلام ہوں" جب اس رسم کی ادائیگی کا وقت آیا اور دلہن کا منہ کھولا گیا تو وہ اتفاق سے بہت ہی بدصورت ہیئت اور ڈراونی شکل کی دلہن تھی۔ دولہا کی اس پر نظر پڑی تو دولہا خوفزدہ ہوکر لرز گیا ۔ اور میراسن نے رسماً کہا کہو دولہا میاں میں اس دلہن کا غلام ہوں " دولہا میاں نے لرزتے ہوئے میراسن کو ایسی ڈانٹ بتلائی کہ وہ ڈر کر بھاگ نکلی ۔ میراسن کے بھاگ جانے پر رسم پوری کرنیکے لیئے دولہا کی ماں آگے بڑھیں اور انھوں نے کہا" بیٹا کہدو میں اس دلہن کا غلام" خوبصورت نوجوان بیٹے نے ادب سے عرض کیا" امی جان آپ ہی بن جائیے۔ لونڈی بنئے یا غلام بنئے میں تو اس چڑیل کا غلام نہیں بن سکتا" دولہا یہ کہکر ایکدم باہر چلا گیا ۔ مردوں میں' عورتوں میں اسکا بڑا چرچا ہوا ۔ بڑا سنول ہونے کو تھی ۔ نکاح ٹوٹنے کو تھا کہ لڑکی جو علم دین کے زیور سے آراستہ اور اصول فطرت سے واقف وانا اور سمجھدار تھی۔ اس نے اپنی ماں کو بلوا کر کہا" میرا ان سے نکاح ہوچکا ہے میں انھی کے گھر جاؤں گی وہ غلام نہیں بنتے تو میں لونڈی بن کر رہوں گی ۔ شریف عورت شوہر کے گھر میں یا قبر کی لحد میں ہی بھلی ہوتی ہے ۔

قصہ مختصر رخصتی عمل میں آئی ۔ لوگوں کو یقین تھا کہ یہ بیل منڈھے نہیں چڑھے گی مگر واہ رے دین کی تعلیم پانے والی انسانی فطرت کو سمجھنے والی سلیقہ مند مگر بدصورت لڑکی آفرین ہے تجھے کہ دو ہی چار مہینے میں اس کے دولہا کا علی الاعلان بیان یہ تھا "صورت تو ضرور بری ہے مگر گھر کی مالکہ وہی ہے ۔ دل بہلانے کو میں چاہے اور شادی کرلوں مگر گھر بار کی مالکہ یہی رہیگی۔

دوست احباب نے پوچھا" کیا جادو کرادیا گیا ؟ ٹونا ٹوٹکا کرادیا گیا۔ یہ بات کیا ہوگئی ؟" دولہا نے کہا" اگر ایسا ہوتا تو مجھ کو اس کی صورت اچھی لگنے لگتی ۔ مگر نہیں ۔ صورت سے نفرت ہے ۔ اس کے اخلاق ۔ اس کا سلیقہ ۔ اس کی اطاعت ۔ اس کی فرمانبرداری اور سب سے بڑھ کر اس کی سچی محبت اور بے لوث ہمدردی نے مجھ کو گرویدہ بنا لیا ۔

اس نیک بی بی کو تین مہینے سے زائد ہوگئے میرے گھر میں آئے ہوئے وہ اس عرصہ میں اپنے میکے بہت کم گئی ۔ کیونکہ وہ جب میکے گئی تو میں وہاں نہیں گیا ۔ مجھے بلوایا گیا ۔ میری دعوت کی گئی ۔ مگر میں نہیں گیا تو وہ وہاں ایک دو دن نہیں ٹھہری ۔ اسے چوبیس گھنٹے یہی فکر رہتی ہے کہ میری خدمت کرے ۔ میرے گھر کا انتظام کرے ۔ ساس اور بہو میں اکثر کھٹک جایا کرتی ہے ۔ مگر اس کی ساس اسکی گرویدہ ہے ۔ وہ ماں تو میری ہیں مگر حمایت و طرفداری اس کی کرتی ہیں ۔ گو کہ اسکی صورت آئینہ میں دیکھنے کے بعد سے ابتک میں نے پھر کبھی نہیں دیکھی ۔ مگر اس کی اطاعت اس کی خدمتگزاری ۔ اس کی سلیقہ مندی اور سچی ہمدردی و محبت نے مجھے اپنا متوالہ بنا لیا ہے ۔ نفرت کرنے والے اس شوہر پر اس بدصورت عورت نے اپنی سچی محبت کی وجہ سے کیسا قبضہ جمایا ہے

سب کچھ اسی فطری اصول کے سمجھ لینے اور اسپر عمل کرنے کا نتیجہ ہے۔

میں تو کہتا ہوں کہ یہی فطری اصول ہے مگر دنیا کی عورتیں کچھ اپنی تن آسانی کچھ اپنے مساوی حقوق کے خبط میں گرویدہ شوہروں کو بھی متنفر بنا دیتی ہے۔ کاش کہ مرد بھی اپنی جگہ غور کریں کہ دل بہلانے کے کھلونے کی قدر ازبس ضروری ہے۔ عورت جیسی صنف نازک کی دلجوئی اور اس کے دل کو ہاتھ میں لے لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور عورتیں بھی اپنی جگہ ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ مرد کی پریشانی میں اسکی دلجوئی ہمارا فریضہ ہے۔ سلیقہ مندی۔ گھر کی دیکھ بھال بچوں کی پرورش ہم پر فرض کردی گئی ہے تو پھر ایک گھر دنیا میں جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔

چونکہ دلوں میں برائی کا بیٹھ جانا اور دل کی گرہ کا نہ کھلنا بھی انسان کی فطرت میں داخل ہے تو پھر ایسے موقعہ پر جدائی لازمی اور ضروری ہوجاتی ہے۔ اسلام جو عین فطرت ہے اس نے اس فطری جذبہ کا لحاظ کرتے ہوئے "طلاق" کی اجازت دی۔ مگر یہ اجازت خوش دلی سے نہیں بلکہ با دل نخواستہ دی ہے۔ شارع علیہ السلام نے فرمایا "ابغض المباحات الطلاق" صلح صفائی رکھو رکھاؤ کی جب کوئی صورت بھی نہ ہوسکے تو مجبوراً طلاق کی اجازت دی گئی۔

تدبیر منزل

مسلمہ بہنوں سے!

از داعی الی الحق

میرے لئے گھر کی تربیت میں گھر والوں سے زیادہ اس ماحول اور ان تعلقات نے مشکلات پیدا کیں جو ہمارے رسم و رواج۔ بے روح مذہبی تیوہاروں کی مجالس نیکی اور ثواب کے نام پر بے معنی مراسم کی قدرتی پیداوار ہیں!

۲ سال سے میں اپنی مصروفیات کی وجہ سے مسلمہ کو یاد نہ رکھ سکا آج یونیورسٹی میں تعطیلات کی وجہ سے میں گھر بیٹھا فارغ ہوں سے مجھے بعض پرانے خطوط ہاتھ آگئے۔ کئی اس قابل ہیں کہ وہ شائع ہوجائیں تو مفید ہوسکتے ہیں کیونکہ میں نے تدبیر منزل کی اس مشکل گھاٹی کو اس قلمی جہاد کی برکت سے بڑی آسانی سے طے کرلیا اور اللہ کا شکر ہے کہ میں اب ان الجھنوں سے تقریباً بالکل آزاد ہوں جو تدبیر منزل کے سلسلہ میں مجھ جیسے انتہا پسند، اصلاح طلب انسان کے لئے انتہائی مشکلات پیدا کرسکتی تھیں مسلمہ بہنیں میرے گھر کی تربیت کا ایک "ورق" مطالعہ کریں!

بیوی کا خط

میرے سرتاج!

آپ کا خط ملا .... میں ہر روز قرآن عزیز کا

باترجمہ مطالعہ کرتی ہوں۔ اتالیق عربی اور ترجمان القرآن[1] ابتدائی
مشکلات ہیں کافی مفید ثابت ہوئے۔ گھر کے تمام کام نہایت
اچھی طرح سرانجام ہو رہے ہیں۔ ننھا سلیم اب بولنا سیکھ رہے
ہیں۔ دن بھر غوں غوں کرتے رہتے ہیں . . . .
میری بعض سہیلیاں مجبور کرتی ہیں کہ ان سے مراسم ملاقات جاری
رکھوں اور یہ ضروری اس لئے ہے کہ باہمی ملاقات سے عقل
بڑھتی ہے، سلیقہ آتا ہے، دنیا کی روش سے آگاہی ہوتی رہتی
ہے اور حوصلہ بڑھتا ہے . . . . . . اماں جان اور عزیزہ
. . . . . محلہ میں ایک خاتون کی مجلس میلاد میں شامل ہونگی۔
وہ اصرار کرتی ہیں کہ میں بھی ہمراہ جاؤں۔ اگر میں نہ جاؤں تو میری
سہیلیاں مجھے مغرور اور متکبر کہتی ہیں اگر یہ کہا جائے کہ
آپ پسند نہیں کرتے تو لوگ آپکو سخت گیر کہینگے۔ کیا میں ان
مجالس میلاد میں شامل ہو سکتی ہوں میری سہیلیاں سب
سمجھدار، نیک اور سادہ مزاج ہیں اسلئے سوسائٹی کی وہ خرابیاں
جن سے ہمیں بلند رہنا ہے پیدا نہیں ہونگی . . . . .

آپ کی

. . . . .

جواب

عزیزتی!

میں نے تمھارے خط کو دو مرتبہ غور سے پڑھا۔ تمھارے
دلائل پر نہایت توجہ سے مزید غور کیا ــــ سنو!

تمھاری یہ عادت نیک اور فی زمانہ نہایت سلامت روی
کے انداز پر ہے کہ تم ہر ضروری بات مجھ سے پوچھ لیتی ہو۔ میں مانتا
ہوں کہ تمھاری سہیلیاں نیک اور تمھارے جانے کی جگہیں پاکیزہ
ہیں لیکن اس کو کیا کرو گی کہ وہ سوسائٹی جو تمھارے ارد گرد ہے
نیک ہیں۔ وہ فضا جو ہمیں گھیرے ہوئے ہے زہریلی ہے۔ وہ بعض
رشتہ دار جو مار آستین بن کر اپنوں کو ڈسا کرتے ہیں تمھیں نقصان
پہنچا سکتے ہیں۔ تمھاری روحانی بلندی کو مادی آلائشوں سے
داغدار کر سکتے ہیں! تم ہی بتاؤ کہ ہمیں کام اسلئے کرنا چاہئے کہ
اللہ تعالیٰ خوش ہو یا اس لئے کہ لوگ یہ کہتے ہیں؟ کیا ہمکو اللہ
سے ڈرنا چاہئے یا دنیا والوں کی باتوں کی پروا کرنی چاہئے؟

دیکھو! تم ایک مکان میں صاف ستھرے بستر پر بیٹھی ہو
تمھاری دیوار سے باہر ہی کوڑا کرکٹ۔ گندگی اور میلا پڑا ہے تم
کہتی ہو کہ کیا حرج ہے اگر تجربہ کے لئے، عقل سیکھنے کے لئے
میلے میں ہاتھ ماریں۔ اس سے حوصلہ بڑھے گا، ہاتھ صاف کرنے
کی مشق ہو جائے گی لیکن یہ تو بتاؤ کیا تمھارے کپڑے پاک رہ
سکینگے؟ اچھا بتاؤ! تمھارے گھر کے ساتھ ہی ایک نالی میں
سنکھیا (زہر) گھول دیا جاتا ہے۔ تمھاری سہیلی بیحد نیک ہے
لیکن بدقسمتی سے اس کے مکان کو راستہ اس نالی کے ذریعے
ہی جاتا ہے اور ہر شخص جو وہاں جائے اس زہریلی فضا میں سے
ہو کر جاتا ہے۔ کیا سہیلی کی نیکی اس زہریلے اثر سے تمھیں بچا سکیگی
یا کیا عقلمند بننے اور تجربہ حاصل کرنے کے لئے تم ایک بار سنکھیا
کھا لوگی!

سفید اور صاف شیشے میں بال پڑ جائے تو نکلا نہیں کرتا،
سفید چادر داغدار ہو جائے تو دھلنے سے بھی وہ پہلی صفائی
حاصل نہیں کر سکتی! پاک روح اس لعنتی سوسائٹی، غلاموں اور
ذلیل لوگوں کی پست دنیا کی بستی میں ملوث ہو جائے تو وہ بلندی
پر پرواز نہیں کر سکتی! عید میلاد کی مجالس آج کیا ہیں؟ نمائش

[1] ترجمہ قرآن از حضرت عباس

لور کھانے پینے کے لئے عورتوں کا جمگھٹا اور بھیڑ! عید میلاد کا مقصد یہ تھا کہ ہم اُسدن خدا کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو سمجھیں "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن" کے وہ الفاظ جو عورتوں کی سیدہ عائشہ نے کہے تھے، عیدِ میلاد کے دن ہمیں قرآن عزیز کا فدائی بنا دیں اور ہم اپنی زندگی اس اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھال لیں اور پتھر کھا کر گالیاں سُن کر بھی قرآن کی تبلیغ سے باز نہ رہیں!

ان رسمی مجالس میں سوائے گانا سننے کے کتنی عورتیں ہونگی جو خدا کے قانون کو سمجھنے کے لئے بیتاب ہوئی ہوں، کیا خدا کے سچے رسولؐ کو ہمارے حلوے اور شیرینی کی ضرورت ہے؟ یہ سلسلہ غلط ہے۔ یہ ایک رسم ہے، ہم تمھارے گھر آئینگی تم ہمارے گھر آنا۔ ہم حلوہ کھلائینگی، تم سویاں کھلانا

میلاد کی اصل خوشی یہ ہے کہ تم اگلے میلاد تک سارا قرآن عزیز اچھی طرح سمجھ کر ختم کر لو، اور سارا سال یہ غور کرو کہ ہماری زندگی کہاں کہاں اسوۂ حسنہ کے خلاف ہے! پھر آہستہ آہستہ ہم اپنے آپ کو اس سانچے میں ڈھال لیں!

تم نے ڈائری میں کئی بار لکھا: "آج دیر ہوگئی۔ وقت کم ہے۔ بمشکل یہ کام ختم ہوا!"

بتاؤ تمھیں فرصت کہاں ہے کہ ان امور میں الجھو! تم مغرور اور متکبر کہلاؤگی؟ دل سے پوچھو اگر تم مغرور نہیں ہو تو ساری دنیا کہتی پھرے اسکی پرواہ؟

مجھے یہ ڈر نہیں کہ لوگ مجھے سخت کہیں گے، جب میں سخت گیر نہیں تو لوگ جو چاہیں کہیں مجھے صرف یہ خیال ہے کہ خدا کہیں مجھے اپنے معضوب بندوں میں نہ شمار کر لے!

تمھیں یاد ہے عائشہؓ ایک جنگ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئیں۔ واپسی پر ایک جگہ قافلہ روانہ ہوگیا اور وہ غلطی سے پیچھے رہ گئیں۔ بعد میں ایک صحابی آیا جس نے اپنی ماں (ام المومنین) کو نہایت احترام سے قافلہ تک پہنچا دیا۔ سیدھی سی بات تھی۔ لیکن تمھیں معلوم ہے کیا ہوا، لوگوں نے نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے والے مسلمانوں نے کیا کچھ نہ کہا۔ رسولِ خدا کو ایک مہینہ دکھ دیا۔ عائشہ بیمار ہوگئیں۔ خدا کا عرش ہل گیا اور عائشہؓ کی برأت کیلئے آسمان سے آیتیں اتریں

غور تو کرو کہنے والے تو اللہ اور اس کے رسول کو ایسی ذلیل باتیں بھی کہہ سکتے ہیں چہ جائیکہ متکبر اور سخت گیر کے طعنہ سے ہم راہ راست سے ہٹ جائیں کہ تم عائشہؓ کی بلندی کو سمجھ بھی نہیں سکتیں اور میں رسول پاکؐ کے خاکِ پا کے برابر پاکیزگی کا دعویٰ نہیں کر سکتا، ہم کیوں سوسائٹی کے اس ماحول میں پھنس کر اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال لیں۔ تم قرآن عزیز کے ساتھ عشق پیدا کرو۔ دنیا اور دنیا والوں سے بے نیاز ہو جاؤ۔

اگر تمھاری ماں، تمھاری تعلیم اور تمھارا شوہر تمھیں عقل نہیں سکھا سکے، اگر قرآن عزیز اور رسول پاکؐ کی زندگی تمھیں حوصلہ مند، کفایت شعار اور سلیقہ ور نہیں بنا سکتے تو یہ مُردار سوسائٹی کیا کر سکتی ہے!

کوشش کرو کہ گھر کے ضروری کاموں اور بچے کی تربیت کے علاوہ جتنا زیادہ سے زیادہ وقت ملے وہ "اصل مشن"

کی تکمیل میں صرف ہو۔ غیر ضروری مجالس اور ملاقاتیں ترک کر کے اپنے مطالعہ کو جاری رکھو۔ جو تکلیف ہو اور جو ضرورت ہو مجھے لکھ دیا کرو۔ میں ہر ممکن کوشش سے تمہاری مدد کروں گا۔ لیکن "یہ تکلیف" میرے لئے ہاں صرف میرے لئے برداشت کرو کہ اس سوسائٹی سے الگ رہو۔ ایسی مجالس اور صحبتوں میں ہماری زندگی، ہماری اولاد کی زندگی اور ہمارا قومی کام سب ادھورا رہ جائے گا۔

اس سے پہلے میں اپنے دوستوں کے طفیل بڑے چاہنے والے اور شاید جان دینے والے بدبخت احباب کی وجہ سے کافی وقت ضائع کر کے زندگی میں کچھ پیچھے رہ گیا ہوں۔ اب تم سہیلیوں کی خواہشات پوری کرو اور اسطرح رفیقہ حیات نہیں بلکہ رکاوٹ بن کر مجھے اور پیچھے رکھنے میں غیر محسوس طور پر دھکا دو! میں چاہتا ہوں کہ ہم ساری دنیا سے بے خبر رہ کر اپنی ایک الگ دنیا بنائیں۔ اس منزل پر تم سب سے بےخبر رہو۔ حتےٰ کہ مجھ سے بھی بےخبر ہو کر صرف قرآن عزیز، بچے اور اپنی صحت کی درستی میں محو ہو جاؤ۔ ہر غم ہر خواہش نہیں ہر خوشی تمہارے لئے یکساں ہو کوئی بڑے سے بڑا حادثہ حتےٰ کہ میری یا بچے کی موت بھی تمہیں اس مقصد سے ہٹائے۔ اس سے زیادہ کیا لکھوں۔ میرے جذبہ بلند کو سمجھو اور اس میں اپنے مستقبل کی روشن تصویر دیکھو! اللہ تمہارے ساتھ ہو۔ آمین۔

تمہارا عبدالحمید مرزا

گیسوں کی جنگ

از جناب ڈاکٹر سید عبدالودود۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس جالندھر شہر

پچھلی بڑی جنگ میں جن نئے قسم کے آلات سے انسانی جانیں موت کے گھاٹ اتاری گئیں۔ ان میں گیس کے بم بھی بےحد تباہی کا موجب ہوئے۔ ہلاکت آفرینی میں گیس کے استعمال کا علم لوگوں کو مذکورہ جنگ ہی میں ہوا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دورانِ جنگ میں گیسوں کا استعمال زمانہ قدیم سے ہے۔ یہانتک کہ ۴۰۰ سنہ قبل مسیح میں پرندوں کے پر بڑے بڑے برتنوں میں جمع کر لیتے تھے۔ ان کو آگ لگانے کے بعد جو دھواں پیدا ہوتا تھا۔ اسکا رُخ پھونکنیوں کے ذریعہ دشمن کے چہرہ کی طرف کر دیا جاتا تھا۔ اسی طرح گھاس پھوس میں گندھک رچا کر استعمال کیا جاتا تھا۔ گیس کے حملوں کا یہ طریقہ زیادہ کامیاب نہیں تھا۔ کیونکہ گیس کا اثر زیادہ تر ہوا کے رُخ اور بارش اور آندھی وغیرہ کے تابع تھا۔

اس زمانہ سے لیکر گذشتہ جنگ عظیم تک کے وقفہ میں گیس کے حملوں کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی۔ گو سولھویں صدی عیسوی میں گن پوڈر کا استعمال بطور ایک (Explosive) پھٹنے والی چیز کے شروع ہو گیا اور پچھلی جنگ عظیم میں گیس کی لڑائی میں بہت ترقی ہو گئی۔

آج ایک نئی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ پچھلی جنگ سے

نے کرا جتک عوام کے دماغوں پر مختلف قسم کی بیشمار زہریلی گیسوں کا خطرہ مسلط ہو چکا ہے۔ زہریلی گیسوں کے حملے جو شہری آبادی پر ہو چکے ہیں لوگ ان سے سخت خائف ہیں اور گیس کے حملے کو ایک ظلم عظیم سمجھتے ہیں لیکن دراصل گیس کا حملہ ایسا خطرناک نہیں ہے جیسا کہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بموں کا حملہ۔ کیونکہ ہوائی حملے کو روکنے کے لئے تسلی بخش تدابیر وضع کی جا چکی ہیں۔ اس کا تباہ کن اثر نسبتاً کم ہے۔ اموات کی شرح کم ہے۔ اسکا علاج بھی کافی حد تک تسلی بخش ہے اور ہر شخص کے لئے قابل عمل ہے۔ اسی لئے گیس کا اثر ایسے ملکوں پر جو کم ترقی یافتہ ہیں زیادہ ہے۔ چنانچہ گذشتہ جنگ عظیم کے موقع پر شروع میں گیس کی وجہ سے اموات زیادہ ہوئیں لیکن بعد میں موثر تدابیر سوچ لی گئیں اور گیس کا حربہ ایک معمولی چیز بن کر رہ گیا۔ گیس کے حربے کو ہم خفیف اس لئے کہتے ہیں کہ explosives یعنی پھٹنے والی چیزوں کی نسبت اسکی اموات بہت ہی قلیل تعداد میں ہیں۔ یہ پھٹنے والی ایسی چیزیں ہیں جو کاربن۔ ہائیڈروجن۔ اوکسیجن اور نائٹروجن کے پائدار مرکب ہیں جب انکو آگ لگائی جائے تو یہ پھٹ کر چند پائیدار چیزوں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ یہ پھٹنے کا کیمیائی عمل حد درجہ تیز ہوتا ہے اس سے گیسیں بنتی ہیں اور گرمی پیدا ہوتی ہے۔ یہ گیسیں اصلی چیز کی نسبت حجم میں اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ جس چیز کے ساتھ یہ ٹکراتی ہیں۔ اسکو تباہ کر دیتی ہیں۔ یہ گیسیں مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ عام طور پر پھٹنے کے بعد کاربن ڈایاوکسائڈ اور پانی بننا چاہئے لیکن اگر مکمل Combustion جلنا ہو تو بہت بڑی مقدار میں ہائیڈروجن کاربن مانو اوکسائڈ اور میتھین گیس بن جاتی ہیں جو (Inflamable) آگ پکڑنے والی ہوتی ہیں۔ Explosives کو بم یا شل میں ڈالتے ہیں شل کی دیوار بہت موٹی ہوتی ہے اور بم کی دیوار باریک ہوتی ہے۔ جب بم پھٹتا ہے تو بہت بڑے حجم میں گیسیں بنتی ہیں۔ گیس کے پھیلنے کو Explosive wave کہتے ہیں۔ اس رَو کے آگے جو جگہ ہوتی ہے۔ اس کو Zone of Compression دباؤ کا کرہ کہتے ہیں۔ اس کرہ میں جو چیز بھی ہو وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ وہ رفتار جس کے ساتھ کہ یہ کرہ پیدا ہوتا ہے۔ تیز سے تیز cyclone سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔ جس جگہ سے یہ گیس گذر چکتی ہے وہاں ایک کرہ پیدا ہو جاتا ہے جسکو Reocoil و Suction یا Aspiration خلا بولتے ہیں۔ یہ کرہ خلا انسانی جسم کے واسطے کرہ دباؤ کی نسبت زیادہ مہلک ہوتا ہے اسی لئے کرہ دباؤ اور کرہ خلا کے ملنے کی جگہ پر ہلاکت زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ جنگ عظیم میں جو لوگ ایسے زمرہ میں واقع تھے ان میں سے بعض انسانی جسم بالکل مفقود الخبر ہو گئے اور بعض کی فوری موت واقع ہوئی۔ لیکن ان کے جسموں پر بیرونی زخم کوئی نہیں تھا۔ اسکی وجہ یہ تھی۔ دباؤ کے رَو نکے دماغ اور حرام مغز گرد پانی cerebrospinal fluid میں پہنچ گئی اور دماغ کے وہ مراکز جو دل اور پھیپھڑوں کو قابو میں رکھتے ہیں ان پر اثر کر گئی۔ دوسرا خیال یہ تھا کہ دباؤ کی رَو نے دل اور فم معدہ پر براہ راست اثر کیا۔ بعض مردہ جسم ایسے بھی پائے گئے جن میں بیرونی زخم کوئی نہیں تھا لیکن جسم کے خالی آرگن مثلاً پھیپھڑے اور انتڑیاں وغیرہ پھٹے ہوئے تھے۔ اور یہ پھٹنا suction wave کی وجہ سے تھا۔

یہاںتک گیس کے مرکزی حصے کا ذکر کیا گیا ہے جہاں ہلاکت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس سے باہر ایسا کرہ ہوتا ہے جہاں ضربات مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں مثلاً crebral concussion

contusion ، compression وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ کاربن مان اوکسائڈ گیس کی وجہ سے بھی موتیں ہوسکتی ہیں۔

اس سے باہر ایک اور کرہ ہوتا ہے جہاں ضربات نہیں ہوتیں لیکن war necrosis ہوتا ہے اور اس کرہ کی بند جگہوں میں necrosis اور گیس کا زہر دونو ہوسکتے ہیں۔

ضربات میں سے بعض ایسی ہوتی ہیں جو براہ راست گیس کی وجہ سے ہیں اور بعض بم کے ٹکڑوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ عمارات کی اینٹیں لکڑی اور پتھر وغیرہ سینکڑوں گزوں پر پھینکے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے بھی ضربات آجاتی ہیں عمارات کے گرتے وقت لوگ نیچے آجاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے بھی ضربات آتی ہیں۔

بم جس وقت ایک مکان کے اوپر پھٹتا ہے تو انسانی موت نہ صرف عمارات کے گرنے کی وجہ سے ہوتی ہے بلکہ بم اگر پوری طرح نہ جلے تو کاربن مان اوکسائڈ کے زہر سے بھی موت ہوجاتی ہے۔ بعض دفعہ بم پھٹنے سے پہلے زمین کی تہ میں دھنس جاتا ہے اور بعض میں آہستہ آہستہ گیس زمین کے اندر اکٹھی ہوجاتی ہیں اور گیس کے عمل سے گھنٹوں یا دنوں بعد زمین پھٹ جاتی ہے۔ اس قسم کے Explosives کا علاج صرف سپلنٹر پروف چھت ہے باوجود کثرت استعمال کے گیسوں میں کوئی زیادہ ایجادات نہیں ہوئیں ۱۸۴۶ء میں نائٹروگلیسرین ایجاد ہوئی اور جرمن لوگوں نے Explosives بطور Liquid Air اور Liquid Oxygen کے استعمال کیں۔ گو ان چیزوں کے متعلق بہت سے افسانے سنے گئے لیکن Liquid Oxygen وغیرہ کا اثر دوسرے Explosives پر فائق نہیں ہے۔

جنگ میں استعمال ہونے والی گیسیں مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم ہوسکتی ہیں۔

۱۔ Lacrimalnis یا Tear gas یا رلانے والی گیس۔
۲۔ یا ناک میں خراش پیدا کرنیوالی گیس۔
۳۔ چھالہ ڈالنے والی گیس۔
۴۔ پھیپھڑے میں خراش پیدا کرنیوالی گیس۔
۵۔ فالج پیدا کرنے والی گیس۔
۶۔ وہ گیسیں جو اتفاقی پیدا ہوجاتی ہیں مثلاً کاربن مان اوکسائڈ۔

رلانے والی گیس

بہت سی چیزیں بطور رلانے والی گیس کے استعمال ہوسکتی ہیں لیکن سب سے ضروری یہ ہیں۔

۱۔ Bromobenzyl یہ ۱۸۸۱ میں ایجاد کی گئی تھی۔ یہ ایک بھورے رنگ کا تیل ہے۔ چنانچہ ہوا میں چھڑکا یا گرایا جاسکتا ہے۔ یہ دیرپا چیز ہے اور مٹی میں ملنے کے بعد ایک ماہ تک اپنا اثر رکھتی۔ یہ گلا دینے والی چیز ہے۔ اسلئے اسکو جمع رکھنا بہت مشکل ہے۔ دوسرے یہ بہت قیمتی چیز ہے اس لئے عام استعمال میں نہیں آتی۔

۲۔ Chlor acctophenon یہ 1887 میں ایجاد ہوئی تھی۔ سفید رنگ کے کرسٹل ہیں۔ پہلے گرم کرکے اسکے بخارات بنائے جاتے ہیں اور پھر پھینکی جاتی ہے۔ اسکی بو سیبے صابون جیسی ہوتی ہے۔ یہ سستی ہے اور جمع کرنی آسان ہے۔ بموں اور نلوں میں جمع کی جاتی ہے۔ یہ پائدار چیز نہیں ہے۔ اس کا استعمال عام ہے۔

۳۔ Ethyl Iodo acctate بھورے رنگ کی مایع چیز ہے۔ اس کی خوشبو پھلوں جیسی ہے۔ یہ بہت پائدار چیز ہے۔

ان گیسوں کا اثر:۔ مندرجہ بالا تین گیسیں اور چھ اسی قسم کی اور رلانے والی گیسیں ہیں۔ جن کا اثر انسانی جسم پر ایک ہی جیسا ہے۔ یہ آنکھ کی جھلی میں جو پٹھے ہیں ان میں خراش پیدا کرتی ہیں۔ اس سے بیشمار آنسو نکلتے ہیں اور آنکھیں گھٹ جاتی ہیں اور انسان عارضی طور پر اندھا ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی مستقل نقصان نہیں پہنچتا۔ اگر انسان کو کرہ گیس سے پرے ہٹا دیا جائے تو ایک یا دو گھنٹے کے بعد گیس کا سارا اثر زایل ہو جاتا ہے۔ اگر یہ گیس زیادہ غلیظ ہو تو سانس کی نالیوں اور جلد میں بھی خراش پیدا کرتی ہے۔ بعض لوگوں میں اس گیس کے اثر سے چھپاکی جیسے دانے نکل آتے ہیں۔

حفاظت:۔ گیس ماسک کے ذریعہ اس گیس سے پوری حفاظت ہو سکتی ہے۔

تشخیص:۔ کرہ گیس میں آنا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا جاری ہونا۔ اور آنکھوں کا زور سے گھٹنا تشخیص میں مدد دیتے ہیں۔

فرسٹ ایڈ:۔ گیس ماسک فوراً پہن لینا چاہئے اور مریض کو فوراً صاف ہوا میں لے جائیں اور کسی علاج کی ضرورت نہیں ہے آنکھوں کو Normal Saline نمکین پانی سے دھو ڈالیں۔

۲۔ ناک میں خراش پیدا کرنے والی گیس Stanu-lation۔

نوعیت:۔ یہ خشک سنکھنے کے مرکب ہیں جو بہت باریک ہیں اور دھوئیں یا غبار کی طرح ہوتے ہیں۔ لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ نظر نہ آئیں۔ ان مرکبات کو دھوئیں میں تبدیل کرنے سے پیشتر گرم کرنا پڑتا ہے۔ یہ پائدار نہیں ہیں۔

یہ چار یا پانچ مرکبات ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل زیادہ اہم ہیں:۔

Diphayl Chlarsine یہ ۱۸۷۸ء میں ایجاد ہوا۔ یہ گاڑھا نیم ٹھوس مرکب ہے جو کہ Chlowpicin اور Phosgene میں حل ہو جاتا ہے۔ جب زیادہ گاڑھا ہو تو اسکی بو خراش پیدا کرنے والی ہوتی ہے جب رقیق ہو تو اسکی خوشبو پھلوں جیسی ہوتی ہے Diphenl-Chloraraine۔ (Adamsite) ۱۹۱۸ء میں ایجاد ہوا۔ یہ زیادہ زہریلا ہے اور اسکا اثر دیرپا ہے یہ Phosgene میں حل نہیں ہوتا۔ یہ گرم کرنے کے بعد دھوئیں کی صورت میں پھینکے جاتے ہیں جو کہ اتنا رقیق ہو سکتا ہے کہ نظر نہ آئے اس گیس کے سامنے آنے کے چند منٹ بعد تک کوئی علامات پیدا نہیں ہوتیں۔ چند منٹ بعد ناک کے اندر شدید خراش ضو ضو چہرے کی ہڈیوں میں درد اور گلے اور آنکھوں میں جلن پیدا ہوتی ہے۔

(باقی باقی)

چند مفید دوائیں

ازجناب عبدالحمید صاحب گکے زئی پنجاب وٹرنری کالج لاہور

مندرجہ ذیل ادویات کا گھر میں ہونا ضروری ہے۔ گو یہ دوائیں معمولی ہیں مگر بہت فائدہ مند ہیں۔ ایک ان پڑھ عورت بھی اپنے بچوں کو استعمال کرا سکتی ہے خواہ بچہ ہو خواہ جوان ہو خواہ بوڑھا ہو سب کے لئے یکساں مفید ہیں۔

۱۔ گلقند۔ ارنڈی کا تیل۔ املتاس۔ فوائد۔ قبض کشا۔ بچوں کے لئے املتاس مفید ہے۔

۲۔ سونف۔ پیٹ درد۔ بدہضمی کے لئے مفید ہے۔ اگر جلاب کے ہمراہ استعمال کریں تو مروڑ نہیں آتے۔

۳۔ سوڈا بائی کارب۔ الائچی اور پودینہ۔ بدہضمی کے لئے مفید ہیں۔

۴۔ اجوائن۔ الائچی اور پودینہ کا تیل۔ ہیضہ کے دنوں میں مفید ہیں۔ چار یا پانچ بوند کھانڈ پر ڈال کر ایک گھنٹہ کے بعد کھائیں۔ امرت دھارا بھی مفید ہے۔

۵۔ کانڈی۔ اس کا کشتہ ہیضہ کے لئے بہت مفید ہے۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے ہوئے زخم کے لئے از حد مفید ہے۔

۶۔ اسبغول۔ بخار۔ زکام۔ گردے کی بیماری کے لئے بہت مفید ہے۔ ۲ یا ۴ ڈرام شربت بنفشہ کے ساتھ استعمال کریں۔

۷۔ بہیدانہ۔ اس کا لعاب زکام اور پیچش کے لئے مفید ہے۔

اجوائن بھی پیچش کے لئے مفید ہے۔

۸۔ ملٹھی۔ بنفشہ۔ کھانسی کے لئے مفید ہیں۔

۹۔ لونگ کا تیل۔ دانت درد کے لئے مفید ہے۔

۱۰۔ ناریل کا تیل۔ کان درد کے لئے مفید ہے۔ ذرا گرم تیل کان میں ڈالنا چاہئے۔

۱۱۔ ٹنکچر آیوڈین۔ زخموں اور چوٹوں کے لئے مفید ہے۔

۱۲۔ اسپرین۔ سردرد کے لئے مفید ہے۔

داغِ جگر

حوّا بی بی کی جوان موت پر سوگوار ماں کا نوحہ

از محترمہ عائشہ صاحبہ راندیریہ

مری حوّا میری آنکھوں کا تارا ❖ مرے ٹوٹے ہوئے دل کا سہارا

بتا دے حال میری پیاری خدارا ٭ کیا ہے تو نے کیوں مجھ سے کنارا
تڑپتی چھوڑ کر مجھ کو جہاں میں ٭ ہوئی ہے آہ تو فردوس آرا
تیری فرقت میں کیونکر چین آئے ٭ جدائی تیری ہو کیسے گوارا
ہوا جاتا ہے دل قابو سے باہر ٭ نہیں ہے صبر کا بھی اب تو یارا
کلیجے کے ہوئے جاتے ہیں ٹکڑے ٭ جگر بھی ہے ہو رہا ہے پارا پارا
فراقِ دید میں دن رات آنکھیں ٭ بہاتی رہتی ہیں اشکوں کا دھارا
میری جان! میری پُر ارمان بیٹی ٭ میری او خوبصورت ماہ پارا
تیری آئی مجھے آتی ولیکن ٭ مشیت میں خدا کی کس کو چارا
بھرا گھر تیرے جاتے ہی لے پیاری ٭ ہوا ہے سربسر تاراج سارا
اداسی چار سو چھائی ہوئی ہے ٭ خموشی ہر طرف ہے آشکارا
زمانے کے لئے اب ہو گئے ہیں ٭ درو دیوار حسرت کا نظارا
خداوندا الٰہ العالمینا ٭ میرے فریاد رس پروردگارا
تو ہی غم خوار ہے آفت زدوں کا ٭ تو ہی ہے بے سہاروں کا سہارا
تیری منشائے قدرت میں الٰہی ٭ نہیں چلتا کسی کا کوئی چارا
غم جانکاہ گر تو نے دیا ہے ٭ تو دے اب صبر کا بھی مجھ کو یارا
میری لختِ جگر وہ حوا پیاری ٭ میری وہ نازنین و ماہ پارا
میری وہ سادہ دل معصوم بیٹی ٭ وہ سب کی آنکھ کا روشن ستارا
تو اسکو بخشدے یا ربِّ غفار ٭ اور اس پر رحم کر پروردگارا
سکونت اسکو دے خلدِ بریں میں ٭ اسے فردوس میں کر جلوہ آرا
لحد پر اس کی برسے تا قیامت ٭ خداوندا تیری رحمت کا دھارا

بحقِ مصطفٰے و آل امجد
الٰہی ایں دعا مقبول گردد

اللہ کے ارشادات

سورۂ لقمان

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ہم نے لقمان کو حکمت عنایت کی کہ خدا کا شکر کرو۔ اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کیلئے کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے تو خدا بھی (اس کی کچھ پروا نہیں کرتا کہ وہ) بے نیاز اور سزاوار تعریف ہے۔ اور (اس وقت کو یاد کرنے کے لائق ہے) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا! خدا کے ساتھ شریک نہ کرنا۔ کیونکہ شرک بڑی بے انصافی کی بات ہے۔

اور ہم نے انسان کو جسے (بیچاری) ماں تکلیف پر تکلیف سہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اسکو دودھ پلاتی رہتی ہے) اور (آخر کار) دو برس میں اسکا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے نیز) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی۔ کہ تم سب کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر ماں باپ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو ان کا کہا نہ ماننا۔ ہاں دنیا (کے کاموں) میں اچھی طرح ان کا ساتھ دینا۔ اور جو شخص میری طرف رجوع لائے۔ اسکے رستے پر چلنا۔ پھر تم کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے اور جو عمل تم کیا کرتے تھے سب سے تم کو آگاہ کرونگا۔ (لقمان نے یہ بھی کہا کہ) بیٹا اگر کوئی عمل (بالفرض) رائی کے دانے کے برابر بھی (چھوٹا) ہو۔ اور ہو بھی کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں (مخفی ہو) یا زمین میں۔ خدا اس کو (قیامت کے دن) موجود کر دیگا۔ کیونکہ خدا تمام پوشیدہ چیزوں سے واقف اور سب سے خبردار ہے۔ بیٹا! نماز کی پابندی رکھیو۔ اور اچھے کاموں کے کرنے کا (لوگوں کو) امر کرتے اور برے کاموں سے منع کرتے رہیو۔ اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو اسے صبر سے برداشت کیجو۔ بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور (غرور سے) لوگوں کی طرف سے منہ مت پھیرنا۔ اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا۔ کہ خدا کسی اترانے والے خودپسند کو پسند نہیں کرتا۔ اور چال میں اعتدال اختیار کئے رہنا۔ اور بولتے وقت آواز نیچی رکھنا۔ کیونکہ اونچی آواز گدھوں کی سی آواز ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ) سب آوازوں سے بری آواز گدھوں کی ہے۔

لوگو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو اور اس دن سے حذر کرو کہ نہ تو باپ بیٹے کے کام آئے اور نہ بیٹا باپ کے کام آ سکے۔ خدا کا وعدہ سچا ہے۔ تو دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈالدے۔ اور نہ شیطان دغاباز خدا کے بارے میں کسی طرح کا فریب دے۔ بے شک خدا ہی ہے جسے قیامت کا علم ہے۔ اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کو

(اُسے کیا معاملہ پیش آئے گا۔ اور) وہ کیا کام کرے گا۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی۔ بیشک خدا ہی سب کچھ جاننے والا اور سب باتوں سے خبردار ہے۔

نبیؐ کا کلام

(۱)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ جن دنوں میری ماں مُشرک تھی میں اسکو ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ وہ بت پرستی کو چھوڑ کر خدائے واحد پر ایمان لائے۔ وہ اسلام کو قبول نہیں کرتی تھی۔ ایک روز جو میں نے اُسے مسلمان ہونے کو کہا تو اس نے حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسے سخت کلمے کہے جن سے میرے دل کو بہت رنج ہوا۔ میں روتا ہوا حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ دعا فرمائیے کہ خدا میری ماں کو ہدایت کرے۔ آپ نے دعا کی کہ الٰہ العالمین ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کر۔ میں اس دعا سے بہت خوش ہوا۔ اور نہایت مسرت سے آپ سے رخصت ہوا۔ جب گھر کے دروازے پر پہنچا تو دروازہ بند تھا میری ماں نے جو میری آہٹ سنی تو کہا ابوہریرہ ذرا ٹھہر جا۔ میں ٹھہر گیا۔ اور میری ماں نے غسل کیا۔ کُرتا پہنا اور جلدی کے مارے اوڑھنی نہ اوڑھنے پائی تھی کہ دروازہ کھولنے کو آئی۔ دروازہ کھولتے ہی کہا۔ ابوہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد خدا کے بندے اور اُس کے پیغمبر ہیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر میں مارے خوشی کے پھر حضرتؐ کی خدمت میں گیا۔ آپ خدا کا شکر بجا لائے اور کلمۂ خیر فرمایا۔

(۲)

عروہ بن زُبیر روایت کرتے ہیں کہ اس کی بیٹی اروے نے سعید بن زید پر مروان بن حکم کی عدالت میں یہ دعوےٰ کیا کہ سعید نے میری زمین پر جبراً قبضہ کر لیا ہے۔ سعید نے جواب میں یہ بیان کیا کہ مجھ سے ایسا ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے فعل کی بہت برائی سنی ہے۔ مروان نے پوچھا کیا برائی سنی؟ سعید نے کہا حضرتؐ فرماتے تھے کہ جو کوئی کسی کی ایک بالشت زمین بھی زبردستی دبا لے گا۔ خدائے تعالےٰ اس زمین کے ساتوں طبق کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دے گا۔ مروان نے کہا اب گواہ طلب کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ پھر سعید نے کہا بار خدایا اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے نابینا کر دے۔ اور اور اس کو اسی کی زمین میں ہلاک کر۔ خدا کا کرنا اس عورت کی نظر جاتی رہی۔ ٹٹول ٹٹول کر چلتی پھرتی تھی۔ اس کے گھر میں ایک بڑا گڑھا تھا۔ اس میں جو گری تو وہیں مر کر رہ گئی۔

(۳)

ایک دن حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں آپ سے زیادہ خرچ کے لئے اصرار کر رہی تھیں۔ اتنے میں حضرت عمرؓ آگئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ جونہی انھوں

نے حضرت عمرؓ کی آواز سنی۔ جھٹ سب کی سب چھپ گئیں۔ جب حضرت عمرؓ اندر آئے تو حضرت سرورِ عالمؐ مسکرا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ یا رسول اللہ خدا آپ کے دانتوں کو ہنستا رکھے۔ آپ ہنسے کیوں؟ فرمایا مجھے ان عورتوں پر ہنسی آئی۔ کہ تمھاری آواز سنتے ہی بھاگ گئیں۔ حضرت عمرؓ نے ان بیبیوں سے کہا۔ اے اپنی جان کی دشمنو۔ مجھ سے تو تم ڈر گئیں اور پیغمبر خدا سے تمھیں ڈر نہ لگا۔ بیبیوں نے کہا آپ درشت خو اور سخت گو بھی تو ہیں۔ جناب سرورِ عالمؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اس ذات پاک کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے، شیطان جس رستے میں تمھاری شکل دیکھیگا فوراً بھاگ جائیگا۔

حدیث منظوم

اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَھْلِہٖ نَفَقَۃً یَّحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً

مسلمان جب اپنے اہل و عیال پر کچھ خرچ کرے اور اس سے ثواب کی نیت رکھے تو وہ اسکے لئے صدقہ ہو جائیگا

جو مسلم عیال اور اطفال رکھے ؛ کرے خرچ جو ان پہ اور یہ ہو نیت
کہ اللہ اسکو ثواب اس کا بخشے ؛ تو اجر اسکا پائے گا ہوگی جو نیت

مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ

جو شخص نیکی بتاتا ہے اس کو اس کے کرنے والے کا سا ثواب ملتا ہے

بتائے گا کوئی جو نیکی کسی کو ؛ ثواب اس کا جو کرنے والے کو ہوگا
اسی طرح کا اس کو جس نے بتائی ؛ کرے گا عطا اجر ایزد تعالےٰ

اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ

بہشت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں

جو چاہو بہشتِ بریں میں ہو داخل ؛ تو ارشاد فرماتے ہیں شاہ کونین
کہ درہائے جنت جو دار النعم ہے ؛ تلے سایۂ تیغ و شمشیر کے ہیں

سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

خدا کا نام لو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور کھانے کو جو تمھارے قریب ہو انہیں سے کھاؤ

جو کھانا لگو کھانے تو سن لو آداب ❊ کرو نام اللہ کا سب سے پہلے
کرو داہنے ہاتھ سے پھر تناول ❊ طرف جو ہو نزدیک کھاؤ وہاں سے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ

خدا تمھاری شکلوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمھارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے

نہیں دیکھتا صورتیں حق تمھاری ❊ نہیں دیکھتا ہے تمھارا زر و مال
وہ کرتا نظر ہے دلوں پر تمھارے ❊ وہ ہے دیکھتا حسن نیات و اعمال

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ظلم قیامت کے روز اندھیرے ہو جائیں گے

جو محشر کے دن روشنی کی ہو خواہش ❊ تو ظلم و ستم تم کسی پر نہ کرنا
کہ ہو جائے گا ظلم ظلمات۔ یعنی ❊ اندھیرے پہ چھا جائیگا واں اندھیرا

مَنْ فَرَّجَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

جو شخص دنیا کی مصیبتوں میں سے اپنے بھائی کی کوئی مصیبت رفع کرتا ہے خدائے تعالے روز قیامت کی مصیبتوں میں سے اسکی مصیبت رفع کریگا

کرے گا جو دنیا میں آسان کوئی ❊ جو رکھتا ہو بھائی مسلمان مشکل
تو کر دے گا اس دن جو مشکل کا دن ہے ❊ خدا اس مسلماں کی آسان مشکل

اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجَ اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ

جب تین شخص اکٹھے ہوں تو دو ایک کو چھوڑ کر باہم سرگوشی نہ کریں

اگر تین شخص اک جگہ مجتمع ہوں ❊ تو ان میں سے ہرگز نہ ایسا کریں دو

کہ باتیں کریں کان میں چپکے چپکے ✽ وہ دونوں ہی اور چھوڑ دیں تیسرے کو

اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً

میں لعنت کرنے کو نہیں بھیجا گیا۔ میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں

نہیں حق نے اس واسطے مجھ کو بھیجا ✽ کہ اللہ کے بندوں پہ لعنت کروں میں
کیا اس لئے بلکہ مبعوث مجھ کو ✽ کہ سب خلق کے حق میں رحمت بنوں میں

مَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

جس کے عمل دیر لگائیں گے اسکا نسب جلدی نہیں کریگا

لگائیں گے جس شخص کے دیر اعمال ✽ نہ جلدی کریگا حسب اور نسب کچھ
کریگا نہ جو یعنی اعمال صالح ✽ نہیں کام آئے گا اس کے نسب کچھ

بقیہ بزم مسلمہ صفحہ ۳۰ :-

جوابات

پرچہ مسلمہ جون ۱۹۳۶ء میں صفحہ ۲۹ پر ٹماٹر کی چٹنی کی ترکیب محترمہ بہن محمودہ بیگم نے منگائی تھی جو درج کی جاتی ہے۔

آدھ سیر ٹماٹر کو دھو کر دیگچی میں ڈال دیں۔ جوش آجانے پر چھان لیا جائے۔ بیج اور چھلکے وغیرہ پھینک دیں۔ پھر ایک بوتل سرکہ، ڈیڑھ چھٹانک چینی، پاؤ لہسن، ۳ چھٹانک مرچیں، ادرک آدھ پاؤ، نمک پاؤ، بادام پاؤ، چھوہارے آدھ پاؤ، کشمش آدھ پاؤ۔ یہ سب میوہ باریک کاٹ کر ڈال دیں۔ جب پک کر تیار ہو جائیں تو یہ نہایت ذائقہ دار چٹنی ہوگی (مسز ایم رفیق سیالکوٹ)

میں محترمہ قطب زادی حسن بانی صاحبہ ہانسی ضلع حصار کی بہت بہت ممنون ہوں کہ انھوں نے مجھے کیلوں کے ایک نہایت مجرب نسخہ سے مستفید فرمایا۔ میں نے نسخہ استعمال کیا ہے۔ اب بفضل خدا میرا چہرہ صاف ہے صرف داغ رہ گئے ہیں۔ اور امید کرتی ہوں کہ چند یوم کے اور استعمال سے داغوں سے بھی نجات ہوگی۔ میں نے کئی دفعہ اور بہنوں سے بھی کیلوں کی شکایات سنی ہے۔ سو میں اپنی ان بہنوں سے اسکے استعمال کی درخواست کرتی ہوں یہ یقینی طور پر بے ضرر اور فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ (فہمیدہ بی بی ایم ان جبرے)

استفسار: میرے منہ پر بال ہیں جیسے مردوں کے ہوتے ہیں سے لگتے ہیں کوئی بہن یا بتائیں کہ میں ان بالوں پر فیسرین جسٹرڈ استعمال کرسکتی ہوں۔ میں اور تو سارے منہ پر استعمال کرتی ہوں۔ اسکے پڑنے کے مارے نہیں کرتی کہ کہیں بال زیادہ نہ ہو جائیں۔ کوئی بہن یا بھائی اسطرف ضرور بالضرور توجہ کریں۔ نہایت مہربانی ہوگی۔ میں ہمیشہ اسکے لئے دعا کرونگی۔ یہ بھی بتائیں کہ فیسرین کے لئے صابن استعمال میں کونسا اچھا ہوتا ہے۔ میں تو کٹی کیور سوپ استعمال کرتی ہوں۔ کیا یہ اچھا ہے۔

خریدار نمبر ۲۱۲ھ

شکر پارے

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی وکیل

گھر کی چوری: گھر میں رکھی ہوئی چیزوں کی چوری تو سنی جاتی رہی ہے کہ زیورات چلے گئے سونا چاندی برتن سامان چوری ہو گیا مگر یہ سن کے سچ مچ حیرت ہوگی کہ مکان بھی چوری چلا جاتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک انگریز کنبہ تین مہینوں کے لئے باہر سیر و سیاحت کے لئے گیا۔ واپس آ کے جب وہ ریل سے موٹر میں گھر پہنچے تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں وہاں مکان کی بجائے اینٹوں پتھروں کے بے ترتیب ڈھیر پڑے تھے۔ بات یہ ہوئی کہ ان کی غیر حاضری میں چوروں نے اُن کا گھر توڑ پھوڑ کے اُن کا سامان اینٹ پتھر اور سیسہ وغیرہ سب چپکے ہی چپکے بیچ ڈالا۔

فرانس میں بھی اسی قسم کا واقعہ پیش آیا تھا لیکن یہ اس قدر جلد ہوا کہ سب سے بازی لے گیا۔ رات بھر میں مالک مکان ایک تین کمروں کے گھروں تین لوہے کے چھڑوں اور چھ فٹ باڑ سے جو اس کی جائیداد کے گرد گڑی ہوئی تھی محروم ہو گیا۔

ہسپانیہ میں ۱۹۳۳ء میں ایک لوہے کا پل جو ایک غار پر باندھا ہوا تھا کوئی اٹھا کے چلتا بنا۔

دندان سازی کی گاڑی: انگریزوں کے دانت دنیا میں سب سے زیادہ خراب ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دولتمندی اور آرام اچھے دانتوں کے دشمن ہیں۔ جتنا مالدار آدمی ہوتا ہے۔ وہ عمدہ عمدہ ملائم اور مزیدار کھانے کھاتا ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ ملائم غذا سے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ سخت روٹی اور غذا سے جبڑوں کی ورزش ہوتی ہے۔ مسوڑے اچھی حالت میں رہتے ہیں۔ انگریز بچوں کے دانت عمدہ اور ملائم غذاؤں سے روز بروز خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ دانت بنانے والوں کی گاڑیاں گاؤں گاؤں مدرسوں میں پھرتی ہیں۔ یہ گاڑیاں اتنی بڑی ہوتی ہیں کہ دندان ساز اس کا نائب۔ بیمار اور بیمار بچہ کا باپ یا ماں ایک میں بآسانی بیٹھ سکتے ہیں۔ ان کو موٹر چلاتی ہے۔ اس وقت ۷۶ گاڑیاں کام کر رہی ہیں۔

عجیب دریا: دنیا کا بلاشبہ عجیب ترین دریا الجیریا میں بہتا ہے۔ اسے روشنائی کا دریا کہا جاتا ہے۔ یہ نام یونہی نہیں ہے۔ بلکہ سچ مچ یہ ایسا ہی ہے۔ اس کا رنگ ہی روشنائی جیسا نہیں بلکہ اس کی خاصیت بھی سیاہی جیسی ہے۔ یہ دو جگہوں سے نکلتا ہے۔ ایک میں نمک ہوتا ہے۔ اور دوسری دھار میں سیسہ کا اثر ہوتا ہے۔ دونوں ہی گاڑھے ہو جاتے ہیں اور سیاہی بن جاتے ہیں۔ اور پانی روشنائی کے بخوبی استعمال ہو سکتا ہے

ایک اور عجیب دریا ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ریاست نبراسکا میں بہتا ہے۔ اس کا پانی میٹھا ہے۔ اب تک تحقیقات سے اس کی وجہ نہیں معلوم ہو سکی۔ یہ دریا اچانک ۱۹۳۰ء میں زمین پر بہتا دیکھا گیا اور اس کے بعد سے یہ

پھیلاؤ میں بڑھتا جاتا ہے۔

ایک دریا جنوبی امریکہ میں چلی اور ارجنٹائن کی درمیانی حد کے طور پر بہتا ہے۔ یہ دریائے تیزاب کہلاتا ہے۔ اس میں لیموں کا رس جیسی ترشی ہے۔ ایک گلاس میں اس کا پانی بھر کے تھوڑی سی بورا ملانے سے لیمونیڈ کا مزا آتا ہے۔

شرقی افریقہ میں ایک دریا انگری نیو کی بہتا ہے۔ اس کا پانی تلخ پایا گیا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ حیوان اسے معمولی پانی کی طرح روزمرہ پیتے ہیں۔ مگر انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔

نیند بے نیند کی دلچسپیاں:۔

عام طور سے لوگ سوتے بہت ہیں لیکن عالم لوگ کہتے ہیں کہ رات بھر میں پانچ گھنٹے کی نیند بالکل کافی ہے۔ ایک پروفیسر نے اس نیند کے لئے شام کے سات بجے سے رات کے ایک بجے تک وقت مقرر کیا ہے۔ اس کے بعد اگلے روز کا کام شروع کر دینا چاہئے۔

فرانس کا مدبر کلی منشو بھی اسی قسم کی نیند پسند کرتا ہے۔ وہ رات کے نو بجے سے ایک بجے تک صرف چار گھنٹے سوتا تھا۔ ایک بجے سے وہ اگلے دن کا کام شروع کر دیتا تھا۔ لارڈ روزبری چار گھنٹے ورنہ کم از کم دو گھنٹے سویا کرتا تھا۔ جاگنے کی حالت میں وہ راتوں کو اپنی گاڑی میں جنگلوں میں میلوں نکل جاتا تھا۔ ڈارون کو بھی ساری عمر بہت کم نیند آیا کی۔ ولنگٹن مشہور جرنیل روزانہ صرف دو تین گھنٹے سویا کرتا تھا۔ نپولین اوسطاً چار گھنٹے رات بھر میں سوتا تھا مگر وہ گہری نیند سوتے تھے۔

سپاہیوں کو جلدی ہی جہاں ہوں جس وقت چاہیں اور جس حالت میں ہوں سو جانے کی عادت ہو جاتی ہے جنگ عظیم میں فوجی کوچ کی حالت میں سو جاتے تھے۔ ان کے سر ان کے سینوں پر جھکے ہوتے تھے۔ اور ٹانگیں خود بخود راستہ طے کرتی جاتی تھیں۔ جب لارڈ کچنر خرطوم میں داخل ہوا تو اس کے اونٹ سواروں کا بیشتر حصہ اونٹوں پر سو رہا تھا۔ بعض زمین پر گر بھی گئے۔ مگر پھر بھی گہری نیند سوتے رہے اور لشکر ایک شور قیامت کے ساتھ نکلا چلا جا رہا تھا۔ مگر ان کی آنکھ نہ کھلتی تھی۔ لارڈ بروام کو نیند پر پورا قابو حاصل ہو گیا تھا۔ ایک روز وہ عدالت سے واپس آیا اور اپنے سونے کا کمرہ بند کر کے گھر والوں کو حکم دیا کہ اس کی نیند میں خلل نہ ڈالا جائے۔ اس کی جب آنکھ کھلی گھر والے بوکھلائے بوکھلائے پھر رہے تھے۔ اور وہ دروازہ توڑنے کی فکر میں تھے۔ کیونکہ اسے سوتے ہوئے مسلسل ۴۸ گھنٹے ہو چکے تھے۔ اگر یہ نہ سوتا تو اسے دماغی بخار ہو جاتا۔ ولیم پٹ اور لائڈ جارج کو بھی یہ طاقت و اختیار حاصل ہے۔ لارڈ نفیلڈ تقریباً جاگتا ہی رہتا تھا وہ بستر میں پڑا ضرور رہتا اور سویا ہوا معلوم ہوتا تھا مگر اسے جو کچھ آس پاس ہوتا رہتا سب کی خبر رہتی۔ انگلستان میں ایک آدمی ۱۳ سال سے برابر جاگتا ہے کیونکہ اس کے دماغ پر جنگ عظیم میں ضرب آئی تھی۔ ایک اور سپاہی ۲۳ سال اسی قسم کی ضرب کی وجہ سے مطلق نہ سو سکا۔ امریکہ کا ایک قیدی صرف کھڑے رہنے کی حالت میں سو سکتا تھا۔ گویا اس کی نیند ہی مشی فی النوم (نیند میں چلتے رہنا) تھی۔ جگوسلاویہ کے ایک چور کا بیان تھا کہ جب تک وہ دن میں چوری نہ کر لے اسے رات کو نیند نہیں آتی۔ اسے پانچ سال کی سزا ملی۔ گویا اسے اس تمام عرصہ جاگنے کی سزا ملی۔

بھورے اور کنگے:۔ روس کے بحری کالجوں سے

سنہ ۱۹۳۵ء اور سنہ ۱۹۳۹ء میں ۴۰۵۳ عورتوں نے فضیلت کی سند حاصل کی ہے۔

پچھلے سال میلبورن (آسٹریلیا) میں مچھلی پکڑنے کا ایک کھلا مقابلہ ہوا جس میں نوسو آدمی شریک ہوئے۔ صرف ایک آدمی نے بازی جیت لی۔ دریائے یارا میں سے صرف اس نے ایک چھوٹی سی مچھلی پکڑی جس کا وزن سوا چھٹانک تھا۔

کیلی فورنیہ امریکہ کا ایک شخص رسی اور سُتلی جمع کرنے کا بڑا شائق ہے۔ اب اس کے پاس ان کا ایک ۱۵ من وزنی گولا طیار ہو گیا ہے جس کو اگر کھولا جائے تو اس کی رسیاں ۱۴۲ میل تک پھیلتی چلی جائیں۔

کناڈا۔ امریکہ میں ایک شخص نے ایک درخت میں اسقدر پیوند لگائے ہیں کہ اس سے ۶۰ قسم کے سیب اور دو قسم کی نخلیں پیدا ہوتی ہیں۔

پیرس کے قریب ایک گاؤں کے کوتوال نے پچھلے سال حکم دے رکھا تھا کہ رات کے ۱۰ بجے سے صبح کے ۶ بجے تک کتے نہ بھونکیں۔

ایک ۴۲ سالہ روسی عورت نے جس کا وزن تقریباً پانچ من تھا۔ اپنے موٹاپے سے تنگ آ کے ایک ڈاکٹر کے مشورہ سے ایسی غذائیں کھانے لگی جس کی وجہ سے ۱۰ مہینے میں اس کا وزن ۳ من رہ گیا۔ اس سلسلہ میں اسے صرف ایک تکلیف ہوئی۔ کہ اسے پیٹ پر سے دو فٹ لمبی اور ایک فٹ چوڑی کھال کٹوانی پڑی جو پیٹ کے دب جانے سے موٹے کپڑے کی طرح لٹکنے لگی تھی۔

سگھڑ سہیلی

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی

صبر و استقلال

یہ ضروری نہیں کہ جو آدمی سب سے تیز بھاگے وہ زیادہ دور بھی بھاگے۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ جو کام جلدی سے پورا کر دیا گیا ہو وہ اس سے اچھا ہی ہوگا جو دیر میں اور محنت سے کیا گیا ہو۔ اس میں دلی توجہ اور نیک نیتی ہی آخر میں دیکھی جاتی ہے۔

دنیا میں ایسے آدمی برابر دیکھنے میں آتے ہیں جو آگے بڑھے چلے جاتے ہیں اور جو مشکل ان کے راستہ میں آتی ہے۔ اسے وہ آسانی سے دبا لیتے ہیں اور اپنے آگے سے دُور کر دیتے ہیں۔ ان کی اس قدرت پر دیکھنے والوں کو رشک آیا کرتا ہے۔ اُن کے سامنے وہ لوگ جو محنت سے دیر میں کام کرتے ہیں۔ بیکار معلوم ہوا کرتے ہیں۔ کوئی معمار جلد سے جلد ایک مکان بنا کے کھڑا کر دے وہ لازماً ہوشیار اور عمدہ معمار نہیں کہلا سکتا اور اس کے سامنے ایسا معمار ردی نہیں ہو سکتا جو دل لگا کے بڑی احتیاط سے مہینوں میں مکان طیار کرتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ ناکامی دنیا کا بہترین استاد ہے۔ سمجھدار اور لائق آدمی کے لئے ناکامی ترغیب کا کام دیتی

ہے۔ اگر اسے حوصلہ اور عقیدہ میسر ہے تو اسے اپنی شکست کبھی تسلیم نہ کرے گا۔ سرہمزی ڈیوی کا مقولہ ہے کہ میری بہترین ایجادیں اپنی ناکامیوں کی بدولت وجود میں آئیں۔ اس شخص کی ایک ایجاد کے لئے ساری دنیا ہمیشہ احسان مند رہے گی۔ اس نے ایک چراغ ایجاد کیا جو کانوں میں کام دیتا ہے۔ ورنہ پہلے کانیں روشنی سے پھٹ جایا کرتی تھیں اور ہزاروں آدمی مر جایا کرتے تھے۔

محنت کرنا برائی نہیں خوبی ہے۔ صبر و استقلال کاریگر کے بہترین اوزار ہیں!

جوانی کی تعریف

جوانی اصل میں زندگی کے کسی خاص زمانہ کا نام نہیں۔ یہ تو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ یہ ارادہ کی خوبی خیال کی صفت اور جوش کی قوت ہے۔ یہ زندگی کے گہرے چشموں کی تازگی ہے۔ جوانی جرات کا بزدلی پر غلبہ کام کے شوق کا آرام طلبی پر فتحمند ہونے کی عادت ہے۔ یہ کیفیت پچاس برس کے آدمی میں ایک بیس سال کے لڑکے کے مقابلہ میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ کوئی شخص محض سالوں کی ایک خاص تعداد بسر کر لینے کی وجہ سے بڈھا نہیں ہو جاتا بلکہ لوگ اپنی آزادی اور امنگوں کو چھوڑ دینے سے بڈھے ہو جاتے ہیں۔ آدمی ستر سال کا ہو یا ستر کا ہر ایک کے دل میں اچھی اچھی چیزوں کو دیکھ کر حیران رہ جانے تاروں جیسی چیزوں اور خیالوں سے اثر پذیر ہونے اور ایک چیز کے بعد دوسری چیز یا واقعہ کے معلوم کرنے کا شوق اور زندگی کی لطف و مسرت محسوس کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ توکل واعتماد کی مقدار کے ساتھ آدمی جوان ہے۔ خوف و بزدلی کی موجودگی میں بڈھا ہے۔ جتنی اس میں امید ہے اتنی اس میں جوانی اور جس قدر مایوسی ہے اسی قدر بڑھاپا ہے۔ جب تک زندگی خوبیوں امیدوں مسرتوں شانداری دلیری اور زمین آدمیوں اور اس غیر محدود فضا سے قوت حاصل کر سکتی ہے اسوقت تک تم جوان ہو۔

مردہ دلی بڈھاپا ہے اور زندہ دلی جوانی۔ خدا کی نافرمانیوں سے بچنے اور اس کے احکام بجالانے میں زندگی کا کمال ہے!

لباس سے صحت

دل کا مرامرا رہنا اور کسی چیز میں نہ لگنا خون کی کمی اور پٹھوں کی کمزوری کی علامت ہے۔ دل کو ابھارا جا سکتا ہے۔ اچھی بات سے دل اس لئے خوش ہو جایا کرتا ہے۔ خراب اور میلے کپڑے بھی صحت پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ صاف ستھرے اور ہلکے پھلکے کپڑے پہن کے جی بہت خوش ہوتا ہے۔ دل مرجھایا ہوا ہو نہا کے دھلے ہوئے صاف کپڑے پہن لیجئے دل میں تازگی پیدا ہو جائے گی۔ آج کل گرم کپڑے بھی ہلکے ملتے ہیں اور اس قسم کے ہیں کہ آسانی سے گھر دھل سکتے ہیں۔ گرمیوں کے کپڑے تو آسانی سے دھل جاتے ہیں مگر جاڑوں کے کپڑوں کے متعلق لوگوں کو زحمت ہوا کرتی ہے۔ مگر اب یہ نقص بھی جاتا رہا۔ گرم کپڑوں میں میل کچیل جم جم کے اسے بدنما کرنے کے علاوہ پہننے والوں کے کندھوں پر بوجھ اور پژمردگی ڈال دیتا ہے۔

کپڑے جلد جلد دھو لینے چاہئیں۔ ایک عرصہ تک دھلائی کے انتظار میں پڑے رہنے سے کپڑا خراب اور کمزور ہو جاتا ہے جس مقام پر پسینہ لگا ہوا اسے گلا دیتا ہے۔ آج کل سینگی کی طرح

پھونکنے آلے vacuum cleaner استعمال کرنے سے گرد و غبار فوراً نکل آتا ہے۔ دھبے دوسرا کپڑا صابن کے پانی سے گیلا کر کے رگڑنے سے دور ہو جاتے ہیں۔

پھنسی نوچنا: پھنسیاں اور مہاسے نکلنے کے یہ معنی ہیں کہ صحت خراب ہے اور خون میں نقص ہے۔ ایسی حالت میں انہیں نوچ ڈالنے کی عادت مرے کو مارے شاہ مدار والی بات ہو جاتی ہے۔ خون پہلے ہی خراب ہوتا ہے۔ پھنسی یا مہاسہ کسی سوئی سے کرید کے اس کی ڈیل دو ناخنوں کے بیچ میں دبا کے نکالنے سے سوئی اور ناخن کا زہر خون میں جذب ہو جاتا ہے اور اس سے طرح طرح کے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ جب خون خراب ہو سوئی اور ناخن کے زہر کا مقابلہ وہ بالکل نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس عادت کو بالکل ترک کر دینا چاہئے۔ مہاسوں کو گرم پانی سے دھونا چاہئے پانی میں زہر مارنے والی دوا جیسے بورک ایسڈ ڈال دینی چاہئے۔ روئی کے پھائے سے مہاسہ دھویا جائے۔ پھر دو پھایوں کے بیچ میں مہاسہ رکھ کر دبائیں اور ڈیل نکال دیں۔ اس کے بعد ٹنکچر آئیوڈین Tincture iodine لگا دیں۔ اگر اس جگہ کپڑا رگڑ کھاتا ہو تو اس کے اوپر کتر باندھ دیں۔ تاکہ لباس خراب نہ ہو۔

جستجو کی خوبی: دنیا میں خوش و خرم اور بے فکر آدمی کو ڈھونڈو تو تم دیکھو گے کہ ایسے آدمی ہمیشہ مصروف رہتے ہیں۔ مصروف رہنے سے دل فکروں سے علیٰحدہ رہتا ہے۔ ٹٹول سے زندگی کی دلچسپی قائم رہتی ہے بچے کیوں خوش رہتے ہیں؟ اس لئے کہ وہ ایک چیز کو دیکھتے ہی اس کی دیکھ بھال اور پوچھ گچھ میں لگ جاتے ہیں۔ ایک چیز کی طرف آپ توجہ کریں۔ اس کی تصنیف معلوم کریں۔ ایک بات سے دوسری بات اور دوسری سے تیسری پیدا ہوتی جائے گی۔ خوش وہی لوگ رہتے ہیں جو سوچ بچار کرتے ہیں جو حیران ہوتے ہیں سوالات کرنے میں جو اوپری باتوں سے کبھی مطمئن نہیں ہوتے وہ چیز کی اصلیت اور تصنیف معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے علم یا دوسروں کے علم سے مطمئن نہیں رہتے۔ وہ ہر وقت زیادہ سے زیادہ باتیں معلوم کرنے کی ٹوہ میں رہتے ہیں۔ جب آدمی مصروف ہوتا ہے۔ وقت آسانی سے کٹ جاتا ہے۔ اگر کچھ کام نہ ہو تو تجربہ ہے۔ دن پہاڑ ہو جاتا ہے۔ ٹٹول میں رہنے والے آدمی کو اس لمبی چوڑی زندگی میں نئے نئے مضمون تحقیقات اور تجربہ کے لئے نظر آتے رہتے ہیں۔ اس میں اسے اتنی بھی مہلت نہیں ملتی کہ وہ رنج و فکر میں مبتلا رہے۔ خود غمگین ہو اور دوسروں کو غمزدہ کرے۔ اس لئے دوستو! دنیا کی باتوں میں دلچسپی حاصل کرو۔ فکر کا بہترین علاج کام کاج ہے۔ . . .

. . . یہ وہ کام کاج نہیں جس سے آدمی اپنی معاش حاصل کرتا ہے۔ یہ اور ہی دلچسپیاں ہیں اور نئی معلومات ہیں۔ جو ہر ایک کو ذرا توجہ کرنے سے قدم قدم پر مل سکتی ہیں۔ اگر مضمون کا ہاتھ آنا مشکل معلوم ہو تو اسی چیز کو لو جس سے دلچسپی ہے۔ جس سے کچھ واقفیت ہے۔ پہلے اس سے صرف سرسری واقفیت تھی۔ اب اس میں نظریں گاڑ دو اور اس کو پوری طرح پہچان لو۔ ایک چیز کی چھان بین سے دوسری چیز کی توجہ کھینچ لے گی۔ اور اسی طرح سلسلہ چلتا رہے گا۔

جوابات

ماہ مارچ ۱۹۴۰ء کے "مسلمہ" میں بہن راشدہ خاتون صاحبہ ممتاز بنت کے استفسار کے جواب میں عرض ہے کہ بہن صاحبہ منیجر دواخانہ "جام صحت" چاہ مولانا نقد متصل چھوائی ٹولہ لکھنؤ سے "اکسیر الاسنان" طلب فرمائیں۔ انشاءاللہ اس سے فائدہ ہوگا۔ یہ پوڈر میرا آزمودہ ہے۔ نیز بہن صاحبہ دواخانہ جام صحت ہی سے بال بڑھانے کی ادویات یعنی "فریدہ پسند ہیر آئیل" اور "سفوف موئے دراز" طلب فرمائیں۔ اس سے آپکے حسب مرضی بال لانبے اور چمکیلے ہوجائینگے۔ قیمتیں درج ذیل ہیں۔ قیمت "اکسیر الاسنان" ۲ر فی تولہ۔ زیادہ منگانے پر ۱۲؍ فی چھٹانک۔ قیمت "فریدہ پسند ہیر آئل" فی شیشی ۱۲؍۔ قیمت سفوف "موئے دراز" للعہ فی سیر۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ آرڈر آنے پر ادویات آپکو فوراً روانہ کردی جائینگی۔ مذکورہ بالا دواؤں سے بہت سی بہنیں فائدہ اٹھا چکی ہیں۔ میں اپنی تمام چھوٹے بال رکھنے والی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ فریدہ پسند ہیر آئل و سفوف موئے دراز ضرور استعمال کرکے اپنے بالوں کو خوشنما اور چمکدار بنائیں اس کے استعمال سے آپ تھوڑے ہی عرصہ میں فائدہ محسوس کرینگی۔

(خاکسار آپکی بہن "ایزی")

محترم ایڈیٹر صاحب مسلمہ

السلام علیکم ۔ آپکے رسالہ میں اکثر بہنیں کیلوں چھائیوں کے متعلق دوائیں پوچھتی رہتی ہیں۔ ایسی دواؤں کے اکثر اشتہارات اخبار و رسائل میں شائع ہوتے ہیں۔ ناظرین اشتہاروں میں برے بھلے کی تمیز نہیں کرسکتے اسلئے میں چاہتی ہوں کہ اپنا تجربہ بیان کروں تاکہ دوسری بہنیں بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

مسلمہ اور چند دیگر رسالوں میں میں نے بیوٹرین کریم کا اشتہار پڑھ کر اپنی ایک سہیلی کو اسکی ایک شیشی استعمال کرائی ہے اور حیرت انگیز طور پر مفید ثابت ہوئی ہے۔ ان کے چہرے پر کئی سیاہ داغ اور کیل تھے جو مسلسل دو سال تک مختلف دواؤں کے استعمال سے دور نہ ہوسکے تھے لیکن بیوٹرین کے چندروزہ استعمال سے ان کا نشان تک باقی نہیں رہا۔ اسلئے میں سب بہنوں سے سفارش کرتی ہوں کہ وہ حسب ضرورت بیوٹرین کریم استعمال کریں۔ اسکی ایک شیشی کی قیمت صرف پندرہ آنہ ہے اور غالباً ہر شہر میں انگریزی دوافروشوں کی دکان سے مل سکتی ہے۔

مدرسۃ البنات کے تعمیر فنڈ میں چند بہنیں خلوص دل سے حصہ لے رہی ہیں۔ خدا انھیں جزائے خیر دے اور مسلمان بچیوں کی اس واحد اسلامی درسگاہ کو پروان چڑھائے والسلام۔

(خاکسار بیگم کیپٹن سید محمد حسین پٹیالہ سٹیٹ)

مدیر محترم! سلام مسنون و دعائے خیر۔ میرے چھوٹے بھائی عزیز سید محمد اکبر شاہ سلمہ خلف اصغر حضرت المحترم مولانا محمد انور شاہ کشمیری ڈیڑھ دو مہینہ سے حرارت اور کھانسی میں مبتلا ہیں۔ عزیز مذکور دارالعلوم دیوبند کے درجۂ فارسی و ریاضی کے ہونہار طالبعلم، ذہین و فطین نوجوان اور علمی حیثیت سے ایک درخشاں مستقبل کے مالک ہیں جسطرح وہ اپنی

درسگاہ اور گھر میں عزیز ہیں اسی طرح اکابر و احباب کے نور نظر، انکی اس علالت سے گھر بھر پر ایک یاس آمیز تشویش مسلط ہے۔ عاجز کی حقیر رقم ارسال ہے۔ مدرسۃ البنات کی چھوٹی بچیوں کو اسکی شیرینی تقسیم کر دیجئے اور ان سے فرما دیجئے کہ وہ میرے چھوٹے بھائی کی صحت کیلئے دعا کریں۔ محترمہ والدہ صاحبہ وعدہ فرماتی ہیں کہ پروردگار نے عزیز کو صحت بخشدی تو پھر وہ مدرسۃ البنات کی خدمت فرمائینگی۔

(راشدہ نزہت ہمشیرہ مولانا محمد ازہر شاہ قیصر دیوبند)

استفسارات :-

محترمہ مدیرہ صاحبہ سلام مسنون۔ گذارش ہے کہ چند سطور بزم مسلمہ میں چھپوا کر ممنون فرمائیں۔

میری ہمشیرہ کو چند سال سے دردسر کی شکایت ہے بہت ہی علاج کئے گئے مگر سب بے سود۔ سر درد سخت اور ہر وقت رہتا ہے بہنیں اور بھائی اس طرف توجہ فرمائیں۔ نیز میری ایک سہیلی بہت موٹی ہو گئی ہیں جسکی وجہ سے وہ خود بھی بڑی پریشان رہتی ہیں۔ کوئی بہن یا بھائی کوئی اچھا نسخہ تحریر فرمائیں جو مجرب ہو۔

(ایک خریدار)

ضروری اطلاع

برائے ناظرین و ناظرات رسالہ چاند دہرہ دون

بعض وجوہ کی بنا پر ایم۔ اسلم صاحب غزالی ایڈیٹر رسالہ چاند کو ہم جون ۱۹۴۰ء سے ادارۂ چاند سے مستعفی کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا ناظرین و ناظرات رسالہ چاند نوٹ فرمالیں کہ رسالہ چاند بند نہیں کیا گیا بلکہ عنقریب بہت آب و تاب کے ساتھ پیش خدمت ہوگا۔ نیز ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر بنام ایم شفیق شیدائی مالک و ایڈیٹر رسالہ چاند اردو نگر دہرہ دون ہونی چاہیئے۔ اگر کسی دھوکہ میں مبتلا ہو کر ایم اسلم صاحب کو کوئی صاحب ایڈیٹر رسالہ چاند سمجھکر اپنا تعلق رکھیں یا کسی قسم کا لین دین کریں تو وہ صاحب اس غلطی کے خود ذمہ دار ہونگے فقط۔ (المعلن :- ایم شفیق شیدائی مالک و ایڈیٹر رسالہ "چاند" دہرہ دون)

اسلامیہ ہائی سکول فار گرلز گوجرانوالہ کا ستائیسواں سالانہ جلسہ

اسلامیہ ہائی سکول فار گرلز گوجرانوالہ کا ستائیسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۵ مئی ۱۹۴۰ء بروز اتوار بوقت ڈھائی بجے بعد دوپہر زیر صدارت فخر نسواں محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر میاں افضل حسین خانصاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب چوہدری بشیر احمد خانصاحب آرگنائزنگ سیکرٹری ریڈ کراس سوسائٹی انڈیا بمقام ایم۔ اے اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ منعقد ہوا۔

مقامی افسران کی بیگمات بہو بیٹیاں۔ لاہور، گجرات اور دوسرے نواحی علاقوں کی بہت سی لائق و شائق خواتین شریک جلسہ تھیں۔ اسلامیہ کالج کوپر روڈ کی چند متعلمات بھی صرف جلسہ کی خاطر گوجرانوالہ تشریف لائی ہوئی تھیں۔ علاوہ بریں فخر نسواں محترمہ ڈاکٹر بیگم عبدالغنی صاحبہ بھی دہلی جیسے دور دراز شہر سے اس گرمی میں صرف جلسہ کی خاطر تشریف لائی تھیں۔

خدا کے فضل و کرم سے جلسہ نہایت کامیاب رہا جس کی تفصیل دوسرے اخبارات میں شائع ہو چکی ہے ایک ہزار کے قریب چندہ جمع ہوا جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

الٰہی مدد کرنیوالیاں

صدر صاحبہ ۶۰/۰/۰ نائب صدر صاحبہ ۵۰/۰/۰ محترمہ ڈاکٹر بیگم عبدالغنی صاحبہ ۲۰۰/۰/۰ محترمہ بیگم صاحبہ چودھری فتح دین ۵۰/۰/۰ محترمہ بیگم صاحبہ چودھری محمد رمضان صاحب ۵/۰/۰ محترمہ بیگم صاحبہ بابو حسن دین صاحب ۵۰/۰/۰ ایک بہن جو اپنا نام نہیں لکھانا چاہتی ۲۵/۰/۰ از گکھڑ ہمشیرہ وزیر بیگم ۵/۰/۰ مسز شیخ عبدالحکیم صاحبہ ۴۰/۰/۰ مسز محمد خان صاحبہ ۱۰/۰/۰ بیگم ماسٹر محمد حسین صاحبہ ۱۰/۰/۰ بیگم عبدالحمید ڈپٹی ۱۲/۰/۰ دختر عبدالحمید ڈپٹی صاحبہ ۵/۰/۰ بیگم ملک لال خاں صاحبہ ۵/۰/۰ بیگم میاں عبدالحمید صاحبہ ۵/۰/۰ ادیبہ جماعت ہفتم ۵/۰/۰ بیگم بابو محمد الٰہی صاحبہ ۵/۰/۰ بیگم عبدالرحمٰن صاحبہ ۲۰/۰/۰ استانی جنت آرا صاحبہ طلائی انگوٹھی۔ متفرقات ۳۴/۷/۰ مسز بابو عنایت اللہ صاحبہ ۵/۰/۰۔ مسز بابو منظور حسین صاحبہ ۱۰/۰/۰۔ دختر چودھری امام الدین صاحبہ ۵/۰/۰ کوٹھی والے ماسٹر محمد علی صاحب ۱۰/۰/۰ بیگم چودھری محمد طفیل صاحبہ ۱۰/۰/۰ دختر چودھری فتح الدین صاحبہ ۵/۰/۰ محمودہ بیگم صاحبہ جماعت دہم ۷/۰/۰ ہمشیرہ مریم بی بی صاحبہ ۱۷/۰/۰ بیگم محمد مسلم صاحبہ ۲۵/۰/۰ دختر بابو اسد اللہ تسنیم دہم جماعت ۵/۰/۰ منیر متعلمہ جماعت دہم ۵/۰/۰ ہیڈ مسٹریس صاحبہ ۲۰/۰/۰ حمیدہ معلمہ صاحبہ ۵/۰/۰ امین اختر دختر میاں سلطان علی صاحب ۷/۰/۰ مسز الطاف ربانی صاحبہ ۵/۰/۰ مسز فیروز خاں صاحبہ ۵/۰/۰ بیگم صاحبہ شیخ ڈاکٹر شہاب الدین صاحب قلعہ دیدار سنگھ ۱۰/۰/۰

باقی خواتین نے اس سے کم چندہ دیا۔ کل رقم تقریباً ایک ہزار تھی۔

(صالحہ بی بی منتظمہ اسلامیہ ہائی سکول فار گرلز گوجرانوالہ)

اللہ کی مدد کرنیوالے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہوگئے۔

محترمہ بیگم صاحبہ خواجہ محمد اکبر صاحب ریاست جموں	۱
جناب حاجی شیخ فضل الٰہی الٰہی بخش صاحبان فاضلکا	۱
جناب احمد خانصاحب سٹینو گرافر شملہ	۱
جناب عزیز الرحمن صاحب سب پوسٹماسٹر روجہان	۱
جناب میاں علاؤالدین صاحب کھرلہ کنگڑہ	۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ جون سنہ ۱۹۴۰ء

جناب غلام محمد خانصاحب میونسپل آفس اکونٹنٹ برامپٹن شملہ (برائے متعلقات طالبات)	۱/۴/-
جناب مولوی محمد حسن خانصاحب ہیڈ ماسٹر ماڈل سکول سرانواں لودلہ ضلع فیروزپور	۲/-/-
محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ بنت جناب محمد یحییٰ صاحب سی آئی۔ڈی کشمیری گیٹ دہلی	۱/-/-
جناب بابو عبدالرحمن صاحب اکونٹنٹ گورنمنٹ ہائی سکول	-/۲/-
جناب محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبدالرحمن صاحب "ابرار منزل" چراغ الدین روڈ مزنگ لاہور (برائے یتیم طالبات)	۲/-/-
معلوم الاسم	۱۰/-/-
جناب سید محمد رفیق شاہ صاحب رفیق بائنڈنگ ہوس ریلوے روڈ	-/۲/-
جناب محمد اکبر صاحب محلہ لوٹیاں جالندھر شہر	۲/-/-
محترمہ ہم حبیبہ صاحبہ (والدہ محترمہ حبیب الحق خانصاحب)	۳/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب بشیر احمد صاحب صدیقی انسپکٹر آف وارننگ نمبر ۹۹ سرکلر روڈ فیروزپور چھاؤنی	۵/-/-
محترمہ زبیدہ بیگم برکت علی صاحبہ متعلمہ درجہ نہم مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب عبدالغفور صاحب سب انسپکٹر پولیس لدھیانہ	۱/۸/-
جناب چودھری عبدالعزیز صاحب محلہ سراج گنج (قیمت کھال عقیقہ)	۱/-/-
جناب مستری نورالدین صاحب انجن شیڈ	-/۴/-
توسط محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر سید محمد رشید صاحب عباسی اسسٹنٹ سرجن	۱/-/-
جناب مولوی سید محمد اظہر شاہ صاحب قیصر "شاہ منزل" دیوبند (برائے غریب طالبات)	۱/-/-
میزان	۶/۱۰/-

تعمیر فنڈ ماہ جون سنہ ۱۹۴۰ء

جناب ڈاکٹر اے سعید صاحب "سعید منزل" بندر روڈ کراچی (منجملہ موعودہ برائے وارڈ مریضاں)	۵۰/-/-
عالیجناب نواب میاں محمد حیات صاحب قریشی ممبر پبلک سروس کمیشن پنجاب۔ لاہور (منجملہ موعودہ) بصورت چیک	۲۰۰/-/-
میزان	۲۵۰/-/-

بمد زکوٰۃ و صدقات بماہ جون ۱۹۴۰ء

نام	رقم
محترمہ سلطان بی بی صاحبہ ہیڈ مسٹرس گرلز سکول چک نمبر ۲۷۹ ج ب	۱/۴/-
جناب محمد اکرم خانصاحب ڈویژنل فارسٹ آفیسر کاگان فارسٹ ڈویژن ایبٹ آباد (صدقہ)	۱۵/-/-
جناب محمد عبداللہ صاحب دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات حیدرآباد سندھ (برائے پارچہ جات یتیم طالبات)	۱۰/-/-
جناب مقبول احمد صاحب گورنمنٹ پنشنر مصطفےٰ خاں بلڈنگ فیروز پور چھاؤنی	۳/-/-
میزان	۲۹/۴/-

وظائف فنڈ بماہ جون ۱۹۴۰ء

نام	رقم
عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمٰن خانصاحب شروانی حبیب گنج علیگڑھ (دو وظیفہ بابت فصل ربیع ۱۳۴۷ ف)	۶۰/-/-
محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ انسپکٹرس گرلز سکولز میسور سٹی (حمیدہ بی بی و زینب بی بی سکالرشپ)	۱۰/-/-
محترمہ مکرمہ نفیس دلہن صاحبہ بیگم عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر حبیب گنج علیگڑھ	۲۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان محمد عالم خانصاحب سب انسپکٹر پولیس دورابہ بھوپال	۲/-/-
جناب چودھری حق نواز خانصاحب پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور (فاطمہ جان سکالرشپ)	۵/-/-
میزان	۹۷/-/-

حسابات انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب) بابت ماہ اپریل مئی و جون ۱۹۴۰ء

نام معطی	اپریل	مئی	جون
جناب خان محمد یوسف خاں صاحب نئی دہلی	۵/-/-	۵/-/-	۵/-/-
جناب حافظ عبدالرزاق صاحب ریلوے بورڈ " "	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب منشی محمد خلیل صاحب " " "	۱/-/-	-	-
جناب خان اسد اللہ خاں صاحب بستی نو	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بیگم صاحبہ خانبہادر عبدالمجید خانصاحب بستی بابا خیل	۱/-/-	-	۱/-/-
جناب شیخ حبیب الٰہی صاحب کلرک آف دی کورٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بابو فیروز الدین صاحب پوسٹل کلرک جالندھر شہر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب بابو رشید احمد صاحب "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بابو عبدالحق صاحب "	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب سید محمد لطیف صاحب پوسٹ ماسٹر ہیڈ پوسٹ آفس	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب منشی محمد عبداللہ صاحب محرر دارالاقامہ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب سید محمد اصغر علی شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ٹانڈہ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب منشی نذیر حسین صاحب کچہری منصفی	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چودھری محمد بشیر صاحب کلرک دفتر انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب چودھری شاہ ولی صاحب انگلش کلرک سشن کورٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مرزا فیض اللہ بیگ صاحب ریڈر سشن جج	۱/-/-	۱/-/-	-
جناب شیخ عبداللطیف صاحب ریکارڈ کیپر سشن کورٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چودھری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنرس آفس	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب چودھری غلام جیلانی صاحب ناظر "	-/۴/-	-	-/۴/-
جناب بابو نیاز علی صاحب سب پوسٹ ماسٹر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-

نام			
جناب بابو غلام محمد صاحب ڈسٹرکٹ ناظر کچہری صدر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب خانصاحب شیخ غلام حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب خان نیاز محمد خانصاحب اکونٹنٹ دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو سردار علی صاحب بازاری انسپکٹر میونسپل کمیٹی	-/۴/-	-	-/۴/-
جناب مستری محمد اسماعیل صاحب کنٹریکٹر محلہ باغ شیخ کرم بخش	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ابو الحبیب صاحب نیلے محل	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب ماسٹر میراں بخش صاحب ہیڈ ٹیچر ایم۔ بی پرائمری سکول	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب میاں فضل کریم صاحب چشتی وکیل	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو عبد العزیز صاحب کلرک سنٹرل کوآپریٹو بنک	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب بابو غلام محی الدین صاحب کلرک " "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب پنشنر سردار میڈیکل سٹور	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مولوی محمد یعقوب محمد ابراہیم صاحبان بزاز صابن والاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ماسٹر عبد الرحیم صاحب بی اے ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مولانا محمد امین صاحب عربک ٹیچر " "	۱/-/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب چودھری غلام احمد صاحب شیر فروش بستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب حکیم سید شاہنواز صاحب اندرون دروازہ سیداں	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو مستجاب حسین صاحب کلرک سب رجسٹرار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب خان عبد اللطیف خانصاحب رئیس پکا باغ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب میاں عبد الکریم عبد اللطیف صاحبان سوداگران چرم ریلوے روڈ	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
جناب ڈاکٹر چودھری رحیم بخش صاحب ملتان شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو محمد اسماعیل صاحب محلہ کھولا لائے	دوماہ ۱/-/-	دوماہ ۱/-/-	دوماہ ۱/-/-
جناب شیخ رحیم بخش صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب خان محمد عمر خانصاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب مستری مولا بخش صاحب ڈرافٹسمین کچہری صدر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-

نام			
جناب منشی محمد شریف صاحب محلہ سراج گنج	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب منشی غلام محمد صاحب وثیقہ نویس کچہری صدر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چودھری شاہ محمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب حکیم عبد الرحیم صاحب بازار پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب محمد طالب حسین صاحب سوداگر چوب عمارتی	-/۵/-	-/۵/-	-/۵/-
جناب چودھری عبد الکریم صاحب مٹھائی فروش چوک سوداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب خواجہ محمد اسماعیل صاحب سوداگر چرم بستی نو	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب شیخ نذیر احمد صاحب دکاندار رینک بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مستری محمد حسین صاحب محلہ باغ شیخ کرم بخش	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب میاں ولی بہادر صاحب سوداگر چرم ریلوے روڈ	۱/-/-	۲/-/-	۲/-/-
جناب ڈاکٹر سید محمد رشید عباسی صاحب اسسٹنٹ سرجن	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب پیر عبد الرشید صاحب کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانات	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب شیخ عبد الرحمن صاحب عاقل پوسٹماسٹر ہیڈ پوسٹ آفس چھاؤنی جالندھر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب شیخ حسام الدین صاحب صدر قانونگو کچہری صدر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب خان عبید الحق خانصاحب مکتبہ علمیہ جالندھر شہر	۱/-/-	-	-
جناب خان بشیر احمد خانصاحب ہیڈ کلرک ریلوے سٹیشن	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب بابو عبد الرحیم صاحب پارسل کلرک "	-/۴/-	-/۳/-	-/۲/-
جناب ڈاکٹر چودھری عبد الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نکودر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب ڈاکٹر سید عبد الودود صاحب ایم بی بی ایس	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
جناب بابو محمد حسین صاحب ماہر فن تعمیرات	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بابو ضیاء الحق صاحب پکا باغ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ڈاکٹر ولی محمد صاحب مینیجر جنرل میڈیکل سٹور بازار شیخاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-

نام			
جناب مفتی فخرالدین صاحب ای کے ڈی سی ڈپٹی کمشنر جالندھر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب چودھری نبی احمد صاحب ہیڈ کلرک ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب میاں محمد علی صاحب "دلفزا"	-/۴/-	-	-
جناب سید محمد انور علی شاہ صاحب ڈی آئی آف سکولز سبی	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب خان محمد اکبر خانصاحب پبلک پراسیکیوٹر محلہ سراج گنج	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب ملک عبدالغفور عبدالشکور صاحبان	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ملک محمد امین صاحب	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب منشی فضل محمد صاحب موضع لوٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مہر نور محمد صاحب محلہ کوٹ فضلکریم	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ماسٹر نذیر احمد صاحب بٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب خان محمد اسحاق خانصاحب بستی شیخ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب شیخ حاجی ابو مہر علی احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹس	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مستری نیاز محمد محمد حسین صاحبان پکا باغ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چودھری امام الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ اناری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب خان بہادر مولوی فتح الدین صاحب بالقابہ	۱۰/-/-	-	-
جناب مستری عبدالرحیم صاحب انجمن رشید جالندھر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مستری قطب الدین صاحب " "	-/۴/-	-	-/۴/-
جناب مستری محمد الدین صاحب " "	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب مستری الٰہ بخش صاحب " "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مولوی بدرالدین صاحب گڑھا	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب داروغہ شیخ ولی احمد صاحب رستہ محلہ	دو ماہ ۱/-/-	دو ماہ ۱/-/-	-
جناب چودھری پیر بخش صاحب گرداور قانونگو محلہ سراج گنج	-/۴/-	-/۴/-	-
جناب سید عبدالحق صاحب ریٹائرڈ سینئر سب جج جالندھر شہر	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
جناب خان محمد اصغر خان صاحب ڈاکٹر	دو ماہ -/۸/-	-/۴/-	-/۴/-

نام			
جناب شیخ محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ	۱/-/-	۱/-/-	-/۱۲/-
جناب زبدۃ الحکما حکیم رحمت علی صاحب قریشی دروازہ سیداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب مولوی الطاف الرحمن صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مولوی محمد خلیل صاحب دکاندار اناری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-
جناب منشی سردار محمد صاحب کاتب دروازہ سیداں	چار ماہ ۱/-/-	-	-
جناب شیخ محمد اشفاق علی صاحب ایم اے ایل ایل بی وکیل	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب محمد حنیف صاحب ایس۔وی ٹیچر چک ۲۴۲ ضلع لائل پور	چار ماہ ۱/-/-	-	-
جناب خانبہادر خواجہ عبدالمجید صاحب ایم۔بی۔ای ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر بھیرہ	۲/-/-	ادا پہلی	تا اگست
جناب مکرمہ معظمہ مہربانو بیگم صاحبہ ممدوٹ ہاؤس نمبر ۱ مزنگ لاہور (بابت سال تمام پیشگی)	۱۲/-/-		
جناب آغا محمد حفیظ اللہ صاحب منیجر جنرل برقی پریس	دو ماہ ۲/-/-	-	۱/-/-
جناب خانبہادر احمد حسن خانصاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر بستی نو	-	۱/-/-	۱۰/-/-
جناب مستنصر باللہ صاحب ایم اے۔بی ٹی ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول جالندھر	-	۱/-/-	۱/-/-
جناب چودھری شیر محمد صاحب پوسٹل کلرک ہیڈ پوسٹ آفس	-	-/۸/-	-
عالیجناب نواب فخر یار جنگ بہادر سابق فائننس ممبر حیدرآباد دکن	-	دو ماہ ۱۰/-/-	۵/-/-
جناب چودھری رحمت علی صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول	-	-/۴/-	-/۲/-
جناب ماسٹر بشیر احمد صاحب ٹیچر ایم بی پرائمری سکول	-	-/۴/-	-
جناب خان محمد احمد خانصاحب درانی پروپرائٹر ہوٹل	-	-/۲/-	-/۲/-
جناب شیخ جان محمد صاحب منیجر سوس واچ کمپنی رینک بازار	-	-/۸/-	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب سول لائن	-	-/۴/-	-/۴/-

گوشوارہ اخراجات انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب) بابت ماہ اپریل مئی جون ۱۹۴۰ء

رقم روپے	رقم آنے	رقم پائی	تعمیر و مرمت	رسالہ مسلم	رسالہ پیام اسلام	متفرق خرچ انجمن	عہدہ دفتر انجمن	زکوٰۃ و صدقات	وظائف فنڈ مدرسہ	کرایہ بلڈنگ دار الاقامہ	کرایہ بلڈنگ مدرسہ	متفرق خرچ انجمن مدرسہ	تنخواہ ملازمین مدرسہ	لائبریری	نام ماہ
۱۶۴۶	۴	۶	۶/۱۱/۳	۲۲/۲/۰	۹/۵/۹	۵۷۳/۴/۳	۱۰/۶/۰	۲/۲/۶	—	۴۶/۰/۰	۵۲/۰/۰	۷/۲/۰	۲۹۵/۹/۹	—	اپریل
۱۰۲۹	۶	۳	۷/۰/۰	۱۰/۵/۳	۳/۲/۶	۵۲/۵/۰	۷/۶/۰	۱/۰/۰	—	۲۸/۲/۰	۵۲/۰/۰	۲۷/۱/۶	۲۴۷/۰/۰	—	مئی
۱۱۹۹	۱۱	۳	۳۱/۲/۰	۲۶/۳/۶	۲/۱/۳	۲۶/۰/۹	۷/۶/۰	—	—	۵۴/۲/۳	۵۲/۰/۰	۱۰/۵/۳	۲۶۲/۳/۳	—	جون
۳۸۷۵	۶	۰	۴۵/۵/۳	۵۹/۲/۹	۱۴/۹/۶	۶۰۲/۲/۰	۲۲/۲/۰	۳/۲/۶	—	۱۲۸/۲/۳	۱۵۶/۰/۰	۴۵/۲/۹	۸۰۴/۱۲/۰	—	میزان

گوشوارہ مداخل و مخارج انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب) بابت ماہ اپریل مئی جون ۱۹۴۰ء

آمدنی

	پائی	آنے	روپے
آمدنی سہ ماہی اول	۰	۳	۳۳۴۵
بقایا سہ ماہی چہارم	۳½	۰	۸۳۴۸
زر ضمانت بورڈرز بماہ مئی ۱۹۴۰ء	۰	۰	۳۰۰
″ ″ بماہ جون ۱۹۴۰ء	۰	۰	۱۱۰
میزان کل	۳½	۳	۱۳۲۸۱

خرچ

	پائی	آنے	روپے
اخراجات سہ ماہی اول	۰	۶	۳۸۷۵
واپسی امانات بماہ اپریل ۱۹۴۰ء	۶	۱۵	۲۷۵
″ زر ضمانت بورڈرز بماہ مئی ۱۹۴۰ء	۰	۰	۶۰
″ ″ بماہ جون ۱۹۴۰ء	۰	۰	۷۰
بقایا حال	۹½	۱۲	۸۹۹۹
میزان کل	۳½	۳	۱۳۲۸۱

نور الدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب)

کیا آپ کا گھر ان کتابوں سے خالی ہے
روحوں کے کرشمے: مرنے کے بعد روحیں کیا کام کرتی ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا۔ مرنے والے ہم سے جدا نہیں ہوتے۔ وہ آس پاس ہی ہیں۔ لیکن ہم میں ان سے بات چیت کرنے کی لیاقت نہیں۔ غمزدوں کو یہ معلوم کرنے سے ضرور تسکین ہوگی۔ روحیں بوقت ضرورت ملنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کتاب میں روحوں کے سچے حالات بیان کئے گئے ہیں جو اسقدر دلچسپ اور سنسنی خیز ہیں۔ کہ جب تک ختم نہ ہوجائے ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی۔ لیکن رات کے وقت تنہائی میں نہ پڑھیں۔ قیمت عہ۔
روح القرآن: یہ سچ مچ قرآن مجید کی کلید ہے۔ دنیا کی کسی زبان میں ایسی جامع کلید موجود نہیں۔ بیرون ہند کے سکالر بھی اسے منگا منگا کر حرز جان بنا رہے ہیں۔ کلام مجید کے سمجھنے اور یاد رکھنے کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے۔ پہلے حصہ میں قرآن پاک کے مضامین کی فہرست موجودہ زمانے کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر دی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں مشکل الفاظ کے مخرج اور معنے تیسرے میں سورتوں کے عملیات اور ان کے مضامین کے خلاصے اور شان نزول دئے گئے ہیں۔ اور بھی خوبیاں ہیں۔ ہر چیز پارہ سورۃ اور آیت کی ترتیب سے دی گئی ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ قیمت عـہ۔
ماں بچہ کی نگہداشت: گھر گھر بچوں کی بے وقت موت اور ماؤں کی خرابی صحت کا کہرام مچا ہوا ہے۔ ان تکالیف نے ہماری زندگی واقعی حیران کردی ہے۔ یہ کتاب زخمی دلوں کے لئے واقعی مرہم اور غمزدوں کے لئے سچ مچ کا تعویذ ہے۔ ان کی خانگی تکالیف و مصائب سے بچنے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں اور قومی و ملکی خدمت کرنی ہو۔ تو منگا منگا کر غریبوں میں مفت بانٹیں۔ تیسرا ایڈیشن پہلوں سے کہیں ضخیم اور مفید ہے۔ قیمت صرف ۶ر ٹکٹ بھیجنے میں کفایت رہتی ہے۔
رفیق زمیندار: بلکہ یہ سب کا بہترین رہبر ہے۔ تعلیمی و اصلاحی کتاب ہے۔ تیسرا ایڈیشن ہے۔ سب پہلوں سے جداگانہ چیز ہے۔ بیشمار کتب خانوں کے لئے منگائی جاچکی ہے۔ دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے کی تدابیر پہلے حصہ میں ہیں باقی حصوں میں تعلیم حفظان صحت۔ سرمایہ اندوزی۔ مویشیوں کی پرورش اور ان کی دیکھ بھال۔ زراعت پر نہایت مفید مضامین دئے گئے ہیں۔ شہری اور دیہاتی باشندوں کو یکساں مفید ہے۔ قیمت ۸؍۔
سنگھار خانہ: خوبصورت اور تندرست رہنے کی بہترین ہدایات۔ ہندوستانی معاشرت اور ایشیائی شرم و حیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے درج کی گئی ہیں۔ تصویریں بھی ہیں۔ اور سرورق عمدہ ہے۔ بیویوں کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ اور گھر میں اس کا رکھنا مسرت بخش۔ خانہ داری کا ضامن ہے۔ قیمت عـہ۔
یہ سب کتابیں مسلمہ کے خاص نامہ نگار مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی تصنیف و تالیف ہیں۔ ہر کتاب کی لکھائی چھپائی عمدہ اور سب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ بوقت فرمائش رسالہ یا اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔
مولوی محمد ناصر خضر پبلشر سلسلہ سرمایۂ اطفال گڑگانوہ۔ پنجاب

ترجمان القرآن

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

اٰدَمَ	لِ	اسْجُدُوْا	الْمَلٰٓئِكَةِ	لِ	قُلْنَا	اِذْ	وَ
آدم کو		سجدہ کرو	فرشتوں سے		ہم نے کہا	جب	اور

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَ

وَ	اَبٰى	اِبْلِيْسَ	اِلَّآ	سَجَدُوْا	فَ
اور	انکار کیا	ابلیس	سوائے	سجدہ کیا	تو سب نے

تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اور

اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۳۴

۳۴	الْكٰفِرِيْنَ	مِنَ	كَانَ	وَ	اسْتَكْبَرَ
۳۴	کافروں	میں سے	ہو گیا	اور	بڑائی چاہی

بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (۳۴)

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	اَنْتَ	اسْكُنْ	اٰدَمُ	يٰٓ	قُلْنَا	وَ
اور	تو	رہ	آدم	اے	ہم نے کہا	اور

اور ہم نے کہا اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	كَ	الْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

(دونوں) اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھاؤ

قرآن مجید کی عربی عبارت کو سمجھنے کے لئے اس کے ایک ایک لفظ کا مطلب یاد کرنے کے لئے یہ ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچوں میں اس کے ذریعے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو گئی ہے۔ ترتیب اس کی حسب ذیل ہے:۔

سطر اول میں کلام الٰہی کی آیت۔ دوسری میں آیت کے الفاظ کو الگ الگ کر کے لکھا گیا ہے۔ تیسری سطر میں ہر لفظ کے جدا جدا معنے۔ چوتھی سطر میں بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔ بتانے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی خوبیاں مزید نظر کرنے سے خود عیاں ہو جائینگی۔

فی الحال اس کے چھ پارے (پہلے چار اور انتیسواں اور تیسواں) شائع ہو چکے ہیں۔ آپ اپنا نام درج رجسٹر کرا دیجئے۔ تاکہ باقی پارے طبع ہوتے ہی پہلے آپ کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ ہدیہ فی پارہ ۸ر۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ پانچواں پارہ زیر طبع ہے۔ جلد چھپ جائیگا۔ انشاءاللہ۔

ملنے کا پتہ:

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر پنجاب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۹۰

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی اور اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ : حمیرا

سرپرست : فخر نسواں بیگم کبریٰ لیٰ نواب سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ

نگران : انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ : ایک روپیہ (ممالک غیر سے تین شلنگ) فی پرچہ ۲ر

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس مرکز کتابت دروازہ سیالکوٹ جالندھر)

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۲۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو چار پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔

۵۔ خط کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا ذمہ دار دفتر نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی تہذیب و شرافت کو مدنظر رکھا جائے۔

۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

۳۔ روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴۔ مضمون مختصر ہو۔

۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

۶۔ پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکیگا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائیگا۔

۲۔ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳۔ اجرت بہرحال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۹ اگست ۱۹۴۰ء - رجب ۱۳۵۹ھ نمبر ۲

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند گزارشیں

دنیا کا رنگ :-

ہم "دنیا کا رنگ" کی سرخی تلے دو تین صفحات میں مہینہ بھر کی ضروری خبریں اور ان پر اپنی رائے مستقل طور پر ہر مہینے لکھا کرینگے۔ اس کی ضرورت بہت مدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ لیکن "مسلمہ" کے صفحوں کی کمی نے اس کی اجازت نہ دی۔ اب ضرورت کی زیادتی نے مجبور کر دیا ہے کہ ہم اس امر کے لئے ضرور جگہ نکالیں۔ چنانچہ اسی اشاعت سے یہ سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اور اس مرتبہ دو تین نہیں چھ سات صفحے لکھے گئے ہیں کیونکہ سال بھر کی لڑائی کا ذکر مختصر سے مختصر کرنے کے باوجود اتنے صفحے دینے پڑے۔ ہم چاہتے تھے کہ لڑنے والے ملکوں کا ایک نقشہ بھی ساتھ پیش کر دیں لیکن جگہ نہ نکل سکی۔ آپ نقشے کی ضرورت جغرافیے سے پوری کر سکیں گے۔

گیسوں کی جنگ :-

اس عنوان کے تحت پچھلے نمبر میں ڈاکٹر سید عبدالودود صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس نے بہت عجلت میں ایک علمی و فنی مضمون لکھا تھا جو نامکمل تھا۔ اس کا باقی حصہ اس اشاعت میں شائع ہو جانا چاہیے تھا لیکن ہمیں مضمون حوالے کر کے اگلے ہی دن وہ فوج کے محکمے میں طبی خدمت کے لئے لفٹنٹ کے عہدے پر انڈین میڈیکل سروس (آئی۔ایم۔ایس) میں شامل ہو کر چلے گئے۔ اب ڈاکٹر صاحب موصوف فیروز پور چھاؤنی میں تعینات ہو گئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ وہ باقی حصہ ستمبر نمبر میں لکھ بھیجیں گے۔

انجمن مدرسۃ البنات کی موجودہ طبی امداد

ڈاکٹر سید عبدالودود صاحب کے جالندھر سے چلے جانے پر نہ صرف اہل جالندھر کو محرومی کا رنج ہوا ہے بلکہ قوم ایک بڑی مدد سے محروم ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی خاص فنی قابلیت، خداداد ذہانت و ہمت، ذاتی شرافت اور پسندیدہ اخلاق سے بہت تھوڑے عرصے میں خاصی عزت اور شہرت حاصل کر لی تھی۔ ان کی دینی محبت اور ایثار پیشگی سے مدرسۃ البنات ان کی اعزازی طبی امداد سے بہرہ یاب ہو رہا تھا۔ اور اس طرح ان کا یہ احسان قوم پر تھا۔ خدا تعالےٰ انھیں نیک صلہ بخشے اور وہ دنیا میں کامگار و بامراد رہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی عدم موجودگی کے باوجود دوا اور بزرگوں کی عنایات بدستور جاری ہیں اور

اور مدرستہ البنات کیپٹن ڈاکٹر غلام محمد صاحب نائب صدر انجمن مدرستہ البنات جالندھر اور ڈاکٹر سید محمد رشید عباسی۔ سول ہسپتال جالندھر کی طبی مدد حسب سابق حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے دستِ شفا میں مزید برکت دے۔

انجمن حکیم عطا حسین صاحب سند یافتہ طبیہ کالج دہلی کی بے حد ممنون ہے کہ انھوں نے بھی اپنی مفت خدمات مدرستہ البنات کے لئے پیش کر دی ہیں۔ حکیم صاحب موصوف انتہائی نیک، ذہین اور محنتی طبیب ہیں اور مدت تک مسیح الملک حکیم اجمل خاں مرحوم کے ساتھ رہ کر ان کی شاگردی کی خاص عزت حاصل کر چکے ہیں اور ۲۸ سالہ تجربہ رکھتے ہیں۔ جزاہُ اللہ الکریم۔

عزیزہ ثریا عندلیب کو مبارک ہو!

"مسلمہ بہنیں" یہ خبر سن کر یقیناً خوش ہوں گی کہ اُن کے "مسلمہ" کی ایک ہونہار مضمون نگار عزیزہ ثریا عندلیب صاحبہ نے اسی مہینے میں پنجاب یونیورسٹی کے اردو اور فارسی زبانوں کے سب سے بڑے امتحان یعنی "منشی فاضل" اور "ادیب فاضل" اکٹھے پاس کر لئے ہیں۔ اور حد درجے معتبر ذریعے سے یہ خبر سن کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ یہ دونو سب سے مشکل امتحانات اسی ایک سال کی طیاری سے بغیر کسی استاد کی مدد محض اپنی ذاتی محنتِ مطالعہ سے پاس کئے ہیں۔ یہ ایک بڑی بات ہے اور بڑی عزت ہے خدا جسے چاہے دے۔

عزیزہ ثریا عندلیب ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب ایم۔اے، پی ایچ۔ڈی بیرسٹر ایٹ لا لاہور جیسے قابل ذہین باپ کی لائق و فطین بیٹی اور خلیفہ عماد الدین صاحب انسپکٹر مدارس (مرحوم) جیسے فاضل دادا کی پوتی ہیں۔ خداوند تعالےٰ موصوفہ کو اپنی نوازشوں سے اور بھی مکرم کرے۔ اور ان کی لیاقت و قابلیت مسلمات ہندی کے لئے عزت و حرمت کا وسیلہ ثابت ہو۔

مدرستہ البنات (جولائی کے مہینے میں)

مدرستہ البنات یکم اگست سے بڑی چھٹیوں کے لئے بند ہو گیا ہے۔ اب انشاءاللہ دو مہینے کے بعد یکم اکتوبر کو کھلے گا۔ طالبات کے وارثوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ عین سکول کھلنے کے دن بچیوں کو مدرسہ میں پہنچا دیں۔ ان کا دیر سے پہنچنا انکے تعلیمی نقصان کا موجب ہوگا جس کی تلافی مشکل سے ہو سکے گی۔

ادیب عالم کا نتیجہ:۔

اس سال مدرستہ البنات کی معرفت تین طالبات نے ادیب عالم کا امتحان دیا تھا۔ انمیں سے دو پاس ہو گئی ہیں۔ اور ایک بچی ناکام رہی ہے۔

خدا کا سب سے بڑا تحفہ

(مولانا معظم علی صاحب مبلغ دار العلوم دیوبند)

حسن فطرت کا سعید اور ایک غریب گھرانہ کا چشم وچراغ ہے۔ اس کا باپ کچہری میں پچیس تیس روپیہ کا ملازم ہے اور کثیر العیال ہے مگر حسن نے یوں توں کر کے کچھ باپ کی امداد سے، کچھ ٹیوشن کی مدد سے، کچھ وظائفی انجمنوں کے تعاون سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کر ہی لی۔ قسمت کا ستارہ سامنے تھا کہ ساٹھ روپیہ ماہوار کی ملازمت بھی مل گئی۔ نوکری کو سال نہیں ہوا تھا کہ والدین نے اس کی شادی بھی رچا دی اور حسب حیثیت خاصی دھوم دھام سے حسن کی دلھن بھی بیاہ کر آ گئی۔ شادی کو دو چار مہینے ہی ہوئے تھے کہ حسن کو بمجبوری ملازمت کے سلسلہ میں ایک سو بیس ماہوار تنخواہ اور چالیس روپیہ الاؤنس پر ہندوستان سے باہر جانا پڑا۔ تین سال کا معاہدہ لکھ کر حسن بیرون ملک چلا گیا۔ حسن اپنی عادت سے سعید، والدین کا تابعدار، اور رفیقۂ حیات پر مہربان تو تھا ہی۔ منتظم کفایت شعار بھی تھا، بیرون ملک پہنچکر اس نے التزام کر لیا کہ پچاس روپیہ ماہوار باپ کے نام منی آرڈر کرتا اور چالیس میں اپنا گذر کرتا اور پچاس ماہوار بنک میں جمع کرتا۔ یہ تین سال حسن نے بڑی ہمت سے گزارے۔ کبھی کبھی ساری ساری رات اسے نیند نہ آتی۔ کبھی رفیقۂ حیات کی خیالی تصویر سے باتوں میں صبح ہو جاتی کبھی بہن بھائیوں کی چھیڑ چھاڑ میں رات گذر جاتی۔

خدا خدا کر کے تین سال پورے ہوئے۔ افسروں نے بہتیرا چاہا کہ حسن گھر نہ جائے دوسرا معاہدہ لکھدے۔ تنخواہ میں اضافہ بھی کرنا چاہا، مگر حسن والدین کی زیارت، رفیقۂ حیات کی ملاقات، بہن بھائیوں کی دیکھ بھال اور دوستوں سے ملنے کے لئے بیقرار تھا، نہ مانا اور گھر آنے کے لئے وہاں سے روانہ ہو گیا۔ ساحل ہند پر قدم رکھتے ہی انسانی فطرت کا تقاضا پیدا ہوا کہ اتنی دور دراز سے اتنی مدت مدید کے بعد گھر جا رہا ہوں تو یونہی خالی خولی ڈنڈے سے ہاتھ ہلاتا ہوا گھر جا کھڑا ہوا تو کیا اچھا معلوم ہوگا۔ وہ اپنا اسباب مسافر خانہ میں رکھ کر ایک دوست کے ساتھ بمبئی کے بازار میں گیا۔ رفیقۂ حیات کے لئے سونے کے بٹن اور پہنچیوں کی جوڑی اور کچھ کپڑا خریدا۔ ماں کے لئے ایک مناسب زیور اور دوپٹہ خریدا۔ بہن کے لئے شالی رومال اور باپ کے لئے ٹوپی اور کتاب۔ دوسرے بہن بھائیوں کے لئے کچھ کھلونے اور سامان خریدا اور دوست احباب کے لئے کچھ پھل پھلار شام تک خرید کے رات کی گاڑی سے بمبئی سے روانہ ہو گیا۔

گھر پہنچتے ہی سب سے مل ملا کر ہر ایک کے لئے جو کچھ لایا تھا اسکو ہدیہ دیا۔ گھر بھر میں چہل پہل ہو گئی۔ اسکے لائے ہوئے تحفوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ ہے۔ والدین بہن بھائی اور بیوی سبھی خوش بخوش ہیں۔ رات اسی مسرت و انبساط میں گذر گئی۔ صبح کو چارپائی سے فارغ ہو کر کچھ تحفے ساتھ لیکر حسن گھر

سے نکلا۔ دوستوں سے ملنے گیا۔ اِس دوست سے ملا۔ ہدیہ دیا، اُس دوست سے ملا ہدیہ دیا۔ کوئی دس بجے تک دوستوں سے ملکر حسن گھر کو واپس آیا۔ گھر کے دروازہ میں قدم رکھتے ہی اسکی ناک میں تیز قسم کی بدبو آئی جیسے لاکھ جلتی ہے یا کپڑا جلتا ہے۔ حسن ناک بند کئے ہوئے گھر میں داخل ہوا تو آتے ہی کہا: امّی جان! کیا چولھے میں لاکھ کی چوڑی ڈالدی ہے؟ کپڑ گند کیسی آ رہی ہے؟ یہ کہکر جو گھر پر نظر ڈالی تو نقشہ ہی بدلا ہوا پایا۔ مسرتُ انبساط کی بجائے ایک اداسی دیکھی۔ ماں پر غصہ کے آثار، بیوی پر غم کی گھٹا، بہن پر افسردگی!

حسن حیران کھڑا تھا کہ اسکی ماں نے کہا: بیٹا! چُوڑی وُوڑی کسی نے چولھے میں نہیں ڈالی! تیری بیوی نے تیری لائی ہوئی پہنچیاں چولھے میں ڈالدیں۔ انھی کی لاکھ جل رہی ہے۔ اسی کی بدبو پھیل رہی ہے۔ ماں کی بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ تیز زبان بیوی نے تڑق کر کہا: اور تم نے بھی ان کا لایا ہوا دوپٹہ چولھے میں رکھدیا۔ اسکی بھی تو کپڑ گند پھیل رہی ہے۔ حسن کے دل پر چوٹ لگی۔ غم و غصہ سے کانپنے لگا۔ بات کیا ہوئی؟ ابھی کل پرسوں ساس بہو کی لڑائی ہوئی تھی ایک دوسری سے بولتی نہیں تھیں۔ حسن پردیس سے آگیا۔ سب کو ہدایا دے۔ صبح کو دوست احباب سے ملنے جب گیا تو بیٹھے بٹھائے ساس نے طعنے کے طریقہ پر کہا: بہو! تو مجھ سے ہی لڑتی ہے اور میرے ہی بیٹے کی لائی ہوئی پہنچیاں لٹکائے بیٹھی ہے۔ تیز مزاج بہو بھلا کیوں برداشت کرتی۔ اسنے یہ کہتے ہوئے: "تیرے بیٹے کی ہیں تو ڈال چولھے میں؛ میں پہنونگی تو اپنے خصم کی پہنونگی"۔ پہنچیاں چولھے میں ڈالتے ہوئے کہا: "یہ تو تم ہی باشرم ہو کہ میرے خصم کا لایا ہوا دوپٹہ اوڑھے کھڑی ہو"۔ بہو کا یہ چبھتا ہوا فقرہ سن کر ساس نے بھی اُتار دوپٹہ جھونک دیا چولھے میں: "لے تیرے خصم کا ہے تو ڈال چولھے میں۔ میں اوڑھونگی تو اپنے پوت کا دیا ہوا اوڑھوں گی۔ آپ دیکھتے ہیں حسن پر کیا بن گئی۔ میر دردؔ فرماتے ہیں:

آنکھیں کہیں کہ دل ہی نے ہم کو کیا خراب
دل یوں کہے کہ آنکھوں نے مجھ کو ڈبا دیا
بگڑا کسی کا کچھ نہیں اے دردؔ مفت میں
دونوں کی ضد نے خاک میں ہم کو ملا دیا

نہ ساس کا کچھ بگڑا نہ بہو پر کچھ اثر ہوا مگر حسن کا دل جل کر خاک ہوگیا۔ حسن کو آج جتنا صدمہ ہے شاید عمر بھر میں کبھی نہیں ہوا تھا۔ وطن میں آنے والدین سے ملنے، بیوی کے دیکھنے کی جتنی خوشی تھی سب پر پانی پھر گیا۔ دمکتا ہوا چہرہ اداس پڑگیا۔ دل کی اٹھتی ہوئی امنگیں مٹ گئیں اور دل میں عہد کرلیا کہ ایسے ناقدروں کو ہدیہ و تحفہ کبھی ہرگز نہ دینا چاہئے۔ فطرت انسانی کو سمجھنے والے جانتے ہیں کہ پردیس سے ہدیہ کا لانا بھی فطرت ہے تو اس ہدیہ کی قدر افزائی کا دیکھنا بھی فطرت ہے۔ اور اگر قدر دانی نہ کی جائے تو ان ناقدروں سے نفرت کا ہوجانا بھی انسان کی فطرت ہے۔ اس فطرت انسانی کا افسانہ سن لیا تو آؤ اب ذرا درس عبرت کی فطرت پر بھی نظر کرو۔

آپ نے سنا ہوگا آپکے اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر میں ایک مرتبہ بیرون دنیا کا سفر کیا تھا۔ فرش زمین سے روانگی ہوئی تو دنیا کی سرحد "سدرۃ المنتہیٰ" سے بہت آگے حتیٰ کہ دربار الٰہی میں حاضری ہوئی۔ اس طول و طویل سفر اور دور دراز پردیس سے جب

آپکی واپسی ہوئی تو اپنے اہل وعیال دوست واحباب حتےٰ کہ
قیامت تک آنے والے اپنے سارے ہی امتیوں کے لئے بیش
قیمت ہدیہ لائے تھے۔ یہ بات کتنی مشہور ہے! مسلمانوں کا بچہ
بچہ جانتا ہے کہ حضور سرور عالم فخر بنی آدم حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم "معراج" میں تشریف لے گئے تھے۔ حدیث
کی کتابوں میں تفصیل سے موجود ہے کہ اس سفر مبارک "معراج"
سے جب آپ کی واپسی ہوئی تو اپنی ساری ہی امت کے لئے
پنجگانہ نماز کا تحفہ لے کر تشریف لائے تھے۔ سفر معراج کا مقصد
اصل "خدا تعالےٰ سے تخلیہ کی ملاقات" تھا۔ اس سفر مبارک
کے صدقہ میں آپکی نعلین مبارک کے طفیل میں حق تعالےٰ نے
آپکے امتیوں کو دن رات میں پانچ مرتبہ "تخلیہ کی ملاقات" کا
موقعہ دیا۔ شاید اسی لئے حدیث میں نماز کو "معراج المؤمنین"
فرمایا گیا۔

ہم تو یوں سمجھتے ہیں کہ آقائے نامدار تاجدار مدینہ جب
معراج کے سفر اور قربتِ الٰہی کے دربار سے واپس ہونے لگے تو
فطرت انسانی کا تقاضا ہوا کہ اپنوں کے لئے اس معزز پردیس
سے کوئی ہدیہ ساتھ ہوتا۔ علیم وخبیر اور چاہنے والے خدا نے اپنے
مہمان عزیز کی فطرت کا لحاظ فرماتے ہوئے آپ کی ساری ہی
امت کے لئے ایسا گرانبہا تحفہ اور ہدیہ عنایت فرمایا کہ اس کا
مقابلہ دنیا اور جنت کی کوئی نعمت نہیں کرسکتی کہ دن رات میں
پانچ مرتبہ کی تخلیہ کی ملاقات وعرض معروض کا موقعہ عطا فرمایا۔
حدیث میں ہے "نمازی جو قربت ذات الٰہی سے بحالت سجدہ
نصیب ہوتی ہے وہ قربت کسی اور بڑے سے بڑے عمل پر بھی
نہیں ہوتی"۔ حدیث میں یہانتک آیا ہے "نمازی کا سر بحالت سجدہ
عَلٰی قَدَمَیِ الرَّحْمٰن ہوتا ہے"۔ نماز کیا چیز ہے؟ اُٹھک بیٹھک
کا نام نماز نہیں ہے۔ نماز عابد ومعبود۔ خالق ومخلوق۔ بندہ اور
خدا میں رازدارانہ طریقہ پر ملاقات ہونے کا نام ہے۔ سونے کا
پہاڑ۔ قارون کا خزانہ۔ دنیا کی سلطنت کو زوال تھا ختم ہونے
والی چیزیں تھیں۔ اسلئے رب العزت نے اس سفر مبارک کی
یادگار کے لئے وہ تحفہ عطا فرمایا کہ جس کو زوال نہیں۔ جب
بندہ اپنی ضروریات اپنی خواہشات، اپنی تمنائیں، اپنی آرزوئیں
لیکر دربار الٰہی میں جاتا اور دروازہ بند پاتا یا سنتری کو کھڑا دیکھتا
مرعوب ہوجاتا۔ رسائی نہ ہوسکتی۔ یہ کرم ہے ارحم الراحمین کا۔
یہ طفیل ہے رحمۃ للعالمین کا کہ دن رات میں پانچ مرتبہ دربار الٰہی
میں حاضر ہوکر اپنی درخواست پیش کرکے منظور کرانے کا موقعہ
اسے دیا گیا۔

سرکار دوعالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے
امت پر شفیق ومہربان اس دور دراز کے سفر معراج سے واپس
ہوئے تو رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض سے اپنی امت کے لئے دن رات
میں پانچ مرتبہ ملاقات کرنے کا تحفہ لے کر آئے۔ جو لوگ اس تحفۂ
معراج کی قدر کرتے ہیں۔ نمازوں کو نمازوں کے وقت میں نماز کی
طرح ادا کرتے ہیں تو وہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم
کو محبوب ہیں پیارے ہیں اور جو اسکی قدر نہیں کرتے۔ نماز کی
پابندی نہیں کرتے وہ غور کریں کہ بتقاضائے فطرت انسانی سرکار
دوعالم محمد رسول اللہ صلی اللہ کو ان سے نفرت ہوگی اور نفرت ہونی
چاہیئے۔ اس لئے تمام مرد، عورت، بوڑھے، جوان اس "محمدی ہدیہ
خدائی تحفہ" نماز کی قدر کریں۔ پانچوں وقتوں کی نمازوں کو نماز کی
طرح ادا کریں تو آپ کی اور آپ کے رب کی نظروں میں محبوب

ہوں گے۔ ہدایا کی قدر کرنے والوں کو مزید ہدایا عطا کئے جاتے ہیں۔ ناقدروں سے نفرت کی جاتی ہے۔ اسی طرح خدائی ہدیہ نعمتوں کی قدر کرنے والوں کو وہ کچھ ملتا ہے اور ملتا رہیگا جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور ناقدروں سے وہ بھی لے لیا جاتا ہے جو دیا گیا ہو اور آئندہ کیلئے دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ حفظنا۔ اے خدا قدر دانوں کی صف میں رکھ اور ناقدروں کے گروہ سے بچا۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ‌+

دختران اسلام

از محترمہ زیب عثمانیہ لودیانوی

ہم صلح و مروت کا جب ہاتھ بڑھا دیں گی + صدیوں کے حریفوں کو آپس میں ملا دیں گی

مایوس نہ ہوں ہرگز دَیرا ور حرم والے + ہم شیخ و برہمن کے جھگڑوں کو چکا دیں گی

کیوں دکھ ہو غریبوں کو ہم کس لئے ہیں آخر؟ + ہم ان کو بچا لیں گی اور خود کو مٹا دیں گی

احساس ہے سب ہم کو بس دیر ہے کچھ دن کی + ہم ظلم کی بنیادیں اک بار ہلا دیں گی

دہقاں کے مقدر میں روٹی نہیں کیوں آخر؟ + یا راز یہ پا لیں گی، یا خود کو مٹا دیں گی!

ظالم کو سزا دینے اٹھے گا زمانہ پھر + مظلوم کے حق میں ہم جب بڑھ کے صدا دیں گی

ہم قوم کی مسلم ہیں اور ہند وطن اپنا
ہم زیب وطن کی ہر بگڑی کو بنا دیں گی

اچھی عورت

(۱) حقیقی خدا کے بعد اپنے مجازی خدا (خاوند) کی فرمانبردار ہوتی ہے۔

(۲) امیر ہوتے ہوئے بھی خاوند کی خدمت کرتی ہے۔

(۳) اپنے غریب خاوند کو اس درجہ خوش رکھتی ہے کہ اسے غریبی کا احساس تک نہیں ہوتا۔

(۴) خاوند کے جذبات کے مقابلے میں اپنے جذبات کو ہیچ سمجھتی ہے۔

(۵) شوہر کے غصے کا جواب نرمی اور محبت سے دیتی ہے۔

ولیمس

مرسلہ فیاض محمد پسر فیض لودھیانوی

اسلام کی ایک بہادر خاتون

از حضرت مولانا الحاج عبدالقیوم صاحب ندوی استاذ تفسیر و دینیات انجمن تبلیغ الاسلام کراچی

ذیل کا مضمون ایک تاریخی مضمون ہے اور نہایت دلچسپ ہے اور چونکہ تاریخی مقالہ ہے اس لئے اسکے اندر بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو لائق تقلید اور مستحق پیروی ہیں امید ہے کہ ناظرین و ناظرات پوری دلچسپی سے دیکھیں گے۔ (ایڈیٹر)

یوں تو اس پانی اور مٹی والے جہان میں بیشمار خواتین ایسی پیدا ہوئیں جنھوں نے اپنی شجاعت اور بہادری سے دنیا کے قوانین بدلدئے۔ حکومتیں الٹ دیں اور ایسے ایسے کارنامے کئے جو بڑے بڑے بہادروں اور شجاعوں سے ناممکن تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اسلام اس قسم کی خواتین سے خالی نہیں۔ اس نے بھی ایسی بیمثال تعلیمات اور تلقینات سے اس مردہ اور بے جان جماعت کے اندر وہ روح ڈالی کہ چند ہی دنوں میں وہ آسمان شجاعت و بسالت پر مہر و ماہ بنکر چمکنے اور دمکنے لگیں اور مسلمان عورتوں نے اس دنیائے فانی پر عفت، عصمت، شجاعت، بہادری، حلم اور تدبر کے وہ نقوش چھوڑے جنکو دمشق، شام، بغداد، عراق، مصر، بابل، اندلس اور ایران اور افغانستان کے چپے چپے سے آج بھی جاکر پوچھ سکتے ہو ابھی تک وہ اپنی ان بہادر اور باعصمت خواتین کے حالات اور ان کے کارنامے بتارہے ہیں۔ بخلاف دوسری قوموں کے کہ معلوم کرنے چاہیں تو باوجود سعی و کوشش کے کامیاب نہ ہوسکینگے یہ ایک مسلم حقیقت ہے صرف دعوے ہی دعوے نہیں بلکہ بے شمار ایسے ثبوت دئے جاسکتے ہیں کہ جس کا سارے عالم کے لوگ بھی رد کرنا چاہیں تو کر نہ سکیں گے۔ ہم قطع نظر اپنی اور خواتین کے صرف ملک زابلستان کی ایک اسی بہادر خاتون کا تذکرہ کرینگے جس نے اپنی شجاعت اور تدبر سے نہ معلوم کیا سے کیا کردیا تھا۔ آج زابلستان کی خاک اس پر جسقدر فخر کرے بلکہ سارا عالم جسقدر اس پر ناز کرتے کم اور بالکل کم ہے۔ چنانچہ اس مدبر اور بہادر خاتون کے مختصری سوانح حیات اور اس کے کارناموں کا ایک دھندلا سا خاکہ ملاحظہ ہو۔

میری مراد شہزادی گیتی آرا بیگم سے ہے یہ علی مردان خاں والی زابلستان کی اکلوتی بیٹی تھی۔ مورخین نے اسکی تاریخ پیدائش سنہ [illegible]ء لکھی تھی گویا وہ اس وقت پیدا ہوئی تھی جبکہ یورپ جہالت اور تعصب کے دلدل میں پھنسا ہوا تھا اور اسلام کا ستارۂ اوج ثریا پر چمک رہا تھا۔

علی مردان خاں اولاد نرینہ سے محروم تھا اس نے اپنی جامع الصفات لڑکی کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا۔ فطرت نے اسے حسن ظاہری و باطنی سے مالامال کیا تھا اور جب وہ حلقۂ درس میں داخل ہوئی تو اس کے فطری جوہر اور بھی چمک اٹھے۔ اسے اوائل عمر سے ہی غور و فکر تدبر و تامل کی عادت تھی۔ عام لڑکیوں کی طرح معمولی لہو و لعب سے دلچسپی نہ تھی۔ بلکہ اسے مردانہ اور شجاعانہ کھیلوں میں ہی شرکت کرکے حقیقی مسرت حاصل ہوئی تھی۔

علی مردان خاں حد درجہ جوہر شناس اور اپنے وقت کا ایک نامور سپہ سالار تھا۔ اس نے اپنے ارکین سلطنت و مدبران مملکت

کے مشورہ سے شہزادی کے لیے لیسے قابل اتالیق مقرر کئے جو صبح و شام اسکی فطرت کے مطابق درس دیتے تھے چنانچہ سن شعور سے پہلے ہی اس نے وہ بات حاصل کر لی جسے لوگ حیرت سے دیکھتے تھے اور اسکی خداداد شجاعت اور استعداد کا چرچا بہت جلد دور و نزدیک تک پھیل گیا۔ علاوہ ازیں اس نے مصوری میں خوب کمال حاصل کیا۔ اسکی ہاتھ کی بنائی ہوئی متعدد تصویریں آج بھی عجائب خانۂ ایران میں موجود ہیں۔ گیتی آرا بیگم ہی دنیا کی وہ پہلی عورت ہے جس نے مستورات کو فن سپاہ گری سکھانے کی طرف توجہ کی اور ان کی ایک باقاعدہ فوج مرتب کی۔ حالات حاضرہ میں اکثر یورپین ممالک میں بھی خواتین فن سپاہ گری سیکھنے لگی ہیں لیکن جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ اس وقت یہ ایک بالکل ہی عجیب اور حیرت انگیز بات تھی۔ شہزادی نے یہ مدرسہ اپنی عمر کے بارھویں سال زابلستان میں قائم کیا تھا اس نے اپنے باپ کی طرف سے تمام ممالک میں حکم جاری کر دیا کہ بیس[۲۰] اور پچیس[۲۵] برس کی درمیانی عمر کی وہ تمام خواتین جو اس وقت تک کنواری ہوں اس مدرسہ میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کریں۔ اگر کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا تو اس پر جبر کیا جائے گا اور اس نافرمانی کی سزا میں جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔

گو خواتین زابلستان اس عجیب حکم سے سراسیمہ تو ضرور ہوئیں لیکن حکم حاکم مرگ مفاجات کے مصداق لوگوں نے اپنی بیٹیوں کو طوعاً و کرہاً مدرسہ میں داخل کر دیا جنکی تعداد مورخین نے تقریباً چار ہزار لکھی ہے۔ اس مدرسہ میں انھیں ماہرین جنگ فن سپہ گری کی تعلیم دیتے تھے۔ زابلستان کی مستورات فطرتاً جفاکش اور شجاع ہوتی ہیں اور جب انھیں فوجی تعلیم دی گئی تو وہ خوب چاق چوبند اور جری سپاہی بن گئیں۔

گو شہزادی گیتی آرا بیگم کو مردانہ اور بہادرانہ فنون سے بے حد محبت تھی۔ لیکن وہ سخت مزاج نہیں تھی بلکہ بہت رحم دل اور غریب پرور اور وفا پرست تھی۔ جو اس کی اطاعت کرتا تھا وہ اسکی قدر کرتی تھی۔ اس نے اپنی زنانہ فوج کے لئے سامان حرب اور بیل پیکر گھوڑے خریدے۔ گو علی مردان کو یقین تھا کہ خواتین خواہ کسی قدر فن سپہ گری کیوں نہ سیکھ لیں اور کتنی ہی جنگجو اور جری نہ ہو جائیں لیکن میدان کارزار میں مردوں سے جنگ کر کے بازی نہ لے سکیں گی۔ لیکن اسے شہزادی سے اسقدر محبت تھی کہ گو اسکی زنانہ فوج کے لئے سامان حرب خریدنے میں خزانہ نصف سے زائد خالی ہو گیا۔ لیکن علی مردان خاں نے شہزادی کی کسی فرمائش کو رد نہ کیا۔ شہزادی کی زنانہ فوج کی تعداد بڑھتے بڑھتے بارہ ہزار تک ہو گئی تھی اور اسے اس پر ناز تھا اور یقین تھا کہ روز جنگ اسکی فوج مرد سپاہیوں کے چھکے چھڑا دیگی اور ان سے اپنی شجاعت کا لوہا منوالے گی وہ ہفتہ میں ایک دن خود فوج کا معائنہ کیا کرتی تھی اور ان سے مخاطب ہو کر کہتی تھی کہ آزاد رہنے میں جسقدر لطف ہے۔ اس کا اندازہ تم خود لگا چکی ہو عورت کے لئے ازدواجی زندگی قہر الٰہی ہے کیونکہ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو جانے کے بعد حقیقی راحت و مسرت میسر آنی غیر ممکن ہے تم ابھی تک کنواری اور خود مختار ہو۔ تم ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں گرز فولادی لیکر دشمن کا مقابلہ کر سکتی ہو۔ لیکن اگر تمھاری شادی ہو جائے اور بد قسمتی سے شوہر لڑاکا اور بد مزاج ملے تو زندگی کے بقیہ ایام دائمی رنج و محن میں بسر کرنے پڑیں اور اگر شوہر پاک طینت اور فرشتہ خصال بھی ہو۔ تو بھی مصیبت ہو گی کہ تمھیں اسکی خدمت اور اطاعت کرنی پڑے گی اور وہ تم پر حکمرانی کرے گا

اور یہ بات ایک آزاد طبیعت ہرگز گوارا نہیں کرسکتی۔ شہزادی گیتی آرا بیگم
ابھی اپنی زنانہ فوج کی تنظیم و تربیت میں ہی مصروف تھی کہ فلک ستم
شعار نے ناگہاں ایک تیر چھوڑا علی مردان خاں شہزادی کو روتا
چھوڑ کر عدم کا سفر کر گیا۔ اور چرخ نیلگوں نے صرف اسی پر اکتفا
نہ کی۔ بلکہ شہزادی کی آزمائش کے لئے ارکان سلطنت اور
مردانہ فوج کو اس سے باغی بنا دیا۔ انھوں نے ایک عورت
کے سامنے سر اطاعت خم کرنے سے انکار کر دیا۔ اور شہزادی سے
درخواست کی وہ بھی اپنے چچا کو اپنا بادشاہ تسلیم کرلے۔ لیکن
شہزادی نے ہمت نہ ہاری اور اپنے حق سے دست بردار ہونے
سے انکار کر دیا۔ لیکن وہ صلح جو اور معاملہ فہم خاتون تھی۔ اسے
معلوم تھا کہ اگر میدان کارزار گرم ہوا تو ملک تباہ اور برباد ہوگا
اور ہزاروں جانیں تلف ہو جائینگی۔ اس لئے اس نے وزیر سلطنت
کو رقعہ بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ :-

قبل اسکے کہ میں تمھیں تمھاری غداری اور نمک حرامی کی
قرار واقعی سزا دینے کے لئے شمشیر آبدار بے نیام کروں کہ تمھاری
حرکتیں آئین اسلام و آئین ملک کے خلاف ہیں۔ جب تک میں بقید
حیات ہوں کسی کا بھی سلطنت پر کوئی حق نہیں ہے۔ اگر تم اب بھی
اپنی غداری اور باغیانہ خیالات سے تائب نہ ہوئے تو پاس بھی
کثیر تعداد میں جاں نثار موجود ہیں۔ اور گو وہ تمام ہی مستورات
ہیں لیکن روز جنگ مرد بھی ان کی تیغ آبدار کی تاب نہ لاسکیں گے
میں نے یہ رقعہ اتمام حجت کے لئے لکھ دیا ہے۔ آگے تمھیں
اختیار ہے۔

وزیر نے اسکا جواب یہ دیا کہ تمھارے پاس کافی تعداد میں
فوج موجود ہے۔ لیکن ہمیں اسکا کوئی ڈر نہیں ہے۔ ہم نے جو کچھ
کیا ہے۔ آجتک زابلستان پر کبھی خواتین نے حکمرانی نہیں کی ہے
اور نہ آئندہ کبھی ایسا ہوگا۔ اس لئے بہتری اس میں ہے کہ تم حکومت
کے خیال خام کو اپنے ذہن سے نکال دو اور اپنی زنانہ فوج کے
بھروسے پر اپنی عاقبت خراب نہ کرو۔ جب شہزادی کو وزیر کا جواب
ملا۔ تو اُسے بہت غصہ آیا اور اس نے فوراً جنگ کرنے کی تیاریاں
شروع کر دیں اور اپنی فوج کو طلب کر کے کہا کہ آج تمھاری
جاں نثاری اور وفاداری کی آزمائش ہوگی اور مجھے یقین ہے کہ
تم اس امتحان میں نیک نامی اور شہرت حاصل کرو گی۔ مردوں کو
اپنی قوت پر ناز ہے اور ان کی نظروں میں ہماری کچھ وقعت نہیں
ہے لیکن انشاء اللہ ہم جلد انھیں دکھا دینگے کہ وقت پڑنے پر
کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ وہ نادان عورت پر جبر کرنے اور اس کا پیدائشی
حق چھین لینے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ ہرگز نہ ہوگا اور انھیں منہ
کی کھانا پڑے گی۔ میں نے جسقدر تمھاری خدمت کی۔ اسی بنا پر
مجھے یقین ہے کہ اس نازک وقت میں تم پر بھروسہ کر سکتی ہوں

حاضرات نے بیک زبان اسکا ساتھ دینے اور اسکی خاطر
اپنی عزیز جان تک فدا کر دینے کا عہد کیا۔ اس پر شہزادی نے
انھیں پانچ پانچ سو کے دستوں میں منقسم کیا اور ہر ایک دستے پر
ایک ایک افسر مقرر کیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر اس نے پانچ
دستے الگ کئے اور انھیں قلعہ پر حملہ کرنے اور بغیر فتح کئے واپس
نہ آنے کا حکم دیا دو دستے خزانہ پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کئے
بقیہ دستوں سے شہر کا محاصرہ کر لیا۔

شہزادی کی فوج نے زیر قلعہ پہنچکر کمندیں لگائیں اور دیواروں
پر چڑھ گئیں اور اس طرح پہلے برج کو فتح کر لیا۔ اتنے میں قلعہ کی
فوج بھی سامان حرب سے لیس ہو کر مقابلہ کے لئے نکل آئی۔ میدان

کارزار گرم ہوگیا۔ حریف سر دھڑ کی بازی لگا کر ایک دوسرے پر
پل پڑے۔ اس زور کی جنگ ہوئی کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔
تلواروں کی جھنکار اور زخمیوں کی چیخ پکار نے وہ شور بے ہنگام
بلند کیا کہ قیامت کا نمونہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ عورتیں اس
شجاعت و مردانگی سے جنگ کر رہی تھیں کہ مردوں کے اوسان
خطا ہوگئے۔ ادھر جب شہزادی نے دیکھا کہ اسکی فوج نے خود
داد شجاعت دی ہے لیکن ان کی تعداد کم ہونے کے سبب ان کا
پلہ ہلکا ہے تو اس نے دو تازہ دم دستے ان کی مدد کے لئے
روانہ کئے۔ اب تو اس زور کا معرکہ پڑا کہ خون کی ندیاں بہ گئیں
مردوں نے ہزار کوشش کی کہ زنانہ فوج کو درہم برہم کریں گے
مگر عورتوں نے ان کے ہر ریلے کو پسپا کر دیا۔ تین گھنٹے کی خونریز جنگ
کے بعد مردوں کو مجبوراً راہ فرار اختیار کرنی پڑی۔ اس پر عورتوں
نے تعاقب کر کے بیشمار بھگوڑوں کو قتل کیا اور ہزاروں کو گرفتار
کر لیا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ اس جنگ میں شہزادی کی تیرہ سو
مستورات کام آئیں اور حریف کے مقتولین کا تو کچھ شمار ہی نہ
تھا۔ اس واقعہ کے دوسرے دن شہزادی نہایت تزک احتشام
سے تخت پر جلوہ افروز ہوئی اور غداروں کو اپنے سامنے بلا کر
خوب پشیمان کیا۔ اور اس کے بعد شاہانہ عفو و کرم سے کام لے
کر انھیں رہا کر دیا۔

امیر تیمور صاحبقراں کی وفات کے بعد جب اسکا بیٹا میراں شاہ
مسند نشین ہوا تو اسے ناگہاں گیتی آرا بیگم کا خیال آیا۔ وہ پہلے
ہی شہزادی کے حسن و جمال اور شجاعت و سخاوت کی داستانیں
سن چکا تھا۔ اور اسے معلوم تھا کہ شہزادی آزادی پرست خاتون
ہے اس لئے جنگ و جدل سے اس پر قبضہ کرنا غیر ممکن ہے چنانچہ
اس نے شہزادی کو صلح و امن سے رام کرنے کا فیصلہ کیا اور اس
پر عمل کرتے ہوئے ایک قاصد کو خلعت بے بہا اور خط دے کر
شہزادی کی خدمت میں بھیجا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

اے پیکر عصمت و شجاعت الفاظ میرے دل کا حال بیان کرنے
سے قاصر ہیں۔ مجھے تم سے ملاقات کرنے کا جسقدر شوق ہے اسے
عیاں کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ گو تم میرے مفتوحہ ملک
پر حکمران ہو لیکن میں یہ معلوم کر کے مسرور ہوں کہ تم آزادی پرست
واقع ہوئی ہو اور تمھاری رعایا دل و جان سے تمھاری مطیع و
فرمانبردار ہو لیکن تمھاری طبیعت کی وسعت اور عالی حوصلگی
اس بات کی متقاضی نہیں کہ تم ایسی محدود سلطنت پر قانع رہو۔
بلکہ اسے ایسی وسیع سلطنت درکار ہے جیسے کہ خدا نے مجھے
عنایت کی ہے۔ تم خود معاملہ فہم اور دور اندیش ہو۔ اس لئے
زیادہ لکھنا بے سود ہے۔ تم میرے مطلب کو بآسانی سمجھ سکتی ہو۔ جب
میراں شاہ کا قاصد خط لایا تو شہزادی نے اپنے مشیروں اور ندیموں کو (جو زیادہ
تر خواتین تھیں) بلا کر انھیں بادشاہ کے خط کے مضمون سے
آگاہ کیا جس سے وہ سب مسرور ہوئیں اور انھوں نے باتفاق
رائے عرض کیا کہ شہزادی گو یہ امر ہمارے مسلک اور معاہدوں کے
منافی ہے لیکن اسوقت بادشاہ خود اس امر کا ملتجی تھا۔ اس لئے
آپ کو اس موقع سے ضرور مستفید ہونا چاہئے۔ اس کے بعد شہزادی
نے بادشاہ کے خط کا جواب تحریر کیا اور چند شرائط پیش کیں جن
کے پورا ہو جانے پر بادشاہ کی درخواست قبول کئے جانے کا
وعدہ کیا۔ میراں شاہ نے شہزادی کی جملہ شرائط کو بخوشی مان لیا
آخر بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت سے سمرقند میں شہزادی
کا میراں شاہ سے نکاح ہوگیا۔

میراں شاہ کے عقد میں آجانے کے بعد اس نے ملک اور رعیت
کی جو زبردست خدمات انجام دیں اسکا اظہار اس سے ہو سکتا ہے
کہ بادشاہ میراں شاہ بار بار کہا کرتا کہ اگر ملکہ گیتی نہ ہوتی تو میں
ہلاک ہو گیا تھا۔ میرا دین ایمان اور ملک وسلطنت لٹ چکا تھا
بعض اوقات ملکی انتظامات میں ایسی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتیں
کہ وزراء بلکہ بادشاہ بھی ان حل کرنے سے قاصر رہا کرتا۔
لیکن گیتی آرا اپنی خداداد قابلیت اور دینی بصیرت کی بنا پر
ان کو منٹوں میں حل کیا کرتی۔ اس نے تعلیمات کا اچھا انتظام
کرایا۔ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کئی مدارس کھلوائے جہاں
اچھی دینی تعلیم ہوا کرتی تھی۔ حکومت کے حدود میں اگرچہ اسلامی
قانون نافذ تھا۔ مگر حکام کی بے اعتدالیوں سے اس میں خاصہ
تغیر و تبدل واقع ہو گیا تھا۔ اس چیز کی طرف اس نے سب سے
پہلے توجہ کی اور بادشاہ سے فرمان جاری کرایا کہ اسلامی قوانین
کی شدت سے پابندی کی جائے۔ حکام خود اسلام کے سچے خادم
ہیں اور دوسروں کو اس کی ترغیب دیں۔ عدل اور مساوات
جو اسلام کے خصوصی امتیازات ہیں ان کو ہر معاملہ میں پیش
پیش رکھا جائے۔ ....."

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سارے ملک میں ایک بار پھر شرعی احکام
کی رو دوڑ گئی اور بچہ بچہ اسلامی احکام اور اوامر سے واقف ہو گیا
اس نے خود اپنی جیب خاص سے کئی عمدہ اور بڑے عربی مدارس
کھولے جس میں سینکڑوں طلبہ علم دین حاصل کرتے۔ رفاہ
عام کے بھی بہت سے کام انجام دئے۔ کئی پل بنوائے۔ کئی سڑکیں
تعمیر کرائیں۔ ایک شفاخانہ وسط سلطنت میں کھلوایا۔ گو یہ ترقی یافتہ
شکل میں نہیں تھا مگر تاہم مروجہ علاج کے لئے بہترین اور مفید تر
تھا۔ کئی لنگر خانے جاری کرائے جہاں معذوروں اور فقراء کو مفت
کھانا تقسیم ہوتا۔ نیز ان کی ضروریات خانگی کا لحاظ رکھا جاتا۔
یہی نہیں بلکہ اس نے یہ بھی کیا کہ زیادہ سے زیادہ بیکاروں کو
کام پر لگایا اور خزانہ شاہی کو امن وامان غرباء کی پرورش اور
رعیت کے سکون خاطر کے لئے وقف کر دیا کہ اسلام میں حکومت
اور نظام حکومت کا یہی مقصد ہے نہ یہ کہ حکام اور امراء مزے
اڑائیں اور بیچارے غریب فاقہ سے مریں۔ نان جویں کے بھی محتاج
رہیں۔ وہ اسقدر جری اور فرائض منصبی کی ادا کرنے والی خاتون
تھی کہ اکثر بادشاہ کو اس کے فرائض منصبی سے آگاہ کرتی رہتی۔
جس کا نتیجہ یہ ہوا کرتا کہ بادشاہ نصف شب کو جب کہ سردیوں
میں آسمان برف باری کا کام کرتا ہوتا یہ لباس بدل کر رعیت
کی فکر میں سمرقند کے بازاروں اور گلیوں میں مارا مارا پھرتا۔
یہی وجوہات تھے کہ سلطنت کا نظام اس قدر ترقی پر
ہو گیا تھا کہ اس پاس کی بڑی بڑی حکومتیں اس سے مرعوب
تھیں اور رعایا کا یہ حال تھا کہ پسینہ کی جگہ خون بہانے کو تیار
تھی۔ یہ صرف اس واسطے تھا کہ اسلام کے قدم بقدم سب
کچھ کیا جاتا تھا اور آج بھی اگر ویسا کیا جائے تو سینکڑوں
گیتی آرا پیدا ہو سکتی ہیں جن کے وجود سے سلطنتیں چل
سکیں اور عالم کے نظام میں درستی ہو سکے۔

ایامِ گذشتہ کی یاد

از محترمہ سکینہ اختر صاحبہ دہلی

وقت بن پروں کے کیسی تیزی سے پرواز کرتا ہے اور جاتے وقت ذرا بھی جانیکا اشارہ نہیں کرتا اور ہنسی خوشی میں جو وقت گزرتا ہے وہ تو بہت ہی جلدی گزر جاتا ہے۔ اور ایامِ عشرت تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسی طرح رہیں گے۔ ان کی ناپائداری کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا۔ یہی انقلابِ زمانہ ہے۔ دن فنا ہو جاتے ہیں اور اپنی یاد دلوں میں چھوڑ جاتے ہیں۔ بعد میں آنکھیں کھلتی ہیں تو وقت کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

کوئی زمانہ تھا کہ ہم سب سہیلیاں مل کر پڑھا کرتی تھیں ہر گھڑی ہنسی خوشی میں گذرتی تھی اگر کوئی ذرا سی بات جماعت میں ہوتی ہوا کی طرح سب کے کانوں میں پہنچ جاتی۔ جماعت میں اتفاق ایسا تھا کہ ہندو۔ مسلمان سکھ لڑکیاں آپس میں بہنوں کی طرح رہتی تھیں اور لڑائی جھگڑا تو شاذ و نادر ہی ہوتا تھا۔ اگر ہوتا بھی تو پانچ منٹ بعد پھر ویسے ہی ہنسی خوشی باتیں ہو رہی ہیں۔ ہماری استانی صاحبہ سمجھاتیں کہ لڑائی جھگڑا کرنا اچھی بات نہیں۔ اب تمھارے ہاتھ میں سب سے اچھا موقع ہے۔ اتفاق سے گزارو یہ سکول لائف تمھاری زندگی کا سب سے عمدہ حصہ ہے۔ کالج میں بھی تمھیں ایسے مزے نہ ملیں گے۔ لیکن استانی صاحبہ کی اس نصیحت کا اثر کچھ نہ ہوتا۔ اور جب کبھی کسی سے جھگڑا ہوتا تو استانی صاحبہ کے کانوں سے پہنچنے سے پیشتر ہی اسے منا لیتے۔ شرارت میں ہماری جماعت سب سے بڑھ کر تھی مگر جب نیکی کے پلڑے میں اترتی تب بھی سب جماعتوں پر سبقت لے جاتی یہی وجہ تھی کہ آٹھویں کلاس سکول میں بہت مشہور تھی۔ جب کبھی استانی صاحبہ تھوڑی دیر کے واسطے کہیں جاتیں تو وہ طوفان بے تمیزی مچتا کہ خدا کی پناہ۔ کہیں کوئی انسپکٹر بن رہا ہے اور کوئی ماسٹر بن رہا ہے۔ جب کہیں دور سے استانی صاحبہ کی شکل دکھائی دیتی تو سب بھیگی بلی کی طرح اپنے اپنے ڈیکسوں پر مطالعہ میں لگ جاتے جیسے شروع ہی سے ایسے تھے۔ جب کبھی کسی استانی کو موقع ملتا تو ہماری شکایت کرتیں تو ہماری استانی صاحبہ ڈانٹتیں کہ تم لوگ ایسے ہو ویسے ہو۔ ہم بھی جھٹ کہہ دیتے "دیکھئے استانی جی بات یہ ہے کہ آپ کے آنے سے پیشتر ہم نے کسی بات پر سٹرائک کی تھی جس پر ہمارے مطالبے پورے کرنے گئے تھے پر یہ استانیاں خفا ہیں اور ایسا موقع ڈھونڈتی ہیں کہ ہماری شکایت کریں۔ استانی صاحبہ یقین کر لیتیں اور ہم بچ جاتے۔ ہماری جماعت کی مسلم لڑکیاں نماز کی ایسی پابند تھیں کہ تفریح کا گھنٹہ چھوڑ کر نماز پڑھنے جاتیں۔

مذاق میں بھی ہماری جماعت کم نہ تھی۔ استانی صاحبہ نے ایکدفعہ جغرافیہ کی کچھ شکلیں کھچوائیں جو ٹھیک نہ کھنچیں۔ استانی صاحبہ نے کہا "لڑکیو! تمھاری شکلیں اچھی نہیں" سب لڑکیاں ایکدم بول اٹھیں۔ استانی جی۔ اللہ میاں نے ہماری شکلیں بنائی ہیں ہم نے خود تھوڑے بنائی ہیں" استانی صاحبہ بیچاری شرمندہ

سی ہوگئیں اور "او سوری سوری (Oh sorry)" کہہ کر رہ گئیں۔ اس وقت ہمیں اس بات کا ذرا احساس نہ تھا کہ ہم جدا ہو جائیں گے۔ اب بھی بہت سی لڑکیاں ہماری جماعت کی اکٹھی پڑھتی ہیں۔ افسوس کہ میں ان سب سے علیحدہ ہوں۔ میں نے بہت کوشش کی کہ ان میں شامل ہو جاؤں لیکن ناکام رہی۔ اب سوائے ان گذشتہ واقعات کے جو کتاب دل پر ہیں اور کچھ بھی میرے پاس نہیں۔ مسلم بہنیں دعا کریں کہ میں بھی اپنے مدعا میں کامیاب ہو جاؤں۔

آویزانِ آم سے خطاب

از حضرت فضل جالندھری

ایک دفعہ اپنے احباب کے ہمراہ ہوشیار پور مجھے ایک آموں کے باغ میں آموں کی دعوت پر جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ چند اشعار اسی موقعہ کی یادگار ہیں۔ فضل جالندھری

کس نے تجھ کو بھلا نہ پیار کیا ✽ ہاں کیا اور بار بار کیا

سب سے رفعت میں لے گیا بازی ✽ مہ و پرویں کو شرمسار کیا

شکل دل کی بنا کے خالق نے ✽ تجھ پہ ہر ایک کو نثار کیا

کھینچ لائی مجھے کشش تیری ✽ رس بھری آنکھ نے شکار کیا

کیوں تڑپتا ہے اے بتِ زرّیں ✽ کس کی آمد نے بیقرار کیا

تجھ سے ساقی کے اک اشارے نے ✽ مجھ سے غافل کو ہوشیار کیا

یوں ٹپک کر فنا کی ڈالی سے ✽ اپنی ہستی کو باوقار کیا

کیا کہوں میں تیری جدائی نے ✽ آسماں کو بھی اشکبار کیا

خاک پر سجدہ ریز ہو ہو کر ✽ کس قدر تو نے انکسار کیا

تیری شیرینی و حلاوت نے ✽ شیر مادر کو داغدار کیا

ذکر بچوں کا کیا تیرے رس نے
فضل کو طفلِ شیرخوار کیا

معلومات عامہ

دنیا کے قابل دید کتب خانوں میں علمی اور تاریخی خزانہ کی تفصیل

از جناب شیخ حامد علی صاحب فیروز پور چھاؤنی

شاہی کتب خانہ بروسل (بلجیم):-

(۱) مطبوعہ کتابیں ۸ لاکھ (۲) قلمی کتابیں ۳۱ ہزار ۲ سو۔ (۳) نقشہ جات ۴۳ ہزار ۶ سو۔ (۴) مطبوعہ تصویریں ۲ لاکھ ۶۷ ہزار ۷ سو۔ (۵) قدیم سکے ۴۵ ہزار۔

فوجی کتب خانہ پیرس (فرانس):-

(۱) مطبوعہ کتابیں ۱۰ لاکھ ۷۰ ہزار (۲) قلمی کتابیں ۱۱ ہزار ۷ سو۔ (۳) مطبوعہ تصویریں ایک لاکھ ۲۰ ہزار (۴) قدیم مطبوعہ کتب ۲ ہزار ۱۰ ہزار (۳) نقشہ جات ایک لاکھ ۵۰ ہزار۔

برٹش کتب خانہ لنڈن:-

(۱) مطبوعہ کتابیں ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ (۲) قلمی کتابیں ۳ ۵ لاکھ ۶ ہزار ۵ سو (۳) تاریخی تحریریں ۵۸ ہزار۔ (۴) تاریخی مہریں ۱۸ ہزار (۵) مشرقی زبانوں کی مطبوعہ کتب ایک لاکھ ۲۰ ہزار (۶) مشرقی زبانوں کی قلمی کتب ۱۶ ہزار ۴ سو۔

کیمبرج یونیورسٹی:-

(۱) مطبوعہ کتابیں ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار (۲) قلمی کتابیں

اکسفورڈ یونیورسٹی:-

(۱) مطبوعہ کتابیں ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار (۲) قلمی کتابیں ۴۰ ہزار

میرے بعد

از جناب امین الدین صاحب روپڑ

میری موت کے بعد میرے عزیزو! غمگین گیت نہ گانا میری قبر پر نہ گلاب کا پودا لگانا۔ نہ سایہ دار درخت اور نہ گھاس کو قبر پر آگنے دینا۔ جس پر شبنم کے قطرے موتی کی طرح بکھرے ہوئے ہوں..... بلکہ اگر تم سے ہو سکے تو مجھے یاد رکھنا۔ اگر تم سے ہو سکے تو مجھے بھول جانا..... میں نہ درختوں کے سائے کو دیکھوں گا نہ بارش کو محسوس کروں گا اور نہ ہی بلبل کا دردانگیز نالہ مجھے سنائی دیگا..... شاید میں اسے یاد رکھ سکوں شاید میں اسے..... [illegible] (انگریزی سے)

بچوں کا صفحہ

استاد

از جناب خواجہ فیض صاحب لودیانوی۔ لاہور

نیک بچے دل سے کرتے ہیں ادب استاد کا ٭ باپ کی الفت سے بہتر ہے غضب استاد کا
عام لوگوں کی جہالت دور کرنے کے لئے ٭ حق تعالےٰ نے بنایا ہے سبب استاد کا
وہ نمونہ ہے بشر کی زندگی کے واسطے ٭ خُلق سے خالی نہیں ہے کوئی ڈھب استاد کا
اس کی برکت سے جہاں میں پھیلتی ہیں نیکیاں ٭ اس لئے استاد سے راضی ہے رب استاد کا
جس گھڑی نادان بچوں کو سکھاتا ہے وہ علم ٭ چوم لیتے ہیں فرشتے آکے لب استاد کا
بس اسے پڑھنے پڑھانے سے ہمیشہ کام ہے ٭ کتنا اچھا مشغلہ ہے روز و شب استاد کا
اس کی عالمگیر حیثیت ہے شاہوں کی طرح ٭ کُل عجم استاد کا ہے کل عرب استاد کا
خواہ ساری عمر اس کے پاؤں دھو دھو کر پیئے ٭ آدمی سے حق ادا ہوتا ہے کب استاد کا
امتحاں میں حل نہ ہو جس دم کوئی مشکل سوال ٭ خودپسندوں کو پتہ چلتا ہے تب استاد کا
بدلحاظی کا برا ہو جس نے آنکھیں پھیر دیں ٭ مرتبہ پہچانتا ہے کون اب استاد کا
شکر کے جذبات سے گردن جھکا دیتا ہوں میں ٭ یاد آتا ہے مجھے احسان جب استاد کا

میری نظمیں آج دنیا میں جو کچھ مقبول ہیں
سچ اگر پوچھو تو ہے یہ فیض سب استاد کا

زمانے کی رفتار

موجودہ جنگ پر ایک سرسری نظر

(ادارہ)

پچھلے سال یہی دن تھے کہ جرمنی نے پچھلی بڑی جنگ کے اپنے ملکی نقصانوں کو پورا کرنے کا عزم کرتے ہوئے رائن لینڈ، آسٹریا، چیکوسلواکیا پر جنگ کئے بغیر قابض ہو کر پولینڈ سے اس کے علاقے ڈانزگ کا . . . . مطالبہ کر رکھا تھا۔ اور ادھر برطانیہ اور فرانس نے پولینڈ کو اس کی حفاظت کی ضمانت دے رکھی تھی . . . . پولینڈ اپنی جگہ ایک بہادر اور طاقتور ملک تھا لیکن جرمنی کی بے پناہ جنگی قوت کا حریف ہونے کی اس میں تاب نہ تھی۔ برطانیہ اور فرانس کی امداد کا بھروسہ اسے جرمنی کے مقابلے پر آمادہ کرنے کے لئے کافی تھا۔ پولینڈ اور جرمنی میں سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ یکم ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء کو جمعہ کے دن جرمنی نے اپنے ہمسائے پولینڈ پر دھاوا بول دیا۔ برطانیہ اور فرانس نے حسب وعدہ ۳ ستمبر کو جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ افسوس کہ بعض انتہائی مجبوریوں کے سبب سے اتحادی یعنی برطانیہ اور فرانس پولینڈ کی مدد نہ کر سکے اور ادھر جرمنی نے بجلی کی رفتار سے ہوائی جہازوں اور اپنی مشینی فوج سے صرف اٹھارہ دنوں کے اندر اس بہادر اور قیمتی ملک کو اس تیزی سے فتح کر لیا کہ دنیا حیران رہ گئی۔

جرمنی کے ڈکٹیٹر یعنی مختارِ کل ہر ہٹلر نے پولینڈ کو فتح کر لینے کے بعد اپنے جبر پر پردہ ڈالنے اور دنیا کو اپنی بے گناہی اور امن پسندی کا یقین دلانے کے لئے اتحادیوں سے اپیل کی کہ اب وہ جرمنی سے صلح کر لیں کیونکہ اب پولینڈ کا مسئلہ تو طے ہو چکا ہے جس کی وجہ سے لڑائی چھڑی تھی لیکن اتحادیوں نے اس تجویز کو دھوکہ سمجھتے ہوئے ٹھکرا دیا اور جنگ جاری رہی

پولینڈ کے بعد

پولینڈ کے بعد کئی مہینوں تک جرمنی کی کسی ملک میں اتحادیوں سے جنگ نہ ہوئی۔ البتہ سمندری جنگ جاری رہی برطانیہ کی سمندری طاقت کی دنیا میں کوئی ٹکر نہیں ہے۔ اور جب فرانس کی بحری طاقت اس کے ساتھ ہو تو اس مجموعی بحری طاقت کا تباہ کرنا اور برطانیہ کو زیر کرنا خالہ جی کا گھر نہیں۔ جرمنی کے پاس جتنے جنگی جہاز ہیں وہ اتحادیوں کے جنگی بیڑے سے کئی گنا کم ہیں۔ البتہ اس نے اس بحری جنگ میں پھر وہی جنگی جہازوں اور دوسرے تجارتی جہازوں کو تباہ کرنے کا آلہ [illegible] آبدوز کشتی کا استعمال کرنا شروع کی جس سے جرمنی نے پچھلی بڑی جنگ میں بہت تباہی مچائی تھی۔ آبدوز کشتی پانی پر چلتی ہے اور خطرے کے وقت غوطہ مار جاتی ہے۔ اور کئی کئی گھنٹے پانی میں رہتی ہے۔ البتہ ایک نامعلوم سا آلہ ہمیں سے پانی کے باہر رہتا ہے۔ جس سے باہر کی چیزیں بھی وہ دیکھتی ہے جہاں

بھی اُسے شکار نظر آیا۔ باہر نکلی اور جہاز پر تار پیڈو سے حملہ کر
کے اسے غرق کر دیا۔ اتحادیوں نے بھی ان آبدوزوں کا علاج
تیار کر رکھا تھا۔ چنانچہ اپنے آبدوز شکن جہازوں اور سمندر
کے اندر پھٹنے والے گولوں کے ذریعے جرمنی کی بیسیوں آبدوزیں
تباہ کر دیں۔ پولینڈ کی شکست کے بعد اتحادیوں کی سب سے
بڑی کوشش اور جنگی چال یہ رہی کہ جرمنی کی ناکہ بندی کی جائے
اور اس کو جنگ کا سامان باہر سے نہ جا سکے۔ نہ ہو گا بانس نہ
بجے بانسری۔ آخر ایک دن کمزور ہو کر پچھلی بڑی جنگ کی طرح
ہتھیار ڈالدے گا۔ چنانچہ یہ چال اپنی حد تک مفید ثابت
ہوئی۔ اس دوران میں ہوائی جہاز بھی ایک دوسرے کے
ملک پر اُڑان کرتے رہے لیکن بم نہ برساتے تھے صرف دیکھ بھال
کرتے اور اپنے ساتھ ایک دوسرے کے ملک کی قلعہ بندیوں
ہوائی جہازوں اور بحری جہازوں کے اڈوں اور فوجی نقل و
حرکت کی خبریں اور ان کی تصویریں لے کر آتے تھے۔ اور یہ
سلسلہ کئی مہینوں تک جاری رہا۔

روس اور فن لینڈ کی جنگ

جرمنی کو اتحادیوں سے مقابلہ کرنے کی جرأت خاص کر
اس وجہ سے ہوئی کہ دنیا کا سب سے بڑا ملک روس جو ایشیا اور
یورپ کے براعظموں کا قریبًا تمام شمالی علاقہ سنبھالے ہوئے
ہے جرمنی سے سمجھوتہ کر چکا تھا جس کی بنا پر آپس میں جنگ
نہ کرنے کا وعدہ کر لیا گیا تھا۔ اس وجہ سے جرمنی کو یہ خطرہ
جاتا رہا کہ کوئی ملک مشرق کی طرف سے اس پر حملہ آور ہو گا۔
اُدھر روس کو جو سب سے بڑا خطرہ جرمنی کی طرف سے تھا۔ وہ
اس سے مطمئن ہو گیا۔ اور خفیہ معاہدے کی بنا پر روس نے قریبًا
آدھا پولینڈ بھی چپکے سے ہتھیا لیا۔ اسکے بعد فن لینڈ کو نوٹس
دے دیا کہ وہ اسے اپنے ملک کے اندر ہوائی جہازوں اور بحری
جہازوں کے لئے اڈے اور فوجی چھاؤنیاں قائم کرنے کی اجازت
دیدے۔ برطانیہ نے فن لینڈ سے بھی مدد کا وعدہ کر رکھا تھا۔
چنانچہ اس نے خود کو تنہا نہ سمجھ کر اس زبردستی اور ظلم کے
خلاف آواز بلند کی۔ ادھر روس نے اس پر بھی حملہ کر دیا۔ اس
جنگ میں فن لینڈ کی پشت پر تمام دنیا کا اخلاقی ہاتھ تھا۔ حتّٰی کہ
اٹلی جو جرمنی کا حمایتی تھا تمام ممکن طریقوں سے فن لینڈ کی مدد
کرتا رہا۔ فن لینڈ نے اتنا ڈٹ کر مقابلہ کیا کہ روس کو فن لینڈ
کے مقابلے میں کئی گنا نقصان ہوا۔ مگر آخر فن لینڈ نے ہتھیار
ڈال دئے اور روس نے اپنے مطالبوں سے بہت کچھ زیادہ
حاصل کر لیا۔ اور باقی فن لینڈ آزاد رہا۔

ناکہ بندی میں اور سختی

بحری ناکہ بندی کا ہتھیار ہی ایک ایسا ہتھیار تھا جو
جرمنی کے خلاف سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتا تھا کیونکہ
اتحادیوں کی سلطنت ہر ایک براعظم میں دنیا کے مہذب ملکوں
میں سب سے زیادہ وسعت سے پھیلی ہوئی ہے اور اتحادیوں
کے جنگی بیڑے کا بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ جرمنی میں جرمنی کے
جہازوں اور دوسرے ملکوں کے تجارتی جہازوں میں منع کیا
ہوا مال لے جانے سے روکدے۔ اتحادی بیڑے نے اپنے مقصد
میں بڑی کامیابی حاصل کی لیکن اس کے باوجود اتحادیوں نے
مان لیا کہ یورپ کے ان ملکوں کے ذریعے جو جنگ میں شامل

نہیں ہیں اور غیر جانبدار کہلاتے ہیں جرمنی کو مال پہنچ رہا ہے۔ اس کی ناکہ بندی مکمل نہیں ہو سکی اور اس میں چھید رہ گئے ہیں۔ جب تک ان چھیدوں کو پُر نہ کیا جائیگا جرمنی کا کمزور ہونا آسان نہ ہوگا۔

ڈنمارک اور ناروے پر قبضہ

ناکہ بندی کو مکمل کرنے کی غرض سے اتحادیوں نے اپنی روش کچھ بدلی اور غیر ملکی تجارتی جہازوں کی نگرانی بیحد کڑی کر دی۔ چنانچہ جرمنی کے ایک جہاز پر ناروے کے سمندر میں حملہ کرکے اس کو خشکی پر چڑھا دیا اور اس کے جہازی گرفتار کر لئے۔ اور کچھ دن بعد اعلان کر دیا کہ ناروے کے سمندروں میں تمام ساحل کیساتھ ساتھ بارودی سرنگیں بچھا دی گئیں ہیں تاکہ منع کیا ہوا جنگی سامان جو سویڈن اور ناروے سے جرمنی جاتا تھا اسے روک دیا جائے۔ ادھر یہ اعلان ہوا اور ادھر اس کے چند گھنٹے بعد دنیا نے سن لیا کہ جرمنی نے ڈنمارک اور ناروے پر ایک ہی دن میں قبضہ کر لیا ہے۔ اور بہانہ یہ کیا ہے کہ برطانیہ نے ناروے پر قبضہ کرنے کی ٹھان لی تھی اور ہم نے اس کا علم ہو جانے پر اسے ایسا کرنے سے روک دیا ہے اور ان دونوں ملکوں کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور اس طرح جرمنی کو شمال کی طرف سے خطرے سے بچا لیا ہے۔ تمام دنیا نے یہ تعجب خیز خبر سن کر جرمنی کی اس سینہ زوری اور اس مہذب زمانے میں دوسرے ملکوں کی آزادی چھیننے پر برا بھلا کہا۔ اتحادیوں کے جو فوجیں ناروے کے درمیانی حصے میں اتاری تھیں انھیں واپس بلا لیا۔ البتہ ناروے کے شمال میں شہر ناروِک کے ارد گرد اپنی فوج کو مصروف رکھا۔ حتےٰ کہ ایک دن اس شہر کو اتحادیوں نے فتح بھی کر لیا۔ لیکن اس طرح اپنی قوت کو بٹی ہوئی پاکر اتحادیوں نے ناروک شہر کو فتح کرکے از خود چھوڑ دیا اور ملک ناروے کو تمامتر خالی کر دیا۔

مسٹر چرچل نئے وزیر اعظم بنے

ناروے سے فوجیں واپس بلا لینے پر برطانیہ کے لوگوں میں برطانی وزیروں کے خلاف سخت غصے کی لہر دوڑ گئی کہ ان کی کمزور پالیسی کی وجہ سے جرمنی کو جنگی قوت جمع کرنے اور کمزور ملکوں کو ہڑپ کر جانے کی جرأت ہوئی۔ ان وزیروں کو استعفے دینے پڑے جن میں سب سے بڑے وزیر مسٹر چیمبرلین تھے۔ نئے وزیر آئے جن میں سب سے بڑے وزیر مسٹر چرچل مقرر ہوئے۔ اگرچہ ہندوستانی مسٹر چرچل کو ہندوستان کی آزادی کی تحریک کا سب سے بڑا مخالف سمجھتے ہیں۔ وہ قدامت پسند ہونے کی وجہ سے آزادی پسند ملکوں میں اور خود اپنے ملک میں بھی مخالف جماعت میں بھی اچھی نگاہوں سے نہیں دیکھے جاتے۔ لیکن اُن میں بعض خوبیاں اتنی بڑی ہیں کہ تمام سلطنت برطانیہ کے مدبروں میں ان کا کوئی مقابل نہیں۔ وہ صاف بات کہنے والے ہیں۔ سیاسی مدبروں کے درجے کی منافقت نہیں رکھتے۔ وہ بڑے عزم و استقلال والے ہیں۔ بہت جنگی روح رکھتے ہیں۔ اپنے وطن سے انتہائی محبت رکھتے ہیں۔ بہت اچھا بولنے والے اور بہت اچھا لکھنے والے ہیں۔ زبردست ادیب اور انشا پرداز ہیں۔ ہٹلر تمام دنیا میں اگر کسی سے

خوف کھاتا ہے تو وہ مسٹر چرچل ہیں۔

دنیا کا سب سے خطرناک اور بڑا حملہ

رات کو برطانوی وزارت تبدیل ہوئی اور مسٹر چیمبرلین کی جگہ مسٹر چرچل وزیراعظم بنے۔ اسی رات کی صبح کو ہٹلر نے ہالینڈ، بلجیم، لکسمبرگ، فرانس اور برطانیہ پانچوں ملکوں پر ہوائی جہازوں سے اچانک زبردست حملہ کر دیا۔ ہٹلر کو معلوم تھا کہ اگر مسٹر چرچل کو چند دن ہی کی مہلت ملی تو برطانیہ اور اس کے اتحادیوں میں جنگ میں فتح حاصل کرنے کا عزم کس قدر پختہ ہو جائیگا۔

لکسمبرگ ایک دن میں فتح ہو گیا۔ ہالینڈ قریباً ایک ہفتے میں جرمنی کے ہاتھ آیا۔ کم و بیش دو ہفتوں میں بلجیم فتح ہو گیا۔ اس ملک کی قسمت کا فیصلہ فلینڈر کے میدان میں ہوا جہاں بلجیم کی پانچ لاکھ فوجوں کے ساتھ فرانس اور برطانیہ کی دس لاکھ فوج جرمنی کے محاصرے میں آ گئی تھی۔ توقع کے سخت خلاف بلجیم کے بادشاہ نے ہتھیار ڈال دئے۔ فرانس کی کافی فوج تباہ ہوئی۔ البتہ برطانیہ اپنی اکثر فوج کو اپنے عظیم الشان اور طاقتور جنگی بیڑے کی مدد سے بچا لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب فرانس کی جنگ کا آغاز ہوا۔ جرمنی نے میجینو لائن کو کمزور جگہ سے شہر سیڈان کے قریب توڑ دیا تھا۔ اور فرانس کے مضبوط ترین حصے میں سے اکثر پر قابض ہو گیا تھا۔ فرانس نے جرمنی کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہمیشہ کے لئے دور کرنے کے واسطے اس قسم کی قلعہ بندیاں اپنی شمالی سرحد کے ساتھ ساتھ کر رکھی تھیں جو زیادہ تر زمین کے اندر تھیں۔ جن پر اربوں روپوں سے قریباً دس برس کی مدت میں ایسی مضبوطی پیدا کی گئی تھی کہ تمام دنیا میں اس نئی قسم کی قلعہ بندی اور اس کے ناقابل فتح ہونے کا چرچا اور یقین تھا۔ حتےٰ کہ اسے دنیا کا آٹھواں عجوبہ کہا جانے لگا تھا۔ لیکن افسوس کہ دنیا کی یہ مضبوط ترین قلعہ بندی بھی فرانس کے آڑے نہ آئی اور دشمن ملک میں گھس گیا۔ مسٹر گیملین فرانس کے جنگی مختار تھے انھیں مستعفی ہونا پڑا۔ ان کی جگہ جنرل ویگان نے لی۔ اور جرمن فوجوں کے سیلاب کو روکنے کے لئے جلدی جلدی سے ایک نئی جنگی قلعہ بندی تمام شمالی فرانس میں کر لی۔ لیکن افسوس کہ جرمن فوج کا ریلا اُسے بھی بہا لے گیا اور فرانس کا دار الخلافہ پیرس بغیر لڑائی کے فتح ہو گیا۔ اور یہ دنیا کا سب سے خوبصورت شہر جرمنی کے قبضے میں آ گیا۔ فرانس کی بہادر فوج نے اپنا مقابلہ پھر بھی نہایت بے جگری سے جاری رکھا کہ اتنے میں مکار اٹلی نے جو اب تک بھیگی بلی بنا بیٹھا تھا۔ اپنے پنجے تیزی سے جھاڑنے شروع کئے اور چند ہی دنوں کے بعد اس نے بھی جرمنی کا ساتھی بنکر اتحادیوں کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ یہ اعلان ایک چھرا تھا جو اتحادیوں خصوصاً فرانس کی کمر میں پیچھے سے اچانک گھونپ دیا گیا تھا۔ آخر فرانس نے ۴۱ دن کی جنگ کے بعد ہتھیار ڈالدئے۔ بلجیم اور فرانس میں جو جنگ ہوئی اُسے دنیا کی سب سے بڑی جنگ کہا جاتا ہے۔ اسکی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

جنگ کی موجودہ حالت

فرانس پٹ گیا۔ تو برطانیہ اکیلا رہ گیا۔ اب کسی سے

برطانیہ کا ساتھ نہیں رہا۔ البتہ جرمنی اور اٹلی اب مخالف
اتحادیوں کی حیثیت سے تنہا برطانیہ سے جنگ کر رہے ہیں۔

فرانس سے عارضی صلح کی شرطوں کے ذریعے فرانس کی
حالت ایسی ہو گئی ہے گویا زندہ کے ہاتھ میں مُردہ۔ جدھر چاہے
موڑے۔ جیسے چاہے حرکت دے۔ وہ خود بے بس ہے۔
یہاں تک کہ فرانس کے موجودہ وزیروں نے پہلے وزیروں پر
فوجی مقدمہ اس جرم میں چلایا ہے کہ ان لوگوں نے جرمنی سے
جنگ کیوں چھیڑی اور جبکہ انھیں اپنی جنگی کمزوری کا علم تھا تو
جنگ جاری کیوں رکھی۔ خدا جانے ان کا کیا حشر ہوگا۔

فرانس کو فتح کرنے کے بعد ۱۹ جولائی کو ہٹلر نے ایک
تقریر اسی رنگ میں کی جیسے کہ پولینڈ فتح کرنے کے بعد اس نے
کی تھی۔ جو شخص میدان جیت رہا ہو حتیٰ کہ نو دس ملکوں پر
ایک سال کے اندر ہی اندر قبضہ جما بیٹھا ہو وہ ایسی کمزوری
کیوں دکھاتے چنانچہ اس کی اس تقریر کو مکاری اور ہشیاری کا
ایک شاہکار کہا گیا۔ جس میں اس نے اپنے امن پسند ہونے
کا دھوکا دنیا کو دینے کی پھر کوشش کی۔ جب پولینڈ کی
شکست کے بعد چیمبرلین جیسے "کمزور پالیسی والے انسان"
نے اس "مصلح کے ہاتھ" کو ٹھکرا دیا تھا تو مسٹر چرچل جیسا جنگی
انسان اسے کیونکر قبول کر سکتا تھا۔ برطانیہ نے اعلان کر دیا کہ
جب تک ہٹلریت کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ برطانیہ جنگ جاری
رکھے گا۔

برطانیہ پر حملے کا انتظار

برطانیہ نے اپنے لاتعداد وسیلوں کی بدولت اس عرصے
میں اپنی حفاظتی تجویزوں کو ایسا عملی جامہ پہنا دیا ہے کہ جرمنی کی
قوت اسے پارہ پارہ کرنے سے عاجز معلوم ہوتی ہے۔ تمام مختلف
جماعتوں میں کامل اتحاد ہے۔ جرمنی کا خفیہ محکمہ برطانیہ میں
بے اثر ہو گیا ہے۔ چرچل پوری استواری اور پکے ارادے سے
جرمنی کے حملے سے بے خوف ہو کر اس حملے کے انتظار میں ہے۔
لیکن فرانس کو ہتھیار ڈالے دو مہینے بھی گزر گئے۔ حملہ نہیں ہوا
یقیناً یہ برطانیہ کی پوری تیاری ہی کا اثر ہے۔

کہا جا رہا ہے کہ ۱۵ یا ۱۶ اگست تک برطانیہ پر جرمنی
کی طرف سے سخت حملہ ہو جائیگا۔ کامل یقین سے نہیں کہا جا سکتا
کہ یہ حملہ ہوگا، کیونکہ برطانیہ پر حملہ کرنا ہالینڈ یا بلجیم پر حملہ کرنا
نہیں ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی طاقت کا مقابلہ ہے۔ نتیجہ
کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر جاننے والا ہے۔

موجودہ جنگ اور ہندوستان

ہندوستان کی تمام سیاسی طاقتیں اس بارے میں
تو حکومت برطانیہ کے ساتھ ہیں کہ ہٹلر کے اس خبط کا خاتمہ کر
دیا جائے کہ تمام دنیا پر جرمنی کی حکومت ہو اور وہ تمام کمزور آزاد
ملکوں کو اپنا غلام بنالے۔ لیکن حکومت برطانیہ سے کانگرس
نے پوچھا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ واقعی آزادی اور کمزوروں
کی حمایت ہی کی خاطر جنگ کر رہی ہے تو اسے چاہئے کہ ہندوستان
کو آزاد کر دینے کا اعلان کر دے اور جنگ کے ختم ہونے تک
ایک قومی حکومت بنا دے جو برطانیہ کو ہر قسم کی مدد دے کر
اسے جنگ میں فتح حاصل کرنے میں اپنا پورا حصہ ادا
کرے۔

ادھر مسلم لیگ جو ہندوستان کے مسلمانوں کی سب سے بڑی نمایندہ جماعت ہے وہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندو اور مسلمان کی بہتری اس میں دیکھتی ہے کہ ہندوستان کو ہندو ہندوستان اور مسلم ہندوستان میں تقسیم کر دیا جائے۔ جہاں مسلم زیادہ ہیں ان صوبوں میں مسلمانوں کی حکومت ہو جہاں ہندو کثرت سے ہیں وہاں ہندوؤں کی حکومت ہو۔ ہندو صوبے آپس میں مل کر اپنی بڑی حکومت بنالیں اور مسلمان صوبے اکٹھے ہو کر اپنی حکومت قائم کرلیں۔ لیکن حکومت برطانیہ نے کانگریس اور مسلم لیگ دونو کے مطالبوں سے اتفاق نہیں کیا۔ دو ایک دن ہوئے کہ وائسرائے بہادر نے حکومت برطانیہ کی طرف سے جو اعلان کیا اس پر چند دنوں تک یہ دو نو جماعتیں غور کرکے اپنا فیصلہ دیں گی۔ بہت ممکن ہے کہ جماعتیں اختلاف رکھتے ہوئے اپنی اپنی راہ چلنے لگیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی راہ صلح و امن کی نکل آئے اور برطانیہ سے اختلاف دور ہو جائے۔ آنے والے چند دنوں میں بہت بڑے بڑے خطروں کے پیش آنے کا اندیشہ بڑھ رہا ہے۔

خدا کرے کہ جنگ جلد سے جلد ختم ہو جائے اور دنیا میں خودغرضی اور ظلم فنا ہو کر آنے والے سو سال تک امن کی بنیادیں مضبوط تمدنی اصولوں پر رکھی جائیں۔ اور خدا کو یہ سب کچھ آسان ہے۔

تنقید قاعدہ نصاب القرآن حصہ اول و دوم

اس کے مؤلف مجدد تعلیم القرآن مولوی عبدالعزیز صاحب جالندھری ہیں۔ اس کتاب کا اطمینان سے مطالعہ کیا گیا ہمارے خیال میں حسب ذیل خصوصیات پر حاوی ہے۔

۱ ۔ اس میں عربی کی تعلیم طرز جدید پر قرآن مجید کے ذریعہ سے دی گئی ہے۔ قرآن مجید پر چالیس سال لگاتار محنت کے بعد لکھی گئی ہے مصنف اپنے طرز بیان کے خود موجد اور مجدد ہیں۔

۲ ۔ پرانے طرز تعلیم کے نقائص (کہ عربی زبان لکھی ہے تو قواعد صرف و نحو نہیں ہیں۔ اور صرف و نحو لکھی ہے تو عربی زبان نہیں ہے حالانکہ عربی زبان اور اس کے قواعد لازم و ملزوم ہیں) پورے طور پر دور کر دئے ہیں۔ قواعد اور زبان کو جمع کرکے جو تاحال کسی مؤلف نے نہیں کیا ہے طالبان قرآن مجید پر نہایت آسان اور تھوڑے وقت میں تحصیل کا دروازہ کھول دیا ہے۔

۳ ۔ مولانا موصوف نے قرآن مجید کا بے مثل ہونا اور آخری فرمان رسالت کہ جو ہمیشہ تک تمام بنی نوع انسان کے لئے واجب العمل رہیگا۔ نہایت واضح دلائل سے ثابت کر دیا ہے۔ طرز بیان نہایت سلیس اور عام فہم ہے۔ اگر اہل اسلام متحدہ طور پر حسب ہدایت عمل کریں تو دو چار سال کے عرصہ میں اپنی متحدہ و مشترکہ قومی اور دینی عربی زبان جو نوے کروڑ اہل اسلام کی زبان ہے بہ نہایت آسانی سے سیکھ سکتے ہیں۔

۴ ۔ قرآن مجید کے اصلیت کے لحاظ سے صرف دو ہزار الفاظ ہیں جنمیں سے ایک تہائی عوام الناس بولتے اور سمجھتے ہیں اور نصف

سے زائد عام تقریر و تحریر میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ باقی پانچ چھ سو لفظ رہ جاتے ہیں جو چند ماہ میں یاد کر کے قرآن مجید پر مشق کرنے سے ایک سال کے اندر قرآن مجید کا ترجمہ سیکھا جا سکتا ہے۔

۵۔ مولوی صاحب موصوف نے ثابت کیا ہے کہ عربی زبان کی صرف دو گردانیں ہیں۔ ایک ماضی کی جس کے ۱۴ لفظ ہیں دوسری مضارع کی اس کے بھی ۱۴ لفظ ہیں۔ کل ۲۸ لفظ یاد کر لینے سے تمام الفاظ سمجھ میں آ جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں فعل ماضی کے (۱۹۲۵) اور مضارع کے (۱۵۲۵) الفاظ ہیں۔

۶۔ اَل اور تنوین کے دو قاعدے سمجھ لینے سے تمام اسمائے قرآنی سمجھے جاتے ہیں۔ گویا ایک ماہ جدوجہد کے بعد ہر ایک اردو خواں اس قابل ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید صحیح پڑھے اور تھوڑے بہت الفاظ قرآن کو سمجھ کر قرآن مجید سے مانوس ہو جائے اور ایک سال کے عرصہ کے بعد قرآن مجید ختم کر کے اس کے ذریعہ سے عربی زبان سیکھ جائے۔ ہم خرما و ہم ثواب۔

۷۔ بدقسمتی سے اہل اسلام میں اصول و فروع کا خلط ملط ہو گیا ہے۔ یہی حالت علم صرف و نحو کے اصول و فروع کی ہے جو اس طرح ملا دئے گئے ہیں کہ نہ تو اصول کا پتہ لگتا ہے اور نہ فروع کا۔ مولوی صاحب نے قدرتی قواعد اور جعلی قواعد جدا جدا کر دئے ہیں۔ اور قدرتی قواعد جو نہایت مختصر ہیں۔ انہی کے سمجھنے پر طالب قرآن کو متوجہ کیا ہے تفصیل کیلئے دیکھو مقدمہ غرائب القرآن عزیزی۔

قاعدہ نصاب القرآن حصہ اول و دوم قیمت ۸؍ ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے:-

مولوی عبدالعزیز صاحب محلہ پکا باغ شہر جالندھر

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ۔ ایل ۔ بی گڑگانوہ

نئی ایجادیں: ۔ کچھ عرصہ ہوا جھوٹ معلوم کر لینے کی کل نکلی تھی۔ اس سے بڑی پریشانی پھیلی کیونکہ اس کے ذریعہ سے فوراً پتہ چل جاتا تھا کہ آدمی جھوٹ بول رہا ہے یا سچ۔ اسکے جسمانی اور دماغی راز بہت آسانی سے اس کل کے ذریعہ کھل جاتے ہیں۔

اب ایک کل بنی ہے جس سے مدت کی خبر ہو جاتی ہے اچانک حادثات کا تو اس کل سے کوئی تعلق نہیں لیکن تین سال کے اندر اس نے کئی ہزار آدمیوں کے متعلق مرنے کی ایسی خبر دی کہ نہایت تجربہ کار ڈاکٹروں کی پہلے سے بتائی ہوئی باتیں اس کے سامنے ہیچ معلوم ہوتی ہیں۔

ایک کل سے آدمی کی بزدلی کی کیفیت معلوم ہو جاتی ہے۔ یہ کل ایک امریکی نے ایجاد کی ہے۔ اسکے ذریعہ ہوائی ملاحوں کی جانچ کی جاتی ہے۔ اس موجد نے یہ کل اپنی بیوی کی جانچ کے لئے بنائی اسے یقین تھا کہ وہ جب کبھی اسکے ساتھ موٹر میں سوار ہوتی ہے اسکا دل دھڑکتا رہتا ہے۔ گو ظاہر میں ہنسی کا چہرہ بنائے رکھتی اور گھل مل کے شوہر سے باتیں کرتی چلی جاتی۔ اس نے یہ کل اسکے پاؤں کے پاس لگائی۔ اسطرح کہ جب وہ گاڑی ٹھہرانے کی کل کو پاؤں سے دبائے اس کل میں ڈالے ہوئے عرق پر اثر پڑ سکے۔ اس نے بیوی کو دکھایا کہ بار بار عرق نلکی میں اوپر چڑھتا رہا۔ اس پر اسے اقبال کرنا پڑا کہ وہ موٹر میں اس کے ساتھ کبھی بے خوف نہیں بیٹھی۔

ایک کل سے پتہ چل جاتا ہے کہ پٹھے کمزور ہیں یا مضبوط ۔ کیونکہ کمزور پٹھوں والا آدمی ذرا ذرا بات پر گھبرا جایا کرتا ہے۔ ایک ایسے چبوترہ پر جس پر آدمی کو ویسے ہی ڈر معلوم ہوتا ہے آدمی کو بٹھا کے ایک رگ میں کل کی سوئی چبھو دی جاتی ہے۔ فوراً اس شخص کے متعلق معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کس حالت کا آدمی ہے

ایک کل سے پتہ چل جاتا ہے کہ اسے محبت ہے یا نہیں۔ ایک اور کل ہے جس سے بھوک اور پیاس کی خواہش معلوم ہو جاتی ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ سب سے زیادہ خواہش پیاس کی۔ اسکے بعد بھوک کی ہوا کرتی ہے۔ ایک کل سے معلوم ہو جایا کرتا ہے کہ آدمی پر دیوانگی کا حصہ ہوگا یا نہیں۔ یہ دو امریکی ڈاکٹروں نے جاری کی ہے ۔

ایک کل بتا دیتی ہے کہ آدمی بیمار ہونے والا ہے۔ ایک کل سے خبر ہو جاتی ہے کہ آدمی نے شراب پی ہے خواہ گھنٹوں پہلے پی ہو مگر یہ بو کو اسقدر بھانپ لیتی ہے کہ کہا جا سکتا ہے کہ آج کس وقت اس شخص نے شراب پی تھی۔

پہلی مردم شماری: ہندوستان میں آدمی گننے کا کام نرالی چیز تھا۔ ایک انگریزی اخبار اپنے اخبار کے پچاس سال پہلے کے ایک دو نوٹ چھاپ کے

چھاپا کرتا ہے۔ ایک نوٹ سے ایک بڑی دلچسپ بات معلوم ہوئی کہ ہندوستان والے اپنے بادشاہ پر ذرا آنچ آنا گوارا نہیں کر سکتے۔ صوبجات متوسط کے ایک ضلع میں سنہ ۱۹۱۱ء میں مردم شماری کا کام ہو رہا تھا کہ ایک قوم ڈر کے جنگلوں میں جا چھپی۔ افسر ضلع نے بڑی مشکلوں سے ان کے سرداروں کو بلا کے معاملہ سمجھایا۔ اس نے بڑی سنجیدگی اور دل پر ہاتھ رکھ کے انھیں بتایا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ انگلستان کی ملکہ اور فرانس کی ملکہ میں بحث ہو گئی ہے کہ دونوں میں سے کونسی زیادہ رعیت پر حکومت کر رہی ہے اور اس پر دونوں نے زبردست بازی لگا دی ہے۔ اس نے بتایا کہ مردم شماری اسی جھگڑے کو چکانے کے لیے جاری کی گئی ہے کہ بازی ہماری ملکہ کے ہاتھ آ جائے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اسطرح جنگلوں میں پڑے رہو اور گنے جانے سے انکار کر دو اور تمھاری ملکہ اتنی بڑی رقم ہار جائے۔ اس سے تمھاری بڑی بے عزتی ہوگی اور تمھاری نمک حلالی پر بڑا دھبہ آئے گا۔ یہ سن کے قوم کی قوم چپ چاپ واپس چلی آئی۔

پانچ جوڑے بچیاں: کناڈا میں ایک کسان کی بیوی کے ۲۹ سال عمر میں ۱۲ بچے ہو چکے ہیں۔ اس وقت تک اس کی شادی کو صرف بارہ برس ہوئے۔ اسی عورت کے پانچ بچیاں ہوئیں جنھیں بادشاہ نے اپنی پرورش میں لے لیا۔ وہ اپنے والدین سے الگ ایک مقام پر سرکاری خرچ پر پالی جاتی رہیں۔ دور دور سے لوگ انھیں دیکھنے آتے۔ ان کی وجہ سے کافی آمدنی ہو جاتی تھی۔ ان بچیوں کی تصویریں اخباروں میں انوکھی چیز کے طور پر چھپتی رہیں۔ اب یہ اپنے والدین کو واپس کر دی جائینگی کیونکہ ان کی عمر چار سال کی ہو چکی ہے۔ ان کے تین بہنیں اور ہیں۔ چار بھائیوں میں سے تین زندہ ہیں۔

سنہ ۱۵۶۳ء میں ایک کتاب میں ایک خوبصورت عورت کے متعلق لکھا ہے کہ شادی کے بعد پہلے سال میں ایک دوسرے میں دو، تیسرے میں تین۔ چوتھے میں چار۔ پانچویں میں پانچ۔ ساتویں برس میں سات بچے ہوتے ہوئے وہ مرگئی۔

بھوڑے اور کنکے: ہوائی جہاز میں ایک سویڈن کے رہنے والی کے بچہ ہوا تھا ملاح نے طبی مدد دی۔ جہاز زمین پر اترا تو ماں اور بچہ کو زچگی کے شفاخانہ میں پہنچا دیا گیا۔ سوال یہ پیدا ہو رہا ہے کہ بچہ کی پیدائش کس شہر میں دکھائی جائے۔

کناڈا کا ایک جزیرہ پرنس ایڈورڈ میں طلاق کی ایک عدالت ہے۔ جب سے یہ قائم ہوئی ہے اسمیں طلاق کا ایک بھی مقدمہ پیش نہیں ہوا۔

پیرو جنوبی امریکہ میں ایک ریل کیلاؤ سے ہواں کے یو تک بنی ہوئی ہے جو ایک مقام پر زمین سے تقریباً تین میل کی بلندی پر ہے۔

افریقہ کا صحرائے اعظم یورپ کے دخلی علاقہ سے بڑا ہے۔

دنیا میں اگر پرندے نہ ہوتے جو کیڑوں کو کھا جاتے ہیں تو دنیا دس سال کے عرصہ میں رہنے کے قابل نہ رہتی۔

ڈنمارک میں ایک بڈھا اپنی بیٹی کے عین نکاح کے وقت اچانک مرگیا۔ اسکے دفنانے کے وقت تک نکاح ملتوی کیا گیا۔ ادھر اسے دفن کرکے آئے ادھر نکاح کی رسم ادا کر دی گئی۔

نمک صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ لندن کی ایک

طبی تعلیم گاہ کے طلبا نے گیارہ دن تک بے نمک کا کھانا کھایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بہتوں کے پٹھے چڑھ گئے۔ تھکن ان پر چھا گئی۔ بھوک اور مزا جاتا رہا اور کبھی کبھی بیہوشی بھی طاری ہونے لگی۔ ۵۶ کروڑ من نمک ہر سال دنیا میں پیدا ہوتا ہے اور یہ کبھی ختم نہ ہوگا لیکن ہندوستان اور افریقہ میں کم ہے اس لئے اسکی قیمت زیادہ ہے حبش اور تبت میں روپیہ کی جگہ اینک نمک استعمال ہوتا ہے۔ آدمی نمک نہ کھائیں تو میٹھا ان کیلئے زہر ہوجائے۔ خون میں میٹھا زیادہ ہوجائے مٹھاس کی جگہ خون نہیں ہے اس سے ذیابیطس پیدا ہوجاتی ہے۔ نمک کھانے سے آدمی میٹھا کھانے کے قابل ہوجاتا ہے۔

دیر تک رہنے والے فکر، خوف یا کافی روشنی کی کمی بالوں کی جڑوں پر اثر ڈالتے ہیں جہاں سے بالوں کو غذا پہنچتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ تینوں باتیں بالوں کو سفید کردیتی ہیں۔

چمپانزی بندر اپنے برابر وزن کے آدمی سے چوگنا طاقتور ہوتا ہے۔

سگھڑ سہیلی

ازجناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی

حفاظت کی چلمن:۔ عام شوق ہے کہ لوگ گھروں اور کمروں کے دروازوں پر چق ڈالدیتے ہیں۔ اس سے انھیں سکون ملتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ سب کی نظروں کے سامنے رہنے سے دل کو تکلیف ہوتی ہے۔ چلمن ڈالدینے سے عیب صواب ڈھکا رہتا ہے۔ گھورتی ہوئی نظریں دکھ نہیں دیتیں چلمن پڑی اور چین حاصل ہوگیا۔ تماشوں میں بھی ایک بڑا پردہ پڑا رہتا ہے۔ اسکے پیچھے تماشہ کی تیاریاں ہوا کرتی ہیں اور باہر والوں کی نظریں بھانپ نہیں سکتیں کہ اندر کیا ہورہا ہے۔ غرضیکہ پردہ سے عام لوگوں سے آرام وسکون حاصل ہوتا ہے۔ گو آجکل بے پردگی کا زور ہے اور غریب پردہ کے پرزہ پرزہ اڑا رہے ہیں لیکن اسقدر مضبوط ہے کہ اتنی ضربیں سہنے کے بعد بھی قائم ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہر ایک کے لئے پردہ ضروری ہے کیا آپ نے غور کیا ہے کہ یہ کیوں ضروری ہے۔ آپ اگر پردہ کے مخالف ہیں تو میرے الفاظ سے دھوکہ میں نہ آئیں۔ پردہ اگر آپ کو پسند ہے تو میں نے آپکے دل کی سی کہ دی۔ میری مراد یہاں پردہ سے ایک قسم کی حفاظت ہے۔ پردہ کے معنے اصل میں حفاظت ہی ہیں۔ جب آدمی پر تکلیفوں کی گھٹا چھا رہی ہو اس سے کسی نہ کسی صورت میں حفاظت کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ مشکلات مالی ہوں یا صحت کی۔ شادی کی ہوں یا دنیاوی ناکامیوں کی۔ ہمیں حفاظت کے پردہ کی ضرورت ہے جسکی آڑ میں ہمیں آرام وسکون میسر آسکے! بعض لوگ گھر بیٹھ کے کتابیں پڑھا کرتے ہیں یا رات کے مدرسوں میں جاکے پڑھتے ہیں یہ بیکاری دور کرنے کا اچھا شغل ہے۔ ان کے لئے یہ حفاظت کا

پردہ ہے۔ بہت سے کسی نہ کسی شوق میں لگے رہتے ہیں۔ دل اچاٹ ہونے اور گھبرا گھبرا کے مرنے کے قریب ہو جانے کے مقابلہ میں ان کے لئے یہ سلامتی کا پردہ ہے۔ سمندروں میں ملاح کشتیوں کے چلانے کی مشق کیا کرتے ہیں اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ مستعد رہیں ڈوبنے کی کوئی صورت پیدا ہو تو ان کے دل مضبوط ہو کے اس کے مقابلہ میں تدابیر کر سکیں۔ ہمیں ہر حال میں دل کو ایسی کیفیت میں مشغول کر دینے کی ضرورت ہے جس سے ہم میں سکون آئے اور ہمیں اپنے اوپر بھروسہ کرنے کی قوت آئے۔ ہمارا پردہ اطمینان اور اعتماد چاہیئے۔ جب مصیبتوں کے پرے ہمارے سامنے جمے ہوں۔ ہم سینہ تان کے ان سے ہشت مشت کر سکیں۔ ہم انھیں بڑھنے اور ہم پر غالب آجانے سے روک سکتے ہیں۔ اسطرح وہ ہماری آئندہ زندگی پر اپنا کوئی نہ مٹ سکنے والا نشان نہیں چھوڑ سکتیں۔

بعضوں کو یہ بات میسر ہو سکتی ہے اور بعضوں کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ کمزور پٹھوں والوں کے لئے یہ زندگی عذاب ہے اور مصیبت مگر انھی کے لئے حفاظت کے پردہ کی ضرورت ہے تاکہ وہ جب ضرورت ہو اس پردہ کو اس چلمن کو چھوڑ دیں اور وہ اسکی آڑ میں آرام پائیں۔ مقابلہ کی قوت پیدا کرو۔ لطف و مسرت کی حس قائم رکھو۔ اپنے کنبہ پر بھروسہ رکھو مصیبت کے وقت کے لئے کچھ بچا کے رکھو۔ اچھی اچھی کتابیں پڑھو۔ ان سے تمھاری شخصیت پیدا ہوگی اور ایسے ایسے جواہرات حاصل ہونگے کہ وقت ضرورت کام آئیں گے۔ یہ دنیا ایک تماشہ ہے اور ہر شخص اس تماشہ میں حصہ لیتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنا حصہ دلچسپی سے ادا نہ کریں۔

کام کی دلفریبی:- آدمی خالی رہنے سے زیادہ بیمار ہو جاتا ہے بمقابلہ کام زیادہ کرنے کے۔ آئے دن ہم بیکاری کے برے نتیجے اخباروں میں پڑھتے رہتے ہیں۔ اس کم بخت بیکاری نے بیشمار آدمیوں کی زندگیاں اجیرن کر دیتی ہیں۔ کاش انھیں کام کی قدر ہوتی۔ اسکے لطف کی انھیں خبر ہوتی۔ وہ کبھی اس دلچسپ دنیا سے اسطرح ناشاد نامراد نہ جاتے۔

بڑے آدمیوں کو دیکھو صبح سے شام تک کام کرتے ہیں۔ وہ خوش و خورم اور تندرست رہتے ہیں۔ لوگ کہا کرتے ہیں۔ اجی حضرت: اچھا کھانے کو ملتا ہے۔ روپے پیسے نظر آتے ہیں۔ کیوں نہ موٹے تازے ہوں۔ لیکن اصل یہ ہے کہ کام کرنا اور اس سے حظ اٹھانا انکی اچھی صحت کا حقیقی راز ہے بعض بڑے بڑے آدمی پندرہ پندرہ گھنٹے بلکہ زیادہ کام کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کی عمریں لمبی ہوتیں وہ کام سے دب کے نہیں مرے بلکہ انھوں نے خوب کام کیا۔ اور اس سے وہ مزا اور طاقت حاصل کرتے رہے جو قیمتی سے قیمتی یاقوتی یا نوشدارو سے میسر نہ ہوتی۔

کل کی طرح ایک ہی طرح کا کام کرتے رہنے سے جی اکتا جاتا ہے اور یہی پٹھوں کے خراب کر دینے کی ابتدا ہے۔ کام کام کی دلچسپی کی وجہ سے کیا جائے تو خوب کام ہوتا ہے۔ کام کے متعلق فکر و پریشانی کو مطلق پاس نہ پھٹکنے دیا جائے ورنہ فکر اور گھبراہٹ صحت خراب کر ڈالتے ہیں۔ یہ تو کبھی دل میں خیال آنا ہی نہ چاہیئے۔ اور جو کام کرنا ہے وہ کام کرنا ہے۔ ہوگا بھی یا نہیں۔ اچھا ہوگا یا ہوگا۔ کام نہ ہو تو رو رہے ہیں کہ کام نہیں اور جب کام کا زور تو گھبراہٹ شروع ہوئی کیسے ختم ہوگا بہت بری عادت ہے۔ ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔

جس آدمی کا کام اسکی دلچسپی کو قائم رکھے وہ بیچ بیچ

خورم شخص ہے اور خوش رخورم آدمی کے لمبی چوڑی عمر کو پہنچ جانے کا بہت موقع ہے۔ خواہ وہ ساری عمر کتنا ہی زیادہ اور سخت کام کیوں نہ کرتا ہے۔

بچہ کی نیند:- کوئی جگہ ایسی چنی جائے جہاں بچہ رات بھر آرام سے سو سکے۔ کمرہ اکیلا ہونا چاہئے ورنہ ایسا تو ہو جہاں اس کی نیند میں خلل نہ پڑے اور اسے تازہ ہوا ملتی رہے۔ رات کو وہ جاگ اٹھے تو یہ دیکھ لیا جائے کہ اس نے موت تو نہیں دیا یا کپڑا بدل دیا جائے ورنہ ممکن ہے وہ پیاسا ہو اسے ابلا ہوا اور ٹھنڈا کیا ہوا پانی چند چمچوں میں دیا جائے اسطرح اسے معلوم ہو جائیگا کہ رات کو جاگنا کچھ مفید نہیں۔ پانی ہی ملا۔ اس عمر میں ہر بات عادت پر منحصر ہے۔ جیسی چاہو بچہ کو عادت ڈالدو۔ اگر تم نے اسے جاکے اٹھا لیا یا کچھ کھانے کو دیدیا تو وہ جب تمھاری آواز سے جاگیگا تو اسے خیال ہوگا کہ چلو۔ کھانے کو کچھ ملیگا جیسے ہمیں رات کو سونے کے بعد کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح بچہ کو نہیں ہوتی۔ رات کو جاگ اٹھنا معدہ کی خرابی کی علامت ہے۔ اس طرف توجہ کرو۔ ممکن ہے بچہ کی کروٹ دکھ گئی ہو اسے بدل دو وہ پھر سو جائے گا۔ بچہ کو جب دن میں دودھ پلایا جائے اطمینان سے پلائیں۔ چاہے بیسیوں کام کرنے کے لئے پڑے ہوں بچہ کو مادری محبت کا جو حق حاصل ہے اسے پورا پورا دو گھر والے یا ملنے والیاں بچہ کو گود میں لے کے بہلانا چاہیں تو صاف انکار کردو۔ اس سے اس کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور دوسرے گدانے کھلانے میں احتیاط نہیں برتتے۔ اس عمر میں بچہ کو پوری نیند نہ ملتی ہو تو جوانی میں بے خوابی کی شکایت رہتی ہے اور پیچھے ملکی کمزور ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ ذرا ذرا سی بات پر گھبرا جایا کریگا۔

بزم مسلمہ

جوابات:-

بہن محمودہ بیگم صاحبہ نے اچار شلغم کی ترکیب دریافت کی ہے میں چونکہ ہر سال ڈالتی ہوں۔ نہایت ہی آزمودہ ہے۔ شلغم کے قتلے ۵ سیر پختہ۔ ادرک یک پاؤ۔ رائی آدھ پاؤ۔ لہسن یک پاؤ۔ نمک مرچ حسب منشاء۔ تیل سرسوں کا خالص ایک سیر پختہ۔ گڑ ڈیڑھ سیر پختہ۔ پہلے قتلوں کو ابال کر ذرا اسکو ہوا میں سکھالیں۔ تاکہ خشک ہو جائے پھر تمام چیزیں باریک پیس کر قتلوں کو ملادیں۔ جب خمیر اٹھ آئے (پانچ چھ روز کے بعد خمیر اٹھ آتا ہے) تو اسکے بعد گڑ کو پکا کر چاشنی کرکے یک جان کردیں۔ آٹھ یوم کے بعد وہ کھانیکے قابل ہو جائیگا۔ گاہے روز اسکو ہلاتے رہیں۔ کسی مٹی کے برتن میں آچار ڈالیں۔

(انوری بیگم از سلطانپور)

مسلمہ بابت جولائی سنہ۱۹۴۰ء صفحہ ۲۳ کے استفسار کے جواب میں عرض ہے جن محترمہ کے منہ پر بال ہیں وہ اپنے لئے نیو ویٹ Veet استعمال کریں۔ یہ بالکل بےضرر انگریزی دوا ہے۔ تین چار دفعہ کے استعمال کے بعد انشاءاللہ بالوں کو سر اٹھانیکی جرأت نہیں ملیگی۔ اسکی قیمت تقریباً ۱۲؍ ہے اور ہر جگہ سے بآسانی مل سکتی ہے۔

کئی کیورا صابن کا استعمال بہت اچھا ہے۔ لیکن یہ بہت مہنگا ہے اسلئے عرض ہے کہ آپ مارگو صابن Margo Soap استعمال کریں۔ ایک ٹکیہ کی قیمت شاید ۳؍ ہے۔ بہت اچھی چیز ہے۔ نیز ہندوستان کی بنی ہوئی ہے اور ہم سب پر واجب بھی ہے کہ اپنے ملک کی صنعت کو فروغ دیں۔ استعمال کرنے پر آپ کیورا صابن کی تمام خصوصیات اس میں پائینگی۔ (ام غوث گجرات (پنجاب)

بہن سیدہ جمیلہ بیگم صاحبہ داد کیلئے مندرجہ نسخہ بنا کر استعمال کریں چند دن کے ہی استعمال سے داد وغیرہ رفع ہو جائیگی مجرب ہے الماس۔ کنول گٹا۔ تخم پنواڑ۔ ہلدی۔ ان سب کو ہموزن لے کر خوب باریک کرکے گائے کے مکھنے میں ملا کر مرہم سا بنا کر استعمال فرمائیں۔ بے حد مفید ہے

احمد یار صاحب سدوزئی مندرجہ ذیل مرہم بنا کر اپنے ماموں صاحب کے پاؤں پر استعمال فرمائیں۔ بحکم خدا صحت ہو جائیگی مجرب ہے چونہ سفید۔ پوست ہلیلہ زرد۔ طوطیا سبز۔ کمیلا۔ کتھا مساوی الوزن لیکر سب کو باریک کرکے پانی سے گوندھ کر ایک ٹکیہ بنا لیں۔ خشک ہو جانے پر چاقو سے چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر رکھیں۔ ایک ٹکیہ لے کر سرچند گائے کے گھی میں ملا کر زخم پر لگانے سے بہت آرام ہو جاتا ہے۔ یہ تو یہ بلکہ ہر زخم کو جلد مندمل کرتا ہے۔ (عمیرا فاطمہ)

استفسارات: میں نے ایک عزیز کی شادی میں گئی تھی وہاں میں نے بوتل کے اندر پھول دیکھے تھے۔ مجھے وہ بہت پسند آئے۔ میں نے ان کے بنانے کی بہت کوشش کی لیکن بے سود۔ انکے اندر ربڑ کے بچے بھی تھے موتی بھی تھے۔ اور بھی کئی چیزیں تھیں۔ میں اب یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ اگر کسی بہن سے بوتل کے اندر پھول اتارنا آتا ہو تو وہ براہ مہربانی تکلیف گوارا کرکے مجھے ترکیب اور اس کے سامان ملنے کا پتہ بمعہ قیمت تحریر کریں۔ دوسرے یہ بھی عرض ہے کہ شنائل کیا چیز ہے اور یہ کس کام میں آتی ہے اور کاکروچ بھی کس کام میں آتی ہے۔ اور کہاں سے دستیاب ہوتی ہے امید ہے کوئی بہن جلد از جلد بھیج کر ممنون کریں گی۔ (آپکی ضرورتمند بہن راشدہ نوبہت دہلی)

میرے پیارے والد صاحب کو بلڈ پریشر (خون کے دباؤ) کی بیماری ہے۔ کوئی محترم طبیب یا مسلم بہن یا بھائی کوئی آزمودہ دوائی بنا کر ممنون فرمائیں متشکر ہونگی۔ نیز میرے محترم بھائی صاحب کو پیٹ کے درد کی تکلیف ہے۔ بہت علاج کئے لیکن آرام نہیں آتا۔ کوئی بہن بھائی ضرور بالضرور اس طرف توجہ فرمائیں۔ (سعادت بیگم کلاس چہارم مدرسۃ البنات جالندھر شہر۔

مجھے تقریباً دس سال سے بواسیر کی شکایت ہے۔ اس عرصہ میں بہت علاج کئے لیکن کسی سے فائدہ نہیں ہوا۔ بواسیر مسّہ کی شکل میں ہے۔ اجابت ہونے کے بعد مسّہ پھول جاتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ چند گھنٹوں کے بعد پھر اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ میری التماس ہے کہ اگر کسی بھائی یا بہن کو اسکا مجرب نسخہ معلوم ہو تو بذریعہ مسلم مجھے مطلع فرمائیں تازیست احسان مند رہونگی۔ دیگر اگر کسی کو کسی بچوں والے انگریزی اخبار یا رسالہ کا پتہ معلوم ہو تو وہ بھی تحریر فرمائیں (ایک خریدار مسلم)

غمی کی خبریں :۔

آہ ہم بے شمار دعاؤں اور دواؤں سے اپنی بہن اور دنیائے صحافت کی مشہور ادیبہ محترمہ اختر النساء مدیرہ ماہنامہ "جہاں آرا" بریلی کو ظالم موت کے خونخوار پنجوں سے نہ بچا سکے۔ وہ ۲۲ جون سنہ ۴۰ء کو بعد مغرب اپنی عمر کی منزلیں طے

کرکے ہم سب کو تڑپتا چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوگئیں مرحومہ ۱۰ ماہ سے دق میں مبتلا تھیں۔ لاہور۔ دہلی میں کافی علاج کیا گیا لیکن قسمت کو کیا کیا جائے۔ مسلم بہنیں اور بھائی خدا سے دعا کریں کہ وہ مرحومہ پہ بہترین رحمتیں عطا فرمائے اور پسماندگان کو یہ روح سوز اور جگر پاش صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اگر کوئی محترم بھائی یا بہن نظم یا قطعہ تاریخ لکھ دیں تو عین نوازش ہوگی۔ (سوگوار اقبال النساء معرفت "دار الادب" بریلی)

عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا میں نے مسلم میں اپنی بہن کی پیدائش کا ذکر کرکے اس کے نام کے واسطے لکھا تھا۔ کسی محترم بہن نے چند نام تحریر کئے تھے۔ ان میں سے ستارہ جبین نام پسند آنے پر رکھا گیا۔ میری یہ بہن میری والدہ کی نہایت ہی پیاری تھی۔ مگر افسوس ۱۷ جون ۱۹۴۰ء بروز پیر ساڑھے ۹ بجے دن کے داغ مفارقت دے کر ملک عدم کو سدھاری۔ اللہ کی مرضی میں کسی کا دخل نہیں۔ سب بہنیں دعا کریں۔ میری والدہ صاحبہ اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس کے چار یوم کے بعد جو کہ میرے چچا صاحب صادق آباد ریاست بہاولپور ملازم ہیں ان کا لڑکا صرف دو یوم بخار آکر اس سرائے فانی سے سدھار گیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(خاکسار بنت غازی محمد عثمان سلطانپور لودھی)

خریداری نمبر ۳۹۶۷

اعلان

صوفی عبد الرحمن خاں صاحب سفیر انجمن کے تعطل کے متعلق ماہ جنوری سنہ ۴۰ء میں اعلان کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں اطلاعاً عرض ہے کہ صوفی صاحب کو انجمن کی جنرل کونسل نے اپنی ملازمت پر بحال کر دیا ہے۔ اس لئے اب صوفی صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور کے لئے فراہمی چندہ کا اختیار رکھتے ہیں۔ برادران اسلام ان کے ذریعہ بلا تامل انجمن کو امداد فرما سکتے ہیں۔

میاں عبد المجید بی اے بیرسٹر ایٹ لاء

آنریری سیکرٹری پبلسٹی انجمن حمایت اسلام لاہور

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ جولائی ۱۹۴۰ء

نام	رقم
جناب عبدالحمید خان صاحب ٹکٹ کلکٹر فیض آباد ضلع گرنڈ۔ (بغرض ایصال ثواب ہمشیرہ مرحومہ برائے اخراجات یتیم طالبات)	۱۰/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ عبدالوحید بٹ صاحب بی۔اے آنرز دفتر اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور	۱۰/-/-
جناب ایم اسلم صاحب۔ بارود خانہ سٹریٹ لاہور (برائے امداد یتیم طالبات)	۱۰/۰/۰
جناب فضل کریم صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی گورنمنٹ ہائی سکول شرقپور ضلع شیخوپورہ (برائے امداد یتیم طالبات)	۵/۰/۰
مسٹر محمد شفیع صاحب بازار چٹائی جہلم [برائے مٹھائی طالبات ۰/۸/۰ ، برائے امداد مدرسہ ۰/۸/۰]	۱/۰/۰
جناب بابو عبدالرحمن صاحب اکونٹنٹ گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر شہر	۰/۲/۰
جناب چوہدری فیض محمد صاحب کتب فروش بازار شیخاں	۰/۴/-
جناب خان علی احمد خان صاحب سب انسپکٹر پولیس محلہ سید کبیر قیمت دو کھال بتوسط محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/۴/۰
جناب مولوی لطف الرحمن صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس۔ حویلی دانشمنداں (قیمت کھال)	۰/۱۲/۰
جناب مرزا محمد اختر بیگ صاحب۔ حیدرآباد ہائی سکول حیدرآباد (سندھ)	۱/۰/۰
محترمہ شمس النساء بیگم صاحبہ بنت سید محمد امداد گروہ ڈاکخانہ مہسلہ ضلع کلابہ	۳/۰/۰
محترمہ خیر النساء بیگم صاحبہ بنت سید احمد صاحب محلہ شرلو ادھن	۳/۰/۰
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب میڈیکل آفیسر سول ہسپتال ٹانڈہ ضلع مرادآباد	۴/۰/۰
جناب سید محمد صاحب کارخانہ تختی وسلیٹ متصل سوڈانسی سٹیشن	۰/۴/۰
جناب سید محمد رفیق شاہ صاحب رفیق بینڈ ہاؤس ریلوے روڈ جالندھر شہر	۰/۲/۰
جناب چوہدری فیض محمد صاحب جلد ساز بازار شیخاں جالندھر شہر	۰/۲/۰
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی جلال الدین صاحب موضع گوندھا	۵/۰/۰
محترمہ ام عبید محترمہ والدہ عبیدالحق خاں صاحب (مدرسۃ البنات)	۱/۰/۰
جناب میاں عبدالغنی صاحب گورنمنٹ ہوزری انسٹیٹیوٹ لدھیانہ	۲/۰/۰
جناب محمد امین صاحب سب اوورسیر کوٹھی نمبر ۸۔ ایس بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور	۱/۰/۰
جناب مستری نورالدین صاحب انجن شیڈ جالندھر شہر	۰/۲/۰
جناب عبدالغفار احمد صاحب محلہ پنج پیر	۰/۴/۰

بتوسط مولوی علم صاحب سفیر انجمن مدرسۃ البنات

نام	رقم
چوہدری عبدالستار صاحب سکنہ سمبلی تحصیل شکرگڑھ	۱/۰/۰
حکیم بدرالدین صاحب سکنہ راہوں	۰/۴/۰
از مسجد محلہ تاج پورہ راہوں معرفت امام صاحب	۱/۸/۰
جناب ڈاکٹر چوہدری محمد نواز خاں صاحب ایم ڈی لائل پور	۵/۰/۰
جناب چوہدری الٰہی بخش صاحب رئیس لائل پور	۵/۰/۰
جناب شیخ منظور قادر صاحب بیرسٹرایٹ لاء لائل پور	۵/۰/۰
جناب مولوی میاں فتح اللہ صاحب رئیس عبداللہ پور (بقیہ مجوزہ موعودہ جلسہ)	۲۵/۰/۰
جناب چوہدری سردار محمد صاحب سیکرٹری امدادی فنڈ زراعتی کالج لائل پور	۳۰/۰/۰
جناب حافظ محمد عبداللہ صاحب رئیس عبداللہ پور لائل پور	۲/۰/۰
جناب میاں ظہور اللہ صاحب رئیس عبداللہ پور لائل پور	۲/۰/۰
جناب ملک غلام محمد خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس لائل پور	۳/۰/۰
جناب بابو غلام حسن صاحب رئیس وزیرآباد لائل پور	۵/۰/۰
جناب شیخ عطا محمد صاحب جنرل مرچنٹ لائل پور	۵/۰/۰
جناب مستری محمد طفیل صاحب کچہری بازار لائل پور	۱/۰/۰
جناب شیخ بشیر احمد صاحب مالک چیف بوٹ ہاؤس لائل پور	۵/۰/۰
بابو عبدالرحمن صاحب آسکو میوزیم کچہری بازار لائل پور	۱/۰/۰
جناب شیخ محمد فیروزالدین صاحب مالک کشمیر ہاؤس لائل پور	۰/۸/۰
جناب عبدالحمید صاحب مالک پنجاب جنرل سٹورز لائل پور	۰/۸/۰
جناب حکیم میر نورالدین صاحب بہرانہ بازار لائل پور	۱/۰/۰
جناب ڈاکٹر غلام رسول صاحب بہرانہ بازار لائل پور	۱/۰/۰
شیخ محمد عبداللہ صاحب اے۔ڈی۔آئی لائل پور	۱/۸/۰
جناب ڈاکٹر غلام محی الدین صاحب صدیقی لائل پور	۱/۰/۰
جناب شیخ محمد حسن صاحب لائل پور	۱/۴/۰
بابو غلام رسول صاحب طلیق لائل پور	۰/۸/۰
شیخ غلام رسول صاحب فضل حق دوکاندار لائل پور	۰/۸/۰
جناب ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ٹیلر ماسٹر لائل پور	۱/۰/۰
جناب مولا بخش صاحب واچ میکر کچہری بازار لائل پور	۰/۸/۰
شیخ محمد بشیر صاحب احسان بوٹ ہاؤس لائل پور	۰/۸/۰
جناب محمد علی صاحب حلوائی لائل پور	۰/۸/۰
مالک نشاط ہوٹل لائل پور	۰/۴/۰

نام	رقم
خان صاحب قاضی و حاجی محمد عبدالرحمن صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار لائل پور	۱۴/۱/۰
جناب شیخ محمد بشیر صاحب رئیس لائل پور	۳/۰/۰
جناب حافظ واحد بخش صاحب لائل پور	۰/۱۴/۳
جناب مولوی عبدالباری صاحب رئیس جڑانوالہ ضلع لائل پور	۱۰/۰/۰
جناب خواجہ غلام رسول صاحب رئیس جڑانوالہ ضلع لائل پور	۱۰/۰/۰
میزان	۲۱۹/۱۴/۳
شیخ محمد عمر صاحب مالک فرم میاں پیر محمد احمد دین صاحبان آڑھتیاں حیرم لاہور (برائے امداد نادار طالبات)	۵/۰/۰
محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر فضل حق صاحب ایم۔بی بی ایس کمولی یوگنڈا۔ افریقہ بصورت پوسٹل آرڈر ۸ شلنگ (برائے امداد نادار طالبات)	۶/۱۰/۰
والدہ محترمہ حفیظہ متعلمہ مدرسۃ البنات (بخوشی کامیابی امتحان)	۵/۰/۰

تعمیر فنڈ بماہ جولائی ۱۹۴۰ء

نام	رقم
جناب سردار محمد خان صاحب ہیڈ ماسٹر ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ	۵/۰/۰
عالیجناب نواب محمد حیات قریشی صاحب بالقابہ ممبر پبلک سروس کمیشن لاہور (منجملہ موعودہ بمد تعمیر مدرسہ)	۵۰/۰/۰
محترمہ زیب النساء صاحبہ بنت محمد اسحاق صاحب میانی افغانی ضلع ہوشیار پور (خریدار مسلمہ ۲۸۷۳)	۲/۰/۰
میزان	۵۷/۰/۰

زکوٰۃ و صدقات بماہ جولائی سنہء

نام	رقم
جناب ایم اے صدیق صاحب المسکن فیروز پور روڈ اچھرہ لاہور	۱۰/۰/۰
محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نظام منزل قصبہ بروٹ ضلع میرٹھ	۳/۰/۰
جناب میر غلام رسول صاحب نمبر ۲ اسلامیہ سکول اچھرہ لاہور بابت ماہ جون جولائی	۱۰/۰/۰
جناب حافظ محمد شفیع صاحب پروپرائٹر پاپولر بک سٹال فرید کوٹ	۲/۰/۰
جناب عبدالغنی صاحب سپرنٹنڈنٹ صاحب افنسی مکران پنجگور براہ کراچی	۲۵/۰/۰
میزان	۵۰/۰/۰

وظائف فنڈ بماہ جولائی سنہء

نام	رقم
جناب محترمہ بیگم صاحبہ خان محمد عالم خان صاحب سب انسپکٹر پولیس دوراہہ بھوپال	۲/۰/۰
جناب محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ انسپکٹرس سکولز میسور سٹی (حمیدہ بی بی و زینب بی بی سکالرشپ)	۱۰/۰/۰
جناب چوہدری حق نواز خان صاحب پروفیسر ڈسٹرکٹ کالج لاہور بنام محمد جان سکالرشپ	۵/۰/۰

نام	رقم
جناب مکرمہ معظمہ نفیس دولہن صاحبہ بیگم نواب صدر یار جنگ بہادر حبیب منزل علیگڑھ	۲۰/۰/۰
میزان	۳۷/۰/۰

اللہ کی مدد کرنیوالے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گزشتہ مہینہ میں مسلمہ کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے

نام	مقام	تعداد
حاجی شیخ فضل الہی۔ الہی بخش صاحبان	فاضلکا	۱
جناب عزیز الرحمن صاحب سب پوسٹماسٹر	رودجہان	۱
محترمہ اختر النساء متعلمہ درجہ سوم	مدرسۃ البنات	۱
محترمہ محمودہ صاحبہ	لاہور	۱
محترمہ صفدر بیگم صاحبہ	بانڈی پور (کشمیر)	۳
جناب محمد مہدی خان صاحب محکمہ زراعت	کلورکوٹ	۱
محترمہ طوبیٰ خانم صاحبہ	مدرسۃ البنات میاں سنگھ	۴
جناب محمد الدین صاحب	لاہور	۱

کیا آپ کا گھر ان کتابوں سے خالی ہے
روحوں کے کرشمے
مرنے کے بعد روحیں کیا کام کرتی ہیں۔اس کتاب سے معلوم ہوگا۔مرنے والے ہم سے جدا نہیں وہ آس پاس ہی ہیں۔لیکن ہم میں ان سے بات چیت کرنے کی لیاقت نہیں۔غمزدوں کو یہ معلوم کر ضرور تسکین ہوگی۔روحیں بوقت ضرورت خود ہم سے ملنے کی کوشش کرتی ہیں۔اس کتاب میں روحوں کے سچے حالات بیان کئے گئے ہیں جو اسرار اور سنسنی خیز ہیں۔کہ جب تک ختم نہ ہو جائے ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی۔لیکن رات کے وقت تنہائی میں نہ پڑھیں۔قیمت
روح القرآن
سچ مچ کلام مجید کی کلید ہے۔دنیا کی کسی زبان میں ایسی جامع کلید موجود نہیں۔بیرون ہند کے سکالر بھی اسے منگا منگا کر جان بنا رہے ہیں کلام مجید کے سمجھنے اور یاد رکھنے کیلئے یہ بہترین ذریعہ ہے۔پہلے حصہ میں قرآن پاک کے مضامین کی فہرست موجودہ زمانے کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر دی گئی ہے۔دوسرے حصہ میں مشکل الفاظ کے مخرج اور معنی۔تیسرے میں سورتوں کے عملیات اور مضامین کے خلاصے اور شان نزول دئے گئے ہیں۔اور بھی خوبیاں ہیں۔ہر چیز پارہ سورۃ آیت کی ترتیب سے دی گئی ہے۔کوئی مسلمان گھر اس سے نہ رہنا چاہئے قیمت
ماں بچہ کی نگہداشت
گھر گھر بچوں کی بیوقت موت اور ماؤں کی خرابی صحت کا کہرام مچا ہوا ہے۔ان کی تکالیف نے ہم زندگی واقعی حیران کر دی ہے۔یہ کتاب زخمی دلوں کیلئے مرہم اور غمزدوں کیلئے سچ مچ کا تعویذ ان خانگی تکالیف و مصائب سے بچنے کیلئے اس کتاب کو پڑھیں اور ملکی و قومی خدمت کرنی ہو تو منگا منگا کر غریبوں میں مفت بانٹیں۔تیسرا ایڈیشن پہلے سے کہیں ضخیم اور مفید ہے قیمت صرف ٹکٹ بھیجنے میں کفایت رہتی ہے۔
رفیق زمیندار
بلکہ سب کا بہترین رہبر ہے۔تعلیمی و اصلاحی کتاب ہے تیسرا ایڈیشن ہے۔سب پہلوں سے جداگانہ چیز کتب خانوں کے لئے منگائی جا چکی ہے دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے کی تدابیر پہلے حصہ میں ہیں۔باقی حصوں میں حفظان صحت۔سرمایہ بندی۔مویشیوں کی پرورش اور ان کی دیکھ بھال۔زراعت پر نہایت مفید مضامین دئے گئے ہیں۔شہری اور دیہ باشندوں کو یکساں مفید ہے۔قیمت
سنگھار خانہ
خوبصورت اور تندرست رہنے کی بہترین ہدایات۔ہندوستانی معاشرت اور ایشیائی شرم و حیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے درج کی گئی ہے۔تصویریں بھی ہیں اور سرورق عمدہ ہے۔بیویوں کے لئے بہترین تحفہ ہے اور اسے گھر میں رکھنا مسرت بخش خانہ داری کا ضامن ہے قیمت
یہ سب کتابیں مسلم کے خاص نامہ نگار مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے، ایل ایل بی کی تصنیف و تالیف ہیں۔ہر کتاب کی لکھائی وغیرہ عمدہ اور سب کا محصولڈاک بذمہ خریدار۔بوقت فرمائش رسالہ کا حوالہ ضرور دیں۔
مولوی محمد ناصر خضر پبلشر سلسلہ سرمایہ اطفال گوڑگانوہ پنجاب

قابل مطالعہ کتابیں
الفبا عربی
صوتی طریق پر یہ قاعدہ بہت آسان اور مفید ثابت ہوا ہے۔ اس لئے مدرسۃ البنات کے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت
تفاسیر
مندرجہ ذیل تفسیریں حضرت العلامہ مولانا ابو ترابی علوی پروفیسر السنہ شرقیہ اورینٹل کالج لاہور کی تصنیفات میں سے ہیں۔ علامہ ممدوح نے ان تینوں کتابوں میں کتاب اللہ کے اصول قواعد اور حقائق و معارف کو اس خوبی کے ساتھ بحر در کوزہ کر دیا ہے کہ کے مطالعے کے بعد پورے قرآن شریف کے تدبر کی راہ بالکل آسان ہو جاتی ہے۔ یہ تفسیریں علماء و واعظین خصوصاً انگریزی خوان طبقہ کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہیں
نور الحق فی تفسیر سورۃ العلق مع تفسیر پارہ الحق
الناموس المفصل فی تفسیر سورۃ المزمل
فتح المقتدر فی تفسیر سورۃ المدثر
الفبا اردو
یہ قاعدہ بہت آسان اور نہایت دلچسپ ہے۔ مدرسۃ البنات میں پڑھایا جاتا ہے۔ بچہ دو تین ماہ میں ختم کرکے ہر قسم کی اردو عبارت باسانی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت
حسن وفا
آجکل مہذب قومیں وعدہ خلافی اور جھوٹ کو عقلمندی سیاست اور ہنر سمجھ رہی ہیں۔ لیکن اس کتاب میں آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینگے کہ عہد رسالت میں اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے عہد کرکے اسے کس طرح نباہا جا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ کہ کفر کی گردن اسلام کے آگے جھک گئی اور اسلام تمام دنیا میں پھیل گیا۔ کتاب کا انداز بیان ایسا دلکش عبارت ایسی سلیس اور خط ایسا پاکیزہ اور عمدہ ہے کہ ایک دفعہ پڑھ کر آپ اسے ختم کئے بغیر نہیں چھوڑ سکتے۔
قیمت
لباب الاحیا
حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف
مختصر الاحیا (یعنی مشہور کتاب احیاء العلوم کا خلاصہ جو خود مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا) کے پہلے حصہ کا سلیس اردو ترجمہ۔
قیمت ایک روپیہ۔
مجلد قیمت ایک روپیہ چار آنے۔
ملنے کا پتہ: مینیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۸

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ : حمیرا

سرپرست : فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ

نگران : انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ : ایک روپیہ (ممالک غیر سے تین شلنگ) فی پرچہ ۲ر

([illegible] سردار [illegible] پریس مرکز کتابت [illegible] میدان جالندھر)

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں :-

۱ - "مسلمہ" ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲ - رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۳۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اسکے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳ - منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھیے گا۔

۴ - کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو چار پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیئے۔

۵ - خط کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں :-

۱ - یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی تہذیب و شرافت کو مدِ نظر رکھا جائے۔

۲ - زبان صاف اور سلیس ہونی چاہیئے۔

۳ - روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴ - مضمون مختصر ہو۔

۵ - مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجیے گا۔

۶ - پورا پتہ لکھیے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکیگا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں :-

۱ - کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائیگا۔

۲ - کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳ - اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ڈائرکٹر پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر

جلد ۱ | ستمبر ۱۹۴۰ء شعبان ۱۳۵۹ھ | نمبر ۳

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند گزارشیں

دارونغہ ولی احمد مرحوم: تھوڑا عرصہ گزرا کہ انجمن مدرستہ البنات کی مجلس منتظمہ کے ایک محترم رکن بابو غلام محمد صاحب نظامی نے وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ انھیں مغفرت کرے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ان کا غم ابھی تازہ تھا کہ دارونغہ ولی احمد صاحب رکن انجمن نے آخرت کی راہ لی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم اپنی دو خوبیوں کی وجہ سے شہر بھر میں ممیز تھے۔ ایک تو پیر شو بیاموز پر عمل یعنی آپ جب عمر کے آخری حصے میں پنشن پا کر آئے تو دینداری کے جذبے کو فروغ دینے کے لئے عربی زبان اور خالص دینی تعلیم کے حاصل کرنے میں اتنی کوشش جاری رکھی کہ آخری دم تک اس میں کمی نہ آئی اور اپنی مثال آپ بن گئے۔ چند برسوں سے قرآن پاک کا درس بھی دیتے تھے اور جہاں کوئی اور بزرگ درس دیتے وہاں طالبعلم بن کر بھی شامل ہوتے اور فرماتے کہ میں ابھی تک اسی طرح پیاسا ہوں جس طرح پہلے تھا۔

دوسری خوبی ان کی وہ جرأت تھی جو انھیں حق بات کہنے میں حاصل تھی۔ ہم نے دیکھا کہ بعض موقعوں پر جہاں کسی کو بھی حق بات کہنے کی جرأت نہ ہوئی دارونغہ صاحب نے کبھی بھی کوتاہی نہ کی۔ اور وہ ہمیشہ اس امر سے بے خوف رہے کہ اس کے نتیجے میں انھیں کیا کچھ سننا پڑیگا۔ مرحوم نے اپنی کمزوریوں کے اظہار میں بھی کبھی باک نہیں کیا۔ وہ جب کبھی کسی سے ناراض ہو گئے تو کبھی دل میں بات نہ رکھی۔ غصہ اترا تو پھر صاف دل سے ہی ملاقات کی جس سے ملے اسکے اہل و عیال کا ضرور پوچھا اور اپنی محبت شعاری کا اثر ڈالا جالندھر شہر انھیں مدتوں اچھے ذکر سے یاد رکھیگا۔

انجمن مدرستہ البنات کو اپنے ایک مخلص اور سرگرم اور نیک ممبر سے محروم ہونیکا بے حد صدمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور انکے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انکی خوبیاں انھیں بھی ورثے میں بخشے۔

خواجہ عبدالمجید مرحوم: پچھلے اپریل میں قوم کے جن مخدوموں نے انجمن مدرستہ البنات کے جلسے کی کرسی صدارت کو قبول فرمانے کی عزت بخشی تھی۔ خواجہ عبدالمجید صاحب آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر بھیرہ دی کا نام بھی قارئین مسلمہ نے رپورٹ میں پڑھا ہوگا ہم یہ خبر نہایت رنج سے درج کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب موصوف بھی سدھار گئے۔ انکی دینداری اور نیکدلی کا چرچا انکے اعلیٰ افسر ہونے کے باوجود ملازمت کے دوران میں بھی رہا۔ ایسی مثالیں بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ مرحوم نے پنشن کے بعد قومی خدمات کیلئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی اور جسقدر ہو سکا خدمات بجالائے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اس قحط الرجال کے زمانے میں قوم کو ان کا بدل عطا کرے +

مدرستہ البنات

(ماہ اگست میں) مدرسہ میں گرمی کی تعطیلات جاری ہیں۔ یکم اکتوبر کو مدرسہ کھلیگا۔ بچیوں کے محترم والدین وقت پر بچیوں کو پہنچانے میں غفلت نہ فرمائیں۔

اللہ کی مدد کرنیوالے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے :-

محترمہ بیگم جناب مسعود احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس سہارنپور	۱
جناب شیر محمد صاحب فلور ملز گڑھی شاہو لاہور	۱
جناب محمد عبدالمجید خانصاحب سٹی ہسپتال بہاولپور	۱
محترمہ سکینہ اختر بنت چوہدری محمد بخش صاحب دہلی	۱
جناب محمد صادق صاحب پونا۔	۱
محترمہ ثریا عندلیب منشی فاضل و ادیب لاہور	۲
جناب شاہ علی صاحب کاتب جالندھر شہر	۱
جناب سید عزیز الرحمٰن صاحب سب انسپکٹر نوگانوں	۱
جناب غلام محمد صاحب صوفی لدھیانہ	۱
محترمہ بیگم صاحبہ نصرت اللہ شیخ صاحب کوہ مری	۱
جناب سراج الدین صاحب اعوان راولپنڈی	۱

عطیات ماہ اگست ۱۹۴۰ء

محترمہ حمیدہ اختر صاحبہ معرفت چوہدری عبدالحفیظ صاحب لائلپور	۹/-/-
معلوم الاسم (قیمت کھال قربانی)	۹/۱/۱
بابو عبدالحق صاحب پوسٹل کلرک جالندھر شہر	۹/۱/۱
خانصاحب شیخ غلام حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز [illegible]	۵/-/-
جناب ڈاکٹر محمد محسن علی عباسی صاحب اسسٹنٹ سرجن [illegible] بتوسط [illegible]	۱۰/-/-

جناب سید محمد رفیق شاہ صاحب رفیق بائنڈنگ ہاؤس جالندھر شہر	-/۲/-
محترمہ ام کلثوم محمد حسین مدرستہ البنات	-/۴/-
جناب مستری نورالدین صاحب انجن شیڈ جالندھر شہر	-/۲/-
جناب سردار محمد خان صاحب ہیڈ ماسٹر فیض پور کلاں	۵/-/-

وظائف فنڈ ماہ اگست ۱۹۴۰ء

محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ بی۔اے انسپکٹرس میسور (حمیدہ بی بی زینب بی بی سکالرشپ)	۱۰/-/-
محترمہ جناب نفیس دلہن صاحبہ بیگم حضرت نواب صدر یار جنگ بہادر علیگڈھ	۲۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب خان محمد عالم خانصاحب سب انسپکٹر پولیس دوتہ	۲/-/-

تعمیر فنڈ ماہ اگست ۱۹۴۰ء

محترمہ بیگم بختیار رانا صاحبہ معرفت خان بیلا رانا طالع محمد خانصاحب۔ کنڈا گھاٹ۔ پٹیالہ	۵۰/-/-

صدقہ و زکوٰۃ فنڈ ماہ اگست ۱۹۴۰ء

جناب محمد عبداللہ صاحب قریشی حیدرآباد (سندھ)	۱۰/-/-
چوہدری فضل کریم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت لائلپور	۱۰/-/-
جناب راجہ محمد اسمٰعیل صاحب کنڈیاں انجن شیڈ	۵/-/-
محترمہ افتخار بیگم صاحبہ بنت سید محمود علی شاہ صاحب بخاری راولپنڈی شہر	۵/-/-
جناب شیر محمد صاحب پیون راولپنڈی چھاؤنی	۱/-/-
جناب ملک سردار خان صاحب " "	۱/-/-
جناب میاں عبدالعزیز صاحب انسپکٹر زراعت ہوشیارپور	۲/-/-
محترمہ بیگم ڈاکٹر شیخ عبدالرحمٰن صاحب میڈیکل آفیسر چکپدرہ	۱۰/-/-

نعت

(جناب امر چند صاحب قیس مصنف "رسول درشن")

لالہ امر چند صاحب قیس جالندھری مدیر "کیلاش" ہوشیارپور نے اپنے تازہ ترین نعتیہ کلام سے مسلم کے صفحات کو پھر مشرف فرمایا ہے۔ قیس صاحب کی مسلسل نعت گوئی کہہ رہی ہے کہ موصوف کے سینے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایسا چشمہ بہ رہا ہے جو اپنی شیرینی و لطافت کیساتھ ہمیشہ بہتا رہیگا۔ ہم قیس صاحب کو اس محبت نبوی پر احترام کے جذبات کیساتھ دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ انھیں اس سعادت قلبی کا بہت بہت صلہ عطا فرمائے۔

جولائی کے مسلم میں ہم نے انکی نعت پر تمہید میں لکھا تھا: "معلوم ہوا ہے قیس صاحب مسلم عقیدتمندوں کے نعتیہ شعروں کا ایک مجموعہ "رسول درشن" کے نام سے ترتیب دیکر شائع کرنے میں مصروف ہیں" لیکن صحیح خبر یہ ہے کہ "رسول درشن" قیس صاحب کے اپنے نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ اس میں فارسی نعتیں بھی ہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ اسکے شائع ہونے پر رسول اللہ صلعم کے تمام شیدائی اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لینگے (ادارہ)

ہم نے جس دن سے ترا جلوۂ رعنا دیکھا + گوشۂ چشم میں بستا ہوا کعبا دیکھا

اے نبی! جس نے ترے حسن کا جلوا دیکھا + اس نے اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا

ہر مسلمان کے دل میں ترا ارماں پایا + ہر مسلمان کے سر میں ترا سودا دیکھا

تیرے ادنےٰ سے غلاموں میں سکندر شامل + اور ترے ادنےٰ سے دربانوں میں دارا دیکھا

سارے عالم پہ برستا ہے ترا ابرِ کرم + موجزن ہر سُو ترے فیض کا دریا دیکھا

اللہ اللہ یہ روضۂ اقدس کا جمال + جس نے دیکھا اسے فردوس ہی گویا دیکھا

تیرے در سے نہ پھرا کوئی سوالی خالی + آج تک ہم نے نہ تجھ سا کوئی داتا دیکھا

تجھ سا انسان کوئی تجھ سا پیمبر کوئی + چشمِ خورشید نے اب تک نہیں اصلا دیکھا

جب منور ہوا دل رب کو عرب میں پایا + احد احمد میں فقط میم کا پردا دیکھا

یہ سمجھ لینگے کہ گھر دیکھا خدا کا اے قیس
اپنی آنکھوں سے اگر ہم نے مدینا دیکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے ارشادات

(پارہ ۸ - سورہ انعام - ۱۵۱....۱۶۵)

کہو کہ لوگو آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں۔ (اور ان کی نسبت اس طرح ارشاد فرمایا ہے) کہ خدا کا کسی چیز کو شریک نہ بنانا اور ماں باپ سے (بدسلوکی نہ کرنا بلکہ) سلوک کرتے رہنا۔ اور ناداری (کے اندیشے) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا۔ کیونکہ (سب کے رازق ہم ہیں اور) تم کو بھی اور ان کو بھی ہمیں رزق دیتے ہیں۔ اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ جانا۔ اور کسی جان (والے) کو جس کے قتل کو خدا نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا۔ مگر جائز طور پر (یعنی جس کا شریعت حکم دے) ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے۔ تاکہ تم سمجھو (۱۵۱) اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریق سے کہ وہ بہت ہی پسندیدہ ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور انصاف سے ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو۔ ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے۔ مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ اور جب (کسی کی نسبت کوئی) بات کہو تو انصاف سے کہو گو وہ تمہارا رشتہ دار ہی ہو۔ اور خدا کے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کا خدا تم کو حکم دیتا ہے۔ تاکہ نصیحت پکڑو (۱۵۲) اور یہ کہ میرا سیدھا رستہ ہے تو تم اسی پر چلو۔ اور رستوں پر نہ چلنا۔ کہ وہ تم کو خدا کے رستے سے الگ کر دینگے۔ ان باتوں کا خدا تم کو حکم دیتا ہے۔ تاکہ تم پرہیزگار بنو (۱۵۳) اور یہ کتاب ہمیں نے اتاری ہے برکت والی۔ تو اسی کی پیروی کرو۔ اور پرہیزگار رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (۱۵۵) جو کوئی (خدا کے حضور) نیکی لائیگا تو اس کو ویسی دس نیکیاں ملینگی۔ اور جو برائی لائے گا تو اس کو اتنی ہی سزا ملے گی اور ان پر ظلم نہیں ہوگا (۱۶۰) کہہ دو کہ مجھ کو خدا نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے۔ یعنی دین صحیح۔ مذہب ابراہیم کا جو ایک (خدا) ہی کے طرف کے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے (۱۶۱) کہو کہ میری نماز اور عبادت اور زندگانی اور موت سب خدائے رب العالمین ہی کے لئے ہے (۱۶۲) جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور مجھ کو اسی بات کا حکم ہوا ہے۔ اور میں سب سے پہلے فرمانبرداروں میں ہوں (۱۶۳) کہو کیا میں خدا کے سوا کوئی اور پروردگار تلاش کروں۔ حالانکہ وہی ہر چیز کا پروردگار ہے۔ اور جو کوئی برا کام کرتا ہے۔ تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا اور تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔ وہ تم کو بتائیگا (۱۶۴) اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں اپنا نائب بنایا پھر اور درجات میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ تاکہ جو کچھ خدا نے تمہیں بخشا ہے۔ اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے۔ بے شک وہ بخشنے والا اور رحم والا بھی ہے۔ (۱۶۵)

نعت شریف

(ع - م - رنگین مدیر "عروج" جھنگ)

مداح ہوں جناب رسولِ کریمؐ کا + مجھ کو نہیں ہے خوف عذابِ جحیم کا
بن کر چلی ہے زندگی جھونکا نسیم کا + اور سامنے ہے مرحلہ امید و بیم کا
ہر خار میرے واسطے یثرب کی راہ کا + ہے اک شگفتہ پھول ریاضِ نعیم کا
ہوں کاش میں وہ ذرۂ خاکِ رہِ حجاز + یثرب کو لے اڑے جسے جھونکا نسیم کا
کردوں نثار سجدے جبینِ نیاز کے + مل جائے آستاں جو رسولِ کریمؐ کا
اے کاش خواب میں ہی نظر آئیں وہ کبھی + کہتا ہے مجھ کو حال الف لام میم کا
روضہ دکھادے کاش مقدر مرا مجھے + ہمسر جسے سمجھتا ہوں عرشِ عظیم کا

رنگین بھی پہنچ گیا صد آرزو لئے
شہرہ سنا ہے آپ کے لطفِ عمیم کا

تیسری صدی ہجری کی ایک قابلِ فخر خاتون

(حضرت مولٰنا الحاج عبد القیوم صاحب بلے وی جمعیۃ تبلیغ الاسلام کراچی)

اسلام میں اگرچہ ایسی صدہا خواتین پیدا ہوئیں جنھوں نے نور نبوت سے منور ہو کر سارے عالم کو اپنی علمی اور عملی کرنوں سے جگمگایا اور چمکایا۔ جن کا زیادہ تر حصہ عہد مبارک نبی اسلام ﷺ کے دور اولین میں گذرا جس حصے نے خود چشمۂ رسالت سے فیض حاصل کیا۔ اور پھر آسمان عروج و کمال پر مہر و ماہ بنکر چمکا۔ اس پر مسلمان جس قدر فخر کریں وہ کم اور بالکل کم ہے لیکن الحمد للہ کہ اسلام کے لانے والے ہمارے آقا و مولیٰ ہمارے ہادی و رہنما محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم و عمل ہدایت و معرفت کا وہ نشہ اپنے پیروکاروں میں نہیں چھوڑا تھا۔ جو نعوذ باللہ صدی دو صدی میں ختم ہو کر نقش بر آب ثابت ہوتا بلکہ وہ دائمی اثر چھوڑا جس سے متاثر ہو ہو کر قیامت تک نامعلوم کتنے متوالے اسلام کی جوتیوں سے وابستہ ہو

کر ساری کائنات کے لئے شراب حقیقت کے ساقی بنینگے۔ اور بہ معلوم اس کی روشنی سے روشن ہو کر کتنوں کو روشن اور تابناک بنائینگے۔ انہی وابستگان اسلام سے ایمان اور اسلام اور علم و عمل کی ایک حقیقی تصویر حضرت آمنہ الرملیہ بھی تھیں جنہوں نے اپنی زندگی اور اپنی قابل فخر سیرت سے دنیا کو دکھا دیا کہ معمولی حیثیت کی عورت بھی اللہ کی راہ میں محبت اور مجاہدہ کے بعد کس مرتبہ پر پہنچ سکتی ہے۔ اور عروج و ترقیاں اور فضائل و مراتب کس طرح اس کے قدموں پر گرتے ہیں۔

پیدائش: دوسری صدی ہجری میں جبکہ ایک عالم میں اسلامی علوم و فنون کی نہریں بہ رہی تھیں۔ اور ربع مسکون کا ایک کثیر حصہ اس سے سیراب ہو رہا تھا۔ رملہ نامی ایک مقام میں جو بغداد کے نواح میں واقع تھا تقریباً ۱۶۳ھ میں پیدا ہوئیں۔ والدین غریب تھے اور نہایت ہی غریب اور اس قدر معمولی حیثیت کے آدمی کہ بالکل غیر معروف اور نامعلوم بچپن کی ابتدائی منزلیں گھر ہی میں گزریں۔ جب ذرا بڑی ہوئیں تو اپنی والدہ کے ساتھ مکہ حج کے سلسلہ سے گئیں۔ مکہ مکرمہ اس وقت علم و عمل کا مرکز اور اسلامی جواہرات کا خزانہ تھا۔ اگرچہ علماء تابعین کا ایک گروہ اس عالم سے سدھار چکا تھا۔ مگر تاہم بہت سے کبار تابعین اب بھی تشریف فرما تھے۔ جن کا علمی بازار اپنی پوری گرمی اور اپنے پورے شباب پر تھا۔ آپ ابتدا ہی سے نہایت ذہین اور ذکی تھیں اور علم کی طالب اور شوق رکھنے والی تھیں۔ اس زمانہ میں خواتین بھی اسی طرح علم سیکھتیں جس طرح مرد سیکھتے۔ البتہ عورتیں پردہ میں بیٹھ کر علم حاصل کرتیں۔ مسجد حرام میں ایک بزرگ تابعی کے حلقۂ درس میں داخل ہو گئیں۔ اور ایک عرصہ تک علم قرآنی سے

مالا مال ہوتی رہیں۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو مدینہ منورہ تشریف لائیں۔ یہ زمانہ حضرت امام مالکؒ کا تھا۔ اور اس زمانہ میں انکے علم اور اجتہاد کا طوطی بول رہا تھا۔ ایک مدت تک آپ نے ان کی خدمت میں حاضر رہ کر علم حدیث حاصل کیا۔ اور بہت سی روایات کو زبانی حفظ کر لیا۔ حافظ ابن عبداللہ نے ان کی زبانی روایات کا اندازہ تنو لگایا ہے۔ غرضیکہ ایک زمانہ تک اسی طرح علم حدیث حاصل کرتی رہیں۔ جب آپ کو اس میں کمال حاصل ہو گیا تو علم فقہ کی تحصیل کا ذوق پیدا ہوا۔ چنانچہ اس زمانہ کے سب سے مشہور عالم و فقیہ امام حضرت امام شافعی کی خدمت میں ۱۹۹ھ میں مکہ مکرمہ آئیں۔ اور تھوڑے دن رہ کر اپنی اس تشنگی کو بھی بجھایا پھر جب امام صاحب مذکور مصر چلے گئے تو آپ کوفہ آئیں یہاں علوم شرعیہ کے کئی جاننے والے موجود تھے ان سے استفادہ کیا۔ اور ایک طویل مدت کے بعد قاصد وطن ہوئیں۔ اس وقت آپ علوم شرعیہ کی ان قابل فخر عالم خواتین سے تھیں کہ عالم نسواں کو چھوڑئیے مردوں کے گروہ کے گروہ آپ سے علم سیکھنے کی درخواست کرتے اور فخر کرتے کہ ہم میں وہ خاتون پیدا ہوئی کہ علوم کا سرچشمہ، اور حقیقت و معرفت کا نمونہ ہے۔ آپ کی زندگی کا یہ وہ کامیاب اور مبارک کارنامہ ہے۔ جو سارے عالم کی عورتوں کے لئے عموماً اور مسلمان عورتوں کے لئے خصوصاً قابل تقلید اور قابل عمل نمونہ ہے۔ یعنی آپ کمزور اور ضعیف خلقت سے تعلق رکھنے کے باوجود کس طرح علم سیکھا اور اس کی طلب و جستجو میں کس طرح سفر کئے، پھر علم و علا کے کس درجہ پر آپ پہنچ گئیں۔ یہ تمام واقعات اپنے اندر کافی غیرت اور بصیرت کے سامان رکھتے ہیں۔ اور خواتین کو اب بھی پکار پکار علم دین کی تحصیل کی دعوت دے رہے ہیں۔

اصلاح باطن کی فکر:

آپ ان برگزیدہ خواتین میں سے تھیں جن کا اصول تھا کہ علم عمل کے لئے ہے نہ کہ علم، علم کے لئے جسطرح کسان کھیتی کرتا ہے۔ جوتتا ہے بوتا ہے نگرانی کرتا ہے پانی دیتا اور دن رات محنت مشقت کرتا ہے۔ اس سے اس کا مطلب صرف درخت اگانا اور سرسبز اور ہری بھری کھیتی پیدا کر لینا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ان تمام محنتوں اور کاوشوں کا مفہوم غلہ پیدا کرنا ہوا کرتا ہے تاکہ اس سے انسانوں اور حیوانوں کا رزق مہیا ہو اور اس کی محنت مُثمِر ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص درخت اگنے اور سبزی ہی کو اصل مقصد قرار دے۔ تو یقیناً تحصیل رزق کے لحاظ سے اس کی ساری محنت رائیگاں اور فضول ہے۔ یہی حال علم کا ہے۔ علم کا تنہا مقصد یہ ہے۔ کہ اس سے انسان انسان بن سکے۔ اور عمل کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔ اور جس قدر کام کئے جائیں اور علم کی روشنی میں کئے جائیں تاکہ صحیح اور درست ہو سکیں۔ لیکن اگر کوئی علم کو علم ہی کے لئے سیکھے اور عمل نہ کرے۔ تو یقیناً یہ علم بیکار اور بے فائدہ ہے۔

آپ اس زریں اصول کے تحت تحصیل علم کے بعد تکمیل عمل کے لئے کوشاں ہوئیں۔ بغداد اس زمانہ میں دارالخلافہ تھا۔ بڑے بڑے علماء فضلاء اور اہل باطن حضرات کا مرکز تھا۔ ۱۲۹ھ میں آپ نے بغداد کا سفر کیا ایک کامل درویش سے ملاقات ہوئی دل باغ باغ ہوا تھوڑے ہی دنوں کی تعلیمات نے وہ اثر کیا کہ وہ سارا علم ظاہر علم باطن میں تبدیل ہو گیا۔ اور اب آپ کی اور ہی حالت ہو گئی۔

عبادت و مجاہدہ:

کہاں آپ کو اپنے علم پر غرور تھا۔ کہاں اب عاجزی اور انکساری کہاں وہ حالت تھی کہ ہر وقت اپنے علم کے چرچے اور تذکرے اور کہاں اب گریہ وزاری۔ عبادت کرتیں تو معلوم ہوتا کہ ایک ستون کھڑا ہے۔ سجدہ کرتیں تو معلوم ہوتا کہ ایک پتھر پڑا ہے۔ عرصہ دراز تک یہ حالت رہی۔ رفتہ رفتہ دور و نزدیک آپ کے چرچے ہونے لگے اور بڑے بڑے بزرگ آپ کی زیارت کو آنے لگے۔ مگر آپ اخفا فرماتی اور کہہ دیا کرتیں کہ میں تو ایک گنہگار بندی ہوں مجھ کو تو کچھ بھی نہیں آتا۔ ایک عرصہ تک آپ کی یہی حالت رہی۔ سات حج پیدل سارا مال و اسباب اللہ کی راہ میں دے ڈالا سال کے اکثر حصہ میں روزہ رکھتیں اور دن رات کے اکثر حصہ میں نمازیں پڑھتی ایک بار حضرت بشر جو اپنے زمانہ کے مشہور اہل دل بزرگوں سے تھے تشریف لائے۔ آپ نے ان کی بڑی خاطر اور آؤ بھگت کی۔ رات جب سونے لگیں تو فرمایا کہ اے بشر میں سوتی ہوں مگر دل نہیں سوتا۔ حضرت بشر فرماتے ہیں کہ میں آپ کی عبادت کو دیکھنے کے لئے بظاہر سو گیا مگر درحقیقت جاگ رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ نصف رات جب ہو گئی تو اٹھیں اور وضو کیا اور ان بیکس الفاظ میں رات کے سناٹے میں دعائیں مانگیں اے سارے عالم کے پیدا کرنے والے، تیری نعمتیں بے شمار ہیں، مگر کس قدر ظالم ہیں وہ جو ان کی قدر نہیں کرتے، تو کس قدر رحم کرنے والا ہے مگر کیسے نادان ہیں جو اس سے غافل ہیں، تو کتنا محبت کرنے والا ہے مگر دنیا اس سے بھولی ہوئی ہے۔ ساری کائنات سے زیادہ محبوب میری عزت تیرے ہی ہاتھ ہے مگر خداوندا قیامت میں مجھے سب کے سامنے رسوا نہ کرنا، کہ اگر ایسا کیا تو لوگ یہی کہیں گے خدا نے اپنی محبت کرنے

والی بندی کو رسوا کیا اسے محبوب اکیا تو اس کو گوارا کریگا! جان لے
کہ اگر تو نے اس کو گوارا کیا تو میں ہرگز ہرگز اسے گوارا نہ کروں گی کہ لوگ
تجھے الزام دیں .... (مصباح السلوک جلد دوم)

حضرت بشر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے نماز شروع
کی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی انتہائی مجرم کس انتہائی پر رعب وجلال
حاکم کے سامنے کھڑا ہے۔ جب رکوع میں جاتیں تو معلوم ہوتا کہ کسی گمشدہ
چیز کی تلاش میں جا رہی ہیں۔ یا کسی حاکم اعلیٰ کے سامنے اپنے
جرموں کا اعتراف کرتے ہوئے اپنا سر اور اس کے ساتھ سارا جسم
جھکا دیا ہے۔ حضرت بشر کہتے ہیں آپ رکوع و سجود میں مصروف تھیں
مگر آنکھیں اشک ریزی میں منہمک اور آنسوؤں کا یہ حال
کہ آنکھوں سے بہہ بہہ کر کپڑوں اور زمین کو تر کر رہے ہیں ...... آپ
کا یہ طریقہ روزانہ کا تھا۔ اور صبح تک یہی حالت جاری رہتی۔ ادھر سے
گریہ وزاری، دعا، مناجات، عبادت و ریاضت، عشق و محبت
اور اُدھر سے رحمت و مغفرت، نعمت و برکت، رضا و خوشنودی
قبول و اجابت، (طبقات الصالحات)

تقوےٰ اور بے رغبتی:

یہ تو ان کی عبادت اور توجہ الی اللہ کا نمونہ
تھا۔ دنیا طلبی اور مال و دولت انسان کی آزمائش کے لئے بڑی
چیزیں ہیں۔ اور بڑے بڑے لوگ بسا اوقات اس میں مبتلا ہو کر اپنا
بہت کچھ کھو دیا کرتے ہیں۔ ایک بار ایسا ہی موقعہ آپ پر بھی پڑا۔
کسی امیر نے جب آپ کی ریاضت اور تقویٰ کا حال سنا تو
اس نے دس ہزار اشرفیاں نذر کرنا چاہیں۔ آپ نے ان کو لینے
سے انکار کر دیا پھر اس نے اصرار کیا آپ نے پھر انکار کیا پھر اس
نے لینے کو کہا اس بار آپ نے لے لیں لیکن اسی وقت عام

منادی کرا دی کہ جس کسی کو جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو مجھ سے
آ کر لے جائے۔ چنانچہ تقسیم کا سلسلہ شروع ہوا اور شام ہوتے
ہوتے گھر میں ایک پیسہ بھی نہ بچا۔ حالانکہ اس دن آپ کے ہاں
فاقہ تھا..... یہ تھی آپ کی دنیا سے بے رغبتی اور یہ تھا آپ کا توکل....
آپ کا دستور تھا کسی کے ہاں کا کھانا نہ کھاتیں۔ کہ مبادیٰ اس
میں مال حرام یا لقمہ مشتبہ کا جز نہ شامل ہو۔ الآیہ کہ کسی کی حالت
معلوم ہوتی کہ یہ متقی اور پرہیزگار ہے تو اس کے ہاں سے کھانا
کھانے سے پرہیز نہ فرماتیں (طبقات الصالحات تذکرہ علیہا)

ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض
کی کہ یا حضرت کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ نے جن قیمتی خیالات کا
جن حکیمانہ الفاظ میں اظہار کیا وہ ہمیشہ سونے کے حروف
سے لکھے جانے کے لائق ہیں۔ آپ نے فرمایا:-

ان کان اللہ قد تکفل بالرزق فاتہامك لماذا؟
وان کان الخلف علی اللہ حقًا فالبخل لماذا؟ وان
کانت الجنۃ حقًا فالراحۃ لماذا؟ وان کان النار
حقًا فالمعصیۃ لماذا؟ وان کان کل شیٔ بقضاء
وقدر فالخوف لماذا؟

ترجمہ: "اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے رزق کی ذمہ داری لی ہے تو پھر
تیرا تفکر کس لئے ہے؟ اور اگر ہر چیز کے بعد اس کی قائم مقامی حق ہے
تو بخل کیوں ہے؟ اور اگر جنت حق ہے تو راحت کیوں ہے؟ اور
اگر دوزخ سچ ہے تو گناہ کیسا! اور اگر ہر چیز قضا و قدر سے ہے
تو پھر ڈر کس کا؟"

کمال فضیلت

آپ کا مرتبہ نہایت ہی بلند اور درجہ نہایت ہی اونچا تھا۔ حتیٰ کہ امام احمد بن حنبل جیسے

پایہ کے بزرگ جو چوتھے مصلیٰ کے امام اور امام شافعی کے شاگرد ہیں۔ آپ کے استاد امام شافعیؒ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ گو میں بغداد سے مصر آگیا مگر بغداد میں احمد بن حنبلؒ سے زیادہ متقی اور عالم کسی اور کو نہیں چھوڑا (ادبیات اللغتہ العربیہ جلد اول ص۹۷ تذکرہ احمد حنبل) وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے ایک بار آپ بیمار ہوئیں حضرت بشر اور امام احمد آپ کو دیکھنے آئے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اے بشر! میرے لئے دعا کرا دیجئے انہوں نے حضرت آمنہ سے عرض کیا کہ امام دعا کرانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے اللہ بشر اور احمد تیری دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں۔ تو ان کو اس سے محفوظ رکھنا۔ حضرت امام احمد خود فرماتے ہیں کہ اسی رات کو آسمان سے ایک پرچہ گرا جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد لکھا تھا "ہم نے قبول کیا اور ہمارے پاس بہت سی نعمتیں ہیں" اللہ اللہ کیا مرتبہ تھا اور کیا بزرگی۔

نتیجہ: ان تمام واقعات سے عبرت لینا چاہئے کہ ایک معمولی لڑکی کو آخر اس قدر مرتبہ کیوں عطا ہوا کہ امام احمد جیسے بزرگ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور دعا کی درخواست کرتے اور پھر قبول ہوتی۔ تو اس طرح کرامت سے بڑھ کر کرامت ہوئی۔ بزرگی سے بڑھ کر بزرگی ہوئی۔ لاریب یہ سب مراتب اور یہ سب درجات اللہ تبارک وتعالیٰ کی تابعداری اور اس سے محبت کی وجہ سے ہیں۔ اب بھی راستہ کھلا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی طرف بلا رہا ہے۔ اور یہ اور اس قسم کے صدہا مراتب انتظار میں ہیں پس ہے کوئی کہ ان کو حاصل کرنے کے لئے بڑھے اور دین و دنیا کی بادشاہت حاصل کرے؟

خیالات زیب

(محترمہ زیب عثمانیہ لدھیانوی)

ملک جو باہمی نفرت سے گریزاں نہ ہوا + وہ کبھی عالم ہستی میں نمایاں نہ ہوا
آگیا خود سے گزرنے کا سلیقہ جس کو + وہ نظر کا تری شرمندۂ احساں نہ ہوا
اشک کو مقصدِ تخلیق میں پایا ناکام! + کیا وہ قطرہ جو سر کردہ طوفاں نہ ہوا؟
وہ مرا خالِ نظر تھا کہ ترا جلوۂ حسن! + انجم و مہر کی وسعت سے فراواں نہ ہوا
تجھ کو بھی دیتا زمانہ مہِ نو سے تشبیہ! + تو بھی کیوں رنج کشِ گردشِ دوراں نہ ہوا
گھڑ لئے عقل نے دو چار عناصر ہی کے نام + اس سے جب تجزیۂ عالم امکاں نہ ہوا

زیب محروم ہے جمعیتِ خاطر سے وہ ملک
جو غریبوں کی مصیبت پہ پریشاں نہ ہوا

دخترِ اسلام سے خطاب

اصل قطعات

(از حضرت علامہ اقبال مرحومؒ)

(۱)

بہل اے دخترک ایں دلبری ہا

مسلماں را نزیبد کافری ہا

منہ دل بر جمالِ غازہ پرور

بیاموز از نگہ غارت گری ہا

(۲)

نگاہِ تست شمشیرِ خدا داد

بزخمش جانِ ما را حق بہا داد

دلِ کامل عیار آں پاک جاں برد

کہ تیغِ خویش را آب از حیا داد

(۳)

ضمیرِ عصرِ حاضر بے نقاب است

کشادش در نمودِ رنگ و آب است

جہانتابی ز نورِ حق بیاموز

کہ او با صد تجلی در حجاب است

(۴)

جہاں را محکمی از امہات است

نہادِ شاں امینِ ممکنات است

معنوی چربہ

(از جناب خواجہ فیض لودھیانوی لاہور)

(۱)

عزیزہ! چھوڑ دے یہ دلبری تو

مسلماں ہو کے مت کر کافری تو

عبث ہے سرخیاں گالوں پہ ملنا

نگاہوں سے دکھا غارت گری تو

(۲)

ملی تیغِ نظر تجھ کو خدا سے

ہے لطفِ زندگی زخمِ جفا سے

کھرا ہے دل اسی مخلص کا جس نے

دیا اس تیغ کو پانی حیا سے

(۳)

زمانے کی روش بالکل عیاں ہے

نمائش میں کشائش کا گماں ہے

چمکنا سیکھ لے تو نورِ حق سے

جو ننو جلوے دکھا کر بھی نہاں ہے

(۴)

جہاں کی پختگی ہے ماں کی ہستی

کہ اس کی جاں امیں ہے آدمی کی

اگر ایں نکتہ را قومے نداند
نظامِ کاروبارش بے ثبات است

(۵)

مرا داد ایں خردپرور جنونے
نگاہِ مادرِ پاکِ اندرونے
ز مکتب چشم و دل نتواں گرفتن
کہ مکتب نیست جز سحر و فسونے

(۶)

خنک آں ملتے کز وارداتش
قیامتہا بہ بیند کائناتش
چہ پیش آید، چہ پیش افتاد او را
تواں دید از جبینِ اُمہاتش

(۷)

اگر پندے ز درویشے پذیری
ہزار اُمت بمیرد تو نمیری
بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

(۸)

ز شامِ ما بروں آور سحر را
بہ قرآں باز خواں اہلِ نظر را
تو مے دانی کہ سوزِ قرأتِ تو
دگرگوں کرد تقدیرِ عمرؓ را

نہیں معلوم جس ملت کو یہ راز
وہ کر سکتی نہیں ہرگز ترقی

(۵)

مجھے آتے ہیں گُر دانشوری کے
کرشمے ہیں نگاہِ مادری کے
سکولوں میں کہاں ملتی ہے دانش؟
یہ مرکز ہیں فقط جادوگری کے!

(۶)

مبارک ہے وہ ملت جسکے حالات
قیامت ہی بپا رکھتے ہوں دن رات
ہوا کیا اور کیا ہو کر رہے گا؟
عیاں ہے ماں کی پیشانی سے ہر بات

(۷)

نصیحت پر عمل کر، پارسا ہو
کہ تیری ذات کو حاصل بقا ہو
جو تو زہرؓا بنے پردے میں رہ کر
تجھے شبیرؓ سا بیٹا عطا ہو

(۸)

مٹا کر شام لا باہر سحر کو
سنا قرآن پھر اہلِ نظر کو
خبر ہے تجھ کو تیرا سوزِ قرأت
بدل سکتا ہے تقدیرِ عمرؓ کو

خاکسار مترجم کو اس امر کا بخوبی اعتراف ہے کہ اردو جیسی تنگ مایہ زبان سردست فارسی کے گہرے مطالب کو من و عن ادا کرنے سے قاصر ہے۔ (فیض لدھیانوی)

دنیا کا رنگ

یہ عنوان گزشتہ نمبر میں بھی تھا مگر غلطی سے "زمانے کی رفتار" لکھا گیا اور اب ہم ہمیشہ اس سرخی "دنیا کا رنگ" کے تحت مہینہ بھر کے ضروری حالات مختصر طور پر درج کیا کرینگے۔ پچھلی اشاعت میں اس جنگ کا حال اختصار کے ساتھ شائع ہوچکا ہے۔ اب اور سنئے :-

ہم نے سال بھر کے جنگی حالات پر ایک سرسری نگاہ ڈالتے ہوئے لکھا تھا کہ باوجود جرمنی کی متواتر کامیابیوں کے اہلِ برطانیہ نے اپنے جنگی ارادوں میں سستی نہیں آنے دی اور مسٹر چرچل نے صاف کہہ دیا ہے کہ یہ جنگ ختم نہیں کی جائیگی جب تک کہ جرمنی کو شکست نہیں ہوجاتی۔ ہم نے آخر میں یہ لکھا تھا کہ ۱۵ اگست کو بہت بڑے حملے کا خطرہ بیان کیا جاتا ہے۔

جرمن سخت ہوائی حملے :-

۱۳ اگست سے جرمنی کے حملے زیادہ زور سے شروع ہوگئے۔ لیکن پندرہ اور سولہ اگست کو جو حملے ہوئے وہ تمام پہلے ہوائی حملوں سے بڑھ گئے اور اُن کا چرچا ہوگیا۔ اس کے بعد شدت تو ذرا کم ہوگئی لیکن کڑی نہیں ٹوٹی اور مسلسل حملے جاری ہیں۔ لیکن ۷ اور ۸ ستمبر کو جو حملے ہوئے ہیں وہ اتنے سخت تھے کہ برطانیہ نے بھی اس کی بے پناہی کو مان لیا ہے اور ان کی بے رحمی کی کیفیت لکھی۔ علاوہ دوسرے شہروں کے لنڈن پر پوری قوت سے حملے کئے جارہے ہیں جن سے عام شہری آبادی کا جانی اور مالی نقصان بھی ہو رہا ہے۔ جرمنی پہلے اپنے حملے دن کے وقت کرتا رہا۔ اب رات کو بھی نہیں چوکتا۔ چونکہ رات کے حملوں کا علاج بے حد مشکل ہے اس لئے جرمنی کی جرأت میں فرق نہیں آیا۔

برطانیہ کا مقابلہ :-

برطانیہ ان حملوں سے غافل نہ تھا۔ اس نے بڑے سے بڑے حملوں کا مقابلہ کرنے کا اعلان کردیا تھا۔ کوئی اور ملک ہوتا تو کبھی کا ہتھیار ڈال چکا ہوتا۔ لیکن برطانیہ کی مقاومت کی قوت اتنی زبردست ہے کہ اب تک اس میں کمی کے نشان ظاہر نہیں ہوئے اور سب سے زیادہ تعریف کے قابل انگریز عوام کی حوصلہ مندی ہے کہ کئی ہفتوں سے رات دن کی مسلسل بے آرامی اور بے اطمینانی کے باوجود اُن کے ارادوں میں ڈگمگاہٹ پیدا نہیں ہوئی اور وہ بہت صبر اور تحمل سے لڑ رہے ہیں۔ یہ ان کی قومی خصوصیت ہے جو اب تک قائم ہے۔

اٹلی کی کارروائی:۔

اٹلی نے کہنے کو تو مناسب ترین موقع پر جنگ میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے لیکن ایسے موقع پر شامل ہونا بہادری کی تعریف میں نہیں آتا بلکہ بزدلی اور کمزوری کی نشانی ہے۔ بلاشبہ اس نے اپنی بری قوت کے ساتھ اپنی سمندری طاقت میں اضافہ کرنے کی پوری کوشش کی تھی تاکہ بحیرہ روم میں برطانی بحری قوت کا مقابلہ کامیابی سے کر سکے لیکن سمندری لڑائیوں میں اسے اب تک ہر جگہ شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ البتہ افریقہ میں برطانوی سمالی لینڈ پر اٹلی نے قبضہ جما لیا ہے اور چند شہر کینیا کے اور ایک شہر سوڈان کا لے لیا ہے جس کے چند جنگی سبب ہیں۔ جن میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ برطانیہ کے ساتھی فرانس نے ہتھیار ڈال کر برطانیہ کی تمام تجویزوں کو ضعیف کر دیا ہے۔

رومانیہ کا فیصلہ:۔

بلقان کی ریاستوں میں سب سے قیمتی ملک رومانیہ تھا۔ پٹرول کے چشموں، قیمتی دھاتوں کی کانوں اور زرخیز زمین نے اس کی قدر بڑھا رکھی تھی۔ اور اس کے رقبہ میں پچھلی جنگ کے بعد دوگنا اضافہ یوں ہو گیا تھا کہ کچھ حصہ بلغاریہ کا، کچھ ہنگری کا اور کچھ روس کا اس میں شامل کر دیا گیا تھا۔ لیکن قومی تعصب کی جوانی کے اس دور میں یہ ملکی اضافہ رومانیہ کے لئے مصیبت کا موجب بن گیا۔ اب اس کی سرحدیں سمٹ کر وہیں آگئیں جہاں ۱۹۱۴ء میں تھیں اس طرح بلقانی ریاستوں میں جس جنگی ابال کا خدشہ ہو رہا تھا۔ وہ دور ہو گیا۔ جرمنی اور اٹلی جن کے دباؤ سے فیصلہ ہوا۔ اب اس بلقانی خطرے سے بہت حد تک مطمئن نظر آتے ہیں لیکن اٹلی اب یونان کو آنکھیں دکھا رہا ہے۔ اگر یونان نے اُن کا ناجائز دباؤ نہ مانا تو بلقان سے آگ کے شعلے بھڑک اُٹھنے کا احتمال ہے۔ چونکہ یونان سے ترکی کا جنگی معاہدہ ہے اور ترکی پر حملے سے تمام اسلامی ملکوں کو بھی جنگ میں شامل ہونا پڑے گا۔ اس طرح یہ شعلے مغرب کے ساتھ مشرق میں بھی بھڑک اٹھیں گے۔

روس کا معمہ:

ہم پچھلے مہینے لکھ چکے ہیں کہ اگرچہ روس جرمنی کا ساتھی بن کر نہیں لڑ رہا۔ لیکن آپس کے اس سمجھوتے نے کہ جرمنی اور روس آپس میں نہیں لڑیں گے جرمنی کو بہت فائدہ پہنچایا۔ اسے مشرقی سرحد کی جانب سے بے خوف اور مطمئن کر دیا بلکہ اس سے نیا تجارتی معاہدہ کر کے اس کو تجارت میں مدد دی۔ جاپان جو دراصل جرمنی اور اٹلی کا مددگار ہے۔ روس سے اسکی بہت پرانی دشمنی ہے۔ جو اَب چین کی جنگ کی وجہ سے پھر تازہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ روس تمام ملکوں سے زیادہ چین کی مدد کر رہا ہے۔ ادھر جرمنی اور اٹلی سے جاپان کی دوستی، اُدھر جرمنی کے دوست جاپان سے اس کی دشمنی، اس کے علاوہ اس کی پالیسی کی بعض اور باتیں بھی اس کی چال کو پوری طرح سمجھنے نہیں دیتیں۔ جس سے روس ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ کچھ بھی ہو اتنا ضرور ظاہر ہے کہ برطانیہ کی سرمایہ داری اور

شہنشاہیت پسندی کا وہ سخت مخالف ہے جسے برطانیہ بھی خوب جانتا ہے۔

بعض نئے سمجھوتے:-

پچھلے دنوں بعض سمجھوتے نہایت اہم ہوئے جن کا اثر جنگ کے نتیجوں پر گہرا پڑا ہے۔ان میں سے پہلا معاہدہ امریکہ (اضلاع متحدہ امریکہ) اور کنیڈا میں طے پایا ہے۔جس کی رو سے امریکہ کنیڈا کے فوجی مقامات میں اپنی فوج ٹھہرا سکے گا اور اسکے ہوائی اور سمندری اڈوں کو استعمال کر سکے گا۔اس سے نہ صرف یہ ہوا کہ برطانیہ کی یہ نوآبادی امریکہ کی پوری مدد پا گئی ہے۔بلکہ دشمنوں پر یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ امریکہ کو مغربی کرہ ارض کی حفاظت کرنے میں اگر جنگ بھی کرنی پڑے تو وہ تیار ہے۔اگرچہ دشمنوں کے قول کے مطابق یہ خدشہ بھی ہے کہ کنیڈا میں جب کبھی کمزوری ہوئی تو امریکہ اسے اپنے کامل اثر میں لے آئیگا۔

دوسرا معاہدہ امریکہ اور برطانیہ میں ہوا ہے۔اس کی رو سے برطانیہ کو امریکہ کے پچاس جنگی جہاز مل گئے ہیں جنکی اس وقت برطانیہ کو حد درجے ضرورت تھی۔اس کے عوض میں برطانیہ اپنے امریکی مقبوضات مثلاً نیو فاؤنڈ لینڈ، جزائر غرب الہند اور بعض دوسرے مقامات میں ہوائی اور سمندری اڈے بنا کر اپنے اثر میں لیگا جس کی میعاد ۹۹ سال تک ہوگی۔اس سودے سے دونوں ملکوں کو فائدہ ہوا ہے لیکن دشمن کہہ رہے ہیں کہ برطانیہ امریکہ کے ہاتھ میں بک گیا ہے اور وہ یہ طعنہ اس طعنے کے جواب میں دے رہے ہیں جو برطانیہ نے فنلینڈ کو اسوقت دیا تھا جب اس نے روس سے اسی قسم کا معاہدہ کر لیا تھا۔

جاپان:-

جاپان نے مشرق بعید کے تمام ملکوں اور تمام جزیروں اور چین سے تمام غیر ایشیائی قوموں کو باہر نکال کر اپنا قبضہ جمانے کی جو سکیم سوچی ہے اور اس کا کھلم کھلا اعلان بھی کر رکھا ہے۔ ایسی نہیں کہ امریکہ، برطانیہ تو کیا، فرانس یا ہالینڈ بھی گوارا کر سکیں۔جاپان یورپ کی جنگی الجھنوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش تلوار کے بل پر کرنے کو آمادہ نظر آرہا ہے۔اسے یورپی حالات کو دیکھکر اپنا کھلم کھلا ارادہ ظاہر کرنے کی جرأت تو ہوئی ہے۔لیکن وہ کامیاب بھی ہو سکے گا یا نہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔اب تو امریکہ نے اسے زیادہ زور سے تنبیہ کرنی شروع کر دی ہے۔

ہندوستان:-

وائسرائے ہند اور وزیر ہند کے اعلانوں کے بعد کانگرس کی تمام امیدیں گویا ٹوٹ چکی ہیں۔اب وہ مایوسی کے عالم میں ہے۔کانگرس اب کیا قدم اٹھائے گی اس کا فیصلہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے چند دنوں تک ہونے والے اجلاس میں کیا جائیگا۔معلوم ہوتا ہے کہ یہ راستہ کانگرس اور برطانیہ دونوں کے لئے تکلیف کا موجب ہوگا۔

مسلم لیگ کا فیصلہ:-

مسلم لیگ نے اپنے ۳۰ اگست کو شروع ہونے والی خاص میٹنگ میں جو فیصلہ کیا ہے اسمیں وائسرائے کے اعلان پر ایک حد تک اطمینان کا اظہار کیا ہے اور باقی معاملات کو وائسرائے سے طے کرنے اور کچھ وضاحتیں چاہنے کیلئے مسٹر جناح کو اختیار دیئے ہیں

صحیح کر لیجئے :۔

پچھلے نمبر میں مضمون "زمانے کی رفتار" میں صفحہ ۳۰ کالم ۱ سطر ۱۹ میں شہر بریسٹ کی جگہ شہر سیڈان پڑھئے

بزرگانِ اسلام موت کے دروازہ پر

(از جناب حمید انور جالندھر شہر)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ :۔

وفات کے قریب آپ نے اپنی وصیت لکھوائی اور حضرت عثمانؓ اور ایک انصاری کے ہاتھ مسجد میں بھیج دی تاکہ مسلمانوں کو سنا دی جائے۔

وصیّت :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

"یہ ابوبکرؓ بن ابی قحافہ کی وصیت ہے جبکہ وہ دنیا سے رخصت ہو رہا تھا۔ یہ ایسے وقت کی وصیّت ہے جبکہ منکر ایمان لے آتا، فاجر بدبختی سے بچتا اور جھوٹا بھی سچ بولنے لگتا۔ میں نے تم پر عمرؓ بن الخطاب کو امیر بنایا ہے۔ اگر وہ عدل کرے اور تقوےٰ برتے تو اسکی بابت میرا یہی گمان ہے اور یہی امید ہے۔ لیکن اگر وہ بدل جائے تو میں نے حق الوسع بھلائی چاہی ہے۔ غیب کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں ملا۔"

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے "میرے والد (ابوبکرؓ) موت کے آخری دنوں میں بیہوش ہوگئے میری زبان سے بے اختیار نکل گیا: "افسوس! میرے باپ کو سخت بیماری لاحق ہوگئی ہے"۔ اتنے میں انکی آنکھ کھل گئی۔ فرمایا: "نہیں، یہ بیماری نہیں ہے، وہ چیز ہے جسکی نسبت خدا نے فرمایا ہے:

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الموت بالحق ذالك ماكنت منه تحيد۔ پھر پوچھا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفنایا گیا تھا؟" میں نے عرض کیا، "تین کپڑوں میں" پھر پوچھا: "انھوں نے کس دن وفات پائی تھی؟" عرض کیا: "پیر کے دن"۔ پوچھا: "آج کونسا دن ہے؟" میں نے کہا: "پیر کا دن ہے"۔ فرمایا: "خدا سے امید کرتا ہوں کہ آج رات اور دن کے درمیان میری موت واقع ہوجائےگی" پھر اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا اور کہا: "دو مزید کپڑے ملا کر اس میں مجھے کفنا دینا"۔ میں نے کہا: "یہ تو پرانا ہے"۔ فرمایا: الحی احوج الی الجدید من المیت انما ھو للمھنتہ والصدیہ ۔ زندہ انسان بمقابلہ مردہ کے

نئے کپڑے کا زیادہ حاجتمند ہے اور کفن تو ریم اور خون کے لئے ہے!"

جب وفات ہوئی تو یہ دعاء یوسفی آپ کی زبان پر تھی:

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ: (خدایا! اس حالت میں موت دے کہ میں مسلم ہوں، یعنی تیرا فرمانبردار ہوں اور ایسا کہ صالح انسانوں کے ساتھ میرا شمول ہو"۔

تاریخ وفات سنہ ۱۳ھ (سنہ ۶۳۴ء)

حضرت عمرؓ بن خطاب رضی اللہ عنہ:-

وفات کے وقت اپنے صاحبزادے عبداللہؓ سے فرمایا:

"میرا چہرہ زمین پر رکھ دے، شاید خدا مجھ پر مہربان ہو جائے اور رحم کرے۔"

آخری کلمۂ وصیت اہل ذمہ یعنی غیر مسلم رعایا کی نسبت تھا:-

"میں اپنے جانشین کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ غیر مسلم رعایا کیلئے اللہ اور اسکے رسول کی ذمہ داری یاد رکھے۔ ان سے جو اقرار کئے گئے ہیں۔ ہمیشہ پورے کئے جائیں۔ ان کی ان کے دشمنوں سے حفاظت کی جائے۔ ان پر کبھی سختی نہ کی جائے۔"

تاریخ وفات سنہ ۲۳ھ (سنہ ۶۴۴ء)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔

جب قتل کا یقین ہو گیا تو حضرت علیؑ کو خط لکھا:

"سیلاب چوٹی تک پہنچ گیا۔ معاملہ حد سے تجاوز کر گیا۔ خط دیکھتے ہی میرے پاس آؤ، موافقت میں یا مخالفت میں" خط کے آخر میں یہ شعر لکھا تھا:

فان کنت ماکولا فکن خیر اکل
والا فادرکنی ولما امزق

(اگر میرے لئے یہی صورت رہ گئی ہے کہ میں کسی کا نوالہ بنوں تو سب سے بہتر کھانے والے تم بنو ورنہ میرے ٹکڑے اڑنے سے پہلے مجھے آکر بچالو)۔

سنہ ۳۵ھ (سنہ ۶۵۵ء) میں شہید ہوئے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

وفات کے وقت بہت حسرت ظاہر کرنے لگے۔ لوگوں نے کہا: "اے ابو عبدالرحمن آپ کو کس چیز پر افسوس ہے؟" جواب دیا: "میں دنیا پر افسوس نہیں کرتا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک وصیت کی تھی۔ فرمایا تھا: "تمھارے پاس مسافر کی زادِ راہ برابر سامان ہونا چاہئے۔ میں ڈرتا ہوں، ہم نے اس وصیت پر عمل نہیں کیا۔ کیونکہ میرے گھر میں یہ چیزیں جمع ہیں"۔

یہ کہکر گھر کے سامان کی طرف اشارہ کیا۔ دیکھا گیا تو گھر میں کل سامان ایک تلوار، ایک طشت، ایک پیالہ تھا۔

سنہ ۳۶ھ (سنہ ۶۵۶ء) میں انتقال ہوا۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

وفات کے وقت بار بار اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا شروع کیا۔ آپ کے صاحبزادے نے عرض کیا: "آپ بھی دنیا پر افسوس کرتے ہیں؟" فرمایا: فرزند! دنیا پر نہیں، خود اپنے نفس پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ

اُس جیسی کوئی چیز مجھے کبھی نہیں ملی۔
سنہ ۵۱ھ (سنہ ۶۷۱ء) میں انتقال کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

وفات کے وقت رونے لگے۔ سبب پوچھا گیا تو کہا: "اس لئے روتا ہوں کہ سفر بہت دراز ہے۔ زادِ راہ بہت کم ہے۔ میں جا رہا ہوں، نہیں معلوم جنت میں مقام ہوگا یا دوزخ میں!"
سنہ ۵۹ھ (سنہ ۶۷۸ء) میں فوت ہوئے۔

حضرت سعد بن العاص رضی اللہ عنہ

وفات کے وقت اپنی اولاد سے کہا: "میری وصیت کون قبول کرے گا۔ بڑے لڑکے نے کہا: "میں"۔ کہنے لگے "میرا قرضہ ادا کرنا!" پوچھا "کتنا ہے؟" کہا "آٹھ ہزار دینار۔" پوچھا "کیوں لیا تھا؟" جواب دیا: دو قسم کے آدمیوں کی ضرورتیں پوری کرنے میں شریف النفس غریبوں کی، اور حیا سے سوال نہ کر سکنے والوں کی۔ یہ مجبور ہو کر آتے تھے مگر شرم سے مانگ نہ سکتے تھے۔ فرطِ حیا سے چہرہ سرخ ہو جاتا تھا میں سوال سے پہلے ہی انھیں دے دیتا تھا۔ سنہ ۵۹ھ (سنہ ۶۷۸ء) میں وفات پائی۔

حضرت سعد بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

بڑے خود دار اور بلند ہمت تھے۔ مرض الموت میں مشورہ دیا گیا: "بیمار کراہنے سے راحت پاتا ہے اور طبیب سے اپنی حالت بیان کرنے سے مطمئن ہوتا ہے۔"
کہنے لگے کراہنا بزدلی ہے، عیب ہے۔ خدا ہرگز میرا کراہنا نہیں سنے گا تاکہ اس کے حضور بزدل نہ ٹھہروں۔ رہا طبیب، تو واللہ، خدا کے سوا کسی کو بھی اپنے اوپر اختیار نہیں دونگا۔ خدا چاہے تو مجھے رکھے، چاہے اٹھا لے!"

حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ

فالج میں مبتلا ہوئے۔ کہا گیا: "دوا کیوں نہیں کرتے؟" جواب دیا: "میں دوا کا فائدہ جانتا ہوں، مگر نہ مریض ہی زندہ رہے گا نہ طبیب۔ پھر دوا کیوں کروں۔"
سنہ ۶۷ھ (سنہ ۶۸۶ء) میں وفات پائی۔

دختر کی آمد

(از جناب سیف امروہوی - ایل ایم پی)

کل جو میں بہرِ ملاقات گیا سیف کے گھر + کیا کہوں کیسا بھیانک نظر آیا منظر

گونگے پھرتے تھے وہاں جتنے تھے رہنے والے + حضرتِ سیف تھے تانے ہوئے لمبی چادر

جس کو دیکھا وہ کسی فکر میں ڈوبا پایا + رُوداُداسی کی مسلط تھی دلوں پر یکسر

یعنی چہروں سے نمایاں تھے الم کے آثار + جیسے گھیرا ہے کسی فکر نے یک دم آکر

میں نے جب از رہِ تسکین کہا اے صاحب؟

مجھے کہئے کوئی خدمت میرے لائق ہو اگر

آج کچھ آپ پریشاں سے نظر آتے ہیں + خیر ہے؟ کہئے تو کیوں ہے یہ طبیعت پہ اثر

پہلے کچھ دیر تو خاموش رہے پھر بولے + دوست؟ اللہ نے اولاد بھی دی تو دُختر

آس لڑکے کی تھی اللہ نے لڑکی دے دی + رنج اس کا ہے دعاؤں کا ہوا اُلٹا اثر

سر پہ ڈگری ہوئی حسرت رہی دل کی دل میں + کاش اللہ پسر دیتا بجائے دختر

عرض کی میں نے کہ حضرت ہو خطا میری معاف

فرض ہر حال میں ہے شکرِ خدائے برتر

اُسکے قبضہ میں ہے جو چاہے دے اور دے یا نہ دے + بندے کو شیوۂ تسلیم و رضا ہے بہتر

جن کے اولاد نہیں پوچھئے ان کے دل سے + کرتے ہیں غیر کے بچوں پہ جو حسرت کی نظر

وہ دعا کرتے ہیں اللہ ہمیں دے اولاد + کچھ بھی ہو یہ تیری مرضی ہو پسر یا دختر

میں نے مانا کہ بڑی چیز ہے لڑکا ہونا + یعنی ماں باپ کو ہوتی ہے یہ چاہت اکثر

لختِ دل لختِ جگر راحتِ قلبِ محزوں + اس سے بہتر نہ گلِ تر نہ کوئی تازہ ثمر

تخت اور تاج بھی بیکار ہے جس کے بغیر + دُرِ نایاب جسے کہتے ہیں وہ دُر ہے پسر

رونقِ خانۂ ویراں ہیں شعاعیں جس کی

باغِ عالم کی فضا جس سے ہے مشک و عنبر

زینتِ بزم ہے یہ شاہدِ رعنا ہر جا + ساغرِ عیش بکف ساقیٔ ریحاں پرور
قصرِ شاہی کی ہے رونق تو غریبوں کا چراغ + بُرجِ تقدیر کا گویا ہے درخشاں اختر
مجھکو تسلیم ہیں سب خوبیاں بیٹے کی مگر + اک ذرا پہلوئے تاریک پہ بھی ڈالئے نظر
ایسے لڑکے بھی ہیں جن کے نہیں اچھے اخلاق + ننگِ اسلاف ہیں اعمال ہیں گندے ابتر
علم و تہذیب و تمدّن سے ہیں یکسر بیزار + اور حیا سوز ہیں سب کام مثالِ اخگر
ننگ و ناموس پہ اک داغ رہے جس کا وجود + ایسے بیٹے سے تو بہتر ہے نشاں کا پتھر

بیٹیاں راحتِ جاں چشمۂ ایمانی ہیں
سرکشی سے ہے مبرّا یہ مقدس لشکر

ان کو ماں باپ سے ہوتی ہے محبت ایسی + بھاڑ میں جھونک دیں اُف تک نہ کرینگی جلکر
لڑکیاں کرتی ہیں ماں باپ کی خدمت سچّی + لڑکے آرام پہ رکھتے ہیں فقط اپنے نظر
لڑکیاں کڑھتی ہیں ماں باپ کی ناداری پر + عیش و آرام میں ہوتی ہیں وہ جب اپنے گھر
لڑکیاں صبر میں رکھتی نہیں ثانی اپنا + لڑکے بے صبری میں رکھتے نہیں اپنا ہمسر
لڑکیاں بھائیوں پہ جان فدا کرتی ہیں + لڑکے بہنوں سے لیا کرتے ہیں ہر دم ٹکّر

لڑکیاں گالیاں بھائی کی بھی سُنکر خاموش
لڑکے اک کوسنا سننے سے بھی جاتے ہیں اکھر

لڑکے برداشت نہیں کرتے ذرا سی جھڑکی + لڑکیاں سر پہ رکھیں قتل کا لکھد و محضر
ماں بھی اچھی ہے بہو اچھی ہے بیوی اچھی + ناپسندیدہ ہے اک دخترِ معصوم مگر

محوِ حیرت ہوں کہ اللہ کی بخشش کے عوض
یہ تری تنگ دلی اور یہ تری تنگ نظر

فاطمہ زہرہ رضؓ بھی لڑکی ہی تھیں لڑکا تو نہ تھیں + جن پہ شیدا تھے دل و جاں سے شہِ جن و بشرؐ
تجھکو لڑکے کی ہوس یوں ہے چلے نام ترا + مضطرب ہے یونہی لڑکے کیلئے تیری نظر
ایسے ناشکرے کو اللہ سزا دیتا ہے + ضبطِ تولید ہے جس جرم کا فدیہ اظہر
نظریہ یہی تیرا ہے تو نادانی ہے + نام رکھتی ہے جو انساں کا وہ شے ہے دیگر

آرزو نام کی ان میں نہ کسی ایک سے رکھ

آرزو نام کی ان میں نہ کسی ایک سے رکھ

تیرے اعمال ہی کچھ موجب تسکیں ہونگے + مال و اولاد اک افسانہ رنگیں ہوں گے

شب برات

محترمہ بیگم ضیاء الحسن صاحبہ قریشی بریلوی مقیم لکھنؤ

شعبان یعنی شب برات کا مہینہ ایک مقدس اور متبرک مہینہ ہے نبی کریمؐ اس مہینہ میں اتنے متواتر روزے رکھا کرتے تھے کہ رمضان کے بعد اور کسی مہینہ میں نہ رکھتے تھے۔ آپ کا ارشاد ہے "رمضان تو اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا ہے"۔ اس میں نیک عمل کرو۔ اس ماہ کی پندرھویں شب بڑی متبرک اور بڑی فضیلت والی ہے۔

بڑے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ہمارے آقائے نامدارؐ تو یہ فرمائیں کہ شب برات کی پندرھویں شب بڑی فضیلت والی اور بڑی متبرک ہے۔ دن کو روزہ رکھو اور تمام معاصی و مناہی سے توبہ کر کے آقائے حقیقی کی یاد و عبادت کے مزے لوٹو اسکے آگے دعائیں مانگو۔ وہ بڑی رحیم و کریم ذات ہے۔ وہ تمھاری مغفرت کریگا۔ تمھیں رزق بھی دیگا۔ امن و عافیت بھی عطا فرمائیگا۔ مگر برخلاف اسکے یہاں شب برات کو گھر گھر حلوے پک رہے ہیں آتشبازیاں چھوڑی جا رہی ہیں۔ عجب چہل پہل نظر آ رہی ہے۔ بازاروں میں خوب رونق ہے۔ دکانیں سجا کر میوہ شکر اور سوجی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ کچھ نئی دکانیں کھل گئی ہیں۔ جسمیں آتشبازی کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ ان پر بچوں اور نوجوانوں کا ہر وقت ایک ہجوم نظر آتا ہے۔ خوب خوب خرید و فروخت ہو رہی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان میں تقریباً تین کروڑ روپیہ ہر سال آگ کی نظر کر دیا جاتا ہے۔ اتنی کثیر رقم سے اور بہت سے مفید اور اچھے کام سرانجام دئے جا سکتے ہیں۔ مگر یہاں ان فضولیات سے کس کو فرصت ہے جو اس طرف غور کرے۔

ہر سال شب برات کے موقع پر بہت سے مفید مضامین چھپوا کر تقسیم کرائے جاتے ہیں مگر پھر بھی مسلمانوں کی حالت پر صد ہزار افسوس ہے کہ کوئی بھی اس پر توجہ نہیں کرتا۔

میری عزیز بہنو! تم ہی آگے بڑھو اور اس خراب اور بری رسم کو یک لخت جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دو۔ اگر آپ کو مُردوں کی فاتحہ دلانی ہے تو یہ قسم قسم کے حلوے بنا کر انھی پر فاتحہ دلانا کیوں محدود ہے۔ گوشت روٹی۔ دال روٹی پکا کر غربا میں تقسیم کر دینا بیحد مفید ہے اور بہ یک وقت ہزاروں لاکھوں غریبوں کا پیٹ بھرے اور مُردوں کو بھی ثواب پہنچے۔ حقیقت اور اصلیت یہی ہے کہ یہ سب کچھ دکھاوے اور نمود کیلئے ہوتا ہے۔ فاتحہ بھی ایک رسم کی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور شب برات بھی ایک رسم بنالی گئی ہے جو کچھ ہوتا ہے اسکی حقیقت اس زمانہ میں ایک رسم سے زیادہ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اگر فاتحہ ہی کیلئے حلوے تیار ہوتے ہیں تو خوانوں میں رکھکر سجا کر منوں حلوہ عزیزوں اور دوستوں میں کیوں تقسیم ہوتا ہے

اورغریب مسکین مستحقوں کے پلے دو ٹکڑے بھی نہیں پڑتے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ حلوے فاتحہ کیلئے نہیں بنائے جاتے ہیں بلکہ اس سے مقصد ایک ہنگامہ ایک شغل اور نمود و نمائش ہے۔ یہ چیزیں قطعاً ممنوع ہیں جس عمل میں ذرہ بھر بھی نمود و ریا موجود ہو وہ بالکل بے ثمر عمل ہے۔ اس سے ثواب تو درکنار الٹا عذاب ہوتا ہے۔

میری عزیز بہنو! خدا کیلئے سنبھلو اور اس متبرک رات کو جو شب قدر کے بعد سب سے متبرک رات ہے آتشبازی اور حلوے کے انہماک میں نہ گنواؤ۔ اپنی موت کو یاد کرو۔ میسر ہو تو تھوڑے کھانے پر مردوں کی بھی فاتحہ دلا دو۔

خوش نصیب اور سعادتمند مسلمان اس شب میں نوافل اور دعاؤں سے یہی نہیں کہ ثواب عظیم کا ایک گرانقدر ذخیرہ اکٹھا کر لیتے ہیں بلکہ وہ اپنے پچھلے گناہ بھی معاف کرا لیتے ہیں۔ رات کیا ہے؟ ایک خزانہ ہے جو تقسیم کیا جاتا ہے اور تقسیم وہ کرتا ہے جس کے خزانے بھرپور ہیں اور جن کے دینے سے کبھی کمی نہیں ہوتی +

آتش بازی کے نقصانات

(عزیزم خواجہ فیاض پسر خواجہ فیض لودھیانوی لاہور)

میں انکی محفلِ عشرت سے کانپ جاتا ہوں
جو گھر کو پھونک کے دنیا میں نام کرتے ہیں

(۱) آتشبازی ایک خاص ہندوانہ رسم ہے۔ اسلامی تہذیب سے اسے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ مسلمان بچوں کو غیروں کی تقلید سے ہروقت بچنا چاہئے۔

(۲) آتشبازی سے دولت برباد ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ ہرسال ہماری جیبوں سے لاکھوں روپے اس فضول رسم کی بدولت غیر ملکوں میں چلے جاتے ہیں۔ اپنے روپے کی قدر کرو اور اسے مفید کاموں میں صرف کرو۔

(۳) آتشبازی سے فضول خرچی کی بُری عادت پیدا ہوتی ہے اور قرآنِ پاک کی زبان میں ہر فضول خرچ شیطان کا بھائی ہے۔ مسلمان بچوں کو شیطان کا بھائی بننے سے شرم آنی چاہئے۔

(۴) آتشبازی سے مخلوقِ خدا کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اکثر راہگیروں کے کپڑے جل جاتے ہیں اور انھیں راہ طے کرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے غریبوں کے چھپر وغیرہ جل جاتے ہیں۔ مسلمان بچوں کو کسی کی دل آزاری نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ کفر کے بعد دل آزاری سب سے بڑا گناہ ہے۔

(۵) مالی نقصان کے علاوہ آتشبازی سے جسمانی نقصان بھی ہوتا ہے۔ عموماً آتشباز کا ایک آدھ عضو ضرور نذرِ آتش ہو جاتا ہے اور وہ ساری عمر کے لئے دوسروں کا محتاج بن کر رہ جاتا ہے۔ مسلمان بچوں کو آگ کے اس خطرناک کھیل سے بچنا چاہئے۔ اپنے آپکو خواہ مخواہ بے موقع خطرے میں ڈالنا کوئی بہادری کا کام نہیں ہے۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ عقلمند اس کی قدر کرتے ہیں۔

(۶) آتشبازی سے وقت ضائع ہوتا ہے۔ مسلمان بچوں کو اپنا بیش قیمتی وقت آتش بازی میں ضائع کرنے کی بجائے کسی نفع بخش کام میں گزارنا چاہئے + *

* آخر میں یہ عرض کرنا غیر ضروری نہ ہوگا کہ شب برات کی مذہبی حیثیت صرف اتنی ہے کہ اس رات کو روزی اور عمر کی سالانہ تقسیم ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان بچے کو اپنی اور تمام گھر والوں کی روزی و عمر و بالائی کیلئے اللہ میاں کے حضور میں دعا مانگنی چاہئے۔

جالندھر میں بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کی کمیٹی

دارالعلوم دیوبند جو علوم محمدی کا ابلتا ہوا سرچشمہ ہے اسکے فیض یافتہ اور منتسبین کا حلقہ اتنا وسیع ہو چکا ہے کہ ہندوستان کے کونہ کونہ میں پھیلا ہوا ہے۔ کچھ عرصے سے اسکی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ دارالعلوم کے ان بکھرے ہوئے موتیوں کو منسلک کیا جائے۔ چنانچہ مرکز علوم دیوبند کی ذمہ دار مجلس نے دارالعلوم میں اسکا ایک مستقل شعبہ "تنظیم و ترقی" قائم کیا کہ اسکے ذریعہ فیض یافتگان دارالعلوم دیوبند کو منسلک کرتے ہوئے منتسبین دارالعلوم کو ایک نظام سے وابستہ کیا جائے۔ اس شعبہ کے ایک سفیر مولوی محمود احمد صاحب جالندھر میں تشریف لائے اور دارالعلوم کے بہی خواہوں سے ملاقاتیں کیں۔ اسی اثنا میں حسن اتفاق سے مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا آنا جالندھر میں ہو گیا تو ممدوح الصدر کی موجودگی میں بیس بائیس مخصوص ترین حضرات جنکو ہر آن دارالعلوم دیوبند کی فلاح و بہبود مدنظر رہتی ہے۔ خیرالمدارس کی جدید عمارت میں جمع ہو گئے حضرت مہتمم دارالعلوم دیوبند کی تحریک پر جالندھر میں ایک مجلس "بہی خواہان دارالعلوم دیوبند ضلع جالندھر" کے نام سے منعقد ہو گئی جسکے ہر رکن کا فرض منصبی یہ ہے کہ "اپنے قدیم دارالعلوم کی تنظیم کرتے ہوئے منتسبین دارالعلوم کو دارالعلوم سے منسلک کرے اور مسلمانوں میں دارالعلوم کی ہمدردی کا جذبہ پیدا کر کے دارالعلوم کیلئے کم از کم ایک روپیہ سالانہ کے ممبر بنائے جس سے دارالعلوم کو مادی امداد کیساتھ اسکی روحانی و اخلاقی روح کا حلقہ وسیع تر ہوتا چلا جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہر ضلع و ہر شہر میں اس قسم کی مجالس منعقد ہو کر اپنے قدیم دارالعلوم دیوبند کی تنظیم اور اسکے بہی خواہوں کے حلقہ میں وسعت ہوتی چلی جائیگی۔ مولوی محمود احمد صاحب لاہور لمر تسر اور جالندھر کیلئے سفیر مقرر ہو کر آئے ہیں۔

(مولانا) عماد الدین ناظم انجمن بہی خواہان دارالعلوم دیوبند ضلع جالندھر

(بقیہ صفحہ ۲۹) **بزم مسلمہ**

میں بہت افسوس کیساتھ تحریر کر رہا ہوں میرے چھوٹے بھائی عزیز سید محمد اکبر شاہ نے ۵ر ستمبر کو دن کے ایک بجے بڑوت ضلع میرٹھ میں جہاں انھیں علاج کیلئے لیجایا گیا تھا دل کی کمزوری کے ایک سخت دورہ کو برداشت نہ کرتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا ۶ر ستمبر کی صبح کو دارالعلوم دیوبند کے صحن میں برادر محترم حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم نے نماز جنازہ پڑھائی اور والد محترم شیخ المحدثین حضرت علامہ محمد انور شاہ الکشمیری رح کے مزار کے قریب دفن کیا گیا۔ عزیزی اکبر مرحوم کی صرف چودہ سال کی عمر تھی مگر اپنی فطری صلاحیتوں سلامتی طبع، ذوق و شوق علم اور تحمل و بردباری کے لحاظ سے اباجی مرحوم کی زندہ یادگار تھے دماغ بہت اونچا طبیعت بڑی خوددار۔ حافظہ قوی تحصیل علم اور مطالعہ کا شوق خط بہت پاکیزہ اور اس ننھی سی عمر میں بہت فہم و عقل سے بہرہ مند تھے۔

خالق اکبر عزیز کی روح کو دائمی سکون بخشے اور ہم سب پسماندگان کو صبر دے۔ چار روپے آج منی آرڈر کے ذریعہ بھیج رہا ہوں براہ کرم مدرسہ میں عزیز کے ایصال ثواب کیلئے کلام پاک کا ختم کرا دیجئے۔ ان روپوں کی بچیوں میں شیرینی تقسیم ہو جائے۔

سید محمد ازہر شاہ قیصر دیوبند۔

آہ میں نہایت رنج و غم سے تحریر کرتی ہوں کہ ابھی حوا بی بی کی بے وقت موت سے ہمارے ہوش و حواس بجا نہ تھے کہ فلک بے رحم نے میری پیاری اکلوتی بھتیجی صابرہ خاتون کو بھی ہم سے چھین لیا۔ حیف صد حیف۔

ہمیں مشیت ایزدی پر راضی رہنا چاہئے۔ بہنیں دعا کریں کہ خدائے تعالی صابرہ خاتون کے والدین کو صبر جمیل اور صابرہ خاتون کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (مغموم عائشہ بی بی از مانڈیہ)

شکر پارے

(خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔)

کیلا: عام عقیدہ یہ ہے کہ کیلے کا درخت جنت سے نکالا ہوا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس نے حضرت آدم و حوا کو اپنے پتے جسم چھپانے کو دیدے تھے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اسی کا پھل تھا جس کے کھانے کی ممانعت حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے کی تھی۔

کیلا ہی ایسا درخت ہے جس کے تنے میں لکڑی نہیں ہوتی پتوں کے غلاف ایک دوسرے پر چڑھے ہوتے ہیں جو اتنے سخت ہوتے ہیں کہ آسانی سے نہیں ٹوٹ سکتے۔ اس میں رس ہوتا ہے اور سوکھ جانے پر اس میں سے تار نکلتے ہیں جن سے چٹائیاں، ٹوپیاں، اور رسیاں بخوبی بنائی جاتی ہیں۔ اس کے تنے میں ۸۵ فی صدی پانی ہوتا ہے۔ جب یہ میوہ دے چکتا ہے اسے کاٹ دیا جاتا ہے تاکہ جڑوں میں سے نئی شاخیں پھوٹ کے نئے درخت بن جائیں۔ کٹے ہوئے حصہ کو سور اور مویشی خوب کھاتے ہیں۔

کیلا مزیدار پھل ہے۔ دودھ کے ساتھ یہ مکمل غذا بن جاتا ہے اس میں اس کے ہم وزن گوشت کے برابر طاقت ہوتی ہے۔ گیہوں کی روٹی کے مقابلہ میں اس میں تین گنی زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ ذرا سے بچے سے لے کے گردن ہلنے کے بڑھاپے تک حکیموں نے اسے آدمی کے لئے عمدہ غذا بتایا ہے پہلے لوگ اسے غلطی سے ناقابل ہضم سمجھا کرتے تھے۔

کیلا انسان کی طرح سانس لیتا ہے۔ آکسیجن لیتا ہے کاربن نکالتا ہے۔ اندر اپنی حرارت خود پیدا کرتا ہے۔ بانڈرو وسس والے کیلے کو ابال کے اس میں نمک ملا لیتے ہیں اور مزے سے کھاتے ہیں غذائیت میں انگور کے سوا کوئی میوہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

دری: بینا فیشن ہے کہ اچھی سے اچھی دری پر لوگ جوتوں سمیت پھرتے ہیں۔ ہم لوگ اسے بہت برا سمجھتے ہیں ایشیا میں دری لیٹنے اور سونے کے لئے مخصوص سمجھی گئی ہے۔ پہلے جب دریاں نہ تھیں۔ لوگ فرش پر ریت بچھا کے لیٹ جایا کرتے تھے۔ ریت بیچنے والوں کی اچھی کمائی ہو جاتی تھی۔

انگلستان میں ایک بہت بڑی دری بنائی گئی۔ اور ولایتی تصویر کی نمائش گاہ میں بچھائی گئی۔ یہ سو فٹ لمبی اور ۲۸ من وزنی ہے اسے بیس مضبوط آدمی اٹھا سکتے ہیں۔

ایران میں اور ترکی میں دری کے رنگوں سے شگون لئے جاتے کالی دری منحوس، سفید اور سبز مبارک، سرخ اور ارغوانی باعث عزت و امتیاز سمجھی جاتی ہے۔ ایران میں دری بنانے میں اس قدر کمال دکھایا جاتا ہے کہ ایک مربع انچ میں ایک ہزار پھندے ڈالے جاتے ہیں

عورت کی ایجنسی: شہر نیویارک میں ایک عورت نے نوکری ڈھونڈنے کی ایجنسی کھول رکھی ہے۔ اس کا یہ کام دنیا میں سب سے عجیب ہے۔ وہ چھوٹی نوکریاں نہیں تلاش کرتی بلکہ ہزار روپیہ سالانہ کی نوکریاں مردوں عورتوں کو مہیا کر دیتی ہے۔ وہ عورت پستقد سانولی اور مستعد ہے۔ ۴۰ سال کی عمر ہے۔ اور پندرہ سولہ سال سے اس

نے یہ کام جاری کیا ہوا ہے۔ اس کا دفتر ڈیڑھ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک کھلتا ہے۔ دو تین ہفتے پہلے سے اس کے سیکرٹری سے وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کے دفتر میں سبز رنگ کی دیواروں پر جاپانی تصویریں ہیں اور کاروباری رسالے اِدھر اُدھر پڑے رہتے ہیں۔ وہ امیدواروں سے بہت سوال کرتی ہے اور وہ ان سے توقع کرتی ہے کہ ۳۰ سے ۴۰ صفحہ تک کی اپنی سوانح عمری لکھ کے لائیں۔ جتنی زیادہ لمبی سرگذشت ہوتی ہے۔ زیادہ خوش ہوتی ہے اگر وہ کسی شخص کو قابل پاتی ہے تو اسے منظور کر لیتی ہے۔ اور پھر اس کے لئے نوکری تلاش کرنے کی دوڑ دھوپ شروع کر دیتی ہے وہ کارخانوں کے بڑے بڑے افسروں سے ملا کرتی ہے۔ منیجروں سے بات نہیں کرتی۔ اس کے اکثر امیدواروں کو پہلے سے جگہ ملی ہوئی ہوتی ہے وہ صرف ترقی چاہتے ہیں۔ اس کی نظروں میں بہت سی آسامیاں ہوتی ہیں۔ سارا ملک اسے جانتا ہے اور یہ تعجب ہے کہ ان آسامیوں کے لئے موزوں آدمی ملنا واقعی دشوار ہوتا ہے۔

سات غلطیاں

آدمی غلطیوں کا پتلا ہے۔ جنت میں ہی غلطی کی کہ نکالا گیا۔ پھر دوسری ہی نسل میں ایک بھائی نے دوسرے کو مار ڈالا۔ دنیا میں غلطیوں ہی سے جنگ ہوتی ہے۔

بڑے بڑے فیلسوف اور اصلاح کرنے والے انسانی غلطیوں پر غور کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ایک مصنف نے مندرجہ ذیل سات بڑی غلطیاں آدمی میں بتائی ہیں۔

۱۔ یہ دھوکہ کہ آدمی صرف دوسروں کو پامال کر کے ہی ترقی کر سکتا ہے

۲۔ ایسی باتوں پر رنج کرتے رہنا جو نہ بدل سکتی ہیں اور نہ درست کی جا سکتی ہیں۔

۳۔ یہ اصرار کئے جانا محض اس وجہ سے کہ اس چیز کو ہم خود نہیں کر سکتے کہ وہ ناممکن ہے۔

۴۔ چھوٹی پسند ترجیح دی ہوئی باتوں کو چھوڑنے سے انکار کرنا جس کی وجہ سے بڑی باتیں انجام پا سکتیں۔

۵۔ پڑھنے کی عادت اختیار نہ کر کے دل و دماغ کو صفا کرنے سے غفلت کرنا۔

۶۔ دوسروں کو مجبور کر کے ہمارے سے خیالات اختیار کریں اور ہماری طرح رہیں سہیں۔

۷۔ روپیہ بچانے کی عادت قائم کرنے میں کامیابی حاصل نہ کرنا۔

بھولے اور کنکے:

واشنگٹن امریکہ کی یادگار ۵۵۵ فٹ بلند ہے۔

ملٹن نے اپنی مشہور کتاب "جنت کا ہاتھ سے نکلنا" بیس برس میں لکھی تھی

افغانستان کا شہر ہرات بہت بدنصیب ہے یہ چالیس مرتبہ دشمن کے ہاتھوں فتح کر کے تباہ و برباد کیا گیا۔

کچی پیاز کاٹ کے کیڑے کے کاٹے پر لگانے سے فوراً ایسا ہی آرام آجاتا ہے جیسا امونیہ لگانے سے۔

یورپ میں جب بچہ بیمار ہو جاتا ہے تو اس کا نام بدل دیا جاتا ہے۔ خیال یہ ہے کہ جو بھوت اسے بیماری کا دکھ دے رہا ہے وہ نام بدل دیئے جانے سے دھوکہ کھا جائے۔

ملکہ الزبتھ کے زمانہ میں داڑھی پر سوا دو روپیہ کے قریب ٹیکس لگا ہوا تھا۔

فلاڈلفیہ کے ڈاک خانہ میں ایک مشین لگی ہے جو خود بخود ٹکٹوں کے گوند کو گیلا کر دیتی ہے۔ آپ اس میں دام ڈال دیتے ہیں اسی قیمت کا ٹکٹ گوند کی طرف سے گیلا ہوا نکلتا ہے اب اسے فوراً خط

جو لوگ فروری یا مارچ میں پیدا ہوتے ہیں عموماً مشہور اور کامیاب ہوتے ہیں۔

جن بچوں کو انگوٹھے چوسنے کی عادت ہوتی ہے ان کا ٹھینا مارا جاتا ہے۔ نیند گہری نہیں آتی بھوک جاتی رہتی ہے جھینپ مکاری، زود رنجی اور ٹیڑھے ترچھے دانت پیدا ہو جاتے ہیں۔

ہندوستان میں سب سے پہلے زلزلہ کا ذکر جو تحریر میں موجود ہے ۸۹۴ء میں آیا اور اس میں ۱۸۰ سو آدمی مر گئے۔

ہندوستان میں ۱۹۲۹ء کے خاتمہ پر ۱۷۰۴۱ ڈاکخانے تھے۔

کلکتہ یونیورسٹی سب سے پہلی یونیورسٹی ہے جو ہمارے ملک میں ۱۸۵۷ء میں قائم ہوئی۔ اس وقت ملک میں ۱۹ یونیورسٹی ہیں۔

سب سے پہلا گرجا ہمارے ملک میں ۱۵۱۶ء میں مدراس میں بنا۔

امریکہ میں ایک عورت نے یہ کام شروع کیا ہے کہ کم فرصت والی [illegible] کے بچوں کی پرورش کرتی ہے۔ نیویارک میں اب ۱۵۰ جوان مرد [illegible] عورت اس کے ساتھ تین ماہ سے لے کے چھ سات برس کے [illegible] بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اس کی زیادہ مصروفیت کا وقت تین بجے سہ پہر سے رات سونے کے وقت تک ہوتا ہے اور ہفتہ کو بھی جب مدرسے بند ہوتے ہیں اور کچہری او[ر] دفتر کھلے ہوتے ہیں۔ اس کام میں تفریح کرا[نا] دندان ساز کے پاس لے جانا کھیلوں میں شریک کرنا وغیرہ شامل ہے۔

سُگھڑ سہیلی

(خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے؛ ایل ایل بی)

جلد بازی: جلد باز آدمی کا کوئی نہ کوئی کام ادھورا رہ ہی جاتا ہے۔ ایسے آدمی سے جو یہ کہے کہ مجھے بڑی جلدی ہے ہوشیار ہو ایسے آدمی کے لئے جلدی کی کوئی وجہ یا صورت نہیں ہوتی۔ بات یہ ہے کہ جو جلدی میں ہوا کرتا ہے وہ اپنی جلدی کو جتا یا نہیں کرتا۔ اسے اپنی قوتوں پر قابو حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ جانتے ہوئے کہ اسے جلدی ہے۔ اپنے کام کی طرف خاص توجہ کرتا ہے اور اس کے اسے تھوڑے سے تھوڑے وقت میں ختم کر دینے کا بہت امکان ہے۔ وہ اس کے متعلق زبان چلانے کی بجائے کام ختم کرنے کا زیادہ دھیان رہتا ہے۔

اپنے دل و دماغ کو جلدی کی ادھیڑ بن میں مبتلا کر دینا بہت برا شیوہ ہے۔ خیالات میں ایک باقاعدہ سلسلہ ہونا چاہئے۔ جو تم اپنے دل و دماغ کو سپرد کرو گے وہ اسے ضرور کر دینگے خواہ وہ آہستہ آہستہ ہی کریں۔ وہ تمہارے حکم کی تعمیل پر جس طرح بنے گا دو[نوں] کے دونوں لگ جائیں گے۔

دل کو جلدی میں پھنسا کے ایک بے چینی کی کیفیت پیدا کر نے [سے] رہنا سے بے پروا اور بے سلیقہ بنا دیتا ہے۔ تمہیں اس امر میں کوئی اختیار نہیں رہتا۔ جلد باز آدمی دنیا کے میدان میں یونہی ٹھوکریں کھا[تا] پھرا کرتا ہے۔ مشہور ہے کہ جلدی میں چھوٹا راستہ اختیار کرنے سے

آدمی بسا اوقات اصل راستے سے کہیں دور جا پڑتا ہے۔ اس قدر وقت اس میں اس کا لگ جاتا ہے۔ اگر وہ لمبے راستے ہو لیتا تو کبھی کا منزل مقصود پر پہنچ جاتا۔

بے شک جلد بازی اچھی چیز نہیں ہے۔ اس میں مطلق فائدہ نہیں۔ وہ ایسی جلدی جس سے محنت کم سے کم پڑے صحیح طریقہ ہے مگر جلد بازی اور چیز ہے!

بچہ کا رونا: بہت سی ماؤں کو بچوں کے رونے کا مطلق اندازہ نہیں ہوتا پہلے بچہ والیوں کی تو شکایت کیا۔ کئی کئی بچوں کی مائیں بھی اس معمولی سی بات سے ناواقف ہوتی ہیں۔ رونے کا صحیح اندازہ ہونا چاہئے کہ کونسا رونا بے ضرر ہے اور کونسا خطرہ کی علامت ہے

ایک حد تک بچہ کا رونا اُس کے لئے مفید ہے۔ اس سے اس کے پھیپھڑے پھیلتے ہیں۔ اور اس سے اس کی ورزش ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ابتدائی عمر میں اس کے لئے یہی ایک صحیح ورزش ہے لیکن تندرست بچہ زیادہ دیر تک نہیں رویا کرتا۔ نہ وہ غلط انداز میں روتا ہے۔ تندرست بچہ کا معمولی رونا طاقتور اور بلند ہوتا ہے مگر زیادہ دیر تک نہیں رہتا۔ دیر تک رونے کا اسباب کچھ اور ہوتے ہیں۔

جب بچہ بھوکا ہوتا ہے تو اس کے رونے میں چڑچڑا پن ہوتا ہے۔ اور اس میں ایک قسم کی ہٹ ہوتی ہے اگر وہ مضبوط اور ضدی ہو تو اس کا رونا چیخ و پکار میں بدل جاتا ہے اور جب تک اس کی خوراک کا وقت نہیں آجاتا رونا برابر جاری رہتا ہے۔ مگر ایسا بچہ کبھی انگوٹھا چوسیگا اور کبھی مٹھی منہ میں ٹھونسنے کی کوشش کریگا یاد رکھئے اس طرح رونے دھونے سے ڈر کے وقت سے پہلے ہرگز اس کی غذا اسے نہ دیں کیونکہ بے وقت اور زیادہ دینے سے بدہضمی اور بے چینی کی بیماریاں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔

بعض اوقات بچہ سلانے کے بعد جھنجلا جھنجلا کے بار بار رونے لگتا ہے ایسی حالت میں ممکن ہے کہ اسے کچھ بے آرامی ہو، یا پیشاب کر دینے سے پوتڑہ گیلا ہو گیا ہو یا ایک رخ پڑے پڑے اس کے پٹھے اکڑ گئے ہوں۔ یا کوئی بھاری کپڑا اس پر پڑا ہو جس کے وزن سے وہ پریشان ہو یا لحاف وغیرہ میں بے طرح لپٹا ہوا ہو یا اس پر کوئی ہلکا کپڑا پڑا رہ گیا ہو اور اسے جاڑا لگتا ہو اٹھو۔ بچہ کو دیکھو اور اگر ان وجوہ میں سے کوئی ہو تو اس کی مناسب تدبیر کرو۔

بعض بچے دیر تک جاگتے رہتے ہیں اور سلانے کی تدابیر کا مردانگی سے مقابلہ کیا کرتے ہیں اور اس کا اظہار بے چینی اور تھکے ہوئے رونے سے کیا کرتے ہیں۔ اسے بستر پر آرام سے لٹا کے سونے کی طرف اس کا دھیان کرو۔ رونا دھونا جاتا رہیگا۔

یہ رونا تندرست بچوں کا ہے۔ بیمار بچہ کے رونے کی پہچان یہ ہے پیٹ میں درد ہو تو وہ ٹانگیں اوپر کو اٹھا اٹھا لیگا۔ پیٹ کو سینکنے یا صافہ رکھنے (عمل کرنے) یا پیٹ آہستہ آہستہ ملنے سے وہ رونا بند کر دیتا ہے۔ کان میں درد ہو تو بھی وہ ٹانگیں اٹھا اٹھا کے روئیگا۔ مگر اس میں فرق یہ اور ہوگا کہ وہ اپنا سر تکیہ پر ادھر سے ادھر ماریگا یا ماں کے سینہ سے ملیگا یا کان چھوئے گا۔ یہ شکایت بار بار ہو تو فوراً طبی امداد حاصل کرو۔

بعض دفعہ بچہ بری طرح بلکتا ہے۔ کوئی پن کھلا رہ گیا ہو تو وہ چبھا کرتا ہے اسے فوراً ٹھیک کر دیں۔ بچہ تندرست ہو تو اس کے رونے کی صورت میں دیکھو کہ اسے پیٹ بھر کے غذا مل چکی ہے یا نہیں۔ اسے قبض تو نہیں ہے۔ اس کا بستر گرم اور خشک ہے اس کا بستر اور لباس ہلکا پھلکا اور آرام دہ ہے۔ اس کے کمرے

میں ہوا کا خوب گزر ہے۔ وہ پیاسا تو نہیں ہے یا کسی اور وجہ سے تو اسے تکلیف نہیں پہنچ رہی ہے۔

چٹکلے: میز کے کپڑوں پر چائے کے دھبے پڑ جائیں تو تیل کی بوتل سے دھبے گیلے کر دیں۔ اور پھر کپڑے کو پانی میں ابالیں دھبے دور ہو جائیں گے۔

نمک دانی کو آسانی سے بھرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا پیچ کھول کے اسے شیشی کے منہ پر اٹھا رکھو گویا یہ قیف کا کام دے رہا ہے۔ اب اس میں سے نمک شیشی میں ڈالو

کپڑے پہنے ہوئے کنگھی یا برش کرنے کی ضرورت ہو اور کپڑوں کو صاف ستھرا رکھنا منظور ہو تو کندھوں پر تولیہ لپیٹ لو۔

روزانہ کام کی فہرست بنا لو اس کے مطابق کام کرو۔ کام ترتیب سے ہو جایا کرینگے۔ ایک دن میں اتنا کام نہ رکھو جس سے تھک جاؤ۔ اس فہرست پر قائم رہو

وارنش معدوم ہو گیا ہو تو فرنیچر کے کرسی کو السی کے تیل یا بلغم روغن سے گیلا کر کے پانی ۲ چھٹانک گرم پانی میں تارپین اور السی کا تیل کا ایک ایک چمچہ ملا کے اس سے گیلا کر کے پھیریں پھر کسی موٹے اونی کپڑے سے رگڑیں حتیٰ کہ چمک جائے۔

عموماً جگہ زیادہ گھیرنے سے بچانے کیلئے گلاس ایک دوسرے کے اندر رکھ دئے جاتے ہیں اور پھر وہ آسانی سے باہر نہیں نکلتے۔ اس کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ بیرونی گلاس گرم پانی میں رکھو اور اندر کے گلاس میں ٹھنڈا پانی ڈال دو۔ باہر کا گلاس پھیلیگا اور اندر کا سکڑے گا اسی طرح دونوں آسانی سے جدا ہو جائیں گے۔

فولاد کی چیزیں صاف کرنے کیلئے یہ تدبیر کرو۔ ایک پیاز کا عرق نکال کے بوتل میں رکھو۔ اس سے تین گنا سرکہ ملاؤ۔ اسے ۱۰ منٹ بعد کپڑے سے فولاد پر [illegible]

بزم مسلمہ

بہن راشدہ نزہت صاحبہ دیوبند کے استفسار کا جواب

(شنائل) ایک مخملی ٹر دار ڈوری کو کہتے ہیں۔ جو ہر ایک رنگ کی بازار سے ملتی ہے اور اس سے دستکاری کی بہت اچھی چیزیں بنتی ہیں اس کی شکل ایسی ⟩⟩⟩⟩⟩⟩⟩⟩⟩⟩⟩⟩ ہوتی ہے۔ اگر بہن صاحبہ چاہیں تو مجھے براہ راست خط لکھ کر مجھ سے اس کا اصلی نمونہ منگا سکتی ہیں۔ میں بخوشی بھیج دونگی۔ (طاہرہ نفیسہ خانم صغریٰ بنت خان بہادر عبدالحمید خاں بستی باباخیل ضلع جالندھر)

مسلمہ ماہ اگست میں چند استفسارات کے جوابات شائع کئے جا رہے ہیں۔

(۱) راشدہ نزہت کی طرف سے ایک سوال شائع ہوا ہے کہ انہوں نے کسی عزیز کی شادی میں ایک بوتل میں پھول دیکھے اور ان کو حیرانی ہوئی ہے۔ دراصل یہ معمہ ان کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اکثر نمائشوں میں بھی ایسی بوتلیں جن میں چھوٹا سا پودا ہوتا ہے۔ مع پھولوں کے رکھی ہوئی ہوتی ہے۔ کاریگر بوتل کا پیندا کسی صفائی سے الگ کر کے پیندے کے ذریعہ وہ پھول بوتل میں داخل کر دیتے ہیں اور پیندے کو صفائی سے جوڑ کر رکھ دیتے ہیں اس جوڑ میں تمیز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اگر مستفسرہ صاحبہ چاہیں تو ایسے بہت کاریگر موجود ہیں جن سے تیار کرا کے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(۲) بلڈ پریشر یعنی خون کے دباؤ کے متعلق میرے پاس ایک خط

ترجمان القرآن

قرآن مجید کی عربی عبارت کو سمجھنے کیلئے اور اس کے ایک ایک لفظ کا مطلب یاد کرنے کے لئے یہ ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ یہانتک کہ چھوٹے چھوٹے بچے بچیوں میں اسکے ذریعے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو گئی ہے ترتیب اس ترجمہ کی حسب ذیل ہے:-

سطر اول میں کلام الہٰی کی آیت۔ دوسری میں آیت کے الفاظ کو الگ الگ کر کے لکھا ہے۔ تیسری سطر میں ہر لفظ کے جدا جدا معنے۔ چوتھی سطر میں بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔ ہمارے بیان کرنیکی ضرورت نہیں اسکی خوبیاں مزید نظر کرنے سے خود عیاں ہو جائینگی۔

فی الحال اسکے پانچ پارے دیباچہ چار اور تیسواں شائع ہو چکے ہیں آپ اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئے۔ تا کہ باقی پارے طبع ہوتے ہی آپکی خدمت میں بھیجے جائیں۔ قیمت فی پارہ ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار (تیسواں پارہ بھی طبع ہو چکا ہے پانچواں زیر طبع ہے)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَ اِذْ	قُلْنَا	لِ اَلْ مَلٰٓئِکَةِ	اُسْجُدُوْا	لِ اٰدَمَ
اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَ

فَ سَجَدُوْا	اِلَّآ	اِبْلِیْسَ	اَبٰی	وَ
تو ان سب نے سجدہ کر دیا	چھوڑ کر	ابلیس کو	اس نے نہ مانا	اور

ان سب نے سجدہ کر دیا بجز ابلیس کے اس نے سر پھیر دیا اور

اسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ (۳۴)

اِسْتَکْبَرَ	وَ	کَانَ	مِنَ	اَلْکٰفِرِیْنَ	۳۴
اپنی بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

اپنی بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (۳۴)۔

وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	یَا اٰدَمُ	اُسْکُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے آدم	بس	تو	اور

اور ہم نے کہا: اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُکَ الْجَنَّةَ وَکُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	کَ	اَلْجَنَّةَ	وَ	کُلَا	مِنْهَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

(دونوں) اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھاؤ

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام ۔ جالندھر شہر پنجاب

قابلِ مطالعہ کتابیں
الفبا عربی
صوتی طریق پر یہ قاعدہ بہت آسان اور مفید ثابت ہوا ہے۔ اس لئے مدرسۃ البنات کے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت ۲ر۔
الفبا اردو
یہ قاعدہ بہت آسان اور نہایت دلچسپ ہے۔ مدرسۃ البنات میں پڑھایا جاتا ہے۔ بچہ اسکو تین ماہ میں ختم کرکے ہر قسم کی اردو عبارت بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۲ر۔
لباب الاحیا
حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
کی تصنیف
مختصر الاحیا (یعنی مشہور کتاب احیاء العلوم کا خلاصہ جو خود مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا) کے پہلے حصہ کا سلیس اردو ترجمہ۔
قیمت ایک روپیہ۔
مجلد قیمت ایک روپیہ چار آنے۔
تفاسیر
مندرجہ ذیل تفسیریں حضرت العلامہ مولنا ابوتراب محمد نورالحق علوی پروفیسر السنۂ شرقیہ اورینٹل کالج لاہور کی تصنیفات میں سے ہیں۔ علامہ ممدوح نے ان تینوں کتابوں میں کتاب اللہ کے اصول و قواعد اور حقائق و معارف کو اس خوبی کے ساتھ "بحر در کوزہ" کر دیا ہے کہ ان کے مطالعہ کے بعد پورے قرآن شریف کے تدبر کی راہ بالکل آسان ہو جاتی ہے۔ یہ تفسیریں علماء و واعظین خصوصاً انگریزی خواں طبقہ کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔
نور الحق فی تفسیر سورۃ العلق مع ضمیمہ بارقۃ الحق ۳ر
الناموس المفصل فی تفسیر سورۃ المزمل ۴ر
فتح المقتدر فی تفسیر سورۃ المدثر ۱۱ر
حسنِ وفا
آجکل مہذب قومیں وعدہ خلافی اور جھوٹ کو عقلمندی، سیاست اور ہنر سمجھ رہی ہیں۔ لیکن اس کتاب میں آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیجئے کہ عہد رسالت میں اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے عہد کرکے اسے کس طرح نباہا جا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ کہ کفر کی گردن اسلام کے آگے جھک گئی اور اسلام تمام دنیا میں پھیل گیا۔ کتاب کا انداز بیان ایسا دلکش، عبارت ایسی سلیس اور خط ایسا پاکیزہ اور صاف ہے کہ ایک دفعہ پڑھ کر آپ اسے ختم کئے بغیر نہیں چھوڑ سکتے۔
قیمت ۶ر۔
ملنے کا پتہ: منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۸۹

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ

(۶) ۹

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ : حمیرا

سرپرست : فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ

نگران : انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ : ایک روپیہ (ممالک غیر سے) تین شلنگ فی پرچہ ۲؍

(کتابت : سردار محمد خوشنویس۔ مرکز کتب دروازہ سیدان جالندھر)

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۳۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیے۔ اسکے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو چار پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے۔

۵۔ خط کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی تہذیب و شرافت کو مدنظر رکھئے۔

۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہیئے۔

۳۔ روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴۔ مضمون مختصر ہو۔

۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

۶۔ پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکیگا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائیگا۔

۲ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳ اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۹ | اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء - رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ | نمبر ۴

فہرست مضامین

چند گزارشیں

رمضان مبارک!
عید مبارک!

اہل اسلام کو رمضان مبارک ہو، مسلمہ پڑھنے والوں کو مبارک ہو، خاص طور پر اُن کو جنھیں رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ کیونکہ انھیں تقویٰ اور شاکریت حاصل ہوئی جو روزے کا مقصود ہیں گویا زمین و آسمان کی برکتیں حاصل ہوئیں۔ قرآن مجید کی تلاوت، اس میں تدبر اور اسکے مقدس حکموں پر عمل کرنے سے اُن کے ظاہر و باطن مبارک ہو گئے۔ اور خدائے تعالےٰ کے مقرب ہو کر لَهُمْ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ کے مصداق ہو گئے۔

شب قدر کی تجلی عظیم مبارک جو قرآن عزیز کے ذریعے لطف فرما ہے۔ ذکر کی کثرت، نفلوں کے ادا کرنے کے انوار مبارک جن سے جسم اور دل بُقعۂ نور بن گئے۔ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ۔

دوزخ سے دوری مبارک ہو۔ مغفرت مبارک ہو، درجات کی بلندی مبارک ہو۔

ان سب برکتوں کا تتمہ یعنی **عید مبارک** ہو۔

الحمد للہ اسلام کا ہر حکم مبارک، ہر شعار مبارک، انبیا مبارک، سید الانبیا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بڑھ کر مبارک، اس لئے ان کے طریقے پر چلنے والے مومنین مبارک، مبارک مبارک مبارک مبارک، اِنی مبارک اینما کنت۔

مدرستہ البنات ماہ ستمبر میں

اگست اور ستمبر کے مہینوں میں، جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا تھا، مدرستہ البنات بڑی چھٹیوں کے سبب سے اگست اور ستمبر کے مہینوں میں بند رہا۔ اب یکم اکتوبر سے کھل چکا ہے۔ طالبات واپس حاضر ہو گئی ہیں۔ حسب سابق خوب چہل پہل ہے۔ پڑھائی باقاعدہ شروع ہے۔ بعض طالبات بیماری کی وجہ سے رخصت پر ہیں۔ اللہ تعالےٰ انھیں شفا بخشے اور وہ اپنا تعلیمی پروگرام جاری رکھ سکیں۔ نئی طالبات بھی دور دور سے آ کر داخل ہو رہی ہیں۔ خداوند کریم انھیں ان کے مقاصد میں کامیابی بخشے۔

شیخ محمد یوسف زندہ باد:- محترم جناب شیخ محمد یوسف صاحب نے جو کلکتہ میں ربڑ کے ایک بڑے کارخانے کے مالک ہیں گذشتہ ایک روز جالندھر میں قیام فرمایا اور اپنی چار بھتیجیوں اور ایک بھانجی کو مدرسہ میں داخل کرائے گئے۔ آپ نے مدرسہ کی تعلیمی حالت کے ساتھ مدرسۃ البنات کی نئی زیر تجویز عمارت کے موقع کا بھی معائنہ فرمایا۔ اور پانچ روپے ماہانہ کی مستقل امداد عنایت فرمائی۔ مذکورہ عمارت کو باقاعدہ جلد تر شروع کر دینے کا مشورہ دیتے ہوئے اپنے والد مرحوم کی روح پاک کو ایصال ثواب کے لئے تین کمرے بہت جلد بنوا دینے کا وعدہ فرمایا۔ خدائے تعالےٰ ایسے کریم النفس انسان کو اپنی عنایات سے سرفراز کرے ان کے کاروبار میں برکت دے اور آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے۔
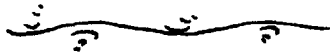
زنانہ سالانہ جلسہ:- انجمن مدرسۃ البنات کا زنانہ سالانہ جلسہ ماہ نومبر کے مہینے کے آخری نصف میں منعقد ہوگا۔ تفصیلی باتیں مسلمہ کی اگلی اشاعت میں درج ہونگی۔ اخباروں میں بھی تفصیلات کا اعلان کر دیا جائیگا تیاریاں شروع ہیں۔ امید ہے کہ تمام صالحات اس عظیم الشان اجتماع میں شامل ہو کر اپنی ملی اور جنسی ترقیوں کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائینگی۔

زمانے کا رنگ

ستمبر کا مہینہ جنگی حالات کے لحاظ سے کم اہم نہیں۔ یہ نہیں کہ اس مہینے میں جرمنی یا اٹلی نے کوئی بڑی فتحیابی حاصل کی ہے۔ بلکہ اسلئے کہ جرمنی اپنے سب سے بڑے مقصد یعنی برطانیہ پر فوجی حملہ کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اور اب سردی کا موسم آپہنچا ہے۔ جاڑے کی شدت ہوگی۔ برف پڑیگی۔ ہوائیں چلینگی۔ اسلئے فوجی نقل وحرکت میں دشواریاں ہی دشواریاں ہیں۔ جوں جوں برطانیہ پر حملے میں دیر ہوگی برطانیہ اپنے وسیلوں کو کام میں لائیگا۔ قوت پر قوت جمع کریگا لڑائی لمبی ہو جائیگی جو جرمنی کے ارادوں اور اسکے "برق رفتار لڑائی" کے اصول لڑنے کے خلاف ہے۔ گویا اسکی ناکامی کے قدرتی اسباب سے جمع ہوئے ہیں۔

اب اس مہینے کے ضرور واقعات وحالات کا ذکر سنئے۔

وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر:-

۱۰ ستمبر کی رات کو مسٹر چرچل نے ایک تقریر نشر کی جس میں دنیا پر یہ بھید کھولا کہ ہٹلر ناروے سے لیکر سپین تک کے یورپی ساحل پر اپنی فوجیں اور اپنی بحری طاقت اس غرض سے جمع کر رہا ہے کہ برطانیہ پر فوجی حملہ کر دے۔ چرچل صاحب نے کہا "ہمیں چاہیے کہ آنے والے ہفتے عشرے کو اپنی تاریخ میں بہت اہم خیال کریں۔" پھر کہا "ہم یقین کے ساتھ نہیں کہ سکتے کہ ہٹلر کب حملے کی کوشش

کریگا۔ لیکن کسی شخص کو بھی اس حقیقت سے آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں کہ جرمنی نے اپنے جرمن اصول کار کے مطابق پوری تیاری اور باقاعدگی سے حملے کی تیاری کر رکھی ہے "اگر یہ حملہ ہو کر ہی رہنا ہے تو اس میں دیر نہیں ہوگی"۔

اس تاریخی تقریر کے بعد تمام دنیا نے بےچینی اور اضطراب سے اس خطرے کا انتظار کیا۔ اور آجتک کر رہی ہے۔ لیکن اسوقت تک جرمنی کو کامیابی نہیں ہوئی۔ ایک تو اس لئے کہ برطانوی ہوائی جہازوں نے تمام یورپی ساحل پر جرمنی کی فوجوں اور جہازوں پر بےپناہ بمباری کرکے اسکی تیاریوں کو ناقص کر دیا۔ دوسرے اس وجہ سے کہ جرمنی اپنے ہوائی حملوں سے برطانیہ کو بدحواس کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

ترکی کی پالیسی کا اعلان :-

ترکی وزیر اعظم سید توفیق سیدام نے غیر ملکی اخبار نویسوں کے ایک اجتماع میں موجودہ جنگ میں ترکی کی روش بیان کرتے ہوئے فرمایا "ترک کسی قیمت پر بھی جنگ کو مشرق ادنیٰ تک وسیع نہ ہونے دینگے ترک چاہتے ہیں کہ ان کی امن پسندی کا احترام کیا جائے۔ وہ کسی ملک کے خلاف بھی جارحانہ رویہ نہیں رکھتے۔ لیکن وہ کسی طرح گوارا نہیں کر سکتے کہ ان کے ملک کی ایک انچ زمین پر بھی کسی دوسرے کا قبضہ ہو۔ ہم جرمنی اور اٹلی سے دشمنی نہیں رکھتے۔ لیکن یہ بھی ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے کہ اپنے ملک میں ان کی جارحانہ اور حریصانہ سرگرمیوں کو برداشت کریں۔ ہم نے واضح طور پر یہ اعلان کر دیا ہے کہ شام فلسطین عراق اور مصر کو اگر جنگ کا مرکز بنایا گیا تو ترکوں کیلئے غیر جانبدار بنکر [illegible] بیٹھنا ناممکن ہوگا"۔

[illegible] اور جرمنی :- سپین کے وزیر داخلہ مسٹر سونر نے جرمنی اور اٹلی میں بہت دنوں تک قیام کیا۔ نہیں معلوم کیا باتیں ہوئیں اور کیا فیصلے ہوئے۔ بلاشبہ سپین کا ڈکٹیٹر جرمنی اور اٹلی کی مدد سے یہ مرتبہ حاصل کر سکا۔ وہ انکا دباؤ بھی مانیگا اور احسان بھی۔ اگر وہ جرمنی اور اٹلی کا کہا مان کر انکے ساتھ جنگ میں شامل ہو جائے تو جبرالٹر کی برطانوی بستی اور بحیرہ روم میں برطانیہ کا جنگی بیڑہ خطرے میں پڑ سکتا ہے لیکن اسے اپنی روزی کی بھی فکر ہے کہ یوں اسکی تجارت امریکہ سے بند ہو جائیگی۔

جاپان، اٹلی اور جرمنی کا ایک نیا فوجی سیاسی اقتصادی

معاہدہ دس سال کے لئے ہوا ہے جسکی رو سے جاپان نے یورپ کے معاملات میں جرمنی اور اٹلی کی رہنمائی قبول کر لی ہے۔ اسی طرح جرمنی اور اٹلی نے جاپان کی رہنمائی ایشیا کے معاملات میں مان لی ہے۔ یہ بھی طے ہوا ہے کہ اگر چین اور جاپان کی موجودہ جنگ نیز جرمنی اٹلی کی برطانیہ کی جنگ میں کوئی نئی سلطنت شامل ہوئی تو جاپان جرمنی اور اٹلی اکٹھے ہو کر اس سے لڑائی کرینگے۔ روس کے تعلقات جرمنی سے تو ہیں لیکن جاپان سے اسے عداوت ہے۔ اس لئے اس کے خدشے کو یہ کہکر دور کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ کہ روس سے پہلے کیطرح تعلقات قائم رہیں گے اور اس پر اس معاہدہ کا کوئی اثر نہیں۔ لیکن حقیقت ہے کہ جہاں یہ معاہدہ امریکہ کو جنگ میں شامل ہونے سے روکنے کیواسطے کیا گیا ہے وہاں روس کو بھی عاجز کرنے کی سبیل پیدا کی گئی ہے۔ اس کے جواب میں امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور آسٹریلیا ایک نیا اتحاد کرنے کی سعی رہے ہیں۔

ڈاکر پر حملہ :-

مغربی فرانسیسی افریقہ پر فرانسیسی جنرل ڈیگال نے حملہ کیا۔ اور اس کے ساتھ برطانی بیڑہ بھی تھا۔ لیکن فرانسیسیوں نے ادھر اس بیڑے پر بمباری کی ادھر کی وشی گورنمنٹ نے جوابی کاروائی کے طور پر جبرالٹر پر دو دن ہوائی حملہ کرکے برطانوی بیڑے کو واپسی

پر مجبور کر دیا۔ دشمن نے اس واپسی کو نہ صرف برطانیہ بلکہ امریکہ کی شکست کہا۔ کیونکہ ڈاکر کی بندرگاہ امریکہ کے لئے بھی اہم حیثیت رکھتی ہے۔

اٹلی کا مصر پر حملہ:۔

اٹلی کی فوجیں اپنی خاموشی توڑ کر مصر پر چڑھ دوڑیں اور ۱۴ ستمبر کو مصر کی بندرگاہ سولم پر قبضہ کر لیا۔ اسکے کچھ دن بعد ایک اور بندرگاہ سیدی بارانی پر بھی قابض ہوگئیں اٹلی نے اس پر بڑی خوشیاں منائیں۔ لیکن برطانوی جرنیل نے کہا کہ اس پسپائی کا مقصد یہ ہے کہ اٹلی کھلے میدان میں آکر لڑے۔

اس حملے کے بعد بھی مصری مدبرین نے جنگ میں شامل ہونے کا اعلان نہ کیا۔ جس سے مصری حکومت میں اختلاف ہوگیا۔ کچھ وزیر جو فوراً جنگ کا اعلان چاہتے تھے استعفا دے گئے۔

فرانسیسی ہند چینی نے سر جھکا دیا۔

جاپان نے اپنے ناپاک ارادوں کو پورا کرنے کے سلسلے میں جو مطالبہ فرانسیسی ہند چینی سے کیا تھا کچھ رد و کد اور کچھ جھڑپ تڑپ کے بعد پورا ہوگیا۔ اب کچھ ہزار جاپانی فوج خاص سمندری اور ہوائی اڈوں پر قابض ہوگئی ہے۔ اب جاپان اطراف چین کو جنوب کی جانب سے بھی محاصرہ کرنے کی کوشش کریگا۔

ہندوستان:۔

وائسرائے اور ہندوستانی لیڈروں میں پھر فرداً فرداً ملاقاتیں ہوئیں اور ہندو مہاسبھا، مسلم لیگ اور کانگریس اب سب کے لیڈروں کے مطالبات وائسرائے نے رد کر دئے۔ اب یہ سب سیاسی جماعتیں وائسرائے صاحب کی "میں نہ مانوں" کے جواب میں کیا رویہ اختیار کرتی ہیں مستقبل قریب اسکا جواب دیگا۔

کانگریس نے گاندھی جی کو پھر اپنا ڈکٹیٹر بنا لیا ہے۔ وہ وائسرائے سے ملاقات کر کے انکار بھی سن چکے ہیں۔ اب وہ کیا کرینگے۔ یہ فیصلہ کانگریس کی مجلس عاملہ کے آنے والے اجلاس میں ہوگا۔ ہندوستان کا مسئلہ ایسا نہیں جو اپنی حیثیت میں محدود ہو۔ اس کے فیصلے کا اثر برطانیہ پر لازماً پڑے گا۔ اگر تمام سیاسی جماعتوں نے مقابلہ کی ٹھان لی تو برطانیہ کمزور ہو جائے گا۔ جس سے دشمن فائدہ اٹھائے گا برطانیہ کی خود غرضی کے ساتھ ساتھ اس کا تدبر اور تحمل ضرب المثل ہے۔ لیکن اسکی موجودہ ہندوستانی پالیسی اس کے حق میں مفید ثابت نہیں ہو رہی ہے۔

برطانیہ کا دعوےٰ ہے کہ دنیا کے آزاد ملکوں کی آزادی کے لئے لڑ رہا ہے۔ لیکن ہندوستان والے کہتے ہیں کہ اس کی روش اس کے اس دعوے کی تائید میں نہیں ہے۔ ہندوستان کے آزادی کے مطالبہ کے خلاف برطانوی حکومت جو مشکلات بیان کرتی ہے وہ اس کی اپنی پیدا کی ہوئی ہیں۔ انھیں رفع کرنا بھی خود اسی کا کام ہے جسے وہ آسانی سے سرانجام دے سکتی ہے۔

قسط اول

ماہ رمضان المبارک کی آمد

نئی زندگی کا عشق انگیز پیغام

از جناب "داعی الی الحق" ناظم ادارہ اصلاح و تبلیغ لاہور

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (القرآن)

روزہ:- "امتِ مسلمہ خدائی حکم کے ماتحت پابند ہے۔ کہ اسکا ہر فرد ماہ رمضان میں پو پھٹنے سے پہلے کھانا کھا کر روزہ داری کا عہد کرے اور پھر غروب آفتاب تک خواہ کیسی ہی شدید بھوک اور پیاس ہو۔ اناج۔ پانی۔ حقہ اور سگریٹ وغیرہ سے بالکل باز رہے"۔ یہ روزہ کی ظاہری صورت ہے۔

(عالمگیری و فتاویٰ قاضی خاں)

القرآن (۱) اے ایمان والو! تم پر چند دن کیلئے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جسطرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو۔ (سورہ بقر آیت ۱۸۳)

(۲) رمضان کا مہینہ (ہے) جسمیں قرآن عزیز نازل ہوا۔ جو لوگوں کے لئے قانونِ ہدایت ہے۔ اسمیں سامانِ ہدایت اور حق و باطل کے معیار عدل کے نشانات موجود ہیں

(سورۂ بقر آیت ۱۸۵)

(۳) بیشک ہم نے اس (قرآن عزیز) کو قدر کی رات (رمضان کے آخری عشرہ کی ایک رات) میں اتارا۔ اور تم کیا جانتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ (سنو) قدر کی رات کا مرتبہ ہزار مہینوں سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں ملائکہ اور روح اللہ کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔ وہ ہر امر (خداوندی) کے علمبردار بنکر سلامؑ کی (صدائے حق) طلوع صبح تک بلند کرتے رہتے ہیں۔ (سورہ قدر)

الحدیث۔ (۱) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے۔ تو آسمان کے دروازے (جنت کے دروازے) کھول دئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں

(صحیح بخاری مسلم بیہقی وغیرہ)

(۲) ایک اعرابی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ کوئی ایسا کام بتا دیجئے جس کے کرنے سے میں جنت کا حقدار بن جاؤں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی عبادت کیا کر۔ اسکا کسی کو شریک نہ بنا۔ فرض نماز پڑھ۔ زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر۔ اس نے قسم کھا کر کہا کہ نہ میں اس سے زیادہ کرونگا اور نہ کم۔ جب جانے لگا تو حضور نے فرمایا کہ جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ (صحیح بخاری جلد اول ابواب الصیام)

(۳) عن ابی ھریرۃ :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔ پس (روزہ دار) کوئی فحش بات نہ کرے اور نہ کسی سے جھگڑا کرے۔ اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی دے۔ تو دو مرتبہ کر دے کہ "میں روزے سے ہوں"۔ اُسکی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ دار محض میرے لئے اپنا کھانا پینا ترک کرتا ہے۔ پس روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا۔ اور دوسری نیکیوں کا بھی دس گنا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح البخاری جلد اول۔ ابواب الصیام۔ مسند امام احمد۔ و ابن ماجہ)

رمضان کی وجہ تسمیہ:-

رمضان رمض سے ماخوذ ہے۔ اور رمض کے معنی جلنے کے ہیں۔ چونکہ رمضان کا مہینہ گناہوں کو جلاتا ہے۔ اسلئے اسکا نام رمضان رکھا گیا۔ اور رمضان "گرم پتھر" کو بھی کہتے ہیں۔ اور گرم پتھر پر چلنے سے آدمی کے پیر جلتے ہیں اور شاید اس مہینے کا نام رکھتے وقت دن کا روزہ بہت گرمی کی شدت میں ہوگا۔ اس لئے رمضان نام رکھا گیا۔

تاریخی واقعات:-

(۱) اس مہینے میں قرآنِ عزیز نازل ہوا۔ اور تمام سابقہ قوانین الہیہ منسوخ کر دئے گئے۔ گویا کہ یہ مہینہ "آخری قانونِ حق" (قرآنِ عزیز) کے دائمی نفاذ کا پیامبر ہے۔

(۲) ۱۷ رمضان المبارک کو بدر میں ۳۱۳ قدسیوں کے مبارک ہاتھوں اعلائے کلمۃ الحق کیلئے "قوت" کا مظاہرہ ہوا۔ پہلی مرتبہ شمشیرِ اسلام باطل کی قطع و برید کیلئے بے نیام ہو کر چمکی۔

(۳) ۲۰ رمضان المبارک کو دنیا نے خدا کے آخری نشانِ مرکزیت (کعبہ) کو ۳۶۰ بتوں سے پاک ہوتے دیکھا۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کا نعرۂ حق زبانِ وحی ترجمان سے سنا اور اسلامی بادشاہت کے قیام کے لئے خدائی احکام عملاً نافذ کر دئے گئے۔ گویا کہ قانونِ حق کا نفاذ جہاد کی روشن تقدیر اور خلافتِ ربانی کی بشارت تینوں امور جو اس ماہِ مبارک کا تاریخی پس منظر ہیں۔

(۴) ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ بروز دوشنبہ حضرت خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراؓ کا وصال ہوا۔ اور ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ بروز یکشنبہ کو حضرت علیؓ شہید ہوئے۔ حضرت سری سقطیؒ ۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ کو بغداد میں اور حضرت بو علی قلندرؒ ۹ رمضان المبارک کو پانی پت میں واصلِ حق ہوئے۔

روزہ کی نیت:-

نَوَيْتُ بِصَوْمِ غَدٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ (ترجمہ: "میں نے ماہ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی"۔ نیت ضروری ہے۔ اسکے بغیر روزہ نہیں ہوتا۔ دل میں نیت کرنا کافی ہے۔ مگر زبان سے کہنا افضل ہے روزے کی نیت رات سے کرنی چاہئے۔ اگر اسوقت نہ کی جا سکے تو دوپہر کے ڈھلنے سے پیشتر ضرور کرلے۔ ورنہ روزہ نہیں ہوگا۔ (مراقی فلاح)

روزہ کے مسائل:-

(۱) بھول کر کھانا کھانے اور بھول کر مباشرت سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بشرطیکہ آجانے پر فوراً انسان رک جائے۔

(۲) تیل اور سرمہ لگانے سے۔ مسواک کرنے سے فصد کھلوانے

یا بغیر دھوئیں کے خوشبو سونگھنے۔ کلی کرنے۔ ناک میں پانی ڈالنے (بشرطیکہ حلق میں نہ جائے) اور غسل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۳) بلا قصد گرد و غبار۔ دھواں یا مکھی کی تری چلی جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

(۴) کسی چیز کا بلا عذر چکھنا مکروہ ہے۔ اگر کمزوری کا ڈر ہو تو فصد کھلوانے یا پچھنے لگوانے سے بھی کراہت آجاتی ہے جھوٹ بولنے۔ چغلی کرنے۔ غیبت کرنے۔ فضول اور بیکار باتیں کرنے بیجا غصہ ہونے سے بھی روزہ مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب کم ہو جاتا ہے۔

(۵) ہر غیر فطری چیز (مثلاً کنکریاں۔ روئی کا پھایا کاغذ وغیرہ) نگل جانے سے قضا لازم آتی ہے۔ غروب کے وقت دھوکہ میں پہلے روزہ کھول دینے یا صبح صادق کے بعد کھانے پینے سے بھی قضا لازم آتی ہے۔ خود قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر اضطراری حالت میں نہیں (ہدایہ عالمگیری قاضی خاں وغیرہ)

(۶) مریض۔ حاملہ۔ دودھ پلانے والی عورت۔ مسافر اگر روزہ نہ رکھ سکیں تو قضا کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

(۷) ایسا بوڑھا شخص جو روزہ نہ رکھ سکتا ہو روزہ چھوڑ دے۔ لیکن اسکے عوض کم از کم ایک مسکین کو روزانہ دونو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ (منہاج الطریق)

(۸) روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (ترجمہ) اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا۔ اور تجھی پر ایمان لایا۔ اور تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا۔ اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

(۹) قضا یہ ہے کہ روزہ کے بدلہ روزہ رکھے اور کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلائے (اس میں حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا ضروری ہے) یا ایک مسکین کو ۶۰ ساٹھ دن دو وقت کھانا کھلائے۔ بقدر صدقۂ فطر۔ ساٹھ مسکینوں کو غلہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ یعنی ہر ایک مسکین کو تقریباً سوا دو سیر گیہوں یا اسکی قیمت۔ (فتاویٰ بزازیہ)

(۱۰) تمام رمضان میں ایک بار قرآن عزیز ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اور نماز تراویح بھی سنت مؤکدہ ہے۔ اگر کسی محلہ میں نماز تراویح باجماعت ادا نہیں ہوتی۔ تو سارے محلے والے مجرم ہونگے۔ (کنز الدقائق) ۔ تراویح کی دعا یہ ہے:-

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ۔ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ۔ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَنَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ۔

روزہ کی حقیقت:- اللہ نے رمضان کے روزوں کے فلسفہ اور مقاصد پر صرف دو بلیغ جملے لکھے ہیں:-

(۱) لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (ترجمہ) تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ
(۲) لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ (ترجمہ) تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ } سورہ البقر

تقویٰ کیا ہے؟ "اللہ کی نعمتوں کے ناجائز استعمال سے بچ جانا"

جس طرح خدائے قدوس کی ذات پاک کھانے پینے اور

خواہشات سے پاک ہے۔ اسی طرح روزہ دار ہر ماہ رمضان میں خداپرستی کا یہ رنگ غالب آجاتا ہے۔ اور وہ برائی فسق و فجور اور عیش و عشرت سے پاک ہوجاتا ہے۔ اسی کا نام تقویٰ ہے جب یہ مرتبہ حاصل ہوجاتا ہے۔ تو خدا کے قطعی حکم کے ماتحت اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا (خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہیں)۔ یقیناً ایسے انسان کو خدا کی محبت حاصل ہو جاتی ہے اور یہ رفاقتِ الٰہی کی برکت ہوتی ہے کہ اسکی رحیمانہ کارسازی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْن۔ کی برکت یوں ظاہر ہوتی ہے۔ کہ یہ مومن حق خدا کی ذات پر قانع ہوجاتا ہے اور اپنی ہر بات ہر ارادہ اور ہر عمل خدا کی رضا کے تابع کر دیتا ہے۔

روزہ کا عہد:-

(ا)۔ تقویٰ۔ ہمارے دل و دماغ دست و زبان مال و دولت، اقتدار و اختیار، عقل و علم آج کے بعد راہوں پر استعمال نہ ہونگے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ دل و دماغ کو بری ترغیبات و تدابیر سے بیان کو بدزبانی، غیبت اور دل آزاری، تمسخر اور کذب و خوشامد سے مال و اقتدار کو بدکاری۔ نا انصافی۔ غریب آزاری رشوت ظلم و غرور اور مقدمہ بازی سے بچائینگے۔

(ب)۔ شکر۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ ہمارے دل و دماغ حصولِ علم دین اور بہبود خلق کیلئے وقف ہوجائینگے۔ ہماری زبان ذکر و وعظ۔ راست گوئی۔ تبلیغ حق۔ اور اشاعتِ صلح و اتحاد کے مقاصدِ جلیلہ کا فریضہ ادا کریگی۔ ہمارا مال و اقتدار فیاضی۔ خیرات۔ انصاف اور خدمتِ خلق کا ذریعہ بن جائیگا۔

رمضان المبارک کا پروگرام:-

(۱) آپ اپنے روزہ کو حقیقی روزہ بنائیں۔ یعنی دل۔ زبان۔ آنکھ۔ ہاتھ الغرض تمام اعضاء نہایت عاجزی سے نیکی اور سچائی میں مشغول رکھیں

(۲) اپنے وقت کا بہترین حصہ قرآن عزیز کے پڑھنے پڑھانے۔ سمجھنے اور عمل کرنے میں گذاریں۔ اسلئے کہ یہ مہینہ درحقیقت قرآن عزیز کی سالگرہ کا وقت ہے۔

(۳) ہر مسجد میں قرآن عزیز سنایا جائے۔ اور درس قرآن عزیز کا انتظام کیا جائے۔

(۴) تقریروں۔ وفدوں۔ جلسوں۔ وعظوں اور ترغیب و تربیت کے ہر ممکن طریق سے ایسا زوردار کام کیا جائے کہ تمام امتِ مسلمہ حقیقتِ روزہ سے واقف ہوجائے۔

(۵) ۱۷ رمضان المبارک کو یوم جہاد اور جمعۃ الوداع کو یوم القرآن کی تقریب پر زبردست جلسے کئے جائیں۔ اور اس حقیقت کو واضح کیا جائے کہ رمضان المبارک میں خلافتِ الٰہیہ کے قیام کے لئے پیامبرِ حق نے خدائی قانون (قرآن عزیز) ہمیشہ کے لئے بطور خدائی امانت ہمارے سپرد کیا تھا۔ اب مسلمانوں کو صحنِ کائنات میں سجدہ ریز ہوکر قیامِ قرآن۔ قیامِ جہاد۔ اور قیامِ خلافت کی تیاری میں مشغول ہوجانا چاہئے۔ اسلام کی روشن تقدیر پھر زندۂ جاوید ہوکر چمکے گی۔ بے کسوں کے آنسو پونچھے جائینگے اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔

آؤ آسمان کی طرف نظر اٹھائیں۔ عشق انگیز صدائیں بلند کریں اور خلافت الٰہی کا محل از سر نو تعمیر کرنیکے لئے تیار ہوجائیں۔

ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

(داعی الی الحق)

یہ مضمون [illegible] صورت ذکر کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ [illegible] (بحکم ادارہ [illegible])

حالتِ قوم

مسلمانوں کی موجودہ زندگی کے مناظر جو مشاہدات پر مبنی ہیں

از حسان الہند جناب فضل جالندھری

مسلم سے خطاب

مظہرِ شانِ خدا ہے شکلِ انسانی تیری ✤ پالتی ہے نور کو ظلمت میں تابانی تیری
جس کے ذرے کانپ اٹھتے تھے زمین و آسماں ✤ کیا ہوئی وہ اے مسلماں! شعلہ سامانی تیری
ہو گیا جس دن سے منت کش درِ اغیار کا ✤ تو مٹا جاتی رہی دنیا سے سلطانی تیری
دل لہو روتا ہے تیری حالتِ افلاس پر ✤ کیا نہیں تجھ کو رلاتی آہ ویرانی تیری
جس میں آتے تھے نظر جلوے ہی جلوے نور کے ✤ آج دامن چاک ہے وہ پاک دامانی تیری
بحرِ ملت میں فنا ہونے سے ملتی ہے حیات ✤ زندگی ہے بیخودی کی موجِ طوفانی تیری
تو ہے وہ رہگیر جس کے عرش نے چومے قدم ✤ خندہ زن ابتک ہے تاروں پر پر افشانی تیری
آگہی کا نور جب تک جلوہ گر تجھ میں نہ ہو ✤ کیا یہ ممکن ہے کہ مشکل میں ہو آسانی تیری
آشنا جس دم ہوا نورِ رمزِ الا اللہ سے ✤ تیرے ہاتھوں میں قلمرانی جہانبانی تیری
مفت میں غافل ادائے مغربی پر لٹ گیا ✤ آدمیت سوز ہے تہذیبِ نصرانی تیری
تو بتا سیمیں جسے سمجھا مسِ بے آب ہے ✤ ہے نہایت شرمناک افسوس نادانی تیری

کشتیٔ دل ڈگمگاتی ہے بھنور میں خیر ہو
دیکھئے کیا رنگ لائے فضل حیرانی تیری

داستانِ غم

ایک مومن کا اہلِ دیں کو سناتا ہوں ماجرا ✤ وہ ماجرا کہ جس نے جگر چاک کر دیا

گھر سے بروزِ عید تب و تاب دید میں ٭ نکلا میں تیز گام تلاشِ سعید[1] میں

لیکن نہ تھا مجھے درِ دلدار کا پتہ ٭ پوچھا کیا ہر اک سے اس غم خوار کا پتہ

شعلے بھڑک رہے تھے دلِ بیقرار میں ٭ پھرتا تھا گنج بخشؒ[2] کے قرب و جوار میں

آئی نظر جو شکل وہاں اک بزرگ کی ٭ اُس سے دلِ شکستہ کی ڈھارس سی بندھ گئی

بولا مجاوروں کی ہے وہ بزم جائیے ٭ خدام شہ سے گوہرِ مقصود پائیے

یہ کہہ کے مجھ سے چل دیا وہ مردِ غم شناس ٭ پہنچا میں فرطِ جوش میں اس انجمن کے پاس

منظر عجیب تھا محفلِ گم کردہ ہوش کا ٭ سر جھک رہا تھا ساقیٔ بادہ فروش کا

ظاہر تھے خفتہ بخت قلندر اِدھر اُدھر ٭ بے کار و مردہ ذوق و ستمگار الحذر

بیٹھے تھے کچھ ملنگ نشے کی ترنگ میں ٭ گھٹنوں پہ سر کو ٹیک کے مستی کے رنگ میں

رُخ زرد پوست بھنگ سے سینے کباب تھے ٭ مارے ہوئے تھے چرس افیم اور شراب کے

کوئی "قمار شاہ" تھا کوئی "بہار شاہ" ٭ مُردوں کی طرح دیکھتے تھے پھیر کر نگاہ

پوچھا جو میں نے ان سے ٹھکانا حبیب کا ٭ چونک اُٹھا ایک سامنے "مردہ" قریب کا

دیکھا کئے وہ میری طرف حالِ زار میں ٭ جیسے ہو جھانکتا کوئی میکش خمار میں

کیونکر کہوں شراب کے نشے میں چُور تھا ٭ بہکا ہوا مگر یہ ستمگر ضرور تھا

ملت کے سر پہ بارشِ برکات چاہیئے ٭ "مسجد کے زیرِ سایہ خرابات چاہیئے"

صاحب دلوں کے آہ جہاں بھی مزار ہیں ٭ موجود یہ ضرور وہاں بادہ خوار ہیں

حج و نماز و روزہ و تسبیح اور زکات ٭ ان کے لئے فرائضِ دیں باعثِ ممات

مل مل کے مرقدوں پہ چڑھاوے چڑھائیے ٭ روزی کو مفت خاک میں جا کر ملائیے

مکار ہیں حریص ہیں فتنہ بدوش ہیں ٭ دشمن ہیں دینِ پاک کے ملت فروش ہیں

یکتا ہیں زور و مکر کی ہر چال ڈھال میں ٭ ہیں بھیڑیئے چھپے ہوئے بھیڑوں کی کھال میں

تقوے سے بھی نہیں ہے انہیں ہوش سے غرض ٭ گر ہے کوئی غرض تو خورد و نوش سے غرض

نامرد و نامراد قلندر ہیں نام کے ٭ بے عز و بے وقار سکندر ہیں نام کے

مسلم خودی کے رنگ کو بیکار کھو گیا ٭ جل کر سیاہ راکھ کا انبار ہو گیا

تیرا وہ دبدبہ تری شوکت کہاں گئی

---

[1] سعید الحسن، شاعر کے ایک دوست۔ [2] داتا گنج بخشؒ کا مزار۔

افسوس تو کدھر ہے وہ غیرت کہاں گئی

"تکیوں"[1] کے حال زار کو با چشم غور دیکھ ٭ چنڈو کے فیضِ عام کا محفل میں دور دیکھ
ناپاک و نابکار کو بیباک کر دیا ٭ بدذوق و بدنہاد کو چالاک کر دیا
پہلے تو نشہ پینے پہ کہتے ہیں "یا علیؓ!" ٭ ہوتا ہے پھر زبانِ نجس پر رواں "نبیؐ!"
شرطِ ادب ہے اسمِ پیمبرؐ کے واسطے ٭ منہ دھل کے پہلے صاف ہو مشک و گلاب سے
منصب رسولِ پاکؐ کا پہچانتے نہیں ٭ حیدرؓ کی شان پوچھیے تو جانتے نہیں
ناکس شکوہ و شانِ پیمبرؐ سے بے خبر ٭ دھبہ لگا رہے ہیں محمدؐ کے نام پر
نشے میں چور چور ہیں آنکھیں ہیں لال لال ٭ اللہ! کسقدر یہ مجاور ہیں "خوش خصال"
پی پی کے چرس بھنگ بجاتے ہیں تالیاں ٭ کیا ناچتے ہیں ڈال کے کانوں میں بالیاں
یہ مرتضےٰؓ کے شیر ہیں "مادھو" کے لال ہیں ٭ دل موذیوں کے شکل میں شیرِ مثال ہیں
کب تک رہینگی آہ یہ غفلت شعاریاں ٭ سینے پہ چل رہی ہیں الم کی کٹاریاں
جس قوم کے مذاق کا غافل یہ حال ہے ٭ اس قوم کا جہان میں جینا محال ہے
عشقِ رسولؐ ہے تو حرم کا طواف کر ٭ آلائشوں سے دامنِ توحید صاف کر
نااہل، ناتراش کی ہستی بگاڑ دے ٭ ان کرگسوں کے جھنڈ کی بستی اجاڑ دے
جانا ہے پاک تو جنھیں کیچڑ کے مور ہیں ٭ سمجھا ہے جن کو تو نے نگہباں وہ چور ہیں
دم گردِ راہ سے ترے سینے میں گھٹ گیا ٭ اے کارواں تو ہاتھ سے اپنے ہی لٹ گیا
طاری ہے آج بھی در خیبر پہ تھرتھری ٭ مشکل کشا سے سیکھئے شانِ قلندری

کیوں امتِ نبیؐ! تجھے مرنے کا غم نہیں
یہ دور پہلے دورِ جہالت سے کم نہیں

جس کی زباں سے سن لئے الفاظ "حق و ہو" ٭ پابوس ہو گئے وہیں یارانِ نیک خو
پیروں کا سوزِ عشق نہ نکلا دماغ سے ٭ "اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"
پابندِ ذکر و فکر ہی فی الاصل پیر ہے ٭ واقف نہیں جو فقر سے کیسا فقیر ہے
قائل نہیں میں صورتِ بدرِ منیر کا ٭ شیدا ہوں دل سے مرشدِ روشن ضمیر کا

[1] لفظ تکیہ پنجابی میں اسکے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جہاں عام طور پر بھنگ، چرس، افیون، چنڈو وغیرہ کا دور صبح و شام جاری رہتا ہے اور جہاں افیونی نشہ بازی کر کے آرام فرماتے ہیں۔

ذلّت میں ڈوب ڈوب کے حد سے گزر گئے
کیوں مرگِ ناگہاں سے بھی پہلے نہ مر گئے

کیا کیا تیری نگاہ پہ منظر عیاں کروں ٭ حیراں ہوں کون کونسی حالت بیاں کروں
آنکھیں ہیں اشکبار دلِ سوگوار کی ٭ کرنے لگے ہیں آہ تجارت مزار کی
دل سوز آج خانقہوں کے ہوئے نشاں ٭ ناپاک ہو رہے ہیں غلاظت سے بے گماں

قبریں ہیں نوحہ خواں تیری غفلت پہ برملا
ملّت کے پاسباں تیری غفلت کو کیا ہوا

وہ مادرانِ قوم کی عفت بدوشیاں ٭ اجلاس ملئے عام میں جلوہ فروشیاں
وہ شوخی و مذاق وہ بیباک سے قہقہے ٭ باغوں میں بلبلوں کی طرح مل کے چہچہے
وہ محرموں کے روبرو ڈھلنا نقاب کا ٭ نامحرموں کے روبرو اٹھنا حجاب کا
وہ چھیڑ چھاڑ ہر کس و ناکس سے برملا ٭ اے پاسبانِ مذہبِ توحید! مرحبا
تہذیبِ مغربی تیرے دامن سے چھو گئی ٭ بے آبرو کے ساتھ تیری آبرو گئی

آوارگیٔ فطرتِ نسواں پہ حیف ہے
سمجھا ہے جس کو شہد وہ مسموم کیف ہے

پیرانِ مے فروش کا مخلص مرید ہے ٭ ہوٹل میں میکدے میں تیرے دم سے عید ہے
نظارگیٔ حسن سے ہوتا ہے قلب صاف ٭ بازار معصیت کا شب و روز ہے طواف
شیدائیوں کا شور وہ کوچوں میں دن ڈھلے ٭ وہ عاشقی کا جوش جوانی کے ولولے
وہ زمزمہ وہ رقص وہ جوبن بہار کا ٭ اک اک ادائے ناز پہ لٹنا ہزار کا
جب تک ہے دم میں دم یہ غرض انجام کچھ نہیں ٭ اس زندگی کا واسطہ اسلام سے نہیں

دل سوزشِ رسولؐ میں کر کے کباب دیکھ
اس میکدے کی بھی ذرا پی کر شراب دیکھ

بزمِ طرب میں مطربوں کی خوش مقالیاں ٭ گمراہ شاعروں کی وہ نازک خیالیاں
ختم الرسلؐ سے غوثؓ کا رتبہ بڑھا دیا ٭ صابرؒ کے مرتبے کو خدا سے ملا دیا
مسند پہ جلوہ گر ہیں شیوخ فسوں طراز ٭ قدموں پہ خادموں نے ہے رکھا سرِ نیاز

غافل! یہ حکمِ مذہبِ خیر الانامؐ ہے ٭ خالق کے بعد غیر کو سجدہ حرام ہے
پردوں کو چشمہائے خرد سے اُٹھائیے
یوں مرتبے بڑھا کے نہ ان کو گھٹائیے

تیرے وجودِ شوق میں وحدت کی بو نہیں ٭ منّت کشِ رقیب ہے اب تو وہ تو نہیں
اے محوِ خواب! دیدۂ عبرت کو کھول کر ٭ دنیا پہ ڈال پھر وہی گزری ہوئی نظر
تیرا کلامِ پاک خدا کا کلام ہے ٭ تیرا امام ہر دو جہاں کا امام ہے
تیری مثال دونو جہاں میں ہے لاجواب ٭ مرکب تیرا براق ہے جبریل ہمرکاب
تو شہسوارِ وسعتِ افلاک کیوں نہ ہو ٭ مومن اگر ہے صاحبِ لولاک کیوں نہ ہو
نامِ خدا پہ ساقیٔ کوثر کا مست بن ٭ باطل کی الجھنوں سے گزر حق پرست بن
آباد کر عمل سے گلستانِ رنگ و بو ٭ اسرارِ کُن فکاں کا ہے محرمِ ازل سے تو
گردش میں لا زمانۂ رفتہ کی یاد کو ٭ پھر سینچ خونِ عشق سے نخلِ مراد کو
نقش و نگار چھوڑ کے اپنا جمال دیکھ ٭ آئینۂ جلال میں اپنا کمال دیکھ
جاں کے لئے وبال ہے اصنام پروری ٭ لازم ہے بتکدہ کے لئے دستِ غزنوی
ٹپکے رگوں سے جوش میں پھر خونِ حیدری ٭ پیدا ہو استقامتِ ایمانِ بوذری
عاشق ہوں فضلؔ گلشنِ وحدت کے پھول کا
خادم ہوں خادمانِ محمد رسول کا

سوز و ساز

سرمایہ پرستی ہے دولت کی فراوانی ٭ رسوائی و ذلت ہے افلاس کی ویرانی
ہے ہستیٔ بے مایہ انسان کی حباب آسا ٭ ہر صبح و مسا باقی ہر صبح و مسا فانی
روشن ہے جہاں سارا اس پھر نبوت سے ٭ ذروں کی چمک کیا ہے سورج کی درخشانی
تدبیر مسلماں کی تقدیرِ الٰہی ہے ٭ تقدیرِ الٰہی ہے معراجِ مسلمانی
نعرے دلِ مضطر کے بیکار نہیں ہوتے ٭ غارتگرِ عالم ہے مومن کی پریشانی
قاتل کی تڑپ صادق موذی کی پھڑک کا ذ ٭ مرنے کی طلب باقی جینے کی ہوس فانی

باطل کا فسوں کب تک اے غیرتِ فاروقی ٭ شیروں کی کشاکش میں روباہوں کی سلطانی
توحید کے جلوؤں سے بے خود جو مجھے کر دے ٭ آنکھوں سے نہاں کیوں ہے وہ صورتِ سلمانی
غفار کا بندہ ہوں مذہب ہے مِرا ہندی ٭ رشیوں کی پرستش ہے بت خانے کی دربانی
کافر سے منافق کا انجام نہیں اچھا ٭ یا خادمِ شیطاں بن یا بندۂ سبحانی
صوفی نہ رہا صوفی زاہد نہ رہا زاہد ٭ میخانے میں مسجد کی ہونے لگی قربانی
وحدت کی اذانوں سے بیزار ہوا مسلم ٭ اب وِدیا مندر کی ہوتی ہے ثنا خوانی
بن بن کے بگڑتی ہے گر گر کے سنبھلتی ہے ٭ ہر طرح مکدّر ہے افکار کی جولانی
اس دورِ تذبذب میں بیگانگیٔ دل کو ٭ پاداشِ عمل کہئے یا حکمتِ ربانی
اے صبحِ قیامت تم محروم نہ جانے دے ٭ شاید ہو مقدر میں محبوب کی دربانی

ٹوٹے ہوئے بربط کے چھوڑے ہوئے نغمے میں
یہ فضلِ ستم کش کی دِلسوز غزل خوانی

ہندوستانی کھانے

از جناب میر تاج موجد تاج امرت، تاج امرت فارمیسی تاج امرت سٹریٹ لاہور

تجارت کے سلسلہ میں میں نے ہندوستان بھر کا سفر ایک سے زیادہ مرتبہ کیا ہے۔ اس اثنا میں مجھے سالہا سال تک عام سراؤں اور بازاری دکانوں سے لیکر اچھے سے اچھے ہوٹلوں میں کھانا کھانے کا اتفاق ہوا ہے۔ پرائیویٹ اور شادی بیاہ کی پُر تکلف دعوتیں بھی اڑائی ہیں۔ امید ہے کہ یہاں ان کھانوں کا بیان "مسلمہ" بہنوں اور بھائیوں کی معلومات میں اضافہ اور دلچسپی کا باعث ہوگا۔

یو۔پی۔ کی سراؤں میں رواج ہے کہ مسافر نے بھٹیاری کو پیسے دیکر فرمائش کردی کہ ہم یہ کھائینگے۔ دن بھر کام کاج میں لگا رہا۔ اور شام کو حسب منشا تو کیا ہی ہوگا۔ مگر خیر کھانا تیار پایا۔ لیکن بریلی۔ کانپور۔ الہ آباد۔ بنارس وغیرہ شہروں میں بازاری کھانا بھی پاکیزہ اور کفایت سے میسر آجاتا ہے۔ اگرچہ گائے کے گوشت کا استعمال بکثرت ہے۔ یہانتک کہ پلاؤ۔ قورمہ اور شامی کباب تک اسکے ہونگے۔

دہلی۔ اور آپ اس میں اور بکرے کے گوشت میں مشکل سے تمیز کر سکینگے۔ البتہ دہلی میں فتحپوری اور چاندنی چوک کے ہوٹلوں میں خالص گھی اور بکرے کے گوشت کے ہر قسم کے صاف ستھرے

کھانے عام مل جاتے ہیں۔

یہاں ایک مرتبہ دہلی کے مشہور لکھپتی پنجابی سوداگروں کی شادی کی ضیافت میں مجھے شامل ہونے کا اتفاق ہوا تھا۔ بیانی روغن جوش وغیرہ کھانے نہایت پُرتکلف مگر چنے جا رہے تھے عام مٹی کے برتنوں میں جو میرے لئے ایک عجوبہ تھا۔ مٹی کے طباق، مٹی کے پیالے۔ مٹی کے آبخورے وغیرہ۔

یہیں کی ایک اور دعوت کا حال بھی سن لیجئے۔ جو دہلی کے ایک متمول مہاجن نے اپنے بالک پوتے کے جنیؤ کی رسم پر دی تھی۔ راقم الحروف کو اس میں نہایت اصرار سے شامل کیا گیا۔ گرمیوں کے دن، رات کا وقت، کوٹھے پر گیس کی روشنی میں چاندنیوں پر پہلے تو ایک لالہ جی پتے بچھا گئے۔ ایک اور صاحب ان پتوں پر دور سے نشانہ باندھ کر (جیسے کتے کو روٹی پھینکتے ہیں) خستہ کچوریوں کا ایک ڈھیر لگا گئے۔ ایک مہاشہ آلو اور چنے کی بھاجی پھینک گئے۔ اور پھر کئی قسم کا اچار۔ کوئی آ تا چمچے سے دہی ڈال جاتا۔ کوئی چٹنی۔ مہاجن صاحب (صاحب خانہ) ہاتھ باندھے میرے روبرو کھڑے ہیں۔ کہئے صاحب اور کچھ چاہئے۔ یعنی خلاف قاعدہ آپکی کرپا سے سبھی کچھ ہے۔ مگر دل نے کہا "چاہئے خاک۔ ایسے بھکوے قسم کھانے کو تو کوئی اسلامی مذاق کی شے رکھی ہوتی۔ مگر قہر درویش برجان درویش۔

محفل بھر میں میں ہی ایک مسلمان تھا۔ اور اپنی اس حرکت پر سخت نادم کہ میں اس ضیافت میں شامل ہی کیوں ہوا۔ جب ان چیزوں سے سیر ہوچکی تو نانا رنگی مٹھائی مع چینی کی نفیس طشتری کے سامنے رکھی ہوئی۔ اور دعوت ختم۔ کان کو ہاتھ لگایا کہ آئندہ ایسی حماقت کا ارتکاب نہ ہوگا۔

اگرچہ اس سے پہلے ایک دفعہ اپنے برادر مرحوم کے ہمراہ ایسی دعوت سے سابقہ پڑ چکا تھا۔ مگر وہ پرائیویٹ تھی۔ اور اس میں میرا خیال تھا کہ مسلمانوں کے لئے علیحدہ انتظام ہوگا۔ وہ اسطرح کہ مٹر پلاؤ (پلاؤ)۔ ثابت ماش۔ دال بڑیاں۔ چنے کا رس۔ پھلکے کھیاں۔ کئی طرح کی بھجیا۔ بیگن کا بھرتا۔ سنترے کا مربہ (پھانکوں سے چھلکا الگ کر کے چینی ملا ہوا) پاپڑ۔ مگر گوشت کی کہیں بو تک نہ تھی۔ اور بھائی خدا بخشے گوشت کے رسیا۔ بغیر گوشت کے گویا لقمہ حرام سمجھتے تھے "اکل حلال" نہ پا کر ان کی تو بھوک اڑ گئی۔ تاہم منہ رکھنے کو کچھ نہ کچھ میرے ساتھ زہر مار کر کے اس دعوت سے چھٹکارا پایا۔ اور گھر آ کر پیٹ بھر کے کھانا تناول فرمایا۔

دہلی میں جمعہ کے روز کمیلا (گوشت) نہیں ہوتا۔ تاہم پھیری والے سے مچھلی مل جاتی ہے۔ آدھ سیر۔ پاؤ سیر بھی کٹوا کر لے سکتے ہیں۔ لاہور میں کاٹ کر بیچنے کا رواج نہیں۔ سالم ہی لینی پڑیگی۔ چاہے وہ وزن میں چار سیر ہی کیوں نہ ہو۔ ماما اس روز کھنڈویاں پکاتی یعنی بیسن کو مسالے اور پانی میں گھول آنچ پر جوش دیکر لئی سی نیچے اتار لیتی اور اسے تھال میں ٹھنڈا کر کے چھری سے برفی کی طرح ٹکڑے کاٹ پھر گھی اور مسالے میں مرغ کر لیتی۔

دہلی کی نہاری (پائے شوربا) اور چاٹ جس میں کھٹائی مرچ۔ مسالا خدا کی پناہ۔ عوام کا مرغوب کھاجا ہے۔ گلگوندے کا اچار اور مربہ۔ سوہن حلوہ۔ رمضان کی افطاری یعنی لیموں نچوڑے ہوئے امرود۔ کھیرے ککڑی کے کچالو چٹ پٹی دال وغیرہ پنجابیوں کے نایاب سوغاتیں ہیں۔

میرٹھ۔ میرٹھ کے سیخ کے کباب (گائے کے) کوفی بڑی

موتی کے برابر باریک دھاگے میں لپٹے ہوئے خستہ پن دیکھ کر منہ میں پانی بھر آئے۔ کھاتے جائیے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ مگر لذیذ ایسے کہ بس کرنے کا نام نہ لینگے۔

لکھنؤ۔ بھنا مرغ۔ مرغ کی بریانی۔ شامی کباب۔ شیرمال باقرخانی۔ پراٹھے۔ بالائی۔ ماش کی بھنی دال جس پر ادرک اور پیاز کی ہوائیاں چھڑکی ہوئی۔ قیمہ بھری خستہ کچوریاں۔ سیب کا عصارہ۔ انار کا فشردہ۔

علی گڑھ۔ ایسا سستا اور صاف ستھرا کھانا کہیں دیکھنے میں نہیں آیا۔ دو قسم کا سالن۔ ایک پلیٹ سبزی گوشت اور دوسری دال کی۔ پیاز۔ ہری مرچ اور لیموں کا کچومر۔ اتنی چپاتیاں کہ ایک پنجابی بخوبی سیر ہو جائے اور پیسے صرف چھ۔

امرتسر۔ امرتسر کی باقرخانی۔ کھنڈ (قند) کلیجے عجیب چیز ہے۔ شادی بیاہ کی دعوتیں یہاں کی بھی پر تکلف ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایک برات میں جب کھانا چنا گیا تو بظاہر گوشت نام کو بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ لیکن چند نوالوں ہی کے دوران میں انکشاف ہو گیا کہ چاولوں کے ہر طبق میں مرغ مسلم چھپا ہوا ہے۔

متھرا۔ متھرا کے پیڑے۔

انبالہ۔ انبالہ کی میٹھی پھینیاں۔

سوہڑی۔ تلی مچھلی ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر چولہے پر کڑھائی رکھی ہے۔ سامنے دریا پر سے تازہ بتازہ مسافروں کے تیار ہو رہی ہے۔

کوئٹہ۔ کوئٹہ کی صرف سادہ روٹی پر ہزار شیرمال قربان۔

بنوں۔ ساتھ ہیریاں۔ ناک، کان، سینگ اور آنکھ سمیت پکی ہوئی۔ نانبائیوں نے اس قرینے سے سینیوں میں سجا رکھی ہیں کہ کس ہندوستانی یا پنجابی کا دل گردہ ہے کہ یہ منظر دیکھے اور اسکی بھوک نہ مر جائے۔

پشاور۔ سبحان اللہ۔ راقم الحروف کی رائے میں کھانوں کے لحاظ سے یہ شہر ہندوستان بھر کے شہروں سے سبقت لے گیا ہے۔ سبزیوں میں قدرتی شیرینی۔ دنبے اور بکرے کا گوشت پانی اللہ کی رحمت۔ سادہ روٹی میں کیک سے بڑھ کر مزہ۔ مسلمان تو کجا۔ برادران وطن تک سالم مرغا سیخ پر چڑھا کر تنور میں سوختہ کر رہے ہیں۔ یہاں کا پنیر۔ سرکہ اور سرکے میں اچار۔ قہوہ۔ فالودہ۔ پھل خشک و تر۔ ٹھپر (شلغم)۔ چکا (دہی) جو چیز ہے لاجواب ہے۔ یہاں قورمہ میں ذرا سی چنے کی دال اور زردہ میں سنترے کا چھلکا تراش کر ڈال دیتے ہیں جس سے ذائقہ اور خوشبو بے مثال ہو جاتی ہے۔

کشمیر۔ کشمیر کے "رستے" (قیمہ کی گولیاں) گشتابے (قیمہ کے بڑے بڑے لڈو کے برابر) طبق ماز (پسندے۔ بھنا گوشت) چیٹی (ترش گوشت) دودھ یخنی یا شیر ماز (گوشت میں دودھ کا شوربا) کمال یہ ہے کہ دودھ جیسی لطیف شے کیا مجال کہ مرچ مسالے سے پھٹے یا خراب ہو) باقی چیزیں وازا (باورچی) گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر اور اسے کوٹ کر مختلف طریقوں سے پکاتا ہے۔ پنیر میں ساگ یہاں کی بے نظیر چیز ہے۔

کشمیر کے چشموں کا صرف سادہ پانی سبحان اللہ۔ جگر کی آگ بجھا دے۔ انڈا۔ مرغی۔ مچھلی۔ بھنا وغیرہ کھا کر پانی کا ایک گلاس کیا پی لیا گویا "تاز امرت" استعمال کر لی۔ سبھی کچھ ہضم ہے۔ اور پھر سے اشتہا ہو رہی ہے۔ چائے میں ہرے بادام اور اخروٹ

چاہے کتنے ہی ڈال کر پٹ جائیں مطلق گرمی نہیں کرتے۔ یہاں کی کمئی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اسکی شیرینی اور لطافت کے سامنے دودھ بالائی یا پنیر تو کیا نیڈو اور سٹیفلز کی آئس کریم اور پیسٹری بھی پانی بھرتی ہے۔ یہاں کے گوجر ایک قسم کے دودھ کی روٹی تیار کرتے ہیں جو پنیر کی مانند ہوتی ہے۔ یہ خاص طور پر مشہور ہے اسے کلیاڑی کہتے ہیں۔

لیکن سب سے بڑا تحفہ یا سوغات یہاں کی "بڑی" ہے جو دور دور تک مشہور ہے۔ سالن میں اسکا استعمال سالن کی ہستی کو سنوار دیتا ہے۔ رنگت۔ ذائقہ خوشبو۔ سب لاجواب ہو جاتی ہے۔ ناظرات "مسلمہ" کے استفادہ اٹھانے کو خاص طور پر یہاں اسکا نسخہ درج کر دیا جاتا ہے۔

ترکیب کشمیری بڑی مسالے دار

مرچ سرخ ۶ سیر۔ مرچ سیاہ ۱ چھٹانک۔ پران (پیاز) ۹ سیر پیاز بنا ہوا تیار۔ لہسن ۲ سیر۔ نمک ۱ سیر۔ دھنیا سوکھا ۳ پاؤ۔ ہلدی ½ سیر۔ سونٹھ آدھ پاؤ۔ الائچی دانہ ۲ چھٹانک۔ دارچینی ۱ چھٹانک زیرہ پاؤ بھر۔ لونگ ایک چھٹانک۔ صرف زیرہ اور لونگ کو کوٹنا نہیں باقی مسالہ علیحدہ کوٹ بنا کر اور پران یعنی پیاز اور لہسن کو علیحدہ بنا کر مع زیرہ لونگ ثابت کے سب کو کسی برتن میں حل کر دیں (برتن اینمل کا ہو) اور ٹکیہ بنا لیں اور سوکھا کر رکھ چھوڑیں سالن پکاتے میں اسکی ذرا سی مقدار بس ہے۔ مگر یاد رہے اس تمام مسالہ کی جان پران یعنی پیاز ہے۔ کم از کم یہ ضرور کشمیری کا ہونا چاہئے۔ مرقومہ بالا اوزان کے حساب سے کم و بیش بنانا آپکے اختیار میں ہے

راقم الحروف کے گھر میں حسب ذیل اشیا خوب بنتی ہیں:۔

کلہ پارچہ (سری پائے) شب دیگ (شلغم گوشت رات بھر دھیمی آنچ پر پکتا رہتا ہے) بُت کریلے (قیمہ بھرے) مچھلی ساگ (مچھلی کے تلے ہوئے ٹکڑے ساگ کی تہوں میں جما کر مدھم آگ پر چھوڑ دئے جاتے ہیں۔ شامی کباب۔ گھریلا۔ پنیں (انڈے دودھ اور چینی خوب پھینٹ کر اور قفلی جیسے برتن میں رکھ کر منہ بند کر دیا جاتا ہے۔ پھر فرائی پین میں پانی بھر کر۔ قفلی کو اس میں چھوڑ کر ہلکی آنچ پر تیار کر لی جاتی ہے۔ بہت عمدہ چیز ہے)

دیہاتی کھانے۔ لاہور کے نواح میں مجھے چند ایک گاؤں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کے کھانوں کا حال بھی سن لیجئے۔ مکئی کی روٹی اور سرسوں کا ساگ۔ تلیر۔ کچنال اور ٹھنڈیاں (تنور کی) نیل کٹائے۔ ہرن کے کباب اور مانیاں (توے کی موٹی روٹیاں) لسی۔ رس۔

مختلف برادریوں کے کھانے۔ بچپن میں میرے ایک بزرگ تھے جو عالم دین اور امام مسجد بھی تھے۔ مجھے اکثر اپنے ہمراہ دعوت پر لے جاتے۔ اس زمانے کی مختلف برادریوں کی ضیافتوں کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

ککے زئی برادری بہ تنجن۔ بریانی اور سات رنگی مٹھائی سے براتیوں کی تواضع کرتی۔ خوجہ برادری کی مہمانی میں کیا دیکھا کہ صرف زردے کے تھال آگئے اور پانی کی بجائے دودھ رکھ دیا گیا۔ بے سناروں کی ایک دعوت میں جو سے سابقہ پڑا (خدا نہ کرے کہ یہ دوبارہ نصیب ہو) یعنی صرف سادہ چاولوں کی پلیٹوں پر قند کی کوئی چار انگل تہ جمی ہوئی جن پر چھوارے۔ سوگی۔ پستہ۔ بتاشے اور خدا جانے کیا کیا کچھ سے سجا کر دسترخوان پر قرینے سے رکھ دیا گیا۔ جابجا آدمی سرول پر گھی کی دیگچیاں اٹھائے کھڑے تھے

اور چچے بھر بھر کر چوب پر ڈال رہے تھے۔ دھوبیوں کا ایک حلوے کا ایک تھال ہر براتی کے آگے ڈال دیا گیا۔ اور کھنا بھی یاد ہے۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے۔ کوئی اڑھائی سیر پختہ بس۔ باقی ہوس۔

(باقی باقی)

تصویر حال

از محترمہ اہلیہ مولانا سید ابوالخیر صاحب رائے بریلی

زمانے کی حالت کہوں میں کہ کیا ہے ✽ ہر اک خود پرستی میں یاں مبتلا ہے

نہ عقبیٰ کا ڈر اور نہ پروائے دُنیا ✽ بس آرام اپنا ہر اک چاہتا ہے

جو دینی اخوت تھی کمیاب ہے وہ ✽ یہاں اب تو بھائی سے بھائی جلا ہے

دلوں میں ہیں بغض و حسد کارفرما ✽ ہر اک دوسرے کا بُرا چاہتا ہے

نہ عزت نہ دولت نہ حکمت ہے باقی ✽ دماغوں میں لیکن تکبر بھرا ہے

بڑوں کی ہے عزت نہ چھوٹوں سے الفت ✽ کہوں کیا زمانے کی بگڑی ہوا ہے

ہمیں ہے فقط عیب جوئی سے مطلب ✽ جو کچھ رہ گیا ہے یہی رہ گیا ہے

گزرتی ہیں غفلت میں راتیں جہاں کی ✽ صدائے جرس ہے نہ بانگِ درا ہے

حوادث کے گرداب میں ہم پھنسے ہیں ✽ سفینہ کوئی دم میں اب ڈوبتا ہے

ہوا اس زمانے کی اچھی نہیں ہے ✽ ہوا و ہوس میں ہر اک گم ہوا ہے

جسے ناز تھا اپنے ہوش و خرد پر ✽ وہ سر آج قسمت کے آگے جھکا ہے

خبر تو نہ ہے گا تو مٹ جائینگے ہم ✽ ہے کشتی بھنور میں مخالف ہوا ہے

نگاہِ کرم بیکسوں پر ہے لازم ✽ الٰہی تیری ذات کا آسرا ہے

پریشاں تسنیم کیوں اس قدر ہے

مسلمانوں کا آپ حامی خدا ہے

آئندہ حج کی خبر:۔ حکومت ہند کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آئندہ موسم حج کے دوران میں حاجیوں کے جہازوں کی آمد و رفت کے متعلق انتظامات حکومت کے زیر غور ہیں بسردست اس بارے میں کوئی پروگرام شائع نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ عید الفطر سے پہلے جہازوں کی روانگی کا انتظام غیر اغلب ہے۔ اسلئے مہربانی سے اپنے حلقہ کے عازمان حج کو مطلع کر دیں۔ کہ وہ جہازوں کی روانگی کی توقع پر عید الفطر سے پہلے بندرگاہوں کی طرف روانہ نہ ہوں۔

(محمد عبد اللہ منہاس سیکرٹری پنجاب پراونشل حج کمیٹی)

پوسٹ مارٹم اور مسلمان خواتین

از جناب محترم بشیر احمد صاحب جمالی ناگپور

موجودہ حکومت کا یہ دستور ہے کہ جہاں کوئی شخص کسی حادثے سے ہلاک ہوا یا خودکشی کی واردات ہوئی بس فوراً پولیس آکر لاش کو اپنے قبضہ میں کرلیتی ہے اور سرکاری گاڑی پر اٹھوا کر سرکاری ہسپتال بھیج دیتی ہے۔ جہاں ڈاکٹر لاش کا نہ صرف طبی معائنہ کرتے ہیں بلکہ اس پر سرجری کے آلات خوب آزادی سے استعمال کرتے ہیں اور لاش کے اکثر و بیشتر عضو اسطرح کٹ پھٹ جاتے ہیں۔ اس میں مرد و عورت کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ بلا امتیاز مذہب و ملت اور بغیر تمیز صنف ڈاکٹروں کا یہی شیوہ ہے۔ ابھی تین ہفتے کی بات ہے کہ ہمارے محلہ میں ایک مسلم عورت نے کسی تکلیف سے تنگ آکر گلے میں پھندا لگاکر خودکشی کرلی اور پولیس نے لاش پوسٹ مارٹم کیلئے سرکاری ہسپتال بھیجی جہاں اس پردہ نشین خاتون کے مردہ جسم کو ڈاکٹروں نے خوب آلات کا تختۂ مشق بنایا۔ دنیوی حیثیت سے اسمیں کوئی قباحت ہو یا نہ ہو لیکن شرعی طور پر یہ مسئلہ بالکل مشہور اور مسلمہ ہے کہ کسی مسلمان کی لاش کو مرنے کے بعد کسی کو حق نہیں کہ وہ اسکے اعضاء کی قطع برید کرے یا پیٹ وغیرہ چاک کرے (البتہ بچہ والی عورت کا پیٹ بچہ نکالنے کی خاطر چاک کیا جاسکتا ہے) اور حکم یہ ہے کہ فوراً اور جلد از جلد غسل و کفن دیکر لاش کو دفنایا جائے۔ لیکن ہوتا ہے یہ کہ مسلمان تو مسلمان غیر مسلم ڈاکٹر اسکو جسطرح چاہتے ہیں بے حرمتی کرتے ہیں خصوصاً ہماری عورتوں کی لاشوں کی، وہ عورتیں کہ زندگی میں جنکا آنچل بھی کسی غیر مرد نے نہ دیکھا ہو۔ مسلم عورت کے لئے یہانتک شرع کا حکم ہے کہ مرنے کے بعد اسکے خاوند کو بھی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اسکی لاش کو ہاتھ لگائے یا دیکھ سکے جبتک روح اور جسم کا اتصال قائم ہے تب تک وہ خاوند ہے اور عورت زوجہ۔ لیکن اِدھر آنکھیں بند ہوئیں اور اُدھر خاوند کی حیثیت اجنبی و نامحرم کی ہوگئی۔ بس ان دنیں حالات یہ کیونکر گوارا کیا جاسکتا ہے کہ پردہ نشین عورت کی لاش ڈاکٹروں کے پاس بھیجی جائے اور وہاں اس پر عمل جراحی کرکے لاش کے ٹکڑے پارچے کئے جائیں۔ یہ یقیناً مسلم میتوں کی بے حرمتی ہے جسکی روک تھام کیلئے ضرورت ہے کہ مسلم ممبران مرکزی کونسل ایک قانون حکومت سے پاس کرائیں کہ کم از کم مسلم خواتین کو اس پوسٹمارٹم کے عمل سے ہندوستان کے ہر صوبہ میں مستثنیٰ کردیا جائے کیا اچھا ہو جو مرد و عورت ہر دو (مسلمان) کو اس قانون کی رو سے بری کیا جائے جس چیز کی شریعت اسلامیہ نے اجازت نہ دی ہو بلکہ گناہ قرار دیا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا ہم مسلمانوں کو اس امر کیلئے مجبور کرنا قطعی طور پر خلاف دانشمندی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ پوسٹ مارٹم اس لئے کیا جائے تاکہ تحقیق و تفتیش میں پتہ چل سکے کہ حادثہ میں چوٹ کتنی اور کہاں آئی، زخم کتنے لگے ہیں یا خودکشی میں معلوم کیا جائے کہ آیا موت زہر کھانے یا کھلانے سے ہوئی یا کسی نے گلا گھونٹ دیا یا گلے میں پھندا وغیرہ لگایا گیا تھا۔ تو اسکے لئے بہترین صورت یہ ہے۔ جس پر کسی کو

اعتراض بھی نہ ہوگا کہ سرکاری ڈاکٹر مرد کے لئے مرد اور عورت کے لئے لیڈی ڈاکٹر گھر پر آکر صرف نبض اور جسمانی کیفیت دیکھکر اپنی رپورٹ مرتب کرلے۔ کامل الفن حکیم یا ڈاکٹر کیلئے یہ بات کوئی دشوار نہیں ہے۔ بلکہ اکثر حکیم و ڈاکٹر ایسے ہر جگہ موجود مل سکتے ہیں جو مردہ کی صورت دیکھتے ہی بتا دیتے ہیں کہ اسکی موت کسطرح واقع ہوئی ہے۔

بہرحال مسلم مردوں اور مسلم خواتین کا پوسٹ مارٹم شرع محمدی کی رو سے ناجائز و قابلِ اعتراض ہے۔ لہٰذا علمائے کرام و ایڈیٹران قوم سے میری گذارش ہے کہ اہم مسئلہ پر اپنی صدائے احتجاج بلند کرکے حکومت ہند کو مجبور کریں۔ کہ وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ پولیس کو مسلمانوں کے استثنا کے لئے ہدایت کرے۔

خواجہ حسن بصریؒ کے چند پاکیزہ ارشادات

مرسلہ محترمہ ع۔ق بیگم صاحبہ آگرہ

(۱) بھیڑ آدمی سے زیادہ آگاہی رکھتی ہے کیونکہ چرواہے کی آواز پر فوراً فعل و حرکت شروع کردیتی ہے لیکن تعجب ہے کہ انسان خدا کے حکم کی شناخت نہیں کرتا۔

(۲) بُروں کی صحبت سے بچو ورنہ اپنی تھوڑی نیکیاں بھی گنوا بیٹھوگے۔

(۳) جو بات حکمت نہیں وہ عین آفت ہے، جو خاموشی غور و فکر کے ساتھ نہیں وہ شہوت و غفلت ہے۔

(۴) جس نے قناعت کی وہ خلقت سے بے نیاز ہوا، جس نے غفلت سے کنارہ کشی کی وہ سلامت رہا، جس نے شہوت ترک کی وہ آزاد ہوگیا، اور جس نے چند روزہ صبر اختیار کیا اس نے ہمیشہ کی سعادت مندی حاصل کی۔

(۵) جو نماز دل کی حضوری سے نہیں وہ عذاب کا پیش خیمہ ہے

(۶) جو شخص دوسروں کی بات تیرے پاس لاتا ہے تیرے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ وہ اسی طرح تیری بات دوسروں تک نہ پہنچاتا ہوگا۔

(۷) جو شیخ شیخی میں آگیا اس سے بڑھکر کوئی احمق نہیں۔

سفارش

حمیدہ صوفی بنت خان بہادر آغا محمد علی صوفی

میں ایک طویل عرصہ کے بعد آج پھر بزم مسلمہ میں حاضر ہورہی ہوں امید ہے ایڈیٹر صاحب اور دیگر بھائی بہنیں میری اس طویل خاموشی کو نظرانداز فرمائینگے جنہوں نے اس عرصہ میں بذریعہ خطوط خاموشی کی وجہ دریافت کرتے ہوئے مضامین لکھنے کی

بھی فرمائش کی ہے۔ ایک بہن صاحبہ نے تحریر فرمایا ہے کہ دیگر اخبار و رسائل میں گاہے گاہے آپ کے مضامین نظر سے گزرتے رہتے ہیں۔ ورنہ یہی سمجھ لیتے کہ آپ بیمار ہیں۔ ان بہن صاحبہ کی میں تہ دل سے ممنون ہوں۔ ان کو معلوم ہو کہ میں علیل نہیں ہوں اور نہ مسلم سے منحرف ہوں۔ اتنے عرصہ کی وجوہات لکھنی قریب بے سود ہیں عموماً عدیم الفرصتی کی وجہ سے انسان کبھی کچھ لکھ نہیں سکتا۔ انشاءاللہ اب اگر ہر ماہ تو نہیں لیکن کبھی کبھی ضرور مسلم میں حاضر ہوتی رہونگی۔

گذشتہ سال میں نے شاید رشوت، سود خوری، قرضہ، تعزیت پر تکلفات اور بد تہذیبی کے عنوان سے کچھ مضامین دئے تھے۔ اس ذیل میں ایک عنوان سفارش بھی ہے۔ آجکل جہاں ہر طرف علم و ترقی کا دور دورہ ہے۔ ہاں سفارش کا قانون بھی نہایت شدت سے کارفرما ہے۔ موجودہ زمانے میں محض وہی لوگ ترقی پا سکتے ہیں جو سفارش کرنے اور کرانے میں ماہر ہوں جن کو یہ بات حاصل نہیں وہ بام ترقی سے گر جاتے ہیں۔ آجکل کسی کے حقوق کا تو مطلق کوئی خیال نہیں کیا جاتا اندھا دھند سفارشیں چل رہی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہونے لگا ہے کہ امیر لوگوں کے بچے تو کسی نہ کسی سفارش سے ملازمت حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن غریب بیچارے تلاش معاش میں خود ہی مارے مارے پھر رہے ہیں اور عموماً یہی دیکھا گیا ہے کہ جس کی سفارش چل گئی وہ نکل گیا باقی رہ گئے۔ اکثر امیدوار عرصہ تک لگے رہتے ہیں اور جو بعد میں آتے ہیں وہ اکثر سفارش کے زور سے اپنے نمبر سے بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ الغرض آجکل کی ملازمتیں بھی سفارشوں سے ہی مل رہی ہیں۔ چھوٹے افسروں کی سفارش بڑوں کے پاس اور ان سے بڑے افسروں کی ان سے بڑے افسر کے پاس۔ بس یہی سلسلہ شروع ہے۔ الغرض آج کل سوائے سفارش کے ترقی کے زینے پر چڑھنا سخت دشوار ہو گیا ہے۔

اس لئے اب بغیر سفارش کے کام سخت دشوار ہو گیا ہے۔ اگر سب لوگ ایک دوسرے کے حقوق کو مد نظر رکھیں اور کام دیکھ کر اس کے مطابق دیانتداری سے ترقی دیں تو سفارش کی اس قدر ضرورت بھی نہ پڑے۔ اور ہر کسی کی حق تلفی بھی نہ ہو۔ بعض لوگ عرصہ سے اپنا کام نیک نیتی سے کر رہے ہیں۔ لیکن سفارش نہ ہونے کی وجہ سے ان کو کوئی ترقی نہیں دی گئی۔ ان کا سر ایک ہی حلقے میں اٹل رہا ہے۔

سفارشیں صرف ملازمتوں میں ہی نہیں چل رہیں بلکہ امتحانات میں بھی یہی حال ہے۔ آجکل لیاقت کو تو کوئی مد نظر نہیں رکھتا بلکہ سفارش سے ہی اکثر نالائق طالب علم اندھا دھند نکل جاتے ہیں اور ان سے بہتر لیاقت والے رہ جاتے ہیں۔ خدا وہ دن لائے کہ ہمارے ملک سے یہ لعنت دور ہو اور "حق بحقدار رسید" کا عمل دخل دیکھنا نصیب ہو۔

ایک مسن بدویہ کی حاضر جوابی

از عبدالحق اختر جالندھری

خلیفہ مامون رشید ایک دن دل بہلانے اور سیر و تفریح کیلئے اپنے قصر سے نکلا۔ اور کھلی فضا کے شوق میں شہر اور آبادی سے باہر

دور تک بڑھتا گیا۔ صحرا میں جا رہا تھا کہ ایک کمسن بدویہ لڑکی دکھائی دی جس کے کندھے پر مشکیزہ تھا اور اس کے بوجھ سے دبی جاتی تھی اتنے میں اس نے دور اپنے باپ کو دیکھا اور چلائی یا ابتِ اَدرِکْ فَاھَا۔ فَقَدْ غَلَبَنِیْ فُوْھَا۔ لا طاقۃ لِیْ بِفِیْھَا،

یعنی "ابا دوڑو مشکیزہ کے دہانے کو سنبھالو۔ اس دہانے پر میرا زور نہیں چلتا میں اس دہانے کو سنبھال نہیں سکتی" دہانے کو عربی میں فُوْ کہتے ہیں۔ اس لفظ کو نحوی ترکیب سے بدل بدل کر ایسی خوبی کے ساتھ "فَا" "فُو" اور "فِی" کہا کہ مامون جسے ادب کا بہترین ذوق تھا اور فصاحت و لطافتِ کلام کا دلدادہ تھا سنتے ہی پھڑک اٹھا اس کمسنی میں اس کی ایسی فصیح البیانی پر عش عش کرتا اور چلتے چلتے رک کر اس سے کہا "معلوم ہوتا ہے کہ تم فصاحت عرب کا مذاق رکھتی ہو"

بولی "کیا میں عرب کی رہنے والی نہیں ہوں؟"

مامون نے کہا "عرب کی رہنے والی ہو تو بتاؤ کہ کس گروہ عرب سے ہو"

کہا "یمنیہ ہوں"

پوچھا "یمن کے کس قبیلے کی لڑکی ہو"

جواب دیا "بنی قضاعہ کی"

سوال کیا "بنی قضاعہ کے کس قبیلے میں سے ہو"

بتایا "بنی کلب میں سے"

اس پر مامون نے ہنس کر کہا "تو معلوم ہوا کہ تم کلاب (کتوں) میں سے ہو"

اس تعریض پر وہ شرمندہ ہو گئی اور بولی "جی ایسا نہیں ہے عرب کے ایک قبیلے نے اپنا نام کلب رکھ لیا ہے اور میں اسی قبیلے کی لڑکی ہوں"

اب اس لڑکی نے پوچھا کہ "آپ نے تو میرا سارا حسب نسب پوچھ لیا اور میں نے سچ سچ بتا بھی دیا آپ تو بتایئے کہ آپ کن لوگوں میں سے ہیں"

مامون نے کہا "ان لوگوں میں سے جن سے سارے اہل یمن کو بغض ہے"

اس نے ذرا تامل کیا اور کہا "تو معلوم ہوا کہ آپ بنی مضر بن عدنان میں سے ہیں۔ مگر یہ تو بتایئے کہ مضریوں کے کس گروہ میں سے ہیں"

مامون بولا "اس گروہ سے تعلق رکھتا ہوں جس کے ساتھ سارے مضری قبائل کو بغض ہے"

کہنے لگی "تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ قریشی ہیں۔ بہتر۔ اب ارشاد ہو کہ قریشیوں کے کس گروہ سے ہیں"

کہا "اس گروہ سے جس کے ساتھ سارے قریش کو بغض و عناد ہے"

سن کر بولی "تو یہ کہیے کہ آپ ہاشمی ہیں۔ اب یہ بھی بتا دیجئے کہ آپ ہاشمیوں کے کس خاندان کی یادگار ہیں"

جواب دیا "اس خاندان کی یادگار ہوں جس کے ساتھ تمام ہاشمیوں کو کینہ ہے"

کہنے لگی "تو یقیناً آپ آلِ عباس میں سے ہیں۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان میں سے کس گھرانے کے آدمی ہیں"

کہا "وہ گھرانہ جس پر سارے بنی عباس کو حسد ہے" یہ سنتے ہی وہ چونک کے بولی "تو قسم ہے پروردگارِ کعبہ کی آپ امیر المومنین مامون رشید کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتے" اتنا کہا اور مشک پھینک کے سیدھی کھڑی ہو گئی اور ایک چھوٹی سی بحر میں چند شعر فی البدیہہ مامون کی تعریف میں پڑھے جو حسب ذیل ہیں:

مامون یا ذا المنن الشریفہ۔ وصاحب المرتبۃ المنیفہ

وقائد العساکر الکثیفہ۔ ھل لک فی ارجوزۃ لطیفہ

اظرفُ[1] من فقہ ابی حنیفہ۔ لا والذی انت لہ خلیفہ

ما ظلمت فی حینا ضعیفہ۔ عاملنا بمؤن خفیفہ

اللص والتاجر فی قطیفہ۔ والذئب والنعجۃ فی سقیفہ

---

[1] تیسرے شعر کے پہلے مصرع میں محض شاعرانہ شوخی ہے۔

ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔ "مامون بے شریفانہ احسانات والے۔ مکمل ترین مرتبہ والے۔ اور بڑی بڑی فوجوں کے لے جانے والے۔ ایک پاکیزہ نظم سُنیے گا جو فقہ ابی حنیفہ سے بھی زیادہ لطیف ہے۔ اس دین کی قسم جس کا تو خلیفہ ہے ہمارے قبیلے میں کبھی کسی بڑھیا پر بھی ظلم نہیں ہوا۔ تو نے ہم پر بھی خوب ہی حکومت کی چور اور تاجر ایک چادر لیں اور بھیڑیا اور بکری ایک چھت کے نیچے ہیں"۔

اُس کی اس بدیہہ گوئی پر مامون اور بھی عش عش کر اٹھا اور پوچھا بتاؤ تم کیا چاہتی ہو؟ ایک لاکھ درہموں کا وعدہ یا کل ہزار درہم نقد؟ بے تامل بولی ایک لاکھ درہموں کا وعدہ کیونکہ وعدہ کرنے والا عہد کا سچا اور بات کا دھنی ہے" یہ جواب سنکر مامون اور خوش ہوا اور جب اسے ایک لاکھ درہم منگا کر دیدیئے تب وہ

ہوائی حملے سے بچاؤ کے لئے لاہور میں بھی محفوظ مکان بننے لگے

لاہور ۔ ستمبر یہاں ایک ٹھیکیدار نے ایک خاص مکان تعمیر کروایا ہے جس میں ہوائی حملہ کی صورت میں پناہ لی جا سکتی ہے یورپ میں اس قسم کے ہزاروں مکانات تعمیر ہو چکے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں اپنی نوعیت کا دوسرا مکان ہے۔ پہلا بمبئی کے ایک لکھ پتی نے تعمیر کر دیا ہے جس پر چھ آدمیوں کو پناہ دینے کے لئے تین ہزار روپے لاگت آئی ہے اور یہ دوسرا مکان ہے جس میں نہ صرف بارہ آدمیوں کو پناہ ہی ملیگی بلکہ اسکے ساتھ ہی رہائش کیلئے ایک گول کمرہ نیز دیگر تین کمرے برساتی صحن وغیرہ ان سب کی تہ خانہ سمیت لاگت کا اندازہ صرف ساڑھے چار ہزار روپیہ ہے کمال یہ ہے کہ جب تک بنانیوالا ہی نہ بتائے۔ آپ تہ خانہ کا پتہ معلوم نہیں کر سکتے۔ قطع نظر ہوائی حملے کے مکان مذکور نہایت محفوظ آرام دہ اور قابل دید ہے ٹھیکیدار صاحب نے محض دلچسپی کیلئے بنایا ہے اور اسکی بناوٹ کی تشہیر بھی کرا رہے ہیں شائقین و اخبارات کے نامہ نگار حضرات جنہیں اس عمارت کی سیر کرنا منظور ہو اس پتہ پر تشریف لے آئیں (میر تاج "موجد تاج امرت" تاج امرت منزل تاج امرت سٹریٹ لاہور)

شہ پارے

خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی۔

عجیب شوق: بیرن روتھس چائلڈ کو جو دنیا کا نہایت مالدار آدمی گذرا ہے مکھیاں جمع کرنے کا شوق تھا جب وہ مرا تو اس کی وصیت کے مطابق ایک لاکھ ۲۰ ہزار مکھیاں انگریزی عجائب خانہ کو دیدی گئیں۔ ایک فوجی کو ریل کے ٹکٹ جمع کرنے کا شوق تھا وہ سفر کرتا تو ٹکٹ اپنے پاس ہی رکھتا ۲۰ برس میں اس کے پاس ۱۳۱ ہزار انگریزی ریلوں کے اور ۱۰۰ بیرونی ملکوں ریلوں کے ٹکٹ جمع ہو گئے تھے جن میں سے بعض آج سے اسی برس پہلے کے تھے اور ایسی ریلوں کے تھے جو بند بھی ہو چکی ہیں۔ اس کے دوست باہر سے بھی اس کے پاس ٹکٹ بھیجتے رہے یہ مجموعہ اس کے ذاتی ٹکٹوں کے مجموعہ سے الگ رہتا ہے۔ ایک عورت کو دیا سلائی کی ڈبیوں کے لیبل جمع کرنے کا شوق ہے اس کے پاس ایسے ۳۵ ہزار نمونے ہیں ایک نمونہ اس ڈبیہ کا ہے جو ولیم چہارم نے استعمال کی تھی اور اس زمانہ میں دس بارہ آنے میں ڈبیہ بکتی تھی۔ ایک اور شخص کے ہاں ۳۰ ہزار نمونے ہیں وہ کہتا ہے کہ دیا سلائی کے بکس پہلے ولیم چہارم کے زمانہ میں بنے۔ ایک شخص کے ہاں آٹھ سو قسم کی ٹوپیاں ہیں۔ ایک کے پاس پرانے فونوگراف اور گلاس کی شکل کے ریکارڈ جمع ہیں ایک ۹۰ سالہ عورت کے پاس ہزار قسم کے سلیپر رکھے ہیں ایک شخص کے پاس سو قسم کے پیانو باجے ہیں۔

ادنےٰ کاموں سے دولت: چھوٹے چھوٹے کاموں سے لوگ نفرت کرتے ہیں لیکن دنیا میں بعض آدمیوں نے چھوٹے کاموں سے ہی دنیا کی دولت سمیٹ لی ہے۔ بڑے بڑے کام اور حیرت انگیز خیالات سے دولت نہیں آتی اور آجاتی ہے تو معمولی باتوں سے آجاتی ہے مگر اس میں کرشمہ استقلال و ہمت کا ہے۔

بوٹوں کے تلوں میں لوہے کے ٹکڑے لگائے جاتے ہیں ان کا رواج آجکل خوب ہے۔ چند پیسوں میں بہت سے ایسے ٹکڑے تلوں میں جڑ دیے جاتے ہیں۔ مرتے وقت جون بلیکی نے انہی ٹکڑوں کے کام سے جو اس کے نام پر بلیکی سٹار کہلاتے ہیں ۳۸ لاکھ روپیہ کے قریب چھوڑا۔ سیٹھ ہنٹ نے پن ایجاد کئے اور انہی کی بدولت وہ مالدار مرا۔ الیاس ہاؤ کو سینے کی مشین کی سوئی کا ناکہ نیچے کیطرف رکھنے کا خیال آیا اسی کی بدولت وہ لکھ پتی مرا۔ لپ مین فلاڈلفیہ امریکہ کا رہنے والا تھا اس نے پنسل کے سروں پر ربڑ لگانے کو ایجاد کیا اسی کی بدولت وہ مالدار ہوا۔ کنگ جلٹ نے استری کا باریک سا پترا ایجاد کر کے ایک لاکھ ۴۳ ہزار روپیہ کمایا۔ جوزف گلیڈن نے کانٹے دار تار ایجاد کر کے ۴۳ لاکھ روپیہ کے قریب کمایا۔ ایلس کار نے بسکٹ موجودہ طریق سے پکا کے فروخت کرنا شروع کئے۔ اسی کے نام سے بسکٹ بکتے ہیں۔ اس سلئے ان کی وجہ سے ۲۲۴۸۹۳۱ روپیہ کے قریب چھوڑا۔

حادثہ سے علاج: ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ صدمہ پہنچا اور بیماری جاتی رہی جس کے علاج سے ڈاکٹروں نے کانوں پر ہاتھ دھر لئے تھے۔ ایک لڑکی انگلستان میں سیڑھیوں پر سے گری اور اس کی ریڑھ کی ہڈی کو ایسا صدمہ

پہنچا کر ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج بتا کے اس کے لئے گاڑی تجویز کی جس میں
وہ پانچ سال گاڑی میں چلائی پھرائی جاتی رہی ایک دن اسی گاڑی
سے ایک لاری کی ٹکر ہو گئی۔ وہ شفاخانہ بھیجی گئی۔ اچھی ہوئی تو وہ
خود بخود چلنے پھرنے لگی۔

ایک لڑکی پٹھوں کی خرابی کی وجہ سے گونگی ہو گئی۔ ایک جگہ
موٹر سے اس کی ٹکر ہوئی وہ گری اور اس کے منہ سے اوہ نکلا۔ وہ
کھڑی ہو گئی اور خوب بول رہی تھی اس حادثہ میں کسی کے چوٹ
نہیں لگی۔

ایک انگریز کو ہندوستان میں لُو لگی علاج سے اس کی بہت
تکلیف تو جاتی رہی مگر مدتوں سخت درد سر میں مبتلا رہا اور بعد
میں بھی انگلستان جا کے اس درد کا اس پر حملہ ہوتا رہا وہاں ایک
روز وہ بائیسکل پر جا رہا تھا کہ ایک ڈھلاؤ سے اس کی بائیسکل
لڑھکتی لڑھکتی ایک دیوار سے جا ٹکرائی۔ وہ گر پڑا اور اس کی ٹانگ
ٹوٹ گئی مگر درد اسی وقت جاتا رہا اور پھر کبھی نہ ہوا۔

ایک شخص کسی صدمہ سے اندھا ہو گیا تھا۔ وہ بہتیرا علاج
کراتا پھرا۔ ایک دفعہ گلی میں بجلی گری اور اسے اپنے گرد بجلی کی روشنی
لپٹتی معلوم ہوئی۔ اس کی بینائی واپس آ گئی۔ ایک اور شخص کے
ایک چور نے لٹھ رسید کیا اس کی بینائی جاتی رہی۔ مقدمہ عدالت
میں پیش ہوا پہچاننے والا گواہ اس کے سوا کوئی نہ تھا مگر وہ اندھا ہونے
کی وجہ سے اب پہچان نہ سکتا تھا ملزم چھوٹ جاتا۔ اتفاق سے انہی
دنوں پھر اس کے سر پر چوٹ لگی اور وہ بینا ہو گیا۔

بعض دفعہ اتفاقات سے لاعلاج مرض جاتے رہتے ہیں
ایک شخص ۱۴ سال تک لنگڑا رہا اسے سخت زکام بخار ہوا۔ اس
کی ٹانگیں درست ہو گئیں اور وہ خوب چلنے پھرنے لگا۔ ڈاکٹر خود
مانتے ہیں کہ بعض اوقات ایک بیماری کے کیڑے دوسری بیماری کے
کیڑوں کو مار ڈالتے ہیں۔ ایک بچہ کو کالی کھانسی ہوئی اور اس کا حال
پتلا ہو گیا۔ انہی دنوں میں اس کے گلے میں غدود لٹک پڑے اور
کالی کھانسی جاتی رہی۔ ایک شخص گنجا ہو گیا کئی سال بعد گیس کی
نلی کو وہ چھو رہا تھا کہ وہ پھٹی اور اس کے سر پر خوب بال اگنے لگے۔

ایک شخص کو ڈاکٹروں نے جواب دیدیا۔ اس نے یہ سونچ کے
کہ اب تین ماہ کے اندر مرجانا تو ہے ہی لاؤ کوئی نیک کام کریں۔ ۲۰
باہر گاؤں میں لوگوں کو وعظ کہتا پھرا۔ وہ تو تین ماہ میں مرنے کی
بجائے اچھا خاصہ ہو گیا۔

بھورے اور کنکے: اگر کوئی مکڑی دنیا کے گرد اپنا جالا تان دے اور اسکا گولا بنایا جائے تو وہ وزن میں آدھ سیر اترے۔

جاپان میں پورا میں پکا ہوا جھینگا نہایت مزیدار کھانا سمجھا جاتا ہے

چین میں ملتے وقت بڑی عمر کے آدمی عینک اتار دیتے ہیں۔
جس کے یہ معنے ہیں کہ وہ اپنے ملنے والے سے برابر کا سلوک کرتے ہیں
اور بزرگی کو اتار دیا ہے۔ کھانا ختم ہونے سے پہلے اٹھ کھڑے ہونے کو
وہ خوش اخلاقی سمجھتے ہیں۔ کھانے سے پہلے میزبان کا شکریہ ادا کیا
جاتا ہے۔ عمر کے متعلق پوچھتے ہیں کہ آپ کی عمر شریف کیا ہے۔ جواب ملتا
ہے میں نے ۵۰ موسم بہار ضائع کئے ہیں۔ چینی عورت جسم کا کوئی حصہ کھلا رکھے
تو اسے رنڈی سمجھا جاتا ہے۔ عورت کو بطور ماما کے نوکر نہیں رکھتے۔

امریکہ کی ریاستہائے متحدہ میں ۲۱۳ مختلف ناموں کے مذہبی فرقے ہیں۔

نیوزیلینڈ میں ایک عورت کے چھ دفعہ میں جوڑے ہی بچے ہوئے۔ اور
اسکی دو لڑکیوں کے بھی اب تک جوڑے بچے ہو چکے ہیں۔

ہیروں کے توڑنے کا کانٹا اتنا نازک ہوتا ہے کہ ایک پلڑے میں ایک

پلک یا ریت کے ایک دو ذرے جا پڑیں تو پلڑا جھک جائیگا۔

دوپہر کے وقت جتنا زیادہ سورج اونچا ہوگا دن گرم ہوگا۔ فاصلہ سے حرارت پر کوئی براہ راست اثر نہیں پڑتا۔

دنیا کی کل آبادی ۲۱۴۴۰۰۰۰۰۰ کا نصف حصہ سے زیادہ ایشیا میں آباد ہے۔

موٹر کے پچھلے پہیے اگلے پہیوں کے مقابلہ میں زیادہ گھستے ہیں۔ کیونکہ وہ گاڑی کو دھکیلتے ہیں اسلئے ان پر زیادہ زور پڑتا ہے۔

سانپ صاف شفاف سطح پر نہیں چل سکتا۔ برف اور شیشہ پر اسے سرکنا ناممکن ہے۔ اسکے لئے غیر ہموار اور غیر صاف زمین چاہئے۔ تاکہ اسکے بدن کی ہڈیاں حرکت کر کے اسکے بدن کو آگے چلا سکیں۔

جرمنی میں مینڈکوں کا ایک لمبا چوڑا جنگل ہے جہاں بل ڈاگ کے برابر مینڈکوں کی نسل پھیلائی جا رہی ہے۔ تاکہ ان کی کھال سے خوش پوشاک عورتوں کے جوتے بنائے جا سکیں

کتا آدمی کے مقابلہ میں ۱۶ گنی دور سے سن سکتا ہے۔ وہ چلتی چیز کو بخوبی بھانپ لیتا ہے۔ مگر ٹھہری ہوئی چیزوں کو اتنا صاف نہیں دیکھ سکتا۔

عنقریب ہوائی جہازوں میں اسقدر ترقی ہوگی کہ وہ سات سو سے ایک ہزار میل فی گھنٹہ چلا کرینگے۔ ہم اپنے گھروں کے سامنے انھیں اتار سکیں گے اور وہیں سے اڑا سکینگے۔ ان میں پٹرول اور انجن نہ ہوگا۔ بلکہ وہ پرندوں کے پروں کی طرح بازو پھٹ پھٹا کے چلا کرینگے۔

سگھڑ سہیلی

خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے، ایل ایل بی

برسات کی تدابیر: برسات میں ہر چیز گیلی معلوم ہوتی ہے کپڑوں میں اور برتنوں میں پھپھوندی کی بدبو آیا کرتی ہے سورج کم نکلتا ہے سرائیں گیلی ہوتی ہیں کئی کئی دن تک چیزیں سکھانے کا موقع نہیں ملتا۔ گرم کپڑوں میں کیڑے لگ جاتے ہیں۔

ایسا صندوق لیا جائے جس میں اندر جست جڑا ہو جو غیر ضروری کپڑے جیسے الوان کمبل اس میں رکھ دیں ہر کپڑے کے بیچ میں اخبار پھیلا دیں کیونکہ کیڑوں کو چھپائی کی سیاہی سے بڑی نفرت ہے۔ نیم کے سوکھے پتے اور فنائل کی گولیاں بھی پھیلا دیں۔ کپڑے میں سیل اور کیڑے دخل حاصل نہیں کرینگے۔ ہر بدبودار چیز سے کیڑے گھبراتے ہیں کیڑے مارنے والے تیل یا دوائیں کبھی کبھی ایسے صندوقوں میں چھڑک دیا کریں۔

بسکٹ کے ڈبوں کے ڈھکنوں میں معمولی چونہ بھر کے برتنوں کے ہر صندوق میں رکھ دیں سگا ہے گا ہے چونہ بدلنے کی ضرورت ہوگی اسے دیکھ لیں جب اس میں ڈلیاں پڑ جائیں تو سمجھو بیکار ہوگیا کیوں کہ اس میں نمی آگئی۔ اس کی بجائے پٹرول کے ٹین میں دن میں دو مرتبہ کھولتا ہوا پانی بھر کے رکھ دیں۔ برتن ٹھیک رہینگے۔

بارش میں سے اندر آئیں تو جوتوں میں کاغذ بھر کے ان کے پہلو بہ پہلو سیدھا کریں۔ انہیں آگ کے سامنے خشک کرنے کی چنداں ضرورت نہیں اس سے وہ بالکل خراب ہو جاتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ برسات میں جوتوں پر زین کا صابن یا اس سے بہتر مارکا تیل Tarrs oil مل دیا کریں۔

گھر کا حساب کتاب:- گھر میں آمدنی و خرچ کا رکھنا بہت ضروری ہے حساب رکھنے والی کو پاس والیاں بہت کنجوس کہا کرتی ہیں اس کی مطلق پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ جن کی آمدنیاں کم ہیں انہیں یہ خیال تو ذرا بھی نہ کرنا چاہیئے کہ ہمارے پاس کچھ بچتا تو ہے نہیں ہم حساب لکھ کر کیوں وقت ضائع کریں۔ حساب لکھنے کا مقصد یہ نہیں کہ آمدنی میں سے کچھ ضرور بچایا جائے حساب رکھنے سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ سال بھر میں موسم وار کس طرح گذارہ چل گیا تھا اس وقت کیوں نہیں چلتا۔ فلاں چیز کتنے دن چلی۔ اگر دوسرے کارخانہ کی لی جائے تو اس سے پیسوں کا اور دیر تک چلنے کا کس قدر فائدہ ہے۔ کون سی چیز خرچ میں کم کی جاسکتی ہے پچھلی دفعہ جو تکلیف ہوئی کونسی فالتو چیز لے لی گئی تھی۔ فلاں چیز کی کیا قیمت تھی۔ غرضیکہ حساب رکھنے سے بہت فائدہ ہے اور لطف بھی آتا ہے۔ جو لوگ پان اور چا اور سگرٹ کے شائق ہیں انہیں معلوم ہو جائیگا کہ اس غیر ضروری شوق میں سال بھر میں کس قدر رقم برباد ہو جاتی ہے جو یقیناً گھر کے اور بچوں کا اور جائز ضرورتوں میں خرچ ہو سکتی دواؤں میں کس قدر خرچ ہوا اور کیوں ہوا۔ دواؤں سے بچنے کی تدابیر ضرور فائدہ بخش ہونگی۔ ورزش کرنے کا شوق ہوگا۔ فضول چیزوں کے کھانے سے گریز ہوگا۔

ناشکری کا گناہ:- اسلام انسان کی ناشکری کو اللہ تعالےٰ کی ناشکری کا دیباچہ بتلاتا ہے۔ کوئی کام کیا جائے اور اس کی قدر نہ ہو یا اس کے متعلق شکر گذاری کا اظہار نہ ہو اس سے زیادہ روح کو تکلیف پہنچانے والی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ کام کتنا ہی زیادہ سپرد کر دیا جائے اس سے کمر نہیں ٹوٹتی۔ ناشکر گذاری سے ہمت ٹوٹ جاتی ہے اور دل مرجاتا ہے۔ آجکل ماں باپ اسکا بری طرح شکار ہیں۔ وہ اپنی اولاد کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے مگر اولاد کو انکی شام زندگی کا مطلق احساس نہیں ہوتا۔ بہت سے والدین اپنی اولاد کی بے پروائی اور غیر سعادتمندی کو چھپاتے ہیں اور بہت سے اس کا اعلان کرنے میں کسی قسم کا تامل نہیں کرتے۔ بہت سے اولاد کی بے ادبی کو اپنی نیک نیتی سے ظاہر کرنے کی بجائے انکی خواہ مخواہ تعریف ہی کیا کرتے ہیں۔

ایک بچہ ہو یا بچوں کی فوج عام طور سے والدین اپنے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ پال پوس کے بڑا کرتے ہیں انہیں روزگار سے لگانے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ اولاد اور کیا چاہتی ہے۔ وہ انہیں اعلےٰ ترین عہدہ پر نہیں پہنچا سکتے جو انہیں ملزم قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے اسکا ضرور شکر گذار ہونا چاہیئے۔ منہ سے کہنے سے شکریہ ادا نہیں ہوتا حرکات و سکنات سے شکر گذاری زیادہ موثر ہوتی ہے۔

بعض دفعہ شکر گذاری ایسے وقت آتی ہے جب بہت دیر ہو جانے کی وجہ سے اس کا وقت گذر چکتا ہے جیسے سلطان محمود نے شاہنامہ کی قدر بعد میں محسوس کرکے اس کو اشرفیوں کے توڑے بھیجے مگر جب یہ شکریہ کا تحفہ پہنچا اس کا جنازہ گھر سے نکل آیا تھا۔ وقت پر شکر گذاری کا خیال رکھو۔ ناشکری عموماً بے خیالی میں ہو جایا کرتی ہے مگر خیال کا قابو میں رکھنا بہت بڑی کامیابی ہے۔ یاد رکھو تم دوسروں کے شکر گذار ہوگے دوسرے بھی شکر گذاری سے کوتاہی نہ کرینگے۔

غلطی سے کامیابی:- ایک عقلمند نے کہا ہے کہ غلطیوں کا ایک کام ہے وہ یہ کہ ہم ان پر سوار ہو جائیں واقعی ہم دیکھتے ہیں اور غلطیاں آدمیوں پر سوار ہو جاتی ہیں اور وہ ہماری ہمت کو توڑ کے عین ناکارہ بنا دیتی ہیں سو دنیا میں ایسے بہت سے آدمی نظر آئینگے جنہوں نے غلطیوں سے ہمت ہار کے میدان چھوڑ دیا اور وہ گمنام مرے۔ ایسے بھی بہت ہیں جنہوں نے دنیا کے ہنسنے کے باوجود

بار بار غلطی ہونے پر کام جاری رکھا۔ غلطیوں سے سبق سیکھا اور اس راستہ کو چھوڑ کے صحیح راستہ اختیار کرنے کی کوشش کی اور وہ کامیاب ہو گئے۔
غلطیوں سے گھبرانا منع ہے گناہ ہے۔ غلطیوں کے رنج کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دو۔ دنیا میں آج جو ایجادیں لوگوں کو دنگ کر رہی ہیں وہ غلطیوں کے بار بار ظاہر ہوتے رہنے کے باوجود کام میں استقلال کا نتیجہ ہیں اگر وہ دو چار دفعہ غلطیوں کے بعد اس کام کو چھوڑ دیتے تو انکے سر کامیابی اور شہرت کا سہرا کون باندھتا۔ جو سپہ سالار ہمت ہار کے میدان سے بھاگ جاتا ہے تاریخ اس پر ہمیشہ لعنت ملامت کرتی رہتی ہے اور جو ڈٹے رہنے کے باوجود اڑا رہتا ہے دشمن کو ہرا کے تاریخ میں اپنا نام سنہری حروف میں لکھوا لیتا ہے۔ غلطی کرنے کے بعد ہمت ہار جانا بہت ہی برا ہے الیسا ہرگز نہ کرو غلطیوں سے جو تجربہ حاصل ہو اسے نئی عمارت کا مصالحہ سمجھو نا امید نہ ہو۔ ضرور کامیاب ہو گے۔

بزم مسلمہ

مسلمہ جولائی ۱۹۴۰ء میں کسی بہن نے درد سر کا نسخہ دریافت کیا تھا نسخہ درد سر ذیل میں درج کرتی ہوں۔
مغز بادام ۵ تولہ۔ مغز کدو ۵ تولہ۔ سونف کے چاول ۵ تولہ۔ دھنیے کے بیج ۵ تولہ۔ خشخاش ۵ تولہ۔ چھوٹی الائچی کا دانہ ۲ تولہ۔ ورق چاندی آدھی دستی۔ چینی ۲۵ تولہ۔ ترکیب:۔ چینی اور چاندی کے ورقوں کو باہم اتنا پیسا جائے کہ ورق کی چمک دمک دور ہو جائے بعد تمام باقی ادویات کو خوب کوٹ کر سب کو باہم ملا دیں۔ خوراک ایک تولہ صبح سویرے خالی معدہ گائے کے دودھ کے ساتھ۔

مجھے عرصہ سے سر درد کی شکایت رہتی تھی۔ کافی علاج کیا گیا مگر کوئی کارگر نہ ہوا آخر یہ نسخہ استعمال کیا گیا جو نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس نسخہ کو اگر مسلسل استعمال کیا جائے تو دماغی طاقت کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔
اگر کوئی مزید دریافت طلب بات ہو جو سمجھ نہ آئے تو بیگم حاتم علی خانیوال ضلع ملتان کے پتہ پر تحریر کیا جائے۔

کسی بہن نے بواسیر کا مجرب نسخہ طلب کیا ہے جو ارسال ہے یہ نسخہ مجرب ہے اور اس کے بعد کوئی شکایت نہیں رہتی۔ بواسیر خواہ خونی ہو یا مسہ میں درد رہتی ہو بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ نسخہ یہ ہے کہ
صبح سنتوں کی نماز میں پہلی رکعت میں بجائے کسی دوسری سورۃ کے سورہ الم نشرح پڑھیں اور دوسری رکعت میں سورہ فیل پڑھیں یہ بالکل آزمودہ نسخہ ہے۔ اگر ہو سکے تو ساتھ یہ دوائی تیار کر کے استعمال کریں۔ رسونت دس تولہ۔ مولی کا عقطر پانی ایک سیر۔
ترکیب:۔ دونوں کو حل کر کے کپڑے میں چھان لیں ایک تولہ گھی بھی ہمراہ ڈال دیں۔ نرم نرم آگ سے کڑاہی میں پکا کر گاڑھا ہونے پر جب گولی بننے کے لائق ہو جائے تو سرد کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں دو گولیاں ہمراہ نیم گرم دودھ کے صبح و شام استعمال کریں۔

جنوری ۱۹۴۰ء کے رسالہ مسلمہ میں ایک بہن نے کیلوں اور چھائیوں کا علاج دریافت کیا تھا جس کے متعلق میری عرض یہ ہے کہ کوئی ڈیڑھ ماہ ہوا میں بھی اسی خطرناک بیماری کے ہاتھوں کافی تکلیف میں مبتلا رہی۔ کئی انگریزی دوائیاں استعمال کیں کئی کریں

کو آزما کر دیکھا۔ مگر سوائے چند روزہ فائدے کے کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ آخر مایوس ہو کر سب علاج چھوڑ دیئے۔

میں اپنی پیاری سہیلی ذکیہ سلطانہ کی بہت ممنون ہوں کہ اس نے مجھے ہمارے ہندوستان کی بنی ہوئی "بیوٹرین کریم" بھیج کر اسے ضرور استعمال کرنے کی ہدایت کی میں نے بادلِ نخواستہ اسے استعمال کیا مگر اس کے شاندار نتیجے نے مجھے مجبور کیا کہ باقی بہنوں کو بھی مستفید ہونے کا موقع دوں۔ لہٰذا جس بہن کو کیلوں یا چھائیوں کی شکایت ہو وہ ضرور "بیوٹرین کریم" کو استعمال کر کے دیکھے۔

شبیر (طاہر خاتون اورنگ آباد دکن)

میں نے پچھلے سال شاید ستمبر کے مہینے کی بزم مسلم میں اپنی پیاری بہن حمیدہ بیگم کی شادی کی اطلاع دی تھی اب وہ تین ستمبر کو اپنے شوہر ڈاکٹر عبدالصمد خاں کے پاس افغانستان چلی گئی ہیں مسلم بہنیں دعا کریں کہ میری عزیز بہن بخیریت تمام واپس آئیں

شبیر (سکینہ اختر قرول باغ دہلی)

ایک لذیذ افطاری

اشیاء ضروری:۔ میٹھا کیلہ ۸ عدد۔ شکر سفید دکھانڈ ۱۰ چھٹانک روغن زرد خالص (گھی) ۵ چھٹانک۔ جوش دیا ہوا خالص دودھ ۳ چھٹانک۔ میدہ سفید ۵ چھٹانک۔ کھویا ۲ چھٹانک۔ زعفران ۱ ماشہ۔ روح کیوڑہ ۲ ماشہ۔ **ترکیب**:۔ اول میدہ میں تھوڑا روغن زرد ملائیے پھر کیلوں کو چھیل کر میدے میں شامل کر لیجئے اور خوب مسلئے کہ یک جان ہو جائے میٹھے دودھ سے اس کو گوندھ لیجئے نہ زیادہ سخت نہ زیادہ نرم سموسے کے آٹا جیسا۔ پھر شکر سفید کا قوام تیار کر کے علیحدہ رکھ چھوڑیئے میدہ کو بیل کر روٹی کی طرح بنا لیجئے اور اس پر کھویا پھیلا دیجئے کھویا سوکھا ہو اور ایک تھل دار نہ ہو۔ اس کی لوئی ۲ تولہ کی بنائیے اور اس کو انگلیوں سے بڑھا کر خر کی طرح بنا لیجئے بعد ازاں روغن زرد میں بریاں کر کے چاشنی تیار شدہ میں ڈال دیجئے۔ زعفران کیوڑہ میں حل کر کے ڈالئے اور اس کو افطار میں تناول کیجئے۔ بہت لذیذ ہوتا ہے۔

اور وقت افطار مجھ ناچیز کو دعائے خیر سے یاد فرمائیے۔

(ع۔ ق بیگم (تاج گنج آگرہ)

پیغام شائستہ

اپنی ہونیوالی بھاوج کے نام

از محترمہ شائستہ ربانی بنت خان عبداللطیف خاں رئیس گڑھی

وہ جسکے نام سے نسبت ہے خلد زار کو ✢ وہ جسکے دم سے ملی زندگی بہار کو

وہ جسکے ذکر سے بیگانے ہو گئے اپنے ✢ منافقات سب آنکھ کو کھو گئے اپنے

وہ جنس جسکے کہ عیار کم عیار ہوا ✢ وہ جسکے ملنے سے دل کو مرے قرار ہو

وہ جسکا دہر میں شہرہ ہے حسن شیریں ✢ وہ جسکا ثانی نہیں عفت و شرافت میں

وہ جسکے کیف تصور میں میرا ذوق فزوں ✢ وہ جسکے پانے میں مجھکو تھا قصد صبر

ترس کے عمر کٹی جسکی جستجو میں مری ✢ خلش تھی جسکی ہمہ وقت کہ نگاہوں کو

اشارہ سکتی تھی دست سوال جسکے لئے ✢ زبان تکتی تھی ایسا سوال جسکے لئے

وہ جسکی چاہ میں شب کو نہ نیند آتی ہے ✢ وہ جسکی یاد ہمیشہ مجھے ستاتی ہے

وہ جسکے ذوق طلب میں ہے ذوق شگفتہ ✢ انیس بھائی سے جسکا ازل سے رشتہ

وہ شوق دید میں جسکے ہیں دل لئے بیٹھا ✢ میں ڈر کر کہہ نہیں سکتا ہے کہ پاس آ

وہ نیک بخت نزاکت ہے جسکا پیارا نام ✢ ہے را تدن جسے فرخندہ فالیوں سے کام

خوشا نصیب جو وہ ہم جلیس ہو جائے ✢ بٹھاؤں پلکوں پہ نذر انیس ہو جائے

وہ آئے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
نہ ہے نصیب خدا کی یہ عین شفقت ہے

لے شائستہ صاحبہ کے بھائی انیس احمد خاں ایم اے۔ جو امپیریل بنک میں ملازم ہیں

اللہ کی مدد کرنیوالے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں مسلم کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہوگئے۔

نام	تعداد
علامہ حسین میر صاحب کاشمیری امرتسر	۱
محترمہ بیگم صاحبہ محمد یوسف صاحب رینج آفیسر ترہگام	۱
محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ راندیر	۱
جناب عبد الغفور صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۱
محترمہ بیگم صاحبہ جناب عبد اللہ خاں صاحب بلدا ہیانی افغانا	۲

اللہ کو قرض حسنہ

تعمیر فنڈ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء

نام	رقم
یم غلام حیدر صاحب گڈس کلرک سرگودھا	۱۰/-/-
بذریعہ مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن	
کپور سنگھ ولد کشن سنگھ جٹ ساکن مڈ دکھیڑہ تحصیل فاضلکا	۱/۸/-
کیہر سنگھ ولد گلاب سنگھ جٹ 〃 〃	۲/-/-
محترم محمد عبد اللہ کلرک کنٹونمنٹ بورڈ فیروز پور	۱/-/-
جناب صابر ولد لبنا ذات سکھیرہ ضلع فیروز پور	۱/-/-
جناب نور محمد صاحب ذات سکھیرہ 〃	۱/-/-
جناب چودھری محمد امیر خاں صاحب سب انسپکٹر	۱/-/-
جناب لالہ بھگوانداس صاحب سٹیشن ماسٹر ملاں پور ضلع لودیانہ	۱/-/-
جناب محمد اصغر صاحب غوری منیجر سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ فیروز پور	۱/-/-
جناب چودھری حاکم علی محمد بعد کوآپریٹو سوسائٹی کھائی	۱/-/-
جناب چودھری غلام محمد سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز فیروز پور	۱/-/-
جناب سید اصغر علی شاہ صاحب فیروز پور	۱/-/-
جناب سید شاہ علی سکنہ چوغطے والا تحصیل فیروز پور	۱/-/-
جناب جمال الدین صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز حلقہ گٹورہ	۱/-/-
جناب چودھری رحیم بخش صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز فیروز پور	۱/-/-
جناب علی محمد صاحب سیکرٹری محلہ قصاباں فیروز پور شہر	۱/-/-
جناب عبد الرشید خاں مدرس امدادی پرائمری سکول فیروز پور چھاؤنی	۱/۸/-
جناب عصمت اللہ صاحب مستری آرسنل فیروز پور شہر	۱/-/-
جناب محمد صادق صاحب کانسٹیبل قصوری دروازہ 〃	۱/-/-
جناب سید نیاز احمد ترمذی ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول فیروز پور چھاؤنی	۱/-/-
جناب مولوی محمد سعید شبلی ٹیچر 〃 〃 〃	۱/-/-
جناب محمد اشرف خاں سائنس ٹیچر 〃 〃 〃	۱/-/-
جناب ماسٹر مشکور احمد، نذیر احمد، قاضی عبد الکریم صاحبان 〃 〃 〃 〃	۱/-/-
جناب ہدایت اللہ صاحب سیکنڈ ماسٹر 〃 〃 〃 〃	۱/-/-
جناب مولوی عبد العزیز صاحب 〃 〃 〃 〃	۱/-/-
جناب ماسٹر بلیغ محمد، نواب الدین، غلام رسول صاحبان 〃 〃 〃 〃	۱/-/-
جناب منظور احمد، شیخ محمد شریف صاحبان	۱/-/-
جناب ماسٹر برکت علی و قاضی رشید احمد صاحبان	۱/-/-
جناب صوفی غلام محمد صاحب شاخ اسلامیہ سکول بستی ٹینکاں والی فیروز پور چھاؤنی	۱/-/-
جناب ایچ۔ ایم خیر الدین انار الدین صاحبان کلب ویو ہوٹل 〃	۱۵/-/-
جناب ایم غلام قادر صاحب ریڈیو ڈیلر 〃	۲/-/-
جناب بابو بشیر احمد صاحب ٹاکی ہاؤس 〃	۱/-/-
جناب ایم محمد علی صاحب 〃 〃	۱/-/-
جناب ایم محمد بشیر صاحب بی۔ ایم۔ ایچ 〃	۱/-/-
جناب ایم عبد الرحمٰن صاحب ٹاکی ہاؤس 〃	۱/۸/-
جناب چودھری نذیر حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈی سی آفس 〃	۲/-/-
جناب میاں حمید الدین صاحب ایڈووکیٹ 〃	۱/-/-
جناب ایم محمد الدین صاحب آرسی پرنٹنگ پریس 〃	۱/-/-

نام	رقم
معرفت جناب پیر محمد ابراہیم صاحب ایگزیکٹو انجینئر محکمہ انہار فیروز پور چھاؤنی	۱۱/-/-
میزان	۶۵/-/-

بذریعہ رائے دوست خاں صاحب ذیلدار گڑھ شنکر

نام	رقم
جناب محمد ولد فتح الدین صاحب نمبردار ساکن جاڈلہ	۱/-/-
جناب غلام محمد ولد کاہوں خاں راجپوت " کروڑ	۱/-/-
جناب شیخ فضل محمد ولد کاکا ساکن گڑھ شنکر	۱/-/-
جناب اباداں ولد صوبا گوجر " پرکھووال	۱/-/-
جناب ابراہیم ولد الٰہی بخش تیلی " سدھ ماجرہ تھانہ بلاچور	۱/-/-
جناب صدیق احمد ولد غلام احمد راجپوت " آلووال تھانہ گڑھ شنکر	۱/-/-
جناب فیض محمد ولد غلام محمد مغل ساکن رڑکی مغلاں	۱/-/-
جناب نیاز احمد خاں ولد چودھری رحمت خاں راجپوت ساکن لڑوعہ	۱/-/-
جناب محمد منصف ولد نھتو خاں راجپوت ساکن لڑوعہ	۱/-/-
جناب انبیا ولد عیدو ارائیں " دہگام	۱/-/-
جناب نور محمد ولد منہال عرف کالو جٹ سکنہ پوتھہ گڑھ تھانہ بلاچور	۱/-/-
جناب رحمت خاں ولد سردار خاں راجپوت بامشلی تھانہ گڑھ شنکر	۱/-/-
جناب عبد الحمید ولد شمس الدین صاحب سکنہ نمونیاں	۱/-/-
جناب اسماعیل ولد رلا ارائیں " کوٹلہ واحد پور	۱/-/-
جناب محمد ولد باہجی گوجر " پرکھووال	۱/-/-
جناب امام الدین ولد عیدو ارائیں " گڑھ شنکر	۱/-/-
جناب بھلا نمبردار موضع سدو پور	۱/-/-
جناب غلام الدین ولد میرا گوجر سکنہ مجبوٹ تھانہ بلاچور	۱/-/-
جناب غلام الدین ولد بھگو ذات گوجر سکنہ ٹاؤنسہ	۱/-/-
جناب عمر بخش ولد فوجے خاں راجپوت " کھدو بچہ تھانہ گڑھ شنکر	۱/-/-
جناب امام الدین وسے خاں راجپوت " بسوالہ "	۱/-/-
نعمت علی ولد فتح الدین گوجر " پرکھووال	۱/-/-
جناب اللہ بخش ولد عمرا پٹھان " بلاچور	۱/-/-
جناب ماموں ولد شادی ارائیں " ماہل پور	۱/-/-
جناب گلاب ولد لنگر ارائیں سکنہ دہانہ ماہل پور	۱/-/- سالانہ چندہ
جناب غلام عباس صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لدھیانہ (موعودہ تقریب)	۲۵/-/-
جناب منشی نور الدین صاحب عشرت منزل شملہ	۱۰/-/-
میزان	۱۲۲/-/-

عطیات ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری برکت علی صاحب تحصیلدار بندوبست (برائے قرآن کریم نادار طالبات)	۱۱/-/-
جناب حکیم محمد جالینوس صاحب جالندھر شہر	۲/-/-
جناب سید محمد رفیق شاہ صاحب ریکوروڈ " "	۲/-/-
جناب چودھری عبد الباری صاحب سینیٹری انسپکٹر کرتارپور	۲/۸/-
جناب چودھری عبد الکریم صاحب ضلعدار امرتسر	۵/-/-
جناب مستری نور الدین صاحب انجن شیڈ جالندھر شہر	۹/۱/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب حاجی محمد احمد صاحب کلکتہ (قیمت کھال عقیقہ فرزند خود)	۲/-/-
جناب عبد الحکیم صاحب بٹ شملہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب خواجہ غلام یٰسین صاحب کچلو شملہ	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب سعید احمد۔ ای۔ اے۔ سی فارسٹ انڈمان (برائے امداد یتیم طالبات)	۷/۱۰/-
میزان	۳۱/۷/۹

زکوٰۃ وصدقات ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء

نام	رقم
جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب قریشی دادو (سندھ)	۲/-/-
جناب محمد رمضان صاحب راجپوت رزمک	۵/-/-
جناب سید ظفر حسین صاحب بیگووال	۴/-/-
جناب کرامت اللہ صاحب ایگزیکٹو آفیسر بکلوہ چھاؤنی	۱۰/-/-
جناب احمد الدین صاحب سب پوسٹ ماسٹر ماناوالہ	۲/-/-

جناب علی اختر صاحب ہیڈ انسپکٹر کوٹ عیسے خاں (صدقہ) ۱/-/-

میزان ۳۶/۱۲/-

متفرق ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء

کرایہ مکان واقعہ لاہور ۱۵ جون تا ۱۴ ستمبر سنہ ۴۰ء تین ماہ ۲۵/-/-

وظائف فنڈ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء

محترمہ مطہرہ نفیس دلہن صاحبہ بیگم جناب نواب مولانا حبیب الرحمان صاحب شروانی علیگڑھ ۲۰/-/-

حسابات انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب) بابت ماہ جولائی اگست ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء

نام معطی	جولائی	اگست	ستمبر
محترمہ شہزادہ بیگم صاحبہ اہلیہ عنایت اللہ صاحب بی اے۔ مدار	مئی جون ۲/-/-	-	-
محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب شیخ عبدالمجید صاحب سشن جج کرنال (چندہ ۱۰ ماہ از نومبر سنہ ۳۹ء لغایت اگست سنہ ۴۰ء)	۲۰/-/-	-	-
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲/-/-	-	-
جناب خان محمد یوسف خان صاحب ۱۰ ایلینی معڈنی دہلی	۵/-/-	۵/-/-	-
جناب حافظ عبدالرزاق صاحب ریلوے بورڈ "	۱/-/-	۱/-/-	-
محترمہ بیگم صاحبہ فیروز خانصاحب کسٹم کوارٹرز متونگا بمبئی	جون جولائی ۴/-/-	-	دو ماہ ۴/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان محمد عالم خانصاحب سب انسپکٹر پولیس دورابہ بھوپال	۴/-/-	۴/-/-	-
جناب احمد شاہ صاحب ہیرا نواس۔ ٹوٹی کنڈی شملہ	۱/-/-	-	-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر عبدالمجید خانصاحب بستی بابا خیل	۱/-/-	-	-
جناب سید محمد اصغر علی شاہ صاحب ہیڈماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ٹانڈہ	۱/-/-	۱/-/-	دو ماہ ۲/-/-
جناب بابو غلام محی الدین صاحب شملوی کلرک سنٹرل کوآپریٹو بنک	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب شیخ حبیب الٰہی صاحب کلرک فنانس کورٹ سینئر سب جج	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بابو رشید احمد صاحب پوسٹل کلرک جالندھر شہر	-/۴/-	-	-
جناب بابو فیروز الدین صاحب "	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب سید محمد لطیف شاہ صاحب پوسٹماسٹر ہیڈ پوسٹ آفس جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-

نام معطی	جولائی	اگست	ستمبر
جناب مفتی فخرالدین صاحب ایچ۔ ڈی۔ سی ڈپٹی کمشنر جالندھر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب بابو عبدالعزیز صاحب کلرک سنٹرل کوآپریٹو بنک جالندھر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب منشی محمد عبداللہ صاحب محرر دارالاقامہ مدرسۃ البنات	-/۱/-	دو ماہ -/۲/-	-
جناب مستری محمد اسماعیل صاحب کنٹریکٹر محلہ باغ شیخ کرم بخش	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب شیخ عبداللطیف صاحب ریکارڈ کیپر سشن کورٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چودھری شاہ ولی صاحب انگلش کلرک "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب میاں فضل کریم صاحب چشتی وکیل جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	-
جناب چودھری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ دفتر کمشنر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب چودھری محمد بشیر صاحب کلرک دفتر انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب چودھری رحمت علی صاحب سینئر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول	-/۴/-	-	-/۸/-
جناب ماسٹر عبدالرحیم صاحب بی اے۔ ایس اے وی " "	۱/-/-	-	دو ماہ ۲/-/-
جناب مرزا فیض اللہ بیگ صاحب ریڈر سشن کورٹ	دو ماہ ۲/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب خان نیاز محمد خانصاحب اکونٹنٹ دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب چودھری نبی احمد صاحب کیمپ کلرک " "	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مستری مولا بخش صاحب نقشہ نویس کچہری صدر جالندھر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب شیخ حسام الدین صاحب صدر قانونگو	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب خان صاحب غلام حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	-	-
جناب بابو غلام محمد صاحب ڈسٹرکٹ ناظر کچہری صدر جالندھر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-

نام			
جناب ڈاکٹر چوہدری بدرالدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نکودر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مستری محمد اسحاق صاحب محلہ جھنڈا پیر صاحب جالندھر	۱/۴/-	-	-
جناب ڈاکٹر ولی محمد صاحب منیجر جنرل میڈیکل سٹور بازار شیخاں جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب خان محمد اسحاق خاں صاحب بستی شیخ	۱/۱۲/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب شیخ محمد شریف صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ	۱/-/-	-	-
جناب مستری نیاز محمد محمد حسین صاحبان محلہ پکا باغ جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چوہدری امام الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ بازار المکا	-/۴/-	-/۴/-	-
جناب شیخ محمد اشفاق علی صاحب ایم اے وکیل جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب ماسٹر نذیر احمد صاحب بٹ چوک حضرت امام ناصر الدین رح	-/۴/-	-	دو ماہ -/۸/-
جناب چوہدری پیر بخش صاحب گرداور قانونگو محلہ سراج گنج جالندھر شہر	دو ماہ -/۸/-	-	-/۴/-
جناب بابو سردار علی صاحب تہہ بازاری انسپکٹر میونسپل کمیٹی جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب شیخ بابو حاجی مہر علی احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹس اٹاری بازار	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنرز آفس جالندھر شہر	-/۴/-	-	-
جناب ملک عبدالغفور چوہدری عبدالشکور صاحبان چوک امام ناصر الدین صاحب رح	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ملک محمد امین صاحب چوک امام ناصر الدین صاحب رح	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مہر نور محمد صاحب کوٹ فضل کریم خاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب منشی فضل محمد صاحب موضع بوٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مولوی محمد جمیل صاحب بازار اٹاری جالندھر شہر	-/۴/-	-	-/۴/-

نام			
جناب ڈاکٹر چودھری رحیم بخش صاحب ملتان شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو محمد اسماعیل صاحب محلہ کھولائے جالندھر شہر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب مستری الہ بخش صاحب انجن شیڈ "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مستری قطب الدین صاحب " "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مولوی الطاف الرحمن صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس "	۱/-/-	-	دو ماہ ۲/-/-
جناب خانبہادر شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر "	دو ماہ ۱۰/-/-	۵/-/-	۵/-/-
جناب سید عبدالحق صاحب ریٹائرڈ سینئر سب جج "	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
جناب زبدۃ الحکماء حکیم نصرت علی صاحب قریشی دروازہ سیلاں "	-/۸/-	-	-/۸/-
جناب منشی سردار محمد صاحب کاتب " "	سہ ماہ -/۱۲/-	-	-
عالیجناب نواب فخر یار جنگ بہادر حیدرآباد (دکن)	-	۵/-/-	-
جناب خان غلام جیلانی خانصاحب کمشنرز آفس	-	دو ماہ ۱/-/-	-
جناب مستری محمد الدین صاحب انجن شیڈ جالندھر شہر	-	-/۸/-	-/۸/-
منیجر صاحب جنرل بستی پریس	-	-	۱/-/-
جناب چودھری امام الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ اٹاری بازار	-	-	-/۴/-
جناب خان اسد اللہ خانصاحب بستی نو از جولائی لغایت اکتوبر سنہ ۴۰ء	-	-	۱/-/-
میزان	۱۱۶/۸/-	۶۶/-/-	۵۷/۱۱/-

متفرق

صندوقچی مدرسہ	۱۳/۹/۶		
چندہ سائبان مدرسہ از معلمات و متعلمات	۹۹/-/-		
قیمت گھاس اراضی مدرسہ بذریعہ ملک محمد امین صاحب	-	۵/-/-	
جناب مستری رحیم بخش صاحب کرایہ دار مکان انجمن واقعہ لاہور محلہ ککے زئیاں (از ۱۵ جون لغایت ۴ ستمبر سنہ ۴۰ء)	-	-	۲۵/-/-
میزان	۱۱۲/۹/۶	۵/-/-	۲۵/-/-

گوشوارہ مداخل و مخارج انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب) بابت ماہ جولائی اگست ستمبر ۱۹۴۰ء

آمدنی

مد	روپے	آنے	پائی
آمدنی سہ ماہی دوم	۲۲۵۶	۶	۰
بقایا سہ ماہی اول	۸۹۹۹	۱۳	۹½
زر ضمانت بورڈرز بماہ جولائی	۲۰	۰	۰
امانت کھاتہ بماہ جولائی	۴	۱۳	۶
میزان	۱۱۲۸۱	۱	۳½

خرچ

مد	روپے	آنے	پائی
اخراجات سہ ماہی دوم	۳۲۹۱	۱۵	۰
واپسی زر ضمانت بورڈرز بماہ جولائی	۳۰	۰	۰
بقایا حال	۸۰۵۹	۲	۳½
	۱۱۲۸۱	۱	۳½

نور الدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب)

ترجمان القرآن

قرآن مجید کی عربی عبارت کو سمجھنے کیلئے اور اس کے ایک ایک لفظ کا مطلب یاد کرنے کے لئے یہ ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچے بچیوں میں اسکے ذریعے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو گئی ہے۔ ترتیب اس ترجمہ کی حسب ذیل ہے:-

سطر اول میں کلام الٰہی کی آیت۔ دوسری میں آیت کے الفاظ کو الگ الگ کر کے لکھا ہے۔ تیسری سطر میں ہر لفظ کے جدا جدا معنے۔ چوتھی سطر میں بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔ ہمارے بیان کرنے کی ضرورت نہیں اسکی خوبیاں مزید نظر کرنے سے خود عیاں ہو جائینگی۔

فی الحال اسکے پانچ پارے (پہلے چار اور تیسواں) شائع ہو چکے ہیں آپ اپنا نام درج رجسٹر کرا دیجئے۔ تاکہ باقی پارے طبع ہوتے ہی پہلے آپکی خدمت میں بھیجے جائیں۔ ہدیہ فی پارہ ۸ ؍ محصولڈاک بذمہ خریدار (انتیسواں پارہ بھی طبع ہو چکا ہے پانچواں زیر طبع ہے۔)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَ اِذْ	قُلْنَا	لِ اَلْ مَلٰٓئِكَةِ	اُسْجُدُوْا	لِ اٰدَمَ
اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَ

فَ سَجَدُوْا	اِلَّا	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَ
تو ان سب نے سجدہ کر دیا	بجز	ابلیس کو	اس نے انکار	اور

ان سب نے سجدہ کر دیا بجز ابلیس کے اس نے سر پھیر دیا اور

اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)

اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنَ	الْكٰفِرِيْنَ	۳۴
شیخی بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

شیخی بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (۳۴)

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	يٰ	اٰدَمُ	اُسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے	آدم	بس	تو	اور

اور ہم نے کہا: اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	كَ	اَلْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

(دونوں) اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھاؤ

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام۔ جالندھر شہر پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مُسلمہ جالندھر شہر

جلد ۹ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء شوال سنہ ۱۳۵۹ھ نمبر ۵

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن مدرسۃ البنات کا زنانہ سالانہ جلسہ :-

ہم "مسلمہ" کی گزشتہ اشاعت میں یہ اعلان درج کر چکے ہیں کہ انجمن مدرسۃ البنات کا زنانہ سالانہ جلسہ نومبر کے مہینے میں منعقد ہوگا۔ افسوس کہ بعض وجہوں سے اس وقت تک صحیح تاریخ کا اعلان نہیں کیا جا سکا۔ جب تاریخ مقرر ہوگئی اخباروں میں اسی وقت اعلان ہو جائیگا

یہ جلسہ دستور کے مطابق، پردے کے پورے اہتمام، امکانی ضبط و نظام اور بڑے تزک و احتشام سے صبح ۹ بجے سے شام کے ۵½ بجے تک کمپنی باغ، لیڈیز کلب کے احاطے میں منعقد ہوگا۔ فاضل بہنوں کے خطبے اور لیکچر ہونگے۔ مدرسۃ البنات کی چھوٹی اور بڑی طالبات تقریریں کرینگی نظمیں پڑھینگی۔ مذہبی اور قومی گیت گائینگی اور مدرسہ کی تربیتی روح کے مظاہرے کرینگی۔ انشاءاللہ۔

خواتین دُور دُور سے اس قومی جلسے میں شامل ہونے کے لئے قدم رنجہ فرماتی ہیں۔ آپ بھی اپنی شرکت کی عزت بخشنے اور اپنی ملنے والیوں کو ہمراہ لا کر جلسے کی رونق افزائی فرمائیے۔

مدرسۃ البنات کی عمارت پھر شروع ہوگئی :-

پچھلے سال مدرسۃ البنات کی نئی عمارت ابھی شروع ہوئی تھی کہ یورپ کی جنگ کا خوفناک بھوت اپنی پوری تباہی خیز قوتوں کے ساتھ دنیا میں نمودار ہوگیا۔ امن و امان دبک کر ایک کونے میں ہوگیا۔ بربادی

اور خوف ہر جگہ چھا گئے۔ تجارت کو خاص طور پر بہت بڑا دھکا لگا۔ وہ چیزیں جو یورپ ہی سے آتی تھیں وہ بالکل بند ہو گئیں۔ صرف برطانیہ سے تجارت کھلی رہی۔ لیکن ایک تجارتی جہاز جو پوری بے خوفی اور اطمینان سے غیر مسلح حالت میں دنیا کے ہر گوشے میں پہنچ جاتا تھا۔ اب وہ قافلہ کے اندر سفر کرتا ہے۔ ان میں سے عموماً ہر تجارتی جہاز اب ہتھیار بند ہوتا ہے اور ان کی نگرانی کے لئے جنگی جہاز ساتھ ہوتے ہیں اور دشمنوں کے مختلف قسم کے بحری حملوں سے بچنے کے لئے لمبے لمبے راستے اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ اس طرح جہازوں کے کرائے کئی گنا بڑھ گئے۔ بعض عمارتی چیزیں جو ہندوستان میں طیار ہوتی تھیں اور سستی تھیں اُن کی مانگ جنگی طیاروں کے سلسلے میں حکومت کی طرف سے بڑھ گئی۔ اسلئے ان کی قیمتیں بھی بڑھ گئیں مثلاً لوہا۔ اس طرح عمارتی سامان بھی مہنگا ہو گیا۔

لیکن ضرورت سخت ہو تو سستی کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ مدرستہ البنات کو اپنی عمارت نہ ہونے سے بے پناہ مالی بوجھ کے علاوہ جن اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان کی وجہ سے لازمی بات ہو گئی کہ انجمن عمارت کی تعمیر کو جاری رکھے۔ چنانچہ ایک سال کے تعطل کے بعد تعمیر پھر شروع کر دی گئی ہے۔ اور سردست دو چیزوں کی تعمیر جاری ہو گئی ہے۔ مسجد اور بیماروں کا وارڈ۔ مسجد خان بہادر بخشی ولی محمد خان مرحوم رئیس اعظم نابھہ کے روپے سے بنیگی اور بیماروں کا وارڈ قوم کے مشہور درد مند اور معروف اہل دل ڈاکٹر اے سعید صاحب کراچی (اللہ انھیں سلامت رکھے) کی عنایت سے تعمیر ہو گی۔ لیتم اللہ مجریھا و مرسٰہا +

دوسرے اہلِ ثروت سے درخواست :۔ اللہ کے جن پیارے بندوں نے کمرے بنوا

دینے کے وعدے فرما رکھے ہیں۔ انکی خدمت میں ادب و احترام سے التماس ہے کہ وہ اپنے مقدس وعدوں کو پورا فرمانے میں اور غفلت سے کام نہ لیں۔ ورنہ یہ کام جو پھر جاری ہو چکا ہے دوبارہ بند ہو جائیگا اور یہ ایک قومی نقصان ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ نقصان وہ گوارا نہیں فرمائینگے

آخرت کی تجارت :۔

جن مومنات اور مومنین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور اپنے کرم سے اس قابل کیا ہے کہ وہ بھی مدرسۃ البنات کی نئی تعمیر میں حصہ لیں انھیں اس سے بے پروا نہیں رہنا چاہئے اور یہ قومی عمارت جلد سے جلد مکمل ہو جانی چاہئے۔ ایک کمرہ کے خرچ کی اوسطاً ایک ہزار روپیہ ہے۔ لیکن جو اس سے کم عطیہ عنایت کرسکتے ہوں وہ بھی ہزار شکریہ کے ساتھ انجمن قبول کریگی۔ ہر کمرے پر انکے نام کا پتھر نصب کیا جائیگا جو اسے دیکھیگا اس پر رحمت و مغفرت کی دعا کریگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس محسن اسلام کے لئے اسوقت تک ثواب جاری رہیگا جب تک وہ عمارت اللہ کے فضل سے قائم رہے اور یہ صدقہ جاریہ اسکے لئے بے بہا نیکیوں کا موجب ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کے خزانے میں رحمت و کرم کی کوئی کمی نہیں۔ سوچئے اور غور کیجئے +

نعت

از جناب محمد عبدالغفور سلیمان نقشبندی

انوار سے بزم جہاں چھائے ہوئے ہیں
تشریف رسولِ عربیؐ لائے ہوئے ہیں

کچھ ہدیے درودوں کے جو ہم لائے ہوئے ہیں
گو د اپنی فرشتے بھی تو پھیلائے ہوئے ہیں

کونین جو یہ ناز سے اترائے ہوئے ہیں
احسان محمدؐ ہی کے فرمائے ہوئے ہیں

اللہ رے اللہ کے محبوبؐ کی صورت
آئینے مہ و مہر کے شرمائے ہوئے ہیں

کیا پوچھتے ہو شانِ کرم میرے نبیؐ کی
اللہ سے اعزاز بڑے پاتے ہوئے ہیں

مسلم ہیں ادھر سائے میں اس دستِ کرم کے
کافر ادھر احسان سے شرمائے ہوئے ہیں

اے مدعیٔ اسلام سے بیگانہ ہے کیوں تو
بیگانے بھی اسلام کے اپنائے ہوئے ہیں

ہے نعتِ محمدؐ کا ٹکٹ ہاتھ میں زاہد
ہم خلد میں کچھ مفت نہیں آئے ہوئے ہیں

یہ محفلِ میلاد بھی جنت ہے سلیماں
مومن ہیں وہ بیشک جو یہاں آئے ہوئے ہیں

رمضان کے بعد

(ادارہ)

رمضان کے بعد　　　آپ فوراً کہدینگے رمضان کے بعد عید! لیکن ہمیں کچھ عرض کرنا ہے۔ کان دھر کر سنئے!

آپ نے رمضان کے مبارک مہینے میں محض اللہ کے لئے بھوک اور پیاس کی سختیاں سہیں۔ اپنی زبان اور جسم کے دوسرے حصوں کو تمام بُرے کاموں سے باز رکھا۔ قرآن پاک کی زیادہ تلاوت کی۔ اللہ کا بہت ذکر کیا۔ مزید توفیق ملی تو اعتکاف بھی کیا اور تہجد بھی پڑھی۔ اللہ کی ناراضی کے اسباب سے دور رہے اور اس کی خوشنودی کی راہ اختیار کی۔ یہ بہت بڑی سعادت اور خوش بختی ہے جسے حاصل ہوئی۔ بہت بڑی بد نصیبی ہے جو اس کی سعادتوں سے محروم رہا۔

لیکن یہ تمام نیکیاں کمانے کے بعد سال کے باقی گیارہ مہینوں کے لئے کیا ہمیں کھلی چھٹی مل گئی ہے کہ اب ان تمام برائیوں کو پھر سے اختیار کرلیں جن سے رمضان میں بچے رہے۔ کیا ہم پھر چغلیاں کھائیں؟ پھر جھوٹ بولیں؟ پھر بد زبانیاں کریں؟ پھر شر و فساد کی بنیادیں قائم کریں؟ کیا پھر اللہ کی عبادت اور اس کے پیارے نام کے مبارک ذکر سے زبانیں روک لیں اور اسکے مقدس کلام کی تلاوت سے ہمارے گھر محروم ہوجائیں؟ نہیں! دل نہیں چاہتا کہ اس عہد کو توڑ دیں جو اگرچہ اسی مہینے کیلئے پختہ کیا تھا۔ اور اس لطف کی کیفیت سے بے بہرہ ہوجائیں جو ان پاکیزہ ایام میں ہر وقت طاری رہتی تھی۔

بے شک روزے باقی سال کے لئے فرض نہیں ہیں لیکن برائیوں سے اسی طرح بچنا اور نیکیوں کی طرف اسی طرح لپکنا واجب و لازم ہے۔

رمضان کے روزوں کا مقصد خدا نے تقویٰ اور پرہیزگاری فرمایا ہے۔ اگر ہم میں تقویٰ یعنی اللہ کی پکڑ اور اسکے عذاب سے ڈرکر پرہیزگاری اختیار کرنے کا جوہر پیدا ہوگیا ہے تو اللہ کا منشا پورا ہوگیا اور ہماری یہ تمام مشقتیں ٹھکانے لگیں اور اگر ہم اسی پاپوں کی ڈگر پر چلتے رہے تو یہ سب مصیبتیں بیکار گئیں اور ہماری روزہ داری محض فاقہ کشی کی حیثیت سے رہی۔

علم النفس کے ماہر کہتے ہیں کہ انسان جو کام تیس دن سے چالیس دن تک برابر کرتا رہے تو اس کی عادت ہوجاتی ہے اور اس کام کے کرنے میں دکھ معلوم نہیں ہوتا اور آسانی معلوم ہوتی ہے رمضان کے روزے دو چار نہیں پورے تیس دن رکھنے میں خداوند تعالےٰ کی یہی مصلحت نظر آتی ہے کہ روزوں کی مشقتوں کی عادت ہوجائے اور انسان سال بھر تک اس عادت کو قائم رکھ سکے اور اس طرح انتہائی حد تک پاکیزہ اور نیک زندگی بسر کرنے کے قابل ہوجائے اللہ کی مصلحتوں پر غور کیجئے اور مراد کو پہنچنے کی کوشش کیجئے!

عید

از محترمہ والدہ محبوب احمد صاحبہ ریاست دوجانہ

رمضان شریف کا مبارک مہینہ ختم ہوا۔ روزِ عید آیا۔ اللہ کے نیک اور متقی لوگوں کو مسرت ہے کہ صبر و شکر کے ساتھ روزوں کے فرض سے سبکدوش ہوئے اور بخیریت تمام عبادت و ریاضت میں یہ مہینہ ختم ہو گیا۔ آج انکی مسرت ہے کہ خدائے تعالےٰ کے فرض احکام کو بخوشی ادا کیا گیا' اپنے نفس کو ہر خلاف شرع کام سے روکا گیا اور پورا ایک ماہ تقویٰ و پرہیزگاری سے زندگی بسر کی اور اپنے جسم کے تمام اعضا ہاتھ پاؤں آنکھ کان وغیرہ کو برے اور اخلاق سوز کاموں سے باز رکھا۔ یہ دینداروں اور اللہ کے مقبول بندوں کی عید ہے۔

دنیا دار اور خدا و رسول سے برگشتہ لوگ جنھیں نہ خدا کا خوف نہ دنیا کی شرم جو علانیہ کھاتے پیتے اور فخریہ کہتے تھے ہم سے روزہ نہیں رکھا جاتا کون بھوکا پیاسا مرے' جس کے پاس کھانے کو نہ ہو وہ روزے رکھے۔ وہ آج بہت زیادہ خوش ہیں۔ کہ اگرچہ اپنی بے حیائی کا اظہار کرتے رہے مگر پھر بھی کسی نہ کسی وقت محجوب ہونا ہی پڑتا تھا اور ضمیر کی ملامت بھی سننا ہی پڑتی تھی۔ وہ آج اسلئے خوش ہیں۔ کہ یہ ماہ گزر گیا تھوڑی بہت ندامت جو ہوتی تھی۔ اس سے آج نجات ملی یہ دنیا داروں کی عید ہے۔

بچے بہت زیادہ خوش ہیں۔ ہنستے اچھلتے کودتے پھرتے ہیں کہ آج بزرگوں سے عیدی ملیگی۔ بہترین لباس پہنیگے۔ کھانے کی طرح طرح کی اشیا اور قسم قسم کی مٹھائیاں اور رنگ برنگ کے خوشنما کھلونے خریدینگے۔ اہا ہا کیسا اچھا روز ہے۔ کاش ایسے دن ہمیشہ رہتے۔ ہر بوڑھا بالا بھی آج خوش و خرم ہے بازاروں میں سڑکوں پر عجب چہل پہل ہے۔ خوانچہ والے جلدی جلدی کباب' دہی' بڑے' سموسے' سیخ کے کباب' قلمی بڑے' پاپڑ اور مختلف پکوان تیار کر کے عیدگاہ کی جانب دوڑ رہے ہیں کہ سب سے پہلے وہاں پہنچ جائیں اور بکری زیادہ ہو۔ کھلونے والے کھلونے لیکر بھاگے جا رہے ہیں کہ آج ہماری چاندی ہے۔ ایک بعض درزی کے یہاں سے کپڑے لینے دوڑا جا رہا ہے کہ عید کی نماز پڑھ سکے۔ ایک بازار سے اور اشیا لینے کو لپک رہا ہے۔ ایک کو دوستوں کے لئے تحفے خریدنے کی جلدی ہے۔ بازاروں میں اسقدر بھیڑ ہے کہ الاماں کھوے سے کھوا چھل رہا ہے۔ بعض اللہ کے نیک بندے سویرے سویرے غسل کر کے تیار ہو کر نئے کپڑے پہنے جلدی جلدی عیدگاہ کو جا رہے ہیں کہ سب سے پہلے پہنچ جائیں کہ پہلے جانے میں ثواب دگنا ملے۔ کوئی پیدل جا رہا ہے۔ کوئی سوار ہے۔ موٹر تانگے شکرم اور رکشائیں دوڑتی پھر رہی ہیں۔ وہ دیکھئے ایک خوبصورت اور بیش قیمت کار کس سبک رفتاری سے جا رہی ہے۔ سامنے ایک عالیشان کوٹھی کے احاطہ میں جا کر رکی ہے آیئے دیکھیں اس میں کون معزز آیا ہے۔ موٹر کا پٹ کھلا ایک ملازم عورت اور اس کے بعد ایک خوبصورت ریشمی برقعہ پوش

خاتون موٹر سے برآمد ہوئیں۔ کوٹھی کے پہرے داروں اور سپاہیوں نے بڑی تعظیم سے سلام کیا اور وہ کوٹھی کے خوشنما پھولوں کے تختے سے گزرتی ہوئی کوٹھی میں داخل ہوئیں۔ آہا کیسی عالیشان کوٹھی ہے۔ ایک طرف شمال مشرق گوشے میں باورچی خانہ ہے جسمیں ملازمائیں اور باورچنیں پکانے میں مصروف ہیں۔ سامنے شمال رخ ہال کمرے میں کوٹھی کے مکیں یا مالکہ تشریف فرمائیں۔ نوکروں کو کچھ ہدایا فرمارہی ہیں کہ جلدی تمام سامان تیار ہوجائے عیدگاہ سے مردوں کے آنے سے پیشتر ہر شے تیار رہے۔ وہ دیکھئے ایک آرام کرسی پر ایک سال خوردہ نورانی شکل بزرگ عورت متمکن ہیں۔ لباس فاخرہ زیب تن۔ چہرے سے امارت وجلال برستا ہے۔ آنیوالی معزز خاتون سے کمرے میں داخل ہوکر ان کو سلام کیا۔ اور کہا "خالہ جان انیسہ بہن اپنے کمرے میں ہیں یا کہاں ہیں؟ طبیعت کیسی ہے؟" ان بزرگ عورت نے ایک سرد آہ بھرکر کہا "بیٹی جیتی رہو خدا عید مبارک کرے۔ انیسہ اپنے کمرے میں ہے طبیعت کا وہی حال ہے آج اور بھی افسردہ ہے اچھا ہوا کہ تم آگئیں شاید اسکی افسردگی کچھ رفع ہوجائے ایک تم ہی ہو جس سے اسکا ملال رفع ہوتا ہے ورنہ وہ کسی سے زیادہ بات بھی نہیں کرتی۔ آج عید ہے ہر ایک ہشاش بشاش ہے مگر وہ اسی طرح بستر پر پڑی ہے۔ اس کی اس حالت سے سب کی خوشی مکدر ہورہی ہے۔" یہ سنکر آنیوالی خاتون ایک کمرے کی طرف گئیں اور آہستہ سے پردہ اٹھاکر اندر داخل ہوئیں۔ جنوب مغربی گوشے کی طرف ایک خوبصورت کمرہ ہے جسمیں فرش قالین کا فرش بچھا ہے۔ بیچ میں ایک خوشنما گول میز رکھی ہے چاروں طرف کرسیاں پڑی ہیں۔ میز پر خوبصورت گلدان میں خوبصورت گلدستہ کمرے کو مہکا رہا ہے۔ دیواروں پر نفیس و دلآویز قطع قرینے سے لگے ہیں ایک طرف دو خوشنما دیدہ زیب البم ٹنگے ہیں۔ ایک جانب خوشنما مسہری بچھی ہے اور اس پر ایک نازک اندام خوبرو لڑکی سادہ مگر قیمتی لباس پہنے چہرے پر کسی روحانی تکلیف کا اثر لئے خاموش لیٹی ہے۔ آنیوالی خاتون نے اسے دوسری طرف متوجہ دیکھ کر آہستہ سے کہا۔ بہن انیسہ میں اندر آسکتی ہوں۔ یہ سنکر صاحب کمرہ نے چونک کر دیکھا اور کہا کون بہن رضیہ! آؤ آؤ تمھارا آنا سر آنکھوں پر تمھیں اجازت کی کیا ضرورت ہے تمھارا اپنا گھر ہے۔ تمھارے یہ دروازہ ہر وقت کھلا ہے یہ سنکر رضیہ آگے بڑھیں اور ایک کرسی کھینچ کر برقعہ علیحدہ کرکے علیحدہ رکھدیا۔ اور کرسی پر بیٹھتے ہوئے متبسم انداز میں کہا "بہن انیسہ! عید مبارک!" انیسہ نے یہ سنکر بچشم پرنم رضیہ کو دیکھا اور سرد آہ بھر درد بھرے لہجے میں کہا ؎

بیتابیوں کی یاس کی آہ فغاں کی عید
ہوگی کسی کی عید ہماری کہاں کی عید

رضیہ۔ "ہائیں بہن! میری پیاری انیسہ! تمھیں کیا ہوگیا ہے؟ اس طرح کوئی اپنی حالت کوئی اپنی حالت نہیں بگاڑتا۔ ذرا آئینہ میں اپنا چہرہ تو دیکھو کسقدر نقاہت برستی ہے۔ اس طرح غمناک رہنے سے کیا ہوتا ہے۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ وہ سب مشکلیں آسان کریگا ناامیدی کیسی؟ ناامیدی تو کفر ہے آج تمام مسلمانوں کے لئے یہ خوشی ومسرت کا روز ہے کیسا ہی افسردہ دل ہو آج وہ بھی مسکرا دیتا ہے۔"

انیسہ۔ "لوگ کہتے ہیں کہ عید آئی مگر نام کی عید
دل ہی رنجور ہو جب اپنا تو کس کام کی عید"

رضیہ! میرے لئے عید کہاں اور عید کی خوشیاں کہاں باقی ہیں۔ مدت ہوئی دل ناکام خوشی کے نام سے بھی ناآشنا ہے تو خوشی کیلئے دل میں جگہ ہی ہے یہاں یاس و حسرت جلوہ گر ہیں۔ دل ہی رنجور ہے تو خوشی کہاں۔ عید جن کے لئے ہوگی۔ ہوگی۔ تم میری حالت سے واقف ہوتے ہوئے بھی ایسا کہتی ہو"

رضیہ۔ یہ تو سچ ہے لیکن یہ تو بتاؤ کہ اس طرح رنجیدہ رہنے سے کیا تمہارا رنج و غم ختم ہو جائیگا یا رونے دھونے سے یہ غم دور ہو جائیگا اپنے لئے نہیں تو خدا کیلئے خالہ جان کی ضعیفی پر رحم کرو اور اپنی حالت سنبھالو وہ تمھیں اس حالت میں دیکھ دیکھ کر کڑھتی ہیں اور انھیں بھی اپنی زندگی تلخ معلوم ہو رہی ہے۔

انیسہ۔ کیا کروں بہن دل کو ہتیرا سنبھالتی ہوں سنبھلتا ہی نہیں۔ تم ہی انصاف سے کہو جس پر بہار آ کر فوراً ہی خزاں چھا گئی ہو۔ جس کے ارمانوں کا گلشن تاراج ہو گیا ہو۔ جس کے لئے شادی بربادی ثابت ہوئی ہو۔ وہ جس کا دل مدت سے خوشی سے ناآشنا ہو۔ اس کے لئے عید کی حسرت کیسی؟ اس کے دل کی مرجھائی ہوئی کلی کسطرح شگفتہ ہو سکتی ہے ہاں خوشی اور عید کی خوشی کبھی میرے لئے بہار بن کر آئی تھی۔ کبھی میری دنیا آباد تھی تم جانتی ہو میری وہ عرصہ ہوا برباد ہو چکی ہے اور اسطرح مکمل طور پر برباد ہوئی ہے کہ تا زندگی پھر آباد ہونے کی امید نہیں بقول شاعر ؎

شہر دل ایک مدت اجڑا بسا غموں میں

آخر اجاڑ دینا اس کا قرار پایا

عورت کے لئے تمام دنیاوی راحتوں سے بڑھکے راحت اور خوشیوں سے بڑھکے خوشی یہی ہے کہ اسکا خانہ آباد ہو۔ شوہر مہربان و وفا شعار ہو۔ اولاد سے گھر میں رونق ہو۔ اولاد اگر جوان ہو تو تابع فرمان ہو۔ جسوقت یہ نعمتیں حاصل ہوں تو پھر اسکا ہر دن عید کا دن اور ہر رات شب برات ہے پھر اسے کسی دولت کی بھی پروا نہیں۔ اسے کسی کی یہاں تک کہ تمام دنیا کی پروا نہیں۔ کوئی خوش ہو یا ناراض ہو دوست ہو یا دشمن ہو وہ سب سے بے نیاز ہوتی ہے۔ مگر آہ جس کے پاس یہ نعمتیں ہوں اور وہ اس سے چھن جائیں۔ اسکے لئے کوئی خوشی کس طرح ہو سکتی ہے۔ پھر اسوقت اطراف عالم پر نظر ڈالو۔ ہر ایک فرداً فرداً فکر و آلام کا شکار ہے۔ خاص و عام سب پریشان ہیں۔ سب شہنشاہ اور وہ حکمران جنکے نام کا ڈنکا عالم میں بج رہا ہے جن کا اس وقت تمام روئے زمین پر طوطی بول رہا ہے نہ وہ مطمئن اور بشاش ہیں اور نہ عام لوگ۔ سب طرف پریشانی اور خوف و ہراس کا عالم ہے ہر طرف اداسی نظر آتی ہے نہیں معلوم زمانہ کیا کروٹ بدلے اور انقلاب گردوں کیا رنگ دکھلائے سب کی نظر جانب مغرب لگی ہوئی ہے دیکھئے کیا ظہور ہوتا ہے۔ جب یہ عالم ہے تو خوشی کیسی لو اسپر مستزاد ناسازیٔ طبع اور سب طرف سے قطع نظر کرکے خیال کرو تو انسان کے لئے سب سے بہتر سے اور سب سے بڑی نعمت اور مسرت تندرستی ہے۔ جب یہ بھی حاصل نہ ہو۔ اور تندرستی ہی نہ ہو تو نظر میں سب ہیچ ہے

بیمار کے لئے یہی عید ہے کہ وہ تندرست ہو۔

رضیہ۔ میری معزز بہن بلاشک تمھاری دلیل تقریر صحیح ہے۔ لیکن یہ بھی تو ارشاد باری تعالےٰ ہے اور سب مانتے ہیں کہ جو شے ہے وہ قضا و قدر کی طرف سے بحکم رب العالمین ہے۔ یونہی سہی کہ ایک انسان طرح طرح کے فکر و آلام میں گرفتار ہے اور اسکی پیچیدگیاں بڑھتی ہی جاتی ہیں اور وہ حد درجہ مغموم و پریشاں رہا کرتا ہے۔ اکثر ابر بہار کی طرح چشم دُر اشک بہایا کرتی ہیں مگر یہ بتاؤ۔ کہ کیا ایسا کرنے سے رنج و غم دور ہو سکتا ہے یا مصیبت کم ہو جاتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اور زندگی وبال معلوم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ مورد عتاب ہوتا ہے۔ کہ مصیبت پر صبر نہیں کرتا جس نے نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر نہیں کیا اس کو ارشاد باری ہوتا ہے کہ کہ وہ میری زمین سے نکل جائے۔ دنیا نام ہے پریشانیوں اور مصیبتوں کا اس میں تو شاید ہی کوئی فرد بشر ایسا ہو کہ جسے مشکلات اور رنج و آفات سے سابقہ نہ پڑا ہو۔ مسلمان کی یہ شان نہیں ہونی چاہئے مرد ہو یا عورت کہ وہ دنیا کے رنج و پریشانیوں کو لیکر بیٹھ جائے اور زندگی جتنی بھی ہے اسے وبال جان بنالے یہ دنیا چند روزہ ہے اس کی ہر شے فانی ہے اس کا رنج کرنا فضول ہے فکر اور رنج آخرت کا چاہیے جو منزل کٹھن درپیش ہے اس کے لئے زاد راہ تیار کرنیکی فکر چاہیے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔

غم دنیا مخور کہ بیہودہ است

ہیچ کس در جہاں نیاسود است

غم دیں خور کہ غم غم دین است

ہمہ غمہا فرد تر ازیں است

یعنی دنیا کا غم نہ کھا کہ یہ بیہودگی اور نادانی ہے اس جہاں میں کوئی خوش اور آرام سے نہیں رہا ہے غم کھاتا ہے تو دین کا کھا اور آخرت کی فکر کر کہ یہ غم تمام غموں سے بڑھکر ہے اور یہ بھی جانتی ہو کہ آج شوال کے مہینے کی یکم تاریخ ہے اور یہ مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ خوشی کا دن ہے، حضرت لوط کی امت اسی شوال کی پہلی ہی کو خدا کے عذاب میں پکڑی اور برباد کی گئی تھی اور وہ ہفتہ کا دن تھا۔ اصحاب اخدود و النار تباہ ہوئے تو شوال کی پہلی کو منگل کا دن تھا۔ حضرت نوح کی قوم ہلاک ہوئی تو بھی شوال کی پہلی تھی مگر پیر کا دن تھا۔ فرعون اور اس کا لشکر دریائے نیل میں غرق ہوا تو بھی شوال کی پہلی تھی مگر منگل کا دن تھا۔ قوم عاد ہلاک ہوئی تو [illegible] تھی اگرچہ دن بدھ کا تھا لیکن یہی روز مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ خوشی کا دن ہے کیونکہ ان قوموں نے اللہ کی نافرمانی کی اور عذاب کا مزہ چکھا۔ مسلمانوں نے اللہ کی اطاعت کی۔ اس کی عبادت کی اور محض خدا کے حکم سے تمام حلال چیزوں سے دن کے وقت تمام مہینہ پرہیز کی تو خدا کی رحمت اور برکت ان پر نازل ہوئی اور انہیں اللہ کے حضور میں اکٹھے ہو کر جھکنے اور خوشیاں منانے کا حکم ہوا حکم ہوا کہ جو لباس روزانہ پہنتے ہو اس سے بہتر لباس غسل کر کے پہنو۔ مسواک کرو خوشبو لگاؤ۔ نماز پڑھو سب سے پہلے نماز کے لئے جاؤ

نماز کے درمیان میں جب تک نماز ہو کلمۂ توحید کا ورد کرو نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرو۔ نماز سے پہلے کچھ شیر خرما یا دوسری میٹھی چیز وغیرہ کھاؤ۔ غریبوں کو کھانا کھلاؤ خیرات کرو۔ خدا کا شکر بجالاؤ کہ ماہ رمضان خیریت سے گزر گیا۔ اللہ کے حکم سے آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے مقبول بندوں نے میرے لئے ایک ماہ تک روزے رکھے اور آج عید کے احکام بجالائے اب مجھ پر ان کی بخشش لازم ہے میں نے ان سب کو بخشا۔ جب احکم الحاکمین آج ایسا حکم فرمائے تو اس سے بڑھ کے اور کیا خوشی ہوگی یہی عید کی خوشی ہے۔ اور مسلمان جب ہر حال میں شکر خدا ادا کرے اور شاکر صابر رہے یہ درجہ مومن کا ہے اور اس کے لئے آخرت میں ہر ایک نعمت کی بشارت ہے پس آج کے دن کی خوشی ضرور کرنی چاہئے۔

ہر حال میں راضی برضا ہو تو مزا دیکھ
دنیا میں ہی بیٹھے ہوئے جنت کی فضا دیکھ

تو اٹھو غسل کر کے لباس فاخرہ پہنو اور آؤ ہم بھی دو نو خدا کے سامنے سر عبودیت جھکائیں اور اس کی رحمت کے مستحق ہو جائیں کہ آج اسکی رحمت کا دن یعنی روز عید ہے

قاعدہ نصاب القرآن حصہ اوّل و دوم عہ

مسلم ماہ اگست ۱۹۴۰ء کا بقیہ اور جواب خطوط

۱ قاعدہ نصاب القرآن اردو کے چھٹے پانچویں درجہ والوں کے لئے دو سال اور پرانے طرز تعلیم کے بگڑوں یا اپنے آپ ٹکریں مارنے والوں کے لئے دو چار ماہ کا کورس ہے۔ پھر نصاب القران کی پہلی۔ دوسری۔ تیسری کتاب پڑھنے کی قابلیت ہو جائیگی۔ غرائب القرآن زیر طبع ہے۔

۲ عربی تعلیم کی مشین صدیوں سے بیکار۔ صفا نہیں زنگ آلود۔ ڈرائیور اناڑی۔ پرزے ڈھیلے ڈھول ندارد۔ تعلیمی درد رکھنے والے حیران و پریشان۔ نصاب القران چودھویں صدی کا قرآنی معجزہ مشینی کاروبار کے زمانہ میں ظاہر ہونے والا ہے۔ تھوڑے وقت۔ تھوڑی محنت سے عربی زبان قرآن مجید سے سکھائیگا انشاء اللہ۔ پبلک تعاون کرے اور تعلیمی کام اپنے ہاتھ میں لے۔

تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

مولوی عبد العزیز محلہ پکا باغ جالندھر شہر

میری بے زبان استانیاں

از محترمہ اہلیہ ابوالخیر صاحبہ لکھنوی

محترمہ اہلیہ سید ابوالخیر لکھنوی نے ان سطروں میں بتایا ہے کہ ان کی سیرت کی تعمیر اور ان کی قابلیت کے حصول میں کتابوں نے کیا حصہ لیا ہے۔ پھر ان کتابوں کے نام بھی لکھ دیئے ہیں۔ اس مضمون سے ان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمہ پڑھنے والی بیبیاں بھی "مسلمہ" میں ایسے مضامین لکھیں جن سے دوسری بہنوں کو پتہ چلے کہ ان پر کن کن کتابوں کا اثر زیادہ ہوا ہے۔ محترمہ موصوفہ کے علمی خاندان کے نمونے بہت زیادہ نہ ملیں گے جہاں ہر وقت علمی چرچے ہوں۔ اور مناسب کتابیں بھی مہیا ہوں۔ لیکن اگر ایسی بہنیں موجود ہیں جنہیں اپنے ماں باپ کے گھر میں علمی فضا میسر نہ ہونے کے باوجود اپنے شوق اور اپنی محنت سے علم کی برکت حاصل کی ہو تو امر بے حد تعریف کے لائق ہے۔

مسلمہ کے صفحات گنجائش کی کمی کے باوجود ایسے مفید عنوان پر اظہار خیال کیلئے فاضل بہنوں کے واسطے حاضر ہیں　　(ادارہ)

لکھنؤ کے رسالہ الندوہ میں "میری محسن کتابیں" کے عنوان سے مضامین کا ایک سلسلہ شروع ہوا ہے۔ جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے لائق اور ذی علم لوگ ان کتابوں کا تذکرہ کر رہے ہیں جنہوں نے ان پر خاص اثر کیا اور ان کے بنانے اور ترقی دینے میں مدد دی۔ میری ناقص رائے یہ ہے کہ مسلمہ کی ناظرات مسلمہ میں اسی عنوان پر کچھ لکھیں لیکن ہم عورتوں کا مطالعہ اگرچہ بہت کم ہے اور کسی خاص علمی فائدے کی امید نہیں۔ لیکن پھر بھی امید ہے کہ یہ سلسلہ ہماری ان بہنوں کے لئے مفید ہوگا جن کو کوئی بتانے والا اور مشورہ دینے والا نہیں اور عام بہنوں کے لئے دلچسپ ہوگا۔ اور اس طرح ہمارے گزشتہ زمانے کی بہت سی بھولی ہوئی باتیں یاد آجائیں گی جن کی یاد میں خاص مزہ ہے۔ میں اس عنوان پر اپنا مضمون پیش کرتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ یہ مفید اور دلچسپ سلسلہ بہت دنوں تک جاری رہیگا۔

میں نے کلام مجید ختم کرکے سب سے پہلے جو کتابیں پڑھیں وہ اپنے والد ماجد مولانا حکیم سید عبدالحئی صاحب مرحوم کی تصنیف کردہ تعلیم الاسلام، نور الایمان اور اصلاح تھیں۔ ان کتابوں نے میرے دل پر دینی خوبیوں کا سکہ جمایا اور میں ان پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوگئی اور ایک حد تک کامیاب بھی ہوئی۔ یہ میرے شوق کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اس کے بعد ڈپٹی نذیر احمد صاحب مرحوم کی تصنیف کردہ کتابوں میں مراۃ العروس۔ بنات النعش۔ توبۃ النصوح دیکھیں۔ مراۃ العروس نے مجھے دنیاوی کاموں میں بہت مدد دی سینا پرونا پکانا غرض خانہ داری کے کل امور مراۃ العروس سے حاصل ہوئے۔ اکبری کے نتائج سے عبرت ہوئی اور اصغری کی خوبیوں کو پڑھ کر بے اختیار جی چاہا کہ ان سے بہتر بن جاؤں۔ مراۃ العروس دیکھ کر میرے دل میں معلمہ بننے کا شوق بھی

پیدا ہوا۔ چنانچہ میں نے مکتب کھولا کئی ہی لڑکیاں میرے مکتب سے پڑھ کر نکلیں۔

توبتہ النصوح میں نصوح کی طبیعت نے جو پلٹا کھایا ہے اور اس کے خاندان میں جو انقلاب رونما ہوا ہے اس سے طبیعت بے حد متاثر ہوئی۔ خصوصاً نصوح اور علیم و سلیم کی گفتگو۔ فہمیدہ اور حمیدہ کے مناظرہ کا دل پر اچھا اثر ہوا اور ساتھ اس کے نصوح کے باپ کے خواب سے اور کلیم کے انجام سے عبرت بھی ہوئی۔

بنات النعش دیکھ کر میرے شوق میں اضافہ ہو گیا ایک سیکنڈ بھی بغیر کتاب کے نہیں رہ سکتی تھی۔ علاوہ اس کے چند باتیں اس کی بھی میں نے اختیار کیں۔

اس عرصہ میں میرے والد ماجد کا انتقال ہو گیا اور میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ اپنے وطن رائے بریلی آگئی۔ یہاں آکر میرا شوق ترقی پر ہو گیا۔ دن اور رات کا کوئی لمحہ بیکار نہ جاتا تھا دن بھر میں اور میرے چھوٹے بھائی مولوی سید ابوالحسن سلمہ کتابیں دیکھتے اور رات کو ایک جگہ بیٹھ کر اس پر بحث مباحثہ کرتے۔ ہم قصے کہتے وہ سنتے اس میں دس گیارہ بج جاتے۔

میرے بڑے بھائی ڈاکٹر حکیم مولوی سید عبدالعلی صاحب نے میرا شوق دیکھ کر مجھے چند کتابیں عنایت فرمائیں۔ جن میں ایک سیرت عائشہؓ بھی تھی۔ اس کو میں نے اور میرے بھائی ابوالحسن علی سلمہ نے بڑی دلچسپی سے دیکھنا شروع کیا حضرت عائشہؓ کی ذہانت ذکاوت اور علمیت کا ایسا اثر پڑا کہ مجھے بھی علم کا شوق پیدا ہوا اور اس کے حاصل کرنے کے لئے بیقرار رہنے لگی۔

پھر ابوالحسن علی سلمہ سے میں نے عربی پڑھنا شروع کی اس اثناء میں میرے بھائی ڈاکٹر حکیم مولوی سید عبدالعلی صاحب نے ابوالحسن علی سلمہ کو طلب علم کے لئے لکھنؤ بلا لیا۔ مجھے بیکاری میں کتب بینی سے کام تھا۔ سارا دن کتابیں دیکھتی اور ان سے اثر لیتی۔ اسی زمانے میں میرے خالو سید خلیل الدین صاحب مرحوم نے اسوۂ صحابہ اسوۂ صحابیات۔ اسوۂ حسنہ۔ بندگی۔ سیرت النبی اور درس التاریخ کی کئی جلدیں منگائیں۔ مجھے بھی دیکھنے کے لئے مرحمت فرمائیں۔ صحابۂ کرام اور صحابیات کی پاک اور لطیف زندگی کا اور ان کے حسن اخلاق کا ایسا اثر پڑا کہ دل دوسرا ہو گیا ان حضرات کی ایک ایک خوبی میرے دل پر نقش کالحجر ہو گئی۔ اور میں ان خوبیوں کے حاصل کرنے کے شوق میں کچھ کھوئی سی رہنے لگی۔

اس اثناء میں واقدی حسام الاسلام اور گوہر مخزون میرے والد کے سگے پھوپھا سید عبدالرزاق کلامی کی تصنیف کی ہوئی میری نظر سے گزری دن کو میری خالہ سناتیں اور ہم سب بیٹھ کر سنتے اپنی سمجھ کے مطابق اثر لیتے۔ رات کو میں خود دیکھتی جب میرے بھائی مولوی سید ابوالحسن علی سلمہ تعطیل میں آتے تو وہ اور میں ایک جگہ بیٹھ کر دیکھتے اور محظوظ ہوتے حسام الاسلام میں آنحضرت کے غزوات سریات اور واقدی میں صحابۂ کرام کی جانفشانیاں ان کی بہادری جرأت و ہمت سے اور صحابیات کے کارناموں سے میں ششدر رہ جاتی تھی سنتے سنتے اور دیکھتے دیکھتے ایسا جوش پیدا ہوتا تھا کہ بے اختیار جی چاہتا کہ فن حرب سیکھوں اور اسلام کی کچھ خدمت کر سکوں۔

اس عرصہ میں سیرت النبی دیکھی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی پڑھنے سے میرے دل کی جلا ہوئی۔ جس طرح چاند سورج کی چھوٹ تاریک جگہ کو روشن کر دیتی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح سیرت النبی نے میرے دل کو روشن کیا۔

رحمت اللعالمین سیرت خیر البشر۔ سیرت الصدیقؓ۔ الفاروقؓ کے دیکھنے سے میرے دل و دماغ پر صحابہ کی عظمت کا نقش بیٹھ گیا اور ان سے بے حد محبت پیدا ہو گئی۔ میں ان کتابوں کو رات دن دیکھتی اور مزے لیتی۔

اس کے بعد علامہ راشد الخیری مرحوم کی تصنیفات میں سے صبح زندگی۔ شام زندگی۔ شب زندگی اور ڈپٹی نذیر احمد صاحب مرحوم کی منازل السائرہ' ایامیٰ' محصنات۔ اس کے علاوہ نئے افسانوں میں شوکت آرا روشنک۔ گوڈر کا لال اور نذر سجاد صاحبہ اور محمدی بیگم صاحبہ کی کتابیں پڑھیں۔ ان تمام کتابوں کا میرے دل پر اثر پڑا اور دیر تک انھیں واقعات کا نقشہ آنکھوں میں پھرتا رہا۔

اس عرصہ میں میرے پھوپھا مولانا سید محمد طلحہ صاحب پروفیسر لاہور سے تشریف لاتے وقت اپنے ساتھ آبمیات بھی لیتے آئے۔ اس کو میں نے دیکھا اس کے دیکھنے سے مجھے شعر شاعری کا شوق پیدا ہوا۔ ادب کی طرف طبیعت راغب ہوئی چنانچہ دیوان غالب۔ دیوان مومن۔ دیوان ذوق۔ دیوان میر تقی اور نئے دواوین میں سے دیوان ثاقب۔ اور علامہ اقبال کی بانگ درا دیکھی۔ اور اپنے والد ماجد کی تصنیف کی ہوئی گل رعنا متعدد بار دیکھی۔ ان کتابوں کے دیکھنے سے یہ اثر ہوا کہ ٹوٹی پھوٹی نظم کہہ سکنے کے قابل ہو گئی۔

یہ وہ کتابیں ہیں جن کا مجھ پر کسی نہ کسی طرح احسان ہے۔ اور جنھوں نے ایک کامیاب معلم اور لائق استانی کا کام دیا۔ اور ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا جس میں مجھے کچھ نہ کچھ علمی ذوق اور مذہبی واقفیت پیدا ہو گئی۔

اللہ تعالےٰ ان کے مصنفین کو جزائے خیر دے۔ کہ انھوں نے پڑھنے والوں کے لئے ایسی مفید چیزیں مہیا کر دیں۔

بہو نے جادو کرایا ہے

از جناب ملک غلام دستگیر صاحب محکمہ انجمن امداد باہمی جالندھر

(یہ افسانہ نہیں بالکل سچا واقعہ ہے۔ صرف نام بدل دئے گئے ہیں)

پیر صاحب عورتوں کے طبقے میں بہت کامل بزرگ اور
بڑے ولی اللہ سمجھے جاتے تھے۔ مشہور تھا کہ وہ پرانی بیماریوں
کو چند تعویذ پہنانے یا ایک بتی جلانے سے دفع کر دیتے ہیں جن
درجنوں کی تعداد میں بھی ہوں تو ان کا نام سن کر بھاگ جاتے ہیں
لیکن پیر صاحب کا ارشاد تھا کہ ہمیں ان ارواح خبیثہ کو دور کرنے
سے دل کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم بہت کم ہاتھ
ڈالتے ہیں البتہ اپنے عقیدت مند مریدوں کی استدعاؤں کو ٹالتے
نہیں

جسے نیند نہ آتی ہو۔ اسے ایک پھونک مار دیں نیند فوراً طاری
ہو جائے۔ جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو اسے بامراد کرنے کیلئے
ان کا ایک ہی تعویذ کافی تھا۔ رزق کا مل جانا۔ مقدمہ بازی میں
دشمنوں پر فتح ہونا۔ افسران کی خوشی حاصل ہونا۔ لڑکے والوں
کو بہو مل جانا۔ اور لڑکی والوں کو داماد نصیب ہونا۔ ان
کے ادنیٰ کرشمے سمجھے جاتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی کرامتیں تو ان کے
مریدوں کو بھی حاصل تھیں۔ ناہید کا شوہر بیان کرتا ہے کہ
پیر صاحب ایک مرتبہ لیٹ ہو گئے تھے اور گاڑی پکڑنا محال
نظر آتا تھا۔ قبلہ نے اپنی توجہ سے ریلوے نظام کو ایسا معطل
کیا کہ گاڑی سٹیشن پر تین منٹ کی بجائے پون گھنٹہ تک رکی رہی
ناہید فطرتاً پیر پرست تھی اور اس کا شوہر زن پرست
ہونیکی وجہ سے پیر صاحب سے مریدانہ مراسم رکھتا تھا۔ اس
لئے پیر صاحب کو اس خاندان کے تمام لوگوں کے تعلقات اور
اور حالات سے خوب واقفیت حاصل تھی۔

(ماں کی بیماری دفع کرنے کے لئے ناہید اپنی ہمسائی کو پیر صاحب
کے پاس بھیجتی ہے)

پیر صاحب۔ مائی ہم جانتے ہیں۔ تمہاری بی بی کی اماں کس
طرح بیمار ہوئیں اور اس سے بھی واقف ہیں کہ اس کی
تہ میں کیا بات ہے

مائی۔ حضور بی بی جی چاہتی ہیں کہ ان کی اماں جلد اچھی ہو جائیں

پیر صاحب۔ دعا فقیراں رد بلا۔ ہم دعا کریں گے۔

مائی۔ نہیں حضرت جی بڑی دعا کریں۔

پیر صاحب۔ وہ بھی کر دیں گے لیکن بیمار یہاں سے دور
ہے۔ راستے میں دریا پڑتا ہے دعا اثر نہیں کرے گی۔
اسے یہاں لایا جائے۔

ناہید نے ماں کی حالت خراب دیکھی تو اسے اپنے پاس
بلوا لیا۔ ڈاکٹری دواؤں سے تو ان سب کو نفرت تھی کیونکہ گرم
اور خشک ہوتی ہیں۔

پڑوس کے ایک عطار صاحب کا علاج شروع کیا گیا
لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ پیر صاحب نے بھی

اپنی جھاڑ پھونک ساتھ ساتھ جاری رکھی۔ لیکن کوئی دوا یا دعا کارگر نہ ہوئی۔ آخر ایک قابل ڈاکٹر کو بھی دکھایا گیا جس کے علاج سے قدرے افاقہ ہوا اور مریضہ اٹھنے بیٹھنے کے قابل ہو گئی۔ لیکن بدپرہیزی سے مرض پھر عود کر آیا اور ایسا بڑھا کہ کم نہ ہوا۔ تنگ آ کر تمام معالجات کو بند کر دیا گیا اور پیر صاحب کے عملیات پر اکتفا کی۔ لیکن اس کی حالت غیر ہو گئی۔ انتقال سے دو روز قبل پیر صاحب مرض کا اصلی سبب معلوم کرنے کے مریضہ کے گھر تشریف لے گئے۔ ایک کاغذ پر کچھ لکھا گیا پھر اس پر کچھ پڑھا گیا اور روئی میں لپیٹ کر اسے مریضہ کے جسم پر پھیرا گیا۔ مٹی کے دیئے میں تیل ڈال کر اس روئی کو آگ لگا دی گئی اور ایک معصوم لڑکی کو اس کے سامنے بٹھا کر کہا گیا کہ ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھتی جاؤ اور جو کچھ نظر آئے بتاتی جائے۔

پیر صاحب۔ بیٹی! جنگل بیابان دیکھا۔

لڑکی۔ سخت بھیانک۔

پیر صاحب۔ کوئی عورت نظر آئی؟

لڑکی۔ بہت موٹی سی۔

پیر صاحب۔ رنگ کیا ہے۔

لڑکی۔ سیاہی مائل۔

کیا کر رہی ہے؟

ٹہل رہی ہے۔

اب کیا کرتی ہے؟

ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھ گئی ہے۔ لڑکی یکایک چلا اٹھی "سانپ! اچھند ار سانپ!" پیر صاحب نے کچھ کلمات پڑھے۔ لڑکی بولی "وہ غائب ہو گیا۔"

پیر صاحب نے فوراً ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرا۔

لڑکی کے بیان کی تصدیق کے لئے مریضہ کی ایک بوڑھی نند کو سامنے بٹھا دیا گیا۔

عورتوں کو مخاطب کر کے اب پیر صاحب نے فرمایا اپنے شک شکوک آپ دور کر سکتے ہو۔ جو کچھ دریافت کرنا ہو دل میں سوال کرو جواب حاضر پاؤ گے۔

سلمہ اور فاخرہ دل میں سوال کرتی ہیں "مریضہ پر یہ آفت کیوں نازل ہوئی؟"

تھوڑی دیر بعد سلمہ کہتی ہے "جواب ملا ہے کہ مریضہ اپنے لڑکے کے ہاں ڈیرہ جمائے بیٹھی تھی۔ اس کی بہو کی اماں نے تعویذ کھلائے ہیں کہ اس کی ساس مر جائے یا ہمیشہ بیمار رہے یا اپنے گھر چلی جائے اور اسے آزادی کا سانس لینا نصیب ہو۔"

اس مجلس میں ایک درجن عورتوں کے علاوہ دو مرد ہیں اور پیر صاحب ہیں۔ خواتین خواہش کرتی ہیں کہ اور حالات دریافت کئے جائیں۔

سوال۔ کہاں سے تعویذ کرائے؟

جواب۔ کیمل پور سے۔ نہیں جھنگ سے۔ عامل صاحب ملتان کے رہنے والے ہیں۔

سوال۔ عامل کی شکل کیسی ہے۔

جواب۔ سرخ ڈاڑھی والے ایک بزرگ ہیں۔

سوال۔ انہیں کیا نذر کیا گیا۔

سلمہ۔ گیارہ پیسے۔

فاخرہ۔ نہیں! میرے دل میں کہا گیا ہے۔ گیارہ روپے۔

بتی جل کر راکھ ہو گئی اور یہ مجلس بھی ختم ہوئی۔ اب

پیر صاحب نے نہایت راز دارانہ طور پر فرمایا کہ حقیقت میں لڑکی کو بتی میں جو سانپ نظر آیا تھا وہ جادو تھا۔ جادو کرایا ناہید کی بھاوج کلثوم کی اتا نے کلثوم کے کہنے پر جادو کروایا۔ اور اب یہ حالت ہے۔

مزید تائید و تصدیق کے لئے ناہید اور اس کا شوہر نے ایک دوسرے سائیں صاحب کی طرف رجوع کیا۔ عوام کا اعتقاد ہے کہ ان سائیں جی کے قبضہ میں جنات ہیں یا ہمزاد ہے۔ سائیں جی سے پہلے بھی ان لوگوں کو فیض حاصل ہوتا ہے۔ جب کبھی ناہید کے ہاں کوئی بچہ ہوا یا خود کو کوئی تکلیف ہوئی سائیں جی کی کرامات سے شفا عطا ہوئی۔ سائیں جی کو بھی ان کے حالات کے حالات سے کافی واقفیت ہے۔ پیر جی کی تشخیص کے واقعے سے بھی انہیں آگاہی ہو چکی تھی اپنے الفاظ میں ذرا اصلاح کے ساتھ ان کی تشخیص بھی یہی تھی کہ جادو کرایا گیا ہے۔

مریضہ قضائے الٰہی سے عدم آباد کو سدھار گئیں۔ اب انکے کنبے میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں کہ ساس کی موت کی وجہ اس کی بہو کا جادو کرانا تھا۔ جاوید نے سن پایا ہر چند وہ روشن ضمیر تھا آزاد خیال تھا۔ ولایت کا تعلیم یافتہ تھا لیکن اس پر اثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ ایک طرف ماں کی دردناک موت۔ دوسری طرف چاہیتی بیوی پر اتنا خوفناک اتہام۔ اس پر اپنے اور بیگانوں کی حاشیہ آرائیاں مستزاد۔ تحقیق حال کے لئے اس نے رخصت لی ارادہ یہ کہ پیر جی اور سائیں صاحب کے سچ جھوٹ کو پرکھا جائے

ان ہر دو بزرگوں کے ٹھکانے دریافت کرنے کے بعد جاوید اپنے چچا اکرم اور ایک دوست محمود کو ہمراہ لیکر پہلے سائیں جی کی فرودگاہ پر گیا۔ علم ہوا کہ سائیں جی ایک غریب بڑھیا کے پاس رہتے ہیں۔ بڑھیا کی زبانی سائیں جی کے کرامات سن کر ان کا شوقِ ملاقات اور تیز ہوا۔ انھیں بتایا گیا کہ سائیں جی اپنے مریدان باصفا کو دیکھنے کے لئے ایک قریب کے گاؤں میں گئے ہیں۔ جاوید اپنے ساتھیوں سمیت تعاقب اس گاؤں کا پہنچ گیا وہاں بھی سائیں جی کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ بہت مایوسی ہوئی۔ واپس آرہے تھے کہ راہ میں ایک نوجوان زمیندار ملا۔ باتوں باتوں میں سائیں جی کا تذکرہ ہوا۔ نوجوان ہنس پڑا اور کہا کہ سائیں واقعی ایک باکمال بزرگ ہیں۔ کُریدنے پر نوجوان نے کہا "ہمارے گاؤں میں سائیں جی کا کافی چرچا تھا میرا بھائی بھی اس کا مرید ہو گیا اور سائیں جی اس پر اتنی مہربانی کرنے لگے کہ اپنی گرہ سے ایک بھینس خرید دی لیکن اب یہ حالت ہے کہ سائیں جی کا داخلہ اس کے گاؤں میں بند ہے اور اس کی بھاوج اپنے ماں باپ کے پاس چلی گئی ہے۔"

بہت تگ و دو کے بعد سائیں جی کا پتہ چلا کہ وہ اس وقت اپنے کمرۂ خاص میں آرام فرما رہے ہیں۔ رات کے دس بج چکے تھے۔ جاوید اور اس کے ہمراہیوں نے بڑھیا کی بہت خوشامد کی کہ وہ بہت دور سے آئے ہیں نہایت ضروری کام ہے۔ جان پر بنی ہے کسی طرح باریابی کرا دو۔ آخرکار ان کی محنت اور بڑھیا کی سفارش پر اجازت مل گئی تینوں نے باہمی طور پر گفتگو کا پلاٹ تیار کر لیا تھا۔ انھیں سائیں جی کے علم غیب اور جنات گیری کو آزمانا تھا۔ سب نے داخل ہو کر السلام علیکم کہا۔

سائیں جی نے وعلیکم السلام کہا اور خاموش ہو گئے۔

سائیں جی چٹائی پر نیم دراز سگرٹ کے کش پہ کش

لگاکر دھوئیں کے بادل اڑلتے جارہے ہیں۔ (کچھ دیر بعد)
سائیں جی نیم باز آنکھوں سے آنے والوں کو اپنے قدموں میں
بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا" اس وقت ہمیں کیوں تکلیف
دی گئی۔ یہ ٹائم تو ہمارا خاص حضوری کا اور مراقبے میں رہنے
کا ہوتا ہے۔ ہمیں کسی قسم کا لالچ نہیں تمہاری بے وقت محنت
کا خیال ہے۔ اچھا بتاؤ کیا چاہتے ہو؟

جاوید۔ عالی جاہ یہی شہرت سن کر دور سے آئے ہیں کہ
حضور خود ہی ہمارے آنے کا مطلب بتا دیں گے۔ اور
وہ مطلب پورا بھی کر دیںگے۔

سائیں جی۔ اب کیا ٹائم ہے؟
گیارہ بج کر تیئس منٹ!!

سائیں جی۔ بارہ بج سات منٹ ہو جائیں تو ہمیں بتا دینا
خاموشی چھا جاتی ہے۔ سائیں جی آنکھیں بند کئے نیم
دراز ہیں صرف لب ہل رہے ہیں۔ اور جاوید اور اس کے
ساتھی انکشافات کے لئے دم بخود ہمہ تن انتظار بنے بیٹھے ہیں
بارہ بج کر سات منٹ پر سائیں جی کو آگاہ کر دیا گیا کہ وقت
ہو گیا (سائیں جی چونک کر) "بیٹا! اب ہمارا "بحر" بھی کھل
گیا ہے۔ پوچھ لو جو کچھ پوچھنا ہے اور مانگ لو جو کچھ مانگنا ہے"
سائیں جی کاغذ پنسل لے کر حساب لگانا شروع کر دیتے ہیں
اور ایسے الفاظ بولتے ہیں جو ان سب کے علم سے بالا ہیں پھر
جاوید کی طرف رُخ فرما کر کہتے ہیں

سائیں جی۔ کچھ نوکری کا کام ہے؟
جاوید ماشاءاللہ ایک اچھا خاصا سرکاری عہدیدار تھا
وہ انکار کرتا ہوا کہتا ہے) نہیں جی۔

سائیں جی۔ بیٹا تم ہماری بات سمجھے نہیں، ترقی چاہتے ہو؟
جاوید۔ ترقی حضور کسے نہیں چاہئے مگر اب ایک اور اہم
کام ہے۔

سائیں جی۔ ہم وہ بھی جانتے ہیں۔ بچہ چاہتے ہو؟
جاوید۔ دل میں لاحول پڑھتے ہوئے) نہیں جناب والدہ بیمار ہیں
سائیں جی۔ بیٹا! ہم سائیں لوگ عورتوں کے کام کو اسی قسم کے
لفظوں سے پکارتے ہیں۔

(جاوید بھونچکا سا رہ جاتا ہے)

سائیں جی۔ حساب لگا کر فرماتے ہیں۔ تمہاری ماں کو کچھ
کھلایا گیا ہے کسی سفید چیز میں کچھ ڈال کر۔

جاوید۔ کس نے کھلایا ہے؟
تمہارے بڑے بھائی کی بیوی نے"۔
"کیوں؟"
"پھر بتائیں گے"۔
"میری اماں اچھی ہو جائیں گی؟"
اٹھائی ہفتہ میں، ہم تعویذ کر دیں گے دو قسم کے، کھانے کو
بھی اور نہلانے کو بھی۔

جاوید جس کی ماں مر چکی ہے اور اپنے ماں باپ کا اکلوتا
بیٹا ہے۔ کوئی بھائی نہیں رکھتا اس پر سائیں جی کی غیب دانی
کی حقیقت کھل گئی۔

جاوید اپنے چچا کا تعارف کرا کر کہتا ہے کہ انھیں بھی
کچھ کام ہے اور نہایت ضروری۔
اکرم سیالکوٹی کاغذ کو جیب سے ذرا باہر نکال کر . اندر غائب
کر دیتا ہے اور ٹھنڈا سانس بھرتا ہے۔

سائیں جی۔ تمہارا مقدمہ بڑا سخت ہے۔

اکرم۔ حضور!

سائیں جی۔ نکلا ابھی پورا ہو جائے گا۔ مرض سخت نہیں۔

اکرم۔ (سائیں جی کو تسلی دینے کے لئے) حضور ایک بیٹا اتنی بڑی جائداد کا وارث مرنے کے قریب ہے۔ لائے بہادر مصر اداس کو دکھایا ہے۔ ڈاکٹر بھرطرہ چڑھے بہتیرا زور لگایا ہے۔ حکیم فقیر محمد چشتی کو گھر ہی لے جا کر دس دن پاس ٹھہرائے رکھا۔ بخار اترنے کا کام نہیں لیتا۔

سائیں جی۔ ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا بچہ جان توڑ رہا ہے۔ اگر ہمارا تعویذ چار گھنٹے کے اندر اندر اس کے گلے کے نیچے اتر جائے تو بچہ تین گھڑی میں اچھا ہو جائے گا۔

اکرم جس کی کوئی اولاد نرینہ نہیں۔ اور ایک تحصیل میں اہلمد ہے۔ وہ بھی سائیں جی کے مرتبے کو پہچان گیا۔

یہ حرکتیں اور حیرت میں ڈالنے والی تاویلیں ان کو جہل مرکب ثابت کرنے کے لئے کافی تھیں۔ اب جاوید کو تسلی ہو گئی کہ اس کی بہن اور بہنوئی کا یہ نیم خدا جس کی پرستش اس کے خاندان میں عرصے سے ہوتی آئی ہے۔ اور جس کے نام کے ساتھ وہ باتیں منسوب تھیں جنہیں اسلام سننا بھی گوارا نہیں کرتا۔ ایک ٹھگ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔

سائیں جی کے کمرے میں چارپائی پر ایک سفید دوپٹہ پڑا تھا۔ جاوید کے تیسرے ہمراہی محمود نے اسے اٹھا کر اپنی اچکن کے نیچے چھپایا کہ یہ زندہ اور تابندہ ثبوت عورتوں کو یقین دلانے کے کام آئیگا کہ وہ جنات کا استاد اور ہمزاد کا عامل معلوم نہیں کر سکا کہ اسی کے کمرے سے اس کی موجودگی میں جبکہ اس کا "بجر" کھلا ہوا تھا اسی کی ایک چیز اٹھالی گئی ہے اور اسے علم نہیں ہو سکا۔

رات کے تین بج چکے تھے جاوید اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے اور سائیں جی سے رخصت چاہی۔ اتنے خوش پوش اور خوش وضع یہ شکار یونہی بچ نکلیگا؟ یہ خیال آتے ہی سائیں جی نے کہا "ہمیں لالچ تو کوئی نہیں۔ ہاں اگر کوئی خدمت کر دے تو اس کی خُب ہے"۔ اس خیال سے کہ دو پیسے کی قیمت ہی سہی ایک روپیہ نذر کر کے جان چھڑائی۔

اگلی صبح حضرت پیر صاحب کی باری تھی ان سے جلدی ملاقات ہو گئی۔ آپ کے متعلق ناہید اور اس کے شوہر کا قول تھا کہ وہ ملزم کے سر پر ہاتھ رکھ دیں تو وہ اقرار جرم کر لیگا جاوید نے انہیں اس غرض کیلئے ساتھ چلنے کو کہا تھا لیکن پیر جی بڑی خوش اُسلوبی سے یہ کہہ کر ٹال گئے کہ یہ ہمارے عقیدت مندوں کی خوش اعتقادی ہے۔ ہاں اگر جاوید تمام کارروائی کو بچشم خود دیکھنا چاہتا ہے تو ایک بتی اس کے نام کی جلا دی جاتی ہے۔ چنانچہ دوپہر کو ایک کمرے کو اندھیرا بنا کر پہلا سا عمل دہرایا گیا۔ پہلے ایک لڑکی کو جسے اس قصہ کا علم نہیں تھا پھر ایک سن رسیدہ بڑھیا کو دیئے کے آگے بٹھا دیا گیا۔ بہت سر دردی کی گئی لیکن کچھ نظر نہ آنا تھا نہ آیا۔ پیر جی نے کہا کہ ان کے مرشد مراد آباد میں ہیں وہ زیادہ ماہر ہیں۔ انکی لکھی ہوئی بتی خطا نہیں جائے گی لیکن وہ آج کل بواسیر سے بیمار ہیں۔

اس پر جاوید کو طیش آگیا اور پیر جی کی مغلظات سے خوب تواضع کی۔ پیر جی کا پارۂ غضب بھی ۱۱۰ فارن ہیٹ

تک جا پہنچا اور بد دعا دی "جا چند دن کے اندر تیری ملازمت جاتی رہے گی"۔ آج ایک سال ختم ہونے کو ہے۔ جاوید بدستور اپنے عہدہ پر قائم ہے۔ بہت جلد ترقی بھی ہونے والی ہے آہ! کتنے کنبے ایسے ہونگے جو ان خدائی فوجداروں کے ہاتھوں تباہ ہو چکے ہوں گے۔ اور کتنے خاندان ایسے ہوں گے جو ان توہمات کے طفیل اپنے دل کا سکون اور گھر کا چین برباد کر رہے ہوں گے۔ ہماری مذہب سے ناواقفیت کے طفیل ایسے بیشمار بہروپیے دھوکا دے رہے ہیں اور نیکوں اور بزرگوں کا نام برباد کر رہے ہیں۔

عورت کے چند فرائض

از محترمہ بنت ملک غلام نبی صاحب پرنسپل ووڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر

قدرت نے عورت کو نرم دل اور غمگسار طبع پیدا کیا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک مریض کی تیمار داری جو عورت کر سکتی ہے مرد ہرگز نہیں کر سکتا۔ مگر اب یہ ہمارا جوہر ہم سے چھن گیا اور میں دیکھتی ہوں کہ اکثر گھروں میں جب بچہ بیمار ہوتا ہے تو ماں کی بجائے تیمار داری باپ کو انجام دینی پڑتی ہیں۔ اور عورتیں خود اپنی بھی صحت کی طرف توجہ نہیں کرتیں اور اس بے پروائی اور ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے معمولی اور ذرا ذرا سی شکایتیں بڑھ کر اکثر خطرناک مرض کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اسی طرح خانہ داری کا اہم فرض بھی عورت ہی کے ذمے ہے مرد اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی لا کر عورتوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اب عورتوں کا اختیار ہے کہ اس کو انتظام کے ساتھ خرچ کریں یا بدانتظامی اور پھوہڑپنے سے کریں۔ ہر سلیقہ شعار بیوی کا فرض ہے کہ گھر میں خانہ داری کی تمام چیزیں ہر وقت موجود رکھے اور ہر چیز کے لئے اس کی جگہ مقرر کر دے اور فضول خرچی کے نقصانات اور کفایت شعاری کے اصولوں سے واقفیت حاصل کرے

بہت سی آرام طلب بیبیاں تمام گھر نوکروں پر چھوڑ دیتی ہیں اور خود آنکھ اٹھا کر بھی گھر کی طرف نہیں دیکھتیں۔ نوکرانیاں جس طرح دل چاہتا ہے خرچ کرتی ہیں اور گھر کی مالکہ کو اتنا بھی نہیں معلوم ہوتا کہ جنس کہاں رکھی ہے۔ جنس کے برتن کھلے پڑے ہیں اور چوہے کھا رہے ہیں یا گودام میں آٹا دال چاول وغیرہ گرے پڑے ہیں۔ غرض کوئی چیز ٹھکانے پر نہیں۔ گندگی اور غلاظت کا یہ عالم کہ دیکھ کر دل کو نفرت آتی ہے۔ کپڑے میلے کچیلے پانی میں پڑے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ گلاس جو زمین پر رکھا ہے وہی نوکروں نے گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ وہی لوٹا پاخانے کا اور وہی باورچی خانے کا۔ نماز کی چوکی یا تخت پر بچے ننگے پاؤں رکھ دیتے ہیں اور اسی پر پاخانے کا لوٹا رکھا جاتا ہے مگر کچھ پرواہ نہیں۔ اگر کبھی کسی دوسری صفائی پسند بی بی نے اعتراض کر دیا تو سب الزام نوکروں کے ذمے منڈھ دیا جاتا ہے۔ غرض کونے کونے سے عورت کی بدانتظامی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اس پر فیشن پرستی کا یہ عالم ہے کہ تمام

وقت اور تمام توجہ اپنے بناؤ سنگار صرف ہوتی ہے۔ مرد جو کمانے والا ہے اور باہر کا پھرنے والا ہے وہ تو ہفتے میں صرف ایک یا دو مرتبہ لباس تبدیل کرتا ہے مگر بیوی صاحبہ گھر کی بیٹھنے والی ہیں وہ روزانہ لباس تبدیل کرتی ہیں طرح طرح کے لونڈر پوڈر کریم کا ہر وقت استعمال کرتی ہیں لباس کی وضع اور تراش میں نت نئی تبدیلی، لیسوں اور فیتوں کی بے ضرورت بھرمار کیا مجال کہ دروازے پر بزاز یا بساطی آ کر خالی چلا جائے۔ اگر کبھی دو چار سہیلیوں کو مل کر ایک جگہ بیٹھنے کا اتفاق ہو گیا تو گفتگو کا موضوع یہی ہوگا کہ فلاں بہن کا نکلس کیسا عمدہ ہے، فلاں بہن کی ساڑھی کتنی اچھی ہے، فلاں نے کیسے اچھے اور خوبصورت بال بنائے ہیں۔ غرض اپنی ذات کے سوا دوسرا کوئی شغل نہیں۔ نہ ملکی حالات سے دل بے چین اور نہ مذہب اور قوم کا درد اور نہ اپنی بہنوں کی بہبود کی کچھ فکر پہلے زمانے کی عورتیں موجودہ زمانے کی طرح تعلیم یافتہ نہیں ہوتی تھیں مگر آج کل کے زمانے کی طرح کاہل سست اور فضول خرچ بھی نہیں ہوتی تھیں وہ اپنے گھر کا تمام کام اپنے ہاتھوں سے خود کرتی تھیں نوکروں کی محتاج نہ تھیں۔ ان کو ضرورت سے زیادہ بناؤ سنگار کا شغل نہیں تھا وہ خانہ داری کے سب اصولوں سے واقف و باخبر ہوتی تھیں وہ شوہر کی کمائی کو احتیاط کے ساتھ خرچ کرتیں اور وقت بے وقت کے لئے تھوڑا بہت پس انداز بھی کرتی تھیں۔ مگر اس زمانے کی عورتیں ان صفات سے بالکل محروم ہیں۔ عورت کا فرض ہے کہ مرد کی تھوڑی آمدنی میں سے تمام اخراجات پورے کرلے۔ رشوت اور بالائی آمدنی کے بھروسے پر اخراجات کا بڑھانا سخت نادانی ہے۔ اول تو ناجائز آمدنی سے پرہیز کرنا لازم ہے دوسرے اس آمدنی کا بھروسہ بھی تو نہیں ہوتا۔ غرض مسلمانوں کی تباہی کا اصلی سبب یہی ہوتا ہے کہ وہ آمدنی سے زیادہ اخراجات رکھتے ہیں اور ہر وقت پریشان خاطر رہتے ہیں اور جائز اور ناجائز طریقہ سے روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کی خودداری فنا ہو گئی ہے اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے رہ گئے ہیں۔ نہ قومی کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں اور نہ اپنے اسلامی بھائیوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور روز بروز برادران وطن کی نظروں میں ذلیل و حقیر ہوتے جا رہے ہیں اگر ہم عورتیں فضول خرچی سے بچنے کی کوشش کریں اور کفایت شعاری کو مد نظر رکھیں تو مردوں کی بہت سی مشکلات میں کمی ہو سکتی ہے اور وہ تھوڑا بہت وقت اور روپیہ اپنی قوم کی بہتری کے لئے صرف کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ لڑکیوں کے فرائض زندگی کا خیال کرتے ہوئے ان کا تعلیمی نصاب مقرر کیا جائے جو مردوں کے نصاب تعلیم سے بالکل علیحدہ ہو حساب کتاب تاریخی معلومات اور مذہبی معلومات کے علاوہ حفظان صحت تربیت اولاد خانہ داری کے اصول بھی نصاب میں ضرور شامل ہونے چاہئیں ورنہ ایسی ناقص تعلیم سے جو آج کل رائج ہے اس سے کوئی مفید نتائج برآمد ہونے کی کوئی توقع نہیں۔

مسلمہ کی اشاعت بڑھانا
آپ کے لئے واجب ہے۔

زمانے کا رنگ (پیوستہ گذشتہ)

(ادارہ)

برطانیہ:-

برطانیہ پر جس فوجی حملے کا سخت اندیشہ تھا وہ اب تک نہیں ہوا۔ حالانکہ بظاہر یہ کہہ رہے ہیں کہ جرمنی کا رخ چونکہ فرانس سپین سے سیاسی جوڑ توڑ اور بلقانی ریاستوں پر اپنے اثر بڑھانے کی طرف پھر گیا ہے اس لئے شاید یہ بڑا خطرہ ٹل گیا ہے۔ لیکن برطانیہ کے مدبر کہہ رہے ہیں کہ قطعی طور پر خطرہ دور نہیں ہوا اور جرمنی پوری تیاریوں میں لگا ہوا ہے۔ شاید یورپ کے جاڑوں کی ناقابل برداشت سردی میں دنیا کی یہ سب سے خطرناک مہم سر کرنے کا حوصلہ جرمنی کو نہ ہو سکے۔ اور وہ آنے والے موسم بہار تک اسے ملتوی رکھے۔ لیکن کہا جا سکتا ہے کہ یہ حملہ کبھی بھی نہ ہو کیونکہ اس وقت تک برطانوی باشندوں کے بے پناہ حوصلے اور ان کی روایتی ثابت قدمی کا ثبوت اسے زبردست ہوائی حملوں کے باوجود مل چکا ہے۔ نیز برطانیہ کی فوجی طیاری کا بھی اسے خوب علم ہے۔

رومانیہ کا حشر:- جب انتہائی جان جوکھوں میں پڑ کر بھی کامیابی کی امید نہ دیکھی تو جرمنی نے بلقانی ریاستوں کی طرف منہ کیا۔ سب سے اول رومانیہ کو تاکا۔ اس پر فوجی حملہ تو نہیں کیا۔ البتہ اپنے خفیہ محکمے کی معرفت اس کے بادشاہ کو ملک سے بھاگ نکلنے پر مجبور کیا جو اپنی ملکی آزادی کو برقرار رکھنے کے ارادے سے انگریزوں کی طرف سے کبھی حفاظت کی ضمانت حاصل کر چکا تھا اور ان سے ہمدردی رکھتا تھا۔ اس کے بھاگ جانے پر اس کے نوجوان لڑکے کو گدی پر بٹھا دیا گیا اور اس کے بعض بڑے اختیارات چھین کر نئے وزیر اعظم کو دے دیئے گئے، جو جرمنی کا طرفدار ہونیکی وجہ سے جیل سے آزاد کرا کر اس سب سے بڑی عزت کا مالک بنا دیا گیا تھا۔ چند دن بعد یہ خبریں سن کر دنیا حیران رہ گئی کہ جرمنی کی فوجیں رومانیہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور تمام ہوائی، سمندری اور بری مقاموں کے علاوہ جرمنی کی فوجوں نے رومانیہ کے تیل کے چشموں پر قبضہ کر لیا ہے جس کی وجہ جرمنی نے یہ بتائی کہ رومانیہ کی پہلی حکومت کی طرح اس حکومت نے بھی رومانیہ کی فوج کو نئی قسم کی فوجی تعلیم دینے کی درخواست کی ہے۔ نیز جرمنی نے رومانیہ کو حفاظت کی ضمانت دے رکھی ہے اس لئے تیل کے چشموں کی حفاظت بھی جرمنی کے ذمے ہے۔ رومانیہ پر یوں قبضہ کر کے جرمنی نے سب سے بڑا فائدہ یہ حاصل کیا کہ اسے کروڑوں من تیل حاصل کرنے کا مقام ہاتھ آ گیا۔ اور برطانیہ، فرانس اور دوسرے ملک جو تیل کی کمپنی کے مالک تھے اس تیل سے محروم ہو گئے۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ بحیرہ اسود میں اس کی پہنچ ہو گئی اور وہ روس اور ترکی کے لئے ایک ہمیشہ کا خطرہ بن گیا۔ تیسرے یہ کہ بلقان کی ریاستوں کے اتحاد کا تہس نہس ہو گیا اور وہ علیحدہ علیحدہ ہو کر کمزور ہو گئے۔ اب جرمنی جس ملک پر چاہے ہلہ بول دے۔

سپین:- رومانیہ سے فارغ ہو کر ہٹلر نے سپین کے ساتھ

سرگرمی سے میل جول بڑھانا شروع کیا۔ حتیٰ کہ سپین کے ڈکٹیٹر سے بھی ملاقات ہوئی لیکن نتیجہ ابھی تک ظاہر نہیں ہوا جو عام طور ہٹلر کی اہم ملاقاتوں کے بعد فوراً ہوا کرتا ہے سمجھا جاتا ہے کہ فرانکو ہٹلر کے جال میں پورے طور پر نہیں پھنسا۔ اسی دوران میں فرانسیسی وزیروں سے جرمنی کے ڈکٹیٹر ہٹلر کی ملاقاتیں ہوئیں حتیٰ کہ فرانسیسی وزیراعظم سے بھی ملاقات ہوئی۔ نتیجہ پورے طور پر ابھی ظاہر نہیں ہوا کہا جاتا ہے کہ ". سیو پتیان وزیراعظم بھی قابو میں نہیں آسکا۔ ان ملاقاتوں کے بعد ہٹلر کی ملاقات اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی سے ہوئی۔

یونان:۔ ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات کے فوراً بعد سنا گیا کہ یونان پر اٹلی نے حملہ کر دیا ہے۔ اس حملہ کے اثر ابھی تک خلاف توقع ثابت ہوئے ہیں۔ اٹلی نے اگر یونان کے بعض مقامات پر قبضہ کر لیا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے مقبوضہ ملک البانیہ میں یونان نے بھی بعض جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور وہاں بغاوت ہو گئی ہے اٹلی کے خلاف تازہ خبر یہ ہے کہ یونان کی درخواست پر برطانیہ کی فوجیں اور جنگی بیڑا یونان کی مدد کو پہنچ چکا ہے۔ اور اس نے بحیرہ روم کے اہم ضروری مقام یعنی جزیرہ کریٹ میں فوجی، سمندری اور ہوائی اڈے بنائے ہیں۔ اگرچہ فوجوں کے اترتے ہی اٹلی نے ان پر بہت بمباری کی لیکن نقصان قابل ذکر نہیں کہا جاتا۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ یونان نے اپنے شہر کارفو کو کھلا مقام قرار دیا ہے یعنی وہاں جنگ نہیں ہوگی اور وہاں کی فوجی قوت کے ہتھیار بھی لے لئے گئے ہیں۔ اس وجہ سے پورا خطرہ ہے کہ اٹلی اس پر قبضہ کر لیگا۔

بلگیریا اور یوگوسلاویہ:۔ بلقانی ریاستوں کے ان دو ملکوں کے اخباروں نے یونان پر حملے کے فوراً بعد اعلان کر دیا کہ ہمارے ملکوں کی وہی پالیسی ہے جو جرمنی اور اٹلی کی ہے۔ اس طرح وہ بھی اپنی کمزوری کو مان گئے ہیں۔ یوگوسلاویہ کے وزیرخارجہ نے استعفٰے دیدیا ہے۔

ترکی:۔ یونان پر اطالوی حملے سے ترکی کو پورے خطرے کا سامنا ہے۔ اس وجہ سے تمام اسلامی دنیا میں ہیجان اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ ترکی کے ڈکٹیٹر عصمت انونو نے چند روز ہوئے اپنی تازہ تقریر میں فرمایا ہے کہ ترکی یونان پر حملے کے اثرات کو اپنے دوست برطانیہ کے ساتھ مل کر نہایت غور سے دیکھ رہا ہے۔ وہ کسی دوسرے ملک کی ایک انچ زمین حاصل کرنے کا خواہشمند نہیں ہے۔ اور وہ غیرجانبداری کے اصول پر کاربند ہے لیکن وہ کبھی برداشت نہیں کریگا کہ لڑنے والے ملک اس کی زمین، اس کے آسمان اور اس کے سمندر سے گزرنے کا خیال کریں۔ اس نے جن ملکوں سے عہدنامے کر رکھے ہیں وہ ان کو پورے احترام سے نباہیگا۔ یہاں پر ممکن ہے کہ ترکی کی انتہائی عقلمندی کے طریقے کو بعض ملک اس کی کمزوری سمجھیں۔ لیکن اس کی مادی کمزوری کو اس کی روحانی قوتیں مغلوب نہ ہونے دینگی انشاء اللہ۔ دنیا کی تمام قوتیں ترکی کی فوجی سپرٹ سے خوب خوب واقف ہیں خدانخواستہ موقع آہی گیا تو سو بار آزمائے گئے کو پھر آزما لیں۔

یہودیوں کی بدنصیبی:۔ کچھ برس ہوئے مسولینی نے اٹلی میں یہودیوں پر

خاص پابندیاں لگاکر انہیں ذلیل کرنے میں پہل کی۔ اس کے بعد ہٹلر نے جرمنی میں ان پر زندگی تلخ کر دی۔ پھر جہاں جہاں ہٹلر نے سیاسی اقتدار حاصل کیا اس بد نصیب قوم سے یہی سلوک ہوا اب خبر آئی ہے کہ فرانس اور یوگوسلاویہ میں بھی ان پر کڑی پابندیاں لگادی گئی ہیں۔ یہودی کسی انتظامی یا سرکاری عہدے پر نہیں رہ سکتے۔ نہ وہ اخبارات کے ایڈیٹر نہیں بن سکتے نہ فلم کمپنیوں کے ڈائرکٹر ہو سکتے ہیں نہ سٹیج مینجر نہ سینما پروڈیوسر ریڈیو کے محکموں میں مینجنگ ڈائرکٹر نہیں رہ سکتے البتہ خاص خدمتوں والے یہودیوں کو کچھ رعایتیں دیدی گئی ہیں۔

روس:۔ روس ابھی تک گم سم پالیسی پر چل رہا ہے ان دنوں ڈینوب کانفرس ہو رہی ہے یعنی ان ملکوں کی کانفرس جن میں سے دریائے ڈینوب گزرتا ہے۔ یعنی جرمنی۔ آسٹریا۔ ہنگری۔ یوگوسلاویہ۔ بلغاریہ اور رومانیہ اگرچہ روس ڈینوبی ملکوں میں شامل نہیں۔ مگر ان ملکوں سے اس کا مفاد ضرور وابستہ ہے اس لئے وہ بھی اپنے زور سے اس کانفرس میں شامل ہوگیا۔ برطانیہ نے روس کو ایک اعتراضی چٹھی لکھی کہ وہ کیوں اس کانفرس میں شامل ہوا۔ جس کے جواب میں روس نے کہا کہ وہ معاہدہ ورسائی کی بے انصافیوں کو دور کرنے کا خواہشمند ہے۔ اس بارے میں روس اور جرمنی کی پالیسی بالکل ایک ثابت ہوتی ہے۔

افریقہ:۔ ہم نے پچھلے مہینے لکھا تھا کہ اٹلی مصر کی شمال مغربی بندرگاہوں میں سلوم اور سیدی برانی کو فتح کر چکا ہے۔ تعجب ہے کہ ایک مہینے سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے مسولینی اگلا قدم اٹھانے کی جرأت کیوں نہیں کر سکا نہ صرف مصر بلکہ تمام افریقہ کے محاذ جنگ میں اس نے کہیں بھی اور پیش قدمی نہیں کی اسلئے کہنا پڑیگا کہ انگریزوں کے مقابلے کی قوت نے اٹلی کے پاؤں وہیں گاڑ دئے ہیں۔

امریکہ:۔ امریکہ میں نئے صدر کے انتخاب کا ہنگامہ اس قدر گرم رہا کہ پچھلے سو سال میں اس کی مثال نہیں ملتی دو امیدوار تھے۔ ایک مسٹر روزویلٹ دوسرے مسٹر ولکی مسٹر روزویلٹ کامیاب ہوگئے مگر قانون کی رو سے مسٹر ولکی نائب صدر بنینگے۔ اگر صدر مرجائے تو قانوناً نائب صدر بغیر نئے انتخاب کے صدر بن جاتا ہے*۔ انہیں ایک کروڑ پچاسی لاکھ ووٹ ملے مسٹر ولکی کو ایک کروڑ پچپن لاکھ۔ ثابت ہوا کہ اضلاع متحدہ امریکہ کی قریباً نصف آبادی مسٹر ولکی کی پالیسی پر چلنا چاہتی ہے۔ اس لئے اتنی اکثریت کے پیش نظر مسٹر روزویلٹ اپنی من مانی کارروائی کرنے سے پرہیز کریں گے۔ مسٹر ولکی کی سب سے بڑی پالیسی یہ ہے کہ امریکہ کسی حالت میں بھی دوسرے ملکوں کی جنگ میں شامل نہ ہو۔ اگرچہ مسٹر روزویلٹ بھی اس پالیسی کا اعلان کر چکے ہیں لیکن پھر بھی ان کی یہ پالیسی مستقل نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن باوجود اس اختلاف کے دونو اس امر کے خواہشمند ہیں۔ کہ اس جنگ میں برطانیہ کی ہر طرح پوری پوری مدد کی جائے۔

* لندن ریڈیو کے اعلان کے مطابق

جاپان:۔ برطانیہ نے جاپان کو خوش کرنے کے لئے برما روڈ تین مہینے کے لئے بند کر دی تھی۔ یہ سڑک برما سے ہوتی ہوئی چین کو جاتی ہے۔ اور اس راستے سے چین کو جنگی امداد پہنچتی تھی۔ برطانیہ پھر جاپان کو خوش نہ کر سکا۔ تین ماہ کی مدت ہوگئی، برطانیہ نے یہ سڑک پھر کھول

وی اور سامان جنگ پھر جانا شروع ہو گیا۔ اب خبر آئی ہے کہ جاپان نے اس سڑک کے پلوں کو توڑ دیا ہے جس کی وجہ سے چینی حکومت نے اسے ایک مہینہ تک بند رکھنے کا اعلان کر دیا ہے۔ چین کی جنگ میں جاپان نے کوئی اور خاص فتح حاصل نہیں کی۔ امریکہ نے ان تمام چینی علاقوں سے اپنے باشندے واپس بلا لئے ہیں جو جاپان کے زیر اثر ہیں۔

ہندوستان:- اکتوبر کی ابتدائی تاریخوں میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں گاندھی جی کو کانگرس کا ڈکٹیٹر مقرر کرنے کے بعد جنگ کے خلاف تقریر کی آزادی کے لئے انفرادی سول نافرمانی کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ یعنی یہ کہ صرف ایک آدمی سول نافرمانی کرے گا۔ گاندھی جی نے ونوبھا بھاوے صاحب کو اس غرض کے لئے چنا جو کانگرس کمیٹی کے ممبر نہیں ہیں مگر عدم تشدد کے اصول پر سب سے زیادہ اعتقاد رکھنے والے ہیں۔ انہوں نے جنگ میں مدد دینے کے خلاف کئی تقریریں کیں۔ اور کئی سال کے لئے قید ہو گئے تازہ خبر ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو بھی ایسی ہی تقریروں کی بنا پر چار سال قید با مشقت کی سزا پا گئے۔ گاندھی جی نے بعض پابندیاں لگ جانے کی وجہ سے اپنا اخبار "ہری جن" اور دوسرے اخبار بند کر دئے ہیں۔ ان دنوں واردھا میں کانگرس کی آل انڈیا کمیٹی کا جلسہ ہو رہا ہے۔ سنا جا رہا ہے کہ گاندھی جی اظہار ناراضگی ظاہر کرنے کے لئے اپنا عجیب طریقہ اختیار کرنے والے ہیں یعنی "مرن برت" رکھیں گے شاید مرن برت۔ دیکھیں ان کا یہ ہتھیار اگر چلا بھی گیا تو کیا اثر پیدا کرتا ہے۔

مسلم لیگ:- مسلم لیگ نے وائسرائے کی انتظامیہ کونسل میں شامل ہونے کے انکار کے بعد کوئی نیا پروگرام ابھی تک نہیں پیش کیا۔ آخری جمعہ کی نماز کے بعد تمام اسلامی ملکوں کے حق میں دعائے خیر کی گئی جن کے نزدیک جنگ کی آگ بھڑک رہی ہے۔

شکر پارے

خانصاحب مولوی محمد ظفر ایم۔اے؛ ایل ایل بی؛

نمک کا فائدہ:۔ ہندوستانی فوج کی صحت کے متعلق ۱۹۳۸ء کی جو سالانہ رپورٹ چھپی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گرمیوں میں ہندوستان کی بعض فوجوں کی خوراک میں نمک کی مقدار زیادہ کر دینے سے ان کی صحت پر عام طور سے اچھا اثر پڑا۔ ان پر یا تو لُو کا ذرا بھی اثر نہیں ہوا یا ہوا تو بہت ہی کم ہوا۔ گرمیوں میں پسینہ آنے سے بدن میں نمک کی مقدار کم ہو جاتی ہے اسی وجہ سے گرمیوں کے آخر میں بدن میں گرمی کم ہو جانے کے واقعات زیادہ پیش آیا کرتے ہیں۔ اس کمی کو روزمرہ کی خوراک پورا نہیں کر سکتی اور اس کی وجہ سے دو ماہ بعد بدن کی عام حالت پر نہایت برا اثر پڑتا ہے۔ گرمیوں میں جو بھٹی جھونکنے کا کام کرتے ہیں وہ نمک اور پانی کے کمزور مرکب کا استعمال جاری رکھتے ہیں۔ جہاں گرمی اور رطوبت زیادہ ہوتی ہے وہاں نمک گھول کے پینے سے لُو اور تھکن کی ابتدائی صورتوں میں بڑا سکون ہو جاتا ہے۔

چھوئی موئی بچہ:۔ مانچسٹر انگلستان میں ایک ۵ سال کا لڑکا ایرک نامی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دس لاکھ میں ایک بچہ ایسا پیدا ہوتا ہے۔ چھونے سے اس کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس کی ہڈیوں میں پچاس جوڑ لگ چکے ہیں اور وہ چل پھر نہیں سکتا۔ اس کا باپ کہتا ہے کہ جب سے وہ پیدا ہوا ہے ہمارا یہی کام رہا ہے کہ اسے شفاخانے لے گئے اور اچھا ہونے پر لے آئے۔ ہم کالینو ترسمر دڑ کے فرش پر نہیں ڈالتے کیونکہ اگر وہ انھیں ٹھکرا جائے تو اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے ایک روز اس کی ماں اس کے پاس سے گزری تو لڑکے نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اور اس نے اس کا کرتہ پکڑ لیا۔ اسی وقت اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا اور اسے شفاخانہ پہنچا دیا گیا۔ ایرک کہتا ہے کہ میں یہ دیکھ کے بہت خوش ہوں کہ اب میں چند بار زمین پر گرا تو میری کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی۔

گھاس کھانا:۔ اب بعض بڑے بڑے علمی چھان بین کرنے والوں نے غور کرنا شروع کر دیا ہے کہ اگر آدمی گھاس کھانا شروع کر دے تو وہ زیادہ تندرست رہ سکتا ہے۔ گھاس میں طاقت دینے والے اجزا زیادہ ہیں۔ جانور اسی وجہ سے آدمی سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ شمالی امریکہ کے ملک کناڈا میں گھاس کھانے کا ایک ہوٹل کھل گیا ہے مگر فوجیوں کو گھاس زیادہ میٹھی معلوم ہوتی ہے اس لئے جی نہیں لیتا۔

امریکہ کے دو بڑے عالموں نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ گھاس کی خوبیاں اور چیزوں میں نہیں ملتیں۔ سوال اب یہ رہ گیا ہے کہ اسے ایسی صورت میں پیش کیا جائے کہ آدمی اسے رغبت سے کھا سکے اور آدمی کو اس کے کھانے پر مائل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آدمی کو اچھی خوراک ملے تو سال بھر میں ۱۴۴

سیر میوے اور ترکاریوں کی ضرورت ہوتی ہے اس میں آلو شامل نہیں۔ یہ اوسط آدمی کی خوراک سے دوگنی خوراک ہے اگر ہم فراغت سے کھائیں تو ...... ۲۲۵ سیر میووں اور ترکاریوں کی ضرورت ہے اس کے مقابلہ میں اگر ۱۰ سیر گھاس خشک کر کے ہم سال بھر میں کھا سکیں تو ۷۰ سیر میوے اور ترکاریوں کا بدل ہو جائے۔

اب گھاس کی مٹھائی بنائے جانے کی تجویز ہو رہی ہے تاکہ اتنی کھائی جایا کرے کہ روزمرہ جتنی طاقت کی آدمی کو ضرورت ہے اس کا نصف اس سے حاصل ہو جایا کرے۔

بلغاریہ کے مسلمان :-

بلغاریہ کی آبادی ۶۰ لاکھ ہے۔ ان میں ۵ لاکھ خالص ترک ہیں جو آل عثمان کی پانچسو سال کی حکومت میں اس ملک میں آباد ہو گئے تھے۔ ترکی حکومت وہاں سے ہٹ جانے کے بعد وہ غریب وہیں رہ گئے۔ وہ بڑے اچھے لوگ ہیں عمدہ کاشت کار ہیں۔ ان کے پاس بہترین مویشی ہیں۔ ان میں بہت سے اپنے سامان اور مویشیوں سمیت ترکی چلے گئے ہیں۔ پھر بھی ابھی بہت سے وہیں رہ گئے ہیں۔ ان کے علاوہ دس لاکھ بلغاری مسلمان ہیں جنہیں پومک کہتے ہیں۔ ۱۶۰۰ء میں وہ مسلمان ہو گئے تھے اور اب تک وہ پکے مسلمان ہیں۔ ان میں آزادی کی زبردست روح ہے۔ ترکوں کے زمانہ میں اپنے علاقہ میں اس قدر زور پکڑے ہوئے تھے کہ کوئی ٹیکس لینے جاتا تو وہ اسے مار ڈالتے تھے۔ جب ترکوں کی حکومت ہٹ گئی تو بلغاریہ نے کئی سال تک فوجیں بھیج بھیج کر انہیں مغلوب کیا۔ اب وہ سخت تکلیف میں ہیں وہ ترکی جانا چاہتے ہیں تو سرحد پر روک لئے گئے اور اکثروں کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا مصطفےٰ کمال ان کے ساتھ اس بدسلوکی کی وجہ سے اس قدر بگڑ گیا تھا کہ بلغاریہ سے جنگ تک کا ڈر ہو گیا تھا۔ خدا خدا کر کے ان سے بدسلوکی کم ہوئی۔ وہ ترکی ٹوپی اور عمامہ استعمال کرتے ہیں۔ ان کی عورتوں پر دہ کی پابند ہیں۔ ہر گاؤں میں مسجد ہے۔ اچھے شہری ہیں۔ اپنے آپ کو ترک کہہ کر خوش ہوتے ہیں گو ان کی رگوں میں خالص بلغاری خون ہے۔ وہ دل سے چاہتے ہیں کہ کاش ترکوں کی حکومت پھر واپس آ جائے۔

عجیب وصیتیں :-

سب سے پہلی وصیت جو دنیا میں کی گئی ۲۵۵۰ سال قبل مسیح ہوئی تھی۔ اس کا پتہ کھدائیوں کے سلسلہ میں اب مصر میں چلا ہے۔ ریکل فورنیہ (امریکہ) میں ایک عورت تھوڑا ہی عرصہ ہوا مری اس نے اپنی پونے دو لاکھ کی جائداد اپنے گھوڑے کے حق میں وصیت کر دی۔ ملازمین نے ہر چند کوشش کی کہ کسی طریقہ سے کچھ وصول یابی ہو مگر ناکامی رہی کیونکہ وہاں کے قانون میں کوئی دفعہ ایسی نہ تھی جو گھوڑے کے فائدہ کے لئے استعمال ہو سکتی یعنی اس کی طرف سے کوئی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وصیتیں سنگریزوں، سگینوں، سیپیوں، باجے کے ریکارڈوں اور اسباب کے ٹکڑوں پر لکھی پائی گئی ہیں۔ ایک شخص نے جارجیہ میں اپنی کل جائداد خدا کے حق میں وصیت کی اور اس نے وکلا مقرر کئے تاکہ وہ خدا کی طرف سے جائداد کا انتظام کریں نلاڈلفیا (امریکہ) کی ایک عورت نے حال میں مرتے وقت وصیت کی کہ اس کی جائداد میں سے آٹھ روپیہ کسی نیک کام میں لگائے جائیں اور اس کا سُود اس کے شوہر کو اس امر کے

ثبوت میں کہ اس کی نظروں میں اس کی کیا وقعت تھی دیا جایا کرے۔ ایک عورت نے اپنے چھوڑے ہوئے شوہر کو آٹھ روپیہ دینے کی وصیت کی کہ اس سے وہ اپنے گلے میں پھندا ڈالنے کے لئے رسہ خرید لے۔ ایک عورت نے اپنے رشتہ داروں کے لئے ایک ریت بھرے تھیلے کی وصیت کی تاکہ وہ اپنے جسموں پر اسے ملا کریں۔ پروفیسر واٹسن نے ۱۸۸۰ء میں مرتے وقت کچھ سرمایہ چھوڑا تاکہ ان لوگوں پر خرچ کیا جاتا ہے جو ان ۲۲ چھوٹے تاروں کو دیکھتے رہا کریں جو اس نے اپنی زندگی میں دریافت کئے مبادا آسمانی رازوں کی جستجو میں وہ تارے نظروں سے اوجھل ہو جائیں۔

بھورے اور گنگے:- (شمالی امریکہ میں) ایک لڑکے کے آدھے سر کے بال بالکل سفید اور آدھے کے سرخ ہیں۔ اس کی ایک آنکھ بھوری اور دوسری نیلی ہے۔

الی نوائز (امریکہ) میں ایک عورت پر جمائی لینے کی بیماری کا حملہ ہوا جو ہفتہ بھر سے زیادہ قائم رہا۔ وہ دن رات ایک منٹ میں آٹھ سے بارہ دفعہ تک جمائی لیتی رہی۔

ایک ادھیڑ آدمی نے لندن کی ایک تماشہ گاہ میں دیاسلائی جلا کر سگرٹ سلگانا چاہا کہ لوگوں نے دھماکا سنا سگرٹ دور جا پڑی اس آدمی کے سانس میں آگ لگ گئی تھی۔ ایک ڈاکٹر نے معائنہ کر کے بتایا کہ اس شخص کو بدہضمی کی شکایت ہے۔ کھانا دیر تک معدہ میں رہ کر گیس چھوڑنے لگتا ہے۔ یہی دیاسلائی سے آگ پکڑ گئی تھی اور دھماکا ہوا تھا

۱۶۲۶ء میں ہالینڈ والوں نے شمالی امریکہ کا جزیرہ من ہٹن ستر روپیہ قیمت کے کپڑوں منکوں وغیرہ کے بدلہ میں لیا تھا۔ اب یہ دنیا کا نہایت قیمتی جزیرہ ہے کیونکہ اس پر نیویارک آباد ہے۔

جنوبی امریکہ کے ملک بولیویہ کے اصلی باشندے ایرہ دنیا میں سب سے زیادہ برداشت کرنے والے لوگ ہیں وہ گھوڑے کے آگے آگے ۸۰ میل روزانہ دوڑے چلے جاتے ہیں۔ کوکا درخت کے پتے چبا چبا کر چلتے رہتے ہیں یہ ہم

شگھڑ سہیلی

خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔

پچھلی باتوں کا غم:- گزرے ہوئے زمانہ پر نظر ڈالنا اور اپنے کھوئے ہوئے وقتوں اور رستوں کو یاد کرنا آسان ہے جن پر ہم اگر ہمت باندھ کے چل پڑتے تو کامیاب ہو ہی جاتے اور دنیا میں ہماری کامیابی کا ڈنکا بج جاتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس طرح پچھلی باتوں کو یاد کر کے سر دھننا دل کو بڑی تکلیف دیتا ہے کیونکہ اگر ہمیں زندگی پھر کے سے مل جائے تو ہم

پھر وہی غلطیاں کرنے لگیں۔ قرآن شریف کا بھی اس پر ناطق فیصلہ ہے۔ وہ دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا کرتے ہیں۔ اگر وہ آئیں پھر وہی کریں۔ س ۶۔ ع ۳۔ آیت ۷۔۸۔

زندگی ہمیں دوبارہ مل جائے۔ اسی طرح ہماری نوجوانی گزر جائے اور ایک روز ہمیں معلوم ہو کر نوجوانی رخصت ہو گئی اور ہمارے پاس صرف ادھیڑ رہ گئی ہے جس سے ہم ادھیڑ عمر میں کچھ نہ

سکتے ہیں۔ بلاشبہ ہم میں سے ہر ایک کی زندگی میں ایسے موقعے ہوتے ہیں کہ ہم . . . اپنے ماضی سے انہیں بالکل نکال دینا چاہتے ہیں جبکہ ہم نے کسی کا دل دکھایا ہوگا یا کسی کی ناشکری کی ہوگی یا ہم کسی سے بدسلوکی کر گزرے ہونگے۔ لیکن ہم اس دنیا میں صرف اپنی اس زندگی کا ہی ذکر کر سکتے ہیں جو ہم نے اپنے ہاتھوں طیار کر لی ہے۔ ہم وہی ہیں جو اپنے آپ کو بنا لیتے ہیں۔ اگر ہم میں قوت ارادہ ہو تو ہم اپنی اصلاح کر کے ترقی کر جاتے ہیں۔ اگر یہ قوت نہیں ہوتی تو ہم صابر و شاکر رہتے ہیں۔ مگر اس سے زیادہ بے چینی اور نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک کو تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم جس طرح بنے ہاتھ پاؤں ہلائیں اور واقعات کو درست کر لیں۔ ہمارے ہاتھ سے موقعے جاتے رہے ہونگے۔ ہم نے غلطیاں بھی کی ہونگی ہم سب کو ایسا پیش آتا ہے۔ بڑے سے بڑا آدمی پہاڑ سی غلطیاں کر جاتا ہے۔ پچھلی باتوں پر رونے کی بجائے ان سے سبق لینا اچھا ہے۔ غلطیاں کرنا اچھا ہے۔ کسی اور طرح ہمیں زیادہ عقل حاصل نہیں ہو سکتی نہ اور کسی طریقہ سے ہمارے خیالات میں وسعت اور دماغ میں تیزی آسکتی ہے۔ مصائب بھی زندگی کا خمیر ہیں۔ ان سے ہمیں اپنی قوت کے ذرائع اور حدود معلوم ہوتی ہیں جن سے ہم بصورت دگر بے خبر ہی رہتے۔ مصیبتوں اور مشکلوں کے متعلق خوب لفاظی کی جاسکتی ہے اور ان کے متعلق خیال آرائی ممکن ہے لیکن عمل میں ان کی قدر و قیمت کرنا اتنا آسان نہیں۔ یاد رکھو کہ دنیاوی زندگی کا خلاصہ ٹھوس کامیابیاں حاصل کرنا نہیں ہے آؤ ہم حسرت بھری نظروں سے پچھلے زمانہ کو یاد کرنا چھوڑ دیں اور دل میں ٹھان لیں کہ ہم نے اپنی خوبیوں اور قابلیتوں کا درست اندازہ کر لیا ہے۔ ہماری جوانی کی امنگیں پوری نہ ہوئی ہوں مگر وہ آخر تھیں تو جوانی ہی کی آرزوئیں۔ مگر ہم میں اپنی جانچ کرنے کی اور اپنی قابلیت معلوم کرنے کی خوبی تو پیدا ہوگئی ہے۔ جب ہمیں اپنا بخوبی اندازہ ہوگیا ہو تو ٹھوس یعنی مادی کامیابی کی بے وقعتی ہم پر ہویدا ہوجائے گی۔

سوتی کپڑے میں احتیاط

ہمارے ملک میں تو اشتہار بازی بہت کم ہے ورنہ یہ آسان ہوجاتا کہ جب کوئی کپڑا خریدنا ہوتا فہرست کی بھی طرح چھان بین کر کے اپنی پسند کا کپڑا چن لیا جاتا۔ اشتہاروں پر خوب نظر ڈال لی جاتی۔ اب بھی جو حالت اشتہاروں کی ہے ان پہ نظر ڈالنے سے ہمیں بہت کچھ معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔ معلوم ہوجاتا ہے کہ اس سال بازار میں کونسا نیا کپڑا آیا ہے۔

روئی کا کپڑا خریدتے وقت روشنی کے سامنے کر دیا جائے۔ اس سے اس کے تاگوں کا حال معلوم ہوجاتا ہے کہ گتھیاں پڑی ہوئی تو نہیں ہیں۔ ٹوٹ تو نہیں رہے ہیں۔ کہیں مڑ تڑ تو نہیں رہے اور یہ بھی نظر آجائے کہ تاگوں کا تانا بانا درست اور صاف ہے اور تاگے ایک سرے سے دوسرے تک بالکل سیدھے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے ملے جلے ہیں یا ان میں باہم کافی فاصلہ ہے۔ درست تانا بانا ہونے اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک تاگوں کے سیدھے رہنے سے کپڑے کی مضبوطی اور شکل کا قیام ظاہر ہوتا ہے اور تاگوں کے باہم پیوست ہونے سے سخت استعمال میں بھی ان کی پائیداری کا پتہ چل جاتا ہے۔ جس کپڑے کا تانا بانا درست ہوگا اس کے تاگے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سیدھے اور باہم پیوستہ ہونگے وہ کپڑا مضبوط ہوگا۔ اپنی شکل قائم رکھیگا اور سخت استعمال میں مدت تک چلتا رہیگا۔

اگر کپڑے کو یک لخت زور سے ایک طرف اور پھر دوسری طرف جھٹکا دے کر کھینچا جائے تو اگر اس کی روئی اور بناوٹ اچھی ہے تو کپڑا نہ تو پھٹے گا نہ تاگے ایک دوسرے سے الگ الگ ہونگے۔ اگر اگر اسے انگوٹھوں یا انگوٹھے اور انگلی کے بیچ میں رکھ کر رگڑا جائے تو اس میں سے سفید سفید خاک نہ جھڑیگی جو زیادہ کلپ کی علامت ہوا کرتی ہے۔

آج کل کپڑے کارخانہ سے خوب سفید کر کے بھیجے جاتے ہیں اس لئے ملگجا یا ایسا کپڑا جس میں بعض تاگے میلے نظر آئیں خریدنے کی ضرورت نہیں پہلے زمانہ میں کپڑوں کے رنگریزوں کو رنگائی میں بڑا تردد کرنا پڑتا تھا۔ اب ان کا رنگ پکا ہوتا ہے۔ دکاندار سے اطمینان کر لیا جائے کہ رنگ پکا ہے۔ اس ضمانت پر رنگدار کپڑا لے لیا جائے۔

بعض اوقات سوت کے ساتھ سن بھی مضبوطی کے لئے ملا دیتے ہیں۔ ایسا کپڑا چادروں اور ایسی چیزوں کے لئے جن پر زیادہ زور پڑے زیادہ موزوں ہے۔ ان میں خوبصورتی اور ملائمت کا زیادہ لحاظ نہیں کیا جاتا ایسے کپڑے کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی تہ کریں اور ناخن سے تہ کو دباتے چلے جائیں۔ پھر کھول کر دیکھیں دبانے کے نشان کی لکیر مدہم ہونی چاہئے صاف اور تیز نمودار نہیں ہونی چاہئے۔

سوتی کپڑے بہت آسانی سے دھل سکتے ہیں۔ اور انہیں ملا دلا جا سکتا ہے مگر آخری پانی میں اڑادڑا صابن نکال دینا چاہئے تاکہ رنگ زرد نہ پڑے۔ دھونے کے پانی میں سہاگہ ڈال کر نرم کر لیا جائے سوڈے سے ریشے خراب ہو جاتے ہیں کلپ بالکل ہلکا لگایا جائے۔ کلپ زیادہ لگ جائے تو دو دفعہ تری کریں دوسری استری ٹھنڈی کریں کلپ ہلکا پڑ جائے گا زیادہ کلپ سے بھی ریشے گل جاتے ہیں۔ اخبار کے کاغذ بچھا کر الماری میں کپڑے نہ رکھیں۔ سیاہی کپڑوں میں جذب ہو جاتی ہے پرانی دھلی ہوئی چادریں بچھا کر کپڑے رکھا کریں۔

چٹکلے:۔ جہاں چیونٹیاں جمع ہو کر تنگ کرتی ہوں نمک چھڑک دیں بھاگ جائیں گی۔

سامان یا کرہ کے تازہ روغن کی بو ایسی بری معلوم ہو کرتی ہے کہ بعض دفعہ جی متلانے لگتا ہے۔ کمرہ میں دو چار بالٹیاں ٹھنڈے پانی سے بھر کر رکھ دیں بدبو جاتی رہیگی اور تازگی محسوس ہوگی۔ اگر اس پانی میں ذرا سا مائع امونیہ Liquid Ammonia اور تھوڑا سا لیموں کا چھلکا ڈال دیں تازگی کا اثر جلد محسوس ہوگا۔

پڑھتے وقت کچھ عرصہ بعد آنکھیں بند کر کر کھول لیں تھکن جاتی رہیگی۔ صبح اور رات کو آنکھیں خوب بھینچ کر بند کریں اور تھوڑی دیر بعد کھول لیں۔ یہ بارہ دفعہ کریں۔ پھر آنکھوں کے ڈھیلوں کو گھما کر سیدھی طرف اور پھر الٹی طرف چھ چھ دفعہ لیجائیں آنکھوں میں چمک پیدا ہوگی۔

امونیہ Ammonia کے چند قطرے پانی میں ملا کر سر کے بالوں کا برش اس پانی سے دھوئیں۔ چکنائی بہت آسانی سے دور ہو جائیگی۔ اسی طریقہ سے پوڈر لگانے کے گچھے صاف کئے جاتے ہیں۔

پانی اور امونیہ کے قطرے برابر مقدار میں ملا کر رکابیوں کا پوڈر Plate Powder تھوڑا سا ملا دیں اور ڈھک کے رکھیں۔ جب چاندی اس کے ذریعہ صاف کرنا چاہیں تو اس پانی کو ملا لیں۔

ریشم کی جرابوں میں دھبے پڑنے لگیں تو سمجھنا چاہئے کہ جب ریشم کا کیڑا کوکون کات رہا تھا اسے بدہضمی کی شکایت تھی۔ دھونے کے پانی میں نمک ملا کر دھونے سے رنگ نہیں اڑتا۔

بزمِ مسلمہ

مَیں مریضوں میں فی سبیل اللہ مرہم اور سرمہ تقسیم کرنا چاہتی ہوں۔ کوئی صاحب مرہم کا نسخہ جو ہر قسم کے پھوڑوں۔ پھنسی۔ دھدہ زخم۔ ناسور وغیرہ کے لئے اکسیر ہو تحریر فرمائیں۔ اور سرمہ جو آنکھوں کی بیماریوں مثلاً پانی بہنا۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال اور گکروں کے لئے مفید ہو سکیں۔ (روح افزا بیگم راولپنڈی)

محترمہ فہیدہ جی این امرتسر صاحبہ کی خدمت میں بعد سلام کے عرض ہے کہ پرچہ "مسلمہ" ماہ ستمبر میں جو آپ نے کسی کریم کے واسطے دریافت کیا ہے سو جناب کی خدمت ہے آپ شوقیہ تو ہر ایک دلپسند کریم کو استعمال میں لاسکتی ہیں۔ لیکن میں نے تو صرف یہ نسخہ کیلوں کے واسطے بتایا تھا۔ اگر کیل جاتے رہتے ہیں تو آپ نسخہ چھوڑ دیں۔

اسی پرچہ میں محترمہ بہن اصغری بیگم ترہگام کشمیر نے اپنے بھائی کے سر میں بفہ ہونے کی شکایت لکھی ہے جس کی میں عمدہ اور آسان دوائی لکھ کر روانہ کرتی ہوں۔ سر کو ہمیشہ سوڈے سے دھویا کریں جس وقت سر دھو چکیں ۶ ماشہ چائے لپٹن کی لیکر تتے پانی میں جوش دیں جس کا ایک چھٹانک پانی کا تیار ہو جائے۔ چائے کے پانی کو دھار باندھ کر سر میں ڈالیں اور دونوں ہاتھوں سے سر کے بال خوب صاف کریں۔ اگر ایک ہفتہ میں دو دفعہ اس لپٹن کی چائے کا یوں استعمال رکھیں گی تو خدا نے چاہا ایک ماہ کے اندر بالکل شکایت جاتی رہے گی۔ بار ہا کا آزمودہ نسخہ ہے۔ (قطب نادی حسن زمانی ہانسی)

مَیں نہایت غم و رنج کی حالت میں یہ خبر سپرد قلم کر رہی ہوں کہ میرے بزرگوار قبلہ دادا جان گزشتہ ماہ بروز جمعہ بیس تاریخ کو ساڑھے چھ بجے شام کے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سب بہنیں دعا کریں کہ خداوند کریم مرحوم جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آنسہ ٹی ایم سہل لائن تاجنرل جہلم)

مائدہ۔ عید کے لئے انگوری بریانی

اشیاء ضروری: گوشت ایک سیر، قیمہ ایک سیر، سوئیاں عمدہ ایک سیر، خالص گھی ایک سیر، دارچینی ۴ ماشہ، مرچیں ۳ ماشہ، قرنفل ۴ ماشہ، الائچی ۴ ماشہ، بادام ایک پاؤ، پستہ ایک پاؤ، کشمش ایک پاؤ، ادرک چھ تولہ، پیاز ایک پاؤ، سیب ۱۰ تولہ، بھنے ہوئے چنے تولہ ۲، انڈے ۷ عدد، دھنیا ۲ تولہ، زعفران ۴ رتی، کیوڑہ ایک تولہ۔

ترکیب: اول گوشت کی یخنی تیار کرکے اس کا شوربہ کپڑے میں چھان لیجئے۔ تین تولہ پیاز کو داغ کرکے قیمہ کو بگھار دیجئے۔ دھنیئے کا پانی اور نمک ڈالکر سفید دو پیازہ تیار کرکے اس کو باریک پیس لیجئے۔ نصف مسالہ چنوں کا میدہ اور انڈے کی سفیدی ڈالکر اس طرح ملائیے کہ یکجان ہو جائے پھر پستہ اور بادام کوٹ کر قیمہ میں ملاکر اور کشمش اندر رکھکر انگور کے برابر چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا لیجئے اور ان کو تل کر الگ رکھ دیجئے۔ گھی کو رنگ کا بگھار دیکر گوشت اور مسالہ ڈالکر بھونئے اور شوربہ ڈال دیجئے۔ زعفران اور کیوڑے کو کھرل کرکے چھینٹا دیجئے۔ اس بات کا خیال رہے کہ سوئیاں گلنے

* جب شوربہ پک جائے تو سوئیوں اور انگوروں کی تہ بچھا دیجئے

اللہ کی مدد کرنیوالے

نام	رقم
محترمات الطاف بیگم صاحبہ و ممتاز خانم صاحبہ معلمات مدرسۃ البنات	۱۴
جناب صوفی غلام محمد صاحب لدھیانہ	۱
محترمہ نفیس سلطان صاحبہ احمد فیروز پور	۱
محترمہ امیر جان صاحبہ میانی افغاناں	۲
جناب شیخ کرم الٰہی صاحب پنشنر گوجرانوالہ	۱
جناب شیخ حامد مقبول صاحب فیروز پور	۱
جناب خان نذیر احمد خانصاحب فیروز پور	۱
محترمہ بلقیس جان صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱
محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید محمد صلاح الدین صاحب بڑوت	۱
جناب رحمت ثناء اللہ صاحب ڈسکہ	۱
جناب محمد یعقوب صاحب وکیل	۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ ۱۹۴۳ء

توسط عائشہ صوفیہ خانم بنت جناب خان بہادر عبد المجید خانصاحب بستی بابا خیل) متعلمہ درجہ چہارم مدرسۃ البنات -/-/۴

نام	رقم
جناب خان بہادر خان عبد المجید خانصاحب بستی بابا خیل	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر خان عبد المجید خانصاحب " "	۱/-/-
محترم محمد علی ملازم خانبہادر خان عبد المجید خانصاحب " "	۱/-/-

توسط حفیظہ امام بخش متعلمہ درجہ اعلیٰ اول -/-/۶

نام	رقم
	۶/-/-

توسط مصورہ خانم " " ادیب عالم -/-/۵

نام	رقم
محترم شیخ عبد المجید صاحب اکونٹنٹ محلہ سراج گنج جالندھر شہر	-/۸/-
جناب ماسٹر گل محمد صاحب قریشی محلہ مدرسۃ البنات "	-/۲/-
جناب عطا محمد صاحب کلرک آفیسل ریسیور محلہ سراج گنج "	-/۴/-
جناب عبد الحق صاحب کلرک محلہ سراج گنج جالندھر شہر	-/۲/-
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ محلہ سید کبیر "	-/۲/-
جناب منشی کبیر الدین پٹواری نکودر	۱/-/-
محترمہ مسز مولوی امیر احمد گردور مرحوم محلہ سراج گنج "	-/۴/-
جناب دوست علی صاحب نقشہ نویس ضلع کھرلکنگرہ	۱/-/-
محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ معلمہ پرائمری گرلز سکول "	-/۴/-
جناب محمد یعقوب کلرک دفتر پی ڈبلیو ڈی محلہ سراج گنج جالندھر شہر	-/۴/-
محترمہ مصورہ خانم ادیب عالم بنت شیخ نذیر احمد صاحب قریشی انسپکٹر ڈاکخانہ جات	۱/-/-

توسط مسعودہ خانم متعلمہ درجہ ادیب عالم -/۸/۵

نام	رقم
محترمہ نصرت بنت شیخ عبد الحمید صاحب اکونٹنٹ محلہ سراج گنج	-/۸/-
محترمہ امۃ الرشید بنت شیخ عبد الحکیم صاحب ماسٹر "	-/۴/-

نام	رقم
محترمہ مسز عنایت اللہ محلہ سراج گنج جالندھر شہر	-/۲/-
محترمہ انیس خانم صاحبہ " "	-/۲/-
محترمہ عنایت بی بی صاحبہ محلہ جھنڈا پیر صاحب "	-/۸/-
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ محلہ سید کبیر صاحب "	-/۴/-
جناب ضیاء الدین صاحب	-/۴/-
جناب جمال الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر موضع کھرلہ کنگرہ	۱/-/-
محترمہ مسز سکندر علی صاحبہ محلہ سراج گنج جالندھر شہر	-/۸/-
محترمہ قمر سلطانہ صاحبہ بنت ماسٹر محمد حنیف صاحب رسالہ نور ضلع منٹگمری	۱/-/-
محترمہ مسعودہ خانم بنت نذیر احمد صاحب قریشی انسپکٹر ڈاکخانجات جالندھر شہر	۱/-/-
بتوسط خالدہ نسیم اختر متعلمہ جماعت ششم ۱۰/۴/-	
جناب محمد یحییٰ صاحب عباسی ڈی۔ ایم سول ہسپتال جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ حمیدہ صاحبہ " "	۱/-/-
جناب سید ظفر حسن صاحب عباسی راہوں ضلع جالندھر	۱/-/-
جناب ڈاکٹر سید محمد شریف صاحب متقی ۲۲ مزنگ روڈ لاہور	۱/۴/-
محترمہ خالدہ نسیم اختر صاحبہ جماعت ششم مدرسۃ البنات جالندھر شہر	۱/-/-
جناب ڈاکٹر سید محمد رشید صاحب عباسی سول ہسپتال "	۵/-/-
بتوسط خالدہ انیس خانم جماعت اعلیٰ اول ۵/۶/-	
جناب سید محمد یحییٰ صاحب عباسی سول ہسپتال جالندھر شہر	-/۸/-
جناب خالد احمد سعید صاحب " "	-/۴/-
جناب سید ظفر حسن صاحب عباسی راہوں ضلع جالندھر	-/۸/-
محترمہ رحمت بی بی صاحبہ	-/۲/-
محترمہ خدیجۃ الکبریٰ " "	-/۲/-
محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ مدرسۃ البنات جالندھر شہر	-/۲/-
محترم ڈاکٹر سید محمد رشید صاحب عباسی سول ہسپتال "	۱/-/-

نام	رقم
جناب ڈاکٹر سید محمد شریف صاحب متقی ۲۲ مزنگ روڈ لاہور	۱/۴/-
محترمہ مسز ڈاکٹر سید محمد رشید صاحب عباسی سول ہسپتال جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ خالدہ انیس خانم و بشریٰ خانم صاحبہ	-/۸/-
بتوسط مسعودہ خاتون درجہ ششم ۱۵/-/-	
محترم سید صدیق حسن صاحب اوورسیر ایم ای ایس چھاؤنی لاہور	۵/-/-
محترم یار حسین صاحب	۲/-/-
محترم سید عبدالحمید صاحب بھگواڑہ	۱/-/-
محترمہ صاحبہ سید عبدالرحمن صاحب ڈاکٹر محلہ بندیاں لدھیانہ	۱/-/-
محترمہ والدہ سید صدیق حسن صاحب پلاہی دروازہ بھگواڑہ	۲/-/-
محترم سید حمید الدین صاحب کھیڑے والی مسجد "	۲/-/-
محترم سید محبوب حسن صاحب ڈاکٹر میڈیکل افسر شیخاں کھٹالہ گجرات پنجاب	۲/-/-
بتوسط محمودہ بیگم درجہ مولوی کلاس ۱۳/-/-	
محترمہ سلمیٰ جبیں صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ مسز ڈاکٹر محسن علی صاحب عباسی	۲/-/-
محترم سید اقبال علی شاہ ریٹائرڈ ضلعدار	۲/-/-
محترمہ والدہ قادر بخش صاحبہ عباسی محلہ قاضیاں راہوں	۱/-/-
محترم سید شمشاد حسین شاہ صاحب کلرک نہر	۲/-/-
محترم سید ظفر حسن صاحب عباسی ساکن قصبہ راہوں	۲/-/-
محترم سید عبدالحق صاحب عباسی " "	۱/-/-
محترمہ محمودہ صاحبہ مولوی کلاس مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ مسز ڈاکٹر محمد رشید صاحب عباسی سول ہسپتال جالندھر	۱/-/-
بتوسط خالدہ ادیب خانم درجہ پنجم ۱۰/۴/-	
محترم محمد یحییٰ صاحب عباسی سول ہسپتال جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ حمیدہ صاحبہ " "	۱/-/-

نام	رقم
محترم ظفر حسن صاحب عباسی ساکن راہوں ضلع جالندھر	۱/-/-
محترم ڈاکٹر محمد شریف صاحب متقی ۲۲ مزنگ لاہور	۱/۴/-
محترم بیگم ڈاکٹر محمد رشید صاحب سول ہسپتال جالندھر شہر	۱/-/-
محترم خالد احمد سعید ابن ڈاکٹر محمد رشید صاحب " "	۱/-/-
محترم ڈاکٹر سید محمد رشید صاحب عباسی " "	۵/-/-
بتوسط خالدہ شمیم اختر درجہ سوئم ۶/۵/-	
محترم محمد یحیٰ صاحب عباسی سول ہسپتال جالندھر شہر	-/۸/-
محترم ظفر حسن عباسی راہوں ضلع جالندھر	-/۸/-
محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ " "	-/۲/-
محترمہ خدیجۃ الکبریٰ " "	-/۲/-
محترم ظہور الدین صاحب سول ہسپتال جالندھر شہر	-/۲/-
محترم ڈاکٹر سید محمد شریف صاحب متقی ۲۲ مزنگ روڈ لاہور	۱/۴/-
محترم سید اسد اللہ شاہ صاحب ع۱۲ اے ٹی کمپنی	-/۸/-
محترم مسز ڈاکٹر محمد رشید صاحب عباسی سول ہسپتال جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ خالدہ شمیم اختر جماعت سوئم مدرسۃ البنات "	-/۶/-
محترم ڈاکٹر محمد رشید صاحب عباسی سول ہسپتال "	۱/-/-
محترم خالد احمد سعید صاحب " "	-/۲/-
محترمہ خالدہ نسیم اختر صاحبہ " "	-/۱/-
محترمہ خالدہ ادیب خانم صاحبہ " "	-/۱/-
محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ " "	-/۱/-
بتوسط انوری بیگم زبیدہ بیگم متعلمات مدرسۃ البنات ۳/-/-	۳/-/-
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ درجہ پنجم مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ حرمت بیگم صاحبہ درجہ چہارم "	۱/-/-

نام	رقم
بتوسط زبیدہ بیگم بنت عبداللہ متعلمہ مدرسۃ البنات ۱/۴/-	
محترم حکیم شہسوار خاں محلہ قاضیاں جالندھر شہر	-/۴/-
محترم محمد عبداللہ صاحب " "	۱/-/-
بتوسط رشیدہ بیگم درجہ چہارم ۱۳/-/-	
محترم ڈاکٹر حاجی نبی بخش صاحب کوٹلی ارائیاں جالندھر	۱۰/-/-
محترم حاجی نور حسین صاحب کنٹریکٹر چمن بلوچستان	۳/-/-
بتوسط طاہرہ بیگم متعلمہ درجہ خصوصیہ اولیٰ ۸/۱۳/۳	
محترم فیض محمد صاحب ۔ محترم محمد خاں صاحب	۳/۴/-
محترمہ مسز عبدالحق صاحبہ ۔ محترم سکندر اقبال صاحب	-/۵/-
محترمہ مسز حمید اقبال صاحبہ ۔ مسز مسعود احمد	۱/۱/-
مس خالدہ بشیر ۔ مسز اقبال ۔ والدہ محمد شریف	-/۴/-
مسز محمد شفیع ۔ جعفر صاحب ۔ مسز محمد اسلم	۲/۵/-
مسز رحیم بخش ۔ مس عفت آرا ۔ مسز طفیل	۱/۹/-
مسز قاضی اسد اللہ ۔ مسز عبدالمجید ۔	۲/-/-
محمد بشیر صاحب ۔ عزیز الدین صاحب	-/۴/-
بتوسط خدیجۃ الکبریٰ متعلمہ درجہ خصوصیہ اولیٰ ۱/۸/-	
محترمہ بیگم سید محمد شاہ صاحب ۔ محترمہ اشرف سلطانہ	-/۸/-
محترم محمد حسین مرزا ۔ محترم چودھری لال خاں	-/۴/-
محترمہ بیگم میاں محمد علی صاحب کوٹھی دلفزا نزد انجمن رشید جالندھر شہر	-/۲/-
محترمہ خدیجۃ الکبریٰ صاحبہ	-/۸/-
بتوسط نور جہاں متعلمہ درجہ خصوصیہ اعلیٰ ۴/-/-	
محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ چوک قائے شاہ جالندھر شہر	۱/-/-
مکتب خانہ انصاریہ جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ دختر شمس العلما مولانا مولوی ولی محمد مرحوم محلہ سید کبیر جالندھر شہر	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ نورجہاں صاحبہ	۱/-/-
بتوسط سکینہ متعلمہ درجہ ادیب عالم ۷/۱۰/-	
محترم شیخ عبدالغنی صاحب محلہ لوٹیاں جالندھر شہر	-/۸/-
محترمہ فرخ سلطانہ صاحبہ محلہ رستہ "	-/۸/-
محترم بابو رحمت علی خانصاحب محلہ قرار خاں "	۱/-/-
محترم مبارک علی خاں صاحب بستی شیخ	۱/-/-
محترم مولابخش خاں صاحب "	۱/-/-
محترمہ عمرہ خانم صاحبہ "	-/۸/-
محترمہ مسز محمد شریف صاحبہ محلہ پکا باغ جالندھر شہر	-/۸/-
محترم وہاب علی شاہ صاحب بستی شیخ	-/۸/-
محترم صوبیدار محمد لال خاں صاحب محلہ مخدوم صاحب جالندھر شہر	۱/-/-
محترم تاج محمد خاں صاحب تھانیدار خانیوال ضلع ملتان	۱/-/-
محترمہ فضل بی بی صاحبہ محلہ لوٹیاں جالندھر شہر	-/۲/-
بتوسط نسیمہ متعلمہ درجہ ادیب عالم ۱۰/-/-	
محترم شیخ محمد سعید بی اے انبالہ ہیڈ پوسٹ آفس	۱/-/-
محترمہ برکت بی بی صاحبہ محلہ پکا باغ	۱/-/-
محترمہ مسز احمد علی صوفی اکبر منزل چوک مفتیاں جالندھر شہر	۵/-/-
از خانہ صوفی صاحب " " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ امیر الدین صاحب لاہور	۲/-/-
بتوسط ممتاز خانم متعلمہ درجہ چہارم ۱/۸/-	
محترم شیخ فضل محمد صاحب انسپکٹر محلہ چہار باغ جالندھر شہر	-/۴/-
محترم شہاب الدین سقہ " "	-/۱/-
محترم خانصاحب جیون خاں ممبر محلہ دار " "	-/۲/-
محترمہ ستارہ خانم صاحبہ "	-/۱/-

نام	رقم
محترمہ خورشید خانم صاحبہ محلہ چہار باغ	۱/-/-
محترمہ رابعہ نور اللہ بخش درجہ اول اعلےٰ	۱/-/-
بتوسط روشن اختر متعلمہ درجہ سینئر ۲۱/-/-	
محترمہ بیگم صاحبہ جناب بابو مولابخش صاحب لدھیانوی	۲/-/-
محترمہ مسز گلزار احمد صاحبہ "	۲/-/-
محترم جناب بابو مولابخش صاحب	۵/-/-
محترم محمد شفیع صاحب	۲/-/-
محترم محمد سعید صاحب	۱۰/-/-
بتوسط خورشید سید محمد درجہ دوم مدرسۃ البنات ۳/۴/-	
محترم الدرکھا گنس کلرک جالندھر شہر	-/۸/-
محترم چوہدری محمد الدین صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر لاہور	۱/-/-
محترم روشن الدین و محمد اسحاق صاحبان اپر انڈیا سائیکل ورکس متصل تالاب میلارام لاہور	۱/-/-
قیمت کھال ایک عدد بجانب سید محمد صاحب	-/۱۲/-
بتوسط فرخ سلطان متعلمہ درجہ سوم ۵/-/-	
محترمہ بیگم شیخ فضل حکیم صاحب قریشی رجسٹرار ہائی کورٹ مالیرکوٹلہ	۱/-/-
محترمہ بیگم شیخ نذر محمد قریشی تحصیلدار محلہ شیخاں "	۲/-/-
محترمہ مولائی بیگم صاحبہ دختر شیخ حسن محمد صاحب "	۱/-/-
محترمہ بیگم شیخ محمد رفیق صاحب ناظم مالیرکوٹلہ	۱/-/-
بتوسط زبیدہ خانم متعلمہ جونیئر سپیشل کلاس ۳/۲/-	
محترم کرم الٰہی صاحب گورنمنٹ اگریکلچرل اسسٹنٹ جالندھر شہر	۱/-/-
محترم بابو شہاب الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر راستہ محلہ "	۱/-/-
محترمہ ممتاز خانم صاحبہ	۱/-/-
مس خالدہ خانم محمد بشیر - محمد بشیر صاحب	-/۲/-

نام	رقم
محترمہ سردار بی بی متعلمہ درجہ اول ادنیٰ	-/۱۲/-
توسط منور بیگم متعلمہ درجہ پنجم ۔/۶/۴۶	
محترم فتح خاں تحصیلدار اسپیشل ڈیوٹی دفتر صاحب فنانشل کمشنر بہادر	۵/-/-
محترم محمد اکرم خاں تحصیلدار و مال افسر اشتمال اراضی ضلع کیمبلپور	۵/-/-
محترم محمد معراج الدین شامی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جالندھر	-/۸/-
محترم محمود حسین صاحب تحصیلدار جالندھر	۱/-/-
محترم غلام جیلانی ناظر دفتر صاحب کمشنر بہادر جالندھر	-/۸/-
محترم غلام محمد اہلمد محکمہ صاحب کمشنر بہادر "	-/۸/-
محترم غلام جیلانی خاں اسسٹنٹ دفتر صاحب " "	-/۸/-
محترم شیخ محمد ارشد صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ " " "	۱/-/-
محترم علی محمد کاپی کلرک دفتر صاحب کمشنر بہادر "	-/۸/-
محترم مصباح الدین دفتری " " "	-/۴/-
محترم بابو رمیش کمار ٹرانسلیٹر " " "	-/۴/-
محترم سلطان احمد کلرک " " "	-/۸/-
محترم جسونت سنگھ کلرک " " "	-/۸/-
محترم شنکر داس کلرک " "	-/۸/-
محترم ڈاکٹر محمد خورشید علی قریشی ایم بی۔ بی ایس گجرات	۱/-/-
محترم سید عبدالغفور کلرک دفتر کمشنر بہادر جالندھر	-/۸/-
محترم رحمت علی کلرک " " "	-/۸/-
محترم چودھری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ " " "	-/۸/-
محترمہ زبیدہ بدرالدین صاحبہ	۲/-/-
محترم سید غلام امامین منیجر ہوس شہر سیالکوٹ	۱/-/-
محترم میاں محمد عبداللہ آڑھتی راجہ بازار	۱/-/-
محترم فضل علی خاں صاحب تحصیلدار لدھیانہ	۱/-/-

نام	رقم
محترم الطاف حسین خاں ۔ ۔ ۔ بلستی باباخیل	۱/-/-
محترم رانا محمود خاں نائب تحصیلدار لدھیانہ	۵/-/-
محترم جگدیش سنگھ اسسٹنٹ ریکارڈ کیپر دفتر صاحب کمشنر بہادر	-/۸/-
محترم نانک چند کلرک " "	-/۸/-
محترم کدار ناتھ ریکارڈ کیپر " "	-/۴/-
محترم جاگ سنگھ ڈائرسٹ ڈسپیچر " "	-/۴/-
محترم باوا گورچرن سنگھ ہیڈ اسسٹنٹ "	-/۸/-
محترم عبدالرحیم افسر مال بندوبست جہلم	۲/-/-
محترم عبدالقدیر صدر قانونگوئی گجرات	۱/-/-
محترم چودھری بشیر احمد صاحب	۱/-/-
محترم معراج الدین شامی	-/۸/-
محترم محمد اصغر صاحب	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد اصغر صاحب	۵/-/-
بتوسط تمیم اختر فضل محمد درجہ اول ادنیٰ -/۸/-	
از خانہ چودھری فضل محمد صاحب	-/۸/-
بتوسط تسنیم اختر اکرام الحق " " -/۲/-	
محترمہ بیگم صاحبہ اکرام الحق صاحب	-/۲/-
بتو زہرہ مبارک علی درجہ اول اعلیٰ ۶/۸/-	
محترمہ مجمعنڈو۔ مسز شیخ تاج دین۔ مسز صوفی محمد علی محلہ مفتیاں	-/۲/۶
مسز شیخ عبدالحکیم۔ مسز شیخ عبدالحمید محلہ پکا باغ	-/۴/-
مسز شیخ مبارک علی۔ جنت بی بی محلہ مفتیاں	-/۲/-
بتوسط ریاض خانم درجہ اول اعلیٰ -/۸/-	
محترم محمد احمد خاں ذاکر	-/۸/-

نام	رقم
بتوسط رضیہ اقبال حبیب اللہ درجہ اول اعلیٰ	۱۰/۸/-
محترم ظفر اقبال خانصاحب ولد حبیب اللہ خانصاحب	-/۱/-
محترمہ رضیہ اقبال بنت " "	-/۱/-
محترمہ ثریا اقبال بنت " "	-/۵/-
محترم مشتاق احمد خانصاحب ولد " "	-/۱/-
محترم جناب حبیب اللہ خانصاحب ایس ڈی او کوہاٹ	۵/-/-
محترمہ والدہ ثریا اقبال صاحبہ کوہاٹ	۵/-/-
بتوسط صفیہ وجمیلہ درجہ دوئم مدرسۃ البنات	۶/-/-
محترم چودھری سمیع اللہ صاحب سب رجسٹرار نکودر	۱/-/-
محترم عبدالسمیع صاحب نواں پنڈ	۱/-/-
محترم بابو امام الدین صاحب "	۱/-/-
محترمہ مس سمیع اللہ صاحبہ "	۱/-/-
محترمہ مسز عبدالسمیع صاحبہ "	۱/-/-
محترم محمد جان صاحب "	۱/-/-
بتوسط حمدی خانم ابراہیم خاں درجہ سوئم	۳/۵/-
محترمہ صاحب جان صاحبہ بستی دانشمنداں جالندھر شہر	-/۱/-
محترمہ بیگم ممتاز خاں صاحبہ " " "	-/۲/-
محترم ضیاء اللہ خاں صاحب " " "	۱/-/-
محترم ڈاکٹر ابراہیم خاں صاحب " " "	۲/-/-
محترمات شگفتہ۔ امۃ الحبیب متعلمات مدرسۃ البنات	-/۳/۵
محترمات سعیدہ شاہ دین۔ امۃ السلام۔ زکیہ مطیع الرحمٰن "	-/۷/-
محترمہ طاہرہ خانم بستی باباخیل	۱/-/-
بتوسط محترمہ فہمیدہ سلطانہ صاحبہ مدرسۃ البنات	۱۰۰/۱۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر عبدالمجید خانصاحب بستی باباخیل	۵/-/-
محترمہ زبیدہ خانم صاحبہ بنت خانبہادر عبدالمجید خانصاحب بستی باباخیل	۱/-/-
محترمہ طاہرہ خانم صاحبہ بنت " " " "	۱/-/-
محترمہ عائشہ خانم صاحبہ مسز غلام مصطفےٰ خاں "	۱/-/-
محترمہ راضیہ مرضیہ طالبہ کلاس مولوی عالم مدرسۃ البنات جالندھر	۱/-/-
محترمہ بلقیس جان صاحبہ معلمہ " "	۱/-/-
محترمہ بیگم شیخ محمد شریف صاحب ایگزیکٹو انجنیر انہار گوجرانوالہ	۲۰/-/-
نامعلوم اسم لاہور	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ صاحب خاں نون صاحب ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ	۱۰/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ محمد اسلم صاحب سینیئر سب جج "	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد اقبال صاحب ای۔ اے سی "	۳/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد مطیع اللہ صاحب وکیل "	۵/-/-
نامعلوم الاسم گوجرانوالہ "	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید لطیف شاہ صاحب جج "	۵
محترمہ بیگم صاحبہ رشید احمد صاحب انچارج امپیریل بنک آف انڈیا "	۵/-/-
محترمہ مسز سلطان عالم صاحبہ چوبرجی اسٹیٹ لاہور	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد اسلم صاحب پروفیسر میڈیکل کالج "	۲/-/-
محترمہ بیگم عزیزہ صاحبہ میڈیکل کالج "	۲/-/-
محترمہ مسز ظہور الدین صاحب کوارٹر نمبر D-13 چوبرجی "	-/۸/-
محترمہ بلقیس خانم صاحبہ متعلمہ کلاس نہم "	-/۴/-
محترمہ مس صغرا میر صاحبہ چوبرجی کوارٹرز "	۱/-/-
محترمہ مسز عطاء اللہ کلیم صاحب آرمی کنٹرولر راولپنڈی "	۵/-/-
محترمہ بیگم حیدر محمد صاحبہ گوجرانوالہ	۱/-/-
محترمہ بیگم عطا محمد صاحبہ وکیل "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ اختر مرزا صاحب نئی دہلی	۵/-/-

نام	رقم
محترمہ صفورہ خاتون صاحبہ متعلمہ کلاس مولوی مدرستہ البنات جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ مس ہری سنگھ صاحبہ دروازہ سیداں 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر بدرالدین صاحب ریلوے روڈ 〃	۱/-/-
بتوسط محترمہ مریم بیگم صاحبہ معلمہ مدرستہ البنات	۳۳/۸/۰
محترمہ احمدی بیگم صاحبہ محلہ قاضیاں جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ شرف سلطانہ صاحبہ 〃 〃	۱/-/-
محترمہ سعید خاتون صاحبہ 〃 〃	۱/-/-
محترم عبدالغفور صاحب چوک قائے شاہ 〃	۱/-/-
محترمہ سعیدہ صاحبہ 〃 〃	-/۸/-
محترم مبارک علی شاہ صاحب سب انسپکٹر پنشنر 〃	۱/-/-
محترمہ استانی شمس النساء رستہ محلہ 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد بلال صاحب ٹیچر بلوچستان کپورتھلہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری عبدالرشید صاحب 〃	۱/-/-
محترم چودھری محمد حسن صاحب اسسٹنٹ رجسٹرار 〃	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ بابو عبدالرحیم صاحب محلہ معماراں 〃	۲/-/-
محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ ہیڈ مسٹرس مدرستہ البنات جالندھر شہر	۳/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر منیرالدین صاحب پنشنر کپورتھلہ	۲/-/-
محترمہ فہمیدہ صاحبہ بنت ڈاکٹر منیرالدین صاحب 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر شیر محمد صاحب سول سرجن 〃	۱/-/-
محترم عظیم بخش صاحب جامع مسجد جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ فضل الہیٰ صاحب محلہ کھیرنی خانپور	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ الہیٰ بخش صاحب 〃 〃	-/۸/-
محترم سربلند خاں صاحب ہردو خانپور	-/۸/-
محترم ڈاکٹر شیخ محمد اسلم صاحب بازار وکیلاں ہوشیارپور	-/۸/-

نام	رقم
محترم شیخ محمد حسین صاحب جنرل مرچنٹ ہوشیارپور	۳/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبدالرحیم صاحب پوسٹماسٹر 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ فیض الرحمان صاحب 〃	۱/-/-
محترم ڈاکٹر محمد الدین صاحب بازار وکیلاں 〃	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ امیرالدین صاحب لاہور	۳/-/-
محترمہ استانی سرتاج بیگم صاحبہ ہردو خانپور ضلع ہوشیارپور	۱/-/-
بتوسط محترمہ نقی بیگم صاحبہ معلمہ مدرستہ البنات	۷/۶/۰
محترمہ نقی بیگم صاحبہ معلمہ مدرستہ البنات	۱/-/-
محترم ماسٹر فیض محمد صاحب بستی غذاں	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان محمود خاں صاحب 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان فضل حسین خاں صاحب 〃	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان نیاز محی الدین خاں صاحب 〃	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان سرفراز خاں صاحب 〃	۲/-/-
مختلف صاحبات	-/۱۴/-
محترم شیخ رحمت علی صاحب بستی غذاں	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ جان محمد صاحب رستہ محلہ	۱/-/-
محترم حامد شاہ صاحب دہلی	۲/-/-
محترمہ والدہ ریاض علی صاحبہ دہلی	-/۸/-
محترم ابوالحسن صاحب خواجہ 〃	۱/-/-
محترم قاضی کلیم الدین صاحب 〃	۱/-/-
محترم محمد حسن صاحب 〃	-/۸/-
محترم رشید احمد صاحب 〃	۱/-/-
محترم کریم داد صاحب 〃	۱/-/-
محترمہ خورشید عالم آرا صاحبہ 〃	-/۸/-

نام	رقم
محترم سید محمود الحسن صاحب دہلی	۱/-/-
محترم عبدالرزاق صاحب دہلی۔ محترم عبدالرزاق صاحب دہلی	۷/-/-
محترم سید احسان صاحب دہلی۔ محترم سید شبیر علی صاحب "	۲/-/-
محترم بدرالدین صاحب "۔ محترم عبدالغنی صاحب "	۳/-/-
محترم بابو عطا محمد صاحب دہلی۔ محترم امام دین صاحب "	۳/-/-
محترم فضل محمد صاحب دہلی۔ محترم فضل محمد صاحب "	۱۱/-/-
محترمہ مس امیر احمد صاحبہ دہلی۔	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان محمد صاحب دہلی	۱/-/-
محترم غلام محمد صاحب دہلی۔ محترم ملک نصیرالدین صاحب دہلی	۲/-/-
محترم سید محمد شاہ صاحب "۔ محترم سید فضل حسین صاحب	۷/-/-
محترم اقبال محمد خانصاحب "۔ محترم ممتاز حسین صاحب دریاگنج	۲/-/-
محترم محمد اسلام صاحب "۔ محترم ظہورالدین صاحب "	۲/-/-
محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ "۔ محترم محمد اسمٰعیل صاحب "	۱/۸/-
محترم خانصاحب محمد خاں "۔ محترمہ عذرہ خاتون بی اے بی ٹی	۱/-/-
محترم شیخ عبدالخالق صاحب "۔ محترم صلاح الدین مخدوم شاہ	۵/۸/-
محترمہ عزیزہ امام خاتون درجہ چہارم مدرسۃ البنات بتوسط جمعدار غلام حسین خانصاحب بی۔ایم۔پی سی سرور ضلع ڈیرہ غازیخاں	۳۲/-/-
بتوسط عنایت بی بی محمد حسین متعلمہ درجہ چہارم مدرسۃ البنات	۵/-/-
محترمہ فاطمہ زوجہ عبداللہ ملک صاحب کمام تحصیل نوانشہر ضلع جالندھر	-/۴/-
محترمہ حلیمہ زوجہ کانو مرحوم خانصاحب " "	-/۲/-
محترمہ جنت بی بی زوجہ عبداللہ چودھری " " "	-/۴/-
محترمہ عظمت بی بی زوجہ قیصر حجام " " "	-/۸/-
محترم حاجی غلام قادر صاحب بہادر پور " "	۱/-/-
محترم گوہر خاں صاحب راجپوت کمام " "	۱/-/-
محترم محمد یوسف ولد حاجی غلام غوث ارائیں کمام تحصیل نوانشہر	-/۴/-
محترمہ فتی زوجہ دُلا ارائیں " "	-/۴/-
محترم نظام الدین گھمار " "	-/۴/-
محترمہ زینت بی بی زوجہ بابو ارائیں " "	-/۴/-
محترمہ برکت بی بی زوجہ دھنی راجپوت مرحوم " "	-/۲/-
محترم سید محمد اشرف امام مسجد " "	-/۴/-
محترمہ استانی برکت بی بی نائب معلمہ خورشید پور	-/۴/-
محترمہ استانی حسین بی بی اول معلمہ "	-/۴/-
بتوسط جمیلہ سلطانہ محمد الدین درجہ اول ادنیٰ	۲/۶/-
محترم میاں معراج الدین صاحب کپورتھلہ	-/۲/-
محترم میاں محمد الدین صاحب دفتر ٹیلیفون جالندھر شہر	-/۸/-
محترم میاں ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب میوہسپتال لاہور	-/۸/-
محترم میاں محمد علی صاحب دفتر ٹیلیفون جالندھر شہر	-/۲/-
محترم میاں عبدالمجید صاحب کیشن بوٹ ہوس "	-/۲/-
محترم شیخ اقبال محمد میاں مولا بخش ہمدرد بوٹ ہوس "	-/۴/-
محترم بابو عبدالرحیم صاحب لاہوری دروازہ کپورتھلہ	-/۴/-
محترم کریم بخش صاحب لاہور	-/۴/-
محترم شیخ محمد یٰسین صاحب لیڈر رجمنٹ بستی نو جالندھر شہر	-/۸/-
محترم شیخ غلام محی الدین صاحب " "	-/۴/-
محترم شیخ محمد الدین صاحب دفتر ٹیلیفون "	-/۸/-
صداقت۔ انور۔ صفیہ متعلمات درجہ اول ادنیٰ	-/۳/-
بتوسط محترمہ بلقیس جان صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۳/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ حسام الدین خانصاحب	۱/-/-
محترم جناب وحید احمد خانصاحب فیروزپور	۱/-/-

محترم خانصاحب یعقوب محمد صاحب ٹانڈہ -/۸/-
محترمہ کریمہ جناب والدہ صاحبہ یعقوب خانصاحب ٹانڈہ ۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد خانصاحب مکتسر ۲/-/-
محترم خان آفتاب احمد خانصاحب بی اے۔ ایل ایل بی پلیڈر مکتسر ۲/-/-
محترمہ بنت خانصاحب محمد خاں صاحب ″ ۱/-/-
محترم عبد القادر خانصاحب میڈیکل آفیسر نابھہ ۴/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد القادر خانصاحب ″ ″ ۴/-/-
محترم جاوید احمد صاحب فرزند ″ ″ ″ ۱/-/-
محترمہ وسیم اختر صاحبہ بنت ″ ″ ″ ۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد حمید خانصاحب رئیس اعظم جہان خیلاں تعلقہ فیروزپور ۱/-/-
محترمہ آنسہ جمیلہ محمد حمید خانصاحب ″ ″ ″ ۱/-/-
محترم جناب محمد حمید خانصاحب ″ ″ ″ ۱/-/-
محترمہ تجمل اختر بنت محمد حمید خانصاحب ″ ″ ″ ۱/-/-
محترم عبد السلام صاحب فرزند محمد حمید خانصاحب ″ ″ ″ ۱/-/-
محترم جناب محمد یونس خانصاحب نائب تحصیلدار ″ ۵/-/-
محترمہ بیگم ادریس صاحبہ بستی دانشمنداں پرگنہ جالندھر ۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ امیر الدین خانصاحب ڈپٹی ریاست بھوپال ۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان غلام محی الدین صاحب رئیس اعظم بستی شیخ درویش ۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد احمد خاں صاحب سشن جج ریاست بھوپال ۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان فضل محمد خانصاحب ڈپٹی رینجر ہوشیارپور ۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سردار محمد صاحب بستی پیر داد ۱/-/-

بتوسط سبحان بیگم متعلمہ درجہ اول ادنیٰ ۲/۴/-

محترمہ مسز خوشدل خاں صاحبہ -/۴/-

معرفت نسیم اظہار سلطانہ متعلمہ درجہ اول ادنیٰ ۹/۴/-

بتوسط عائشہ بی بی و زہرہ بی بی متعلمات مدرسۃ البنات ۵/۲/-

محترم چراغ محمد صاحب مدرس ٹبی سونگاں -/۸/-
محترم مولوی عبد الکریم صاحب مدرس ″ -/۲/-
محترم جناب سردار اللہ بخش خانصاحب رئیس ″ ۱/-/-
محترم امام بخش خاں صاحب اڈیٹر بنک حلقہ جام پور -/۴/-
محترم غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر نوشہرہ غربی -/۴/-
محترم اللہ وسایا صاحب مدرس ″ -/۴/-
محترم الٰہی بخش صاحب سیکنڈ ماسٹر ″ -/۴/-
محترم قاضی عبد الرحمٰن صاحب مدرس ″ -/۴/-
محترم جناب ڈاکٹر گل محمد خانصاحب -/۶/-
محترم منشی عبد الرحمٰن صاحب کمپونڈر -/۴/-
محترم قاضی عاشق محمد صاحب مدرس داجل -/۴/-
محترم مولوی سفیر بخش صاحب پٹواری داجل۔ دادا عائشہ بی بی -/۸/-
محترم مولوی غلام رسول صاحب مدرس ٹبی سونگی -/۴/-
محترم مولوی غلام علی صاحب محرر چنگی داجل -/۸/-
محترم مولوی مشتاق احمد صاحب ″ -/۴/-
محترم مولوی شیر محمد صاحب مدرس ″ -/۴/-
محترم مولوی نذیر احمد صاحب مدرس لعل گڑھ -/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب خلیفہ غلام حیدر صاحب ۱/-/-
محترم خلیفہ میاں کریم بخش صاحب -/۴/-

بتوسط محترمات ممتاز خانم و الطاف بیگم معلمات مدرسۃ البنات ۶/۴/- ۳۳

محترمہ بیگم صاحبہ محمود حسین صاحب تحصیلدار جالندھر ۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ احمد بخش صاحب ملازم محلہ سراج گنج جالندھر شہر ۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان محمد اکبر صاحب سرکاری وکیل ۱/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنرز آفس جالندھر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب سول لائن 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبداللطیف صاحب تحصیلدار قرول باغ دہلی	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ سردار علی صاحب رئیس بستی شیخ جالندھر	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی عماد الدین صاحب محلہ عالی 〃	۲/-/-
محترمہ استانی اسلام اختر صاحبہ 〃 〃	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبداللطیف صاحب پوسٹ ماسٹر 〃	۳/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری رحمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر 〃	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مہر دین صاحب ایس۔ ڈی۔ او متصل کچہری صدر	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مرزا خان محمد صاحب محلہ پیج پیر 〃	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد عبداللہ صاحب سب انسپکٹر محلہ قاضیاں 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جیون خانصاحب محلہ چہار باغ 〃	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید تراب علی صاحب ہیڈ ماسٹر 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید محمد صاحب گارڈ 〃 〃	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ علی محمد صاحب لائن مین ٹیلیفون 〃 〃	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد حنیف صاحب ملازم بجلی گھر محلہ نیائیں 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ تاج الدین صاحب پوسٹ ماسٹر محلہ کھودیاں 〃	-/۱۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالحق صاحب بابو ڈاکخانہ محلہ سراج گنج 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں اظہار الحسن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ مبارک علی صاحب محلہ مفتیاں 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد لطیف صاحب محلہ ریاس پور 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد اقبال صاحب سوڈا واٹر فیکٹری محلہ پیر بودلہ 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد بلال صاحب ٹیچر بلوچستان کپورتھلہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ماسٹر شہاب الدین صاحب 〃	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ مبارک علی صاحب ہیڈ آفس ریاست کپورتھلہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد حسین صاحب اسسٹنٹ رجسٹرار 〃	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ بابو عبدالرحیم صاحب محلہ معماراں 〃	۳/-/-
محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ ہیڈ مسٹرس مدرسۃ البنات جالندھر	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر منیر الدین صاحب پنشنر ریاست کپورتھلہ	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر بشیر محمد صاحب سول سرجن 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ وزیر علی خاں ریٹائرڈ علی کی بسی ہوشیارپور	-/۸/-
محترمہ بیگم محمدی بیگم صاحبہ 〃 〃	-/۴/-
محترمہ اعزاز خانم صاحبہ موجپور	۱/-/-
محترم خانصاحب نور محمد صاحب 〃 ڈاکخانہ نارو ننگل	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد یعقوب علی خانصاحب موجپور 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر امیر الدین خانصاحب 〃 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ نامعلوم الاسم 〃 〃	-/۴/-
محترمہ والدہ صاحبہ خان اشتیاق احمد خانصاحب 〃 〃	۵/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ خان الطاف احمد خانصاحب 〃 〃	۲/-/-
محترمہ ہمشیرہ بابو ایوب علی خان صاحب 〃 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان محمد یوسف خانصاحب جہان خیلاں	۱/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ نذیر احمد خانصاحب علی کی بسی 〃	-/۴/-
محترمہ والدہ صاحبہ محمد اسلام خانصاحب 〃 〃	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ نذیر احمد خانصاحب پنشنر ہیڈ کانسٹیبل 〃	-/۴/-
محترمہ والدہ صاحبہ خانصاحب آفتاب احمد خانصاحب 〃	۲/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ خان الطاف احمد خاں صاحب 〃	۲/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ عبدالغفار خانصاحب 〃	۲/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ اذکار احمد خانصاحب 〃	۲/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ سعید محمد خاں صاحب جہان خیلاں ضلع ہوشیارپور	-/-/۲
محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر رشید محمد خانصاحب " "	-/-/۲
محترمہ والدہ صاحبہ خانبہادر رشید احمد خانصاحب " "	-/-/۵
محترمہ بیگم صاحبہ قاضی امام مسجد " "	-/۱/۱
محترمہ بیگم صاحبہ رحمت علی صاحب سیاہ نویس پکا باغ جالندھر	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری نور محمد صاحب منیجر فارم محلہ سراج گنج "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ ماسٹر گل محمد صاحب " "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالرحمٰن صاحب اوورسیر محلہ عالی "	-/-/۵
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عباس علی صاحب محلہ سید کبیر "	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ پیر بخش صاحب " "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ ماسٹر نذیر احمد خاں صاحب " "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ عمرالدین صاحب " "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ حکیم شاہنواز صاحب " "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ عطائی صاحب محلہ پکا باغ "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ محمد شبیر صاحب نقل نویس " "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ بابو غلام محمد صاحب ٹکٹ کلکٹر " "	-/-/۱
محترم غلام نبی صاحب نشیمن جالندھر	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب سول ہسپتال "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری نور احمد صاحب ٹھیکیدار متصل " "	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب سول لائن "	-/-/۲
محترمہ بیگم صاحبہ نبی بخش صاحب کمپونڈر سول ہسپتال "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ غلام نبی صاحب کورٹ بہادر صاحب متصل جرنیلی سڑک "	-/۸/-
بیگم صاحبہ شبیر علی صاحب وکیمی نمبر ٹر محلہ سید کبیر "	-/۸/-
بیگم صاحبہ بابو رحیم بخش صاحب آرٹسٹی رستہ محلہ "	-/-/۱

نام	رقم
محترمہ اقبال بیگم صاحبہ رستہ محلہ جالندھر	-/-/۲
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری محمد عبداللہ صاحب کنٹریکٹر قلعہ جہان سنگھ	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری محمد اسحاق صاحب " "	-/-/۵
محترمہ طوبیٰ خانم صاحبہ ہیڈ مسٹرس مدرسۃ البنات "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری عبدالعزیز صاحب کنٹریکٹر "	-/-/۵
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری عبدالحق صاحب " "	-/-/۱
محترمہ والدہ صاحبہ محمد اصغر صاحب بی اے "	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر "	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری ہدایت اللہ صاحب کنٹریکٹر "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ حاجی محمد اسماعیل صاحب " "	-/-/۲
محترمہ بیگم صاحبہ حاجی احمد صاحب " "	-/-/۱
محترمہ ذکیہ بیگم درجہ مولوی بنت چودھری عبدالعزیز صاحب " "	-/-/۱۰
محترمہ ثریا بیگم طالبہ درجہ رابعہ مدرسۃ البنات "	-/۴/-
محترمہ زینب بیگم طالبہ " "	-/۴/-
محترمہ صاحب جان صاحبہ معلمہ " "	-/۸/-
محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ معلمہ " "	-/۸/-
محترمہ صفیہ بیگم درجہ مولوی بنت عبدالواحد صاحب "	-/۴/-
محترمہ خورشید بیگم بنت محمد بخش صاحب گورنمنٹ پنشنر گوجرانوالہ	-/-/۳
محترمہ تانی ممتاز الرشید صاحبہ محلہ جڑے والہ "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ حاجی محمد دین صاحب سوداگر گجرات	-/-/۵
محترمہ بیگم صاحبہ خیر دین صاحب " "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ مسٹر محمد حسین صاحب جرمنی محلہ خواجگان "	-/-/۱۰
محترمہ بیگم صاحبہ راجہ رحمت خاں صاحب ٹھیکیدار ہیڈ کچہری روڈ جہلم	-/-/۱
محترم مرزا قطب الدین خانصاحب وکیل مری روڈ راولپنڈی	-/-/۵

نام	مقام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ پروفیسر الٰہی بخش صاحب آرٹسٹ مسلم ٹاؤن	لاہور	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبدالعزیز صاحب ایس ڈی۔ او	"	۳/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ملک نصراللہ خاں سابق ایڈیٹر اخبار مدینہ اچھرہ	"	۱/-/-
محترمہ بلقیس امرتسری بنت میر عبدالعزیز صاحب پوسٹماسٹر ماڈل ٹاؤن	"	۵/-/-
اندرون خانہ شیخ محمد اسلم صاحب طالب علم اچھرہ	"	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری نجم الدین صاحب ایس۔ ڈی۔ آئی اچھرہ	"	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری میاں جان محمد صاحب ذیلدار	"	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی عبدالحق صاحب ہیڈ کلرک دفتر انسپکٹر مدارس	"	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ حاجی قمرالدین صاحب رئیس اعظم	"	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی غلام رسول صاحب مہر ایڈیٹر روزانہ انقلاب	"	۴/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں نظیر احمد صاحب ایس ڈی او جوبرجی کوارٹرز	"	۱۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ملک تاج الدین صاحب	"	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ میر محمود الحسن صاحب	"	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد طفیل صاحب ہیڈ کلرک منواں کوٹ	"	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ دین محمد صاحب ذیلدار اچھرہ	"	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید عبدالحمید شاہ صاحب اوورسیر اسلامی پارک	"	-/۴/-
محترمہ مس چودھری رجب علی شاہ صاحب ہیڈ کلرک سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ	"	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد عبداللہ خاں صاحب ریلوے کلرک اسلامی پارک لاہور	"	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ رحمت علی صاحب مترجم ہائیکورٹ	"	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مبارک علی صاحب ٹھیکیدار	"	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ انوار الحق ملازم نہر	"	۴/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ رحمت اللہ صاحب انصاری کلرک سررشتہ تعلیم	"	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبداللہ صاحب پروفیسر	"	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ نذیر حسین صاحب سررشتہ تعلیم	"	-/۸/-
محترمہ خواجہ جان ناصر صاحبہ اسلامیہ پارک	لاہور	-/۸/-
محترمہ مجیدہ بنت پیرزادہ عزیز الدین احمد ہیڈ کلرک	"	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی ظفر اقبال صاحب رجسٹرار	"	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد علی صاحب ملازم دفتر چیف انجینئر مزنگ	"	-/۸/-
محترمہ بنت مولوی عبدالحمید صاحب چشتی سوداگر چائنا ناماٹ	"	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عزیز صاحب میڈیکل کالج	"	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ نذیر احمد صاحب صدیقی ریلوے گارڈ	"	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب میڈیکل کالج	"	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ مسلم گنج	"	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالحفیظ بیگ صاحب سپرنٹنڈنٹ چیف انجینئر	"	۱/-/-
محترمہ والدہ محمد علی خاں صاحب انسپکٹر کمپنی چاہ	"	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ اشرف خاں صاحب ملازم ڈاکخانہ	"	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر غلام محی الدین خان صاحب بیرسٹر ٹمپل روڈ	"	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ منظور حسین شاہ صاحب کلرک دفتر تعلیم اسلامی پارک	"	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ وزیر محمد خان صاحب ماسٹر ٹیلی گراف ریٹائرڈ مزنگ	"	۲/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ نورالدین دودھ فروش محلہ پہلوان	"	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ مرزا سب نواز انصاری پی۔ ڈبلیو۔ ڈی ہیڈ کلرک	"	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالحی صاحب وکیل محلہ کندی گراں	"	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شرف الدین صاحب	"	۱/-/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب مسلم ٹاؤن	"	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل	"	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر میاں محمد صادق صاحب ڈی۔ ایس۔ پی	"	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد اسلم صاحب سب انسپکٹر پولیس	"	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ رفیق احمد صاحب ملازم ریلوے دفتر کوٹھی دلروز	"	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد شریف صاحب ایگزیکٹو انجینیر انہار گوجرانوالہ	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد حسین صاحب کلرک محلہ حسین پورہ گجرات	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ بابو غلام محمد صاحب کلرک گجرات	-/۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری محمد الدین صاحب وکیل „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ظفر علی صاحب قریشی وکیل حسین پورہ „	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ کیکا ڈس کچہری روڈ „	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ملک محمد رفیع صاحب وکیل „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ دت ماہی ٹھیکیدار متصل مسجد مولوی فخر الدین „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ کرامت اللہ صاحب شیشوں والا گیٹ „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ فضل الٰہی پکا والا ٹھیکیدار محلہ خواجہ والا „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ چراغ علی صاحب ایڈووکیٹ „	۳/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد علی شاہ صاحب انکم ٹیکس آفیسر „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید عباس علی شاہ صاحب انسپکٹر پولیس معہ لائین پور „	۱/-/-
محترمہ بنت علی اکبر شاہ صاحب انسپکٹر محمدی پورہ „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید محمد شاہ صاحب سٹور کیپر „ „	-/۸/-
محترمہ نانی صاحبہ خالق داد خاں صاحب محلہ سنگ پورہ „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خدا بخش صاحب ہیڈ مرچنٹ „	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ راجہ نوشیرواں خانصاحب محلہ اسلامی جہلم	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ بابو تاج محمد صاحب ایس۔ڈی۔او ریٹائرڈ „	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خواجہ غلام محمد صاحب بٹ سول لائن „	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد فاضل صاحب انسپکٹر مدارس „ „	۳/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ راجہ محمد اکرم خاں صاحب „ „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد اکبر خاں محلہ شمالی „	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ راجہ حاجی میر عالم خانصاحب آنریری مجسٹریٹ „	۵/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ کپتان سر شیر محمد صاحب متصل ریلوے سٹیشن جہلم	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ راجہ محمد نواز خاں صاحب سرجن انسپکٹر „ „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ راجہ محمد اعظم صاحب بیرسٹر ایٹ لاء „	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبدالرحیم صاحب افسر مال بندوبست „	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ماسٹر نیک محمد صاحب گورنمنٹ ہائی سکول „	۳/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب سجادہ نشین عیدگاہ راولپنڈی	۱/۴/-
محترمہ بنت مستری حیات بخش صاحب محلہ تیلیاں „	۵/-/-
محترمہ اہلیہ حکیم نور محمد صاحب چشتی انوار الشفا یونانی دواخانہ „	۲/-/-
محترمہ اہلیہ چودھری عبدالرحمٰن صاحب چنگیز ایڈووکیٹ „	۵/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ افتخار احمد دین صاحب مرحوم محلہ میاں قطب الدین „	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ حافظ صبیح الدین صاحب انسپکٹر پولیس پولیس لائن جالندھر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ برکت علی صاحب محلہ ت روشن ولی „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری محمد علی صاحب محلہ پکا باغ „	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری نور محمد صاحب محلہ تیائیں „	۱/-/-
طالبات مدرسۃ البنات بتوسط محترمہ طوبیٰ خانم صاحبہ قلعہ میاں سنگھ گوجرانوالہ	۱/۸/-
محترمہ ممتاز خانم صاحبہ بستی دانشمنداں جالندھر	۱/-/-
بتوسط عالیہ خانم خان عبدالخالق درجہ ششم مدرسۃ البنات	۴/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب خالد ابراہیم خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس کرنال	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب محمد خورشید عالم صاحب تھانہ دورابہ ریاست بھوپال	۱/-/-
بتوسط سعیدہ سلطانہ و ثریا سلطانہ متعلمات درجہ چہارم	۱/۲/-
محترم ڈاکٹر سید علی حسین صاحب	۲/-/-
محترم بابو سانگ رام صاحب۔ محترم عبدالرحیم صاحب جمعدار	۴/-/-
محترم حاجی رب نواز صاحب قصور۔ محترم عبدالغنی فاروقی قصور	۴/-/-
محترمہ والدہ ڈاکٹر علی حسین صاحب۔ محترم بابو فیروز صاحب کلرک	۴/-/-

بتوسط حمیدہ بی بی عبد الغنی درجہ اول ادنیٰ -/-/۲
محترم محمد اکبر صاحب محلہ پونیاں جالندھر شہر ۲/-/-
بتوسط حلیمہ بی بی عبد الغنی درجہ اول ادنیٰ -/-/۲
محترم محمد اکبر صاحب محلہ پوٹیاں جالندھر شہر ۲/-/-
بتوسط جمیلہ سلطانہ محمد لطیف متعلمہ مدرسۃ البنات -/-/۵
محترم محمود حسن صاحب عباسی جنرل پوسٹ آفس امرتسر ۱/-/-
محترم جمال الدین صاحب کلرک " ۱/-/-
محترم ڈاکٹر امتنان حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن " ۱/-/-
محترم سید فضل حسین صاحب لاہور ۱/-/-
محترم منشی عبد اللہ صاحب پوسٹ مین ۱/-/-
بتوسط نسیم فیروز متعلمہ مدرسۃ البنات -/-/۸
محترم شیخ عبد المجید صاحب بی اے اکونٹنٹ لاہور چھاؤنی ۱/-/-
محترم چوہدری محمد عمر صاحب اسسٹنٹ اکونٹنٹ حیدرآباد سندھ ۱/-/-
محترم مسٹر عبد الکریم صاحب " دفتر سی ایم اے لاہور چھاؤنی ۱/-/-
محترم غلام حیدر صاحب " " ۱/-/-
محترم فیروز الدین صاحب بی اے " " کوئٹہ ۱/-/-
محترم رحمت اللہ صاحب اسلم بی اے ایل ایل بی " لاہور ۱/-/-
محترم شیخ ولی اللہ صاحب دفتر لوکل آڈٹ لاہور چھاؤنی ۱/-/-
محترم عبد الغفور صاحب اسسٹنٹ اکونٹنٹ دفتر سی ایم اے " ۱/-/-
بتوسط طلعت پروین متعلمہ درجہ اول -/۴/۱
محترم نادر حسین خاں صاحب ۔ محترم سعید احمد خان -/۴/-
محترمہ پروینہ خانم ۔ محترم بدر احمد خاں (برادرم) -/۵/-
محترمہ حمیدہ خانم ۔ محترمہ ظاہرہ خانم جماعت سوم -/۳/-
محترم ریاض احمد خاں صاحب -/۸/-

بتوسط فضل بی بی متعلمہ جماعت سوم -/۴/-
محترمہ فضل بی بی صاحبہ جماعت سوم مدرسۃ البنات -/۴/-
بتوسط رقیہ بیگم متعلمہ جماعت ہفتم -/-/۱
محترمہ رقیہ بیگم جماعت ہفتم مدرسۃ البنات ۱/-/-
بتوسط عزیزہ فاطمہ میر شاہ علی درجہ خصوصیہ ثانیہ -/-/۵
محترم فضل علی خاں صاحب بستی باباخیل ۱/-/-
محترم فرزند علی خاں صاحب " " ۱/-/-
محترم الطاف حسین خاں صاحب " " ۱/-/-
محترمہ مسز حامد علی اکبر خاں صاحب " " ۱/-/-
محترمہ مسز سلامت علی خاں صاحب " " ۱/-/-
بتوسط مسعودہ بیگم عبد الرحمٰن درجہ پنجم مدرسۃ البنات -/۲/۱
محترم خواجہ محمد اعظم صاحب شیرانوالہ گیٹ خضری محلہ لاہور -/۲/-
محترم محمد فرحت حسین صاحب ملک " " " -/۸/-
محترم ملک حکیم الطاف حسین صاحب " " " -/۸/-
بتوسط اقبال بیگم فیض محمد درجہ اول اعلیٰ -/-/۵
محترم محمد اسماعیل اینڈ کمپنی مرچنٹ ڈینوبال کراچی ۵/-/-
بتوسط طاہرہ جمیلہ خانم امیر حسین خاں متعلمہ درجہ اول ادنیٰ -/۴/۴
محترم اسرار محمد ولد غلام محی الدین خاں بستی غذاں ۱/-/-
محترمہ بیگم امیر حسن علی خاں صاحب " مٹھو صاحب -/۸/-
محترمہ بشیرہ خانم صاحبہ -/۸/-
محترمہ امینہ خانم صاحبہ -/۴/-
محترمہ بیگم امیر الدین صاحبہ ۱/-/-
محترم امیر الدین احمد صاحب ۱/-/-

تفصیل	رقم
بتوسط تسنیم اختر نور احمد متعلمہ درجہ چہارم ۵/۸/۰	
محترم طفیل احمد صاحب ٹھیکیدار دہلی۔ محترمہ امیر بیگم صاحبہ جالندھر شہر	۱/۴/-
محترمہ رشیدہ بیگم ملٹری ڈیری فارم راولپنڈی	-/۴/-
محترمہ امت الکبریٰ صاحبہ۔ عظمت خانم صاحبہ	-/۸/-
محترم ریاض الحق ٹھیکیدار۔ محترم محمد اکبر ٹھیکیدار	۱/۸/-
محترمہ رحمت بی بی صاحبہ جالندھر شہر	۲/-/-
محترم فضل حسین صاحب مدرس عرشہ تحصیل پاکپٹن	۲/۱۴/-
جناب محمود خانصاحب کلرک آرمی ہیڈکوارٹرز شملہ (برائے مٹھائی یتیم طالبات بخوشی نومولود)	۱/۴/-
جناب محترمہ معظم شہر بانو صاحبہ والدہ ماجدہ ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر پاٹودی (برائے افطاری طالبات مدرستہ البنات)	۵/-/-
محترم حکیم محمد جالینوس صاحب	۲/-/-
جناب محمد امین صاحب اوورسیئر۔ جی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور	۲/-/-
جناب سید محمود رفیق شاہ صاحب رفیق بائنڈنگ ہاؤس ریلوے روڈ	۲/-/-
جناب چودھری فضل احمد صاحب بجلی گھر مونن ضلع شیخوپورہ	۱/-/-
جناب میاں محمد شریف صاحب پروفیسر کیمسٹری میرٹھ کالج میرٹھ	۱۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب ظہور حسین صاحب بریگیڈ میجر بتوسط جناب امداد علی صاحب سٹیٹ ہسپتال ککنگ منڈی جموں	۵/-/-
جناب مرحوم سیٹھ حاجی سلیمان کہتری ٹرسٹ بتوسط احمد حاجی صدیق کہتری بمبئی	۱۵/-/-
جناب ڈاکٹر محمد رشید صاحب عباسی جالندھر شہر (قیمت کھال)	۳/۱۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب خان صدر الدین خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس جالندھر	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری صوبے خاں صاحب گوجرانوالہ	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب محمد صدیق احمد خانصاحب معرفت جناب عالم خانصاحب پنشنر حسین پورہ امرتسر (برائے امداد یتیم طالبات)	۱۰/-/-
جناب غلام حیدر ڈار صاحب معرفت عبد العزیز اینڈ سنز مال روڈ شملہ	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر محمد خضر صاحب خوشاب ضلع شاہ پور (برائے امداد یتیم و مسکین طالبات)	۱/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ محمد سعد صاحب گورداسپور	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر سید محمد رشید صاحب عباسی جالندھر شہر	۲/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ خان مظہر الحق خاں صاحب مدرستہ البنات	۳/-/-
جناب مستری نور الدین صاحب انجن شیڈ	-/۲/-
محترمہ والدہ مطلوب احمد صاحب دوجانہ ضلع رہتک	۲۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر شیخ عبد الرحمٰن صاحب سول ہسپتال چکدرہ	۵/-/-
محترمہ مسز حبیب اللہ خانصاحب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	۵/-/-
جناب شیخ نور حسین خدا بخش صاحبان سوداگران چرم لاہور	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر صبیح الدین حسیب صاحب ڈائرکٹر پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کراچی	۱۰/-/-
جناب چودھری شاہ علی صاحب ریلوے کلیئرنگ آفس دہلی (معرفت محمد حسین)	۳۰/-/-
جناب ماسٹر نذیر احمد صاحب بٹ فرنیچر ہاؤس جالندھر شہر	۱/-/-
جناب ایس ایم رفیع اینڈ سنز واچ اینڈ کلاک مرچنٹس دہلی	۱۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ نذیر محمد خانصاحب جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ محلہ قصاباں " (بتوسط محترمہ الطاف بیگم معلمہ مدرستہ البنات)	۱/-/-
میزان کل	۱۰۹۴/۱۴/۳

بمد زکوٰۃ و صدقات بماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء

تفصیل	رقم
جناب شیخ حامد علی مقبول حسین صاحبان آئی اے او سی چھاؤنی فیروزپور (صدقہ)	۲/-/-
جناب میر غلام رسول صاحب نزد اسلامیہ ہائی سکول اچھرہ لاہور (بابت ماہ اگست و ستمبر ۴۲ء)	۱۰/-/-
جناب منظور علی صاحب گوہر گنج بھوپال	۱۵/-/-
محترمہ نور بی بی صاحبہ بیگم حاجی مظفر محمد صاحب مرحوم پسا ڑیاں	۳۹/۸/-
جناب چودھری رحیم بخش صاحب ماتا سندری لین نئی دہلی	۲/-/- (برائے یتیم نادار طالبات)
جناب چراغ دین صاحب ہیڈ ماسٹر قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ (امداد)	۱۰/-/-
محترمہ مسز حبیب اللہ خانصاحب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	۵/-/-
محترم چودھری محفوظ علی خانصاحب سٹیشن ماسٹر تھانیسر	۵/-/-
جناب سید احمد شاہ صاحب ہیرا نواس لوٹی کنڈی شملہ	۵/-/-
جناب عبد المجید خانصاحب ٹکٹ کلکٹر ڈیرہ گاؤں ضلع گونڈا	۴/-/-
جناب میاں قادر بخش صاحب انچارج سی آئی برانچ کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی	۲/-/-
جناب رحمت علی صاحب ہیڈ ماسٹر کوٹ بادلخاں	۲/-/-
بتوسط محمودہ بیگم ظفر حسن عباسی مولوی کلاس ۱۲/-/-	
محترمہ مسز اسرار الحق عباسی راہوں محلہ قاضیاں	۵/-/-
محترمہ مسز سید رمضان علی عباسی "	۵/-/-
محترم سید محمد محسن عباسی "	۲/-/-
بتوسط نور جہاں شیر علی درجہ خصوصیہ ۱/-/-	
محترمہ اہلیہ ملک محمد عالم صاحب محلہ سید کبیر جالندھر شہر	۱/-/-
میزان	۱۱۶/۸/-

تعمیر فنڈ بماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء

تفصیل	رقم
جناب عبد الرشید صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی اے بی مڈل سکول للہ ضلع جہلم	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ فضل کریم صاحب بی اے برالوالہ ضلع ملتان	۱/۲/-
بتوسط خالدہ ادیب خانم۔ محترم محمد یحییٰ صاحب عباسی سول ہسپتال جالندھر	۱/-/-
" رشیدہ بیگم درجہ چہارم۔ محترم میاں عبد العزیز ٹی ٹی آئی ای آئی ریلوے ہوڑہ	۱۵/-/-
میزان	۱۸/۲/-

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۲۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے [illegible] نہ ہو سکے گی۔

۳۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو جوابی ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔

۵۔ خط کتابت میں نمبر خریداری ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ [illegible]

مضمون نگاروں کی خدمت میں

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچوں کے لئے مخصوص ہے [illegible]

۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

۳۔ روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴۔ مضمون مختصر ہو۔

۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

۶۔ پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکیگا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائیگا۔

۲۔ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳۔ اجرت بہرحال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ڈاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۹ دسمبر ۱۹۴۰ء - ذیقعد ۱۳۵۹ء نمبر ۶

فہرست مضامین

چند گزارشیں

(ادارہ)

جلسہ نمبر: "مسلمہ" کا یہ نمبر انجمن مدرسۃ البنات جالندھر کے سالانہ زنانہ جلسے سے متعلق ہے جو ۴، ۲ر نومبر کو منعقد ہوا۔ جن محترم بہنوں اور عزیز بچیوں کو اس اپنی عظیم الشان تقریب میں شامل ہونے کا موقع نہیں مل سکا وہ جلسے کی تمام کارروائی کا خلاصہ "مسلمہ" کی زبانی سن لیں۔ خود دیکھنے اور دوسروں سے سننے میں فرق ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ لیکن جہانتک صفحوں میں گنجائش تھی کیفیت درج ہے۔ محترمہ فہمیدہ عبدالرحمٰن نے بھی پچھلے سال کی طرح روداد لکھنے میں تفصیل سے کام لیا ہے اور سلیقے سے بھی۔

مخدوم قوم میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم صوبہ پنجاب کی بیگم صاحبہ محترمہ معظمہ جمیلہ خانم صاحبہ نے پہلے اجلاس کی صدارت فرمائی اور دوسرے اجلاس میں بھی تشریف لائیں۔ ایسی قابل و باوقار خواتین کی تعلیم نسواں سے دلچسپی عورتوں کی ترقی کے حق میں نیک فال ہے خود میاں صاحب انجمن مدرسۃ البنات کے تعلیمی مشن سے جو گہری ہمدردی رکھتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ میاں صاحب اپنے رتبے کی تمام تر ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی صحیح اہلیت رکھتے ہیں اور اس عہدے کیلئے موزوں ترین شخصیت ہیں ہمیں یقین ہے کہ بیگم صاحبہ موصوفہ اپنی پیہم اعانت سے سرفراز فرماتی رہینگی

دوسری صدارت مخدوم ملت نواب فخر یار جنگ بہادر سابق وزیر مالیات ریاست حیدر آباد دکن کی بڑی بہو یعنی عالیجناب الحاج خان مشتاق احمد خان رجنل کمرشل منیجر نظام سٹیٹ ریلوے کی بیگم صاحبہ نے فرمائی۔ بیگم صاحبہ موصوف ایک فاضل خاتون ہیں اور خاص خوبیاں رکھتی ہیں۔ ہمیں یہ معلوم کر کے بیحد مسرت ہوئی کہ موصوفہ آجکل اپنے عالی مرتبت خسر نواب صاحب موصوف کی نظر کی کمزوری کے عالم میں انکی علمی خدمت انجام دینے میں سہارا ہو رہی ہیں اسلامی تمدن کی یہ ایک پاکیزہ شان اور قابل فخر مثال ہے۔ امید ہے کہ مدرسۃ البنات بیگم صاحبہ کی مسلسل توجہات سے ترقی کرے گا +

ہم انجمن مدرسۃ البنات کی طرف سے ان ہر دو فاضل و محترم خواتین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان بہنوں کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس جاڑے میں دور دراز کے سفر کی تکلیفیں برداشت کر کے جلسے کو رونق و عزت بخشی۔ نیز اُن مقامی بہنوں کے بھی ممنون احسان ہیں جن کی شرکت سے یہ جلسہ کامیاب ہوا۔

ایک معذوری: اس اشاعت میں جلسے ہی کی کارروائی درج ہو سکی ہے۔ اسلئے تمام دوسرے مضمون اور نظمیں اگلے نمبر پر چلے گئے ہیں۔ ہم اس معذوری پر مضمون نگار بہنوں اور بھائیوں سے معذرت چاہتے ہیں۔

ایک تصحیح: مسلمہ بابتہ ماہ اکتوبر میں حضرت فضل جالندھری کی جو نظمیں شائع ہوئی ہیں انمیں دو لفظ غلط چھپ گئے تھے۔ انھیں یوں صحیح کر لیں صفحہ ۱۲ پانچویں شعر کے دوسرے مصرع میں "غفلت" کی بجائے "عزت" ہے اور آٹھویں شعر کے دوسرے مصرع میں "رد برد" کی جگہ "سامنا"

نعت

(جو یوم النبی کی مبارک تقریب پر لکھی گئی)

از: جناب محمد عبدالغفور صاحب سلیمان نقشبندی

یومِ ولادت آج ہے سرورِ کائنات کا — مژدہ نشاطِ دہر کو دے دو نئی حیات کا
پاؤں میں وادیوں کے ہے آج حنا بہار کی — رُخ پہ ہے کوہسار کے غازہ تجلیات کا
گوشۂ التفات ہو میری طرف بھی یا رسولؐ — میری طرف بھی یا نبیؐ رخ ہو توجہات کا
تیری طرف نہ کیوں رواں بھولے ہوئے ہوں کارواں — آخری رہنما ہے تو مرحلۂ نجات کا
ہم کو نبیؐ عطا کیا "خلقِ عظیم" اے خدا — بندوں سے کیا ادا ہو شکر تیری نوازشات کا

عبدِ غفور نام ہے نعتِ نبیؐ سے کام ہے
پھر مرے دشمنوں کو ہو حشر میں غم نجات کا

روئیداد جلسہ سالانہ زنانہ انجمن مدرسۃ البنات جالندھر

منعقدہ بتاریخ ۲۴ نومبر ۱۹۴۴ء

از محترمہ فہیمہ سلطان

خدائے ذوالجلال والاکرام کے لطف وکرم سے مدرسۃ البنات نے اپنی عمر کے پندرہ سال نہایت کامیابی سے ختم کر لئے۔ اس مسرت افزا موقع پر حسبِ معمول کارکنانِ مدرسہ اور انجمن استقبالیہ کی ارکان خواتین نے بڑی تندہی سے شاندار جلسہ منعقد کرنے کا انتظام کیا۔ جو ۲۴ نومبر ۱۹۴۴ء کو لیڈیز کلب قیصر باغ جالندھر کے وسیع و عریض کمپاؤنڈ میں ساڑھے نو بجے صبح سے لے کر ساڑھے پانچ بجے شام تک پوری شان وشوکت کے ساتھ جاری رہا۔

امسال جناب مکرمت نصاب محترمہ حمیدہ خانم صاحبہ بیگم آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر معارف گورنمنٹ پنجاب نے نشستِ اول کی صدارت قبول فرماتے ہوئے معارف پروری کا ایک اور ثبوت بہم پہنچایا۔ میاں صاحب کی ہستی محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ غریب پرور اور علوم دینیہ کے قدردان حضرات میں سے ہیں۔ مدرسۃ البنات قبل ازیں آپکی مساعیٔ جمیلہ کا ممنونِ احسان ہے اور اب بھی اسکے شاندار مستقبل کی امیدیں آپ ہی کی ذاتِ والاصفات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ کی ذاتِ گرامی بھی مذہبی امور میں دلچسپی لینے والی اور تعلیم نسواں کی زبردست حامی ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنا قیمتی وقت صرف

کرکے بڑے شوق و دلچسپی کے ساتھ جلسہ کی پوری کارروائی دیکھی۔

دوسری نشست کی کرسیٔ صدارت کو خاتونِ والاشان محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ بیگم مشتاق احمد خاں صاحب جنرل کمرشل منیجر نظام ریلوے و رئیس اعظم دھوگڑی نے شرفِ قبول بخشا۔ حسنِ اتفاق سے آپ اپنے خسرِ عالی قدر جناب نواب فخر یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن مدت میں آجکل دھوگڑی میں قیام پذیر ہیں۔ آپ ایک مشہور صاحبِ دل خاتون ہیں۔ قوم کی زبردست معاون اور طبقۂ نسواں کی بہبود میں ہردم کوشاں رہنے والی ہستی ہیں۔ آپ کو مدرسۃ البنات سے ایک خاص انس ہے۔ یہ درسگاہِ بنات بھی ترقی کے جس راستے پر گامزن ہے اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے خاتونِ موصوفہ کی طرف نگاہِ امید سے دیکھ رہی ہیں۔ خدائے بزرگ و برتر ہر دو بیگمات کے جذبۂ خدمتِ اسلام میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

جلسہ سے ایک روز قبل ہی سے لیڈیز کلب میں ایک وسیع سائبان لگا کر جھنڈیوں وغیرہ سے آراستہ کر دیا گیا تھا۔ امسال بھی لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام ہونے کی وجہ سے کارروائی دلچسپی بڑھ گئی۔ بہت سی بیگمات بیرونجات سے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ اور مجمع سالہائے گزشتہ سے ہر لحاظ سے بہت بڑھا ہوا تھا۔ مدرسہ کی طرف سے ایک مختصر سے سٹور کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ نیز اشیاء خوردنی کا بھی بہترین انتظام کیا گیا تھا طالبات مدرسہ امتیازی نشان بازوؤں پر باندھے جگہ جگہ انتظام میں مصروف تھیں۔ بفضلِ ایزدی کارکنانِ مدرسہ کو ان تمام انتظامات میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔

۴ نومبر کو صبح سویرے ہی سے طالبات جلسہ گاہ میں جمع ہو گئیں اور رضا کار طالبات نے اپنی اپنی ڈیوٹیوں کو سنبھالنا شروع کر دیا۔ سب اپنے اپنے مفوضہ کاموں میں منہمک ہو گئیں۔ جلسہ گاہ کے دروازے پر دو رویہ ایستادہ طالبات نے پورے ساڑھے نو بجے اپنی قابلِ فخر صدر محترمہ بیگم میاں عبدالحی صاحبہ کا شایانِ شان استقبال کیا۔ معلمات نے ہار پہنائے اور آپ اللہ اکبر کے بلند بانگ نعروں کے درمیان سٹیج پر تشریف لائیں محترمہ حمیر النساء صاحبہ سر معلمہ مدرسۃ البنات نے آپ کا شاندار تعارف کراتے ہوئے کرسیٔ صدارت پیش کی اور صدر مجلس استقبالیہ محترمہ امیر بیگم صاحبہ بنتی نونے سلمے ستارے کا سنہری ہار بیگم صاحبہ کو پیش کیا۔ اس وقت مدرسہ کی بچیوں کے پُرجوش نعروں سے پنڈال گونج اٹھا جلسہ کا افتتاح حسبِ سابق حمد سے کیا گیا جو مدرسہ کی افتتاحی حمد ہے۔ مدرسہ کی چھوٹی بڑی طالبات نے اس حمد کو بڑے ہی پُرسوز انداز اور تاثیر میں ڈوبی ہوئی لَے کے ساتھ ادا کیا۔ جس سے دلوں پر رقت کا عالم طاری ہو رہا تھا۔ اس وقت بیگمات کی آمد شروع تھی۔ مجمع اچھی طرح نہ جما تھا۔ بدیں وجہ باقاعدہ کارروائی شروع کرنے سے قبل طالبات مدرسہ نے دلکش نغموں وغیرہ سے حاضرات کو محظوظ کیا۔ اس اثناء میں خواتین جوق در جوق آنے لگیں تو پونے دس بجے اصل پروگرام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے اول محترمہ معلمہ سرور سلطانہ صاحبہ نے اپنے مخصوص پُرسوز انداز میں تلاوتِ قرآن مجید کی۔ آپکی پُرجوش آواز دلوں میں تلاطم برپا کر رہی تھی اس کے بعد عزیزہ نزہت جہاں طالبہ درجہ عاشرہ نے ایک نہایت ہی دلکش نعت کا کر سنائی جس کا پہلا شعر ہے ؎

حسنِ تمام کی نگہ انتخاب دیکھ
آنکھیں اگر ہیں روئے رسالتمآب دیکھ

اس کے بعد نظم استقبالیہ جو صدر محترمہ کے اعزاز میں تیار کی

گئی تھی مدرسہ کی مختلف جماعت کی طالبات نے جو تعداد میں ۱۵
ایک تھیں بہت سہانی لے اور دلکش اشاروں سے ادا کی -
حاضراتِ مجلس نے بڑی دلچسپی سے اس کو سنا۔ پہلا شعر
درج ذیل ہے ؎

گلستاں کا عالم ہے کیسا سہانا ✽ نئے رنگ میں آج ہے اک زمانہ

اس کے بعد محترمہ امیر بیگم صاحبہ صدر استقبالیہ کمیٹی نے اپنا خطبہ پڑھا
جس میں مدرسہ کے حالات وکوائف بیان کئے گئے تھے۔ بعد ازاں
ایک نعت عزیزہ عابدہ بیگم درجہ خصوصیہ اولیٰ کی ایک طالبہ نے پڑھی
جس کا مطلع ہے ؎

جس کو سبق جہاد کا تونے پڑھا دیا ✽ خنجر کی دھار پر اُسے چلنا سکھا دیا

اس کے بعد جناب مکرمت نصاب بیگم عبدالحی صاحبہ نے اپنا
پُرمغز وعالمانہ خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا جس میں آپ نے نہایت بلیغ
انداز میں قومی ترقی کے اسباب پر روشنی ڈالی اور تعلیم پر فاضلانہ خیالات
کا اظہار فرماتے ہوئے عورت کی تعلیم پر زور دیا اور بیان فرمایا کہ عورت
کی گود بچہ کا پہلا مدرسہ ہے اسلئے علم کی سب سے زیادہ عورت کو ضرورت
ہے نیز اسلام میں عورت کو جو بلند مدارج حاصل ہیں ان کا بیان فرماتے
ہوئے عورت کو علم و دانش کی دیوی قرار دیا۔ اختتام تقریر پر آپ نے
مدرسۃ البنات جیسی مفید درسگاہ کی کامیابی اور روز افزوں ترقی
کیلئے پُرخلوص دل سے دلگداز الفاظ میں دعا فرمائی۔ آپ کا یہ فاضلانہ خطبہ
تمام مجلس نے بڑے انہماک اور بہت دلچسپی سے سنا اسکے بعد ڈاکٹر اقبال
کی ایک نظم صفورہ بیگم کلاس ہفتم، سعیدہ بیگم و رحمت جان کلاس ششم
خالدہ ادیب خانم و جمیلہ بیگم طالبات درجہ پنجم نے پڑھکر سنائی جسکا شعر ہے

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں شمشیریں

. بعدہ ایک اور ترنم نظم "خاتونِ حرم" سنائی گئی۔ اس کو عزیزہ محمودہ بیگم
آسیہ خانم اصغری خانم درجہ چہارم اور رحمت جان درجہ ششم کی طالبات
نے مل کر ادا کیا۔ مطلع ہے ؎

اللہ کی رحمت ہو خاتونِ حرم تجھ پر
عصمت ہے ترا جوہر عفت ہے ترا زیور

زاں بعد عزیزہ کلثوم عبداللہ درجہ ششم کی ایک طالبہ نے قرآنِ
پاک کی تعلیم کے موضوع پر ایک پُرجوش تقریر کی جس میں خواتینِ اسلام
کو توجہ دلائی تھی کہ قرآنی تعلیم کیا ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے
کیونکر پھر آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کی معاشرتِ مقدسہ کا نقشہ
پیش کیا جا سکتا ہے عزیزہ موصوفہ کی تقریر اور اندازِ تقریر کو بہت
پسند کیا گیا اور ہماری عزیز و محترم بہن حمیدہ فتح الدین صاحبہ نے
ایک روپیہ نقد انعام دیکر اسکی حوصلہ افزائی فرمائی اور اپنی قدردانی
کا ثبوت پیش کیا۔ اسکے بعد جماعت سوم کی طالبات سکینہ بیگم۔
خالدہ شمیم اختر۔ زبیدہ بیگم، مقبول بیگم اور ناصرہ خانم نے اشاروں کے ساتھ
ایک دلکش نظم گائی جس کا عنوان ہے "وطن"۔ پہلا شعر درج ذیل ہے ؎

وطن کو ہم وطن ہم کو مبارک ✽ یہ پیاری انجمن ہم کو مبارک

بعد ازاں حضرت بلالؓ کے متعلق ڈاکٹر اقبال مرحوم کی ایک نظم
عزیزہ نزہت جہاں درجہ عاشرہ نے اپنی مخصوص پُرسوز لے میں گا کر
سنائی۔ نظم سے قبل حضرت بلالؓ کے حالاتِ زندگی بیان کرتے ہوئے بتایا
کہ آپ کتنے برگزیدہ بندے اور کس قدر رسول پاک کے شیدا تھے
علامہ مرحوم کی نظم بھی دلوں کو تڑپا دینے والی ہے مطلع سنیئے ؎

چمک اٹھا جو ستارہ ترے مقدر کا ✽ حبش سے تجھ کو اٹھا کر حجاز میں لایا!!

اس کے بعد رقیہ بیگم کلاس ہفتم کی ایک طالبہ نے تقریر کی جس میں عزیزہ
موصوفہ نے قومی تنزل کی وجہ رسمِ رواج کی فضول خرچی قرار دی اور نہایت

ہی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی کی سادہ رسوم کی مثال پیش کر کے توجہ دلائی کہ ہمیں جہاں تک ہو سکے سادگی اختیار کرنی چاہیئے تاکہ قوم ترقی کر سکے۔ تقریر پُرزور انداز میں ادا کی گئی تھی اس کے بعد عزیزہ اشرف بیگم کلاس پنجم کشور بیگم و محمودہ نیاز درجہ ششم کی طالبات نے نہایت خوش الحانی سے ایک عربی نظم سنائی۔ پہلا شعر ہے

صفق صفق یا ناصیف ۔ قوموا نلعب جاء الصیف

پھر رشیدہ بیگم درجہ عاشرہ کی طالبہ نے ایک شاندار تقریر کی۔ جس کا عنوان ہے "خواتین اسلام اور تہذیب جدید" تقریر ہر پہلو سے قابل تعریف تھی۔ اس کے بعد ایک نظم قوم کی حالت کے عنوان سے درجہ چہارم اور ششم کی چند طالبات انور بیگم۔ محمودہ بیگم۔ محمودہ نیاز۔ انور عبدالرحمن وغیرہم نے سنائی۔ ایک شعر درج کیا جاتا ہے

ہے لب پھر نے اُلفتِ قومی کا ترانہ ۔ آئینۂ کیفیت نیرنگِ زمانہ

زاں بعد محترمہ معلمہ آمنہ صاحبہ نے مدرسۃ البنات کی نہایت مختصر پندرہ سالہ رپورٹ پڑھ کر سنائی (جو دوسری جگہ شائع کی جا رہی ہے) اس کے بعد ایک اور نظم علاجِ قوم کے عنوان سے پڑھی گئی جس کو مسعودہ بیگم درجہ پنجم۔ رشیدہ بیگم۔ نعیمہ سلطانہ سلیمہ خلیل شاہ اور مجیدہ بیگم درجہ ششم کی طالبات نے ادا کیا۔ پہلا شعر ہے

علاجِ قوم کرنا ہے تو کچھ درد آشنا ہو جا
سراپا درد ہو کر درد کی اپنے دوا ہو جا

اس کے بعد پھر ایک نظم سنائی گئی۔ اس کا پہلا شعر

جاگے گی نہ ہرگز کبھی اس قوم کی تقدیر
جس قوم کی عورت ہی نہیں صاحب تدبیر

اس کے بعد ہماری ایک ہمدرد بہن محترمہ ممتاز اصغر علی صاحبہ نے جو امسال میٹرک کلاس کی تیاری کر رہی ہیں ایک پُرزور تقریر کی جس میں خواتین اسلام سے اپیل کی گئی کہ مدرسہ کی امداد و اعانت ان کا فرض ہے۔ آپ نے اپنے دلکش طرز تکلم سے خواتین کرام کو اس امر پر آمادہ کرنے کی کوشش بھی فرمائی کہ وہ ایک انجمن میں متشکل ہو کر اس قومی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ وہ درسگاہ جس کی فیض رسانی دور دور کے ممالک تک جاری ہے اپنے ہی شہر کی بیگمات کی دستگیری کی محتاج ہے۔ خدائے کریم آپکی دردمندانہ اپیل کو اثر کی نعمت عطا فرمائے۔ آمین۔ زاں بعد محترمہ مس صالحۃ اللہ دین صاحبہ معلمہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جالندھر کی فرمائش پر ان کو ایک نعت پڑھنے کے لئے وقت دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے بہت ہی دلکش لے میں یہ نعت سنائی۔ مصرع ہے

"تری امت ہے پریشان کہاں ہے آجا

اس کے بعد درجہ چہارم کی دو کمسن طالبات عزیزہ انور بیگم اور رفعت رضیہ نے عربی زبان میں ایک مکالمہ کیا۔ پھر ایک عربی نظم عزیزات مسعودہ بیگم درجہ پنجم بشیرہ بیگم درجہ عاشرہ و مجیدہ بیگم درجہ مولوی و صفورہ خانم درجہ مولوی نے سنائی جس کا عنوان ہے الطفل الذی یحبہ اللہ۔ اس کے بعد پھر ایک نظم عزیزہ نصرت بیگم رشیدہ بیگم و شریفہ بیگم درجہ سوم کی طالبات نے گا کر پڑھی۔ پہلا شعر ہے

کیوں ہاتھ نہیں آتا وہ جوہر یکدانہ
یک رنگی و آزادی اے ہمتِ مردانہ

ازاں بعد محترمہ وحیدہ پروین صاحبہ سابقہ متعلمہ مدرسۃ البنات نے ایک نظم گائی۔ جس کا ایک مصرع ہے

خوبیاں کیا کروں بیاں "مدرسۃ البنات" کی

محترمہ وحیدہ پروین صاحبہ خوش گلوئی کے لئے مشہور ہیں۔ چنانچہ یہ
نظم بھی بہت ترنم سے سنائی گئی۔ آپ ہر سال لاہور سے آکر نہ صرف شریک
جلسہ ہی ہوتی ہیں بلکہ کارروائی میں بھی حصہ لیتی ہیں۔ اس کے بعد
صابرہ سلطانہ درجہ پنجم کی ایک طالبہ نے ایک پُر مغز تقریر کرتے ہوئے
انسان کی فضیلت اور اس کی صفات کو اچھوتے طرزِ بیان میں ادا
کیا۔ اسکے فوراً بعد عزیزہ منصور بیگم نے جو اسی درجہ کی طالبہ ہیں
ایک اور تقریر کی جس میں بتایا کہ انسان کو فضیلت و بزرگی عقل کی
بدولت ملی ہے اور علم ہی کے اندر اس کی بڑائی کا راز مضمر ہے وغیرہ
یہ دونوں تقریریں بڑی کامیاب رہیں۔

اس وقت تک ایک بج چکا تھا مگر مجمع تاحال پرسکون طور
پر کارروائی دیکھ رہا تھا۔ اور محترمہ صدر صاحبہ بھی دلچسپی کا اظہار
فرما رہی تھیں تاہم اب نماز کے لئے اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ بیگمات
نے اشیاء خوردنی کی خرید شروع کی اور گھوم پھر کر تھوڑی دیر تک
تفریح کرتی رہیں۔

پورے دو بجے دوسرے اجلاس کی صدر محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ کھانے
وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے جلسہ گاہ میں تشریف لے آئیں۔ آپ
بھی پہلے اجلاس کی کارروائی دیکھنے کے لئے بطور مہمان کے صبح
سے تشریف فرما تھیں۔ اب آپ کا استقبال بحیثیت صدر کے پورے
جوش و خروش سے کیا گیا۔ گیٹ پر طالبات کی دو رویہ قطار
نے استقبالیہ اشعار گائے۔ آپکے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے
اور اللہ اکبر کلک شگاف نعروں کے درمیان آپ سٹیج تک پہنچیں
اس دوران میں خواتین اور طالبات بدستور اپنی اپنی نشستوں
اور ڈیوٹیوں پر متمکن ہو گئی تھیں۔ چنانچہ محترمہ حمیرا خانم صاحبہ کی
طرف سے شاندار تعارف کے بعد محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ کی خدمت
میں زریں ہار پیش کیا گیا۔ اور آپ کرسی صدارت پر جلوہ افروز
ہوئیں تو طالبات نے نعرۂ تکبیر سے خیر مقدم کیا۔ عزیزہ نزہت جہاں
درجہ عاشرہ نے کلامِ پاک کی تلاوت سے اجلاس کا افتتاح کیا۔
اور بعد میں عزیزہ سخاوت سلطانہ اور مسعودہ خانم طالبات درجہ
ادیب عالم و سروری خانم و مختار بیگم طالبات جماعت چہارم نے
ایک نعت فارسی کی پڑھی۔ جس کا پہلا شعر ہے ؎

حق بیں نظرے باید تا روئے مرا بیند
چشمے کہ بُود خود بیں کے روئے خدا بیند

اس کے بعد نظم استقبالیہ جو پُر خلوص جذبات کی حامل تھی
طالباتِ مدرسہ نے خوبصورت اشاروں سے ادا کی جس کو سب
خواتین نے بہت ہی پسند فرمایا۔ یہی نظم خوبصورت فریم میں لگی ہوئی
محترمہ صدر صاحبہ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اس کے بعد جناب
نجابت مآب بیگم صاحبہ مشتاق احمد خانصاحب صدرِ جلسہ نے
اپنا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپکے بصیرت افروز خطبہ کا ایک
ایک لفظ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے آپنے دو صد روپیہ نقد
کا گرانقدر عطیہ عنایت فرمایا۔ اللہ اس سے بھی زیادہ توفیق ارزانی
فرمائے۔ آپ جیسی صاحب دل خواتین ہی قوم کی درد آشنا اور
نبض شناس ہیں۔ خطبۂ صدارت کے بعد درجہ سوم کی چھوٹی چھوٹی
طالبات عزیزہ نصرت بیگم، شریفہ بیگم، رشیدہ بیگم، سلیمہ بیگم اور
حفیظہ بیگم نے ایک نظم گائی جس کا پہلا شعر ہے ؎

دُکھیا من ہے دُکھیا کایا * چھوٹ گیا ہے اپنا پرایا

اس کے بعد حشمت بی بی درجہ مولوی کی ایک ہونہار طالبہ
نے تقریر کی جس کا عنوان "آغوشِ تربیت" ہے۔ تقریر ہر لحاظ سے
بہترین تھی۔ بعدہٗ عزیزہ وحیدہ سلطان درجہ عاشرہ اور

عزیزہ سلمیٰ خلیل شاہ نے ڈاکٹر اقبال کے شکوہ و جواب شکوہ کے چند دلکش بند بامعنی اشاروں کے ساتھ اور تحت اللفظ پڑھکر سنائے۔ جو بہت ہی دلچسپی سے سُنے اور پسند کئے گئے اسکے بعد پھر ایک نظم گائی گئی جس کا پہلا شعر ہے ؎

اے منکرِ اسلام تجھے ہوش ہے یہ بھی ✤ اخلاق سے بڑھکر کوئی صمصام نہیں ہے

اسکے بعد پھر ایک نظم خوش الحانی سے سنائی گئی جسکو درجہ عاشرہ اور درجہ مولوی کی طالبات بشیرہ بیگم صفورہ خانم وغیرہ نے ادا کیا۔ مطلع ہے ؎

ہشیار ہوائے قوم یہ غفلت نہیں اچھی ✤ یہ بیغیرگی نشّۂ دولت نہیں اچھی

اس کے بعد روشن اختر طالبہ درجہ خصوصیۂ ثانیہ نے ایک تقریر نماز کی فضیلت پر بطریقِ احسن ادا کی اور خواتینِ مجلس کو نماز کی پابندی پر مؤثر طریق سے آمادہ کیا اسکے بعد ایک نظم عزیزہ صوفیہ خانم مجیدہ بیگم مسعودہ بیگم درجہ پنجم و چہارم کی طالبات نے پڑھی ؎

ابرِ ظلمت چھا گیا مسلم ذرا بیدار ہو ✤ پردۂ غفلت اُٹھانے کیلئے تیار ہو

اس کے بعد عزیزہ رفعت رشیدہ اصغری بیگم اور آسیہ خانم و مجیدہ بیگم طالبات درجہ چہارم نے ایک عربی نظم پڑھی جس کا ایک شعر ہے ؎

وَدِعِ العائلَ یَا وَلَدُ ✤ فَزَمَانُ العُطْلَةِ قَدْ ذَهَبَا

اس کے بعد عزیزہ سعادت بیگم درجہ سوم کی ایک طالبہ نے نہایت پُر جوش طریقے پر ایک تقریر کی جس میں حاضراتِ مجلس کو مدرسۃ البنات کی اعانت پر توجہ دلاتے ہوئے نہایت پُرزور طریقے پر چندہ کے لئے اپیل کی۔ یہ تقریر بھی سب کو بہت پسند آئی ازاں بعد عزیزہ ثریا بیگم اور رضیہ نصیر الدین درجہ سوم کی طالبات نے ایک نظم بچّے کی دُعا پڑھی۔ شعر ہے ؎

زندگی ہو میری مضبوط عصا کی مانند
جو ضعیفوں کے لئے ایک سہارا ہو جائے

اس کے بعد ثریا اقبال نے ایک تقریر بہت ہی مؤثر انداز میں کی بعدازاں عزیزہ نزہت جہاں نے ایک نظم ڈاکٹر اقبال کی سنائی۔ پہلا شعر ہے ؎

اپنی جولانگاہ زیرِ آسماں سمجھا تھا میں
آب و گل کے کھیل کو اپنا جہاں سمجھا تھا میں

اس کے بعد عزیزہ محمودہ بیگم طالبہ درجہ مولوی نے علم کے موضوع پر ایک جامع اور مختصر تقریر کی جس کے بعد درجہ مولوی و درجہ عاشرہ کی چند طالبات نے ایک نظم دلکش لَے سے سنائی۔ شعر ہے ؎

روشِ خام پہ مردوں کی نہ جانا ہرگز
داغ تعلیم میں اپنی نہ لگانا ہرگز

بعدازاں ایک نظم عزیزہ حامدہ خانم منصور بیگم ثریا بیگم اور صابر سلطان درجہ پنجم کی طالبات نے خوش الحانی سے پڑھی جس کا پہلا شعر ہے ؎

وقتِ سحر ہے مسلم وقفِ نماز ہو جا ✤ خالق کے در پہ جھک کے گردن فراز ہو جا

اس کے بعد جلسہ کی بہت سی کارروائی روک لی گئی کیونکہ اب وقت قریب الاختتام تھا اور ابھی انعامات تقسیم کرنے باقی تھے چنانچہ تقسیم انعامات کی رسم بھی محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ کے مبارک ہاتھوں سے انجام پذیر ہوئی تفصیل انعامات و تمغہ جات کسی دوسری جگہ دیکھئے۔

الغرض پانچ بجے کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا گیا اور صدرِ عالی قدر نے اُٹھ کر کارکنانِ مدرسہ اور طالبات نیز مجلس کا پُرزور شکریہ ادا کرتے ہوئے مدرسہ پر مزید برکات کے لئے دُعائے خیر کی۔ سب معلّمات بھی شریکِ دُعا ہوئیں اور بفضلِ ایزدی جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو کر اختتام پذیر ہوا۔

فقط فہمیدہ سلطان بنت میر عبدالرحمٰن

مجلسِ استقبالیہ کا خطبۂ صدارت

از جناب محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر احمد حسن خان ڈپٹی کمشنر ریٹائرڈ

معزز خواتین!

میں مجلسِ استقبالیہ کی جانب سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے تشریف لاکر اس جلسے کو رونق بخشی۔ وہ معزز خواتین خاص طور پر شکریہ کی مستحق ہیں جنھوں نے اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے سفر کی تکالیف کو برداشت کیا۔ یہ شکریہ ادا کرنے کے بعد میں آپ سب کی جانب سے محترمہ صدر صاحبہ کی خدمت میں خیر مقدم عرض کرتی ہوں۔ ہم سب کو نہایت فخر اور خوشی حاصل ہوئی ہے کہ انہوں نے نہایت مہربانی سے ہماری دعوت کو قبول فرمایا اور کرسیٔ صدارت کو زینت بخشی۔

محترم خواتین!

مدرسۃ البنات جالندھر ایک اعلیٰ درجہ کی قومی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اس کی نہایت مفید تعلیم کی شہرت ملک کے ہر حصہ میں پھیل چکی ہے اس امر کا پختہ ثبوت یہ ہے کہ نہ صرف صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع سے بلکہ برما، افغانستان اور افریقہ کے دور دراز مقامات سے بچیاں تعلیم کے لئے مدرسۃ البنات میں داخل ہوتی ہیں۔ اس وقت جو بچیاں اس مدرسہ میں زیر تعلیم ہیں ان کی تعداد ۵۷۰ ہے۔ جن میں سے تقریباً ایک سو تین بورڈنگ ہاؤس میں مقیم ہیں جو بچیاں شہر سے روزمرہ تعلیم کیلئے آتی ہیں ان میں سے بعض ایسی ہیں جن کے والدین نے محض ان کی تعلیم کی خاطر جالندھر شہر میں عارضی طور پر رہائش اختیار کر رکھی ہے۔

مدرسۃ البنات ۱۹۲۶ء کے ماہ نومبر میں جاری ہوا۔ اس چودہ سال کے عرصہ میں خداوند کریم کے فضل سے قابلِ قدر ترقی حاصل ہوئی ہے۔ اس وقت مدرسہ میں کل چودہ جماعتیں ہیں اس مدرسہ کی چھٹی جماعت اینگلو ورنیکولر مڈل کا امتحان پاس کر لیتی ہے۔ سالِ حال میں میٹرک (صرف انگلش) اور مولوی عالم کی جماعتوں کا اضافہ ہوا ہے۔

امتحانوں کے نتیجے ہمیشہ شاندار رہتے ہیں۔ یونیورسٹی میں متواتر تین سال ہماری مولوی کلاس کی لڑکی اوّل جگہ حاصل کرتی رہی ہے۔ ادیب۔ ادیب عالم اور ادیب فاضل کے امتحانوں میں سو فیصدی کامیابی ہوتی رہی ہے۔

اس مدرسہ کی تعلیم میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم بچیوں کو نصیب ہوتی ہے۔ قرآن مجید انسانی دلوں کے لئے روشن چراغ ہے چنانچہ اس مدرسہ میں تعلیم پانے والی لڑکیاں روشن ضمیر بن جاتی ہیں۔

میں اس بات کا ذکر کرنا اپنا فرض سمجھتی ہوں کہ مدرسۃ البنات کی مستقل آمدنی اس کے مستقل اخراجات سے بہت ہی کم ہے گورنمنٹ یا کسی ریاست سے کوئی مدد بطور وظیفہ نہیں ملتی۔ صرف عام مسلمانوں کے چندے پر دارومدار ہے۔ ان حالات میں یہ نہایت ضروری ہے کہ سب بہنیں اس مدرسہ کی مالی

امداد کو اپنا پہلا فرض سمجھیں۔ مدرسہ کی اپنی عمارت ابھی موجود نہیں
ہے۔ عمارت کے لئے زمین موجود ہے لیکن عمارت کا آغاز اب تک
نہیں ہو سکا۔ اس غرض کے لئے ایک بہت بڑی رقم کی ضرورت
ہے۔ خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس امر کی توفیق دے
کہ وہ اپنے بہترین فرض کو پہچانتے ہوئے مدرسہ کی ضروریات
کو پورا کر دیں۔ تاکہ یہ مدرسہ قومی خدمات کو زیادہ وسیع پیمانہ پر
سرانجام دے سکے۔

میں محترمہ صدر صاحبہ کی خدمت میں اس امر کا اظہار
کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ صوبہ پنجاب کے فاضل اور محترم
وزیر تعلیم جن کی ذات باصفات پر ان کی قوم کو فخر اور ناز ہے
اس مدرسہ میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ
محترمہ صدر صاحبہ کی اس جلسہ میں تشریف آوری مدرسۃ البنات
کے لئے نیک فال ثابت ہوگی اور ان کی توجہ و شفقت سے
اس کی کئی مشکلات حل ہو جائینگی۔

آخیر میں میں سب بہنوں کی طرف سے اس دلی دعا کا
اظہار کرتی ہوں کہ خداوند کریم مدرسۃ البنات کے بانی مولانا
عبدالحق عباس اور ان کے محترم خاندان کو توفیق دے کہ اس
مدرسہ کی خدمت آیندہ بھی احسن طریق میں سرانجام دیتے
رہیں۔ ان سب کا وجود ہمارے لئے ایک بہت بڑی نعمت
ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ انہیں اپنے نیک مقاصد میں پوری
کامیابی حاصل ہوتی رہے۔ اس دعا میں میں ان قابل
معلمات کو بھی شامل کرتی ہوں جو اپنی جانفشانی اور
قابلیت سے اس مدرسہ کو کامیاب بنانے میں خاطر خواہ
حصہ لے رہی ہیں۔

خطبۂ صدارت

ازمکرمت مآب محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم و صحت صوبہ پنجاب

معزز خواتین!

میں کارکنانِ مدرسۃ البنات کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ
انہوں نے آج کی مجلس کی صدارت کیلئے مجھے منتخب کر کے
موقعہ دیا ہے کہ میں اپنے ناچیز خیالات آپ کے سامنے پیش
کر سکوں۔

میں سمجھتی ہوں کہ اس علمی و ادبی مجلس کی صدارت
کے لئے کوئی ادیب یا ماہر تعلیم خاتون زیادہ موزوں ہوتی۔
میں نہ تو عالم ہوں نہ ادیب لیکن تعلیمی معاملات سے دلچسپی
ضرور رکھتی ہوں اور تعلیم نسواں کے فروغ اور ترقی کی دل سے
متمنی ہوں جب اس درس گاہ کے منتظمین کی طرف سے مجھے
دعوت نامہ ملا کہ میں اس جلسے کی صدارت کروں تو میں نے
اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کے احساس سے اس دعوت کو
قبول کرنے میں رکاوٹ محسوس کی۔ لیکن بالآخر تعلیم نسواں
کی خدمت کا شوق میری اس دشواری پر غالب آیا میں

آپ سے صاف صاف کہہ دینا چاہتی ہوں کہ ایسے موقعوں پر جس قسم کے فاضلانہ خطبات صدارت سننے کا آپ کو اتفاق ہوتا رہا ہے میری تقریر سے آپ کی وہ توقعات پوری نہیں ہونگی میں فقط تعلیم نسواں کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق اپنے خیالات اور طرز تعلیم کے متعلق اپنا نظریہ آپ کے سامنے پیش کرنے پر اکتفا کرونگی۔

انسان کو باقی جانداروں پر جو فضیلت حاصل ہے

وہ محض اس کی بلند اور برتر ذہنی صلاحیتوں کی بنا پر ہے۔ اس لئے انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے۔ قدرت نے انسانی دماغ کو تفکر و تدبر کی قوت عطا کی ہے تاکہ وہ قدرت کی نعمتوں سے پوری طرح مستفید ہو سکے۔ دوسروں کے خیالات، جذبات اور احساسات کو پرکھ سکے اور ان کا صحیح اندازہ لگا سکے قانون فطرت کی ٹھیک تفسیر کر سکے۔ اور اپنے خالق کے قائم کردہ اصول اور حد بندیوں کا احترام کر کے اس دنیاوی زندگی کو اپنے اور اپنے ہم جنسوں کے لئے خوشگوار بنانے کے قابل ہو اور آنے والی زیادہ لطیف اور اہم زندگی کے لئے پورے طور پر تیار ہو سکے۔ اسے طاقت گویائی بخشی گئی ہے۔ تاکہ وہ اپنے خیالات اور احساسات کی بآسانی ترجمانی کر سکے اور اپنے تجربات مشاہدات اور خیالات سے اپنے ہم جنسوں کو مستفید کر سکے۔ اللہ تعالٰے نے انسان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا۔ یعنی ہم نے آدم کو تمام اسماء کا علم دیا۔ اسم کہتے ہیں کسی چیز کی ماہیت یا حقیقت یا صفت کی پہچان کو۔ گویا اللہ تعالٰے نے انسان میں یہ ایک ایسی صلاحیت ودیعت کی ہے جو کسی اور مخلوق میں موجود نہیں اور اسی فضیلت کی وجہ سے ان کو باقی تمام مخلوق پر شرف حاصل ہے۔

انسان کی اس صلاحیت کی صحیح تربیت کا نام تعلیم ہے تاکہ ذہن انسانی پورے طور پر نشوونما حاصل کر سکے۔ تعلیم یعنی علم یا معلومات حاصل کرنا انسان کا فعل ہے۔ ہر انسان اپنی پیدائش سے لیکر مرنے تک اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں کچھ نہ کچھ معلومات حاصل کرتا رہتا ہے۔ اور اپنے اور دوسروں کے تجربات سے سیکھتا رہتا ہے۔ گویا انسانی زندگی اور تعلیم دو مترادف چیزیں ہیں۔ اسی حقیقت کی طرف ایک حدیث نبوی میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ۔ "مہد یعنی پنگھوڑے سے لیکر لحد یعنی قبر تک علم حاصل کرو"۔ اس لئے یہ خیال کر لینا کہ انسانی زندگی میں تعلیم و تربیت صرف مکتب اور مدرسہ کی زندگی تک محدود ہوتی ہے صحیح نہیں ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ درس و تدریس کا یہ زمانہ انسانی زندگی میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ زندگی کے اس دور میں متعلم کے اخلاق و عادات کو جن سانچوں میں ڈھالا جائے وہی شکل و صورت وہ مستقل طور پر اختیار کر لیتے ہیں اس لئے اس دور زندگی کو "زود تاثر یا جلد اثر قبول کرنے کا زمانہ" کہتے ہیں۔ اس زمانے کی عادات فطرت ثانیہ بن جاتی ہیں۔ اور آیندہ عمر میں قائم رہتی ہیں۔ اس زمانے میں متعلم تطبیق یعنی ذرائع اور وسائل کا استعمال محنت کرنا مشاہدہ۔ استخراج اور تدبر و تفکر کے ذریعہ خود آموزی سیکھتا ہے۔ اس زمانے میں بھی متعلم صرف مکتب کے ہی ماحول سے اثر پذیر نہیں ہوتا بلکہ گھر اور گرد و پیش کے حالات کو اس کی تربیت میں بہت کچھ دخل ہوتا ہے لیکن انسانی

زندگی میں مکتب یا سکول میں داخل ہونے سے پہلے کا زمانہ غالباً سب سے اہم دور ہوتا ہے اور یہ کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ ماں کی گود ہر انسان کے لئے اہم اور بہترین درس گاہ ہے۔ ہمیں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ جہاں ہر ماں کا چاہے وہ انسان ہو یا حیوان یہ فطری فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی جسمانی پرورش کرے وہاں انسانی ماؤں کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی جسمانی پرورش کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی تربیت اور پرورش کا بھی خیال کریں۔ ورنہ انسانی بچوں کی نشو و نما غیر فطری اور ادھوری رہ جائے گی۔ ہر ماں میں یہ استعداد ہونی چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی جسمانی پرورش اور ذہنی تربیت صحیح طریق پر کر سکے ورنہ وہ ماں کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتی اس لئے ہر ماں کے لئے خود تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے۔ ہمارے ملک کی تعلیمی پسماندگی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ اس ملک میں تربیت یافتہ مائیں کم ہیں۔ جب تک ہمارے ملک کی عورتیں تعلیم یافتہ نہیں ہونگی ملک کی تعلیمی ترقی معرض التوا میں رہے گی۔ دنیا کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ہر زمانے میں وہی قوم ترقی یافتہ کہلائی ہے جس قوم کی عورتیں تربیت یافتہ تھیں۔ کسی قوم کا درجۂ ترقی یا تہذیب جانچنے کا بہترین معیار اس کی عورتوں کی تعلیمی حالت ہے۔ میرے خیال میں تو عورتوں کی تعلیم مردوں کی تعلیم سے کہیں زیادہ ضروری اور مقدم ہے۔ اگر عورتیں تعلیم یافتہ ہونگی تو ان کی اولاد کیلئے تعلیم حاصل کرنا زیادہ آسان ہوگا۔ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ عورت ہی صحیح معنوں میں تعلیم کا منبع ہو سکتی ہے چنانچہ زمانہ قدیم میں بھی ہندوستانی دیومالا یا علم الاساطیر نے علم کا منبع سوارستی دیوی کو مانا۔ اسی طرح یونانیوں نے مزوا کو علم و دانش کی دیوی قرار دیا۔ عیسائیوں کے ہاں حضرت مریم کو جو درجہ حاصل ہے اس کا بیان میں تحصیل حاصل سمجھتی ہوں۔ اسلام نے عورت کو جو درجۂ فضیلت بخشا ہے وہ عورت کو شاید کبھی نصیب نہیں ہوا تھا۔ اسلام نے نسل انسانی میں جنسی فضیلت کے اصول کو رد کر کے عورت کو وہی درجہ عطا کیا ہے جو مردوں کو حاصل ہے۔ اسلام نے فضیلت کا معیار اعلیٰ اخلاق۔ عمدہ عمل اور اتقا قرار دیا۔ عورتوں اور مردوں کے درمیان مساوات اور برابری کے تعلقات قائم کر دئے۔ یہ اس اعلیٰ تعلیم کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں میں زندگی کے ہر شعبہ میں عورتوں نے برابر کا حصہ لیا اور ایسی بلند پایہ خواتین پیدا ہوئیں جن کا شمار صف اوّل کے لوگوں میں ہوتا ہے۔ اسلامی تواریخ کے ہر دور میں مشاہیر مردوں کے ناموں کے ساتھ ان بلند مرتبہ خواتین کے نام بھی موجود ہیں جنھوں نے نسل انسانی کے ارتقا میں برابر کا حصہ لیا۔ کون نہیں جانتا کہ علم دینی اور حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ تصوف میں بی بی رابعہ بصری۔ اصلاحات میں ایران کی مشہور خاتون قرۃ العین۔ شجاعت و سپاہگری میں شجرۃ الدر۔ تاریخ و تصنیف میں گلبدن بیگم۔ فنِ مملکت میں رضیہ سلطانہ چاند بی بی۔ ملکہ نورجہان۔ ادب و فلسفہ میں زیب النسا بیگم۔ آرٹ اور فنون لطیفہ میں ممتاز محل بیگم کا درجہ اپنے زمانے کے مشاہیر مردوں سے کسی طرح کم نہیں تھا۔ بلکہ میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ یہ اس زمانے کی ماؤں کی تربیت تھی جس نے امام غزالی۔ رازی۔ بو علی سینا۔ فارابی۔ فردوسی۔ سعدی۔ محمد بن قاسم ہارون الرشید۔ مامون الرشید۔ صلاح الدین۔ اورنگ زیب عالمگیر۔

سید نا شیخ عبدالقادر جیلانی۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری۔ شیخ شہاب الدین سہروردی جیسے بلند مرتبہ حکیم، ادیب، فلسفی، حاکم اور مذہبی پیشوا پیدا کئے۔

ہماری آئندہ ترقی دارومدار بھی ہماری عورتوں کی تعلیمی حالت پر ہے۔ اس سلسلے میں سب سے اہم چیز نصاب اور طریق تعلیم ہے۔ آجکل یورپی یا مغربی تہذیب کا دور دورہ ہے۔ مشرقی ممالک بھی بہت بڑی حد تک مغربی تہذیب سے اثر پذیر ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں تو یہ حالت ہے کہ ہم مغرب کی کورانہ تقلید کو ہی اپنے لئے ذریعۂ نجات و فلاح سمجھ رہے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہر محکوم قوم حکمران کی زبان۔ خیالات۔ عادات قبول کرتی رہی ہے۔ مغربی تہذیب کی بنیاد چونکہ مادیت پر ہے اس لئے مغرب کا تعلیمی نظام بھی انسان کی مادی ضروریات کے پیش نظر مرتب کیا گیا ہے۔ اس نظام میں روحانی تربیت ایک غیر ضروری چیز سمجھ کر نظر انداز کر دی گئی ہے۔ یورپ کو آج جو برے دن دیکھنے پڑ رہے ہیں وہ اسی روحانی تعلیم کے فقدان کا نتیجہ ہے۔ وہاں کے انسان اپنی مادی زندگی میں سرشار ہو کر اور اپنی ایجادات اور اختراعات کے گھمنڈ میں اس رشتے کو فراموش کر چکے ہیں جو انہیں اپنے خالق سے وابستہ کرتا تھا۔ خدا کے بنائے ہوئے قوانین کو رد کر کے انہوں نے اپنے لئے نئے نئے اصول اور نظریے گھڑ لئے ہیں اور انسانوں کی بنائی ہوئی حد بندیوں کی بنا پر ایک دوسرے کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں۔ اور ایسی ہولناکیوں اور انسانیت سوز اعمال کے مرتکب ہو رہے ہیں جن کی مثال درندوں کی زندگیوں میں بھی شاید نہ مل سکے۔ مغربی تہذیب روحانی فقدان کی وجہ سے اپنے عالم ہی میں موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا ہے۔

یہ حالات ہمارے لئے سبق آموز اور بصیرت افروز ہیں۔ ان حالات سے ایک بات واضح ہے کہ مغرب کی کورانہ تقلید ہماری نجات و فلاح کا ذریعہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ہمیں اپنے لئے ایک نئی راہ تلاش کرنی ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گی کہ ہماری نجات اپنی کھوئی ہوئی راہ تلاش کرنے میں ہے۔ میرا مقصد اس راہ سے ہے جسے قرآن نے صراط مستقیم کے نام سے منسوب کیا ہے قرآن نے جو راہ ہمیں بتلائی ہے اور اسلام نے جو نظام بنی نوع انسان کے لئے قائم کیا ہے وہ ایک مکمل فطری نظام ہے۔ یہ نظام کسی انسان کا بنایا ہوا نظام نہیں بلکہ اس رب العالمین کا بنایا ہوا اٹل قانون ہے جو تمام مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے اور جس کا قانون دنیا کی ہر شے پر حاوی ہے۔ اسلام چند اعتقادات یا رسوم کا نام نہیں بلکہ ایک ایسا مکمل نظام ہے جو انسانی زندگی کے ہر شعبے اور ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ نسل انسانی کی تاریخ شاہد ہے کہ جن قوموں نے اس نظام کی پیروی کی وہ سرفراز ہوئیں اور جنہوں نے اس سے منہ موڑا وہ ذلیل و برباد ہو گئیں۔ ہمارے لئے وہی تعلیم مفید ہو سکتی ہے جو ہمیں اس قانون فطرت کی صحیح تفسیر کرنے کے قابل بنا دے تاکہ ہم اس نظام کے اصول و فروع کو ٹھیک طور پر سمجھ سکیں اور اس پر عمل کرنے کے قابل ہو سکیں۔ آجکل یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے کہ مذہب ایک شخصی یا انفرادی چیز ہے اسے سماجی یا اجتماعی اور سیاسی معاملات سے الگ رکھنا چاہیئے یہ ایک غیر اسلامی نظریہ ہے۔ مسلمانوں کا مذہب ہی ان کی زندگی ہے۔ ہمارے سماجی، معاشرتی، تمدنی

سیاسی۔ اخلاقی۔ اقتصادی غرضیکہ زندگی کے تمام پہلو مذہب سے وابستہ ہیں۔ ہمارے تمام خیالات۔ اعتقادات اور اعمال کا مرکز ہمارا مذہب ہے۔ ہمارا دین ہی ہماری دنیا ہے اور ہماری دنیا ہمارا دین ہے۔ ہمارے لئے صحیح تعلیمی پروگرام وہی ہے جو ہمارے مذہب نے ہمارے لئے مرتب کیا ہے۔ اس کا یہ مدعا ہرگز نہیں کہ ہم جدید علم و فنون اور جدید تحقیقات سے ناآشنا رہیں۔ علم کسی قوم کا مخصوص ورثہ نہیں۔ علم و دانش جہاں سے ملے اسے حاصل کرنا ہمارا حق بلکہ فرض ہے۔ اگر مغرب سے ہمیں کوئی مفید چیز مل سکتی ہے تو اسے حاصل کرنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن ہمیں چیز کو عقل اور تنقید کی کسوٹی پر پرکھ کر لینا چاہیئے۔ جو چیز مفید ہو اسے اپنانے میں شرم محسوس نہیں کرنی چاہیئے اور جو چیز غیر مفید ہو اسے رد کر دینے میں تامل نہیں کرنا چاہیئے۔

مجھے یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ کی درس گاہ مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر نہایت مفید خدمت انجام دے رہی ہے۔ یہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم کا مکمل انتظام ہے مجھے یقین ہے کہ جو طالبات یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر اپنے گھروں کو جائینگی وہ اپنے گھروں میں بھی یہ اسلامی فضا پیدا کرنے میں کامیاب ہونگی اور ان کے گھروں کے اسلامی ماحول میں آئندہ نسل کی صحیح تربیت ہو سکیگی۔ میں نے آپ کا بہت وقت لیا ہے اور آپ کی سمع خراشی کا موجب ہوئی ہوں۔ جس کے لئے میں معافی کی خواستگار ہوں۔ میں آپ کی بے حد شکرگزار ہوں کہ آپ نے میری اس طویل تقریر کو نہایت شوق اور توجہ سے سنا۔ میں آخر میں اس مفید درس گاہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتی ہوں۔

خدا کرے یہ تعلیم گاہ مسلمانوں کی بہترین اور صحیح خدمت کرتی رہے اور اللہ تعالےٰ اسے روز افزوں ترقی عطا کرے آمین۔

ریویو

جذباتِ توحید:

تقطیع خورد، تعداد صفحات تقریباً ۴۰، کتابت و طباعت جید۔ اس کتاب کے مصنف حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب افغان مولوی فاضل، منشی فاضل، دیوبند فاضل ہیں۔

یہ نادر کتاب خالصاً لوجہ اللہ اور محض امت کے پاک جذبے کے تحت لکھی گئی ہے اور اس میں ان مسائل پر قرآن مجید کی آیات بینات سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ جن میں عام مسلمان صحیح دینی تعلیم سے ناآشنا رہنے کے باعث حق و صواب کی راہ سے بہت دور بھٹک کر توہمات کی وادیوں میں رہین ہلاک و ادبار ہو رہے ہیں۔

یہ کتاب ان لوگوں کیلئے جو سفر زندگی میں صراط مستقیم پر گامزن رہنا اور درست ایمان پر اپنی موت اور اپنا حشر دیکھنا چاہتے ہیں ایک بیش بہا تحفہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسلامی مکاتب اور مدارس میں اسکو دینیات کے نصاب میں شامل کر لیا جائے۔ بلکہ ہر پڑھے لکھے مسلمان کے پاس اس کا ہونا واجب ہے تاکہ اسکے اقتباسات کی روشنی میں دوسرے مسلمانوں کے عقائد درست کرنیکی سعادت بھی حاصل کر سکے۔ وما علینا..

خطبۂ صدارت

محترمہ مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ بیگم خان مشتاق احمد خان صاحب رجنل کمرشل منیجر نظام ریلوے

معزز بہنو!

مسلم اپنا ہر کام خدا کا نام لیکر شروع کرتا ہے تاکہ وہ نام اس کام کی خیر و برکت کا باعث ہو۔ اور اس کی انجام دہی میں خدائے رب العالمین کا فضل شامل حال رہے۔

اسی پاک اصول کی اتباع میں آیئے ہم اس خالص اسلامی درسگاہ کے سالانہ جلسے کی کارروائی کا آغاز خدائے بزرگ و برتر کے نام سے کریں۔ جو ہر تعریف و ستائش اور حمد کے لائق ہے۔ جو ہمارا خالق اور رازق ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں ہماری موت و حیات ہے۔ اس کے بعد درود بھیجئے اس ذات اقدس صلعم پر جس نے ہمیں توحید کا سبق پڑھایا۔ ہمارے تیرہ دلوں کو وحدت کی روشنی سے منور کیا۔ ہماری اجتماعی زندگی کے مردہ جسم میں تازہ روح پھونکی اور ہمیں وحشی سے انسان بنایا درود شریف پڑھیئے۔

معزز بہنو!

اس کے بعد سب سے پہلے میرا یہ فرض ہے کہ میں آپ سب کی اس ذرہ نوازی کا تہ دل سے شکریہ ادا کروں جو مجھ ناچیز کی اس عزت افزائی کا موجب ہوئی۔ اگر میں یہ کہوں کہ میں ہرگز اس عزت کی مستحق نہ تھی تو آپ اسے صرف ایک عام رسم کا اتباع نہ سمجھئے بلکہ وہ حقیقت کا اظہار ہے۔ ایسے موقعوں پر صدر کا فرض ہوتا ہے کہ اپنے علم و فضل اور زندگی کے تجربہ سے اہل مجلس کو مستفید کرے۔ میرے پاس نہ تو اس قدر علم ہے (اور اصل علم و فضل کا ذکر آپ جیسی عالمہ و فاضلہ بہنوں کے حلقے میں جسارت بے جا ہے) نہ زندگی کا مجھ کوئی ایسا تجربہ حاصل ہے جس کو میں آپ کی خدمت میں وثوق سے پیش کرسکوں ہاں اگر میرے پاس کچھ ہے تو وہ عقیدت مندانہ دل ہے جو آپ کی اس خالص اسلامی خدمت کے لئے جذبات سپاس گزاری سے مملو ہے۔ اپنی مخلصانہ اور عقیدتمندانہ جذبات کو آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی عزت حاصل کرونگی۔

خواہران ملت!

مدرسۃ البنات جس کی سالانہ تقریب میں ہم لوگوں کو شریک ہونے کی عزت حاصل ہوئی ہے ہندوستان کے تعلیمی نظام میں ایک انقلابی تجربہ ہے۔ انقلابی اس معنی میں نہیں کہ یہ ایک نئی چیز ہے۔ بلکہ گرد و پیش کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بیسیں صدی عیسوی کی مادیت پسند دنیا میں پرانے اسلامی اصول تعلیم کی احیاء انقلابی حیثیت رکھتی ہے۔

اس نصاب تعلیم کی شہرت جس کی طرح بیل آپ نے ڈالی ہے آہستہ آہستہ پنجاب کے باہر بھی ہوتی جارہی ہے میں بھی جالندھر سے دور و دراز حیدرآباد میں اس کے متعلق اکثر سنا کرتی تھی یہ شہرت اس کام کی کامیابی کی ضامن اور اسکی ہر دلعزیزی کا بین ثبوت ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ اب

بھی ملت اسلامیہ میں کچھ درد مند دل ایسے ہیں جو موجودہ صورت
حالات سے مطمئن نہیں۔ اور اس کی اصلاح کے لئے کسی نئے
راستے کی تلاش میں ہیں۔ یہ کامیابی ہمارے بزرگ محترم مولوی
عبدالحق عباس صاحب ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کے رفقائے کار
کے خلوص اور ان تھک کوششوں کی مرہون منت ہے۔ مجھے خود
ایک عرصے سے خواہش تھی کہ اس اسلامی درس گاہ کی زیارت
کروں اور اپنی آنکھوں سے ان سب چیزوں کو دیکھوں جن کے
متعلق میں دوسروں سے سنتی آئی تھی اور جن سے "مسلم" کے
صفحات روشناس کرا چکے تھے۔ میں مولوی صاحب قبلہ اور
ان کی بیگم صاحبہ کی بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اس
دیرینہ خواہش کے پورا کرنے کا موقع دیا۔

معزز بہنو!

موجودہ زمانے کا طرۂ امتیاز زندگی کی تیز گامی ہے جس
میں مسائل زندگی پر سوچنے اور غور کرنے کا وقت نہیں ملتا
ضروری ہے کہ اس تیز روی میں ہم کبھی سستا کر غور کریں کہ
جس چیز کو ہم ترقی سمجھے بیٹھے ہیں اس کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ ہمارے
خیالات کی رو ہمیں کہاں لے جا رہی ہے۔ ہماری منزل مقصود
کیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہمیں مقصودیات کو تلاش کرنا چاہئے جو
ہمارے ذہنی کاوشوں کو ہمارے دل اور ہماری روح کی
تمناؤں کا ہم آہنگ بنا دے۔ یہی وہ مقصد ہے جسے دنیا کے ہر
مذہب نے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے ضروری بتایا ہے
مشرقی دنیا میں مفکرین نے مادی ترقی کو روحانی ترقی سے ہم
آہنگ بنانے پر خفیف زور دیا۔ اسلام نے اس پہلو پر خاص طور
پر زور دیا۔ بلکہ اسلام خود اس ہم آہنگی کا بیّن ثبوت ہے۔ میں
خوب جانتی ہوں کہ مغربی تمدن کی عینک سے مسائل زندگی کو
دیکھنے والے اکثر لوگ مذہب کو ترقی کا سنگ راہ سمجھتے ہیں
لیکن اگر ہمارا مذہب وہ سب کچھ ہے جو اس کے متعلق ہمارا
دعویٰ ہے تو ایسا خیال کرنا خود اپنے عقیدے کو جھٹلانے کے
مرادف ہے۔

خواہران ملت!

اگر آپ نے میرے معروضات پر توجہ فرمائی اور مجھ سے اتفاق
کیا کہ ہماری ملت کی صحیح تنظیم صرف مذہبی بنیادوں پر ہی قائم
ہو سکتی ہے۔ تو آپ پر لازم ہوگا کہ ان بنیادوں کو مضبوط بنانے کے
مسئلے پر غور فرمائیں۔ میری رائے ناقص میں اس مقصد کے حصول
کا بہترین طریقہ نئی پود میں مذہب کی اہمیت کو انکے دلوں پر
منقوش کرنا اور مذہبی تعلیم کی ترویج اور شوق دلانا ہے۔
شکر اور احسان ہے خدائے بزرگ و برتر کا کہ بزرگ محترم
مولوی عبدالحق عباس صاحب نے قوم کی صحیح نبض شناسی
کی ہے۔ اس کے مرض کو پہچانا۔ اور اس کے لئے مجرب دوا
تجویز فرمائی۔

محترم بیگمات!

اکثر معترضین اس نصاب تعلیم کے متعلق یہ کہتے سنے جاتے
ہیں کہ ایسا تعلیمی نظام جس میں انگریزی کی بجائے عربی لازمی
زبان قرار دی جائے جس میں بجائے ملٹن اور شیکسپیئر کے
اسلامی ادب و تاریخ پڑھائی جائے کیسے موجودہ زمانے کی
معاشرتی ضروریات کی کفیل ہو سکتی ہے۔ میری نظر میں اس
قسم کا سوال خود اس امر کا شاہد ہے کہ ہمارے دلوں اور دماغوں
پر شعار اغیار کس درجے مسلط ہو چکا ہے اور اس کی پاس

خاطر ہے ہم نے کہاں تک اسلامی نقطۂ نظر سے پہلوتہی اختیار کرلی ہے۔

میں آپ سے یہ پوچھتی ہوں کہ موجودہ تعلیمی نظام جس کی چکی سرکاری اور امدادی مدارس میں ہمارے بچے اور بچیوں کو پیسنا پڑتی ہے کا اثر ہماری قوم پر کیا ہوا؟

کوئی فرد جس نے اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور کیا ہے اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس تعلیم نے علم کو اس سطح سے نیچے گرادیا ہے۔ جس پر کہ اس کو ہونا چاہئے تھا اور زمانۂ حال کی۔ دوسری چیزوں کی طرح اسے کاروباری چیز بنالیا موجودہ زمانے میں علم کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ روزگار کے حصول میں وہ بطور ایک سرٹیفیکیٹ کے پیش کیا جاسکے۔ آجکل کے تعلیم زدہ لڑکے اور لڑکیوں کا مبلغ علم بہت ہی مختصر ہوتا ہے۔ اپنی زبان تک میں دو فقرے صحیح نہیں کہہ سکتے غیر زبان کا تو ذکر ہی کیا۔ نماز روزے سے غیر مانوس ہوتے ہیں۔ اور اپنے مذہب و معاشرت سے سرتاپا بیگانہ۔ نہ بزرگوں کا ادب ملحوظ ہوتا ہے نہ چھوٹوں پر شفقت کا خیال۔ نہ استاد کا لحاظ نہ اللہ کا ڈر۔ افسوس کہ ہماری آنکھوں کے سامنے اسلامی گھرانوں میں یہ نام نہاد تعلیم یافتہ نئی پود آہستہ آہستہ ان تمام روایات کا قلع قمع کررہی ہے جن پر ہماری اسلامی تمدن کی عمارت کھڑی ہے۔ غرضیکہ جس پہلو سے چاہئے آپ جانچئے ہمارے ملک کا نوجوان طبقہ ہماری معاشرتی زندگی کا ایک روح فرسا نمونہ ہے۔

جبکہ میں کسی مسلمان لڑکی یا بیوی کو مردانہ محفلوں میں نیم عریاں لباس میں دیکھتی ہوں تو مجھے اس قدر رنج ہوتا ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتی۔ یہ بیباکی و بے حجابی بھی اسی جدید تعلیم اور مذہب سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ پھر لطف یہ کہ جس مقصد کے لئے یہ پاپڑ بیلے گئے اور یہ طریقہ تعلیم اختیار کیا گیا یعنی حصول روزگار کی خاطر۔ اس میں بھی زیادہ کامیابی کی امید نہیں۔ آپ خود جانتی ہیں کہ آجکل گریجویٹوں کی قیمت کس قدر ارزاں ہے۔

معزز بہنو!

کورانہ تقلید کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر ہم لوگوں نے اپنے مقصد حیات پر غور کیا ہوتا تو اپنے معاشرتی اور تعلیمی نظام کی اپنی ضروریات کے مطابق ترتیب دی ہوتی۔ اغیار چاہے ہماری معاشرت کو بیسویں صدی کی دنیا میں دقیانوسی سمجھیں مگر وہ ہمارے تیرہ سو سالہ تجربے کا نچوڑ ہے۔ اور اگر ان زوائدات کو حذف کردیں جو دوسری قوموں کے خلط ملط سے پیدا ہوگئے ہیں تو باقی صحیح اسلامی روایات پر مبنی ہیں۔ ان زوائدات کو آپ حذف کر دیجئے تو دنیا کے سامنے آپ ایک ایسی تہذیب اور معاشرت پیش کرسکتے ہیں جو انسانی کے ہر مرحلے میں صحیح رہنمائی کی سرمایہ دار ہوگی۔ اور پھر اگر جدید تہذیب خود اہل مغرب کے درد کا درماں ہوتی۔ تو اس کے بارے میں کہا جاسکتا تھا کہ اور نہیں تو کم از کم یہ مادی ترقی کی ضامن ضرور ہوتی ہے لیکن دیکھنے والے جانتے نہیں کہ اس تعمیر میں اس کی تخریب بھی مضمر ہے۔ حالات حاضرہ کی روشنی میں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ جس تہذیب کو ابتک انسان کی مادی اور روحانی ترقی کا معراج سمجھا جاتا تھا وہ خود اپنی بربادی کے سامان تلاش کررہی ہے۔ ع

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

لیکن اسلام کے نام لیواؤں کے لئے یہ حقیقت کوئی نئی چیز نہیں۔ ہمارا تو عقیدہ ہی یہ ہے کہ کوئی ایسی تہذیب یا نظام تمدن جس کی بنیاد مادی منفعت پر رکھی گئی ہو۔ اس کے لئے ناممکن ہے کہ وہ شرافت اور روحانیت کی بھی حامل ہو جن کے بغیر شائستگی اور بربریت میں کچھ فرق نہیں رہتا۔

پیاری بہنو!

جب مردوں پر اس تعلیم کا یہ اثر ہوا تو آپ خود اندازہ لگا سکتی ہیں۔ کہ عورتوں پر اس کا کچھ مضر اثر نہ ہوگا۔ عورت کی تربیت کی خامیاں سوسائٹی پر بہت گہرا اثر کرتی ہیں۔ اس کا اثر ان کی ذات تک ہی محدود نہیں ہوتا بلکہ آئندہ نسلوں پر بھی بہت گہرا اور مستقل اثر پڑتا ہے۔ اس لئے عورتوں کی تعلیم کا مسئلہ آنے والی نسلوں کے ارتقاء کا مسئلہ ہے۔ میرا قطعی یہ خیال ہے کہ موجودہ تعلیم ہماری بہنوں کو اس راستے پر لے جا رہی ہے جس پر انہیں نہیں چلنا چاہئے۔ اور جو اسلامی اصولوں اور روایات کے خلاف ہے۔

ان حالات میں طبقہ نسواں میں جو ذہنیت پیدا ہو رہی ہے وہ نہایت قابل افسوس ہے۔ اس کا ایک ادنیٰ مظہر وہ بے اعتنائی ہے جو آجکل گھریلو زندگی سے برتی جا رہی ہے اور صحیح آزادی اسی میں سمجھی جاتی ہے کہ عورت زینت محفل ہو کر رہ جائے۔ یورپ عورتوں کو اس قدر آزادی دیکر پچھتا رہا ہے۔ ہم بھی اس آزادی کی رو میں بہ چلے تھے خدا کا شکر ہے کہ جلد ہماری آنکھیں کھل رہی ہیں اور اب ہم میں سے بعض یہ محسوس کرنے لگی ہیں کہ یہ حد سے زیادہ آزادی جس نے یورپ کو تباہ کر ڈالا۔ ہم کو بھی برباد کر کے رہیگی۔

پیاری بہنو!

شارع علیہ السلام نے ہم کو جس قدر آزادی عطا فرمائی ہے اسی حد کے اندر اور اسی پاک تعلیم سے ہم میں پھر وہ جوہر پیدا ہو سکتے ہیں جس سے ہم ایک مہذب شائستہ اور تعلیم یافتہ قوم کہلا سکیں۔ اسی پاک تعلیم نے عرب جیسی جاہل اور وحشی قوم کو ساری دنیا میں سرفراز اور سربلند کیا تھا۔ اور اسی تعلیم کی طرف بے اعتنائی سے آج ہم دنیا میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ ذلیل و خوار پاتے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر بے انتہا خوشی ہوئی کہ مدرسۃ البنات میں لڑکیوں کو خاص طور پر حدیث شریف کا درس دیا جاتا ہے اور یہی ان کا نصب العین ہے۔ اگر لڑکیاں اس تعلیم پر عمل پیرا ہونگی اور دلچسپی اور شوق سے پڑھیں گی تو خدا نے چاہا یہی ایک دن ایسی مائیں بنیں گی جو خالد بن ولید اور عمر بن الخطاب جیسے فرزند پیدا کر سکیں۔

محترم بیگمات!

میری ناچیز رائے یہ ہے کہ لڑکیوں اور لڑکوں کے نصاب تعلیم ان کے ضروریات زندگی کے لحاظ سے ہونا چاہئے۔ میرے نزدیک اس تفریق کو نظر انداز کرنا اور ان کو ایک ہی قسم کے نصاب کا پابند بنانا نفسیاتی اور معاشرتی پہلوؤں سے چشم پوشی کرنا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ کارکنان مدرسۃ البنات نے نصاب کے ترتیب دینے میں اس پہلو کو مد نظر رکھا ہے۔ معزز خواتین! ہمیں فی زمانہ "فیشن زدہ" خواتین کی ضرورت نہیں جو اپنا سارا وقت اس جہد میں صرف کر دیں کہ کلب کی شمع محفل ہو سکیں۔ بلکہ ضرورت ایسی

خواتین کی ہے جو خوش سلیقہ بیویاں اور شفیق مائیں بن سکیں یہ ممکن ہے کہ افلاس یا دیگر حالات حصول روزگار کیلئے ایک عورت کو مجبور کر دیں۔ مگر عام طور پر عورت کی زندگی کی جد و جہد کے لئے اس کی تعلیم اس اصول پر ہونی چاہئے کہ اسے بالآخر بیٹی سے بیوی اور ماں کے اہم فرائض انجام دینا ہے اس لئے آپ کو اپنے نصاب تعلیم میں ان چیزوں کی طرف توجہ دینا چاہئے جو اس کو ان گراں قدر فرائض کی انجام دہی کیلئے طیار کر سکے۔ لہٰذا میری رائے ناقص میں نرسنگ۔ پکوان اور دستکاری پر زور دینا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ادبی تعلیم پر۔

معزز بہنو!

تعلیم کے وسیع تر مفہوم میں آداب اور اخلاق بھی علم کی طرح ضروری ہیں۔ ان چیزوں کا بہترین درس گھر ہی میں مل سکتا ہے۔ ایک ایسی قوم جو صرف کتابوں کے کیڑے پیدا کر سکے ہرگز ہماری قوم کے لئے مایہ ناز نہیں ہو سکتی۔ نسوانی تعلیم کا اول ترین مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ لڑکیوں کو اعلیٰ آداب و اخلاق سے آراستہ کرے اور ایک چیز اور جو اس وقت میرے ذہن میں ہے وہ یہ ہے کہ ہماری لڑکیوں کی تعلیم ایسی فضا میں اور اس طریقہ پر ہو کہ وہ اپنے دل کی گہرائی میں اس بات کو محسوس کریں کہ اپنے ہاتھوں سے کام کرنے میں کوئی عار نہیں محنت کرنا کوئی عیب نہیں۔ ہمدردی، صلہ رحمی۔ محبت۔ شرم و حیا عورت کے زیور ہیں۔ نیز فرض شناسی اور خدمت قوم کا جذبہ پیدا کرنا بھی اس تعلیم کا مقصد ہونا چاہئے۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے مدرسۃ البنات اپنی نوع کا ایک نیا اور واحد مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ خدا اس کے کارکنوں اور بالخصوص مولوی عبدالحق عباس صاحب کو ان کے نیک ارادوں میں کامیابی عطا کرے اور ان کی سعی کو کہے آمین ثم آمین۔

آخر میں میں کارکنان مدرسۃ البنات کی اس عزت افزائی کا دوبارہ شکریہ ادا کرتی ہوں اور آپ سب سے ممنون ہوں کہ آپ نے *

* میرے معروضات اس توجہ سے گوش گزار فرمائے اور سمع خراشی کی معافی چاہتی ہوں۔

مختصر تاریخ مدرستہ البنات

از محترمہ آمنہ خانم معلمہ مدرستہ البنات

حاضرات محترمات!

یہ عظیم الشان درسگاہ یہ مشہور مدرسہ جس کے زنانہ جلسہ کی تقریب پر آپ نے قدم رنجہ فرمایا ہے شاید آپ سب کی سب اس کی تاریخ واقف نہ ہوں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے حالات ابتدا سے اس وقت تک آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں لیکن وقت کی قلت اور آپ کی تکلیف کے پیش نظر تفصیل سے قطع نظر اختصار وجامعیت کے ساتھ عرض کرنا پڑیگے۔

مدرستہ البنات کی بنیاد ماہ نومبر ۱۹۲۶ء کے آخر قائم ہوئی مدرسہ ابتدا میں صرف دو ابتدائی جماعتوں اور ایک خصوصی جماعت کل تین درجوں پر مشتمل تھا۔ مدرسہ کی پہلی عمارت موسومہ بہ عشرت منزل بیس روپیہ کرایہ پر حاصل کی گئی تھی۔ تقریباً چھ برس تک مدرسہ اسی عمارت میں مقیم رہا۔ دار الاقامہ کا آغاز اسی عمارت میں ہو گیا اُس وقت لیلیات کی تعداد تیس کے لگ بھگ اور کل تعداد طالبات مدرسہ سو سے اوپر تھی۔ جب یہ عمارت بھی طالبات کی کثرت کے باعث ناکافی ثابت ہوئی اور مزید گنجائش کی کوئی صورت نہ رہی تو مدرسہ دروازہ سیداں کے باہر ایک دوسری وسیع تر عمارت میں جس کا کرایہ چالیس روپیہ ماہوار ادا کرنا پڑتا تھا منتقل کیا گیا۔ پھر جب خدا کے فضل وکرم سے طالبات کی کثرت نے اس عمارت کو بھی تنگ پایا تو اس کے ساتھ ایک دوسری عمارت "یوسف منزل" کا الحاق کیا گیا جس کا کرایہ پچیس روپیہ ماہوار تھا مگر تین سال کی مدت میں یہ دونوں عمارتیں بھی بہت تنگ ثابت ہوئیں بالآخر ۱۹۳۵ء میں مدرسہ کو دوبارہ نقل مکان کی زحمت اٹھانی پڑی اور مدرسہ کے لئے زر نگار کی دلکش عمارت منزل قرار پائی اور اس کے ساتھ ساتھ حسب ضرورت گرد وپیش کی عمارات آجتک شامل ہوتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ آج محلہ سراج گنج کا ایک سالم کوچہ مدرسہ کی تحویل میں ہے لیکن مدرسہ کی ضرورتیں تا ہنوز باقی ہیں۔ یہ تو ہوا مدرسہ کی مکانیت کا مختصر سا قصہ۔ اب اس کی تعلیمی ترقیات کا حال سنئے جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے مدرسہ کی چھ جماعتیں جنکا عام تعلیمی معیار مروجہ مدارس کی آٹھویں جماعت کے مساوی ہے عشرت منزل ہی میں پوری ہو چکی تھیں "مہتہ بلڈنگ" اور "یوسف منزل" میں تین مزید جماعتوں کا افتتاح ہوا۔ درجہ خصوصیہ اولیٰ اور درجہ خصوصیہ ثانیہ اور پروفیشنسی ان عربک یعنی مولوی کلاس۔ درجات خصوصیات کی ضروریات اسلئے محسوس ہوئی کہ مڈل اور میٹرک پاس عزیزات جب مدرستہ البنات کی تعلیم حاصل کرنیکے لئے داخل ہوتیں تو عربی سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے انہیں زیادہ سے زیادہ تیسری جماعت میں داخل ہونا پڑتا۔ ان جماعتوں کے کھل جانے سے ان کو یہ آسانی ہو

گئی کہ بجائے زیادہ مدت صرف کرنے کے وہ صرف دینیات اور ادب عربی دو سال میں ختم کر لیتی ہیں۔ موجودہ عمارتیں جس کو حاصل ہوئے تقریباً پانچ سال کا عرصہ ہوا ہے مزید پانچ جماعتوں کا اضافہ ہوا ہے۔ ادیب، ادیب عالم، ادیب فاضل مولوی عالم اور میٹرک کلاس (صرف انگلش) میٹرک کلاس ان طالبات کے لئے ہے جو السنۂ مشرقیہ کے اعلیٰ امتحان پاس کرکے صرف انگریزی کا امتحان دیکر انٹرنس پاس کرنا چاہتی ہیں۔ موخرالذکر دو جماعتیں سن رواں میں ظہور میں آئی ہیں۔

امتحانات کے نتائج۔

مدرسہ کی تین جماعتیں گوشتہ سالوں سے محکمہ تعلیم اور یونیورسٹی کے فائینل امتحانات میں شامل ہوتی رہی ہیں اور ماشاءاللہ نتائج شاندار رہے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل جدول سے ظاہر ہوتا ہے۔

نام جماعت	سنہ	شامل شدہ	یونیورسٹی میں اوّل	کامیاب	ناکامیاب	کمپارٹمنٹ
مولوی	سنہ ۱۹۳۵ء	۸	×	۶	۱	۱
مڈل	〃	۶	×	۵	×	۱
〃	سنہ ۱۹۳۶ء	۱۲	×	۹	×	۳
مولوی	سنہ ۱۹۳۷ء	۴	۱	۴	×	×
مڈل	〃	۹	×	۷	×	۲
مولوی	سنہ ۱۹۳۸ء	۷	۱	۶	×	۱
مڈل	〃	۱۰	×	۸	۱	۱
ادیب	〃	۱	×	۱	×	×
ادیب عالم	〃	۴	×	۳	×	۱
ادیب فاضل	〃	۲	×	۲	×	×
مولوی	سنہ ۱۹۳۹ء	۱۲	۱	۱۰	×	۲
مڈل	〃	۹	×	۸	۱	×
ادیب عالم	〃	۶	×	۴	×	۲
〃	سنہ ۱۹۴۰ء	۳	×	۲	۱	×
مڈل	〃	۱۶	×	۱۲	۱	۳

ان نتائج سے طالبات مدرسہ کے شوق تعلیم اور معلمات کی تندہی اور جفاکشی پر کافی روشنی پڑ رہی ہے۔ تعلیم کے علاوہ مدرسہ کی عام اخلاقی حالت بھی ہمیشہ اپنے ماحول سے خراج تحسین حاصل کرتی رہی ہے گزشتہ بیانات سے واضح ہے کہ مدرسہ میں کل چودہ جماعتیں ہیں لیکن سال رواں میں ادیب فاضل اور ادیب کی جماعتیں طالبات کے نہ ہونے سے بند رہی ہیں صرف ادیب عالم کھلی ہے۔ طالبات مدرسہ کی موجودہ تعداد جماعت وار حسب ذیل ہے۔

نام جماعت	تعداد
اول ادنیٰ	۱۵۵
اعلےٰ	۸۸
دوم	۷۲
سوم	۸۵
چہارم	۵۹
پنجم	۳۲
ششم	۲۹
ہفتم (مولوی سال اول)	۴
ہشتم (مولوی سال دوم)	۱۱

نام جماعت	تعداد
مولوی عالم	۴
درجہ خصوصیہ اولیٰ	۱۰
درجہ خصوصیہ ثانیہ	۵
ادیب عالم	۱۳
درجہ عاشرہ (میٹرک)	۳

کل تعداد ۵۰۷ ہے جن میں لیلیات (بورڈرز) کی تعداد ۱۳۰ ہے جو صوبہ پنجاب اور ہندوستان کے دیگر صوبجات کے علاوہ ممالک غیر سے بھی تحصیل علم کے لئے آئی ہوئی ہیں مثلاً افریقہ، جاوا، عدن، بنوں، دہلی، آگرہ، بارہ بنکی، باڑہ سکندرہ راؤ، کراچی، بمبئی، کلکتہ، اٹک، گجرات، کیمل پور، جہلم، سرگودھا، لاہور، راولپنڈی، امرتسر، بہاولپور، شیخوپورہ، کلانور، گورداسپور، فیروزپور، ہوشیارپور، کپورتھلہ، لدھیانہ، اس کے علاوہ ضلع جالندھر کے بے شمار گاؤں اور شہروں سے آئی ہوئی عزیزات موجود ہیں۔ ان اعداد شمار سے آپ مدرسہ کی قبولیت کا اندازہ اچھی طرح کر سکتی ہیں کہ آپ کا مدرسہ نہ صرف جالندھر نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک اور براعظموں میں بھی مقبول و منظور ہو چکا ہے۔ کیونکہ اسکا نصاب تعلیم مسلم بچیوں کی فلاح و صلاح کا ضامن اور بہترین و کامیاب زندگی کا کفیل ہے۔ پانچ برس کی معصوم بھولی بھالی بچی چھ یا زیادہ سے زیادہ آٹھ برس تک مدرسہ کی تعلیم حاصل کر کے ایک سعادت مند بیٹی ایک ہمدرد بہن، ایک لائق معلم اور نیک سلیقہ شعار گھر دالی بننے کے قابل ہو جاتی ہے۔ وہ آداب دینی کے ساتھ ساتھ صحیح تہذیب و تمدن کے گر سیکھتی ہے

درس قرآن و حدیث کے علاوہ اخبار بینی اور مضمون نویسی سے اسے شغف ہوتا ہے۔ امور خانہ داری کی بجا آوری اس کے نزدیک واجب ہے۔ وہ بزرگوں کی فرمانبرداری کو سعادت خیال کرتی ہے۔ ناداروں سے محبت اور جاہلوں سے ہمدردی اسکا شیوہ ہوتا ہے۔ غرضیکہ مدرسۃ البنات کی تعلیم یافتہ بچی ہر لحاظ سے رحمت خداوندی کا سچا نمونہ ثابت ہوتی ہے الحمد للہ کہ انکی تعداد چھ سو تک پہنچ رہی ہے۔ مگر ان طالبات علم دین کے لئے مکانات مدرسہ باوجود اتنی وسعت کے ناکافی ثابت ہو رہے ہیں۔ اور اب تک کئی ایک جماعتیں ہیں جن کے پاس کمرہ نہیں ہے۔ چہ جائیکہ کھیل اور ورزش کا میدان تاہم تمام شکر ہے کہ دارالاقامہ کی طالبات کی جائے سکونت اطمینان بخش ہے مگر نماز کا کمرہ اور کھانے کا کمرہ تاہنوز میسر نہیں ہے وہ تنگ برآمدوں میں یہ دونو فریضے ادا کرتی ہیں۔ نئی عمارت شروع ہو چکی تھی اور اب تک پایۂ تکمیل کو پہنچ کر تکالیف کا ازالہ ہو چکا ہوتا مگر وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ عالمگیر جنگ کی وجہ سے اشیاء کی گرانی سد راہ ہوئی اور یہ سلسلہ رک گیا۔ اب پھر خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے فی الحال دو عمارتوں کی تعمیر شروع کر دی ہے ایک بیماروں کا وارڈ دوسرے مسجد جو علی الترتیب جناب ڈاکٹر احمد سعید صاحب کراچی اور جناب بخشی ولی صاحب مرحوم کے عطیہ سے تعمیر ہو رہی ہیں۔ خداوند کریم انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔

باقی پوری عمارت کی بنیادیں بھری جا چکی ہیں۔ اللہ نے چاہا اور اہل ثروت کے دل میں جذبۂ ہمدردی پیدا ہوا تو آپ دیکھ لینگی کہ بہت تھوڑے عرصہ میں یہ شکایت دور ہو

ہو جائینگی اور آپ کا مدرسہ بہت بڑی بلڈنگ کا مالک ہوگا انشاءاللہ العزیز۔

عزیز بہنو!

آپ شب و روز اپنی بے شمار ضرورتوں اور لاتعداد تمناؤں کے برلانے کی دعائیں اپنے رب کے سامنے کرتی ہیں۔ اپنی دعاؤں میں ان بچیوں کو نہ بھولئے جو وطن، والدین اور باقی اعزہ کو چھوڑ کر اس قدر دور دراز ممالک سے صرف علم دین کی خاطر آپ کے شہر میں آئی ہوئی ہیں ان کے حق میں بھی دعا کیجئے کہ اے قادر مطلق ان بے گھروں کو تعلیم کے لئے گھر عطا فرما۔ الہٰی ان معصوم بچیوں کی تکالیف کو راحت سے بدل دے۔ ان کو علم دین کے ساتھ عمل کی توفیق دے۔ پروردگار عالم! مسلمانان عالم کے دلوں میں ان بچیوں کا اور ان کے مدرسہ کا درد بھر دے وہ ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ کر اس کا ازالہ کریں اور ان کی راحت کو اپنی راحت پر مقدم خیال کریں۔ الہ العالمین مدرسہ کے کارکنوں میں مزید صفائی قلب و خلوص نیت عطا فرما اور ان کو ہمت و استقلال بخش اور کام کرنے کا بہتر سے بہتر سلیقہ عطا فرما اس کے مددگاروں میں دن دونی رات چوگنی ترقی کر اور ان کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال کر کے زیادہ سے زیادہ امداد کی توفیق رفیق کر۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

مدرسۃ البنات

عزیزہ وحیدہ پروین سلمہا مدرستہ البنات کی ان سعادت مند طالبات میں سے ہیں جو فارغ التحصیل ہونے کے بعد بھی اپنی مادر درسگاہ سے پوری وابستگی اور دلی تعلق رکھتی ہیں۔ اس کی صلاح و فلاح میں کوشاں رہتی ہیں۔ وہ ہر سال لاہور سے اس تقریب پر آتی ہیں۔ کوئی نہ کوئی نظم تیار کر کے لاتی ہیں اور جلسے کے اہتمام میں طالب علمی کے زمانے کی طرح حصہ لیتی ہیں۔ ایسی طالبات مدرسہ کے لئے فخر و مسرت کا باعث ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اور سعادتیں نصیب کرے۔ آپ نے مندرجہ ذیل نظم اس سال سالانہ جلسے کی تقریب پر پڑھی۔

کیا کروں خوبیاں بیاں مدرستہ البنات کی ✣ سب پہ عیاں ہیں خوبیاں مدرستہ البنات کی
قابل احترام ہیں، قوم کو ان پہ ناز ہے ✣ ہاتھ میں جن کے ہے عناں مدرستہ البنات کی
اس کو کن آزمائشوں میں سے گزرنا ہے پڑا ✣ اک ہے عجیب داستاں مدرستہ البنات کی
علم و عمل کی برکتیں آتی ہیں واں ظہور میں ✣ جاتی ہیں لڑکیاں جہاں مدرستہ البنات کی
کہتی زبان حال ہے "باعثِ فخر قوم ہیں ✣ قابل و نیک لڑکیاں مدرستہ البنات کی"
سینکڑوں تشنگیٔ علم آ کے بجھاتی ہیں یہاں ✣ نہر رہے یونہی رواں مدرستہ البنات کی

یکتا ہے زیور ادب ملتے ہیں علم کے گہر　✤　کیسی ہے قیمتی دکان مدرسۃ البنات کی
پر دیں زبانِ قوم پر وصف ہیں اسکے آچکے
تو ہی نہیں ہے مدح خواں مدرسۃ البنات کی

زمانہ تبدیلی کا ایک نام ہے

از محترمہ اہلیہ مولوی سید ابوالخیر صاحب لکھنوی

خدائے تعالےٰ کی قدرت ذرّے ذرّے سے نمایاں ہے جس طرف نظر کرو اسی کی قدرت کے جلوے نظر آئیں گے۔ خزاں میں بھی اور بہار میں بھی افلاس میں بھی اور تونگری میں بھی بیماری میں بھی اور صحت میں بھی۔ خزاں کا دور ہے زمین سوکھی، درخت خشک پتے مرجھائے پھول کملائے ہیں بہار آئی تو اپنے ساتھ نیا رنگ لائی۔ وہی زمین جو کل سوکھی ہوئی اور مسر معلوم ہوتی تھی آج یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبز مخمل کا فرش بچھا ہے۔ پیڑ، پتے، گل، بوٹے سب ہرے بھرے ہیں بیلہ، چنبیلی، کامنی جوہی سے باغ کا ہر ذرہ مہک رہا ہے۔ پپیہے کی صدائیں، قمریوں کی کوکو، بلبلوں کی نغمہ سنجی سے صحن چمن منہ سے بولنے لگا۔

یہی مثال بستیوں کی ہے۔ جن گھروں میں تل ڈالنے کی جگہ نہ تھی آج ویران ہیں۔ اور جن گھروں میں تالے پڑے تھے وہ آباد ہیں۔ جو کل سلطنت کر رہے تھے آج وہ بھیک مانگ رہے ہیں۔ اور جو سوکھے ٹکڑے کے محتاج تھے ان کے یہاں لنگر خانے جاری ہیں ہزاروں بھوکے پیاسے ان کے در سے آسودہ ہو کر جاتے ہیں۔ خدائے عزوجل اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے:۔ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

ترجمہ۔ یہ سب حادث زمانہ ہیں جن کو ہم نوبت بہ نوبت لاتے ہیں۔ دوسری جگہ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ترجمہ۔ اور البتہ ہم تم کو ضرور آزمائینگے تھوڑے ڈر بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے (اے محمد صلعم) خوشخبری سنا صبر کرنے والوں کو کہ جب ان مصیبت پہنچتی ہے تو کہہ اٹھتے کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

ہماری غرض لکھنے سے صرف یہی ہے کہ انسان کبھی یہ خیال نہ کرے کہ ہماری ایک سی حالت رہیگی۔ اگر خدا نے تم کو فارغ البال کیا ہے۔ اقبال تمہارا غلام ہے اور دولت تمہاری کنیز ہے۔ چاوش خدام دست بستہ کھڑے ہیں تو اس پر اترانا نہ چاہیئے اور غرور میں آکر اپنی ہستی کو نہ بھولنا

چاہئے۔ اسی طرح پریشان حال کو اپنی مصیبت ہمیشہ کے لئے نہ سمجھنا چاہئے۔ ایک سی حالت کسی کی نہ رہی ہے اور نہ رہیگی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ہ "بیشک سختی کے بعد آسانی ہے بیشک سختی کے بعد آسانی ہے"۔ زمانہ کی گردش ہر دور میں اپنا نیا رنگ دکھاتی ہے انسان کو چاہئے کہ جس حال میں ہو اسکا شکر ادا کرے مصیبت پر صبر اور نعمت پر شکر خدائے تعالیٰ کو بگاڑتے بناتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

دم کے دم میں بادشاہ کو گدائے بینوا بنادے اور گدائے بینوا کو شاہ عالیجاہ کردے۔ خدا کے کارخانے خدا ہی کے قبضہ میں ہیں۔ وہ عالم الغیب ہے اسی کو معلوم ہے کہ آج کیا ہے اور کل کیا ہوگا۔

مدرستہ البنات گزشتہ مہینوں میں

موسم گرما کی تعطیلات ختم ہونیکے بعد یکم اکتوبر سے مدرسہ کا نیا دور نئے اهتمام اور گوناگوں مصروفیتوں کے ساتھ شروع ہوا۔ چند روز کے اندر پورے محلے پر مشتمل کئی عظیم الشان اور وسیع عمارات اپنی معصوم ساکنات کے ترانوں سے گونجنے لگیں مدرسہ کھلتے ہی رمضان المبارک کا متبرک و مقدس مہینہ بھی اپنی تمام تر برکات و نعمات سمیت لئے" پوری پوری اسلامی شان کے ساتھ آیا۔ مسلمات کے جم غفیر نے دلی عقیدت کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی پورا مہینہ پابندی کے ساتھ نماز تراویح ادا کی گئی اور محترمہ حافظہ رقامیہ سرور سلطانہ معلمہ مدرستہ البنات نے پورا قرآن کریم تراویح میں ختم کیا۔ ختم قرآن کی تقریب کو خاص اہتمام اور شان سے منایا گیا۔ رمضان کی ستائیسویں کی مبارک و متبرک رات میں یہ تقریب اس طرح منائی گئی کہ باہر سے بہت سی معززہ خواتین کو مدعو کیا گیا۔ نماز کے بعد تقریباً نصف شب تک مدرسہ کی طالبات نے اپنی مفید تقریروں اور دلچسپ و شیریں نغمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ ازاں بعد تمام حاضرات کرام میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

جمعۃ الوداع کے موقع پر بھی پچھلے سالوں کی طرح خواتین کا بہت بڑا اجتماع تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے سکول کے بہت بڑے میدان میں ایک روز پیشتر ہی سے سائبانوں اور قناتوں سے تمام جگہ کا احاطہ کیا گیا تھا۔ خطبہ کے بعد حافظہ سرور سلطانہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی پھر مدرسہ کی بچیوں کا وہ خاص پروگرام شروع ہوا جو خاص اسی تقریب کے لئے مرتب و تیار کیا گیا تھا۔ خواتین کرام گھنٹوں تک ساکن و خاموش بیٹھی بچیوں کی تقریروں نظموں اور مکالموں سے لطف اندوز ہوتی رہیں۔ بیبیوں کی دلچسپی کے لئے چھوٹے پیمانہ پر ایک خیمہ گاہ میں نمائش کا انتظام بھی تھا جس میں قابل فروخت اشیاء بھی موجود تھیں۔ لہٰذا بیگمات نے کافی تعداد میں اپنی

پسند اور ضرورت کی اشیاء خرید فرمائیں۔

عید کے موقعہ پر اگرچہ اسکول بند تھا مگر بیشتر بورڈ طالبات کی موجودگی سے مدرسہ کی عمارتوں میں وہی چہل پہل اور رونق موجود تھی۔ وقت مقررہ پر شہر کی بہت سی خواتین مدرسہ میں تشریف لائیں اور مدرسہ میں بورڈ طالبات کے ساتھ نماز عید ادا کی اور خطبہ سنا طالبات نے عید کا باقی تمام دن ڈھولک اور پارٹیوں کے اہتمام و انتظام میں بسر کیا۔

عید کی تعطیلات ختم ہوتے ہی معلمات محترمات و متعلمات عزیزات کی تمام تر توجہات اپنے سالانہ زنانہ جشن کو کامیاب بنانے اور اس کے متعلق جملہ تیاریوں کی جانب منعطف ہو گئیں ہر بشر کا دل ایک نیا ولولہ محسوس کرنے لگا۔ طالبات جلسہ کے پروگرام کی تیاری میں ایک دوسری سے بڑھ بڑھ کر مستعدی دکھلانے لگیں۔ اور اپنی کوششوں میں کامیاب ہوئیں معلمات محترمات دیگر اقتصادی فرائض کے باوجود جلسہ کے تمام کاروبار میں بڑی سے بڑی قربانی کرنے اور مشکل سے مشکل کام میں حصہ لینے کو ہمہ تن تیار ہو گئیں۔ اور ہر طرح کی محنت و جانفشانی کو اپنے پر لازم کر لیا اور یہ مبارک کام یعنی مدرسہ کا سالانہ جشن ۲۴ نومبر ۱۹۴۳ء کو بروز اتوار اللہ تعالیٰ کی مہربانی طالبات و معلمات کی ہمتوں اور دوسری نیک و ہمدرد قوم پرست مسلم بہنوں کے ایثار و کرم سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

امسال جلسہ کی مہمانوں کو جیسا کہ اولاً اشتہارات وغیرہ سے معلوم ہو چکا ہوگا حضرت العالیہ محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبدالحی صاحب دام ظلہ العالی وزیر تعلیم پنجاب اور جناب محترم آپ بیگم صاحبہ عالیجناب خان مشتاق احمد خانصاحب رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز نظام ریکو نے شرف قبول بخشا تھا۔ ہر دو معزز بیگمات عالیات کی خدمت اقدس میں مدرسہ کی جانب سے معائنہ کی استدعا کی گئی۔ لہٰذا افضیلت مآب جناب محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ نے اراکین مدرسہ کی اس دعوت کا فخر بخشا اور ۲۰ نومبر کو چند بیبیوں کی معیت میں پورے دس بجے مدرسہ میں تشریف لائیں ان سب کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ موصوفہ نے مدرسہ کی تمام و کمال کلاسوں میں تشریف لیجا کر جماعتوں کی تعلیمی کیفیت اور سامان تعلیم کا معائنہ فرمایا۔ دارالاقامہ کے کمرہ جات ملاحظہ فرمائے۔ طالبات سے قرآن کریم، نظمیں، تقریریں وغیرہ سنیں اور ان کی ڈرل وغیرہ بھی ملاحظہ فرمائی۔ تحسین و آفرین سے بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ نیز مدرسہ کے نظم و نسق اور جملہ تعلیمی کورس پر بیحد اظہار مسرت فرمایا۔

۵ نومبر کو محترم جناب خانصاحب محمد علی صاحب ریٹائرڈ اگزیکٹو انجینئر سیالکوٹ جالندھر تشریف لائے تو انہوں نے مدرسہ کے معائنہ کی خواہش ظاہر فرمائی بچیوں کے تعلیمی معیار کو دیکھ کر حیرت اور خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے مبلغ ۵۰ روپے مدرسہ کی امداد کیلئے مرحمت فرمائے۔

بتاریخ ۳ دسمبر عالیجاہ حقائق آگاہ نواب فخر یار جنگ بہادر سابق وزیر مالیات ریاست حیدرآباد دکن کے بڑے صاحبزادے عالیجناب خان مشتاق احمد خانصاحب رجسٹرار کوآپریٹو نظام ریکو نے مدرسہ میں قدم رنجہ فرمایا اور مدرسہ و دارالاقامہ کی تمام عمارتوں کو دیکھا۔ طالبات کی تعلیمی کیفیت ملاحظہ فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے قبل ازیں اگرچہ مدرسہ کے متعلق زیادہ

سے زیادہ مبالغہ آمیز الفاظ تحسین کے ساتھ مدرسہ کے حالات و واقعات سنے تھے لیکن میری آنکھوں نے پھر بھی اس سے کہیں زیادہ پایا جو سنا تھا نیز مدرسہ کے لئے ۲۵ روپے مرحمت فرمائے۔

نوماہی امتحان جلسہ کے کاروبار سے فراغت پاتے ہی تعلیمی جد و جہد پورے زور شور سے شروع ہوگئی تمام طالبات ہر وقت مصروف مطالعہ نظر آرہی ہیں کیونکہ ۱۵ر دسمبر سے انشاءاللہ مدرسہ کے نوماہی امتحان شروع ہوجائینگے۔ خداوند جل و علا تمام بچیوں کی صلاحیتوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور وہ ہر قسم کی آفات سے مامون و مصون رہ کر اپنے مقدس فرض کو ادا کرتی رہیں آمین۔

امداد نادار طالبات: از محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ رانہ بیر۔ ریشمی جوڑا ایک عدد سوتی جوڑا ایک عدد۔ کنگھی یک عدد۔ پنسلیں ۹ عدد۔ ہولڈر ہم عدد۔ پن۔ رومال۔ بٹن۔ پنسل تراش۔ ربڑ وغیرہ۔

از ریذیڈنسی سرینگر کشمیر۔ گرم چادر ۱ عدد۔ ریشمی جوڑا ایک عدد۔ رومال ۲ عدد۔ بنیان ۱ عدد۔ ازار بند ۱۰ عدد۔ پراندہ ۲ عدد۔ جراب ایک جوڑا۔ صابن دو ٹکیاں۔ تسبیح ۱ عدد۔ تولیے ۲ عدد

معرفت عبداللطیف خاں صاحب:۔ ۱ جوڑا پارچات۔ ایک جوڑا جوتا اور دیگر لوازمات۔

محترم عبدالمجید خاں صاحب نے اپنی تیرہ سالہ بہن متی کی وفات کے بعد مرحومہ کی چیزیں ایصال ثواب کے لئے نادار طالبات کو بھیجدی ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے فہرست درج ذیل ہے۔ ریشمی جوڑا ۲ عدد۔ ریشمی ساڑی ۱ عدد۔ ریشمی جمپر ۱ عدد۔ پیٹی کوٹ ۱ عدد۔ سوتی جوڑے ۷ عدد۔ موزہ ۲ جوڑی۔ جوتا پمپ ۱ جوڑا۔ ناک کی سوئی کی کیل ۱ عدد۔ رومال ریشمی ۱ عدد۔ رومال سوتی ۲ عدد۔ برقع ۱ عدد۔ چادر سوتی ۱ عدد۔ ریشم لچھی ۸ عدد۔ گلے کے بٹن ۱ سٹ۔ صابون ۱ عدد۔ ساڑی پن ۱ عدد۔ فریم ۱ عدد۔ پنکھا ۱ عدد۔ ریشمی تلیدانی ۱ عدد۔

مدرسۃ البنات کی طرف سے دو ضروری اعلان

اعلان نمبر ۱

یہ معلوم کہ مدرسہ اور دارالاقامہ مدرسۃ البنات کی عمارات کرایہ پر لی ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ دیگر مصارف شامل کرنے سے دارالاقامہ کے ماہانہ اخراجات کی تعداد اتنی کثیر ہو جاتی ہے جو ایک روپیہ فیس اقامت اور آٹھ آنے اجرت سامان میں پوری نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے انجمن معتدبہ حصہ بورڈر طالبات کے مصارف کا اپنی گرہ سے ادا کرتی رہی ہے مگر اب انجمن کے دیگر اخراجات بڑھ جانے کی وجہ سے انجمن مضطر ہوگئی ہے کہ فیس اقامت وغیرہ بجائے عہ/ ماہوار کے دو روپیہ ماہوار وصول کرے اس طرح ہر لیلیہ کو طعام و اقامت کی فیس سات روپیہ آٹھ آنہ ماہوار کے عوض اپریل ۱۹۴۱ء سے پورے آٹھ روپے ادا کرنی پڑیگی۔　منیجر مدرسۃ البنات

اعلان نمبر ۲

بذریعہ مسلمہ تمام بورڈر طالبات کے اولیا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مدرسۃ البنات میں "بڑے دن" کی تعطیلات نہیں ہوتیں لہٰذا کوئی صاحب اس موقعہ پر اپنی بچیوں کو گھر بلانے کی تکلیف نہ کریں چونکہ انہی ایام میں مدرسہ کے نوماہی امتحان شروع

ہو گئے لہٰذا امتحان سے غیر حاضری سالانہ امتحان سے محرومی کا باعث ہوگی۔

المعلمہ

تحمیر آرائیہ مدرستہ البنات

طالبات کو انعام اور وظیفے

(مندرجہ ذیل نقد وظائف)

انعامات انجمن مدرستہ البنات کی طرف سے ہر جماعت میں اول دوم سوم آنے والی طالبات کو اور دوسری طالبات کو وظائف دئے گئے۔

درجہ اول (ادنیٰ)۔ پہلا انعام جماعت میں اول آنے والی لڑکی نسیم فتح محمد اور دوم انعام عالم بی بی اور سوم انعام ثریا مہروین کو دیا گیا۔

درجہ اول (اعلیٰ)۔ پہلا انعام ثریا تاج الدین۔ دوم انعام جنت بی بی رحیم بخش اور سوم انعام خورشید سید محمد کو ملا۔

درجہ ثانیہ۔ دوم انعام لطیف بی بی اور سوم انعام سکینہ مرزا خاں کو دیا گیا۔ اور اول پاس ہونے والی طالبہ موجود نہ ہونے کی وجہ سے انعام نہ لے سکی۔

درجہ ثالثہ۔ اول انعام سعیدہ محمد لطیف۔ دوم انعام امت الحفیظ اور سوم انعام زہرہ نظام الدین کو دیا گیا۔

درجہ رابعہ۔ اول انعام صغریٰ بتول دوم انعام فاطمہ فیض محمد اور سوم انعام ام الحسیب کو دیا گیا۔ اور اسی درجہ میں اول آنے والی طالبہ صغریٰ بتول کو حمیدہ بی سکالرشپ بھی دیا گیا۔

درجہ خامسہ۔ اول انعام مجیدہ بیگم ولد بیگم دوم انعام سلیمہ ابراہیم سوم انعام صدیقہ محسن کو دیا گیا۔ اسی درجہ میں اول آنے والی طالبہ نور بیگم کو عمرہ خانم سکالرشپ دیا گیا۔

درجہ مولوی۔ اول انعام حشمت بی بی۔ دوم انعام مجیدہ شاہ دین۔ سوم انعام کنیز فاطمہ محمد عاشق کو ملا اور اسی درجہ میں سے حشمت بی بی کو فاطمہ جان سکالرشپ دیا گیا۔

درجہ مولوی عالم۔ اول انعام راضیہ مرضیہ دوم انعام امیر سلطانہ اور سوم انعام کنیز فاطمہ کو دیا گیا اور اسی درجہ میں سے راضیہ مرضیہ کو محمودہ بیگم سکالرشپ دیا گیا۔

درجہ خصوصیات اولیٰ۔ اول انعام حمیدہ بیگم صدر الدین سوم انعام حفیظہ خانم کو دیا گیا۔ دوم انعام طالبہ کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے نہ دیا جا سکا اور اسی درجہ میں سے حمیدہ صدر الدین خاں کو محمودہ بیگم سکالرشپ دیا گیا۔

درجہ ادیب عالم۔ اول انعام نزہت جہاں اور دوم انعام بشیرہ بیگم کو دیا گیا۔

مندرجہ ذیل تمغہ جات جناب محترمہ نفیس الرحمن صاحبہ بیگم مولانا الحاج مولوی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شیروانی نواب صدر یار جنگ بہادر کی طرف سے طالبات مدرستہ البنات کو دیئے گئے

محترمہ مکرمہ معلمہ سرور سلطانہ صاحبہ اچھی قرات کرنے پر سنہری تمغہ دیا گیا۔

محترمہ مکرمہ معلمہ الطاف بیگم صاحبہ کو چاندی کا تمغہ سب معلمات سے زیادہ چندہ جمع کرنے پر دیا گیا۔

محترمہ مکرمہ معلمہ ممتاز بیگم صاحبہ کو چاندی کا تمغہ سب معلمات سے زیادہ چندہ جمع کرنے پر دیا گیا۔

عزیزہ عائشہ شمیم درجہ سوم کو چاندی کا تمغہ سب طالبات سے زیادہ چندہ جمع کرنے پر دیا گیا۔

عزیزہ نزہت جہاں درجہ ہاشرہ کو ایک چاندی کا تمغہ خوش الحانی کی فضیلت پر دیا گیا۔

عزیزہ فاطمہ بی فیض محمد کو ایک سنہری تمغہ بورڈنگ کے فرائض اور ہر ذمہ داری کو بطریق احسن انجام دینے کے صلہ میں دیا گیا۔

بزم مسلمہ

خوشی کی خبریں:۔

یہ خبر نہایت مسرت سے تحریر کرتی ہوں کہ میرے بھائی افضل مرزا بی اے نائٹ ایڈیٹر روزنامہ "انقلاب" کی شادی خانہ آبادی مورخہ ۲۲ر نومبر کو بفضل خدا ہو گئی ہے۔ سب مسلمہ بہنوں سے التجا کرتی ہوں کہ وہ اس جوڑے کیلئے دعا کریں کہ یہ تاقیامت زندہ رہے۔ اور میری پہلی مرحوم بھاوج کی ننھی نصرت کو تا دیر سلامت رکھے کیونکہ مرحومہ کی نشانی ہے۔ نئی بھاوج نصرت کی خالہ ہیں

(وحیدہ پردیس لاہور)

میں یہ خبر نہایت ہی خوشی اور مسرت کے ساتھ حوالہ قلم کر رہی ہوں کہ میرے اکلوتے بھائی جان محمود اسلم فیروز بفضلہ تعالیٰ امسال امتحان بی۔ اے میں کامیاب ہو گئے ہیں اسی خوشی میں تین دو روپے طالبات مدرسۃ البنات کی مٹھائی کیلئے بھیج رہی ہوں۔ تمام ناظرات "مسلمہ" کی خدمت میں میری عاجزانہ استدعا ہے کہ وہ درگاہ ایزدی میں دعا فرمائیں کہ خدائے رحیم یہ کامیابی مبارک اور میمون فرمائے اور آئندہ زندگی کی سود و بہبود کا باعث خیر ثابت ہو۔ میری آپا جان بھی عرصہ دو ماہ سے علیل ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی متدعی ہوں۔ (نسیم اختر بنت شیخ محمد افضل صاحب تحصیلدار کلکتہ)

میری عزیز سہیلی حمیدہ یاور ڈاکٹری کے آخری امتحان میں پاس ہوئی ہیں اس خوشی میں پانچ روپے کی حقیر رقم بھیجتی ہوں طالبات میں مٹھائی تقسیم کر دیجئے۔ (سعیدہ ایم حسن میڈیکل سکول امرتسر)

غمی کی خبر:۔

میں یہ خبر نہایت رنج و الم سے سپرد قلم کرتی ہوں کہ میری خالہ زاد انور ممتاز ۲۲ر مئی ۱۹۴۰ء کو جبکہ وہ اپنی عمر کی پوری انیس منزلیں طے کرنے پائی تھی ناشاد و نامراد اس دنیا سے چل بسی۔ میں مسلمہ بہنوں سے استدعا کرتی ہوں کہ وہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے طفیل سے مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آنسہ اختر قمر الدین لاہور)

استفسار:۔

عرصہ ہوا میری گذارش اور محترمہ بہن نفیس دلہن صاحبہ کی سفارش پر کیپالہ (علاقہ افریقہ) کے فخر بزرگ جناب سلطان احمد صاحب (بینکر) کی نیک دل بیگم صاحبہ نے مجھے اللہ دو صد روپیہ کی ایک سنگر مشین دلا کر میری مصیبت میں حصہ لیا تھا (خدا انہیں جزائے خیر دے)

حال ہی میں پھر میری درخواست پر موصوفہ کے سرتاج ۔۔۔ صاحب نے ازراہ کرم میری جواں سالہ بیوہ بہن کو مدرسۃ البنات جالندھر میں خود اپنے ذاتی مصارف سے پڑھانے کا حتمی وعدہ بھی فرمالیا تھا چنانچہ بڑی خوشی سے میں نے موصوف کے سرفراز نامہ کا جواب ۔ مدرسہ کا منشور (قواعد وضوابط) اور منتظم مدرسہ کا مکتوب گرامی (جو میری تعلیمی اعانت پر مشتمل تھا) بصیغہ رجسٹری انکے ٹھیک پتہ پر روانہ کر دیا تھا۔ مگر افسوس کہ سنسر کی مشینری کا فیض ہے یا کیا بلا ہے کہ کامل تین مہینے ہوئے خلاف توقع جواب باصواب یا خیر سلا کی خبر سے بھی میں محروم ہوں اور سخت تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ لہٰذا براہ کرم کوئی افریقی بہن یا بھائی ان کی خیر و عافیت اور موجودہ پتہ ذیل کے پتہ نشان پر تحریر کرکے ممنون و مطمئن فرمائیں اور میرا پیشگی شکریہ قبول فرمائیں۔ (قائمہ مراد بی بی شروانیہ بیوہ نند گر کریم خاں نئی گوٹ کنٹھ علاقہ مدراس)

میں عرصے "مسلم" کا مطالعہ کرتی ہوں میں نہیں کہہ سکتی کہ مجھے "مسلم" کو دیکھ کر کس قدر خوشی ہوتی ہے۔ آج کل قریب قریب ہر رسالہ کو لڑائی کی وجہ سے کچھ نہ کچھ شکایت ضرور ہے لیکن کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ "مسلم" ان رسالوں میں شامل نہیں ہوا۔

مجھے مائدہ سے بیحد دلچسپی ہے اور میں "مسلم" میں مائدہ کی ہر شائع کی ہوئی چیز تیار کرتی ہوں مجھے انتہا خوشی ہے کہ ہر چیز لذیذ بنتی ہے۔ قریب قریب دو سال سے دیکھ رہی ہوں کہ مائدہ بہن ۔۔۔ بیگم صاحبہ کے نام سے شائع ہو رہی ہے۔ ان کے اکثر دوسرے رسالوں میں بھی علاوہ مضامین کے کھانے شائع ہوتے ہیں جو کم خرچ اور بیحد لذیذ ہوتے ہیں بالخصوص اس مرتبہ سویوں کی انگوری بریانی قابل تعریف ہے۔ اس لئے مدیرہ صاحبہ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ میری طرف سے بذریعہ "مسلم" یا کسی اور ذریعہ سے ان سے درخواست کریں کہ وہ مہربانی فرما کر مائدہ میں اور زیادہ دلچسپی پیدا کریں نیز یہ بھی عرض ہے کہ اور دوسری بہنیں بھی اس میں حصہ لیں۔ (عزیزہ اختر الہ آباد)

مجھے ایک نظم

تجھے ہی حمد ہے زیبا تو ہی اللہ اکبر ہے

کی ضرورت ہے۔ اگر کسی بہن یا بھائی کو معلوم ہو تو بزم "مسلم" میں شائع کروا کر ممنونیت کا موقع دیں۔ (راقمہ زرینہ انجم)

میرا لڑکا قریباً چار ماہ کا ہے۔ پیدا ہونے کے چار پانچ یوم کے اندر اس کو زکام شروع ہو گیا۔ ناک بند، بجائے کم ہونے کے تاحال بدستور ہے۔ دوسرا اس کی گردن پر پھوڑا ہے۔ کوئی بہن یا بھائی ان دونوں بیماریوں کے مجرب اور آزمودہ علاج لکھ کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تبارک ہر دو جہانیں جزائے خیر دیگا۔ (خریداری نمبر ۲۱۷۸)

عیدی یونین

ایم اے او گرلز اسکول کلکتہ

حسب سابق اس سال بھی اجتماع عید کی تقریب پر طالبات ایم اے او گرلز اسکول نے طالبات سابق کو مدعو

اللہ کی مدد کرنیوالے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہوگئے۔

نام	تعداد
جناب چودھری غلام حسین صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر ایبٹ آباد	۱
جناب مرزا عبدالحق صاحب اچھرہ لاہور	۱
جناب خان ناصر خاں صاحب یوسفزئی مغلپورہ	۱
محترمہ بلقیس جان صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱
محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ مئو	۱
جناب فضل محمد صاحب فضل جالندھری لاہور	۲
محترمہ الطاف بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲
جناب مولوی غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر ٹبی سولگیاں	۱
جناب دوست محمد پوری کلکتہ	۱
جناب محمد افضل صاحب	۱
جناب جمعدار ملک محمد ظفر خاں صاحب سرگودھا	۱
جناب حاجی احمد دین صاحب سوداگر چرم سیالکوٹ	۴
جناب رفیق احمد خانصاحب ہوشیارپور	۱

اللہ کو قرض حسنہ

تعمیر فنڈ مدرسہ بماہ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء

نام	رقم
محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ قائم مقام رئیسۃ المدرسۃ البنات	۱۰/-/-
جناب منشی مولا بخش صاحب گورنمنٹ پنشنر لدھیانہ	-/۸/-
بتوسط مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن ہذا	
بذریعہ جناب پیر محمد ابراہیم صاحب ایگزیکٹو انجنیر	
انہار فیروزپور	۱۱/-/-
(فہرست اسمائے گرامی متعلقہ حضرات موصول نہیں ہوئی)	
جناب مولوی عبدالعزیز صاحب سائنس ماسٹر ہائی سکول بوہر	۲/۸/-
جناب حاجی محمد سلیمان شہاب الدین صاحبان ٹھیکیدار جوالہ تحصیل فاضلکا	۱/-/-
جناب محمد اسماعیل صاحب مدرس " " " "	۱/-/-
جناب میاں محمد الدین صاحب ذیلدار رسول پور کھیڑہ " "	۱/-/-
جناب سردار خانصاحب ہیڈ ماسٹر " " "	۱/-/-
جناب لالہ سنام رائے صاحب	۱/-/-
جناب پیر محمد صاحب ضلعدار نہر	۲/۸/-
جناب چودھری محمد امیر صاحب انسپکٹر زراعت شاہپور صدر	۴/-/-

نام	رقم
جناب پروفیسر حمید الدین صاحب گورنمنٹ کالج لائلپور	۱/-/-
جناب پروفیسر حافظ حشمت اللہ خانصاحب 〃 〃	۱/-/-
جناب پروفیسر سچا سنگھ سودھی ہرپال سنگھ لالہ بنسی لال لالہ رام داس 〃	۱/-/-
جناب پروفیسر ڈاکٹر علی احمد صاحب قریشی گورنمنٹ کالج لائلپور	۱/-/-
جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب پروفیسر 〃 〃	۱/-/-
جناب میاں محمد نصیر الدین صاحب ای اے سی پنشنر 〃	۱/-/-
جناب خان صاحب محمد رشید خانصاحب لائلپور شہر	۱/-/-
جناب چودھری مولا بخش صاحب ٹھیکیدار 〃	۱/-/-
جناب ظہور محمد صاحب انسپکٹر 〃	۱/-/-
جناب ملک منظور احمد صاحب اے ڈی آئی 〃	۱/-/-
جناب ملک محمد افضل صاحب رئیس 〃	۱/-/-
جناب مرزا عبدالحکیم صاحب 〃	۱/-/-
جناب میاں محمد حسین صاحب ٹھیکیدار 〃	۱/-/-
جناب ضیاء محمود خاں صاحب گورنمنٹ کالج 〃	۱/-/-
جناب شیخ چودھری محمد صدیق صاحب ناظر ڈسٹرکٹ 〃	۱/-/-
جناب مستری نظام الدین صاحب دکاندار 〃	۱/-/-
بتوسط زبیدہ سردار خانصاحب آف حسن ابدال	۱۶/-/-
جناب سردار برکت حیات خانصاحب آف واہ	۵/-/-
جناب سردار فیروز خانصاحب 〃	۳/-/-
جناب سردار غلام صفدر خانصاحب 〃	۲/-/-
جناب سردار محمد عزیز خانصاحب 〃	۱/-/-
جناب غیرت علی خانصاحب سابق معلم مدرسۃ البنات آف حسن ابدال	۵/-/-
میزان	۶۷/۸/-

وظائف فنڈ بماہ نومبر ۱۹۴۰ء

نام	رقم
جناب ڈاکٹر چودھری حق نواز خانصاحب پروفیسر وٹرنری کالج لاہور (فاطمہ جان سکالرشپ ماہ اگست و ستمبر ۱۹۴۰ء)	۱۰/-/-
جناب چودھری غلام غوث صاحب ایگزیکٹو انجنیئر بہاولنگر (وظیفہ ماہ ہائے گذشتہ علی الحساب)	۲۵/-/-
جناب ڈاکٹر چودھری حق نواز خانصاحب پروفیسر وٹرنری کالج لاہور (فاطمہ جان سکالرشپ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء)	۵/-/-
جناب محترمہ مکرمہ معظمہ نفیس دلہن صاحبہ بیگم نواب صدر یار جنگ بہادر حبیب منزل علیگڈھ (وظائف فنڈ ماہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۴۰ء)	۴۰/-/-
میزان کل	۸۰/-/-

زکوٰۃ وصدقات بماہ نومبر ۱۹۴۰ء

نام	رقم
جناب شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار معرفت صاحبزادہ محمد فاروق گنج لاہور	صدقہ فطر -/۱۲/-
جناب ایم ناصر الدین محمود صاحب نمبر ۳ چیمبرلین روڈ لاہور	۲۰/-/-
جناب ماسٹر نذیر احمد صاحب بٹ محلہ خادمان حضرت امام ناصر الدین صاحب	صدقہ فطر ۱/-/-
جناب چودھری ملک عبدالشکور صاحب چوک 〃 〃	صدقہ فطر ۲/-/-
جناب ماسٹر گل محمد صاحب محلہ چاہ لالیوالہ صدقہ فطر	-/۱۵/-
جناب منشی محمد عبداللہ صاحب محرر دار الاقامہ مدرسۃ البنات	صدقہ فطر -/۱۴/-
جناب محترمہ ع۔ ق بیگم صاحبہ بنت بابو خلیل الدین صاحب ای۔ آئی۔ ریلوے سہارنپور	۵/-/-
جناب منشی مقبول احمد صاحب گورنمنٹ پنشنر فیروزپور چھاؤنی	۳/-/-
جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب کلرک ڈی سنٹر کوآپریٹو بنک	۱/-/-
جناب فیض محمد صاحب اوورسیر میونسپل کمیٹی شملہ	۵/-/-

نام	رقم
جناب خان اسد اللہ خانصاحب بستی نو (برائے امداد یتیم طالبات) صدقہ	۸/۴/۹
جناب مرزا اللہ دتا صاحب یونٹ اکونٹنٹ ایم۔ ای ایس چک لالہ اینڈ جہلم ڈویژن راولپنڈی	۲/-/-
جناب فضل قادر صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سورہ نسی (۵ زکوٰۃ ۸ صدقہ فطر)	۲/۸/-
جناب منشی مولا بخش صاحب گورنمنٹ پنشنر لدھیانہ	۶/۱۲/۶
جناب چودھری اسلام الدین صاحب نائب تحصیلدار جالندھر شہر	۱۰/-/-
محترمہ استانی آمنہ خاتون صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات صدقہ فطر	۱/-/-
جناب مولوی عبد الرحمان صاحب پلٹن نمبر ۸/۲ پنجاب رجمنٹ دروش علاقہ چترال	۸/-/-
جناب چودھری نعمت خانصاحب مسلم راجپوت ہوٹل منٹگمری صدقہ فطر	۲/۱۲/-
جناب عبد الغنی صاحب فاروقی قصور ضلع لاہور	۲/-/-
جناب بدر الدین صاحب پرانی کچہری شہر جالندھر	۱/-/-
جناب منشی میر حسن صاحب پٹواری کھرڑ کنگڑہ	۳/-/-
بتوسط اختر النساء و عائشہ عرف شمیم عابد حسین و محمد رفیع متعلمات مدرسۃ البنات	
جناب محترمہ والدہ صاحبہ جناب محمد عظیم الدین اشرف صاحب پیا بارہ بنکی	۵/-/-
جناب چودھری محمد اکرم خانصاحب بی اے ڈویژنل فارسٹ آفیسر ایبٹ آباد صدقہ	۱۰/-/-
جناب چودھری محمد امیر صاحب انسپکٹر زراعت شاہ پور صدر	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں امین الدین صاحب آئی سی ایس ڈپٹی کمشنر سرگودھا	۱۵/-/-
معلوم الاسم	۵/-/-
میزان	۱۷۰/۸/۳

عطیات بماہ نومبر ۱۹۴۰ء

نام	رقم
جناب شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار محلہ فاروق گنج بالکہ	-/۴/-
جناب محترمہ ثریا خانم صاحبہ بنت محمد اولیا صاحب کوٹ نظام الدین براہ شاہ بودی (برائے امداد نادار طالبات)	۴/۱۴/-
جناب محمد امین صاحب اوورسیر ماڈل ٹاؤن لاہور	۱/-/-
جناب چودھری عبد الباری صاحب سینیٹری انسپکٹر کرتار پور	۱/-/-
محترمہ ع۔ ق بیگم صاحبہ بنت بابو خلیل الدین صاحب ای آئی آر شاہجہان پور (برائے افطاری)	۱/-/-
جناب پسران شیخ محمد یونس صاحب تحصیلدار مرحوم فیروز پور (برائے ایصال ثواب والدین خود)	۸/-/-
جناب محمود الحسن صاحب تحصیلدار بتوسط اختر دین ابن شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ	۱/-/-
جناب محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ (مولوی) مدرسۃ البنات	۲/-/-
جناب بابو عبد الرحمن صاحب اکونٹنٹ گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر	-/۲/-
جناب حکیم محمد جالینوس صاحب جالندھر شہر	-/۲/-
جناب فیض محمد صاحب کتب فروش بازار شیخاں جالندھر شہر	-/۴/-
جناب خواجہ محمد اسماعیل صاحب سیکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ شہر	۱/-/-
جناب چودھری امانت علی صاحب بی اے رحیم یار خاں بہاولپور	۱/-/-
محترمہ معلوم الاسم از شملہ	۱/-/-
جناب ڈاکٹر فخر الدین صاحب منیجر سب اسسٹنٹ سرجن جوالا مکھی کانگڑہ	۱/۹/-
محترمہ نسیم اختر صاحبہ (سابقہ متعلمہ مدرسۃ البنات) بنت جناب شیخ محمد افضل صاحب تحصیلدار مکتسر (برائے مٹھائی طالبات بخوشی کامیابی برادر خود شیخ محمد اسلم صاحب بہ امتحان بی اے	۲/-/-
محترمہ والدہ بلقیس جمال اختر متعلمہ جماعت چہارم مدرسۃ البنات	۳/-/-

نام	رقم
محترمہ سعیدہ ام حسن صاحبہ میڈیکل سکول امرتسر (بخوشی کامیابی امتحان ڈاکٹری محترمہ حمیدہ یادر صاحبہ (برائے مٹھائی طالبات)	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان امیر حسین خانصاحب بستی غذاں جالندھر شہر	۵/-/-
محترمہ شرف سلطانہ صاحبہ میر عبدالرحمٰن صاحب گرانڈ ٹرنک روڈ	۵/-/-
جناب سید محمد رفیق صاحب رفیق بائنڈ ہاؤس جالندھر شہر	-/۲/-
جناب شیخ محمد سعید صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل ملتان (برائے امداد یتیم طالبات)	۵/-/-
بتوسط عزیزہ فاطمہ صاحبہ متعلمہ جونیئر کلاس	۳۰/-/-
جناب بشیر احمد صاحب کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی	۲/-/-
جناب ڈاکٹر عبدالقادر صاحب مقام شادی خاں ضلع اٹک	۲/-/-
محترمہ مسعودہ برکت علی صاحبہ ۱۹ ڈی بیرڈ روڈ نئی دہلی	-/۸/-
جناب محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالقادر صاحب مقام شادی خاں	-/۸/-
محترمہ طاہرہ شمس صاحبہ قرول باغ نئی دہلی	۱/-/-
محترمہ شمیم صاحبہ پارک ویو "	۲/-/-
محترمہ بیگم شفیع صاحبہ قرول باغ "	۱/-/-
محترمہ بیگم محمود الحسن صاحبہ بابر روڈ "	۴/-/-
جناب ضیاء الدین صاحب " "	۱/-/-
جناب محمد بشیر صاحب فاروقی انسپکٹر ریلوے "	۱/-/-
جناب مشتاق احمد خانصاحب ڈیپارٹمنٹ آف سپلائی "	۱/-/-
جناب نیاز احمد صاحب پروفیسر عربک کالج دہلی	۵/-/-
جناب محمد صادق صاحب دفتر ریلوے نئی دہلی	۵/-/-
جناب مستری عبدالرحیم صاحب انجمن رشید جالندھر شہر	-/۲/-
بتوسط اختر النساء و عائشہ عرف شمیم متعلمات مدرسۃ البنات	۶۷/۱/۳

نام	رقم
محترمہ مکرمہ معظمہ جناب رانی صاحبہ جہانگیر آباد اسٹیٹ ضلع بارہ بنکی	۵۰/-/-
جناب محمد شہیر صاحب صدیقی منیجر " " "	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ملک محمد رفیع صاحب جلالپور " "	۱۰/-/-
محترمہ سلیمہ صاحبہ پیسار " "	۵/-/-
جناب جمیل طاہرہ قدوائی سترکھ " "	-/۱/۳
جناب مستری الٰہی بخش صاحب مالک کارخانہ پیپ جی ٹی روڈ جالندھر شہر	۱/-/-
جناب ڈاکٹر سید گل اکبر شاہ صاحب سول کنٹونمنٹ حبانیہ عراق	۱۶/-/-
محترم ممبران جمعیۃ المسلمین حبانیہ عراق بتوسط ڈاکٹر سید گل اکبر شاہ صاحب	۲۸/-/-
بتوسط سلمہ بنت سید خلیل شاہ صاحب متعلمہ مدرسۃ البنات	۵/-/-
جناب ماسٹر عبدالجبار صاحب تحصیل چاندنی محل دہلی	۲/-/-
جناب عنایت اللہ صاحب اخون ترکمان روڈ نئی دہلی	۱/-/-
محترمہ تسمیہ بنت سید خلیل شاہ صاحب "	۱/-/-
جناب ایس ایم شروانی صاحب "	۱/-/-
جناب خانصاحب محمد علی خانصاحب ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینئر شہر سیالکوٹ (برائے مٹھائی طالبات)	۳۰/-/-
محترمہ ام نسیمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر سید گل شاہ صاحب حبانیہ عراق (برائے امداد نادار طالبات)	۴۰/-/-
جناب خانصاحب الحاج شہاب الدین صاحب اسی کنٹریکٹر شہر سیالکوٹ (بتقریب شادی خانہ آبادی نبیرہ خود)	۲۵/-/-
جناب محمود خانصاحب ایس۔پی پولیس کراچی	۱۰/-/-
جناب ماسٹر نذیر احمد بٹ و مہر غلام محمد صاحبان مالکان فرنیچر ہاؤس جالندھر شہر (موعودہ جلسہ سالانہ مردانہ)	۱۰/-/-
میزان	۳۲۳/۸/۴

فہرست چندہ پندرھواں نسوانی سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۴ر نومبر بروز اتوار ۱۹۴۳ء

نام	رقم
بذریعہ مینیجر	۲۲۸/۰/۰
محترمہ بیگم صاحبہ فضل محمد صاحب تھانیدار	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی بدرالدین صاحب گوجعا	۵/-/-
محترمہ ظریفہ سلطانہ بنت مولوی فتح الدین صاحب	-/۸/-
محترمہ مس سراجدین صاحب معلمہ گورنمنٹ گرلز سکول جالندھر شہر	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ایم ایس متقی مینیجر ڈائریکٹر مسلم انڈیا لاہور	۲۵/-/-
محترمہ غلام فاطمہ درجہ ادنیٰ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ	-/۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد رشید عباسی سیکرٹری کمیٹی استقبالیہ	۳۰/-/-
محترمہ والدہ سید صدیق حسن صاحب چھگواڑہ	۱/-/-
محترمہ روح افزا بیگم صاحبہ	-/۴/-
محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ لیڈی ڈاکٹر سول ہسپتال شہر جالندھر	۵/-/-
محترمہ نفیس سلطانہ صاحبہ ناظرہ دارالاقامہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	-/۸/-
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ " "	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر فرزند علی صاحب بستی شیخ	۱۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبداللہ صاحب شہر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد علی خانصاحب مینیجر	۴/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ غلام محی الدین خانصاحب انسپکٹر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عطا محی الدین صاحب خلف وکیل	۱/-/-
محترمہ پروین مستنصر باللہ صاحبہ	۱/-/-
محترمہ نسیمہ بنت گل اکبر شاہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبدالغفور محلہ سراجدین جالندھر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب سول لائن	۲/-/-
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ پکا باغ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ایم اے مجید جائنٹ سکرٹری	
انجمن دار الخواتین امرتسر	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ کریم بخش صاحب بٹ امرتسر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ قادر بخش صاحب لاہور	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان حسام الدین خانصاحب بستی دانشمنداں	۵/-/-
محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲۵/-/-
محترمہ والدہ بشیرہ صاحبہ معلمہ "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب	۲/-/-
محترمہ عطیہ صاحبہ سابقہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بنت مولوی مصلح الدین صاحب	۱/-/-
محترمہ معلوم الاسم صاحبہ	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالعزیز صاحب	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ آنریبل میاں عبدالحی صاحب	
وزیر معارف پنجاب (برائے شیرینی طالبات)	۱۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان احمد حسن خانصاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر صدر استقبالیہ کمیٹی	۱۰/-/-
فہرست بتوسط عزیزہ سلطانہ و جمیلہ خانم صاحبہ	۴۴
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر بدرالدین صاحب	۷/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ چودھری غلام باری صاحب	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ غلام صابر صاحب	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مرزا نعمت اللہ بیگ صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد اصغر صاحب قلعہ محلہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ فیض اللہ بیگ صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان محمد عالم خانصاحب سب انسپکٹر دورا بہ بھوپال	۴/-/-
محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ بیگم عظمت اللہ بیگ صاحب	-/۸/-
محترمہ امینہ بنت مشتاق محمد خانصاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم ممتاز خاں صاحب	۱/-/-
محترمہ والدہ مہدی علیخان صاحب انسپکٹر بھوپال	۴/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد عظیم صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالرحمان صاحب	۱/-/-
محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ لودیانہ	۱/-/-
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ	-/۲/-
محترمہ والدہ فیض الحسن صاحب	۱/-/-
محترمہ سکینہ خانم صاحبہ	-/۸/-
محترمہ سنجیدہ خاتون صاحبہ	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ حاجی احمد یار خانصاحب	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ ضیاء الحسن خانصاحب	۱/-/-
محترمہ رشیدہ صاحبہ بنتی شیخ درویش	۱/-/-
محترمہ سلمیٰ خانم دختر نوازش علیخاں صاحب	۲/-/-
محترمہ رحیمن والدہ عبد الستار صاحب	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ رشید احمد صاحب ایجنٹ امپیریل بنک آف انڈیا	۵/-/-
محترمہ استانی آمنہ صاحبہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
محترمہ صغرا بی بی جماعت سوم	-/۸/-
محترمہ استانی مریم صاحبہ 〃	۱/-/-
محترمہ استانی خورشید بیگم صاحبہ 〃	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودہری رحمت اللہ ممبر کمیٹی	۱/-/-
محترمہ جمشید بانو صاحبہ لودیانہ	۱/-/-
محترمہ اختصار سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ متعلمہ مولوی عالم 〃	۵/-/-
محترمہ شمیم اختر صاحبہ جماعت چہارم 〃	-/۲/-
محترمہ حسین بی بی صاحبہ	-/۱/-
محترمہ مبارک والدہ محمد شفیع کورٹ انسپکٹر	۱/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ استانی جمیلہ مرحوم سابقہ معلمہ مدرسۃ البنات	انگشتری طلائی
محترمہ استانی سلمیٰ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ متعلمہ جماعت سوم 〃	-/۸/-
محترمہ صغرا بیگم صاحبہ 〃 〃	۱/۲/-
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ 〃 〃	-/۴/-
محترمہ عائشہ شمیم صاحبہ 〃 〃	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ اختر النساء صاحبہ متعلمہ جماعت سوم مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ خالدہ ادیب خانم صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ سعیدہ خانم جماعت چہارم 〃	۳/-/-
محترمہ انور خانم 〃 〃	۴/-/-
محترمہ محمودہ بیگم متعلمہ درجہ مولوی 〃	۱/-/-
محترمہ خالدہ نسیم 〃 〃 ششم 〃	۱/-/-
محترمہ محمودہ بی بی صاحبہ	-/۱/-
محترمہ صغرا فتح محمد جماعت چہارم	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد اسماعیل صاحب ہیڈ کلرک ٹانک روڈ کمال پور	۱/-/-
محترمہ اقبال بیگم دختر سردار محمد صاحب ٹانک روڈ کمال پور	۱/-/-
محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۳/-/-
محترمہ نذیر بیگم صاحبہ	-/۶/-
محترمہ ام الحبیب جماعت سوم	-/۲/-
محترمہ سطوت 〃 دوم	-/۲/-
محترمہ معلوم الاسم صاحبہ	-/۴/-
محترمہ صفیہ رضیہ طالبات جماعت چہارم	۱/-/-
محترمہ عقیلہ خانم صاحبہ	۶/-/-
محترم نذیر احمد صاحب	-/۲/-
محترمہ کنیز فاطمہ جماعت چہارم	-/۴/-
محترمہ انور سلطان 〃 پنجم	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ سردار علی صاحب	۵/-/-
محترمہ والدہ منشی عبد اللہ مدرسۃ البنات	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ ثریا اقبال جماعت پنجم	-/۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ	-/۲/-
محترمہ رشیدہ طالبہ مولوی کلاس	۱/-/-
محترمہ بہو صاحبہ ڈاکٹر محمد فاضل صاحب	۱/-/-
محترمہ استانی انور صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ خالدہ خانم جماعت چہارم	۱/-/-
محترمہ رشیدہ 〃	-/۲/-
محترمہ اختر النساء صاحبہ	۱/-/-
محترمہ والدہ عزیز فاطمہ سینئر کلاس	۲/-/-
بیگم خاں اسحاق محمد خاں نمبردار بستی بابا خیل	-/۸/-
محترمہ فہمیدہ خانم متعلمہ ادیب عالم	۱/-/-
محترمہ مائی برکت صاحبہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ شائستہ خانم نور محمد ٹھیکیدار	-/۲/-
محترمہ محمودہ بیگم جماعت سوم	-/۲/-
فہرست بتوسط اختر سلطانہ محلہ قاضیاں و ممتاز زینت اصغر علی قریشی جالندھر شہر	
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد اصغر صاحب قریشی	۵/-/-
محترمہ بیگم شیخ محمود حسین صاحب	۲/-/-
محترمہ بیگم جناب محمد اسماعیل صاحب ہیڈ ماسٹر	۱/-/-
محترمہ رشیدہ خانم جماعت ششم	۱/-/-
محترمہ سکینہ صاحبہ	۲/-/-
محترمہ بی بی صاحبہ میر جان صاحبہ	۱۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ اقبال الدین خاں مرحوم	۲/-/-
محترمہ شاہ بیگم صاحبہ	-/۴/-

نام	رقم
جناب بیگم صاحبہ خان بشیر الدین احمد خان صاحب نصاویل	۲/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر سید عبد الودود صاحب	۵/-/-
محترمہ شائستہ خاتون صاحبہ	۱/-/-
محترمہ مہرز خانم صاحبہ معلمہ	۲/-/-
محترمہ سردار بانو صاحبہ بستی باباخیل	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ صدر الدین صاحب	۱/-/-
محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ	-/۴/-
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ جماعت ششم	۱/-/-
محترمہ طاہرہ خانم صاحبہ	-/-/۶
محترمہ رفیعہ خانم صاحبہ	-/-/۸
محترمہ ظاہرہ خانم صاحبہ	-/-/۹
محترمہ فاطمہ خانم صاحبہ	-/۲/-
محترمہ حمیدہ خانم صاحبہ ادیب عالم	۱/-/-
محترمہ شمیم اختر صاحبہ	-/۸/-
محترمہ محمودہ صاحبہ	-/۲/-
محترمہ فضل بی بی صاحبہ	-/۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ بابو غلام محمد صاحب	-/۸/-
محترمہ سردار بیگم صاحبہ	-/۲/-
محترمہ بلقیس صاحبہ	-/۴/-
محترمہ رشیدہ خانم صاحبہ	-/۸/-
محترمہ اختر سلطانہ محلہ قاضیاں	۱/-/-
محترمہ استانی حشمت بیگم صاحبہ	۵/-/-
محترمہ بلقیس اختر جماعت اعلیٰ	-/۴/-
محترمہ امینہ اختر ″ سوم	-/۱/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ محمد علی صاحب	۳/-/-
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ	-/۸/-
محترمہ حسن بی بی صاحبہ	-/۸/-
محترمہ افضل النساء بیگم صاحبہ	۱/-/-
محترمہ امۃ العزیز صاحبہ	-/۲/-
محترمہ خورشید انور صاحبہ	۱/-/-
محترم عزیز بخش صاحب	-/۴/-
معلوم الاسم	-/-/۶
فہرست بتوسط سعیدہ فاضل و زبیدہ ڈاکٹر بدر الدین صاحب	
محترمہ اختری خانم دختر مولوی حکیم بخش صاحب	-/۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ بابو محمد الدین صاحب	-/۴/-
محترمہ زبیدہ عظامی متعلمہ درجہ خصوصیہ ادنیٰ	۱/-/-
محترمہ جمیلہ خاتون مسز محمد حسین ایم اے سب انسپکٹر سی آئی ڈی لاہور	۵/-/-
محترمہ آنسہ زبیدہ ڈاکٹر بدر الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نکودر	۵/-/-
محترمہ اقبال بیگم صاحبہ شیخ محبوب بخش مرحوم	۵/-/-
محترمہ بیگم محمد سلیم الدین صاحب	۱/-/-
محترمہ دختر میاں عبد اللطیف صاحب تاجر چرم جالندھر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں ولی بہادر صاحب سوداگر چرم جالندھر شہر	۲/-/-
محترمہ تاج بی بی صاحبہ	-/۱/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد امین صاحب گارڈ جالندھر شہر	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ فضل محمد صاحب پرانی کچہری جالندھر	۱/-/-
محترمہ مسز سید محمد حسین صاحب جالندھر	۱/-/-
محترمہ عزیزہ خدیجہ طاہرہ صاحبہ	۲/-/-
محترمہ مبارک جہاں صاحبہ	-/۲/-
محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ	-/۲/-
محترمہ زہرہ صاحبہ	-/-/۶
محترمہ ثریا بیگم صاحبہ موضع مدھ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب عبد الحی صاحب جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ رشیدہ سلطانہ بیگم صاحبہ جناب عبد الغنی صاحب ذیلدار سیانی وال	۵/-/-
محترمہ خدیجۃ الکبریٰ بنت ظفر حسین صاحب	۱/-/-
محترمہ تفضل بی بی بنت ڈاکٹر محمد رشید صاحب جالندھر	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید محمد لطیف صاحب پوسٹ ماسٹر ″	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد شریف صاحب لاہور	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید رحمت علی شاہ صاحب	۱/-/-
محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ	۱/-/-
محترمہ حمیدہ بنت خانبہادر مولوی فتح الدین صاحب	۳/-/-
محترمہ عمدہ بیگم سر معلمہ راہوں	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شاکر علی خان بستی شاہ قلی	۴/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد یوسف صاحب بستی شیخ	۱/-/-
محترمہ بی بی صاحبہ ″ ″	۱/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ رقیہ بیگم	۲/-/-
محترمہ نامعلوم الاسم	-/۱/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ رحیم بخش صاحب جالندھر	-/۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ منشی کرم الدین پتارا	-/۱/-
محترمہ بیگم مولوی برکت علی صاحب نائیک اڈہ بستیاں	-/۴/-
محترمہ برکت بی بی والدہ نسیم	۱/-/-
محترمہ والدہ امیر طیباں	۱/-/-
محترمہ شکیلہ متعلمہ درجہ سوئم مدرسۃ البنات	-/۴/-
محترمہ عقیلہ " " "	-/۴/-
محترمہ والدہ عقیلہ	-/۸/-
محترمہ ستارا خانم صاحبہ	-/۴/-
محترمہ آمنہ خانم صاحبہ بستی شاہ قلی	-/۱/-
محترمہ اختری بیگم صاحبہ }	
شیخ عبد الحمید صاحب اڈا کودرا }	۲/-/-
نامعلوم الاسم	-/۴/-
محترمہ ام الحبیب صاحبہ	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ فضل کریم صاحب	-/۴/-
محترمہ مسعودہ عبد الرحمٰن صاحبہ	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ اللہ دیا	-/۴/-
محترمہ استانی بختاور صاحبہ	-/۴/-
فاضل فہرست چندہ	-/۸/-
محترمہ صفورہ بیگم صاحبہ	۱/-/-
محترمہ امیر بیگم صاحبہ بیگم سندھی خان صاحب قارتہ محلہ	۵/-/-
محترمہ بیگم خان صاحب شیخ عبد الحمید }	
صاحب ڈسٹرکٹ جج کرنال }	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبد الحمید اقبال صاحب	۵/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب	۵/-/-
محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ	-/۲/-
محترمہ نامعلوم الاسم	۳/۱/-
" "	-/۲/-
" "	-/۲/-
" "	-/۱/-
" "	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید اصغر علی صاحب }	
ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ٹانڈہ }	۵/-/-
محترمہ صغرا خانم صاحبہ	۱/-/-
محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ جماعت پنجم	۱/-/-
محترمہ حنیفہ بیگم " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد شریف صاحب }	
ایڈوکیٹ جالندھر شہر }	۴/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سجاد احمد صاحب وکیل	۴/-/-
محترمہ سروری بیگم صاحبہ	۱/-/-
محترمہ استانی بشیر بیگم صاحبہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ غلام دستگیر صاحب	-/۶/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبد الکریم صاحب	۱/-/-
محترمہ وزیر بیگم صاحبہ	۱/-/-
محترمہ صغریٰ بیگم بنت مولوی غلام رسول صاحب	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد شریف صاحب	-/۸/-
نامعلوم الاسم	-/۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمود خانصاحب }	
سب انسپکٹر پولیس کراچی }	۲/-/-

نام	رقم
محترمہ رقیہ خانم صاحبہ درجہ چہارم	۱/-/-
محترمہ ارشاد شمیم درجہ خصوصیہ ادنیٰ	۴/-/-
محترمہ سعیدہ بیگم جماعت پنجم	۱/-/-
محترمہ شگفتہ نقشبند	۱/-/-
محترمہ رضیہ برلاس صاحبہ	۱/-/-
زائد از فہرست چندہ	-/۶/-
فہرست بتوسط ظاہرہ خانم و }	
زبیدہ خانم متعلمات مدرسۃ البنات }	
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر عبد المجید }	
خانصاحب بستی باباخیل }	۴۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان خالد ابراہیم }	
خانصاحب بستی باباخیل }	۲۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان ڈاکٹر ابراہیم }	
خانصاحب بستی دانشمنداں }	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان عبد الخالق خانصاحب بستی باباخیل	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مولنا عبد الحی صاحب عباس	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان محمد صدیق خانصاحب بستی باباخیل	۱/-/-
محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ	۵/-/-
محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بستی غذاں	۲/-/-
محترمہ آصف جہاں صاحبہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ بخشی دلاور علی صاحب }	
ایکسائز انسپکٹر }	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبد اللہ صاحب خانپور	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان علی محمد خانصاحب دھوگڑی	۵/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالغفور صاحب بستی غزنی	-/-/۱
محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ " دانشمنداں	-/-/۱
محترمہ والدہ ریاض صاحب متعلم مدرسۃ البنات	-/-/۱
محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ	-/-/۱
محترمہ امیر بانو صاحبہ بستی دانشمنداں	-/-/۱
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ	-/-/۱
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ	-/-/۱
محترمہ بلقیس خانم صاحبہ لاہور	-/-/۵
محترمہ خورشید صاحبہ "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ محمد یعقوب صاحب	-/-/۳
محترمہ عالیہ بیگم صاحبہ بستی شیخ	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ سلام الدین صاحب جالندھر شہر	-/-/۱
محترمہ زینت جہاں صاحبہ متعلمہ درجہ دہم مدرسۃ البنات	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ غلام احمد صاحب بستی شیخ	-/-/۱
محترمہ ممتاز خانم صاحبہ بستی دانشمنداں	-/-/۱
محترمہ امیر سلطانہ صاحبہ متعلمہ مولوی عالم مدرسۃ البنات	-/-/۵
محترمہ رافعہ مرضیہ صاحبہ متعلمہ درجہ مولوی عالم مدرسۃ البنات	-/-/۱
محترمہ خدیجۃ الکبریٰ صاحبہ کپورتھلہ (سابقہ متعلمہ مدرسۃ البنات)	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ نذیر احمد صاحب	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ خان محمد عبداللہ خانصاحب بستی باباخیل	-/-/۲
محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ بستی باباخیل	-/-/۱

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ نصیر الدین صاحب نیروبی افریقہ	-/-/۵
محترمہ بیگم صاحبہ برکت علی صاحب کپالہ "	-/-/۵
محترمہ بیگم صاحبہ تاج محمد صاحب نیروبی "	-/-/۹
محترمہ بلقیس جہاں صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	-/-/۲
محترمہ فہمیدہ بیگم متعلمہ درجہ ثالثہ "	-/-/۲
محترمہ عزیزہ فخر عالم - ادنیٰ "	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ خان فیروز خانصاحب بمبئی	-/-/۵
محترمہ بیگم صاحبہ خان عشاق احمد خان خانصاحب حیدرآباد دکن	-/-/۱۰
محترمہ بیگم صاحبہ خان اشتیاق احمد خانصاحب حیدرآباد دکن	-/-/۵
محترمہ والدہ عطاء الحق خانصاحب بستی دانشمنداں	-/-/۲
محترمہ طاہرہ نفیسہ خانم صوفیہ بستی باباخیل	-/-/۱
محترمہ نعیمہ خانم صاحبہ طالبہ مدرسۃ البنات	-/-/۱
محترمہ والدہ نسیمہ صاحبہ	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالرحمٰن صاحب	-/-/۱۰
محترمہ سردار محمد صاحب اے ڈبلیو آئی سندھ	-/-/۴
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اول معلمہ زنانہ سکول	-/-/۲
محترمہ بیگم صاحبہ محمد شریف صاحب سالٹ انسپکٹر کھیوڑا	-/-/۲
محترمہ میمونہ خانم - محترمہ حمیدہ بیگم	-/۱۰/۶
محترمہ سکینہ بیگم - محترمہ عفت جہاں	-/-/۱
محترمہ سکینہ بیگم - محترمہ حشمت	-/۸/-
محترمہ عطا بی بی - محترمہ سارہ	-/۶/-

نام	رقم
محترمہ آمنہ بیگم - محترمہ بشیرہ	۶/۱۰/-
محترمہ رحیم بی بی - محترمہ زبیدہ بیگم بستی شیخ	-/۳/۹
نامعلوم الاسم - نامعلوم الاسم	-/۸/-
نامدار فہرست چندہ	-/۸/۹
محترمہ بیگم صاحبہ خان فضل کریم خانصاحب ارمڑ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان قطب احمد خانصاحب بستی غزنیاں	-/۸/-
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت خان قطب احمد خان صاحب بستی غزنیاں	-/۲/-
جناب مکرمہ معظمہ صالحہ بیگم صاحبہ بیگم عالیجناب احمد مشتاق خانصاحب کمشنر نمبر نظام ریکوڈ (صدر جلسہ زنانہ)	۲۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان امیر الدین احمد خانصاحب ایڈووکیٹ جالندھر شہر	۲۰/-/-
میزان کل	۹۱۳/۱۲/۶
فروخت پارچہ جات سلائی مدرسہ بتقریب جلسہ سالانہ	۵۲/۶/۳

موعود جلسہ نسوانی سالانہ

نام	رقم
محترمہ معظمہ بیگم صاحبہ آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم پنجاب (صدر جلسہ)	۱۰۰/-/-
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت خانبہادر مولوی فتح الدین صاحب بانگاہ	۵۰/-/-
محترمہ سلمیٰ صاحبہ متعلمہ مولوی کلاس	۱/-/-

محترمہ سلیمہ صاحبہ متعلم جماعت ششم مدرسۃ البنات	۱/۸/۰
محترمہ فہمیدہ عبدالرحمٰن صاحبہ	۲/۰/۰
محترمہ بیگم صاحبہ عبداللطیف صاحب	۵/۰/۰
محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ امداد علی صاحب جالندھر شہر	۱/۸/۰
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ	۲/۰/۰
محترمہ بیگم شامی صاحبہ	۲/۰/۰
میزان	۱۶۴/۰/۰

نورالدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات

شہر جالندھر۔ پنجاب

کیا یہ تقریب ہر سال طالبات نہایت اہتمام سے مناتی ہیں۔ جس میں اسلامی بچیاں فلسفۂ عید سے عملی طور سے مستفیض ہوتی ہیں۔

اس تقریب کا پروگرام نہایت شاندار بنایا جاتا ہے صرف ملنے ملانے اور سویوں پر یہ سبق آموز تہوار ختم نہیں ہوتا۔ ادبی و اخلاقی ڈرامے۔ قومی گیت اور نظمیں اور اصول عید کا صحیح اتباع اس تقریب کی خصوصیات ہیں مس اختر صاحب اور مس قیصر صاحب اسکول کی سابق طالبات جو اس بی اے میں ہیں اور جنکی کوشش سے یہ تقریب آجتک نہایت حسن و خوبی سے انجام پا رہی ہے۔ نواب بیگم ڈھاکہ جو اس اسکول کی سابق طالبہ ہیں اس تقریب کی صدر و معاون ہیں خاص دلچسپی لیتی ہیں انکے علاوہ کیپٹن بھی قابل تحسین و آفرین ہے جنکی کوشش اور مدد سے عید پروگرام کامیاب ہوتا ہے۔

دعا ہے کہ خداوند کریم ہماری بچیوں کو ہمیشہ اسی طرح عید کی خوشیاں نصیب کرتا رہے۔

مسز ایل اے حکم

(ایم اے او گرلز اسکول) آنریری سیکرٹری

(باقی دیکھو صفحہ ...)

نماز عید الفطر اور مسلمات کلکتہ :-

حسب سابق اس سال بھی خواتین کلکتہ نے نماز عید الفطر زیر اہتمام آل انڈیا مسلم لیڈیز کانفرنس (بنگال پروونشل برانچ کلکتہ) مسلم انسٹی ٹیوٹ میں باجماعت ادا کی۔ گزشتہ سال کے مقابل امسال جماعت کثیر تھی۔ مولانا قاری ابو اللیث صاحب نے امامت کی اور ایک موثر خطبہ سے مستفید کیا۔ نماز سوا دس بجے شروع ہو گئی۔ باوجود عید کی مصروفیت کے بہت سی بیویاں دس بجے تک پہنچ گئی تھیں۔ خواتین کلکتہ کی یہ بیداری قابل تحسین و آفرین ہے۔ عیدین کی نمازیں کانفرنس کے زیر اہتمام چند سال قبل سے باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ میں اپنی بہنوں کی ممنون ہوں کہ انہوں نے باوجود مصروفیت کے ہمیشہ میری تجاویز کو عملی جامہ پہنا کر بنا مستعدی سے محفل یوم النبی۔ مجلس معراج النبی۔ نماز عیدین اور ہفتہ وار وعظ کی مجالس میں شریک ہو کر انہیں کامیاب بنایا ہے اور میری ہمت افزائی کی اللہ تعالےٰ انہیں ہمیشہ نیکی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خصوصاً عید کی اجتماع خواتین کا ایک دوسرے سے بلا امتیاز گلے ملنا ایک قابل دید روح پرور منظر ہے جس سے سچی اسلامی اخوت کا پتہ چلتا ہے

نماز و خطبہ کے بعد خاص دعا جزیرۃ العرب اور اسلامی ممالک کے حفاظت کیلئے مانگی گئی۔

پروردگار عالم مسلمانوں کو مظفر و منصور کرے اور مسلمانوں کو ہر آفت ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے آمین (خادمۂ اسلام۔ مسز ایچ اے حکم (حسن آرا بیگم) آنریری سیکرٹری)

ضرورت رشتہ

ایک کنوارے ۲۲ سالہ پابند ارکان اسلام پرہیزگار مسلم راجپوت کے لئے جسکی ماہوار آمدنی ساٹھ روپے ہے رفیقہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی خوانده و قبول صورت تعلیم یافتہ ہو۔ خط و کتابت بنام م ع س ق بذریعہ دفتر رسالہ عصمت ہونا چاہئیے

صرف تین ۳ ماہ کے لئے

حمائل شریف (خورد) :-

یورپ کے کتب خانے مشرقی جواہرات علمیہ سے مالا مال ہیں۔ ہم اس علمی ورثہ سے ہاتھ دھوئے بیٹھے تھے لیکن چند علم دوست ایرانیوں نے اس طرف توجہ کی اور مطبع کاویانی کے نام سے ایک مطبع اور دار الاشاعت قائم کر کے فارسی، عربی اور ترکی وغیرہ کے چند قدیم نسخوں کو شائع کیا۔ یہ حمائل شریف بھی اسی مطبع کی مطبوعہ ہے۔ کاغذ اور چھپائی انگلستان، ہالینڈ، شام اور مصر سے جیسی کتابیں چھپ کر نکلتی ہیں ان سے اعلیٰ ہے۔ سائز جیبی ہے پہلے ہدیہ ۳؎ تھے مگر اب ۲؎ کر دیا گیا ہے تاکہ زیادہ مسلمان فائدہ اٹھا سکیں۔

حمائل شریف (کلاں) :- فاطمۃ الکبریٰ بنت جناب محمد دین صاحب خوشنویس

کی لکھی ہوئی حمائل شریف جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے کتابت کی دلآویزی اور پاکیزگی کی وجہ سے خاص شان کی مالک ہے۔ موصوفہ کو ہندوستان کی سب سے بہتر عربی خوشنویس ہونیکی حیثیت سے مختلف انجمنوں اور نمائشوں کی طرف سے طلائی تمغے ملے ہیں۔ بیگم صاحبہ بھوپال اور اعلیٰ حضرت نواب صاحب حیدر آباد نے ہدیے اور وظائف پیش کئے ہیں۔ حمائل مترجم ہے۔ اور ترجمہ شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ سائز ۳۰×۲۰/۱۶ ہدیہ مجلد ۲؎

ملنے کے پتے

صدر دفتر:- مکتبہ جامعہ قرول باغ نئی دہلی۔

شاخیں اور ایجنسیاں:- (۱) مکتبہ جامعہ۔ جامع مسجد دہلی۔ (۲) مکتبہ جامعہ۔ بیرون لوہاری دروازہ لاہور (۳) مکتبہ جامعہ۔ امین آباد لکھنؤ۔ (۴) مکتبہ جامعہ پرنس بلڈنگ بمبئی ۳ (۵) سرحد بک ایجنسی۔ بازار قصہ خوانی پشاور (۶) کتاب خانہ۔ عابد شاپ حیدر آباد دکن۔

رجسٹرڈ ایل نمبر

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ : حمیرا

سرپرست : فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خاں وزیر اعظم پٹیالہ

نگران : انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ : ایک روپیہ (ممالک غیر سے تین شلنگ)

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱۔ "مسلم" ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۳۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیے، اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پہ اپنا پتہ ضرور لکھیے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو چار پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے۔

۵۔ خط کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی تہذیب و شرافت کو مد نظر رکھا جائے۔

۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہیے۔

۳۔ روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴۔ مضمون مختصر ہو۔

۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجیے گا۔

۶۔ پورا پتہ لکھیے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکیگا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ دیا جائیگا۔

۲۔ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳۔ اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ڈاکٹر پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مُسلمہ جالندھر شہر

جلد ۹	جنوری ۱۹۴۱ء - ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ	نمبر

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابراہیم علیہ السلام

(ادارہ)

اللہ کی رضا اسی میں پائی کہ اللہ کی راہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کر دیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قصہ مذہبی دنیا میں حد درجہ مشہور ہے۔ مسلمانوں کا متبرک تہوار عید الاضحٰے یعنی قربانی کی عید اسی مبارک تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ جب سے یہ دنیا کا ایک عظیم واقعہ پیش آیا۔ خدائے اکبر کا ذکر ہر سال بلند سے بلند تر ہوتا ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ

اللہ کی خاص رحمت ہو حضرت ابراہیمؑ پر
اللہ کی خاص رحمت ہو حضرت اسمٰعیلؑ پر
اللہ کی خاص رحمت ہو حضرت محمدؐ پر

قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کا کئی جگہ ذکر آیا ہے جن سے ان کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو واضح ہو رہے ہیں۔ ہم آج اسی ترتیب سے ان تاریخی واقعات کو درج کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کا قصہ

ایک بار حضرت ابراہیم اور ایک کافر بادشاہ میں جس کا نام نمرود تھا۔ اور جو خدا اور اس کی قدرتوں کا منکر تھا۔ بڑے مزے کی بحث ہوئی۔ ابراہیمؑ نے کہا: "خدا تو وہ ہے جو لوگوں کو جلاتا اور مارتا ہے۔ اس نے کہا یہ کونسی بڑی بات ہے میں بھی جلا سکتا اور مار سکتا ہوں چنانچہ اس نے دو شخص بلوائے۔ جن میں سے ایک بے گناہ تھا اور دوسرا مجرم اور مرتکب قتل۔ اس نے پہلے کو تو مروا ڈالا اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دل میں کہا کہ یہ عجب نادان اور کوتہ فہم ہے کہ جلانے اور مارنے کے معنی بھی نہیں سمجھتا۔ تو انھوں نے کہا کہ خدا تو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے آپ اس کو حکم دیں کہ مغرب سے نکلے۔ یہ سن کر کافر ہکا بکا اور لاجواب ہو گیا۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح ہونے کا قصہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے ایک سعادت مند لڑکا عنایت فرما خدا نے دعا قبول فرمائی اور اسمٰعیل علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی۔ جب اسمٰعیل علیہ السلام

نے کچھ ہوش سنبھالا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
خواب دیکھا کہ گویا وہ اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے
ہیں۔ یہ خواب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت
اسمٰعیلؑ سے بیان کیا اور کہا کہ بیٹا یہ ایک طرح کا
خدا کا حکم ہے۔ تم بتاؤ کہ اس میں تمہاری کیا رائے
ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا کہ اباجان آپ اس
میں مجھ سے میری رائے کیا دریافت فرماتے ہیں۔
آپ کو جو حکم ہوا ہے بے تامل اس کی تعمیل کیجئے۔
میں خدا کی راہ میں جان دینے کے لئے حاضر ہوں اور
انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ میں خدا کی رضاجوئی
کے لئے صاحب استقلال اور صابر ہوں۔ جب
دونوں باپ بیٹے حکم خدا کی تعمیل پر آمادہ ہوگئے۔ اور
باپ نے ذبح کرنے کے لئے بیٹے کو ماتھے کے بل پچھاڑا
تو خدا کو ان کی فرمانبرداری نہایت پسند آئی۔ اس نے
ایک بڑی قربانی کو حضرت اسمٰعیل کا فدیہ دیا۔ اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ ابراہیم شاباش! تم
نے خواب کو سچ کر دکھایا۔ اس خواب سے ہم کو تمہارا
امتحان مقصود تھا اور اس میں تم پورے اترے ؎

بہت خوب کی تم نے میری اطاعت
تمہیں اے مرے دوست صد آفریں ہے

حضرت ابراہیمؑ کا انتظامات قدرتِ الٰہی میں نظر کرنے کا قصہ

حضرت ابراہیم شروع ہی سے خداپرست اور بڑے
سمجھ دار تھے اور جانتے تھے کہ بت پرستی بڑی نادانی کی
بات ہے۔ چنانچہ انھوں نے اپنے والد آزر سے صاف
کہہ دیا کہ آپ اور آپ کی قوم کے لوگ جو بتوں کو معبود
مانتے ہیں۔ سب گمراہی میں مبتلا ہیں کیونکہ اپنے ہاتھوں
کی بنائی ہوئی مورتیں کبھی پرستش کے لائق نہیں ہو
سکتیں۔ معبود ہونے کے لائق تو صرف وہ خدائے واحد
ہے جس کی شان سب سے بلند ہے۔ یہ حال دیکھ کر
خدا کو منظور ہوا کہ ان کو انتظامات قدرت دکھائے
تاکہ ان کو خدا کا کامل یقین ہو جائے۔ چنانچہ جب رات
پڑی اور ایک بڑا ستارہ نظر آیا تو ابراہیم علیہ السلام
اس کو دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ خدا ہے لیکن جب وہ غروب
ہوگیا تو بولے کہ میں غروب ہو جانے والی چیزوں کو
پسند نہیں کرتا۔ پھر جب چاند کو دیکھا کہ بڑا جگمگا
رہا ہے تو خیال کیا کہ یہ خدا ہے مگر جب وہ بھی غروب
ہوگیا تو بولے کہ اگر خدا مجھ کو حق بات نہیں سمجھائے گا
تو میں غلطی میں پڑ جاؤں گا۔ پھر جب سورج کو دیکھا کہ
سب سے شاندار اور اپنی کرنوں سے دنیا کو منور کر رہا
ہے تو سمجھے کہ یہ خدا ہے۔ لیکن جب وہ بھی غروب ہوگیا
تو کہنے لگے کہ ان چیزوں میں سے تو کوئی چیز بھی خدا نہیں
ہو سکتی۔ اور اپنی قوم سے خطاب کرکے فرمانے لگے کہ
بھائیو جن چیزوں کو تم خدا کے ساتھ شریک بناتے ہو۔
مجھے ان سے کچھ سروکار نہیں۔ میں صرف اسی ذات پاک
کا ماننے والا ہوں جس نے زمین و آسمان کو بنایا اور ایک
کا ہو کے رہوں گا اور میں شرک کرنے والوں کی جماعت میں سے

نہیں ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بُت شکنی کا قصہ

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد آزر کو بت پرستی کے گناہ عظیم میں مبتلا دیکھا تو ان سے کہا کہ آپ ایسی چیزوں کی کیوں پرستش کرتے ہیں جو نہ سُن سکتی ہیں اور نہ دیکھ سکتی ہیں۔ نہ کسی کام آسکتی ہیں۔ یہ تو شیطان کی پرستش ہے۔ اور شیطان خدائے رحمٰن سے سرکش ہے۔ یہ بھی کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ خدا کی طرف سے کہیں آپ پر عذاب نازل نہ ہو۔ بہتر یہی ہے کہ آپ میرا اتباع کریں کیونکہ مجھے خدا کی طرف سے ہدایت حاصل ہوئی ہے اور میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ آزر نے کہا کہ ابراہیم ان باتوں سے باز آجاؤ۔ نہیں تو میں تم کو سنگسار کر دوں گا۔

یہی نصیحت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں کو کی اور کہا کہ یہ بت جن کی تم پرستش کرتے ہو چیز کیا ہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے بڑوں کو اسی طرح ان کی پرستش کرتے دیکھا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ تم بھی گمراہ ہو اور تمھارے بڑے بھی گمراہ تھے جنھوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ یہ بت کہیں خدا ہو سکتے ہیں۔ خدا تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ ان لوگوں نے ابراہیم علیہ السلام کی نصیحت قبول نہ کی تو انھوں نے ارادہ کیا کہ ان بتوں ہی کا علاج کرنا چاہئے۔ چنانچہ ایک دن موقع پا کر آپ بت خانے میں تشریف لے گئے تو سب بتوں کو توڑ تاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ صرف ایک بت جو سب سے بڑا تھا ثابت رہنے دیا۔ جب ان لوگوں نے بتوں کی یہ حالت دیکھی تو ششدر رہ گئے اور آپس میں کہنے لگے کہ بھلا یہ حرکت کس نے کی ہوگی۔ ہائے کسی نے بڑا ظلم کیا۔ بعض شخصوں نے کہا کہ ایک نوجوان جسے ابراہیم کہتے ہیں۔ ان کا چرچا کرتا تھا۔ عجب نہیں کہ اسی نے ان کو توڑا ہو۔ تو انھوں نے حضرت ابراہیمؑ کو بلا کر پوچھا کہ ابراہیم کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کیا ہوگا تو اس بت نے کیا ہوگا جو سب سے بڑا ہے اور جو ثابت کھڑا ہے اگر یہ ٹوٹے ہوئے بت بول سکتے ہوں تو ان سے پوچھو۔ یہ جواب سُن کر وہ نادم سے ہوئے اور کہنے لگے کہ تم جانتے ہو کہ یہ بول نہیں سکتے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ پھر تم ایسی چیزوں کی کیوں پرستش کرتے ہو کہ جو نہ تم کو کچھ نفع دے سکیں نہ نقصان پہنچا سکیں۔ تف ہے تم پر اور تمھارے جھوٹے معبودوں پر۔ ابراہیم علیہ السلام کی ان باتوں سے بت پرست کھسیانے ہو گئے تو انھوں نے یہ صلاح کی کہ ان کو آگ میں جلا کر ہلاک کر دینا چاہئے۔ چنانچہ لکڑیوں کا بڑا انبار جمع کیا اور اس کو آگ لگا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس میں دھکیل دیا۔ خدا نے آگ کو حکم دیا کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا۔ آگ فوراً سرد ہو کر گلزار بن گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس میں سے سلامت نکل آئے۔

حضرت ابراہیمؑ کی درخواست پر مُردہ جانوروں کے زندہ ہونے کا قصہ

حضرت ابراہیمؑ نے خدا سے التجا کی کہ پروردگار مجھ کو دکھا کہ تو قیامت میں مردوں کو کیونکر زندہ کریگا۔ خدا نے فرمایا۔ کیا تم کو اس کا یقین نہیں۔ عرض کی۔ کیوں نہیں۔ مگر میں آنکھ سے بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ میرا دل کامل طور پر مطمئن ہوجائے۔ فرمایا: اچھا جانور منگوا کر بوٹی بوٹی کرڈالو۔ اور ان کا ایک ایک ٹکڑا ایک پہاڑی پر رکھ دو۔ پھر انکو اپنے پاس بلاؤ تو وہ زندہ ہوکر تمہارے پاس دوڑے چلے آئینگے۔ بس اسی طرح ہم قیامت کے روز مُردوں کو جلا اٹھائینگے اور ہم کو مُردوں کا زندہ کرنا کچھ مشکل نہیں۔ چنانچہ ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا۔ پھر بلانے پر خدا کے حکم سے وہ تمام بوٹیاں جس جس جگہ کی تھیں اپنی اپنی جگہ پر قائم ہوکر اور جانور بن کر انکے پاس آگئے۔

مدرسۃ البنات (ماہ دسمبر میں)

نوماہی امتحان: بعض حالات کے تحت بجائے ۱۵ر دسمبر کے امتحان ۱۲ر سے شروع کر دئے گئے تھے جو ۲۴ر کو ختم ہوئے۔ اس کے بعد مدرسہ کرسمس کی تعطیلات کے لئے ۲۴ر سے ۳۱ر دسمبر تک بند رہا۔ ممانعت کے باوجود نزدیک کی بعض لیلیات نے مذکورہ تعطیلات سے فائدہ اٹھایا اور اپنے دور سے تشریف لائے ہوئے عزیزوں کی ملاقات کے لئے گھروں کو چلی گئیں۔ مدرسہ دوبارہ کھلنے پر نتائج کا اعلان کیا گیا جس میں مدرسہ کی بیشتر جماعتوں کا نتیجہ شاندار ثابت ہوا۔

معائنہ جات: تمام مہینہ مختلف اصحاب مدرسہ کے معائنہ کے لئے تشریف لاتے رہے جن میں سے خاص طور پر قابل ذکر محترم جناب برکت علی کی ذات گرامی ہے۔ آپ نے نہایت توجہ اور گہری دلچسپی کے ساتھ مدرسہ کی تمام تعلیمی حالت کا معائنہ فرمایا اور بہت دیر تک پس پردہ تمام طالبات کو بذریعہ لیکچر ملک کے اہم سیاسی مسائل ذہن نشین کرائے

امداد نادار طالبات: اس سلسلہ میں محترم جناب نذیر محمد صاحب بٹ کی طرف سے ایک جوڑا سوتی پارچات موصول ہوا۔ جزاہُ اللہ۔

عید اضحیٰ: اس متبرک تہوار پر ۸ر جنوری سے ۱۲ر جنوری تک کے لئے مدرسہ بند کردیا گیا۔ آپ باقی تفصیلات آیندہ نمبر میں ملاحظہ فرمائینگے

لیلیات کی صحت: گزشتہ ماہ میں دار الاقامہ کے اندر ملیریا اور ٹائیفائیڈ کا بہت زور رہا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص مہربانی سے تمام بچیوں پر اپنا فضل کرکے تندرستی عطا فرمائی۔ آجکل سب عزیزات

کی صحت بہت اچھی ہے اور چاق وچوبند نظر آرہی ہیں۔ بورڈ طالبات کو ٹائیفائڈ کا ٹیکہ کرا دیا گیا ہے۔

ایک نیا وظیفہ

محترم جناب عبدالقیوم صاحب نے جو میسرز حاجی عبدالرحیم عبدالقیوم سوداگران چائے۔ پشاور" سے مالکانہ تعلق رکھتے ہیں پچھلے مردانہ سالانہ جلسے کو اپنی شرکت کی عزت بخشتے ہوئے مبلغ ساٹھ روپے اس غرض سے عطا فرمائے تھے کہ پانچ روپے ماہانہ کے حساب سے سال بھر تک اس لڑکی کو وظیفہ دیا جائے جو غریب محنتی اور قابل ہو اور جو فارغ التحصیل ہونے کے بعد کسی بھی مدرسہ میں مناسب تنخواہ پر پڑھائے۔ یہ اعلان حاضرین نے جوش ومسرت سے سنا۔ مگر افسوس ہے کہ غلطی سے یہ رقم انجمن کے امدادی فنڈ میں درج ہوگئی۔ اب اس سہو کا علم ہونے پر یہ وظیفہ ایک طالبہ کو دے دیا گیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جناب عبدالقیوم صاحب کو نیک جزا دے، وظیفہ پانے والی بچی اس امداد سے پورا فائدہ اٹھائے۔ اور وہ دوسروں کو تعلیم دین کا فیض پہنچا سکے۔

پنجۂ نگارین

پروفیسر شیخ عبداللطیف صاحب تپش ایم۔ اے گورنمنٹ کالج۔ ملتان

اللہ اللہ رے اے عشق! تری بوالعجبی! | لے اڑی حسن کو خود حسن کی شہرت طلبی
گفتگو وحدت و کثرت میں ہے اب بے ادبی | مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی!
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی!

حبذا جانِ جہاں نازشِ عالی نسبی | شورشِ حسنِ بتاں مظہرِ سِرِّ عجبی
مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی | آب و رنگِ چمنِ ہاشمی و مطلبی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی!

جلوہ گر کس کے کرشمے سے ہوئے دیر و حرم | کس کے آئینۂ طلعت میں حدوث اور قدم
کون ہے تیرے سوا چشم و چراغِ عالم | من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی!

رنگ کیوں لعل ہوا؟ نیرِ اعظم کی نگاہ | دانہ کیوں سبز ہوا؟ مکرمتِ ابرِ سیاہ

یوں ہی اے مہرِ ہمہ ابرِ کرم! خلق پناہ! عاصیانیم ز ما نیکیٔ اعمال مخواہ
سوئے ما رُوئے شفاعت بکن از بے سببی

ہوگی جب گرمیٔ ہنگامۂ محشر ہیہات! آپ سے عرض سرا ہوں گے رفیعُ الدّرجات
اے سراپا کرم و جود و سخا و برکات! ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی! (غیر مطبوعہ)

اللہ کے ارشادات

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خدا (جو معبود برحق ہے) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہے۔ اور تمام عالم کو سنبھالے ہوئے ہے (۲) اس نے اے محمد تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اور اس سے پہلے اسی نے لوگوں کی ہدایت کے لئے توراۃ اور انجیل نازل کی۔ اسی نے وہ کتاب نازل کی جو حق اور باطل کو الگ الگ کرتی ہے (یعنی قرآن مجید) جن لوگوں نے خدا کی آیتوں سے انکار کیا ان کو سخت عذاب ہوگا۔ اور خدا زبردست بدلا لینے والا ہے (۳) خدا (ایسا بصیر و خبیر ہے کہ) اس سے آسمان اور زمین کی کوئی چیز مخفی نہیں (۴) وہی تو ہے جو ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے۔ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں (۵) لوگوں کو انکی خواہشوں کی چیزیں جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی مزے دار معلوم ہوتی ہیں (مگر) یہ سب چیزیں دنیا ہی کی زندگی میں کام آنے والی ہیں اور خدا کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے (۱۳) اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہے (سنو) جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لئے خدا کے پاس بہشت ہیں جن میں نہریں بہ رہی ہیں (اور) جن میں وہ ہمیشہ رہینگے۔ اور پاکیزہ عورتیں ہیں۔ اور خدا کی خوشنودی۔ اور (دیکھو) خدا (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے (۱۴) جو خدا سے التجا کرتے ہیں۔ کہ اے پروردگار ہم تجھ پر (دل سے) ایمان لائے ہیں۔ تو ہم کو ہمارے گناہ بخشیو۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچائیو (۱۵) یہ وہ لوگ ہیں جو صبر کرتے اور سچ بولتے اور عبادت میں لگے رہتے۔ اور خرچ کرتے اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں (۱۶) خدا اور فرشتے اور علم والے لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اس (خدائے واحد) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہی انصاف کے ساتھ (سب چیزوں کو) تھامے ہوئے ہے اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں (۱۷)

سچا دین خدا کے نزدیک اسلام ہے۔ اور اہل کتاب نے جو (اس دین سے) اختلاف کیا تو علم ہونے کے بعد اور

آپس کی ضد سے کیا۔ اور جو شخص خدا کی آیتوں سے منکر ہو تو (اس کو معلوم رہے کہ) خدا جلد حساب لینے والا (اور مواخذہ کرنے والا) ہے (۱۸) اے پیغمبر! اگر یہ لوگ تم سے معاہدہ کریں تو ان کو یہ جواب دو۔ کہ میں اور میرے پیرو تو خدا کے فرمانبردار ہو چکے۔ اور اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے کہو کہ تم بھی (خدا کے فرماں بردار بنتے اور) اسلام لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بے شک ہدایت پالیں۔ اور اگر (تمہارا کہا) نہ مانیں تو تم بری الذمہ ہو کیونکہ تمہارا کام صرف خدا کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور خدا بندوں (کے حال) کو دیکھ رہا ہے (۱۹) جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے۔ اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے اور ایسے اور لوگوں کو بھی جو انصاف کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ قتل کرتے ہیں۔ ان کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ (۲۰) یہ ایسے لوگ ہیں۔ کہ ان کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں (۲۱) ❊

کہو اے خدا اے پادشاہی کے مالک تو جس کو چاہتا ہے بادشاہی بخشتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے بادشاہی چھین لیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (۲۵) تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے۔ اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ تو ہی بیجان سے جاندار پیدا کرتا ہے۔ اور تو ہی جاندار سے بیجان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بیشمار دولت ورزق بخشتا ہے (۲۶) ❊

(اس نصیحت کو یاد رکھنا) کہ مومن لوگ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں۔ اور جو ایسا کریگا تو خدا کا اس سے کچھ تعلق نہیں۔ ہاں اگر اس طریق سے تم ان سے ایک طرح کی بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں) اور خدا تم کو حکم دیتا ہے۔ کہ اسی سے ڈرو کہ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۲۷) ان لوگوں سے کہہ دو کہ کوئی بات اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا ظاہر کرو خدا اس کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ اس کو سب کی خبر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۲۸) اے پیغمبر! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ خدا بھی تمہیں دوست رکھیگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیگا کیونکہ خدا بخشنے والا اور مہربان ہے (۳۰) یہ بھی) کہہ دو کہ خدا اور اسکے رسول کا حکم مانو۔ اگر نہ مانیں تو خدا کافروں کو دوست نہیں رکھتا (۳۰) ❊ آل عمران

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہوسکنے کا ذمہ وار دفتر نہ ہوگا۔

"مینیجر"

حضرت زینبؓ بنت علیؓ میدانِ ظلم وجفا میں

(از قلم حضرت مولانا الحاج عبدالقیوم صاحب ندوی استاد تفسیر و دینیات جمعیۃ تبلیغ الاسلام کراچی)

اللہ کے رسول ہمارے آقا و مولا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا سے تشریف لے جانے لگے تو اپنی امت کو مخاطب فرما کر فرمایا کہ اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم نے ان کو مضبوطی سے پکڑا تو تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ ایک اللہ کی کتاب (قرآن حکیم اور اپنے اہلبیت)" دوسری روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ میری سنت"۔

اسکا مطلب یہ ہوا کہ اگرچہ میں جا رہا ہوں مگر تمہاری ہدایت کا بہت بڑا سامان چھوڑ رہا ہوں اس میں سب سے بڑھ کر قرآن حکیم ہے اور پھر میری سنت اور اسکے بعد میری جسمانی و روحانی آل و اولاد یعنی علماء حق اور اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ ان کو دیکھ کر اسلامی تعلیم سیکھنا اور عمل کرنا۔

آج کی مجلس میں ہم چاہتے ہیں کہ اول رسول صلعم میں سے ایک اسلامی شجاعت اسلامی تہذیب اور اسلامی رنگ میں رنگی ہوئی باعزت صد ہزار عزت و احترام خاتون کی زندگی کا کچھ تذکرہ کریں جس سے ہمارے ایمان تازہ ہوں اور اللہ ہم کو بھی انکی پیروی کی توفیق بخشے تاکہ فتنوں بھری دنیا میں اس مصیبت بھرے عالم میں ہم بھی ایک گونہ آرام حاصل کر سکیں۔ میری مراد ان سے حضرت زینبؓ بنت علی رضی اللہ تعالے عنہا ہے۔

آپ کے والد ماجد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ اور والدہ ماجدہ خاتون جنت حضرت فاطمہ زہراؓ ہیں۔ آپ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی حقیقی بہن ہیں۔ آپکی شادی آپکے چچازاد حضرت عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب کے ساتھ ہوئی اور ان سے آپ کے چار صاحبزادے علی۔ عون (اکبر) عباس۔ محمد اور ایک صاحبزادی ام کلثوم ہوئیں۔

آپ بھی اپنے بھائی حضرت حسینؓ کے ہمراہ کربلا تشریف لے گئی تھیں۔ ابن انباری کا بیان ہے کہ حضرت حسینؓ شہید کئے گئے تو آپ نے اپنا سر مبارک خیمہ سے باہر نکال کر باآواز بلند کچھ اشعار پڑھے جن کا حاصل یہ تھا۔

اگر قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے یہ سوال کر بیٹھیں کہ کیا تم کو میری اولاد کے ساتھ یہی سلوک کرنا چاہئے تھا کہ ان کے ساتھ قتل و غارت کا معاملہ کر کے خاک و خون میں نہلا دیا جائے کیا میری خیر خواہی اور ہدایت کا یہی معاوضہ ہے جو تم نے میری اولاد کو اذیت دیکر پورا کیا۔ تو بتاؤ کیا اس دن تمہارے پاس ان کا کیا جواب ہوگا۔

کتاب نور الابصار میں خزیمہ اسدی سے منقول ہے کہ میں ۶۱ھ میں کوفہ گیا تو مقام ددیہ میں امام زین العابدین سے جبکہ وہ کربلا سے ابن زیاد کے پاس کوفہ جا رہے تھے ملاقات ہوئی۔ کوفہ کی عورتوں کا حال یہ تھا کہ گریبان چاک کئے ہوئے نوحہ و شیون کر رہی تھیں امام زین العابدینؓ رضی اللہ ان سے فرماتے تھے کہ اے اہل کوفہ آج تم ہم پر ماتم کر رہے ہو لیکن یہ تو بتلاؤ کہ ہم کو یہاں بلا کر اس بلا میں مبتلا

کس نے کیا اور حضرت زینبؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم کسی پردہ نشین عورت کو میں نے ان سے زیادہ فصیح البیان نہیں دیکھا گویا کہ وہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے خطیبانہ انداز بیان کی یاد تازہ کر رہی تھیں۔ انھوں نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ۔ جب لوگ چپ ہو گئے تو آپ نے فرمایا۔

"اے اہل کوفہ! مدد و نصرت سے ہاتھ کھینچکر اب روتے ہو خدا کرے تمھارے آنسو کبھی نہ رکیں اور نالہ و شیون کبھی نہ کم ہو۔ تمھارا حال مثل اس بیوقوف عورت کے ہے جس نے نہایت جانفشانی کے ساتھ دن بھر نہایت مضبوط سوت بٹا اور شام کو توڑ ڈالا تم نے یقیناً اپنے عہود توڑ دئے مجھے یقین ہو گیا کہ تم لوگ گرجتے تو بہت ہو لیکن برستے کم ہو تم لوگ نہایت کمزور اور جلدباز ہو۔ تم لوگوں کے قلوب پر بغض و کینہ کی بیماری ہے۔ چاپلوسی میں لونڈیوں سے بدتر ہو تم لوگوں کا حال بعینہٖ یہ ہے کہ جیسے گھورہ کا چراگاہ یا خاک آلود چاندی کے ذرات۔ آگاہ ہو جاؤ تم نے نہایت زبردست گناہ کا ارتکاب کیا ہے خدا کرے تم ہمیشہ روؤ اور کبھی ہنسنا نصیب نہ ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنی اس حرکت میں پانی کی کیچڑ کی وجہ سے نہیں پھسلے بلکہ تمھارا مقصود ہی فرزند رسول گوہر معدن رسالت اپنے برہان کے دارو مدار اور اپنی مشعل ہدایت اور جوانان جنت کے سردار کے خون کی دلدل میں پھنسنا تھا

اے اہل کوفہ! بربادی ہو تمھارے لئے تم نے نہایت نامعقول حرکت کی۔ اپنے پروردگار کو بھی ناخوش کیا اور عذاب الٰہی میں بھی گرفتار ہو گئے کیا تم جانتے ہو کہ تم نے کس باعزت فرزند رسولؐ کو شہید کیا اور محترم بنات رسولؐ کو کیسا بے پردہ کیا ہے۔ یقیناً تم نے نہایت سفیہانہ کارروائی کی ہے بہت ممکن ہے کہ اسکی وجہ سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور زمین پھٹ جائے اور پہاڑ سرنگوں ہو جائیں۔

یقیناً تم نے زمانہ بھر کی بے حیائی و بے شرمی کو مات کر دیا میرا خیال ہے کہ آسمان سے خون کی بارش ہو جائے تو عجب نہیں۔ لیکن یاد رکھو آخرت بھی کوئی چیز ہے اور اس دن بڑی رسوائی ہوگی اور نہ تم جہنم سے چھٹکارا حاصل کر کے عذاب الٰہی سے نجات پا سکوگے۔ بیشک کائنات کا پالنہار بڑے غور سے ہر بات کو ملاحظہ کر رہا ہے۔"

اس بلیغ و فصیح خطبہ کے بعد حضرت زینبؓ خیمہ میں چلی گئیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جسوقت حضرت زینبؓ نے تقریر ختم کی ہے لوگوں نے اپنے سر اور ڈاڑھی کے بال نوچ ڈالے۔ ایک پیر دیرینہ سال تو اس قدر رویا کہ آنسوؤں سے اسکی ساری ڈاڑھی تر ہو گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد یہ شخص حضرت زینبؓ کے قریب آکر عرض کرنے لگا کہ اے بنت رسولؐ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہو جائیں آپکے خاندان کے بوڑھے آپ کی امت کے تمام بوڑھوں سے بہتر ہیں اور آپکے خاندان کے جوان تمام جوانوں میں بہتر ہیں۔ خدا آپ کی نسل کو ہمیشہ پھلا پھولا رکھے۔

جب کوفہ کی طرف لے جانے لگے تو حضرت زینب کہنے لگیں۔ اے محمدؐ آپ کے اوپر آسمان کے فرشتے درود پڑھیں۔ دیکھئے یہ حسین خاک و خون میں لتھڑے ہوئے دست و پا بریدہ پڑے ہیں ان کی لڑکیاں قید کر لی گئیں اور اولاد قتل کر دی گئی۔ ان پر خاک اڑ رہی ہے۔ حضرت زینبؓ کے اس شیون کو سنکر ہر دوست و دشمن

سب رونے لگے۔ پھر جب آپکو ابن زیاد کے سامنے لیجایا گیا تو آپ
اسقدر معمولی کپڑے پہنے ہوئے تھیں کہ کوئی شناخت نہیں کر سکتا تھا۔
عبیداللہ بن زیاد نے دریافت کیا کہ یہ کون عورت بیٹھی ہوئی ہے
مگر آپ نے کوئی جواب نہیں دیا اس طرح اس نے تین دفعہ پوچھا
مگر آپ نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ مگر آپ کی لونڈیوں میں سے
کسی نے بتایا کہ یہ زینب بنت علیؓ ہیں۔ اس نے کہا شکر ہے جس نے
تمکو رسوا کیا۔ اور تمہارے مردوں کو قتل کیا اور تمہاری آبرو مٹا دی

حضرت زینبؓ جواب دیتی ہیں۔

"اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارے محمد صلی اللہ علیہ سلم
کے ذریعہ سے توقیر کی اور ہم لوگوں کو خوب پاک کیا۔ یقیناً
بہت جلد تجھکو رسوائی اور ذلت کا منہ دیکھنا پڑیگا۔"

ابن زیاد پھر ہنس کر کہتا ہے کہ تمہارے خاندان والوں
کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے کیا معاملہ کیا۔

وہ جواب دیتی ہیں۔

"کہ اللہ تعالےٰ انکو شہادت عنایت کی اور کیا کیا؟

اس گفتگو سے ابن زیاد کو غصہ آگیا اور کہنے لگا کہ تمہارے
خاندان کے گمراہ سرکش اور نافرمان کے قتل سے میرا غصہ ٹھنڈا
ہوگیا۔ یہ سنکر حضرت زینبؓ رودیں اور فرمانے لگیں۔ خدا کی قسم
تو نے ہمارے خاندان والوں کو قتل کرکے اور مخدرات کو بے پردہ
کیا۔ اور بچوں کو نیست و نابود کرکے کیا ملا۔ اگر اسی سے تیرے انتقام
کی پیاس بجھ سکتی ہے تو ضرور تو نے اپنی پیاس کو بجھا لیا۔ پھر ابن
زیاد نے ان سے کہا کہ یقیناً نہایت بہادر ہو اور خدا کی قسم تمہارے
باپ بھی بہادر تھے۔ حضرت زینبؓ اس پر بھی چپ نہ ہوئیں اور کہنے
لگیں کہ ایک عورت کو شجاعت سے کیا تعلق ہے۔

پھر ابن زیاد امام زین العابدینؓ کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے
پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے۔ انھوں نے جواب دیا۔ علی بن حسین (امام
زین العابدین کا نام ہے)۔ پھر اس نے کہا کہ کیا علی بن حسین شہید
نہیں ہوئے۔ یہ خاموش رہے تو اس نے دریافت کیا کہ چپ کیوں ہو
گئے۔ یہ سنکر وہ جواب دیتے ہیں کہ میرے دوسرے بھائی کا نام
بھی علی بن حسین تھا مگر وہ اس معرکہ میں شہید ہوگئے۔

یہ سنکر ابن زیاد نے کہا کہ خدا کی قسم تم بھی انھیں لوگوں میں سے
ہو یعنی تمہاری موت کا بھی وقت آگیا ہے۔ پھر ابن زیاد نے ایک
شخص سے کہا کہ ذرا تحقیق کرو یہ لڑکا ابھی جوانی کی حد کو پہنچا ہے
یا نہیں۔ چنانچہ مری بن معاذ الاحمر نے جستجو کی تو معلوم ہوا کہ جوان
ہوگئے ہیں۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ ان کو بھی قتل کر دیا جائے یہ
سنکر امام زین العابدینؓ نے فرمایا کہ جب مجھے بھی شہید کر دوگے
تو پھر ان عورتوں کی کون نگہداشت کریگا۔ یہ سنکر حضرت زینب
امام زین العابدین سے لپٹ گئیں اور ابن زیاد سے پوچھنے لگیں
اے ابن زیاد جو کچھ ہو چکا کیا وہ تجھکو کافی نہیں ہے؟ کیا تیری
پیاس ہمارے خونوں سے ابھی تک بجھی نہیں؟ کیا ہمارے خاندان کا
ایک شخص بھی باقی رکھنا نہیں چاہتا۔ یہ سنکر بے ساختہ امام زین العابدین
کو لپٹا لیا اور ابن زیاد سے کہا کہ اگر تو مسلمان ہے اور انکو قتل کرنا
چاہتا ہے تو ان کے ساتھ مجھکو بھی قتل کردے امام زین العابدین نے
فرمایا کہ اے ابن زیاد اگر تیری ان عورتوں سے کوئی قرابت ہے تو
ان کے ہمراہ کسی پرہیزگار آدمی کو کردے کہ وہ برنبائے اخوت سفر
میں ان کے ہمراہ رہے۔ ابن زیاد نے تھوڑی دیر حضرت زینب
کی طرف دیکھا پھر کہا کہ رشتہ بھی عجیب چیز ہے خدا کی قسم میرا گمان
ہے کہ اگر میں امام زین العابدینؓ کو قتل کردوں تو زینبؓ کو بھی یہی

مرغوب ہوگا کہ وہ خود بھی ان کے ساتھ قتل ہو جائیں۔ اچھا اس لڑکے کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی عورتوں کے ساتھ چلا جائے۔

جب اسیران کربلا ملک شام میں یزید کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ امام حسینؓ کا سر مبارک اس کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ حضرت فاطمہ اور حضرت سکینہ نے اونچی ہو ہو کر سر مبارک کو دیکھنا چاہا اور یزید کا یہ خیال کہ یہ سر مبارک کو نہ دیکھ سکیں۔ لیکن جب انھوں نے سر مبارک کو دیکھا تو چلا چلا کر رونے لگیں۔ ان کے رونے کی وجہ سے یزید کے گھر میں نالہ و شیون کی آواز بلند ہو گئی۔ حضرت معاویہؓ کی صاحبزادیاں بھی بیقرار ہو گئیں۔ حضرت فاطمہ نے جو حضرت سکینہ سے عمر میں بڑی تھیں فرمایا افسوس ہے کہ آج رسولؐ اللہ کی بیٹیاں یزید کی قید میں ہیں۔ یہ سنکر یزید نے کہا کہ اے میری بھتیجی تم لوگوں کے ساتھ جو معاملہ پیش آیا میں اس کو نہایت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہوں۔

پھر حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ پاس اب ایک بار تک بھی نہیں باقی رہا سب لوٹ لیا گیا۔ یزید نے کہا کہ جو کچھ تمھارا مال و اسباب لوٹا گیا ہے میں اس سے بہت زیادہ تم لوگوں کو دے دونگا۔ اتنے میں کسی شامی نے کھڑے ہو کر یزید سے کہا امیر المومنین فاطمہ کو مجھے بخش دیجئے۔ یہ سنکر حضرت فاطمہ نے حضرت زینبؓ کا دامن پکڑ لیا اور چیخنے لگیں۔ حضرت زینبؓ نے فرمایا کہ اے بدنصیب تو یہ کیا کہتا ہے یہ نہ تجھکو مل سکتی ہے اور نہ یزید کو۔ یہ سنکر یزید کو غصہ آ گیا اور اس نے کہا کہ خدا کی قسم اگر میں چاہوں تو اس لڑکی کو اپنے لئے خاص کر سکتا ہوں۔ حضرت زینب نے جواب دیا خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ جب تک جان میں جان ہے یہ نہیں ہو سکتا۔

یزید نے غضبناک ہو کر کہا کہ ایسا سخت مجھکو جواب دیتی ہو۔ حضرت زینب نے برجستہ جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ نے میرے باپ بھائی اور نانا کے دین کی وجہ سے تو نے اور تیرے باپ دادا نے ہدایت پائی۔ یزید نے کہا کہ اے دشمن خدا تو جھوٹ بولتی ہے۔ حضرت زینبؓ نے فرمایا کہ تو بادشاہ ہو کر گالی بکتا ہے اسوقت تیرے پنجۂ ظلم میں ہم لوگ گرفتار ہیں جو تیرا جی چاہے کر لے۔ اس کلمہ سے یزید شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا۔ ان واقعات سے حضرت زینبؓ کی شجاعت کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا۔ . .

. . . .

. . . .

حضرت زینبؓ کی قبر شریف کے متعلق اختلاف ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دمشق میں ہے اور بعض لوگ مصر میں بتلاتے ہیں۔ اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ مصر میں حضرت زینب کے مزار کے متعلق ایک بہت بڑا وقف بھی ہے۔ مزار کے متعلق ایک مسجد بھی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس مسجد سے بہتر ملک مصر میں دوسری مسجد نہیں ہے۔ بہرحال آپ نے ظلم کے مقابل جس شجاعت اور پامردی کا ثبوت دیا ہمارے لئے باعث عبرت ہے۔

نعت مبارک

از جناب سلیمان صاحب نقشبندی

جدِّ حسنینؓ! ترا عکسِ کفِ پا کیا ہے ✽ دیکھ لیں حضرتِ موسےٰ ید بیضا کیا ہے
چشم بددور ترا نقشِ کفِ پا کیا ہے ✽ دیکھ کر بول اٹھی نرگس گُلِ لالا کیا ہے
کیا بتاؤں میں کہ وہ نرگسِ شہلا کیا ہے ✽ صاد خالق ہی جو فرمائے تو بندا کیا ہے
حور دیکھے تو کہے جنتِ ماویٰ کیا ہے ✽ میرے مولا ہے عجب چیز مدینا کیا ہے
سن کے تعریفِ محمدؐ کی زلیخا نے کہا ✽ میرے مولا کا بھی مولا ہے یہ بندا کیا ہے
وعدۂ مغفرتِ امتِ عاصی بالخیر ✽ اے مسلمان غمِ عالمِ فردا کیا ہے
مصحفِ دل کی ہے جاں صورتِ اسمِ اعظم ✽ عظمتِ نامِ محمدؐ کا ٹھکانا کیا ہے
دھوم اس نعت کی ہے فرش سے تا عرش عظیم ✽ اللہ اللہ یہ اردوئے معلےٰ کیا ہے

میری توصیف سلیمان سخنور نہ کریں
میں ہوں مدّاحِ محمدؐ میرا کہنا کیا ہے

غرور نہ آئے

از محترمہ ثریا عندلیب صاحبہ منشی فاضل ادیب فاضل

ایاز سلطان محمود غزنوی کا غلام تھا جسے سلطان نے آزاد کرکے درباریوں میں شامل کر لیا تھا۔ اس کا دستور تھا کہ شاہی دربار میں جانے سے پہلے ہر روز بلاناغہ ایک کوٹھری میں جاتا اور تھوڑی دیر تنہا وہاں ٹھہرتا۔ پھر کوٹھری کو مقفل کرکے دربار کو چلا جاتا۔ بادشاہی غلاموں نے یہ خبر پاکر خیال دوڑایا کہ ضرور ایاز نے بادشاہی جواہرات چرا کر اس کوٹھری میں چھپا رکھے ہیں جنھیں دیکھنے کے لئے ہر روز جاتا ہے۔ ان کے دلوں میں یہ خیال ایسا جما کہ انھوں نے موقعہ پاکر ایک روز سلطان کے گوش گذار کر ہی دیا۔ سلطان محمود نے یہ سنتے ہی اپنے وزیر حسن میمندی کو حکم دیا کہ اسوقت ایاز کے مکان پر جائے اور اس کی کوٹھڑی کو کھلوا کر جو کچھ اس میں ہو ہمارے ملاحظے کیلئے حاضر کرے اور ایاز کو بھی اپنے ساتھ لائے۔ وزیر فوراً چند سپاہی ساتھ لیکر ایاز کے ہاں گیا اور کوٹھری کھلوائی۔ اسمیں ایک مقفل صندوق اور ایک قدآدم آئینہ رکھا تھا۔ وزیر ان دونو چیزوں کو اٹھوا کر مع ایاز سلطان کے حضور میں حاضر ہوا۔ سلطان نے صندوق کھولنے کا حکم دیا۔ ایاز نے ہاتھ جوڑ کر بڑی منت سے عرض کی۔ جہاں پناہ! اسکو نہ کھلوائیں اور میرے عیب ڈھکے ہی رہنے دیں۔ سلطان نے کہا نہیں ہرگز نہیں اسے ضرور کھلوایا جائیگا۔ ہم نے سنا ہے کہ تم نے ہمارے جواہرات چرا کر اسمیں رکھے ہیں۔ یہ سنتے ہی ایاز کا منہ سرخ ہوگیا اور اس نے کنجی فوراً وزیر کے حوالے کر دی۔ وزیر نے صندوق کھولا۔ اس میں ایک چھوٹی سی گٹھڑی اور ایک ٹوٹی سی لکڑی رکھی ہوئی تھی وہ نکال کر سلطان کے روبرو رکھ دی۔ سلطان نے گٹھڑی کھولنے کا اشارہ کیا۔ چنانچہ وزیر نے گٹھڑی جو کھولی تو سب کے سب ششدر رہ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں پھٹی ہوئی گاڑھے کی قمیص ایک ملی گوری کی ٹوپی کئی جگہ پیوند لگا ہوا۔ ایک گھٹنا اور ٹوٹے تلے کی چرمی جوتی کا ایک جوڑا رکھا ہوا ہے۔ سلطان نے مستفسرانہ نگاہوں سے ایاز کی طرف دیکھا ایاز دست بستہ اسطرح گویا ہوا۔ جہاں پناہ! یہ وہ لباس ہے جسے پہنے ہوئے یہ غلام حضور کی غلامی میں داخل ہوا تھا۔ خانہ زاد نے یہ لباس اس غرض سے رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی اصلیت کو بھول نہ جائے۔ یہ غلام صبح جسوقت دربار سلطانی میں حاضر ہوتا ہے۔ تو پہلے اس لباس کو پہن کر تھوڑی دیر آئینے کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور اپنی اصلیت کو دیکھ لیا کرتا ہے تاکہ دل میں غرور نہ آجائے اور دربار میں منہ سے کوئی بات کبر و نخوت کی نہ نکل جائے یہ سنکر تمام درباری بیساختہ پکار اٹھے۔

ایاز! آفرین! صد آفرین!! تم نے نفس کو قابو میں رکھنے اور غرور سے بچنے کی بے مثال تدبیر نکالی۔ سلطان ایسا خوش ہوا کہ اپنا دوشالہ اتار ایاز پر ڈال دیا۔

قدرت خدا کا ایک حیرت انگیز نظارہ

از محترمہ والدہ محبوب احمد صاحبہ ریاست دوجانہ

ماہ اگست کا ذکر ہے کہ میرے پاس میری خواہرزادی کا خط آیا کہ ایک عجیب بات پیش آئی ہے۔ جسے خوشی کے ساتھ لکھتی ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ شب جمعہ کو والدہ صاحبہ نے آسمان پہ تاروں میں کلمہ لکھا ہوا دیکھا۔ ایک شب پھر دیکھا تو پاس ہی ان کی چھوٹی لڑکی اور بھانجی سوتی تھیں۔ انکو جگایا اور ان دونو لڑکیوں نے بھی دیکھا۔ میں نے یہ خط پڑھا اور خیال آیا کہ کئی سال کا عرصہ ہوا جب بھی یہی سنا گیا تھا۔ اور خود میری ایک عزیزہ نے بیان کیا تھا کہ پچھلی شب کو ہم کسی ضرورت سے باہر آئے تو ہم نے آسمان پہ جو نگاہ کی تو بہت صاف اور موٹے الفاظ میں نہایت خوشخط کلمہ لکھا ہوا نظر آیا جسے حیرت کے ساتھ کتنی دیر تک ہم دیکھتے رہے۔ اس کا ذکر پھر اور کئی جگہ بھی سنا گیا۔ اور بہت روز چرچا رہا۔ آٹھ نو سال کے عرصہ کے بعد آج میں نے اپنی بھانجی کے خط سے یہ حال معلوم کیا۔ اور ہمشیرہ پر رشک آیا کہ کاش مجھے بھی وہ متبرک اور پیارا نام نظر آئے۔ جسے خدا نے یہ عظمت دی کہ اپنے نام کے ساتھ لکھ کر اسکا یہ معجزہ متعدد بار منکرین اسلام کو دکھایا کہ جابجا یہ نام پاک شجر و حجر و آسمان پر لکھا دیکھا اور ہزاروں نے دیکھا۔ دہلی میں جبکہ نئے قلعہ کی تعمیر ہو رہی تھی وہاں سے پتھر جس وقت نکالے جا رہے تھے۔ اس وقت ایک پتھر پر کلمہ لکھا ہوا نکلا تھا جسے دیکھنے کے لئے لوگ دور دور سے آتے تھے اور وہ آج تک محفوظ ہے جس روز سے خط آیا تھا میرا معمول تھا کہ رات کو بستر پر لیٹ کر بڑے اشتیاق سے آسمان پر نظر کرتی اور دعا کرتی کہ خدایا مجھے بھی وہ کلمہ لکھا دکھا دے جسکا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجا اور بجتا رہیگا۔ مگر میری یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔ (محترمہ والدہ نواب صاحب دوجانہ جو مجھ پر بہت مہربان ہیں اور ان کی عنایت کی وجہ سے میں کچھ عرصہ سے ان کے پاس مقیم ہوں) میں نے ان سے ذکر کیا وہ بھی کبھی تو میرے ساتھ دعا میں شریک ہوتیں اور کبھی یہ فرماتیں کہ تمھاری ہمشیرہ کا تخیل ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ تخیل کا کرشمہ ہوتا تو آپ اور میں بھی تو آرزومند اور خیال میں ہیں۔ مگر آرزو پوری نہیں ہوتی۔ کچھ روز کے بعد میں اپنی ہمشیرہ کے پاس گئی اور جب عزیزوں کی ملاقات سے فرصت ہوئی اور رات کو سوتے وقت یہی ذکر آیا تو میں نے مفصل دریافت کیا کہ کیا وقت تھا اور کسطرح دیکھا۔ تو انھوں نے اسطرح بیان کیا کہ مجھے اکثر رات کو نیند نہیں آتی۔ گرمی کی وجہ سے اور کچھ جسمانی بے چینی کیونکہ (ان کے یہاں بچہ ہونے والا تھا) جمعہ کی رات کو دو بجے کے قریب میں نے جو کروٹ لیکر آسمان پر نظر کی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آسمان پر دو تارے جو بہت قریب ہیں اور ان میں ایک بہت روشن ہے کچھ روز سے مشرق کی سمت سے نکل رہے ہیں اور مجھے آسمان پر دکھا کر بتایا جو اسوقت بھی سامنے ہی تھے جنمیں سے ایک بہت چمک رہا تھا اور انکی شکل کچھ الف سے مشابہ معلوم ہوتی ہے)۔ کہنے لگیں کہ ان دو تاروں کا "ل" بن گیا اور ان کے درمیان بہت خوشخط موٹے موٹے حرفوں میں لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ صاف لکھا ہوا نظر آیا اور ان کے درمیان میں ہزاروں باریک باریک تارے اسطرح نظر پڑے جیسے افشاں چھڑکی ہوئی ہو اور کلمہ کے چاروں طرف کچھ اور نام نظر پڑے مگر وہ مجھ سے صاف نہیں پڑھے گئے۔ کچھ خیال ہے کہ عبداللہ عمر اور ایک دو نام تو پڑھے گئے باقی صاف نہیں دکھائی دئے۔ میں بڑی دیر تک حیرت کے عالم میں دیکھتی رہی اور جی چاہا کہ پاس ہی والدہ اور بڑی لڑکی اور کچھ فاصلے پر میرے خاوند سو رہے تھے۔ ان کو بھی جگا کر دکھاؤں مگر زبان نہ اٹھی تو تالو گئی بولا نہ گیا۔ آسمان پر اسقدر رونق اور چمک تھی کہ لیٹی لیٹی قدرت خدا دیکھتی رہی یہانتک کہ صبح صادق ہو گئی اور آسمان پر اجالا ہو کر وہ منظر نگاہوں سے روپوش ہو گیا۔ دل سرور سے لبریز تھا۔ کلمہ پڑھکر نماز کیلئے اٹھی۔ اور سب اٹھے تو ان سے بیان کیا۔ ہر ایک نے یہی کہا کہ ہمیں کیوں نہ اٹھایا۔ دوسری شب گزر کر تیسری شب کو پھر اسیوقت دو بجے کے قریب پھر آسمان پر جو نظر کی تو دیکھا کہ پورا کلمہ نہیں ہے صرف محمد بہت صاف لکھا ہوا ہے۔ اب خیال آیا کہ آج صاف اور پورا کلمہ نہیں ہے۔ اسی حالت میں دیکھتے دیکھتے کچھ غنودگی سی طاری ہوئی تو آواز کسی کی آئی کہ یہ کلمہ نہیں ہے یہ تو محمد احمد نام ہے اسے خوب یاد رکھنا آواز سنکر چونکی دیکھا کوئی نہیں تھا خیال آیا کہ کیا بطن میں جو بچہ ہے اسکے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ یہ نام رکھا جائے یا کیا بھید ہے۔ کسی سے ذکر نہیں کیا صرف اپنے خاوند سے کہا۔ اسی خیال میں رہی۔ اسیطرح دو چار روز گزر گئے اور ایک شب کو بڑی ہمشیرہ کی لڑکی بھی آئی ہوئی تھی اور میرے پاس ہی سو رہی تھی کہ اسی طرح بدستور نیند نہ آئی اور پچھلی شب پھر آسمان پر روشنی نظر آئی۔ اب جو دیکھتی ہوں تو اسیطرح وہی صاف لفظوں میں کلمہ نظر کے سامنے ہے۔ تھوڑی دیر تو دیکھتی رہی اور اسکے بعد بڑی مشکل سے زبان کھلی اور آہستہ آہستہ اپنی چھوٹی لڑکی کو پکارا مگر صاف الفاظ نہ ادا ہوئے۔ بھانجی کی آنکھ کھلی اس نے کہا خالہ جان کیسے بول رہی ہو۔ زبان کو کیا ہوا کیا کہتی ہو۔ اب بمشکل اس سے کہا کہ آسمان پر دیکھو اس نے جو نظر اٹھائی تو اس نے بھی دیکھا اور اس نے میری چھوٹی لڑکی جو ماشاءاللہ جوان ہے پاس ہی سو رہی تھی اسے اٹھایا۔ اور ان دونو نے دیکھا مگر اسکے بعد اوروں کو جگانا چاہا تو ان لڑکیوں کی بھی زبان نہ کھلی نہ کسی کو جگایا گیا اسی طرح یہ بھی دیکھتی رہیں یہانتک کہ صبح ہو گئی۔ حیرت پر حیرت تھی کہ یہ کیا راز ہے آخر وہاں کے ایک مدرس جو بہت بڑے عالم ہیں ان سے یہ کہا گیا کہ عالم خواب میں نہیں بلکہ بیداری میں اور ہوش و حواس میں یہ منظر نظر آیا تو انہوں نے یہ فرمایا کہ ان کے پیٹ میں کوئی نیک روح ہے اور ایک شب جو محمد احمد نام بتایا گیا ہے غالباً یہ اشارہ ہے کہ لڑکا ہو تو یہ نام رکھا جائے۔ پھر ہمارے ایک عزیز مولوی و قاری حسن صاحب آئے ان سے ذکر کیا انھوں نے فرمایا کہ انکا دماغ روشن ہے کوئی نیک بچہ پیدا ہوگا۔ اسی کی نسبت یہ اشارہ ہے۔ اسکے مہینہ یا بیس دن بعد انکے یہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اور ماشاءاللہ خوبصورت اور تندرست ہے خدا اسے عمر طبعی عطا فرمائے اسکی بعض حرکات و اشارات سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک اور عقلمند ہوگا۔ میں ان دو ستاروں کو ہر شب دیکھتی رہی۔ پھر ان ستاروں کا چرچا اوروں میں بھی ہوا کیونکہ یہ دو ستارے آسمان پر نمایاں طور پر دکھائی دیتے تھے اور قریب عشاء شمال مشرقی کونے پر ہوتے تھے اور پچھلی شب کو آسمان کے درمیان میں آجاتے تھے۔ ایک ستارہ تو بہت زیادہ روشن جسکا رنگ کچھ سبزی مائل نظر آتا ہے دوسرا کم روشن کچھ سرخ معلوم ہوتا ہے اسکے لئے بہتسی باتیں مشہور ہوئیں کسی نے موجودہ لڑائی سے موسوم کیا کہ یہ ان کے ستارے ہیں۔ ایک کا روشن ایک کا مدھم ہے اور وہ ستارے آج تک بدستور نکلتے ہیں۔ مگر یہ فرق ہو گیا ہے کہ پہلے دو نو بہت قریب تھے اب ذرا فاصلہ پر ہیں پچھلی شب بہت آب و تاب دکھاتے ہیں۔ کوئی نجومی عالم یا ستاروں کے ماہر علم روشنی ڈالیں کہ کیا بات ہے یہ ستارے کونسے ہیں اور میں نے جو ان متعلق واقعہ لکھا ہے بالکل سچا ہے ایک لفظ بھی غلط

مدرسۃ البنات کی بچی کے نام میرا پہلا خط

(از محترمہ زکیہ سلطانہ کوئٹہ)

عزیزہ سلیمہ خانم!

میں کل خواتین کے ایک اجتماع میں تمہاری والدہ سے ملی باتوں باتوں میں انہوں نے تمہارا ذکر کیا چونکہ مجھے تمہارے ساتھ ابتدا ہی سے خاص انس ہے اور میں دیکھتی ہوں کہ تم گھر سے بہت دور، ماں باپ سے دور اپنے رشتہ داروں سے دور، بھائی بہنوں سے دور، تعلیم حاصل کرنے کے لئے جالندھر چلی گئی ہو میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم کو وہاں ماں باپ کی سی شفقت اور گھر کا سا آرام اور راحت حاصل نہ ہو گی میں چاہتی ہوں کہ اس تکلیف کے احساس کے ساتھ آج کے خط میں تم کو احساس فرض بھی دلاؤں کیونکہ اگر تکلیف کے باوجود مقصد حاصل نہ ہو تو پھر بھی تکلیف کا فائدہ کیا؟ اسلئے کبھی سوچا؟ کبھی غور کیا؟ کہ آخر تمہارا مدرسۃ البنات میں جا رہنا کس لئے ہوا؟

میں اس خط میں تم کو بتانا چاہتی ہوں کہ اتنی دور دراز مسافت کو طے کرنے کے بعد تمہارا یہاں آکر رہنا کسی مقصد کے بغیر نہیں میں سچ کہتی ہوں کہ اگر آج مدرسۃ البنات کی تعلیم پانے والی تمام بچیوں کو اپنے اس مقصد کا پورا علم ہو جائے اور اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کا ولولہ جاگ اٹھے تو یہ بچیاں ملک اور قوم میں ایک نئی روح پھونک سکتی ہیں یہی بچیاں آگے چل کر زندہ قوموں کی طرح صدیوں کی بدحال قوم کو سنوار سکتی ہیں۔

میری سلیمہ! یہ سب کچھ تجھ پر اور تیری دوسری ان بہنوں پر منحصر ہے جو اس وقت مدرسۃ البنات میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں اگر آج تم اپنے فرض اور قیمتی مقصد کو سمجھ گئیں تو پھر مسلمانوں کی کشتی مراد اپنے ساحل کے قریب ہے میں چاہتی ہوں کہ جب تم مدرسۃ البنات سے فارغ ہو کر نکلو تو اسلام اور اپنے فرائض کو سمجھ کر نکلو تمام آداب اسلامیہ سے آراستہ ہو کر نکلو جس سے بانی مدرسۃ البنات اور اسلام کا نام روشن ہو۔

عزیزہ یاد رکھو یہ اس وقت ہو سکے گا جب تم پوری توجہ سے اپنے فرائض تعلیم کو پورا کرنے والی بنو گی اور ان تمام اوصاف حمیدہ کو حاصل کرنے کا اشتیاق پیدا کرو گی جو مدرسہ کا خاص مقصد ہیں ورنہ تمہارا گھر سے دور دراز جگہ پر آکر رہنا نہ فائدہ مند ہو سکتا ہے اور نہ ماں باپ سے یہ جدائی اور تکلیف تمہاری آئندہ زندگی کو سدھارنے کا باعث ہو سکتی ہے اس لئے اگر تم چاہتی ہو کہ اس دنیا میں کچھ کام کر دو اور نیک نام بنو تو آج سے ہی دل میں یہ پختہ ارادہ کر لو کہ جس مقصد کے لئے تم یہاں آئی ہو اس میں کامیاب اور فائز المرام ہو کر گھر جاؤ گی۔

صدائے حقیقت

از جناب حسان الہند فضل جالندھری

عیشِ دوام کی طلب حفظِ خودی کا کام ہے ☆ شوکت و شانِ زندگی حُسنِ عمل کا نام ہے
لب پہ وفا کا ورد اور دل میں فریب و مکر و شر ☆ ایسے امام کو مرا دور ہی سے سلام ہے
آہ وہ دن بھی تھے کبھی شام نظر میں تھی سحر ☆ اب تو الٹ کے دَور میں اپنی سحر بھی شام ہے
طائرِ کم نگاہ کی حرص و ہوا کا ذکر کیا ☆ مرغِ بلند بال بھی آج تو زیرِ دام ہے
دیکھ محیطِ چرخ میں چاند کے مدّ و جزر کو ☆ گاہ ہلالِ عید ہے گاہ یہ تمام ہے
نامِ خدا پہ کو دجا رزمگہِ حیات میں ☆ بندۂ عشق کے لئے صبر و سکوں حرام ہے
شب کو جمال کی جھلک دن کو جلال کی نمود ☆ یہ رُخِ یار کا ظہور شمس و قمر کا نام ہے
غیر کی اقتدا میں شیخ! راہِ نجات کی تلاش ☆ تیرے لئے روا سہی میرے لئے حرام ہے

فضل خدا نے آبرو بخشی ہے جس کے نام سے
اس کا فلک کے بام سے اونچا کہیں مقام ہے

پروفیسر غلام دستگیر رشید کا ایک اور خط

"آپکے مدرسہ اور رسالہ مسلمہ کی ترقی کو دیکھ کر دلی خوشی حاصل ہوتی ہے مغربی تہذیب کا حملہ اسلامی نسائیت کے بعض پہلوؤں پر ابھی بہت تیز ہے اسکے علاج کی ایک موثر صورت یہی ہے کہ ایسی بلند فکر اور پاکیزہ سیرت خواتین پیدا ہوں جو معاشری مغربی علوم اور مغربی معاشرت کی تباہ کن پہلوؤں سے عالمانہ آگاہی حاصل فرمائیں دوسری طرف نور اسلام سے منور ہوں مسلمہ جیسے سستے رسالہ کو زیادہ سے زیادہ شریف بہو بیٹیوں تک پہنچانا چاہئے۔ اسمیں نئی مانگ کے رنگ کا جو عنوان بڑھایا گیا ہے اسکی واقعی بڑی ضرورت تھی۔ اس کی زبان سلیس تر ہونی چاہیئے اسکے لئے رسالہ جامعہ، رسالہ سیاست وغیرہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ایک اہم عنوان مسلمہ میں اقتباسات کا ہونا چاہیئے جس میں بلند پایہ رسالوں خصوصاً زنانہ رسالوں سے بہترین اور خصوصی مقالات کے اقتباسات شائع ہوں مسلمہ کے خریدار مطمئن رہیں دوسرے زنانہ رسالوں میں کوئی ایسی ضروری چیز ایسی شائع نہیں ہوتی جس سے ہم مستفید نہ ہوتے ہوں علاوہ اردو کے انگریزی رسالوں میں عورتوں کے خصوصی حصے ہوتے ہیں جن میں نسوانی مشاغل اور جدوجہد کی خبریں ہوتی ہیں اور تبصرہ ہوتا ہے جیسے ملک کے مشہور

رسالہ ماڈرن ریویو۔ اسی طرح ولایت وغیرہ کے امریکہ وغیرہ کے بہترین زنانہ رسالے مسلم کے دفتر میں منگوائے جائیں۔ ان سے اپنے کام کی باتیں اخذ کیجائیں۔ بڑی بڑی ماہر خواتین لکھتی رہتی ہیں۔ ہفتہ وار مصور ٹائمز اور مصر کے زنانہ عربی رسائل پیش نظر ہیں۔ ان اقتباسات سے مسلم کی مقبولیت اور صحابیت میں انشاء اللہ بہت اضافہ ہوگا ؎

ایکہ زبت طعنہ بہ ہمت دہری او ہم ز دے آموز پرستش گری

اب علاوہ ازیں بعض مقالات کے منتخب مقامات کی اشاعت لازمی ہے مثلاً مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب پردہ سے بعض مقامات کی اشاعت مسلم میں ضروری ہے یہ اپنے موضوع پر نہایت محققانہ تحریر ہے۔ کہیں عبارت مشکل ہو تو اس کو آسان ترجمہ کر کے پیش کیا جائے پچھلے سال مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کا خطبہ نکاح شاید آپ نے مسلم میں شایع کیا ہو۔ وہ بڑا بلند پایہ مضمون اور خطبہ تھا جو اسلام میں ازدواجی زندگی کے تصور کو نہایت دلکش انداز میں پیش کرتا ہے۔ میں تو خیال کرتا ہوں اس میں کسی قدر ترمیم کے ساتھ آپ خوبصورت کتابچہ کی صورت میں شایع کیجئے۔ مولانا سے اجازت لیجئے۔ اس کی آمدنی سے مدرسہ کے فنڈ میں امداد ملیگی۔ از راہ خیراندیشی جو واجب تھا عرض کیا، امید کہ بفضلہ آپ بخیر ہونگے۔ میں بحمدہ بعافیت ہوں۔ غلام دستگیر رشید لکچرر نظام کالج

(مُسلمہ۔ ہم پروفیسر صاحب کے خلوص اور ہمدردی کے شکرگزار ہیں۔ "مسلم" کا تنگ دامانی کا عذر رفع ہو جانے پر تعمیل ارشاد ہو جائیگی۔ آپ کی قلمی اعانت کی ابھی ضرورت ہے)

امجد

برادر معظم خان محمد اسد خاں صاحب اسد ملتانی کا سب سے بڑا لڑکا محمد امجد خاں کچھ عرصہ بعارضۂ جگر بیمار رہ کر ساڑھے چھ برس کی عمر میں ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء کو بمقام دہلی اچانک جان بحق ہوگیا۔ بچہ غیر معمولی طور پر ذہین اور نہایت ہونہار تھا مگر افسوس کہ عمر بہت تھوڑی لیکر آیا تھا۔ اس صدمۂ جانکاہ پر برادر محترم کے تاثرات نے جن اشعار کی صورت اختیار کی وہ مرحوم کی یادگار کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔ بس جذبات کا ایک مجبورانہ اظہار ہے۔ ورنہ غم کی تلافی تو نہ ممکن ہے نہ مقصود۔ (محمد اکرم خاں مدیر "شمس" ملتان)

کیوں مجھ سے جدا ہوگیا بیٹا مرا پیارا ❊ ٹکڑا وہ مرے دل کا مری آنکھ کا تارا

یوں دیکھتے ہی دیکھتے گم ہوگیا امجد ❊ جیسے کہ ہرن بھاگ چلے بھر کے طرارا

یوں اڑ کے یکایک وہ گیا جانب گردوں ❊ جس طرح کہ ہاتھوں سے نکل جائے غبارا

دنیا میں یہی تھا مرا سرمایۂ ہستی ❊ صد حیف پڑا اس میں بہت سخت خسارا

تھا بحر فنا میں جو تمنا کا جزیرہ ❊ پانی میں گرا ٹوٹ کے اس کا بھی کنارا

گردوں پہ کوئی چاند بھی چمکے تو مجھے کیا ❊ جب ڈوب گیا ہے مری قسمت کا ستارا

کچھ بھی نہ ہوا کارگر، اے وائے مقدر
تدبیر بھی کی اور خدا کو بھی پکارا

تھا تجھکو بہت شوق تماشائے جہاں کا
کل سات برس بھی نہ کیا اس کا نظارا

کیوں[1] کھیل میں تو بھول گیا راستہ گھر کا؟
کیا غیب کے عالم سے ہوا تجھ کو اشارا؟

میرے لئے دنیا میں نہ چھوڑا کوئی آرام
تو آپ تو آرام کی دنیا کو سدھارا

ہاں میں نہ سہی تیری محبت کا سزاوار
تو نے تو کیا گود سے ماں کی بھی کنارا

صرف ایک بہانہ تھا مرض تیرے جگر کا
تقدیر نے اک تیر جگر میں مرے مارا

وہ درد ملا ہے کہ مداوا نہیں ممکن
وہ چوٹ لگی ہے کہ نہیں ضبط کا یارا

اب دل کے سنبھلنے کی نہیں کوئی بھی صورت
ٹوٹا ہے کچھ اس طرح امیدوں کا سہارا

اے کاش! خدا صبر کی توفیق بھی دیتا
جب اور نہ تھا کوئی سوا صبر کے چارا

کیا صبر یہی ہے کہ بظاہر تو سکون ہو
اور دل پہ غم و رنج کا چلتا رہے آرا

فرزند کا صدمہ نہیں اٹھتا نہیں اٹھتا
ہر چند کئے میں نے بہت رنج گوارا

مل ہی گئے تھے حضرت یعقوب کو یوسف
مجھ کو مرا امجد نہیں ملنے کا دوبارا

احباب اسدؔ خستہ کو اب زندہ نہ سمجھیں
اس کو الم فرقت فرزند نے مارا

مسلمہ! (دنیا کی بہترین دولت لٹ جانے کا صدمہ اور اس پر جناب اسد ملتانی ایسے شاعر کی نوحہ خوانی! کون دل ہے جو ضبط کر سکے۔ ہم اس رنج و غم میں اسد صاحب سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں خدا تعالیٰ ماں باپ کو صبر جمیل کی نعمت بخشے اور اس معصوم روح کو ان کے لئے وسیلہ مغفرت کرے)

بقیہ بزم مسلمہ صفحہ ۲۸

لفٹننٹ ڈاکٹر چودہری سردار احمد صاحب آئی۔ایم۔ایس جو انجمن مدرسۃ البنات جالندھر کے بہت مخلص معاون اور ہمدرد ہیں ۳ ماہ جنوری کو اپنے فرائض منصبی کے سلسلے میں پنجاب چھوڑتے ہوئے مصر جا رہے ہیں۔ تمام مسلمہ بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس محسن قوم کو خیر اور سلامتی سے واپس لائے۔ (نامہ نگار)
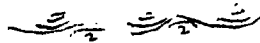
تپ دق مرض نہیں خدا کا قہر ہے جو خاصکر آج زمانہ پر نازل ہو رہا ہے۔ اسے لاعلاج کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بالکل ابتدا میں اسکا علاج ممکن ہے۔ اگر کوئی فاضل طبیب اس پر "مسلمہ" کے ذریعے روشنی ڈالیں کہ ابتدائی علاج کیسے ہو تو یہ بڑا فیض ہوگا۔ شاید بہت سی جانیں بچ سکیں

(ایک ضرورت مند)

---

[1] مرنے سے چند روز پہلے ایک رات چونک کر کہنے لگا۔ اماں میں نے خواب دیکھا ہے کہ کھیلتے کھیلتے بہت دور نکل گیا ہوں اور گھر کا راستہ بھول گیا ہوں۔

گیسوں کی جنگ

سلسلے کے لئے دیکھو "مسلم" جولائی ۱۹۴۱ء

(لفٹنٹ ڈاکٹر سید عبدالودود صاحب آئی۔ایم۔ایس)

دانتوں کے مسوڑوں میں درد اور متلی اور قے بھی ہوسکتی ہے۔ طبیعت بہت کمزور ہوجاتی ہے۔ اگر ماسک کے ہوتے ہوئے علامات شروع ہوجائیں تو انسان سمجھتا ہے کہ ماسک میں کوئی شگاف ہے اور ماسک اتار ڈالتا ہے۔ گروپ ۱ میں گیس کے زیر اثر آنے کے بعد اگر ماسک پہن لیا جائے تو محفوظ ہوجاتا ہے لیکن گروپ ۲ میں ماسک پہننے سے علامات اور زیادہ ہوجاتی ہیں لیکن اگر ماسک پہلے پہنا ہوا ہو تو اس کو اتارنا نہیں چاہیئے۔ اسکی علامات بھی ایک یا دو گھنٹے کے بعد دور ہوجاتی ہیں اور مستقل نقصان نہیں پہنچتا۔

تشخیص:۔ گیس کا سامنا۔ گیس کے سامنے ہونے سے چند منٹ بعد علامات کا پیدا ہونا (فوراً بعد نہیں) ناک میں جلن اور چھینکیں ان علامات کی نسبت گھبراہٹ زیادہ ہوتی ہے۔

بچاؤ:۔ ریسپیریٹر (Respirator) کے اندر روئی کی تہ ہوتی ہے جو پوری طرح سے سنکھیا کے مرکبات سے بچاتی ہے۔

فرسٹ ایڈ:۔ گیس ماسک پہنو۔ مریض کو صاف ہوا میں لے جاؤ اسکو تسلی دلاؤ کہ علامات دور ہوجائیں گی۔ ناک اور گلے کو ۵ فیصدی سوڈا بائیکارب لوشن سے دھوئیں۔ اور کنپٹی یا رخسار کی ہڈی میں درد کی شدت ہو تو ہلکا سا کلوروفارم سنگھادیں۔

گروپ ۳۔ چھالے پیدا کرنے والی گیس

اس گروپ میں دو چیزیں مستعمل ہیں۔

۱۔ مسٹرڈ گیس (MUSTARD GAS)

یہ گیس جرمنوں نے ۱۹۱۷ء میں استعمال کی تھی۔ یہ ایک وزنی تیل ہے رنگ اس کا سیاہ ہے اور بو اس کی لہسن جیسی ہے یہ بہت دیرپا ہے نم سے یہ آہستہ آہستہ کمزور ہوجاتی ہے اور دفعتاً گرم ہونے سے یہ پھٹ کر گندھک کا تیزاب اور دوسری زہریلی چیزوں میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ جب مسٹرڈ کو پانی میں گرایا جائے تو نیچے بیٹھ جاتی ہے۔ اور سورج کی گرمی سے یہ آہستہ آہستہ ضائع ہوجاتی ہے یہ پیرافن پیٹرول۔ چربی۔ ایتھر۔ الکوہل میں حل ہوجاتی ہے۔ یہ ربڑ میں بھی آسانی سے حل ہوجاتی ہے اور یہ چمڑے کپڑے لکڑی اور اینٹ تک میں سرایت کرجاتی ہے۔ گویا سوائے دھات کی چیزوں مثلاً لوہا وغیرہ یا پالش کی ہوئی چیزوں کے یہ عمارت میں اثر کرجاتی ہے۔ یہ بہت آہستہ اڑتی ہے اس لئے اس کا اثر بہت دیرپا ہے۔ ہوا میں دس لاکھواں حصہ موجود ہونے پر یہ مہلک ہے۔ اغلب ہے کہ اس لڑائی میں بھی یہ گیس استعمال کی جائے۔

(Lewisite) لیوی سائٹ۔ اس گروپ کی دوسری گیس ہے۔ یہ ۱۹۱۸ء میں معلوم ہوئی تھی۔ لیکن بڑی لڑائی میں استعمال نہیں کی گئی۔ یہ ایک وزنی تیل ہے۔ پانی۔ گرمی اور کھاری چیزوں سے یہ ضائع ہوجاتی ہے۔ اثر اس کا دیرپا ہے لیکن مسٹرڈ جیسی تیز نہیں ہے۔ چونکہ پانی کی موجودگی میں اس کا اثر زائل ہوجاتا ہے اس لئے لڑائی میں اس کے استعمال کا امکان کم ہے۔

اثر:۔ مسٹرڈ یا بم کے ذریعے سے استعمال کی جاتی ہے یا چھڑکی جاتی ہے

کپڑوں اور جلد کے اندر یہ فوراً سرایت کر جاتی ہے۔ جلد پر اسکا اثر فوراً نمایاں نہیں ہوتا لیکن چند گھنٹوں کے بعد جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ اور جگہ سوج جاتی ہے۔ اسکے بعد سرخ جگہ زرد ہو جاتی ہے اور چھالا ابھر آتا ہے۔ جسم کے نمدار حصوں پر زیادہ اثر کرتی ہے اور چھالے کو خارش کی وجہ سے رگڑنے پر پیپ پڑ جانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے اور پیپ والا زخم بہت آہستہ ٹھیک ہوتا ہے اور بعد میں سیاہ داغ رہ جاتا ہے۔ اگر یہ گیس چھڑکی جائے تو آنکھ میں پڑنے کا بھی اندیشہ ہے۔ آنکھوں میں اس کا اثر شدید ہوتا ہے۔ آنکھ میں زخم اور آخر میں بینائی کے ضائع ہونے کا بھی خطرہ ہے۔ آنکھ میں اس کا اثر آدھ گھنٹہ کے اندر نمایاں ہو جاتا ہے۔ آنکھ سرخ ہو جاتی ہے اور آنکھ کے پپوٹے ۲۴ گھنٹے کے اندر پھول جاتے ہیں اور بعد میں آنکھ کا زخم اور آنکھ میں سفیدی وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ روشنی میں آنکھ نہیں کھل سکتی۔ اگر فوراً گیس ماسک نہ پہنا جائے تو آلات تنفس پر اس کا اثر ہو جاتا ہے۔ اور اگر زیادہ دیر تک گیس میں رہے تو متلی، قے اور پیٹ کا درد شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ اثرات عارضی ہیں۔

تشخیص:۔ چونکہ اس گیس کا اثر آہستہ ہوتا ہے۔ اسلئے گیس کو چھونے فوراً بعد اسکا پتہ نہیں چلتا۔ گیس کے دائرہ میں آنا۔ آنکھ کی سرخی گلے اور سینے میں خراش اور جلد کی سرخی یہ چیزیں گیس کے اثر کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

لیوی سائٹ کا اثر:۔ گو لیوی سائٹ کا اثر بھی مسٹرڈ جیسا ہی ہے لیکن کچھ فرق ہے۔ اس کی بو مختلف ہے۔ اس کا اثر آنکھ اور جلد پر جلد ہو جاتا ہے۔ اگر جلد پر اس کا اثر زیادہ ہو جائے تو سنکھیے کی زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس گیس سے جلد کی خراش فوراً محسوس ہونے لگتی ہے۔ آدھ گھنٹے کے اندر جلد سرخ ہو جاتی ہے اور چھالا ۱۲ گھنٹے کے اندر پڑ جاتا ہے۔ لیوی سائٹ کے چھالے کے کنارے نمایاں ہوتے ہیں۔ اور اسکے اندر غلیظ پانی ہوتا ہے جسمیں سنکھیا پایا جاتا ہے۔ مسٹرڈ کے چھالے کے گرد سرخی ہوتی ہے۔ اسکے اندر صاف زرد پانی ہوتا ہے جس میں مسٹرڈ نہیں پائی جاتی لیوی سائٹ بھی مسٹرڈ کی طرح معمولی کپڑوں کے اندر گھس جاتی ہے لیکن اس قدر تیزی سے نہیں۔ یہ گیلے کپڑوں کے ساتھ ٹکرانے سے جلد ضائع ہو جاتی ہے۔ لیوی سائٹ آنکھ میں پڑ جانے کے بعد مسٹرڈ کی نسبت زیادہ خطرناک ہے۔ آنکھ پندرہ منٹ کے اندر سرخ ہو جاتی ہے سوجن۔ درد اور روشنی میں نہ کھلنا وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

بچاؤ:۔ معمولی کپڑوں کے اوپر واٹر پروف (موم جامہ) کپڑا پہنا جائے اور اسکے اوپر ہلکا کوٹ پہنا جائے جو ہر وقت ٹھنڈے پانی سے تر رہے۔ گیس ماسک فوراً پہن لینا چاہئے گروپ ۲ کی گیسوں کی طرح گیس ماسک پہننے کے بعد خراش کی علامات شروع ہو سکتی ہیں لیکن اگر اس حالت میں ماسک اتار دیا جائے یا ماسک بالکل پہنا ہی نہ جائے تو گلے اور سانس کی نالیوں بالآخر مہلک نمونیہ کا امکان ہے۔ مریض کو صاف ہوا میں لے جانا چاہئے۔ فوراً اسکو غسل دینا چاہئے۔ سب کپڑے اتار دینے چاہئیں۔ یہ غسل مسٹرڈ تیل کو چھونے کے دو منٹ کے اندر اور گیس کے ساتھ ٹکرانے کے پندرہ منٹ کے اندر دینا چاہئے ورنہ زخم بن جائینگے۔ صابن اور پانی کے ساتھ غسل دینے کے بعد جسم پر بلیچ کی مرہم (Bleaching Ointment) دو منٹ تک ملنی چاہئے اور نئے کپڑے پہنا دینے چاہئیں۔ جو لوگ کپڑے اتارنے اور غسل دینے میں مشغول ہوں انکو بھی اپنے جسم پر مرہم ملنی چاہئے ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں بڑے بوٹ ہونے چاہئیں جن پر گوند ملا ہوا ہو۔

فرسٹ ایڈ:- مسٹرڈ در لیوی سائٹ کا علاج ایک ہی ہے
ضرورت اس چیز کی ہے کہ علاج فوراً شروع کر دیا جائے۔ مریض کو
کھلی ہوا میں لے جاؤ۔ اگر جسم پر سرخی نہ ہو اور مسٹرڈ کے قطرے جلد پر
نظر آتے ہوں تو فوراً صابون اور پانی کے ساتھ غسل دے دو اور
اور بلیچ پیسٹ اوپر لگا دو روئی کے ساتھ چند منٹ تک لگا تے
رہو خاصکر جبکہ جلد کے کافی حصے پر مسٹرڈ گرا ہو اور سرخی تھوڑی جگہ
پر ہو تو بلیچ مرہم کی مالش کر دو۔ اگر سرخی نمایاں اور ابھری ہوئی ہو
تو صابن اور پانی جسم پر ملنا نقصان دہ ہوگا۔ ایسی حالت میں بلیچ
پیسٹ روئی کے ساتھ جسم پر لگائیں۔ سرخی دور ہونے کے بعد سیاہ
داغ رہ جائینگے۔ جب چھالہ پڑ جائے یا چھالہ پھوٹنے سے زخم ہو جائے
تو ایسی حالت میں ٹینک ایسڈ (Tannic Acid) ۲ ۱/۲
فیصدی سولوشن میں کپڑا بھگو کر اس پر رکھیں۔ چھالے کو صاف
ستھرا رکھنا چاہئے تاکہ پیپ نہ پڑے۔

نسخہ بلیچ مرہم (Bleaching Ointment):-
بلیچنگ پوڈر (Bleaching Powder)
وائٹ ویزلین (White Vaselin)
دونوں چیزوں کو ہم وزن ملالیں۔

نسخہ بلیچ پیسٹ (Bleaching Paste):-
بلیچنگ پوڈر ایک حصہ } آہستہ آہستہ حل کریں۔
پانی دو حصہ

جب مریض نہا رہا ہو تو اسکی آنکھوں کو سوڈا بائیکاسب دو
فیصدی (یعنی ۱۰ گرین ایک اونس پانی میں) سے دھونا چاہئے۔
اگر مسٹرڈ کا پانی آنکھ میں پڑ گیا ہو تو آنکھ کو بار بار اس لوشن سے
دھونا چاہئے اور لیکوئڈ پیرافن (Liquid Paraffin)
ڈال دینی چاہئے۔ لیکن جب آنکھ پہلے سوج چکی ہو تو یہ علاج چنداں
فائدہ مند نہیں ہوگا۔ جب سیاہ پتلی پر زخم ہو گیا ہو تو ایٹروپین (
Atropin) فیصدی (یعنی ۵ گرین ۱ اونس پانی میں) آنکھ
میں ڈال دیں۔ آنکھ پر کبھی پٹی نہیں باندھنی چاہئے اور کوکین
کبھی آنکھ میں نہیں ڈالنی چاہئے۔ آنکھ پر سیاہ عینک لگائیں یا سبز کپڑہ
لٹکا دینا چاہئے اور اندھیرے کمرے میں رکھنا چاہئے۔ اگر غلیظ
مواد آنکھ میں سے خارج ہوتا ہو تو آرجیرال (Argyrol)
دو فیصدی دن میں دو دفعہ ڈالیں۔ لیکن آنکھ کا علاج بہتر ہے کہ
اگر ہو سکے تو ماہر ڈاکٹر سے کروایا جائے۔

ناک کی سوجن کے واسطے سوڈا بائیکارب پانچ فیصدی سے لیکر
ناک میں پھیرا جائے اور گلے اور سانس کی نالیوں میں خراش
کے واسطے مینتھال (Menthol) گرین ۱۰ اور ٹنکچر بینزوئن
کو (Tinc. Benzoin. co) ایک ڈرام آدھ سیر پانی میں ڈالکر
اس کی بھاپ لی جائے۔ اگر نمونیا کا خطرہ ہو تو مریض کو گرم لیکن ہوادار
کمرے میں رکھیں۔

گروپ ۴۔ پھیپھڑیں میں خراش پیدا کرنیوالی گیسیں

LUNG IRRITANTS

اس گروپ میں دو بڑی گیسیں ہیں کلورین اور فاسجین
(۱) کلورین (Chlorine) یہ سبز رنگ کی گیس ہے اور
اس کی خوشبو سے دم گھٹتا ہے۔ یہ پائیدار نہیں ہے۔ یہ ہوا سے ڈھائی گنا
بھاری ہے۔ اسلئے آسانی سے ہوا میں نیچے پھینکی جا سکتی ہے۔ یہ
بم یا سلنڈر کے اندر مائع کلورین کی شکل میں آسانی
سے اٹھائی جا سکتی ہے۔ اور جب بم گرتا ہے تو مائع کلورین۔
گیس کلورین میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اس کا حجم ۴۵۰ گنا

زیادہ ہوجاتا ہے۔

(۴) فاسجین (Phosgene) یہ پھیپھڑے کے واسطے سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ یہ بے رنگ پانی ہوتا ہے اور اسکی خوشبو گھاس جیسی ہوتی ہے۔ یہ آٹھ ڈگری سینٹی گریڈ تک گرم ہونے سے بخارات بن جاتی ہے اور ہوا سے ۳½ گنا بھاری ہے۔ یہ پائیدار نہیں ہے اور ہوا سے فوراً اڑ جاتی ہے۔ پانی کی موجودگی میں یہ اثر نہیں کرتی اس لئے برسات کے موسم میں یہ بیکار ہے۔ پانی کے ساتھ چھونے سے اس میں سے نمک کا تیزاب نکل آتا ہے جو دھات کی چیزوں مثلاً لوہا وغیرہ کو کھا جاتا ہے اور کپڑے بھی خراب کر دیتا ہے۔ مسٹرڈ گیس اور سنکھیا فاسجین میں حل ہوجاتے ہیں۔ اس واسطے یہ چیزیں اکٹھی بھی استعمال ہوسکتی ہیں۔

کلوروپکرین (Chloropicrin) یہ ایک تیسری گیس اس گروپ میں ہے۔ یہ ایک بے رنگ مائع ہے۔ یہ ۱۱۲ سینٹی گریڈ پر ابلتی ہے (یعنی کافی گرم کرنیکے بعد گیس میں تبدیل ہوتی ہے) یہ ہوا سے ۵½ گنا بھاری ہے اور اس سے دم گھٹتا ہے۔

سوڈیم سلفایٹ سولوشن (Sodium Sulphite Solution) ۵۰ فیصدی الکوہل میں اس کو ضائع کر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس گیس کی خفیف مقدار میں زیادہ دیر تک رہے تو دمہ کا مرض ہوجاتا ہے۔

یہ گیسیں ہوا میں بم یا سلنڈر کے ذریعہ پھینکی جاتی ہیں

اثر:۔ ان گیسوں کا اثر سانس کی نالیوں اور پھیپھڑے پر ہوتا ہے بعض حالتوں میں آنکھ سے پانی بھی بہتا ہے۔ پھیپھڑے میں پانی جمع ہو جاتا ہے جس کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم میں گیس کے ساتھ ٹکرانے کے فوراً بعد پانی جمع ہوجاتا ہے اور دوسری قسم میں چند گھنٹے بعد۔ پہلی قسم میں کھانسی شروع ہوجاتی ہے۔ سانس تکلیف سے آتا ہے۔ مریض نزدیک کی چیز کو زور سے پکڑتا ہے۔ منہ کا رنگ نیلا ہوجاتا ہے۔ گلے کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ جھاگ دار پانی منہ اور ناک سے بہتا ہے۔ نبض تیز ہو جاتی ہے۔ بعد میں منہ کا رنگ سیاہی مائل ہوجاتا ہے۔ سانس اور زیادہ تیز اور چھوٹا۔ نبض تیز اور کمزور ہوجاتی ہے اور مریض بے ہوش ہوجاتا ہے اس حالت میں دو تین گھنٹے رہنے کے بعد موت ہوجاتی ہے۔

دوسری قسم میں گیس کے ساتھ ٹکرانے کے بعد چند گھنٹے مریض کام کاج میں مصروف رہتا ہے۔ جسکے بعد فوراً پھیپھڑے میں پانی جمع ہوجاتا ہے۔ اور عموماً موت ہوجاتی ہے۔

بعض مریضوں میں پانی دوسرے دن کم ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ پھیپھڑے میں سوزش ہوکر نمونیا بھی ہوجاتا ہے

بچاؤ:۔ گیس ماسک فوراً پہن لینا چاہئے۔ اور علاج جلد شروع کرنا چاہئے۔

تشخیص:۔ گیس کے ساتھ ٹکراؤ۔ خاص قسم کی بو۔ کھانسی اور بعض میں تنفس کا خراب ہوجانا۔

فرسٹ ایڈ:۔ مریض کو چلانا نہیں چاہئے بلکہ چارپائی یا سٹریچر پر ڈال کر دوسری جگہ لے جانا چاہئے۔ مریض کو گرم رکھنا چاہئے اور ہلکی غذا مثلاً دودھ یا پھل کا پانی وغیرہ دینا چاہئے اگر سانس تیز اور زور سے آنا شروع ہوجائے اور منہ پر نیلاہٹ شروع ہوجائے تو مریض کو آکسیجن گیس سنگھائی جائے (یہ عمل ہسپتال میں ہی ہوسکتا ہے) اور ورید میں سے خون نکال دینا چاہئے۔

جن مریضوں میں صرف گیس کے ساتھ چھونے کا شبہ ہو ان کو ۴۸ گھنٹے تک لٹائے رکھیں اور ۴۸ گھنٹے تک اگر کوئی علامات گیس کی پیدا نہ ہوں تو ان کو چلنے پھرنے کی اجازت دے دی جائے۔ جب پھیپھڑے میں پانی بھرنے کی علامات شروع ہو جائیں تو مریض کو گرم رکھیں۔ اور اوکسیجن دیتے جائیں۔ اگر سانس تکلیف سے آتا ہو تو مارفین ۱/۶ گرین اور ایٹروپین ۱/۱۰۰ گرین کا ٹیکہ بھی کر سکتے ہیں۔ ورید کا فصد کرکے ۱۵ اونس تک خون نکال سکتے ہیں۔ لیکن یہ عمل اس حالت میں خطرناک ہوگا جبکہ چہرے کا رنگ نیلے سے سیاہی مائل ہونا شروع ہو جائے۔ اگر مریض اس حالت میں دو تین دن کاٹ لے تو بچنے کی امید ہو جاتی ہے۔ دوائی کی مدد سے ... کی کروٹ بدلنے سے بلغم کو خارج کرنا چاہیئے۔ اگر نمونیا ہو جائے تو نمونیا کی نئی دوائی ایم۔ بی ۶۹۳ دینی چاہیئے۔ اگر مریض روبصحت ہو جائے تو کافی عرصہ تک لٹائے رکھنا چاہیئے۔

گروپ ۵۔ فالج پیدا کرنیوالی گیس۔

اس گروپ میں کاربن مان اوکسائڈ (Carbon monoxide) ہائیڈروسی آنک ایسڈ (Hydrocyanic Acid) اور سلفرئیڈ ہائیڈروجن وغیرہ ہیں جن سے جسم میں فالج ہو جاتا ہے لیکن ان گیسوں کے استعمال کا لڑائی میں بہت کم احتمال ہے (باقی باقی)

ہائے چوہا!

محمد احمد خان ذاکر مدیر معاون

اٹھارہ اور انیس دسمبر کی درمیانی رات کو لندن ریڈیو سے اردو زبان میں یہ حیرت انگیز واقعہ بیان کیا گیا کہ جرمن ہوائی جہازوں کی بمباری سے تباہ شدہ مکانوں میں دبے ہوئے انسانوں کو نکالنے اور ملبہ اٹھانے کے لئے جو رضاکار دستے موجود ہیں ان میں سے ایک رضاکار جو اپنی جان جوکھوں میں ڈالکر دوسروں کی جان بچانے میں سب سے زیادہ بہادر مشہور ہے۔ اگلے روز جب وہ کئی فٹ کی گہرائیوں میں گھسا ہوا حد درجے بہادری کی خدمت انجام دے رہا تھا یکایک بدحواس ہوکر اس گڑھے سے بھاگ نکلا۔ اس کے ساتھیوں نے خوف سے پوچھا "کیا کوئی پھٹنے والا بم پڑا ہے؟" اس نے شور مچایا اور بھاگتے ہوئے کہا "نہیں! میں نے ایک چوہا دیکھا ہے اتنا بڑا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا" اس نے اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے کہا۔

"بھاگو میرے ساتھیو! بھاگو!! چوہا! بہت بڑا چوہا" ایک مشہور بہادر کا چوہے کی شکل دیکھ کر بھاگ نکلنا اتنا حیرت خیز ہے کہ ریڈیو کے اعلانچی کو اس عجیب واقعہ کا ذکر کرنا پڑا۔

لیکن نفسیات کے ماہر کہینگے کہ اس کے تحت الشعوری نفس پر چوہے کا خوف کسی وجہ سے نقش ہوگیا ہے اور بچوں کی صحیح تربیت کرنیوالے اسکی وجہ بیان کرینگے کہ اس بہادر جوان کو بچپن میں یا تو کسی چوہے نے کاٹا ہے یا اسے شیر خوارگی میں چوہے سے ڈرایا جاتا رہا ہے۔ اس عمر میں اگر کسی چیز کا خوف دل پر بہت غالب آجائے تو بعض اوقات اس کا اثر تمام عمر نہیں جاتا۔ یہیں اسی قسم کی ایک اور مثال ہے کہ برطانیہ کا مشہور سپہ سالار لارڈ رابرٹس جس نے قندھار فتح کیا تھا۔ دلیر جری اور بہادر ہونے کے باوجود جب کسی تنہا کمرے میں کسی بلی کی صورت دیکھ لیتا تھا تو چیخیں مارتا ہوا بھاگ نکلتا ہے۔ اس سے ایسے کئی ایک واقعات منسوب ہیں جنھیں پڑھ کر لوگ حیرت میں آجاتے ہیں۔

ہمارے ضلع جالندھر میں ایک انگریز ڈپٹی کمشنر تھے ان کے یہاں آنے سے پہلے ان کی نسبت انکے پیشرو انگریز ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ یہ صاحب چوہے سے بہت خوف کھاتے ہیں اور انکی دماغی کیفیت قائم نہیں رہتی وہ انکو دیکھ کر فرار ہونے کی کوشش تو نہیں کرتے البتہ اس سے فی الفور مقابلے کی ٹھان لیتے ہیں انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ انکے ہاں صاحب لوگوں کی دعوت تھی کہ یکایک بہادر کھانا کھاتے سب کے درمیان سے اچانک اٹھے اور پستول لے کر کمرے کے کونوں میں بھاگنے لگے۔ کبھی گالیاں دیتے مشرقی کونے کی طرف بھاگ رہے ہیں اور کبھی فوراً لوٹ کر مغربی گوشے کی سمت دھما دھم دوڑ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ چوہا صاحب کو ان کی رہنمائی کی سزا دینے کے لئے پستول سنبھالا گیا تھا۔ بعد میں یہ بھی معلوم کہ یہ صاحب چوہا دیکھ کر ہمیشہ اسی طرح بے اختیار ہو جاتے ہیں اور کبھی اطمینان سے بیٹھے نہیں رہ سکتے۔

پلیگ کے مرض سے بچاؤ کی خاطر مغربی ملکوں میں چوہوں کو فنا کرنے کے حق میں اتنا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ وہ ایک مہم کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ بعض یورپی ملکوں میں تو چوہوں کا "ہفتہ" منایا جاتا ہے یعنی اس عرصے میں ہر شخص اس موذی جانور کو فنا کرنے کی انتہائی کوشش کرتا ہے۔ اس پروپیگنڈے میں چوہے کو ایسا خوفناک جانور قرار

دیا جاتا ہے کہ اب وہ فی الحقیقت ہوا بن گیا ہے۔ لنڈن کے اس بہادر اور جانباز جرگے اُن ڈپٹی کمشنر بہادر کے دل میں ہوا ایسی خوفناک حیثیت رکھتا ہے جو بچوں کے لئے ہوتا۔

بڑے بھائی جان کی دو سالہ بچی جو اپنے بھائی اور گلی محلے کے دوسرے بڑے بچوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے اور اُن پر حملہ کرنے سے کبھی نہیں رکتی اور سب کو بھگا دیتی ہے۔ وہ گھپ اندھیرے میں تنہا چلی جاتی ہے اور چیزیں اٹھالاتی ہے۔ اور کبھی نہیں ڈرتی۔ لیکن میں نے ایک دن دیکھا کہ وہ اپنے بہن بھائیوں میں ہنسی خوشی کھیل رہی ہے کہ یکایک "چھپا! چھپا!" پکارتی بڑوں کی طرف بھاگی آ رہی ہے اور چہرہ زرد ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ اسے روتے ہوئے چپ کرانے کے لئے چھپا سے ڈرایا جا رہا ہے۔ اب وہ چھپا کو دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتی ہے اور پناہ ڈھونڈھتی ہے۔

تعلیم یافتہ اور ہوشمند مائیں بچے کو کبھی نہیں ڈرائیں۔ اس سے بچے کے جسم کے پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس کے دل میں خوف و ہراس کے جذبات پرورش پاتے رہتے ہیں اور اس میں بہادری کی روح قائم نہیں رہتی۔ مغربی قومیں بچوں کی تربیت میں اس امر کا خاص خیال رکھتی ہیں کہ بچوں کو شیرخوارگی میں کسی حقیقی یا فرضی چیز سے نہ ڈرایا جائے۔ ایک انگریز عورت کا واقعہ مشہور ہے کہ اس نے انا کو ملازمت سے اسلئے برطرف کر دیا تھا کہ انا نے اس عورت کے روتے ہوئے بچے کو کسی ہوّے سے ڈرا کر چپ کرایا تھا۔

ہندوستان میں اب عورتوں کی تعلیم عام ہو رہی ہے۔ اب توقع کی جا سکتی ہے کہ روتے بچوں کو چپ کرانے کی خاطر ڈرانے کا برا اور خوفناک حیلہ ترک کر دیا جائے اور دوسرے مناسب طریقوں کو کام میں لا کر مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

بزمِ مسلمہ

خوشی کی خبریں:۔

میں مسلم بہنوں کو کمال مسرت و شادمانی کے ساتھ یہ مژدۂ جانفزا سناتی ہوں کہ میری مایۂ ناز سہیلی پیاری بہن افروز جہاں صاحبہ شفیع دختر جناب قبلہ خانبہادر مولوی فضل الرحمان صاحب رئیس و چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ سہارنپور محترم بھائی میاں الیاس صاحب خالد کے ساتھ نہایت حسن و خوبی اور تزک و احتشام سے ۱۵، ۱۶ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء کی مبارک تاریخوں میں سلکِ ازدواج میں منسلک کر دی گئیں۔ خدا کرے یہ شادی حقیقی معنوں میں شادی خانہ آبادی اور نوشاہ اور عروس نو نیز تمام عزیزوں کے لئے باعث راحت و مسرت ہو۔ آمین!

نوشاہ میاں "مسلمہ" کی ایک سچی قدردان اور مدرسۃ البنات کی ایک حقیقی پرستار و سابقہ معلمہ پیاری بہن نسیم اختر صاحبہ دختر جناب شیخ محمد افضل صاحب تحصیلدار رکشیر کے ماموں زاد برادر محترم ہیں لہذا اس تقریب سعید پر خواہر موصوفہ اور ان کی گرامی قدر والدہ صاحبہ محترمہ سے مجھے نیز میری والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ عزیزہ ذکیہ خاتون نگہت بریلوی مدیرہ "چاند" کو شرف نیاز حاصل کرکے حد درجہ خوشی ہوئی اور ان کے وسیع و بیش بہا اخلاق و خلوص کا ہم لوگوں کے دلوں پر ایسا گہرا نقش مرتسم ہوا ہے کہ زندگی بھر محو نہ ہوگا۔ گو ان کا قیام مختصر اور ملاقاتیں سرسری رہیں تاہم اس قلیل وقت میں

بھی بہن نسیم اختر اور ان کی محترمہ والدہ ماجدہ نے لازوال خلوص اور بے پایاں محبت کا ثبوت دیا۔ حقیقت میں لعل و جواہر سے زیادہ قیمتی اور قابل رشک اخلاق کی مالک ہیں۔ میری قلبی دعا ہے کہ رب العالمین عزیزہ نسیم اور پیاری افروز کا گلشن زندگی ہمیشہ شاداب و شگفتہ اور سرسبز رکھے۔ نیز محترم والدین کے زیر سایہ اور تمام عزیزوں کی صحت و سلامتی کے ساتھ عیش و مسرت کے گہوارہ میں پھلیں پھولیں۔ آمین۔

میں نے اور محترمہ والدہ صاحبہ نے بہن افروز کی تقریب عروسی پر تہنیتی نظمیں پیش کی تھیں جو کہ مسلمہ بہنوں کی تفریح طبع کیلئے ارسال کرتی ہوں۔ (یہ آئندہ اشاعت میں درج ہونگی۔ "مسلمہ")

(ناچیز فہمیدہ خاتون فرحت بریلوی مدیرہ خاتون مشرق)

غمی کی خبریں :-

۳۰، ۳۱، دسمبر ۳۰ء کی درمیانی منحوس شب میرے برادر محترم شیخ محمد اقبال سعید صاحب بی اے۔ مرحوم مغفور کی شب وفات ہے مرحوم اجمیر شریف میں ریلوے اکاؤنٹس آفس میں کلرک تھے۔ ۳۰ دسمبر بروز جمعۃ المبارک دفتر سے واپسی پر موٹر لاری سے حادثہ ہوا اور اسی شب ۱ بجکر ۲ منٹ پر وکٹوریہ ہسپتال اجمیر میں ہم سب کو ہمیشہ کے لئے روتا چھوڑ کر انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ؎
یہ چمن یونہی رہیگا اور ہزاروں جانور۔ اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائینگے۔
اب چونکہ ۳۰ دسمبر کو مرحوم کی برسی ہے اسلئے ملتجی ہوں کہ کم از کم ایک کلام مجید ختم کرکے اسکا ثواب مرحوم کی روح کو پہنچائیں دو روپیہ کی حقیر رقم ارسال خدمت ہے اسکی شیرینی بعد فاتحہ تقسیم کردی جائے۔

اسی سال ماہ ... کا ایک اندوہناک اور روح فرسا حادثہ میرے ایک عزیز دوست کی اچانک موت ہے۔ مسٹر ظہیر الدین صاحب مرحوم بنگلوری اس جگہ (یعنی جبلپور میں) ملٹری بریگیڈ آفس میں کلرک تھے۔ مرحوم ۱۷ دسمبر کو بخار میں مبتلا ہوئے اور پردیس میں مقامی وکٹوریہ ہسپتال میں ۲۵ دسمبر کی شب کو ۱۰ بجکر ۵ منٹ پر جان شیریں جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اور ہمیں مہجور و غمگین چھوڑ گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ؎
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے۔ زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
مرحوم ایک ۲۴ سالہ نوجوان تھے۔ خدا نے تمام خوبیاں بخشش کر رکھی تھیں اور حد درجہ با اخلاق اور خوش خصلت تھے۔ غریب ضعیف اور بد نصیب والدین اپنے بچہ کا آخری وقت منہ بھی نہ دیکھ سکے۔
دو روپیہ کی حقیر رقم ارسال ہے۔ شیرینی منگوا کر ایک قرآن مجید ختم کرکے ثواب مرحوم کی روح کو پہنچا دیں اور شیرینی بعد فاتحہ بچوں میں تقسیم کردی جائے ممنون ہونگا۔ (غمزدہ فقیر حامد علی آئی اے۔ او۔ سی جبلپور سی۔ پی)

میں نہایت رنج و قلق کے ساتھ یہ خبر وحشت اثر سپرد قلم کرتی ہوں کہ میرے بزرگوار قبلہ خالو جناب ڈاکٹر ملک سید شفاعت احمد صاحب جو علاوہ قابل ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہونے کے ایک سحر بیان اور باکمال شاعر بھی تھے اور عرصے سے سرزمین امرتسر کے باشندوں کو اپنی طبی خدمت سے بہرہ اندوز فرماتے رہے۔ ۲۶ دسمبر جمعرات کی رات کو اس دار فانی سے جنت الفردوس کو کوچ فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت اور سایۂ عاطفت میں جگہ دے اور ہم کو آپکو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (خدیجۃ الکبریٰ سابقہ متعلمہ مدرسۃ البنات شہر جالندھر از کپورتھلہ)

باقی صفحہ ۲ پر دیکھئے

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلم" کے خریدار بہم پہنچا کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے:-

نام	تعداد
محترم جناب محمد جعفر خانصاحب کلرک ریلوے بورڈ نئی دہلی	۱
محترم جناب محمد احمد خانصاحب ڈاکٹر مدیر معاون پیام اسلام جالندھر شہر	۱
محترمہ قمر جہاں بیگم صاحبہ بنت منشی عبد المالک صاحب تھانہ بھون	۱
جناب ایس عبد الرحیم گلزار محمد صاحبان رانگی وارڈ کراچی	۱
جناب منظور الحق صاحب جالندھر شہر	۱
جناب مولوی غلام قادر صاحب مکتبہ علمیہ جالندھر شہر	۱
جناب بابو کریم بخش صاحب اوورسیر واہ ضلع اٹک	۲
محترمہ بیگم صاحبہ بابو عبد السلام صاحب اکونٹنٹ ریلوے آڈٹ قرول باغ دہلی	۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ دسمبر ۱۹۴۰ء

نام	رقم
محترم عبد الرحمن متعلم جماعت اول ادنیٰ مدرسۃ البنات (بسلسلہ جلسہ سالانہ زنانہ)	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب عزیز الرحمن خانصاحب عالم پور ضلع ہوشیار پور	۵/-/-
محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ جناب صمدانی خانصاحب میانی افغاناں " "	۱/-/-
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ جناب محمد یوسف خانصاحب " " "	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب عبد اللہ خانصاحب ذیلدار " " "	۲/-/-
محترمہ والدہ خالدہ زبیدہ خانم صاحبہ طالبہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب چودھری شمس الدین صاحب ضلعدار نہر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور (بسلسلہ جلسہ سالانہ زنانہ)	۵/-/-
بتوسط جناب حشمت علی صاحب سب ڈویژنل آفیسر لیہ سب ڈویژن	
جناب سردار نور محمد خانصاحب رئیس اعظم رحیم آباد ریاست بہاولپور	۲۵/-/-
جناب سردار اللہ بخش خانصاحب " " "	۲۵/-/-
جناب شیخ عزیز اللہ صاحب ذیلدار احمد پور لمبہ ریاست بہاولپور	۱۰/-/-
جناب منشی جان محمد صاحب محلہ باغ شیخ کرم بخش جالندھر (قیمت ۲ عدد کتب لعقیقہ)	۴/۶/۶
جناب چودھری نبی احمد صاحب کیمپ کلرک ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت (قیمت دو میشہ بکس)	۶/-/-
جناب ایثار محمد صاحب سٹی پولیس سٹیشن کراچی	۱۰/-/-
جناب بابو عبد الرحمن صاحب اکونٹنٹ گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر شہر	۲/-/-
جناب سید رفیق شاہ صاحب رفیق بائینڈنگ ہاؤس ریلوے روڈ " "	۲/-/-
جناب حکیم محمد جالینوس صاحب " "	۲/-/-
جناب پیر غلام دستگیر خانصاحب دھوگڑی	۱/-/-
عالیجناب خان احمد مشتاق خانصاحب کمرشل منیجر نظام ریلوے حیدر آباد دکن (لعال دھوگڑی)	۲۵/-/-
بتوسط سیکرٹری صاحبہ استقبالیہ کمیٹی نسوانی جلسہ سالانہ	۱۲۸/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر رشید احمد عباسی	۱/-/-
محترمہ بیگم خان بشیر الدین خانصاحب وکیل	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد شریف صاحب وکیل	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ سجاد احمد صاحب وکیل	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر بدرالدین صاحب	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد حسین صاحب انسپکٹر سی آئی ڈی لاہور	۱/-/-
محترمہ امۃ الرسول صاحبہ ہیڈ مسٹرس مڈل سکول	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد علی صاحب کابل منزل	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ چودھری عبدالرشید صاحب باغ شیخ کرم بخش	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مرزا محمد فاضل صاحب	۱/-/-
محترمہ مس سراجدین صاحبہ معلمہ گورنمنٹ گرلز سکول	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مرزا محمد سرور صاحب جالندھر چھاؤنی	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالحمید مرزا صاحب 〃 〃	۶/-/-
محترمہ شوکت سلطانہ صاحبہ یونس منزل 〃 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ریاض احمد صاحب 〃 〃 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان شجاعت علی خانصاحب 〃 〃	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ کیپٹن سید بشیر حسین صاحب 〃 〃	۲/-/-
محترمہ شمیم صاحبہ جالندھری	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد حمید علی صاحب	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ اصغر علی صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر کمشنر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمود حسین صاحب تحصیلدار جالندھر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر عبدالمجید خانصاحب رئیس بستی باباخیل	۱/-/-
محترمہ آنسہ طاہرہ خانم صاحبہ 〃	۱/-/-
محترمہ آنسہ زبیدہ خانم صاحبہ 〃	۱/-/-
محترمہ سعیدہ خاتون صاحبہ مسز قاضی بشیر حسین صاحب	۱/-/-
محترمہ مسز کیپٹن عبدالحمید صاحب	۱/-/-
محترمہ احمدی بیگم صاحبہ	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ زبیدہ سلطان صاحبہ دختر قاضی محبوب عالم صاحب	۱/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ نذیر بیگم صاحبہ پرانی کچہری	۲/-/-
محترمہ والدہ محمد عبدالسلام صاحب 〃	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شرف الدین صاحب 〃	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالغنی صاحب	۱/-/-
محترمہ استانی حشمت صاحبہ	۱/-/-
محترمہ بیگم ولی بہادر صاحبہ	۱/-/-
محترمہ استانی رحمت صاحبہ	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب محمد حسین صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید ناصر علی شاہ سینئر سب جج بہادر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ لفٹیننٹ سید عبید عبدالودود صاحب	۱/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ سید عبدالودود صاحب	۱/-/-
محترمہ اختر النساء صاحبہ	۱/-/-
محترمہ والدہ امینہ بیگم صاحبہ کلاس ششم	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ بشیر احمد صاحب ہیڈ کلرک محلہ چہار باغ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ بخشی دلاور علی صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب کیپٹن پنشنر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد سعید الظفر صاحب	۱/-/-
محترمہ آنسہ زبیدہ بدرالدین صاحبہ	۱/-/-
محترمہ آنسہ طاہرہ بدرالدین صاحبہ	۱/-/-
محترمہ رضیہ بنت عبدالغنی صاحب چیف برنر	۱/-/-
محترمہ مسز عطا محمد صاحب ایس ڈی۔ او جرنیلی سڑک	۱/-/-
محترمہ بنت عطا محمد صاحب 〃 〃	۱/-/-
محترمہ استانی آمنہ صاحبہ مدرسۃ البنات	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ فہیدہ سلطان بنت میر عبدالرحمٰن صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم خانصاحب نیاز محمد خاں بستی دانشمنداں	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب " "	۱/-/-
محترمہ والدہ انور صاحبہ " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ فیروزالدین خانصاحب " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد عالم صاحب " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب مشتاق محمد خانصاحب " "	۱/-/-
محترمہ جاگیر بانو صاحبہ " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ یحییٰ علی خاں صاحب " "	۱/-/-
محترمہ شائستہ ربانی صاحبہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عشاق احمد صاحب دھوگڑی	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ علی احمد خانصاحب "	۱/-/-
محترمہ مسز حمیرا خالد ابراہیم بستی باباخیل	۲/-/-
محترمہ محمد اظہر صاحبہ " "	۱/-/-
محترمہ بیگم اکبر علی خانصاحب نمبردار " "	۱/-/-
محترمہ بیگم شاہجہاں خاں " "	۱/-/-
محترمہ بیگم بشارت علی خان " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالخالق صاحب " "	۱/-/-
محترمہ بیگم گل محمد خاں صاحب " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب محمد حسین خاں بستی نو	۱/-/-
محترمہ استانی حشمت صاحبہ ایم بی گرلز سکول	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبدالحمید صاحب رستہ محلہ جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ آپا زینت صاحبہ ناظرہ اعلیٰ دارالاقامہ	۱/-/-
محترمہ جاگیر بانو صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ بیگم ضیاء محمد خانصاحب بستی دانشمنداں	۲/-/-
محترمہ شہ بانو صاحبہ " "	-/۸/-
محترمہ شہ بیگم صاحبہ " "	-/۸/-
محترمہ بیگم خان وزیرالدین خانصاحب تحصیلدار پنشنر	۲/-/-
محترمہ ممتاز خانم صاحبہ سابقہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ استانی سرور خانم صاحبہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ صدرالدین خانصاحب بستی دانشمنداں	۱/-/-
محترمہ والدہ جہانگیر خاں صاحب بستی غزاں	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ کپتان عابد علی اکبر صاحب " "	۲/-/-
محترمہ عیاں سلطان صاحبہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب نوازش علی خاں	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شجاع الدین خانصاحب رئیس بستی شاہ قلی	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب شاہ قلی خاں " "	۱/-/-
محترمہ بیگم زندہ محمد خانصاحب رئیس " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ غلام حیدر خاں صاحب سب اسٹیشن ماسٹر	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ اختر علی خاں صاحب بستی شاہ قلی	۱/-/-
محترمہ مجیدہ صاحبہ بنت خانصاحب میاں احمد علی صاحب صوفی محلہ مفتیاں	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب بشیر احمد صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد اسد صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالرحمٰن صاحب میر ریٹائرڈ انجینئر جی ٹی روڈ	۱/-/-
محترمہ عزیزہ سلطان صاحبہ بنت عبدالرحمٰن میر " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ رشید احمد صاحب انچارج امپیریل بنک گوجرانوالہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد عظیم صاحب کارپٹ مرچنٹ	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ نذیر احمد صاحب ہیڈ کلرک ڈاکخانجات	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ اظہار الحسن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب شیخ عبدالرحمٰن صاحب	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبدالرحیم صاحب مال افسر جہلم	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ حکیم سید شاہ نواز صاحب و والدہ بشیر احمد اندرون دروازہ سیداں جالندھر شہر	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ اصغر علی شاہ صاحب پی۔ ای۔ ایس	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد لطیف صاحب پوسٹ ماسٹر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبداللہ شاہ صاحب ہیڈ کلرک جالندھر چھاؤنی	۲/-/-
محترمہ فہمیدہ ادیب عالم مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید حسن احمد صاحب مبارک منزل	۱/-/-
محترمہ ستارہ بیگم صاحبہ طالبہ گورنمنٹ گرلز سکول	۱/-/-
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ متعلمہ " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ غلام محی الدین خانصاحب	۱/-/-
محترمہ والدہ عذرا ادیب عالم مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ والدہ انوری خانم صاحبہ	۱/-/-
محترمہ صفورہ خانم صاحبہ درجہ مولوی	۱/-/-
محترمہ مسز چوہدری رحمت اللہ صاحب ممبر کمیٹی	۱/-/-
محترمہ مسز صدیق الحسن صاحب اوورسیر	۱/-/-
جناب خان محمد یوسف خانصاحب ۱/۱ اپنی روڈ نئی دہلی (بخوشی تولد پسر)	۱/-/-
توسط منشی غلام محمد صاحب۔ موضع چوگٹی	۱/-/-
جناب علی محمد صاحب توسط جناب ایم کرم الٰہی صاحب قصور منڈی (لاہور)	۲/-/-
جناب مستری نور الدین صاحب انجن شیڈ	-/۲/-
محترمہ آنسہ حامدہ محبوب حسن صاحبہ متصل ڈاکخانہ قرول باغ دہلی	۵/-/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ خان بشیر الدین احمد خانصاحب ایڈووکیٹ جالندھر شہر	۵/-/-
محترمہ والدہ خان مظہر الحق خانصاحب مدرسۃ البنات	۳/-/-
جناب خان سکندر خانصاحب پلیٹر سٹیشن تھانہ رو شاہ	۵/-/-
جناب بابو خوشی محمد صاحب موضع دکوہہ ساداں بذریعہ مولوی غلام قادر صاحب	۱/-/-
جناب سید محمد افضل صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او " " "	۱/-/-
محترمہ مسز محمد سعید صاحبہ معرفت جناب محمد سعید صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل ملتان (برائے امداد یتیم طالبات)	۵/-/-
جناب لفٹیننٹ ڈاکٹر چوہدری سردار احمد خانصاحب ملٹری ہسپتال سیالکوٹ (یتیم طالبات)	۱/-/-
محترمہ افتخار بیگم صاحبہ بنت سید محمود علی شاہ صاحب بجار راولپنڈی (برائے ...)	۵/-/-
جناب شیخ اکرام الحق صاحب آئی سی ایس ابن مولوی عبدالصمد صاحب کپورتھلہ بتقریب نکاح خوانی توسط مولانا عبدالحق صاحب عباس ۱۰/-/- برائے امداد مدرسہ ۱۵/-/-	۲۵/-/-
جناب غلام سرور صاحب اڈیٹر دفتر کیمپ ٹرولر پشاور	۵/-/-
میزان کل	۳۳۰/۱۲/۶

زکوٰۃ و صدقات بماہ دسمبر ۱۹۴۰ء

نام	رقم
توسط رئیسہ مدرسۃ البنات جالندھر شہر (صدقات فطر)	۲۵/۹/۶
محترمہ منور طالبہ جماعت پنجم۔ محترمہ نسیمہ گل اکبر شاہ۔ محترمہ ماجدہ بانو جماعت چہارم	-/۱۲/-
محترمہ کنیز فاطمہ جماعت چہارم۔ محترمہ کلثوم جماعت ششم	-/۶/-
محترمہ ثریا اقبال۔ محترمہ ممتاز جماعت اعلیٰ	-/۸/-
محترمہ خورشید جماعت دوم۔ محترمہ زکیہ جماعت چہارم	-/۸/-
محترمہ نجم النساء جماعت سوم۔ محترمہ مہر النساء جماعت سوم	-/۸/-
محترمہ سعادت جماعت چہارم۔ محترمہ ذکیہ جماعت اعلیٰ	-/۸/-
محترمہ منصور جماعت پنجم۔ محترمہ زبیدہ جماعت سوم	-/۶/-
محترمہ حمیدہ جماعت سوم۔ محترمہ زلیخا۔ محترمہ رضیہ	-/۸/۴

نام	رقم
محترمہ رشیدہ عبدالمجید جماعت ششم ۔ محترمہ عزیزہ فاطمہ	-/۸/-
محترمہ زہرہ جبیں ادیب عالم ۔ محترمہ زہرہ بیگم جماعت چہارم	-/۸/-
محترمہ رضیہ بیگم جماعت سوم ۔ محترمہ سعیدہ جماعت سوم	-/۸/-
محترمہ مسعودہ جماعت پنجم ۔ محترمہ شیریں جماعت پنجم	-/۸/-
محترمہ فاطمہ خاتون جماعت پنجم ۔ محترمہ امیر النساء جماعت پنجم	-/۸/-
محترمہ اقبال بیگم جماعت اعلیٰ ۔ محترمہ نجمہ جماعت جونیئر	-/۸/-
محترمہ ثریا جبیں ۔ محترمہ صابرہ سلطانہ جماعت پنجم	-/۸/-
محترمہ امیر بیگم جماعت پنجم ۔ محترمہ شہناز جماعت دوم	-/۸/-
محترمہ رضیہ جماعت سوم ۔ محترمہ حفیظہ جماعت اعلیٰ	-/۵/-
محترمہ سرور سلطانہ ۔ محترمہ صغریٰ فاطمہ شفوی	-/۱۱/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب ۔ معرفت آغا جی	۵/۹/-
محترمہ منور جماعت پنجم ۔ محترمہ رضیہ جماعت پنجم	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر عبدالمجید خاں	۱/۱۲/-
جماعت چہارم کی لڑکی ۔ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد رشید	۳/۱۲/۶
محترم عبدالحق خاں ۔ محترمہ سعیدہ جماعت دوم	-/۸/-
محترمہ حنیفہ جماعت پنجم ۔ محترمہ والدہ صاحبہ مظہر الحق خاں	۱/۴/-
محترمہ نسیمہ باورچن ۔ محترمہ صفورہ جماعت مولوی	۱/۹/-
محترمہ صفورہ جماعت ساتویں ۔ معرفت آغا جی	۱/۴/۶
محترمہ سعید بورڈر	-/۲/-
جناب میر غلام رسول صاحب تندو اسلامیہ سکول اچھرہ لاہور (ماہ اکتوبر نومبر)	۱۰/-/-
جناب محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد یعقوب صاحب تھرڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول پارہ چنار	۵/-/-
معلوم الاسم	۲/-/-
میزان کل	۴۴/۹/۶

وظائف فنڈ بماہ دسمبر ۱۹۴۰ء

نام	رقم
جناب خانبہادر ڈاکٹر یار محمد خانصاحب ایم ۔ ڈی ۔ مال روڈ ۔ لاہور (بابت ۵ ماہ)	۵۰/-/-
جناب محترمہ مکرمہ نفیس دلہن صاحبہ بیگم نواب صدر یار جنگ بہادر حبیب گنج علی گڈھ (بابت ماہ نومبر)	۲۰/-/-
عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی حبیب گنج علیگڈھ (دو وظیفہ بابت فصل خریف ۱۳۴۹ف محمودہ بیگم سکالرشپ	۶۰/-/-
میزان کل	۱۳۰/-/-

تعمیر فنڈ بماہ دسمبر ۱۹۴۰ء

نام	رقم
جناب محمد صدیق صاحب ویدر آفس پونہ	۱/۸/-
جناب مرزا محمد سرور صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری کنٹونمنٹ بورڈ چھاؤنی جالندھر (منجملہ یکصد روپیہ موعودہ بتقریب جلسہ سالانہ	۵۰/-/-
جناب بشیر احمد صاحب اوورسیئر توسط روشن اختر درجہ خصوصی	۲/-/-
جناب محترمہ بیگم صاحبہ میاں علاؤالدین صاحب لاہور	۱۰۰/-/-
بتوسط سید علی احمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ محکمہ ویٹرنری جالندھر	۲۵/-/-
محترم محمد اشرف خاں صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن کیریاں	۲/-/-
محترم میر عبدالکریم صاحب " " دسوہہ	۲/-/-
محترم محمد مشتاق صاحب " " جھانسی	۲/-/-
محترم چودھری امام الدین صاحب " " گڑھ شنکر	۲/-/-
محترم چودھری نیاز محمد صاحب " " ماہلپور	۲/-/-
محترم ڈاکٹر محمد نواز صاحب " " نکودر	۱/-/-
محترم نذیر احمد صاحب " " بلاچور	۱/-/-
محترم شبیر محمد صاحب " " پھلور	۲/-/-

نام			
جناب صاحبزادہ محمد معراج الدین صاحب شامی	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو غلام محی الدین صاحب شلوی کلرک سنٹرل کوآپریٹو بنک	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ماسٹر بشیر احمد صاحب ٹیچر ایم بی پرائمری سکول محلہ پکا باغ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب منشی محمد شریف صاحب محلہ سراج گنج جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب شیخ حسام الدین صاحب صدر قانونگو کچہری صدر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مینیجر صاحب مکتبہ علمیہ جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مستری مولا بخش صاحب ڈرافسمین کچہری صدر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بابو محمد حسین صاحب ماہر فن تعمیرات و نقشہ جات	دو ماہ -/۸/-	-	دو ماہ -/۸/-
جناب بابو ضیاء الحق صاحب محلہ پکا باغ	دو ماہ -/۸/-	-	دو ماہ -/۸/-
جناب خان محمد عمر خان صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب خان محمد اکبر خان صاحب بی اے ایل ایل بی پبلک پراسیکیوٹر	دو ماہ ۲/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب چوہدری شاہ محمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مولوی محمد امین صاحب عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول	دو ماہ ۱/-/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب مولوی محمد یعقوب محمد ابراہیم صاحبان بازار صابونگراں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب شیخ محمد یوسف صاحب سنگل اینڈ سنز ۱۴۶/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ	۵/-/-	۵/-/-	۵/-/-
جناب شیخ رحیم بخش صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس ستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چوہدری غلام احمد صاحب شیر فروش ۔۔	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مستری محمد حسین صاحب محلہ باغ شیخ کرم بخش	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب حکیم عبد الرحیم صاحب بازار پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب حکیم سید محمد شاہ نواز صاحبان اندرون دروازہ سیداں	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب میاں ولی بہادر صاحب سوداگر چرم ریلوے روڈ	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
جناب میاں عبد الکریم عبد اللطیف صاحبان سوداگران چرم ۔۔	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب خان بشیر الدین احمد خان صاحب ٹکٹ کلکٹر ریلوے سٹیشن	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-

نام			
جناب ڈاکٹر چوہدری بدر الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نکودر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب ڈاکٹر مرزا حمید اللہ بیگ صاحب چھاؤنی جالندھر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب شیخ نذیر احمد صاحب دکاندار رینک بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب میاں مستنصر باللہ صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
عالیجناب نواب فخر یار جنگ بہادر سابق فائنانس ممبر حیدرآباد دکن	دو ماہ ۱۰/-/-	-	دو ماہ ۱۰/-/-
جناب لفٹیننٹ ڈاکٹر چوہدری سردار احمد صاحب ملٹری ہسپتال چھاؤنی جالندھر	دو ماہ ۱/-/-	۲/-/-	دو ماہ -/۴/-
جناب ڈاکٹر سید محمد رشید صاحب عباسی سب اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب خان محمد احمد خان درانی ایجنٹ بیوٹرین	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب کیپٹن پنشنر رستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب خان محمد احمد خان ذاکر مدیر معاون پیام اسلام	-/۴/-	-/۴/-	-
جناب سید محمد اصغر علی شاہ صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ٹانڈہ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب حاجی بابو مہر علی احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹس اٹاری بازار	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب ڈاکٹر ولی محمد صاحب مینیجر جنرل میڈیکل سٹور بازار شیخاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب محمد طالب حسن صاحب سوداگر چوب عمارتی ریلوے روڈ	-/۵/-	-/۵/-	-/۵/-
جناب ملک محمد امین صاحب چوک حضرت امام ناصر الدین صاحب	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ملک عبد الغفور عبد الشکور صاحبان ۔۔ ۔۔ ۔۔	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مہر نور محمد صاحب کوٹ فضل کریم خاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب منشی فضل محمد صاحب موضع بوٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چوہدری عبد الکریم صاحب مٹھائی فروش چوک سوداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب ماسٹر نذیر احمد صاحب چوک حضرت امام ناصر الدین صاحب	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب خان محمد اسحاق خان صاحب بستی شیخ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مستری نیاز محمد محمد حسین صاحبان محلہ پکا باغ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چوہدری امام الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ اٹاری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-

نام			
جناب ڈاکٹر چوہدری رحیم بخش صاحب ملتان	۱/-/-	۱/-/-	-
جناب بابو محمد اسماعیل صاحب محلہ کھولارائے	-/۸/-	-/۸/-	-
جناب مولوی محمد خلیل صاحب دکاندار امارسی بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر عبدالمجید خانصاحب بستی باباخیل	دو ماہ ۲/-/-	-	۲/-/-
جناب منشی غلام محمد صاحب وثیقہ نویس کچہری صدر جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب خان عبداللطیف خانصاحب رئیس اعظم محلہ بیکا باغ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مستری عبدالرحیم صاحب انجن شیڈ جالندھر شہر	-/۴/-	-	-/۴/-
جناب بابو سردار علی صاحب بازاری انسپکٹر میونسپل کمیٹی	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب سید عبدالحق شاہ صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ سب جج رستہ محلہ	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
جناب چوہدری پیر بخش صاحب گرداور قانونگو چاہ لالیوالا	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مستری محمد الدین صاحب انجن شیڈ جالندھر شہر	-/۸/-	-	-/۸/-
جناب مولوی الطاف الرحمن صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس رستہ محلہ	۱/-/-	۱/-/-	-
جناب شیخ محمد شریف صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ	دو ماہ ۲/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب سوداگر چرم بستی نو	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب شیخ محمد اشفاق علی صاحب ایم اے ایل ایل بی وکیل	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مولوی بدرالدین صاحب موضع گرہا	دو ماہ ۲/-/-	دو ماہ ۲/-/-	-
جناب خانبہادر شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر محلہ سراج	۵/-/-	۵/-/-	۵/-/-
جناب سید احمد شاہ صاحب پیرانواس ٹوپی کنڈی شعلہ	سہ ماہ ۳/-/-	-	۱/-/-
جناب لفٹیننٹ ڈاکٹر سید عبدالودود صاحب ایم-بی بی-ایس فیروزپور چھاؤنی	-	دو ماہ ۲/-/-	-
جناب منشی محمد خلیل صاحب دفتر ریکروٹنگ دہلی	-	۱/-/-	۱/-/-
جناب محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد منور صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنر آفس	-	۲/-/-	-
جناب منشی سردار محمد صاحب کاتب دروازہ سیداں	-	-/۸/-	-/۸/-

نام			
جناب حکیم رحمت علی صاحب قریشی دروازہ سیداں	-	-/۶/-	-/۸/-
جناب میاں فضل کریم صاحب چشتی وکیل	-	۱/-/-	-
جناب خان اسداللہ خانصاحب بستی نو	-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بابو عبدالرحیم صاحب پارسل کلرک ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	-	-/۴/-	-/۴/-
جناب شیخ جان محمد صاحب منیجر سوس واچ اینڈ کمپنی رینک بازار	-	-/۸/-	-
جناب مستری قطب الدین صاحب انجن شیڈ	-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مستری اللہ بخش صاحب "	-	-/۸/-	-/۴/-
جناب منشی محمد عبداللہ صاحب محرر دارالاقامہ مدرسہ اسلامیہ	-	چار ماہ ۱/-/-	-
جناب خان عبدالحق خانصاحب بستی دانشمنداں	-	-	دو ماہ ۲/-/-
جناب پیر عبدالرشید صاحب بی اے پوسٹل کلرک جالندھر شہر	-	-	-/۴/-
میزان کل	۱۱۸/۱۰/-	۸۱/۱۳/-	۸۱/۱۳/-

گوشوارہ آمدنی انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب) بابت ماہ اکتوبر، نومبر و دسمبر ۱۹۴۰ء

نام ماہ	عطیات	صندوقچی	چندہ ماہوار	متفرق	زکوٰۃ و صدقات	تعمیر و مرمت	وظائف فنڈ مدرسہ	رسالہ پیام اسلام	رسالہ مسلمہ	فروخت کتب	دارالاقامہ	رقم		
												پائی	آنے	روپے
اکتوبر	۱۰۹۸/۱۳/۳	۸/۹/۰	۱۶/۷/۰	-	۱۱۶/۸/۰	۱۸/۴/۰	-	۱/۱/۰	۲۵۸/۱۰/۰	۱/۴/۰	۳۴۶/۰/۰	۳	۹	۲۰۴۷
نومبر	۱۲۸۹/۱۲/۰	۳/۱۵/۰	۲۱/۱۳/۰	۳۵/۳/۶	۱۶۰/۸/۳	۶۷/۸/۰	۶۰/۰/۰	-	۱۵۳/۱۳/۶	-	۲۶۲/۱۳/۹	۰	۷	۲۱۴۷
دسمبر	۳۴۰/۱۳/۶	۲/۱۱/۶	۶۱/۱۲/۰	۶۲/۱۰/۹	۲۴/۹/۶	۱۶۸/۸/۰	۱۳۰/۰/۰	۳/۰/۰	۱۰۵/۸/۰	۱/۴/۰	۱۹۶/۰/۰	۳	۱۵	۱۱۳۸
میزان	۲۷۱۵/۶/۹	۱۴/۳/۶	۳۸۴/۱۱/۰	۹۷/۱۳/۳	۳۰۱/۹/۹	۲۵۳/۴/۰	۲۱۰/۰/۰	۴/۰/۰	۵۱۷/۱۵/۶	۱/۱۳/۰	۷۹۸/۱۳/۹	۶	۱۵	۵۳۳۳

گوشوارہ اخراجات انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب) بابت ماہ اکتوبر، نومبر و دسمبر ۱۹۴۰ء

نام ماہ	لائبریری	تنخواہ ملازمین مدرسہ	متفرق خرچ مدرسہ	کرایہ بلڈنگ مدرسہ	کرایہ بلڈنگ دارالاقامہ وغیرہ و دیگر متفرق	وظائف فنڈ مدرسہ	زکوٰۃ و صدقات	عملہ دفتر انجمن	متفرق خرچ انجمن	رسالہ پیام اسلام	رسالہ مسلمہ	تعمیر و مرمت	رقم		
													پائی	آنے	روپے
اکتوبر	-	۶۴۴/۰/۰	۸۰/۰/۰	۱۰۶/۰/۰	۳۲۷/۰/۰	-	-	۵۱/۶/۰	۱۶۰/۱۰/۳	۱۶/۵/۰	۲۵۲/۰/۶	۶/۰/۰	۳	۲	۲۳۴۵
نومبر	۲/۱۲/۰	۲۵۶/۶/۳	۳۶/۲/۹	۳۳/۰/۰	۳۵۳/۷/۶	-	-	۵۰/۰/۰	۱۹۵/۲/۰	۶/۱۳/۰	۱۵۲/۲/۶	۳۶۰۷/۲/۶	۹	۱۴	۴۸۱۱
دسمبر	۸/۱۱/۶	۳۴۳/۰/۰	۲/۲/۶	۵۳/۰/۰	۳۶/۱۱/۹	۱۶۰/۰/۰	۱۲۰/۰/۰	۳۵/۶/۰	۲۱۱/۱۳/۰	۶/۱۲/۶	۳۰۲/۶/۹	۱۲۳۳/۲/۶	۶	۹	۲۹۹۹
میزان	۳۲/۱۱/۶	۱۲۱۳/۶/۳	۴۶/۲/۳	۲۱۶/۰/۰	۹۵۳/۱۱/۳	۱۶۰/۰/۰	۱۲۰/۰/۰	۱۴۶/۰/۰	۵۷۶/۲/۹	۳۲/۹/۹	۱۱۲۶/۰/۹	۴۸۹۹/۵/۰	۶	۱۰	۱۰۱۵۶

گوشوارہ مداخل و مخارج انجمن مدرستہ البنات شہر جالندھر (پنجاب) بابت ماہ اکتوبر۔ نومبر و دسمبر ۱۹۴۰ء

آمدنی

مد	روپے	آنے	پائی
آمدنی سہ ماہی سوم	۵۳۳۳	۱۵	۶
بقایا سہ ماہی دوم	۸۰۵۹	۲	۳½
امانات سہ ماہی سوم	۵۲۶	۶	۶
" " "	۱۸۰	۰	۰
میزان کل	۱۴۰۹۹	۸	۳½

خرچ

مد	روپے	آنے	پائی
اخراجات سہ ماہی سوم	۱۰۱۵۶	۱۰	۲
واپسی امانات سہ ماہی سوم	۴۶۰	۱۰	۰
" " "	۲۰۰	۰	۰
بقایا حال	۳۲۸۲	۳	۹½
میزان کل	۱۴۰۹۹	۸	۳½

نورالدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرستہ البنات شہر جالندھر (پنجاب)

کیا آپ کا گھرانا کتابوں سے خالی ہے

روحوں کے کرشمے مرنے کے بعد روحیں کیا کام کرتی ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا مرنے والے ہم سے جدا نہیں ہوتے۔ وہ آس پاس ہی ہیں۔ لیکن ہم میں ان سے بات چیت کرنے کی لیاقت نہیں غمزدوں کو یہ معلوم کرنے سے ضرور تسکین ہوگی۔ روحیں بوقت ضرورت ملنے کی کوشش کرتی ہیں اس کتاب میں روحوں کے سچے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ جو اسقدر دلچسپ اور سنسنی خیز ہیں کہ جب تک ختم نہ ہو جائے ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی۔ لیکن رات کیوقت تنہائی میں نہ پڑھیں۔ قیمت [illegible]

روح القرآن یہ قرآن مجید کی کلید ہے دنیا کی کسی زبان میں ایسی جامع کلید موجود نہیں۔ بیرون ہند کے سکالر بھی اسے منگا کر حرز جان بنا رہے ہیں۔ کلام مجید کے سمجھنے اور یاد رکھنے کیلئے یہ بہترین ذریعہ ہے۔ پہلے حصہ میں قرآن پاک کے مضامین کی فہرست موجودہ زمانے کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر دی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں مشکل الفاظ کے ترجمے اور معنے تیسرے میں سورتوں کے عملیات اور ان کے مضامین کے خلاصے اور شان نزول دئے گئے ہیں۔ اور بھی خوبیاں ہیں ہر چیز پارہ سورۃ اور آیت کی ترتیب سے دی گئی ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ قیمت [illegible]

ماں بچہ کی نگہداشت گھر گھر بچوں کی بے وقت موت اور ماؤں کی خرابی صحت کا ہنگامہ مچا ہوا ہے۔ ان تکالیف نے ہماری زندگی واقعی تلخ کر دی ہے۔ یہ کتاب زخمی والوں کیلئے واقعی مرہم اور غمزدوں کیلئے بیج کا تعویذ ہے۔ ان کی خانگی تکالیف و مصائب سے بچنے کیلئے اس کتاب کو پڑھیں اور قومی وملکی خدمت کرنی ہو تو منگا منگا کر عزیزوں میں مفت بانٹیں تیسرا ایڈیشن پہلوں سے کہیں ضخیم اور مفید ہے قیمت صرف ۲ ٹکٹ بھیجنے میں کفایت رہتی ہے۔

رفیق زمیندار بلکہ یہ سب کا بہترین رہبر ہے۔ تعلیمی و اصلاحی کتاب ہے تیسرا ایڈیشن ہے سب پہلوں سے جداگانہ چیز ہے بیشمار کتب خانوں کیلئے منگائی جا چکی ہے۔ دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے کی تدابیر پہلے حصہ میں ہیں۔ باقی حصوں میں تعلیم حفظان صحت سرمایہ اندوزی مویشیوں کی پرورش اور ان کی دیکھ بھال۔ زراعت پر نہایت مفید مضامین دیئے گئے ہیں۔ شہری اور دیہاتی باشندوں کو یکساں مفید ہے۔ قیمت [illegible]

سنگھار خانہ خوبصورت اور تندرست رہنے کی بہترین ہدایات۔ ہندوستانی معاشرت اور ایشیائی ترتم دھیان کو ملحوظ رکھتے ہوئے درج کی گئی ہیں تصویریں بھی ہیں۔ اور سرورق عمدہ ہے۔ بیویوں کیلئے بہترین تحفہ ہے۔ اور گھر میں اس کا رکھنا مسرت بخش خانہ داری کا ضامن ہے۔ قیمت [illegible]

یہ سب کتابیں مسلم کے نامہ نگار مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کی تصنیف و تالیف ہیں۔ ہر کتاب کی لکھائی چھپائی عمدہ اور سب کا محصولڈاک بذمہ خریدار۔ بوقت فرمائش رسالہ یا اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مولوی محمد ناصر خضر پبلشر سلسلہ سرمایۂ اطفال گوڑگانوہ پنجاب

ترجمان القرآن

قرآن مجید کی عربی عبارت کو سمجھنے کیلئے اور اس کے ایک ایک لفظ کا مطلب یاد کرنے کے لئے یہ ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ یہانتک کہ چھوٹے چھوٹے بچے بچیوں میں اسکے ذریعے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو گئی ہے ترتیب اس ترجمہ کی حسب ذیل ہے:

سطر اول میں کلام الہٰی کی آیت۔ دوسری میں آیت کے لفظوں کو الگ الگ کرکے لکھا ہے۔ تیسری سطر میں ہر لفظ کا جدا معنے۔ چوتھی سطر میں بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔ ہمارے بیان کرنے کی ضرورت نہیں اسکی خوبیاں مزید نظر کرنے سے خود عیاں ہو جائینگی۔

فی الحال اسکے پانچ پارے (پہلے چار اور بیسواں) شائع ہو چکے ہیں آپ اپنا نام درج رجسٹر کرا دیجئے۔ تاکہ باقی پارے طبع ہوتے ہی پہلے آپکی خدمت میں بھیجے جائیں۔

قیمت فی پارہ ۸ محصول ڈاک بذمہ خریدار

بیسواں پارہ بھی طبع ہو چکا ہے پانچواں زیر طبع ہے

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَ اِذْ	قُلْنَا	لِ الْ مَلٰٓئِكَةِ	اُسْجُدُوْا	لِ اٰدَمَ
اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَ

فَ سَجَدُوْا	اِلَّا	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَ
تو سب نے سجدہ کر دیا	بجز	ابلیس کے	اس نے نہ مانا	اور

تو سب نے سجدہ کر دیا بجز ابلیس کے، اس نے سر پھیر دیا اور

اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)

اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنْ	الْكٰفِرِيْنَ	۳۴
بڑی بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

بڑی بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (۳۴)

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	يَا اٰدَمُ	اُسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے آدم	بس	تو	اور

اور ہم نے کہا: اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	كَ	اَلْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

(دونوں) اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھاؤ

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام۔ جالندھر شہر پنجاب

قابل مطالعہ کتابیں
الفبا عربی
صوتی طریق پر یہ قاعدہ بہت آسان اور مفید ثابت ہوا ہے۔ اس نے مدرسۃ البنات کے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت ۲ر۔
الفبا اردو
یہ قاعدہ بہت آسان اور نہایت مفید ہے۔ مدرسۃ البنات میں پڑھایا جاتا ہے۔ بچہ اسکو ختم کرکے ہر قسم کی اردو عبارت بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۲ر۔
لباب الاحیا
حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف
مختصر الاحیاء (یعنی مشہور کتاب احیاء العلوم کا خلاصہ جو خود مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا) کے پہلے حصہ کا سلیس اردو ترجمہ۔
قیمت ایک روپیہ۔
مجلد قیمت ایک روپیہ چار آنے۔
تفاسیر
حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبد الحق حقانی
سنہ جدید تفسیر میں حضرت العلامہ مولانا ابو
پروفیسر سنسکرت اورینٹل کالج لاہور کی تصنیفات
ہیں۔ آپ نے ان تینوں کتابوں میں کتاب اللہ کے اصول
قواعد و حقائق و معارف کو ایسی خوبی کے ساتھ مجرد کردیا ہے کہ ان
کے مطالعہ کے بعد قرآن شریف کے تدبر کی راہ بالکل آسان ہوجاتی
ہے۔ تفسیر سورۃ والعصر ... ہر طالب کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے
نور الحق فی تفسیر سورۃ العلق مع تفسیر سورۃ الحق ......
اساس المفصل فی تفسیر سورۃ المزمل ......
فتح المقتدر فی تفسیر سورۃ المدثر ۱۱
حسن وفا
آجکل مہذب قومیں وعدہ خلافی اور جھوٹ کو عقلمندی سیاست کا
حصہ سمجھ رہی ہیں۔ لیکن اس کتاب میں آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینگے
کہ عہد رسالت میں اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے عہد کرکے اسے
کس طرح نبھایا جا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ کہ کفر کی گردن اسلام کے آگے
جھک گئی اور اسلام تمام دنیا میں پھیل گیا۔ کتاب کا انداز بیان ایسا
دلکش عبارت ایسی سلیس اور خط ایسا پاکیزہ اور صاف ہے کہ ایک
دفعہ پڑھ کر آپ اسے ختم کئے بغیر نہیں چھوڑ سکتے۔
قیمت ۸ر۔
ملنے کا پتہ: منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۸۹

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ : حمیرا

سرپرست : فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ

نگران : انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ : ایک روپیہ ممالک غیر سے تین شلنگ فی پرچہ ۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ مُسلِمہ جالندھر شہر

جلد ۹ | فروری ۱۹۴۱ء محرم ۱۳۶۰ھ | نمبر ۸

فہرست مضامین

چند گزارشیں

ادارہ

مدرستہ البنات کی امداد:-

جوں جوں ملک مدرستہ البنات کی خدمات سے زیادہ روشناس ہو رہا ہے۔ طالبات کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور بیلیات یعنی بورڈر لڑکیوں کا شمار بھی بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ آج پونے چوتھ مسلمان زادیاں اس تعلیمی چشمے سے سیراب ہو رہی ہیں۔ اور ڈیڑھ سو کے قریب بیلیات اسلامی تعلیم و تربیت سے آراستہ ہو رہی ہیں۔ خدا جانے گنتی کی وسعت کس قدر ہوتی جائیگی اور کس رفتار سے ہوگی۔ ہم کئی مرتبہ اپنی محترم بہنوں اور معزز بھائیوں کے سامنے مدرستہ البنات کے حالات کھول کھول کر بیان کرتے ہوئے طالبات اور بیلیات کی بڑھتی ہوئی تعداد کئی ایک عمارتوں کے اشتمال کے باوجود مکانیت کی قلت' اور مستقل ماہانہ آمدنی کی اندیشناک کمی پر خاص کر روشنی ڈال چکے ہیں۔ لیکن طالبات کے شمار کے ساتھ ساتھ اخراجات تو بڑھتے جا رہے ہیں' آمدنی میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں ہوا۔ اور یہ امر اہل انجمن کو تشویش میں ڈالے ہوئے ہے۔ کیونکہ اگر یہ پودا جس کے پھلوں کے زندگی بخش اثرات کے خوشنما تصور سے تمام قوم مسرور ہو رہی ہے۔ اگر خدانخواستہ صرف آبیاری نہ ہوسکنے کی وجہ سے مرجھا کر رہ گیا تو وہ دن ملت کے لئے بڑی بدبختی کا دن ہوگا۔ اور پھر وہ مدت در مدت قومی ترقی کی ایسی صحیح تحریک کو عملی دنیا میں نہ دیکھ سکیگی۔ مادر گیتی ہر روز عبدالحق عباس پیدا نہیں کرے گی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جن لوگوں نے اس مخلص' اس اولوالعزم اور اس جاں سپار انسان کو پہچان لیا وہ اللہ تعالے

[illegible] آرہا ہے یہ جو کچھ برکت نظر آرہی ہے اسی کی مشیت کے اس اشارے کو سمجھ کر اس کے ساتھ ہو لئے۔ یہ جو کچھ برکت نظر آرہی ہے اخلاص و ہمت کا کرشمہ ہے۔ لیکن یہ تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اور مشن بہت بڑا، اس جماعت میں عظیم الشان اضافے کی ضرورت ہے تاکہ مسلمان اپنی خانگی زندگی کو اسلامی رنگ سے مزین پا کر نہ صرف اس دنیا میں خوشگوار اوقات بسر کرے۔ بلکہ اپنی عاقبت بھی سنوار لے۔ قیامت کے دن اہل و عیال کی ذمہ داریوں کی پرسش بھی ضرور ہوگی۔ اور وہاں بندوں کے حقوق ہرگز بخشے نہیں جائیں گے۔ والدین اولاد کی جسمانی پرورش تو اس انداز سے کرتے ہیں کہ اس میں بے طور زیادتی بھی کر دیتے ہیں اور اس محبت سے کرتے ہیں کہ اپنا پیٹ کاٹ کر بھی اس کو کھلاتے ہیں۔ لیکن اُس کی تربیت کے بارے میں عاقبت کو زیادہ زیر نظر نہیں رکھتے۔ اور آج دینی تربیت سے جس قدر بے پروائی کی جا رہی ہے اس پر انھیں بے طرح آنسو بھی بہانے پڑ رہے ہیں اور مذہب کو چھوڑ کر مغربی ڈگر پر چلنے کے نتیجے دیکھ دیکھ چلا رہے ہیں۔ لیکن وہ دن بھی آئے گا کہ یہ احساس بھی مٹ جائے گا۔ یہ چیخنا چلانا بھی ختم ہو جائے گا۔ اور یورپی تمدن ہی میں زندگی کی لطافتیں نظر آئیں گی۔ اور جس تباہی کے گڑھے میں مغربی دنیا آج گری پڑی ہے اسی میں ہم گر کر رہیں گے نعوذ باللہ منہا۔

خدا کے لئے اپنی اولاد کی دینی تعلیم و تربیت سے غفلت نہ کیجئے۔ اسے دنیوی تعلیم سے کم ضروری نہ سمجھئے۔ اور ایسے اداروں سے بے اعتنائی نہ برتئے جو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک آپ کی بہترین خدمت کر رہے ہیں۔ مدرستہ البنات کے لئے آپ کم سے کم یہ تو کر سکتے ہیں کہ اسے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اپنے مال میں سے ہر مہینے تھوڑی سے تھوڑی اور حقیر سے حقیر رقم اس کی اعانت کے لئے بھی ضرور خاص کر لیں۔ اور ہر مہینے یا تیسرے مہینے یا چھ مہینے یا سال کے بعد سیکرٹری انجمن مدرستہ البنات جالندھر کے نام بھیج دیں۔ اگر سال بھر یا ششماہی یا اس سے کم مدت کے لئے یکبارگی بطور پیشگی عطا کر دیں تو بے حد مستحسن امر ہوگا۔ آپ

کا مبارک نام مدرستہ البنات کے ہمدردوں کی فہرست میں شامل ہو جائے گا جسے ہم انجمن کے آئین کی رو سے مسلمہ میں درج کرتے رہیں گے۔

خدا کرے آپ ہماری یہ دردمندانہ گزارش قبول فرمالیں۔ اور مدرستہ البنات اپنے ماہانہ خرچوں کی طرف سے مطمئن ہو کر آپ کی اور آپ کی اولاد کی زیادہ خدمت کر سکے۔ اللہ آپ کا رفیق ہو۔
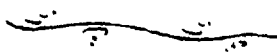
آپ کا "مسلمہ"

آپ کا "مسلمہ" بھی اپنی داستان غم رکھتا ہے۔ اس کی کہانی بھی کم دردناک نہیں۔ "مسلمہ" کا یہ مقصد لے کر جاری ہوا تھا کہ مسلمات کو موجودہ معاشرت و تمدن کی خوبیوں کے ساتھ ساتھ دینی آداب و تعلیم سے روشناس کرائے۔ مغربی تہذیب کی برائیوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے خطروں سے آگاہ کرے اور اسلامی خیالات کی ایک ایسی چٹان قائم کرے جس پر ٹھہرنے والے اس خطرناک اور تباہ کرنے والے سیلاب سے محفوظ رہیں۔ عورتوں پر ظلموں سے حفاظت کرنے کی خدمت بجا لائے۔ ان کی عام دنیوی اور دینی ترقی کے اسباب پر بحث کرے۔ مدرستہ البنات کی تعلیمات اور اس کی ماہانہ ترقی کا عکس پیش کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اسلامی بہنوں اور بھائیوں نے ان مقاصد اور مسلمہ کی خدمات کو بے حد سراہا۔ اور اس کی اشاعت میں اضافہ کرتی رہیں۔ اور اب اس کی اشاعت ڈھائی ہزار ہے۔

مسلمہ اب تک ہزاروں کا خسارہ اٹھا چکا ہے۔ اور جب تک اس کی خریداروں کی تعداد پانچ ہزار نہیں ہو جاتی یہ خسارہ بڑھتا ہی جائے گا۔ ہر خریدار کی طرف سے چار آنے کا گھاٹا پڑتا ہے۔ پانچ ہزار اشاعت ہو جانے پر یہ کمی پوری ہو سکے گی۔ کیونکہ ایک تو اکٹھا کاغذ خریدنے کی

صورت میں دام کم خرچنے پڑیں گے۔ دوسرے اس کی چھپائی میں بھی کمی ہو جائے گی۔ پھر کہ اشتہارات کی اجرت اور ان کی تعداد میں بھی زیادتی ہو جائے گی۔ یہ تمام بچتیں اسے نقصان نہ ہونے دیں گی۔ بلکہ ہم نہ صرف اس میں مزید خوبیاں پیدا کرنے کے قابل ہو جائیں گے بلکہ اس کے صفحوں میں زیادتی کر سکینگے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری محترم بہنیں اگر پکے ارادے اور پوری ہمت سے کام لیں تو اسی ایک سال کے اندر یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔

"مسلم" پنجاب کے محکمہ تعلیم کی طرف سے منظور ہو چکا ہے۔ یعنی اب سرکاری اور امدادی سکولوں کی لائبریریوں اور ریڈنگ روم کے لئے خریدا جا سکتا ہے۔ ہم محکمہ مدارس کے ہیڈ ماسٹر صاحبان سے گزارش کرتے ہیں کہ "مسلم" کی تعلیمی خدمات کے اعتراف میں اس کی خریداری منظور فرما کر ممنون فرمائیں۔

حضرت عبدالحق عباس کے مضامین

"مسلم بہنیں" یہ خوشخبری سن کر مسرور ہونگی کہ اگلی اشاعت سے حضرت عبدالحق عباس کے مضامین "مسلم" میں شائع ہوتے رہینگے۔ یہ مبارک سلسلہ چند سال پہلے بھی شروع ہوا تھا لیکن حضرت موصوف کی بے انتہا مصروفیتوں اور ان کی پیہم علالت کے سبب سے رکا رہا۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو صحت اور توانائی عطا فرمائے۔ اور ان کے چشمۂ فیض سے زیادہ سے زیادہ نفوس بہرہ مند ہو سکیں۔ آمین۔

خدا

ازجناب خواجہ فیض لودیانوی

ایک ہے وہ اسکا ثانی ساری دنیا میں نہیں ٭ آسماں اس نے بنایا اس نے پیدا کی زمیں
وقت پر سورج نکلتا ہے اُسی کے حکم سے ٭ روشنی پھیلا کے ڈھلتا ہے اسی کے حکم سے
دوسرا کوئی اگر ہوتا کہیں اُس کا شریک ٭ رہ نہیں سکتا تھا پل بھر بھی یہ بندوبست ٹھیک
عقل کیا سمجھے بھلا کیا صبح ہے کیا شام ہے ٭ آنکھ والوں کے لئے اسکا تماشا عام ہے
چاند تارے، جانور، پھل، پھول، دریا کوہسار ٭ جس طرف دیکھو اُدھر اس کی خدائی آشکار
دنگ کر دیتے ہیں اکثر اس کی قدرت کے نشان ٭ رو رہا ہے ابر لیکن ہنس رہی ہیں بجلیاں
گاڈ، اللہ، واہگرو، پرماتما، پروردگار ٭ اپنے اپنے ڈھنگ میں ہیں نام اس کے بیشمار
کوئی اسکا باپ کہلائے نہ وہ بیٹا جنے ٭ ہاں اُسے اپنا بنا لیتا ہے جو اس کا بنے
عمر دیتا ہے وہی روزی اسی کے ہاتھ ہے ٭ ہر کہیں موجود ہے وہ ہر کسی کے ساتھ ہے
اس کے دروازے پہ ہر چھوٹا بڑا محتاج ہے ٭ سب کا پالن ہار ہے وہ اس کو سب کی لاج ہے
بادشاہوں کو بنا سکتا ہے وہ بالکل فقیر ٭ تنگ دستوں کو بنا سکتا ہے وہ بے حد امیر
وہ بڑی طاقت ہے ہر مشکل اسے آسان ہے ٭ موت پر قبضہ ہے اسکا اُس کے بس میں جان ہے
اُسکی ہستی سینکڑوں کاموں سے اکتاتی نہیں ٭ وہ ہمیشہ جاگتا ہے اُس کو نیند آتی نہیں
آگ پانی کے سمندر میں لگا سکتا ہے وہ ٭ موم پتھر کی چٹانوں کو بنا سکتا ہے وہ
وہ اگر چاہے تو بکری کو لڑا دے شیر سے ٭ وہ اگر چاہے تو رتی کو بڑھا دے سیر سے
اُس کی مختاری کے آگے ہر بشر مجبور ہے ٭ بات وہ ہوتی ہے آخر جو اسے منظور ہے
ہر جگہ ہر چیز پر ہر آن ہے اُس کی نگاہ ٭ ذرہ ذرہ، قطرہ قطرہ، پتہ پتہ ہے گواہ
اُس کو ظاہر اور باطن کی خبر ہے بالیقیں ٭ وہ سبھی کچھ دیکھتا ہے خود نظر آتا نہیں
اس کی لاکھوں خوبیاں کوئی بتائے کس طرح ٭ وہ ذرا سے ذہن کے اندر سمائے کس طرح
آدمی کے دل میں پوشیدہ اسی کا نور ہے ٭ پاس اتنا ہی اُسے جانو وہ جتنا دور ہے
اُس نے بھولے بھٹکے لوگوں کی بھلائی کیلئے ٭ باخبر انسان بھیجے رہنمائی کے لئے
زندگی اس نے عطا کی اس نے بخشیں نعمتیں ٭ پس ہمارا فرض ہے ہم بندگی اس کی کریں

فیض اس کے قہر سے بندوں کو ڈرنا چاہیے
جس سے وہ راضی ہو ایسا کام کرنا چاہیے

۱۳۵۹

نغمۂ پیمبری

از جناب منشی نور محمد صاحب منور کمالیہ

سورج کو کب ہے تاب "سراج منیر" کی ✤ ہے چاند آپ کے رُخ انور کو دیکھ ماند
اسلام تیرے کا گُلِ وانیسل کی مہک ✤ کافور جس سے ہوگئی سب کفر کی سڑاند
نازل ہوئی کتاب وہ قلب حضور پر ✤ تا حشر محو ہوگی نہ جس کی نوشت وخواند
وہ چار یار آپ کے تارے ہدیٰ کے ہیں ✤ گویا لگے ہیں بدرِ رسالت کو چار چاند
اللہ رے! بنتِ سرورِ کونین کا جہیز ✤ اک چکی، اک مصلیٰ اور اک گھڑا ایک ناند
پہنچیگا کیسے منزلِ مقصود پر بھلا ✤ جو بھی بڑی حدودِ شریعت کو جائے پھاند
وہ بولہب جو جل مرا چیچک کی آگ سے ✤ بیٹوں نے بھی نہ ہاتھ لگائے وہ تھی چراند[1]

یارب! مرا ہے جس طرح وہ دشمنِ رسول
کٹ جائے دشمنانِ منور کی یونہی راند

سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی سیرت کے چند نمونے
اور
آپکے اعمال کے بعض واقعات

۱۔ لوگوں نے رسول اللہؐ کی وفات کا سنا تو وہ بہت حیران اور مضطرب ہوئے، انھیں آپکی موت کا یقین نہ آیا۔ مگر جب ابوبکرؓ آئے اور ثبوت اور تسلی کے لئے انکو یہ قول الٰہی پڑھ کر سنایا۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ۔ محمدؐ کیا ہیں بس اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے کئی رسول ہو گزرے ہیں تو کیا اگر وہ مر گئے یا قتل کر دئے گئے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ تب لوگوں کو سکون ہوا اور وہ عاجزی کا اظہار کرنے لگے۔

[1] چراند۔ چام اور بالوں کے جلنے کی بدبو۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ قوی دل، خوف و بے آرامی کے وقت ثابت قدم تھے۔ زبردست سے زبردست واقعات پر قدم میں لغزش نہ آتی۔ نہ بڑی بڑی سخت مصیبتوں میں ڈگمگاتے اور تمام صفات میں سے یہی صفت ہے جو اس رئیس میں سب سے زیادہ ضروری ہے۔ جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کے امور و معاملات کی باگ ڈور ہو اور وہ اسلام اور دین کی مدد میں مشغول ہو۔ اور خاص کر اس وقت میں جبکہ اسلام ابھی اٹھتی جوانی میں ہو اور لوگ اس سے نئے نئے واقف ہوئے ہوں۔

۲۔ اسامہؓ کے جیش کو رخصت کرنے کے لئے گئے تو اسامہ سوار تھے اور آپ ان کے ہمراہ پاپیادہ۔ اسامہ نے آپکو کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ یا تو آپکو سوار ہونا پڑیگا نہیں تو مجھے اترنا پڑیگا فرمایا: خدا کی قسم نہ تو تُو اتر سکتا ہے اور نہ میں سوار ہو سکتا ہوں اگر اللہ کی راہ میں ایک ساعت میں اپنے قدم غبار آلود کر لوں تو میرا کیا نقصان ہوگا۔

اس جیش کو رسول اللہؐ نے اپنی وفات سے پہلے بنا دیا تھا اور ابھی مدینہ منورہ سے نکلنے بھی نہ پایا تھا کہ آپ رحلت فرما گئے۔ جب ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کی۔

یہ واقعہ ہمیں صاف صاف بتا رہا ہے کہ آپ اپنے آپکو بہت ہی عاجز اور خاکسار بنانے والے تھے کیا دیکھتے نہیں ہو کہ خود پیدل ہیں اور ماتحت سوار۔ ان کو پیدل چلنے پر منع کیا۔ اور آپ لوگوں کے آگے متواتر چلتے رہے۔ کیا ابوبکرؓ کے علاوہ بھی کسی میں یہ صفت ہے جو اللہ کے رسول کے صدیق اور یار غار ہیں اور کیا اس سے بڑھ کر بھی سالاروں کا کوئی احترام ہو سکتا ہے۔

یہ اطاعت عساکر کیلئے ایک ضرب المثل ہے اور یہ بھی سب کے سب اپنی جیبوں سے خرچ کر کے دین کی حمایت اور مسلمانوں کی مدد کو نکلتے ہیں۔

۳۔ رسول اللہؐ کی وفات کے بعد عرب کے کچھ قبائل مرتد ہو گئے تھے۔ اور انھوں نے زکوٰۃ دینی بند کر دی۔ بعض مدعیان نبوت ظاہر ہو گئے اور انکا ضرر عام ہونے لگا تو ابوبکرؓ نے اپنے بعض صحابہ سے لڑائی کے بارے میں مشورہ لیا تو سب نے اس ارادے سے باز رہنے کا ہی مشورہ دیا۔ آپ نے ان کی مخالفت کی اور ان سے لڑتے رہے۔ یہانتک کہ اللہ نے آپکو ان پر فتحمند کیا اور اگر آپ ایسا نہ کرتے تو وہ مرتدین و مدعیان نبوت مضبوط ہو جاتے۔ ان کا شر عام ہو جاتا اور لوگ ان کی تقلید کرتے چلے جاتے اور مسلمانوں کا معاملہ کمزور پڑ جاتا۔

اس سے ہمیں یہ ظاہر ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ اسلام کی اشاعت اور احکام دین کی حمایت میں بہت حریص اور مستعد تھے۔ اور دور بین تھے۔ پختہ رائے تھے۔ آپ کے آراء و افکار میں اللہ کی توفیق شامل تھی اور آپکے اعمال میں اللہ کی مدد رفیق تھی۔

۴۔ رسول اللہؐ گھر سے غار ثور کے ارادہ سے نکلے۔ یہ غار جبل ثور میں ہے۔ حسب اتفاق راہ میں اپنے صدیق ابوبکرؓ سے ملاقات ہو گئی۔ وہ دونو چلتے گئے یہانتک کہ غار آ گئی۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں جانے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے آپکو قسم دی کہ جب تک پہلے وہ نہ داخل ہو لیں آپ داخل نہ ہوں۔ پھر اگر غار میں کسی چیز نے آپکو تکلیف دی تو وہ رسول اللہؐ پر اپنی جان قربان کر دینگے۔ آپ داخل ہوئے اور جہاں جہاں سوراخ دیکھا بند کرتے گئے۔ حتیٰ کہ آپکے دونو ہاتھ خون آلود ہو گئے۔ اس کے بعد دونو غار میں داخل ہوئے۔ جب مشرک لوگ جو رسول اللہؐ کے قدموں کے نشانوں

پر آپکے تعاقب میں چلے آرہے تھے غار کے قریب آپہنچے تو ابوبکرؓ غمگین ہوئے۔ وہ ان سے رسول اللہؐ کو ڈرایا تو رسول اللہؐ نے آپ سے یہ فرمایا۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (خوف نہ کھاؤ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص رفیق تھے' خدمت دین اور رسول رب العالمین کے لئے اپنا مال وجان قربان کرنے والے تھے۔ آپکو اپنی جان پر ترجیح دیتے۔ آپنے ایسے وقت میں جبکہ آپکے خاندان کے اکثر لوگوں نے آپکی مدد سے انکار کر دیا تھا اور آپکی رسوائی میں کوشاں تھے اپنی روح تک کو فدا کر دیا۔ ایسا کیا کسی مال کی طمع میں نہیں۔ کسی ریاست کی محبت میں نہیں بلکہ صرف دین کی اشاعت' رسولؐ امین کی رسالت کے اتمام اور تمام لوگوں کی ہدایت کی رغبت شوق میں ایسا کرتے رہے۔

۵۔ جیش اسامہ جب ملک شام کو جا رہا تھا تو آپنے انھیں احکام دئے جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(کسی بچے' بوڑھے یا عورت کو قتل نہ کرنا نہ کھجور کو جڑ سے اکھاڑنا اور نہ پھلدار پودے کو کاٹنا' بکری' گائے اور اونٹ کو بیکار ذبح نہ کرنا)۔

یہ وصیت دوست و دشمن تمام لوگوں پر آپکی انتہائی شفقت و محبت کا اسی طرح پتہ بتاتی ہے جیسا کہ دوربینی و پختہ رائی کا۔ کیونکہ یہ چیز دلوں کو کھینچتی اور نفوس کو مطمئن کرتی ہے۔ لوگ دین کو قبول کرنے لگے اور فوج در فوج داخل ہونے لگے۔ اس قسم کے احکام تو آج کل تہذیب کے بڑے بڑے دعویدار رہنماؤں سے بھی صادر نہیں ہوتے۔

آپکی خلافت کی سب لوگوں نے تائید ہوگئی تو آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا۔ "لوگو! (لوگو میں تمھارا حاکم مقرر ہوا ہوں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں بھلائی کروں تو تم میری مدد کرنا اور اگر برائی کروں تو تم مجھے سیدھا کر دینا۔ تمھارے نزدیک جو قوی ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے۔ حتی کہ میں اس سے حق لے لوں اور جو تم میں کمزور ہے میری نظروں میں قوی ہے یہانتک کہ میں حق اس کو دلاؤں)۔

جو شخص یہ خطبہ پڑھیگا وہ اس میں واضح تواضع اور عدل مجسم دیکھیگا۔

کسی رئیس کے بلندئ مراتب کا پتہ تواضع اور عدل ہی دیتے ہیں۔ تواضع تو ان کے اور انکی رعایا کے درمیان ملاپ رکھتی ہے ان کے بڑوں چھوٹوں کا امیر وغریب کا اور قوی وکمزور کا وہ ان کے امیال و آلام معلوم کر لیتا ہے۔

اور عدل زبردستوں کو اس بات سے مایوس رکھتا ہے کہ وہ زیر دستوں پر دست درازی کریں اور شریروں کو آرام چین سے رہنے والوں سے دور رکھتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اخلاق میں آپ ہی قدوۂ حسنہ اور اسوۂ طیبہ ہیں۔

آپ مکہ میں پیدا ہوئے۔ بڑے شریف و پاکدامن اور برگزیدہ اخلاق سے آراستہ تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ ہی سب سے پہلے انؐ پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی۔ اور آپ نے انسے محبت کی اور محبت میں انکو خالص کر لیا۔ آپنے انکی دعوت کی تائید میں اپنے مال خرچ کئے اور اپنا گھر بار اور وطن چھوڑا مال و اولاد چھوڑے اور آپکے ساتھ ہجرت کی تمام غزوات میں آپ کے ساتھ رہے اور بہت اچھی خدمات انجام دیں اور آپ اور خدا ان سے راضی ہوا۔ تیرہ ہجری میں رحلت فرما گئے۔

اُجڑتا گھر بس گیا

از جناب سید معظم علی صاحب از دیوبند

نورجہاں اپنے باپ کی بہت ہی پیاری، اپنی ماں کی لاڈلی بیٹی اور دادی کی چہیتی پوتی، بڑی آرزوؤں اور تمناؤں سے پیدا ہوئی تھی سارے گھر میں ہی ایک لڑکی تھی، سب کی آنکھوں کا تارہ، اور ہاتھوں کا کھلونا تھی۔ گھر میں خدا کی دی ہوئی ہر قسم کی نعمتوں کے انبار تھے۔ نورجہاں ۴ سال کی تھی کہ اسکی ماں کو اسے دوسروں کے رحم وکرم پر چھوڑکر مجبوراً دنیا سے جانا پڑ گیا۔ نورجہاں کی دادی جو ایک سلیقہ مند، ہنرپرور اور امیر گھر کی ایک باخبر بی بی تھی۔ اس نے نورجہاں کی پرورش، تربیت، نگہداشت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ نورجہاں کے باپ نے اگرچہ دوسری شادی کرلی تھی، مگر نورجہاں کو اپنی ماں کا مرنا محسوس بھی نہیں ہوتا تھا۔ اسکی تربیت، اسکی تعلیم، اسکی ہنرمندی، سب کچھ اسکی چاہنے والی دادی کے ہاتھ میں تھی۔ پندرہ سال کی ہوئی تو علم وہنر میں اپنی ہمجولیوں سے بہت فائق تھی، قرآن کریم، دینیات کے اردو رسائل کے علاوہ فارسی میں خاصی مہارت، اور عربی میں شد بُد رکھتی تھی۔ سینے پرونے میں، کتر بیونت میں، کاڑھنے بننے میں اس کو شہرت حاصل ہوگئی۔ پکانے میں، ریندھنے میں باوجود اسکی امارت کے اسے اچھی خاصی مہارت ہوگئی تھی۔

امیر گھر کی لڑکی سر تا کن نقشہ سے، رنگ روپ سے، جسم کی بناوٹ سے، ہاتھ پیر سے خوب ہونے کے علاوہ ہنر سلیقہ میں یکتا گنی جاتی تھی۔ اپنے پرائے سبھی خواہشمند ہوگئے۔ ہوتے ہوتے ایک بڑے امیر گھرانے میں رشتہ ہوگیا۔ لڑکا امیر گھر کا خوبصورت، تندرست، اگرچہ کالج میں نہ پہنچا تھا تاہم انٹرنس پاس تھا اور گھر کی جائداد کی آمدنی پر طاقت سے بےفکر تھا، باپ بوڑھے ہوچکے تھے۔ چچا تایا کوئی نہ تھا۔ بہن بھائیوں میں بھی لے دے کے ایک بہن تھی وہ بھی ایک بھرے بیوتے گھر میں بیاہی جاچکی تھی۔ صاحبزادہ کو شکار کا شوق تھا، کچھ عیاشی کی لاگ بھی تھی۔ برس سوا برس منگنی رہی، اسکے بعد شادی کی نوبت آگئی تو بڑی دھوم دھام سے برات آئی، اور بڑے طمطراق سے رخصت ہوئی۔ نورجہاں سسرال میں جاکر "خورشید دلہن" کہلانے لگی۔ "نورجہاں" کے داد وجہیز کے ساتھ اسکی پالنے والی "انا" بھی اپنی محبت میں نورجہاں کے ساتھ ہی آگئی۔

"نورجہاں" "ساس" "سسر" کی نظروں میں تو "خورشید دلہن" بنگئی مگر قسمت کی ہیٹی کہ شوہر کو ایک نظر نہ بھائی۔ ایک مرتبہ کے بعد شوہر نے نہ اس کی صورت دیکھی نہ اپنی صورت دکھلائی۔ چرچے تو طرح طرح کے ہے مگر دونوں گھر شریف تھے فضیحت کی نوبت نہ آئی۔

دنیا میں ہمیشہ کون رہاہے اور کس کو رہنا ہے دو ہی چار مہینے میں ادھر تو نورجہاں کی دادی اور اس کے والد قضا کر گئے۔ ادھر اس کے سسر بھی ملک بقا کو روانہ ہوگئے۔ اسکا شوہر "نواب دولہ" اندر باہر کا مالک ہوگیا۔ گھر میں تو وہ کچھ نہ کچھ اپنی ماں کا پاس لحاظ ضرور کرتا تھا مگر باہر اسکو کہنے والا کوئی نہ تھا۔ گھر میں آنا جانا بہت کم تھا۔ اب تو سونا، بیٹھنا، رہنا سہنا باہر مردانہ میں ہی ہونے لگا۔ ماں نے کبھی کچھ کہا سنا تو ادب سے سنا اور خاموشی سے باہر چلا گیا۔ نورجہاں کیلئے

اگرچہ سوان روح تھا اور اسکو ہر وقت کی روحانی کوفت تھی مگر شریف گھرانے کی صابر بی بی نے کبھی اف نہ کی۔ اسکی ساس البتہ ہمیشہ اسکی دلجوئی کرتی رہتی تھی۔

آپ جانتے ہیں کہ دن گذرتے دیر نہیں لگتی۔ پانچ برس ہوگئے مگر نورجہاں ہر قسم کے عیش و آرام میں رہتے ہوئے اداس اور غمگین رہتی ہے۔ ساس کی ہمدردی اسکے ساتھ ہے۔ دیور، نند کا کوئی جھگڑا نہیں باہر کے تو خیر مگر گھر میں کے پانچ سات نوکر حکم کے تابع ہیں۔ لیکن شوہر کا لطف و کرم جو سہاگ کی جان اور عیش کی روح ہے وہ اس بیچاری کے نصیب میں نہیں۔ اس عرصہ میں اسکے بعض رشتہ دار ہمدردوں نے بعض سہیلیوں نے اسے بہت ہی   دے۔ فلاں پیر کا تعویذ لیا فلاں بزرگ کا گنڈا لیا، مگر اللہ کی اس نیک بندی نے ہر ایک کے جواب میں اتنا تو کہا "ہاں اللہ کے نام میں بڑی برکت ہے لیکن آج کل کے بناوٹی پیروں پر اعتقاد نہیں جمتا اور بس۔ باورچیخانہ کی نگرانی ساس کے ہاتھ تھی۔ تو اب بتلایئے اس کیلئے کام بھی کیا رہا۔ بچہ تو کوئی ہوا ہی نہیں جو اس کی دیکھ بھال میں وقت گزرتا۔ شوہر نے پہلے ہی دن سے منہ نہیں لگایا جو فیشن اور پوڈر میں لگتی۔ شوہر کی بے توجہی نے ہم جولیوں کی نظروں میں گرا دیا تھا اس لئے کہیں آنے جانے کی بھی نہ تھی اب نورجہاں کو سوائے نماز، روزہ اور تلاوت قرآن یا سیرت و تاریخ کی کتب پڑھنے کے اور کوئی کام نہ تھا۔

پانچ برس کے بعد بھی اگرچہ ساس کی محبت میں اور اسکی طرف سے دلجوئی میں تو کوئی کمی نہیں آئی مگر بچہ کی نسل نہ چلنے اور گھر میں بچوں کی چہل پہل نہ ہونے کے خیال نے اسکی ساس کے دل میں چٹکی لینی شروع کی بیٹا اسکی طرف تو التفات کرتا نہیں پھر دوسری ہی شادی کرلیتا کہ نسل تو چلے نام تو رہے چراغ تو روشن رہے۔ اپنے خاص خاص ہمدردوں میں اسکا تذکرہ بھی ہوا۔ شدہ شدہ نورجہاں کے کانوں میں بھی یہ بات آخر پڑ ہی گئی۔ یہ صابرہ اور شاکرہ سنکر خاموش ہی رہی مگر رات کو نورجہاں اپنی بیکسی اور مظلومیت پر اکیلے میں ایسی پھوٹ پھوٹ کر روئی کہ اس کی فریاد سے عرش الہیٰ ہل گیا۔ آجکی رات اسکے نام کی نیند حرام ہوگئی۔ کس سے کہے کوئی سننے والا نہیں۔ کلیجہ کا زخم کس کو دکھلائے کوئی دیکھنے والا نہیں۔ ایسی بیکسی میں مسلمان کی نظر تو خدا ہی پر جاتی ہے۔ نورجہاں روتے روتے اٹھی وضو کیا تہجد کی آٹھ رکعت پڑھکر رب السموات والارض کی چوکھٹ پر سر بسجود ہوکر خوب گڑگڑائی کہ روتے روتے صبح ہوگئی۔ واہ ری بلند ہمت خاتون اپنے خدا سے تو تنہائی میں سب کچھ کہا، روئی، گڑگڑائی مگر صبح کو کمرہ سے نکلی تو حسب معمول اپنے کام میں لگی رہی۔ اپنی ساس کو بھی محسوس نہ ہونے دیا کہ ان کے ارادہ کی اسے بھی خبر ہوگئی ہے۔

قدرت والے خدا نے اکثر و بیشتر اپنے بندوں کی عاجزانہ پکار کو سن بھی لیا ہے۔ آج کی آخری شب کی گڑگڑاہٹ اثر کرگئی دن کو بارہ بجے معلوم ہوا کہ والدین کے پیر و مرشد جو واقعی ایک خدا رسیدہ پابند شریعت، ماہر طریقت نیک خصلت بزرگ ہیں تشریف لاتے ہیں۔ اپنے مرجانے والے دونو مریدوں کو یاد کرتے اور ان کی چہیتی نورجہاں کو دعا کہتے ہیں۔ نورجہاں نے اپنی ساس کے مشورہ سے ان کی دعوت کرادی۔ اتفاق کی بات کہ نورجہاں کا شوہر اپنے ایک معزز دوست کو لیکر پانچ سات دن سے شکار میں گیا ہوا ہے۔ عیش و طرب کا سامان بھی ساتھ گیا ہے۔ دیکھئے کب واپسی ہو۔ رات کے آٹھ بجے اس پیر روشن ضمیر نے نورجہاں کے یہاں کھانا کھایا۔ پس پردہ نورجہاں اور اسکی ساس کھانے کی نگرانی کر رہی تھیں۔ کھانے سے فارغ ہوکر پیر صاحب نے نورجہاں کو دعائیں دیتے ہوئے فرمایا، بیٹی! پہلی

رات میں جب آنکھ کھل جایا کرے تو تہجد کی نماز پڑھ کر ایک سو مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ کا وظیفہ پڑھ لیا کرو۔ اور صبح کی سنت و فرض کے درمیان ایک سو مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ پڑھ لیا کرو۔ پڑھتے وقت اپنی مصیبت اور تکلیف کا خیال باندھ لیا کرو۔ میں بھی تمہارے لئے دعا کرونگا۔ اللہ تمہاری مشکل آسان کرنے والا ہے۔

نورجہاں نے پیر صاحب کے ارشاد کو مبارک سمجھ کر اسی رات سے اس وظیفہ کا ورد شروع کردیا۔ اسکے دل کو لگی ہوئی تھی۔ دوران وظیفہ میں اپنی بےکسی اور بےبسی کے خیال سے خوب روتی رہی۔ ادھر یہ اصلی پیر پابند شریعت خدارسیدہ بزرگ کی دعائیں اسکے ساتھ تھیں اسلئے تیسرے ہی دن یہ بات پیش آئی کہ رات کو گیارہ بجے کے بعد جبکہ نوکر چاکر سب اپنے اپنے ٹھکانے لگ چکے تھے اور نورجہاں بھی اپنے کمرہ میں سو چکی تھی کہ اسکے کان میں آواز آئی کہ وہ اپنی والدہ سے کہہ رہے ہیں: "امی جان! میں سارے دن کا بھوکا ہوں۔ آٹھ دس اور میرے دوست بھی سب یوں ہی ہیں"۔ اس آواز پر نورجہاں ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئی۔ وہ تو اتنا کہکر باہر چلے گئے۔ بوڑھی ماں اٹھی کہ نوکرانیوں کو جگائے کہ نورجہاں نے لپک کر اپنی ساس سے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ "اماں جی! آج تو مجھے قسمت آزمائی کا موقع دیجئے میں بہت جلد اس خدمت کو انجام دونگی"۔ آواز سے قریب ہی سوئی اس کی انا بھی جاگ کر ایک دم اس کے پاس آگئی۔

تینوں عورتیں باورچیخانہ میں آئیں۔ ساس کہنے لگی کچا کچا کھانا ایک دو کے لئے کافی ہوسکتا ہے۔ دس بارہ کیلئے اسوقت آدھی رات کو کیسے بنیگا۔ نورجہاں نے کہا آپ بیٹھ کر تماشہ دیکھئے سب کچھ ہوا جاتا ہے ۔۔۔ دال گھی مصالحوں کی تو کچھ کمی نہ تھی۔ شکر اور زعفران وغیرہ جیسی چیزیں بھی افراط سے موجود تھیں۔ اول تو نورجہاں نے چولھے میں آگ جلاکر انا کی مدد سے چار کیلئے پانی کھولنے رکھدیا۔ دوسرے چولھے میں آگ جلاکر ڈھائی تین سیر آلو چڑھادئے۔ کوئی دس منٹ میں چار تیار کرکے چارسٹ میں لگاکر خشک میوں اور اعلیٰ قسم کے بسکٹوں کے ساتھ باہر بھجوادی کہ اس سے شغل کیا جائے۔ کھانا بھی بہت جلد حاضر ہوتا ہے۔ ادھر نورجہاں نے جلدی جلدی مصالحہ تیار کرکر انا کو تو آٹا دیدیا کہ پراٹھے اور چپاتی تیار کرے اور خود آلو چھیلکر دو تین چولھوں میں آگ اور دو تین انگیٹھیوں میں کوئلے سلگاکر آلو کا بھرتا۔ آلو کا قورمہ آلو کے کباب آلو کی بھجیا۔ آلو کی چٹنی۔ آلو کا حلوا۔ آلو کی برفی، آلو کی ٹکیاں تیار کیں اور بارہ بجے سے پہلے پہلے دس آدمیوں کا کھانا قابوں میں لگاکر خالی پلیٹوں کے ساتھ باہر بھجوادیا۔ اسقدر افراط سے نوع بنوع کا کھانا دیکھ کر اسکا شوہر تو حیران تھا ہی۔ ان کی لذتوں، خوشبوؤں کی گوناگونی پر ہر معزز مہمان تعریف کرتے کرتے تھکا جاتا تھا۔ صاحبزادہ کے لئے سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اسکی منظور نظر رنڈی ہر لقمہ پر پکانیوالے پر قربان ہورہی تھی۔ سب نے تقریباً گھنٹہ بھر تک مزے لے لیکر کھانا کھایا اور وہ ایک دوسرے باورچی کی چابکدستی، اسکی ہوشیاری کی تعریف کررہے تھے۔ نورجہاں اپنا کام کرکے اپنے کمرہ میں چلی آئی۔ اسے آخری رات میں اٹھنے کا فکر ہے۔

یہ صاحبزادے کھانے سے فارغ ہوکر معزز مہمانوں کے آرام کا انتظام کرکے رنڈی کو اپنے کمرے میں چھوڑکر نہ جانے کیوں خلاف عادت زنانہ میں آئے۔ ان کی والدہ بھی اپنے کمرہ میں آرام کی نیت سے لیٹ چکی تھیں۔ برآمدے میں کھڑے ہوکر صاحبزادے نے فرمایا۔ "امی جان! کوئی نیا باورچی رکھا ہے۔ کھانا بہت جلد اور بہت عمدہ پکا تا ہے"۔ برابر والے کمرہ میں نورجہاں جو سونے کے قریب تھی یہ بس

آواز سے ہوشیار ہو گئی۔ ماں نے کہا۔ "تابعداری واپسی کوئی نہیں! اللہ رکھے اسے 'دودھوں نہلائے' 'پوتوں پھلے' بہو نے یہ سب کچھ کیا ہے اس اکیلی اللہ کی بندی نے کئی باورچیوں کا کام کر دیا" صاحبزادے نے حیرانی سے کہا "اتنے بڑے امیر گھرانے کی بیٹی اسے کھانے بھی پکانے آتے ہیں" ماں بولی "وہ قسمت کی بیٹی ہے ورنہ اسے کیا نہیں آتا۔ صورت کی، شکل کی، چھب کی، تختی کی، رنگ کی، روپ کی، بات کی، چیت کی، کاڈ کی، سلیقہ کی، سینے کی، پرونے کی، کاڑھنے کی، بننے کی، پکانے کی، ریندھنے کی، پڑھنے کی، لکھنے کی ہر طرح قابل قبول لائق سرفرازی ہے"

صاحبزادہ چپ کھڑے ہوئے اپنی ماں کی دلآویز تقریر سنتے رہے، کچھ سوچتے رہے اور ایک دم نہ معلوم کیا انقلاب ہوا کہ سیدھے نورجہاں کے کمرہ میں جا پہنچے۔

نورجہاں تھکی ماندی لحاف میں لپٹی لپٹائی پڑی ہوئی یہ سب سن رہی تھی کہ کمرے میں کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی۔ اس نے منہ بھی نہیں کھولا تھا کہ اس کے کان محو حیرت ہو گئے جبکہ ان میں ان کی آواز پہنچی! "میں تمہاری تکلیف فرمائی کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں کیا تم سو رہی ہو؟ نورجہاں کے دل کا حال تو اسکا دل ہی جانتا ہوگا۔ مگر وہ بڑی پھرتی سے ایکدم اٹھی اور ان کے قدموں پر لوٹ گئی۔ "آپ میرے آقا ہیں! میں آپکی ادنیٰ کنیز ہوں! میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے" صاحبزادے نے پیروں پر لوٹنے والی برابر کی شریک زندگی کو قدموں سے اٹھا لیا اور کہنے لگے "حق تلفیوں کی حد ہو گئی! خدا کیلئے معاف کرو" دونوں دیر تک روتے رہے۔ صاحبزادہ کو اپنی عمر میں یہ پہلا موقع تھا کہ انھوں نے شرمیلی ادائیں، شریفانہ کرشمے، حیا آمیز انداز دیکھے، ایک بازاری بے حیائی کے نخرے دیکھے تھے وہ [illegible] شریفانہ اداؤں سے متوالہ بنا لیا، چلبلا انداز تو نے مفتون کر دیا۔ عارضی بے حیائی کی لطف اندوزیاں ساری ہوا ہو گئیں۔ اصلی شرافت کا جوہر عود کر آیا۔ نورجہاں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا۔ صبح تک دونوں میں گفتگو رہی۔

صبح سے پہلے نورجہاں ضروری امور سے فراغت کے بعد وقت پر نماز پڑھی۔ صاحبزادے تو یوں بھی آٹھ بجے اٹھنے کے عادی تھے اور آج تو شکار کے تھکے رات بھر کے جاگے دیکھیے کب اٹھتے ہیں۔ نورجہاں نے خوشی خوشی اپنی ساس کو سلام کیا۔ شوہر اور ان کے مہمان کیلئے ناشتہ اپنے ہاتھ سے تیار کرنے کی اجازت مانگی: ساس نے بڑی مسرت سے بہو کو دعائیں دیں بہو کے ساتھ خود بھی باورچیخانہ میں آئیں۔ بہو کا گھر آباد ہوتے دیکھ کر ساس خوشی کے مارے پھولی نہیں سماتی۔ نورجہاں کے چہرے پر بھی غم و الم کے آثار نہیں۔ بلکہ خوشی کا جوہر چمک رہا ہے اور مسرت کا ٹیکہ دبک رہا ہے۔ آج تو نورجہاں نورجہاں نظر آ رہی ہے ساس کہتی ہے کہ شاید اب "خورشید دلہن" ہو جانے کا وقت آ گیا ہے۔ آٹھ بجے تک قسم قسم کا ناشتہ تیار کیا اور کرایا۔ اتنے میں وہ بھی بیدار ہو کر مردانہ میں پہنچ گئے۔ مہمانوں میں سے ایک نماری آدمی پہلے ہی سے بیدار تھے رنڈی جو آرام کے کمروں میں سوئی تھی انگڑائی لیکر اٹھ بیٹھی۔ ناشتہ کرتے میں رنڈی حیرانی سے دیکھ رہی تھی "پہلی سی دل لگی کیوں نہیں" بہر حال ناشتے سے فارغ ہو کر رنڈی کو رخصت کر دیا گیا اور شاید ہمیشہ کے لئے۔

صاحبزادے کے والد ماجد دس بارہ ہزار کا قرضہ چھوڑ گئے تھے اس پانچ سال کے عرصہ میں عیاش صاحبزادہ قرضہ اتارتے یا کم تو کیا کرتے اور بڑھا بڑھا کر چالیس ہزار تک پہنچا دیا تھا۔ گھر کے اخراجات بے تکے تھے۔ صاحبزادہ کی امیرانہ عادتیں وہ ایسی ہی تھیں۔ اس پر عیاشی اور سونے پر سہاگہ تھی۔ اب برابر کی شریک زندگی ہمراز دمساز بنی ہے

تو اسے اپنی رفاقت کا ثبوت دیتا ہے۔ مہینہ بیس روز ہی میں گھر کے اخراجات پر کنٹرول کر لیا گیا۔ عیاشی کے اخراجات ایک دم بند ہو گئے۔ محلہ کے لوگ مسرت انگیزی سے انگشت بدنداں ہیں کہ نواب دولہ اور پنجگانہ نماز مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔ صلحا کی آمدورفت ہونے لگی۔ سال کے پورا ہوتے ہوتے بارہ ہزار کی ایک قسط قرضہ میں گئی۔ اور نورجہاں کی گود میں چاند سا بچہ کھیلنے لگا۔ "نورجہاں" سمجھتی ہے کہ پیر روشن ضمیر کی دعاؤں اور ان کے بتلائے ہوئے وظیفہ کی بدولت ہی "اجڑا گھر بس گیا" صاحبزادے سمجھتے ہیں کہ بیوی کی ہنر اور برکت کے سلیقہ نے مجھے اسکی طرف متوجہ کر دیا جو کچھ بھی ہو یہ واقعہ ہے کہ کوئی چار ہی سال میں قرضے سبکدوشی ہو گئی اور نورجہاں دو بچوں کی ماں بنے ہوئے اندر باہر سارے گھر کی مالکہ ہو گئی۔ محلہ برادری میں نورجہاں خورشید دلہن پکاری جانے لگی۔

مادی اور روحانی جنگ

از جناب حافظ نذیر احمد صاحب نگینوی منشی فاضل۔ ادیب فاضل

موجودہ مادی جنگ کا آتشیں طوفان بڑے زور و شور اور جوش و خروش کے ساتھ بڑھتا جا رہا ہے اور عمرانی دنیا کو خس و خاشاک کی طرح اپنے ساتھ خاک و خاکستر کئے جا رہا ہے۔ یورپ کے ساتھ ایشیا بھی جنگ کے خطرناک شعلوں کی لپیٹ میں آ رہا ہے۔ بڑی بڑی حکومتوں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی اسکی زد سے غیر محفوظ ہوتی جا رہی ہیں۔ اور تو اور ترکی۔ ایران اور افغانستان کو بھی اغیار سے خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ ایک بہت بڑی مہذب و متمدن قوم دو حصوں میں منقسم ہو کر برسر پیکار ہے۔ اپنی اپنی تہذیب و تمدن کے ضروری تحفظ کو بچانے کے لئے دونوں افواج خونی ہولی کھیل رہی ہیں نہ صرف دونوں فریق بلکہ دنیا کی تمام حکومتیں۔ جملہ اقوام اور تمام افراد عالم منتظر ہیں کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔ کون ظفر و شادمانی کے نقارے بجاتا ہوا رزمگاہ سے واپس آتا ہے۔ کون فتح و نصرت کے پھریرے لہراتا ہوا کامران آتا ہے۔ عوام کالانعام حیران و ششدر ہیں کہ انجام کیا ہوگا۔ اگر یونان پیشقدمی کر کے کسی اطالوی شہر پر قبضہ کر لیتا ہے تو محسوس کیا جاتا ہے کہ اطالیہ اور جرمنی دونوں ختم ہوئے اگر دوسرے دن کسی اطالوی آبدوز نے ایک دو یونانی جہاز غرق کر دئے تو عوام خیال کرنے لگتے ہیں کہ یونان تابکے مقابلہ کریگا۔ اسکے فلسفہ و حکمت کا کیا حشر ہوگا۔

آخر یہ گومگو کیوں ہے؟ خیالات میں تضاد۔ آرا میں اختلاف کیوں ہے؟ پیرس کی تباہی پر برطانیہ کی کمزوری کا وہم کیوں ہوا۔ اطالیہ کی پیہم شکستوں کو دیکھ کر جرمنی کی شکست کا خیال کیوں واثق ہوتا جا رہا ہے۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ ان لوگوں کو یقین کی نعمت غیر مترقبہ کیوں نصیب نہیں ہوتی؟

اگر اس مسئلے پر آپ نے غور و فکر نہیں کیا تو میرے ساتھ آئیے اور ٹھنڈے دل سے علت المعلول تلاش کیجئے۔ اس حقیقت سے تو قطعاً آپ کو انکار نہ ہوگا کہ موجودہ جنگ کا آغاز ادعائے منافع اور ملکی فوائد

کے بچاؤ اور حصولِ منفعت کی خاطر ہوا اور اب دورانِ جنگ میں جو ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں وہ بھی مادی ہیں۔ جنگ کی کامیابی یا ناکامی کا دارومدار جس چیز پر ہے وہ بھی مادہ ہے۔ فتح و نصرت کا انحصار کس چیز پر ہے؟ بری اور فوجی قوت پر۔ ہوائی اور بحری بیڑوں پر۔ ٹینکوں۔ یو بوٹوں (آبدوز کشتیوں) مسلح جہازوں۔ بمبار طیاروں۔ گیسوں اور بموں پر!!

بس یہی وہ نقطہ ہے جس نے تہذیب یورپ کو خطرے میں اور اقوامِ عالم کو اضطراب میں ڈالدیا ہے۔ یہی مادہ اور اس پر کلی اعتماد ہی وہ لعنت ہے جس نے دنیا کو بے چینی میں ڈالدیا ہے۔ اسی مادہ کی تعبیر کو ملحوظ رکھتے ہوئے حکیم الامت علامہ اقبال نے فرمایا تھا ؎

تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کریگی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائدار ہوگا!!

آپ سوال فرمائینگے کہ فتح کس کی ہوگی۔ میں خاموشی سے یہی جواب دونگا کہ اس مادی جنگ میں جس کے مادی ذرائع اور اسباب زیادہ ہوں گے وہی کامیاب ہوگا۔ "فتح کے بعد مفتوح کا کیا حشر ہوگا" میں وہی ہوگا جو شمشیر سے مقتول انسان کا ہوا کرتا ہے۔ یعنی مکمل تباہی اور بربادی۔ جابر ڈکٹیٹروں کی موت اور خاتمہ! فاتح کس عالم میں ہوگا" اس کی حالت کا یوں اندازہ کرلو کہ دو پہلوان کشتی لڑ رہے ہوں اور کشتی پورے چھ گھنٹوں کے بعد دونوں پہلوان خستہ و رنجور ہو گئے ہوں ایک چت ہو گیا ہو مگر دوسرا خوش قسمتی سے میدان میں چت نہ گرا ہو۔

اب آپ آسانی سے تصور کر سکیں گے کہ اس جیتنے والے پہلوان کی طرح اس طویل جنگ میں فاتح کا کیا حشر ہوگا۔ یہ تو آپ نے کئی بار دیکھا ہوگا کہ جب دو اجڈ دیہاتی چاقوؤں اور لکوڑوں سے لڑا کرتے ہیں تو ایک زخموں سے نڈھال ہو کر دم توڑ جاتا ہے مگر دوسرا بھی زخموں کی تکلیف اور رنجوری کے باعث قریب مرگ ہوتا ہے جس کی زندگی اور موت میں چنداں تمیز نہیں ہوسکتی۔ وہ کرب کے باعث اپنی موت کی دعائیں خود مانگا کرتا ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب فاتح اور مفتوح دونوں اس شکستہ حالی میں ہونگے کہ ایک بہرحال ختم ہو چکا ہوگا اور دوسرا زخموں سے مجروح اور تباہ حالی سے مفلوک ہوگا تو آخر فتح کیا ہوگی اور مفتوح کون متصور ہوگا۔

اس پیچیدہ سوال کا واضح جواب چند الفاظ میں یہ ہے کہ اس مادی جنگ میں مادی طاقتوں کے تباہ ہونے کے بعد اور مادہ کے بجائے منافع رساں ہونے کے مضر ثابت ہونے کے بعد اور سائنس کی ایجادات کے ہاتھوں ملکوں کی بربادی کے بعد فتح روحانیت اور روحانی طاقتوں کی ہوگی۔

آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جب مادہ اپنی بھیانک تصویر کا البم پیش کر چکے گا۔ خون کی ہولی کھیلی جا چکے گی۔ سائنس بربادی کے آخری منظر سٹیج پر لا چکے گی تو مادہ پرست کسقدر پریشان اور بیتاب ہو کر مادہ سے روگرداں ہوں گے۔ مادہ پرستی کو چھوڑ کر روحانیت کی طرف دوڑینگے۔ رہا یہ کہ روحانیت کی یہ کشش و جذب اور اسکی مسحور کن طاقت کہاں جائے اس کے متعلق یورپ کے مفکر اعظم برنارڈ شاہ کے الفاظ یہ ہیں۔

"دنیا کا آئندہ مذہب یا سوشلزم ہوگا یا اسلام۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ پھیلنے اور دلوں پر قبضہ کرنے کے جراثیم اسلام میں بہت زیادہ ہیں"۔ (برنارڈ شاہ)

"ہدایت و رحمت کا مجسمہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس پاک ہادی کا پیش کردہ دینِ حق تمام ادیان پر غالب آکر رہیگا خواہ کافر اور مشرک برا منائیں"۔

(القرآن)

ہماری یونیورسٹیاں اور نصاب تعلیم

از محترمہ حمیدہ صوفی جالندھری

موجودہ ہندوستانی یونیورسٹیوں نے طالبعلموں میں صحیح علمی قابلیت پیدا کرنے کا مقصد تو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ محض کتابی الفاظ و عبارات کا رٹ لینا ہی لیاقت کا معیار عملی طور پر قرار دے دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہونے لگا ہے کہ طالبعلم کتابوں کو بالکل سمجھ کر پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ کتابوں کے ضروری مقامات کو یاد کر کے امتحان پاس کر لینا ہی ضروری اور کافی سمجھتے ہیں۔ اس طرح علمی لیاقت پیدا نہیں ہوتی۔ موجودہ زمانے کے بی اے، ایم اے پاس طالبعلموں سے اگر کسی بات کا سوال کیا جائے یا کچھ پوچھا جائے تو وہ بجائے صحیح جواب دینے کے یہی کہہ دینے پر اکتفا کرتے ہیں کہ ہم نے امتحان کے موقع پر کتاب رٹ کر اپنا وقت نکال لیا تھا۔ اب تو ہمیں سب کچھ بھول گیا۔ اس وقت گذارہ کر لیا تھا۔

یہ حالت ہے آجکل کے طالبعلموں کی۔ ورنہ کہنے کو یونیورسٹی کی ڈگریاں پاس موجود ہیں۔ گذشتہ سال ہمارے دور کے رشتہ سے ایک لڑکے نے بی۔ اے پاس کیا۔ بعد امتحان کچھ فراغت کے دن تھے اس لئے اسے کہا گیا کہ لائبریری کی کتابوں پر کاغذ چڑھا کر ان کے اوپر نام لکھ دو۔ اُسے لفظ نعم البدل نہ لکھنا آئے۔ پھر ایک جگہ عباس لکھنا تھا اس نے الف سے اباس لکھا۔ اور بھی ایسی کئی غلطیاں کیں۔ پھر جناب نے بی اے میں اردو بھی لیا ہوا تھا۔ شاید انگریزی دان بن کر اردو بھول گئے ہیں۔ بعض تو انگریزی میں بھی باوجود گریجویٹ ہونے کے کورے ہی ہوتے ہیں۔

لڑکیوں کی حالت تو خاص طور پر قابل رحم ہے۔ اگر گذشتہ زمانے اور موجودہ زمانے کے ایک ہی درجہ کے پاس شدہ طالبعلموں کا مقابلہ کیا جائے۔ تو قدیم زمانے کے لوگوں کی علمی قابلیت بہت ہی اعلیٰ ثابت ہوگی۔ تھوڑے پڑھے لکھے بھی موجودہ بی اے۔ ایم اے پاس کو مات کرتے ہیں۔ پچھلے استاد طالب علموں کو سمجھ کر یاد کرنے کی عادت ڈالتے تھے۔ انھیں طوطے کی طرح نہیں رٹاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ذہنی و علمی قابلیت نہایت وسیع اور اعلیٰ پایہ کی ہے۔

سب سے قابل افسوس بات یہ ہے کہ یونیورسٹی والے شاید بغیر دیکھے اندھا دھند کتابیں منظور کر کے نصاب تعلیم میں شامل کر لیتے ہیں کہ نہ تو کتاب کی عبارت کو دیکھا جاتا ہے نہ غلطیوں کی پروا کی جاتی ہے۔ میں اس بات کی پُرزور درخواست کرتی ہوں کہ جو کتاب منظور کی جائے افادی، اخلاقی اور ادبی حیثیت سے چھان بین کے بعد منظور کی جائے۔ کسی بارسوخ مصنف یا پبلشر کے لحاظ سے یا کسی سفارش کے زیر اثر اسے داخل نصاب نہ کیا جائے۔

ہمارا ادبی معیار اب محض گل و بلبل۔ شمع و پروانہ اور حُسن و عشق کی داستانوں تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ جس طرح سے سنیما کے شائقوں کو کوئی فلم محبت اور عورت کے بغیر غیر دلچسپ معلوم ہوتا ہے اسی طرح اب ہمارے علمی ادبی معیار کا حال ہو گیا ہے۔ جب تک یہ عنصر نہ ہوں۔ اس میں کوئی دلچسپی نہیں پاتے۔ لیکن سنیما دیکھنے اور ایسے مضامین پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اگر طالبعلموں کا نصاب ان باتوں سے پاک کر دیا جائے تو ان کا ذہن نفسانیت اور بداخلاقی کی پستیوں میں دفن ہونے کی بجائے عقل و تمیز کی رفعتوں میں پرورش پائیگا۔ دماغی اور خیالی وسعت ان کے لئے حقیقی معنی رکھیگی۔ مثال کے طور پر ادیب عالم۔ منشی فاضل کے کورس کو ہی لیجئے۔ ادیب عالم میں مثنوی گلزار نسیم اپنی ادبی خوبیوں سے قطع نظر طالب علموں کے اخلاق کے لئے مہلک کتاب ہے۔ منشی فاضل میں تو کئی کتابیں ایسی ہیں جن کے بعض حصے بالکل فضول ہیں۔ اخلاقِ جلالی اور تاریخ وصاف کے بعض حصوں میں تو بے حد واہیات باتیں ہیں۔ کیا ایسی باتیں طالبعلموں کیلئے ضرر رساں نہیں۔

گزشتہ سالوں کے کچھ پرچے میں نے بھی منگوا کر دیکھے جن میں چند ایک بدتمیز ممتحنوں نے بعض جگہ فضول سے سوال بھی کئے ہوئے ہیں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ ایسی کتابیں داخل کورس ہیں۔ جن پر شرافت و اخلاق ماتم کریں۔ براہ مہربانی یونیورسٹی اس بات کی طرف جلد غور کرے اور ان کتابوں سے وہ حصے بالکل خارج کر دے۔ اور طالب علموں کے لئے قابل درس بنایا جائے۔ بعض کتابوں میں کچھ املا کی غلطیاں بھی ہیں انھیں بھی دور کرے۔

موت

از محترمہ ثریا عندلیب صاحبہ

"میرے پیارے ابا جان رخصت ہو گئے اور میں ان کی پیاری بیٹی پیچھے رہ گئی۔ خدا مجھے بھی جلد ان کے پاس پہنچا دے"۔ شاہدہ نے آہ سرد بھرتے ہوئے کہا۔ یہ سنکر اسکی غمزدہ پھوپھی بولی "بیٹی! خدا کیلئے ایسی باتیں منہ سے مت نکالو۔ میں بھی تمھارے ابا جان کی پیاری بہن تھی۔ اب جانیکا وقت میرا ہے۔ خدا تمھیں اپنے بہن بھائیوں اور بدنصیب ماں کے ساتھ زندہ و سلامت رکھے"۔ شاہدہ بولی "نہیں پھوپھی جان اب میں بھی ابا جان کے پاس جاؤنگی۔ ان کے بغیر جیا نہیں جاتا"۔

شاہدہ کے والد کو فوت ہوئے تین مہینے ہو گئے تھے۔ ان کی موت بھی عجیب وقت اور اچانک آئی کہ دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ گئے سات لڑکیاں اور دو لڑکوں کو چھوڑتے ہوئے۔ جن میں سے لڑکا سب سے بڑا اور بیس سال کا تھا۔ موجودہ آمدنی پر گزر اوقات بڑی مشکل ہو گئی تھی الیکشن کے دن قریب تھے۔ حمید نے سوچا کہ ممبری کے لئے کھڑا ہو جاؤں شاید قسمت ساتھ دے اور ممبر ہو کر بہتری کی کوئی صورت نکل آئے لیکن اس کام کے لئے ہزاروں روپوں کی ضرورت تھی۔ حمید کا بڑا بھائی خوشحال اور فارغ البال تھا۔ اس نے چھوٹے بھائی کی کچھ مدد کی اور باقی روپیہ قرض لے لیا اور بڑی تندہی سے کوشش شروع کر دی۔ شروع شروع تو کچھ امید بندھتی نظر آتی تھی۔ لیکن نتیجہ کے روز وہی ہوا جسکا قسمت نے ساتھ دیا۔ مقابل کا شخص بڑے کروفر سے جیتا اور حمید منہ دیکھتا رہ گیا۔ ہزاروں روپے مٹی میں مل گئے۔ اس صدمہ عظیم سے حمید کی حالت بہت بدتر ہو گئی۔ کچھ تو پہلے ہی بیمار رہتا تھا۔ اور اب اور بھی زیادہ ہو گیا۔ اس کی عمر ابھی پچاس برس کی نہیں ہوئی تھی

لیکن سر کے بال سترے بہترے بڈھے کی طرح سفید ہو گئے تھے۔ یہ سال سخت بے چینی اور دل شکستگی میں کٹا۔ شروع شروع میں کسی بڑے صدمے کو برداشت کرنا طاقت سے باہر نظر آتا ہے۔ لیکن وقت بڑا معالج ہے۔ رفتہ رفتہ کچھ خیال بٹا۔ بڑا لڑکا اور لڑکیاں سکول میں تعلیم پاتی تھیں۔ دوسرے سال کی گرمیوں کی چھٹیاں آگئیں۔ ایک تو بچوں کی خواہش تھی دوسرا اپنا دل بھی خلاف معمول خوش تھا۔ سب نے کشمیر جانیکا ارادہ کیا۔ ان دنوں مالی حالت پچھلے سال سے بہت بہتر تھی۔ چنانچہ حمید مع بال بچوں کے کشمیر روانہ ہو گیا۔ بلکہ اس دفعہ سارا خاندان کشمیر گیا۔ کشمیر جیسے بہشت نما مقام میں سب کی طبیعتیں نہایت محظوظ ہوئیں۔ اور چند روز ہنسی خوشی سے کٹے۔

ایک دن صبح کے وقت تمام رشتے دار حمید کے گھر جمع تھے خوب چہل پہل تھی۔ حمید بھی اپنے بچوں کے ساتھ دلچسپیوں میں مشغول تھا۔ باغ میں خوب سیر کی۔ کھیل کھیلے۔ واپس آئے تو حمید کو بیٹھے بیٹھے نہ جانے کیا خیال آیا کہ اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہنے لگا صغیر بیٹا! وہ نظم تو سناؤ جس میں جوان مرگی کی کیفیت بیان کی ہوئی ہے۔ وہ بولا۔ ابا جان مجھے تو یاد نہیں۔" شاہدہ دوسری لڑکی باپ کی فرمائش کو پورا کرنے کی غرض سے کہنے لگی "مجھے آتی ہے ابا جان میں سناؤں" حمید نے کہا "ضرور۔ چنانچہ شاہدہ نے بڑی موثر آواز میں نظم سنانی شروع کی۔ اس نظم سے حمید پر عجب رقت طاری ہو گئی اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ یہ دیکھکر شاہدہ فوراً خاموش ہو گئی۔ سنانے سے اسے پہلے یہ گمان بھی نہ ہوا تھا کہ اسکا اثر باپ پر اسقدر ہو گا۔ جب وہ چپ ہو گئی تو حمید نے کہا "کیوں بیٹی! چپ کیوں ہو گئیں، ابھی نظم پوری تو نہیں ہوئی۔" لیکن شاہدہ مدھم سی آواز میں بولی۔ ابا جان بس مجھے اتنی ہی آتی ہے۔ باپ نے اصرار کیا تو کہنے لگی۔" نہ ابا جان اب نہ سناؤنگی" صبح کی دلچسپیوں کا یوں خاتمہ ہوا۔ شام کو سب نے اکٹھے کھانا کھایا۔ رشتے دار اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے۔ اور یہ لوگ باتیں کرتے کرتے سو گئے۔

رات کے ایک بجے کا عالم تھا کہ اچانک حمید کی آنکھ کھل گئی۔ اسے اپنی طبیعت بڑی خراب معلوم ہوئی۔ وہ اٹھکر بیٹھ گیا۔ فوراً ایک قے ہو گئی۔ آواز سنکر بیوی کی نیند کھل گئی اور وہ خاوند کو اس حالت میں دیکھکر گھبرا اٹھی۔ باقی سب بھی جاگ اٹھے۔ حمید نے حسرت بھری نظروں سے اپنے بیوی بچوں کو دیکھا اور کہنے لگا۔ بس اب میرا تمہارا ساتھ چھوٹا۔ یہ سن کر زکیہ اسکی بیوی کی چیخیں نکل گئیں۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں خوفزدہ ہو گئیں اور کہا" ابا جان آپکو کیا ہوا۔ آپ تو اچھے بھلے ہوئے تھے۔ خدا کے لئے ایسی باتیں منہ سے نہ نکالئے۔ بیٹا بدحواسی کے عالم میں تایا کے گھر بھاگا۔ وہ اس وقت اسے آتا دیکھکر حیران رہ گیا۔ پھر بھائی کی حالت سنکر ہوش اڑ گئے۔ فوراً ڈاکٹر کا خیال آیا لیکن پہاڑ کی جگہ اور رات کا وقت ڈاکٹر کا ملنا بے حد مشکل تھا۔ جلدی جلدی بہن بھی اٹھیں اور سب حمید کے گھر آئے۔ یہاں آکر دیکھا تو سکتے کے عالم میں رہ گئے۔ رفع حاجت کے بعد حمید کی حالت بالکل غیر ہو گئی تھی اور وہ آخری نصیحتیں کر رہا تھا۔

"دیکھو! گھر جاؤ گے تو سب کو میرا سلام کہنا۔ اگر میں نے بتقضائے بشریت کسی کا قصور کیا ہو تو اس سے معاف کروا لینا" بھائی کو آتا دیکھ بولا" بھائی جان! میرے بچے اب آپکے سپرد ہیں۔ میں نے ان کو بڑی محنت سے پالا پوسا تھا۔ زکیہ سے اتنی اولاد کا پالنا ممکن نہ تھا اور اب بھی اس بدقسمت سے کچھ نہ ہو سکیگا۔ میری اماں کا برا حال ہو گا لیکن آپ بڑے ہیں انہیں سمجھائیگا۔ دنیا میں اسطرح ہوتا ہے۔ سب کر رہیگا" بہنیں۔ بیٹیاں۔ بیوی۔ لڑکا سب زار زار رو رہے تھے۔

اور حمید یہ باتیں کر رہا تھا۔ بھائی بولا "حمید! تم اچھے ہو جاؤگے خدا سے توقع رکھو۔ ڈاکٹر آیا ہی چاہتا ہے۔ خدا تمہیں اپنے بچوں کے سر پر سلامت رکھے"۔ لیکن حمید کا آخری وقت آپہنچا۔ بولا "چھوڑو بھائی دنیا کی باتوں کو۔ کچھ آخرت کی باتیں کرتے ہیں۔ اچھا پھر سلام علیکم!" یہ کہنے کے ساتھ دو تین دفعہ کلمہ پڑھا اور ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔

کشمیر سیر کی غرض سے آئے تھے۔ ایسی سیر کی کہ دنیا سے سیر ہو گئے۔ لاش لے کر زخمی دلوں کے ساتھ سب وطن لوٹے۔ کانپتی ہوئی بوڑھی ماں اپنے بیٹے کی لاش کو دیکھ کر بت ہو گئی۔ یہ دوسرا بیٹا تھا جس کی موت اس طرح واقع ہوئی تھی۔ پہلا بیٹا انگلستان سے اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس آرہا تھا۔ ادھر گھر بھر میں خوشیاں منائی جا رہی تھیں کہ اچانک ایک دن اسکی موت کا تار آگیا۔ راستہ میں اسے اپنڈے سائٹس نے ہی دبوچ لیا۔ ایسی المناک موتوں سے بڑھیا بیچاری مخبوط الحواس ہو گئی۔

خاوند تو اب جا ہی چکا تھا۔ جیٹھ نے اس آڑے وقت میں پوری مدد کی اور اپنا ایک مکان بھاوج اور اس کے بچوں کے لئے خالی کر دیا۔ نقدی کے ذریعہ بھی ان کی مدد کرنے لگا۔ اب بڑا لڑکا کالج کا طالبعلم تھا۔ بڑی لڑکی تو باپ کی زندگی میں میٹرک پاس کر چکی تھی۔ اس سے چھوٹی شاہدہ نویں جماعت میں پڑھتی تھی اور باقی چھوٹی بہنیں چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں۔ سب سے چھوٹا لڑکا ابھی صرف دو سال کا تھا۔ غضب یہ تھا کہ زکیہ کے ہاں ایک اور بچہ ہونے والا تھا۔ حمید تو چلا گیا اپنی آخری نشانی یہ دیتا گیا۔

جس سکول میں شاہدہ تعلیم پاتی تھی وہاں کی اکثر لڑکیاں کمزوری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جایا کرتی تھیں۔ ایک دن شاہدہ یونہی کہنے لگی کہ یہ تو بار بار اللہ میاں کو ٹیلیفون کرتی ہیں میں ایک ہی دفعہ تار دونگی۔

اپنی پھوپھی سے گفتگو کرنے کے چار روز بعد کا ذکر ہے کہ وہ صبح ناشتہ وغیرہ کر کے جلدی سکول چلی گئی۔ کیونکہ آج اسکی سہیلی نے ایک سال کی طویل جدائی کے بعد سکول آنا تھا۔ آج شاہدہ خلاف معمول خوش خوش معلوم ہوتی تھی۔ اب اس نے سکول کے پھاٹک کے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ اسے دور سے فاخرہ آتی دکھائی دی یہ بے اختیار اسکی طرف دوڑی اور دونو بڑی گرمجوشی سے بغلگیر ہوئیں۔ جوش مسرت سے آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ فاخرہ نے جب سے یہ سنا تھا کہ اس کی پیاری سہیلی یتیم ہو گئی ہے اسے بے حد صدمہ ہوا تھا۔ خطوں کے ذریعہ تو اس کے متعلق گفت و شنید ہو ہی چکی تھی اب فاخرہ نے شاہدہ کی شکل دیکھی تو اس کے دل کو سخت چوٹ لگی۔ اس صدمہ عظیم سے اسکا سرخ و سفید رنگ زرد ہو چکا تھا اور وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ معلوم ہوتی تھی۔ فاخرہ نے اسکی بڑی تسلی و تشفی کی اور دیر تک دونو سہیلیاں باتیں کرتی رہیں۔ اثنائے گفتگو میں فاخرہ نے کہا "پیاری شاہدہ! آج تم میرے ساتھ ہی چلنا۔ اکٹھے مل کر چلتے پھرینگے"۔ شاہدہ کی آنکھیں بھر آئیں۔ رقت بھری آواز سے کہا۔ "فاخرہ اب تو دل ہی مر چکا ہے۔ کبھی ہمارے بھی وہ دن ہوتے تھے کہ ہر قسم کے صدموں سے آزاد اکٹھے مل کر کھایا پیا کرتے تھے لیکن اب ....." فاخرہ نے کہا۔ "پیاری شاہدہ ایک دو گھڑی تمہارا ستم خوردہ دل ہی بہل جائیگا۔ اور صدمہ کس کو نہیں"۔ چنانچہ فاخرہ کے اصرار پر شاہدہ مان گئی۔ اتنے میں پڑھائی کا وقت ہو گیا۔ سب لڑکیاں اپنی اپنی جماعتوں میں چلی گئیں۔ دو گھنٹوں کے بعد کھیل کا وقت ہوا اور نویں جماعت کھیلنے کے لئے باہر گراؤنڈ میں جمع ہو گئی۔ فاخرہ کی آمد

سے شاہدہ بہت خوش تھی۔ چنانچہ آج اس نے بھی کھیل میں حصہ لیا۔ باسکٹ بال کا کھیل تھا۔ شاہدہ فٹ بال اوپر ڈالنے لگی کہ اچانک اس کے ہاتھ سے بال گر پڑا۔ اور اسے ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ فاخرہ اس کے پیچھے ہی کھڑی تھی۔ اس نے فوراً اسے سنبھالا۔ لیکن شاہدہ کو اکھڑے اکھڑے دو تین سانس آئے۔ اور دو تین لمحوں میں ہی روح تن خاکی سے عالم باقی کو پرواز کر گئی۔ آج اس نے اپنے کہنے کے مطابق خدا تعالے کو تار دیدیا۔ یہ سب کچھ اتنی جلدی ہو گیا کہ استانیاں اور لڑکیاں کچھ سمجھ ہی نہ سکیں۔ سوائے فاخرہ کے کہ اسے فوراً غش آگیا اور وہ بے ہوش ہو گئی۔ دونو کو اٹھا کر سکول کے شفاخانے میں لے گئے۔ ہیڈ مسٹرس موٹر میں جا کر سول سرجن اور دوسرے ڈاکٹروں کو بلا کر لائی۔ یہ سمجھ رہی تھیں کہ شاہدہ بے ہوش ہو گئی ہے۔ لیکن وہاں بے جان جسم کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ اسکول کی لاری شاہدہ کے گھر گئی تاکہ اسکی بدنصیب والدہ اور دوسرے رشتے داروں کو بلایا جائے۔ زکیہ اپنی نند کے خسر کی وفات ہو جانے سے وہاں گئی ہوئی تھی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس وقت لاری وہاں پہنچی زکیہ بھی اسی وقت گھر پہنچی۔ ابھی برقع بھی نہیں اتارا تھا کہ ملازمہ نے آکر اطلاع دی کہ آپ کی لڑکی گر پڑی ہے آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ زکیہ کے ہوش گم ہو گئے۔ شاہدہ گر پڑی ہے۔ کیا اس کا سر پھٹ گیا ہے؟ ایسی کیا بات ہو گئی کہ مجھے بلانے کی ضرورت پڑ گئی۔ ان سوالوں کے ساتھ وہ اپنی بڑی لڑکی اور بھتیجے کو ساتھ لے کر بصد مشکل لاری میں بیٹھی۔ ملازمہ سے طرح طرح کے سوال کرتی تھی لیکن اس نے ایسی چپ سادھ رکھی تھی کہ نہ ہوں نہ ہاں۔ آخر سکول آپہنچا۔ زکیہ نے دور ہی سے دیکھا کہ سب استانیاں اکٹھی کھڑی ہیں۔ یہ دیکھ کر زکیہ کی آنکھوں کے آگے اندھیرا آنے لگا۔ ہیڈ مسٹرس آگے بڑھی اور اسے بازو سے پکڑ کر اندر لے گئی۔ بڑی مشکل سے شاہدہ کی موت کا واقعہ سنایا۔ شاہدہ کو اس حالت میں دیکھ کر ماں بیٹی کی دلدوز چیخیں نکل گئیں بے اختیار منہ سے نکلا "ہائے ظالم موت" اور لڑکھڑا کر گر پڑیں۔

زمانہ کا رنگ

(ادارہ)

اس سرخی کے تحت ہم مہینے بھر کی اہم خبریں پیش کرتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض پر رائے بھی ظاہر کرتے ہیں۔ اس سلسلے کو پسند بھی کیا گیا۔ لیکن مہینے بھر کے تمام ضروری واقعات کو بہت مختصر طور پر درج کرنے سے بھی اتنا مواد ہو جاتا ہے کہ مضامین کے لئے جگہ بہت کم رہ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے ہم پچھلے دو مہینوں سے اس عنوان پر کچھ لکھ نہ سکے۔ مگر اس عنوان کا تقاضا جاری اس لئے ہم ناظرین کی یہ خدمت بھی بہر صورت بجا لانے کا ارادہ کر چکے ہیں۔ اگرچہ اس کے لئے گنجائش کم ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ چند نہایت اہم امور کا ذکر کرتے ہیں:۔

یورپ کی جنگ:۔

ہٹلر نے برطانیہ پر حملے میں کامیابی نہ دیکھ کر چاہا کہ روس اور بلقانی ملکوں کو طوعاً و کرہاً اپنے ساز باز کر اُنہیں اپنے نئے نظام میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ اس نے یہ کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اب وہ دھمکیوں اور خوف سے ان کو اپنے حلقے میں آنے کی سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔

نامراد اٹلی:۔

اٹلی جو بین الاقوامی حالات سے فائدہ اٹھا کر ابے سینیا کو غلام بنا چکا تھا وہ اور حوصلہ کر کے "رومن سلطنت" کے خواب دیکھنے لگا اور تمام شمالی افریقہ اور بعض بلقانی ملکوں کو فتح کر کے بحیرہ روم کا مختار بننے کا تصور باندھنے لگا۔ فرانس کی شکست کے بعد یہ یقین کر کے کہ اب وہ انگریز کو عاجز کر سکیگا۔ اس نے برطانوی سمالی لینڈ اور مصر کی دو تین بندرگاہیں بھی ہتھیا لیں اور کئی مہینے تک اسی نشے میں مست رہا۔ لیکن برطانیہ نے کمال حوصلے سے ان شکستوں کو برداشت کر کے اس بزدل ملک پر جوابی حملہ کیا تو اٹلی کے پاؤں جنگ کے ہر محاذ سے اکھاڑ دیئے۔ چنانچہ نہ صرف مصر سے اُسے باہر نکال دیا بلکہ لیبیا یعنی طرابلس کا مشرقی حصہ فتح کر کے بن غازی کی سب سے بڑی طرابلسی بندرگاہ پر بھی قبضہ جما لیا اور ابھی اس کے اقدام میں کمی نہیں آئی۔ ادھر ابے سینیا، سوڈان اور برطانوی سمالی لینڈ حملوں کا تانتا باندھ دیا اور اٹلی کو ہر مورچے پر شکستوں پر شکست ہو رہی ہے۔ انگریز کے مقابلے میں اٹلی کی شکستوں کو دنیا تعجب سے نہیں دیکھتی۔ کیونکہ یہ مقابلہ شیر اور گیدڑ کا ہے۔ تعجب ہے تو اٹلی والوں کو جنہیں ان کے برخود غلط ڈکٹیٹر مسولینی نے اپنی طاقت کی برتری کا یقین دلاتے ہوئے "رومن سلطنت" کے خواب دکھا دئے تھے۔ مگر اٹلی جو جرمنی کا ساتھی بن کر بعد بھی مغرور ہو گیا تھا اس کی طاقت اور بہادری کی حقیقت تو اس وقت دنیا نے دیکھی جب وہ یونان جیسے حقیر ملک سے پٹنے

لگا اور ایسا ذلیل ہوا کہ دنیا نے اسے گیدڑ کا خطاب بخش دیا ہے۔ اس نے جرمنی کا ہمسر بننے کا جو دعوے کیا تھا اس کی قلعی اس وقت کھلی جب اس نے جرمنی کو مدد کے لئے پکارا چنانچہ جرمنی نے اس کے بعض ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے اور بحیرہ روم میں اس کی ہوائی مدد کر رہا ہے۔

امریکہ :۔

امریکہ جمہوری ملک ہے۔ وہ اس جنگ میں برطانیہ کی مدد کا کھلم کھلا اظہار کر رہا ہے۔ امریکہ کی حکومت نے برطانیہ اور دوسرے مظلوم جمہوری ملکوں کی مدد کا ایک مسودہ قانون پیش کیا ہے۔ جس میں قریباً ہر طرح کی مدد شامل ہے۔ اب یہ بل امریکی کانگریس یا پارلیمنٹ میں پیش ہوگا۔ امید ہے کہ کچھ ترمیموں کے ساتھ یہ بل پاس ہو جائے گا۔ اور انگریز جو تن تنہا لڑ رہا ہے اس قابل ہو سکے گا کہ آخر فتح حاصل کرے۔

جاپان :۔

البتہ فرانس کی شکست، اور برطانیہ کی الجھنوں سے فائدہ اٹھا کر جاپان بھی خم ٹھونک کر اکڑ رہا ہے۔ وہ بھی جرمنی کی طرح مشرقی ایشیا پر حکومت کے خواب دیکھ رہا ہے۔ امریکہ اس کے ارادوں میں اپنی اقتصادی تباہی کے آثار دیکھ کر اس کا منہ توڑ جواب دے رہا ہے وہ چین کی مدد کر رہا ہے۔ جزائر فلپائن کو بچانے کی سعی کر رہا ہے۔ اور جاپانی ارادوں کو کامیاب نہ ہونے دیگا۔

موسم بہار کی آمد :۔

جوں جوں موسم بہار آرہا ہے یورپ میں خوف چھا رہا ہے کہ امن کی دنیا پر خزاں آنے کو ہے۔ ہٹلر اپنی تقریر میں آبدوزوں کی جنگ کو نہایت تیز کر کے برطانیہ کی تجارتی شاہراہوں کو کاٹ دینے کی دھمکیاں دے چکا ہے۔ ہٹلر کے نائب ہرہس نے بھی اپنی تازہ تقریر میں برطانیہ پر فوجی حملے کی دھمکی دی ہے۔ فتح کس کی ہوگی؟ زیادہ بہتر تو خدا جانتا ہے۔ لیکن اگر یہ حملہ ہوا تو خدا کی مخلوق اسقدر کٹیگی، اور اس قدر مالی، جانی اور مکانی نقصان ہوگا کہ اس کی نظیر نہ ملیگی۔ آثار کہ رہے ہیں کہ جرمنی اپنی قوم کی اسقدر جانی قربانی نہ دے گا۔ وہ زیادہ کام دھمکیوں سے نکالنا چاہتا ہے۔ مسٹر چرچل نے بھی اس ہونے والے حملے سے اپنی قوم کو خبردار کیا ہے اور ان کو ہمت بلند رکھنے کی تلقین کی ہے۔

سیاستدانوں کی موتیں :۔

پچھلے دو ایک مہینوں میں بعض ملکوں کے بڑے بڑے با اختیار سیاستدانوں کی موتیں واقع ہوئی ہیں۔ ان میں بعض دل کی حرکت بند ہو جانے سے فوت ہوئے ہیں۔ حسن صبری پاشا وزیر اعظم مصر، یونس پاشا وزیر جنگ۔ وزیر اعظم شام۔ لارڈ لوتھین برطانی سفیر مقیم امریکہ، جنرل میٹاکسا وزیر اعظم ...... کونٹ چاکی وزیر خارجہ ہنگری مرنے والوں کی ذیل میں خصوصیت رکھتے ہیں۔ ان میں بعض موتوں پر تعجب کا اظہار بھی ہو رہا ہے۔ جرمن پروپیگنڈا اپنی عادت کے مطابق تقریباً سب کی مرگ کا ذمہ دار برطانیہ کی خفیہ جماعت کو قرار دیتا ہے لیکن ثبوت کوئی نہیں دیتا۔

فرانس :-

مارشل پتیان وزیر اعظم فرانس نے جرمنی کے بڑھتے ہوئے مطالبات کا مقابلہ جس استقلال سے کیا ہے وہ تعریف کے قابل ہے۔ موسیو لاوال نے ہٹلر کے بتے چڑھ کر فرانس کا بحری بیڑہ ہٹلر کے حوالے کر دینے پر آمادگی ظاہر کی جس سے فرانس نہ صرف اپنی ساری طاقت کھو بیٹھتا بلکہ اپنے پرانے حلیف برطانیہ کو مزید مشکلوں میں ڈال دیتا۔ پتیان نے اُسے وزیر خارجہ کے عہدے سے برطرف کر دیا۔ ہٹلر اس پر جھنجھلا اٹھا۔ مارشل پتیان اب اُسے پھر وزارت میں لینے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ لیکن لاوال نے ایسی شرائط کے ساتھ وزارت قبول پر آمادگی ظاہر کی ہے جنھیں پتیان فرانس کے لئے خطرہ سمجھتا ہے۔ آج کی اطلاع یہ ہے کہ فرانس کی وزارت میں ایک تبدیلی یہ ہوئی کہ پہلے وزیر خارجہ کی جگہ امیر البحر ڈارلان کو وزیر اعظم مقرر کر دیا ہے وہ امیر البحر بھی رہیں گے۔ تازہ اطلاع ہے کہ انھی ڈارلان کو اس صورت میں کہ مارشل پتیان وزارت عظمےٰ سے علیحدہ ہو جائیں۔ ان کا جانشین بھی مقرر کر دیا ہے تاکہ "وہ چیف آف سٹیٹ" ہو سکیں۔ یہی پوزیشن اس سے پہلے لاوال کی تھی۔

مسٹر چرچل کی تقریر :-

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل ایک ایسے بے نظیر خطیب ہیں جنھیں خدا نے فہم رسا کیساتھ عقل و فراست اور جوہر شجاعت بھی بخشش کیا ہے۔ طویل جرمن بمباری نے برطانیہ والوں کو جس خوف، دہشت اور بے چینی میں مبتلا کر دیا تھا مسٹر چرچل کی تقریریں نہ ہوتیں تو ان کا دل کبھی مضبوط نہ رہتا اور اہل برطانیہ کا اندرونی اضطراب ان کی شکست کا سبب بن جاتا۔ ڈیڑھ دو مہینوں کے اندر برطانیہ پر جس تباہی خیز جرمن حملے کا یقین دنیا کے تمام فوجی ماہر اور سیاستدان کر رہے ہیں۔ وہ برطانیہ تو کیا برطانیہ سے دور بسنے والے ملکوں کو سہما رہا ہے۔ مسٹر چرچل نے اپنی قوم کو پھر اپنی فتح کا یقین دلانے کے لئے جو مدلل تقریر کی ہے اسے بے حد سراہا جا رہا ہے۔

مسٹر چرچل نے گزشتہ چار یا پانچ مہینوں کی جنگ کے واقعات کو برطانیہ کی فتحمندیوں سے تعبیر کرتے کہا کہ برطانوی ہوائی جہازوں نے ستمبر اور اگست کے مہینوں میں جرمن ہوائی طاقت کو جسقدر سخت نقصان پہنچایا اس کا طفیل ہے کہ ہٹلر کو ضرورت اور لاانتہا تیاریوں کے باوجود برطانیہ پر لشکر کشی کی جرأت نہیں ہوئی۔ دوسری بات یہ کہ جرمن حملوں کا بدلہ　　جرمنی اور اس کے علاقوں پر اتنے بم گرا کر کیا گیا جتنے کہ گرائے جا سکتے تھے۔ پھر کہا کہ پناہ گاہوں میں لوگوں کے ہجوم اور سخت سردی کے باوجود محکمہ صحت کی ہشیاری اور محنت سے کوئی متعدی مرض پھیلنے نہیں پایا۔ افریقہ کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے انھیں "معجزہ سا" قرار دیا۔ اور مسولینی کی لافوں اور اکڑفوں کی خوب کلعی کھولی۔ لیبیا کی فتوحات پر فخر کا اظہار اور وہاں کے جرنیلوں کو مبارکباد دی۔

مسٹر ولکی جو امریکہ کی طرف سے برطانیہ کی حالت کا جائزہ لینے کے لئے آئے تھے اور ابھی واپس جا کر انھوں اپنے تاثرات ظاہر نہیں کئے ان سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر ولکی اور ان کے رفیق سفر امریکہ جا کر تمام آنکھوں دیکھے واقعات کو

منظر عام پر رکھ دیں۔ ان سے اور کچھ نہیں مانگتے۔ باقی سب امور کا فیصلہ پریذیڈنٹ روزویلٹ امریکی پارلیمنٹ اور امریکی پبلک پر چھوڑتے ہیں وہ جو مناسب سمجھیں کریں۔ ہمیں ان پر اعتماد ہے۔

مسٹر چرچل نے آگے چل کر موجودہ حالات کے پس منظر کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ جنگ عنقریب پوری شدت اور تمام ہولناکیوں کے ساتھ ایک نیا رنگ اختیار کر رہی ہے پھر بتایا کہ جرمنی بحر اسود تک جا پہنچا ہے۔ ہٹلر نے فوجیں اور ہوائی جہاز کافی تعداد میں رومانیہ میں جمع کر رکھے ہیں۔ اس کی فوجیں اور ہوائی جہاز بلغاریہ میں بھی پہنچ چکے ہیں۔ شاید وہاں کی حکومت کی مرضی سے۔ بلغاریہ میں اس کی ہوائی طاقت حرکت میں آنے والی ہے۔ جرمنوں نے اپنے آئندہ اقدام کے متعلق کئی تیاریاں مکمل کر لی ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ جرمن فوجیں نئی مہم کے لئے حرکت میں آ بھی گئی ہیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے بلقانی ممالک کو اتحاد کی تلقین کی۔ اور کہا کہ اتفاق کی حالت میں ہٹلر ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ نیز کہا کہ ہم کس طرح انھیں یقین دلائیں کہ ہم ضرور فتحیاب ہوں گے۔ انھیں اس حقیقت کو محسوس کرنا چاہئے مسٹر چرچل نے امریکہ کی امداد کے متعلق یقین دلایا۔

بچوں کے لئے

تہذیب کی دس باتیں

از محترمہ عائشہ کلاس ششم مدرسۃ البنات جالندھر شہر

۱۔ ہمیشہ سچ بولو۔ سچ بہادری ہے جھوٹ بزدلی ہے۔

۲۔ مہذب بنو۔ جب تم کسی چیز کی درخواست کرو تو پہلے کہو "براہ مہربانی" جب تم کو کوئی چیز مل جائے تو کہو "آپ کا شکریہ"۔

۳۔ ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاق بنو۔ خوش اخلاقی شرافت کی علامت ہے۔ کیونکہ شریف لوگ خوش اخلاقی کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

۴۔ جب استادوں اور بزرگوں کو ملو تو ادب سے سلام کرو۔ کیونکہ یہ خوش اخلاقی کی علامت ہے۔

۵۔ جب ایک شخص دوسرے شخص سے گفتگو کر رہا ہو تو تم دخل نہ دو کیونکہ یہ بیہودگی ہے۔

۶۔ جب کوئی شخص پڑھ رہا ہو یا لکھ رہا ہو تو اس کے قریب مت کھڑے رہو۔ اور نہ یہ دیکھو کہ وہ کیا کر رہا ہے یہ بھی بیہودہ پن کی نشانی ہے۔

۷۔ کسی کو دھکے دے کر نہ چلو۔ اگر ایسا ہو بھی جائے تو تم اس سے معافی مانگ لو۔

۸۔ اپنے جسم اور کپڑوں کو صاف ستھرا رکھو۔ میلا اور بے سلیقہ رہنا ان لوگوں کے لئے جن کی صحبت میں تم رہتے ہو بیہودہ پن ہے۔

۹۔ دوسروں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ دوسرے تمہارے ساتھ کریں۔ یہی زندگی کا سب سے عمدہ طریقہ ہے۔

۱۰۔ اپنا فرض ادا کرو۔ انعام کی غرض یا سزا کے ڈر سے نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ مناسب ہے۔

(ترجمہ از انگریزی)

شکرپارے

از جناب خالد الصا محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی

جزیرہ کی نمودداری: بھونچال سے نقصان ہی پہنچتے ہیں زمین اونچی نیچی ہوتی ہے۔ گو مردہ میں مبتلا ہے۔ مکانات گر جاتے ہیں اور بہت سی جانیں جاتی رہتی ہیں مگر شاذونادر ان سے فائدہ بھی پہنچ جاتا ہے۔ ۱۹۳۱ء میں نیوزیلینڈ کے جزیرہ شمالی (نارتھ آئی لینڈ) میں ایک بھونچال نے ایسا ہی غیر معمولی فائدہ پہنچایا۔ اس نے ایک شہر تو بالکل تباہ کر دیا مگر سمندر میں ایک ۴ ہزار ایکڑ کا جزیرہ بھی اچھال دیا۔ اب اس جگہ نہایت ہی سرسبز و شاداب کھیتوں کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔ جس زلزلہ نے اسے ابھارا نہایت خوفناک تھا۔ ۳ فروری ۱۹۳۱ء کی صبح کو لوگ بستروں سے اٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ زمین بری طرح زیر و زبر ہونے لگی۔ شہر نیپیر بالکل تباہ ہو گیا۔ مگر اسکی بندرگاہ میں یہ عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ اس جگہ بلبلے اٹھنے لگے۔ پھر اچانک زمین پانی میں سے اٹھی اور اسکے اوپر سے سمندر کا پانی واپس سمندر میں دھوں دھوں گرنے لگا جیسے کوئی رکابی سے پانی گرا کے اسے صاف کرتا ہے۔ دلدل ہی دلدل تھی جسمیں لاکھوں کروڑوں قسم کے گھونگے۔ مچھلیاں۔ کیکڑے اور سمندری مخلوق گڑی ہوئی چمک رہی تھی اور جگہ جگہ سمندری جھاڑ جھنکاڑ اگا ہوا تھا پہلے تو یہی خیال کہ یہ زمین پھر سمندر میں ڈوب جائیگی لیکن یہ اپنی جگہ قائم رہے گی۔ سرکاری ماہروں نے اس کا معائنہ کر کے فیصلہ کیا کہ یہاں کھیتی بہت اچھی رہیگی۔ پہلے تو گلی ہوئی مچھلیاں اور سمندری مخلوق وہاں سے صاف کرنی پڑی۔ پھر انجنوں کے ذریعہ زمین کو نچوڑ کے اس کا پانی اور نمک نکال دیا گیا۔ اسکے لئے ۵۰ میل سے زیادہ نالیاں بنانی پڑیں۔ اس کام میں بجلی کی مدد کے باوجود پانچ سال لگے۔ اور پھر بھی صرف بارہ سو ایکڑ درست ہو سکا۔ اس پر کھیتی ہونے لگی غضب کی پیداوار ہوئی۔ اسپر اس وقت دس ہزار بھیڑیں اور ۵۰۰ دیگر مویشی پل رہے ہیں۔ سڑکیں بنا دی گئی ہیں اور ۵۰ میل کے گھیرے کی باڑ قائم کر دی گئی ہے۔ چند سال سے اس نئی زمین میں ہوائی بندرگاہ بھی بنا دی گئی ہے۔

بڑے دن کے بھوت: انگریزوں میں بڑے دن کے موقع پر جہاں اور دستور ہیں بھوتوں کی کہانیوں کا بھی شوق ہے مزا یہ ہے کہ سنتے ہیں اور یقین کرتے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

کہتے ہیں کہ اوجلدی خاندان میں جب ایک لڑکا ڈھولک بجاتا بڑے دن کی شام کو سن لیا جاتا ہے تو سمجھ لیا جاتا ہے کہ اس خاندان کا بڑا آدمی مرنے والا ہے۔ سو برس پہلے اس وقت کے لارڈ اوجلدی نے چند فوجی سپاہیوں کو محل میں ٹھہرایا۔ ایک ڈھولکی لڑکے سے وہ اسقدر ناراض ہوا کہ اسے بڑی بیرحمی سے مارا اور آخر بڑے دن کی شام کو محل کے ایک برج سے نیچے گرا دیا۔ لڑکے نے دم توڑتے ہوئے قسم کھا کے کہا کہ میں ہمیشہ انتقام لیتا رہونگا۔ لوگوں کو یقین ہے کہ اسوقت وہاں والوں نے اس قسم کو خود سنا۔ اسیطرح دریائے فیرٹین اور بڈھشا و لیسٹا منسٹر اور سینٹ سٹیفن کے درمیان چاندنی رات میں کشتی چلاتا دیکھا

گیا ہے۔ جب اسے دیکھا گیا شاہی گھرانے میں موت واقع ہوئی۔ شہزادی الائس اور ڈیوک آکلیرنس کی موتیں اسی طرح واقع ہوئیں۔

یورک شائر میں ۱۹۳۱ء سے ایک سڑک پر بھوت ستانے لگا ہے۔ موٹر جا رہی ہے۔ دوسری طرف سے ایک لاری بے تحاشہ دوڑی آتی ہے غریب موٹر والا حادثہ کے خوف سے گھبرا کے بریک پر سارا زور ڈال دیتا ہے۔ بہتیرے موٹر والے تو مارے خوف کے چیخ اٹھتے ہیں مگر انجن تک لاری پہنچتے ہی نظروں سے غائب ہو جاتی ہے ایک دو سال سے اسی طرح کی ایک اور کہانی مشہور ہوگئی ہے۔ ایک جگہ جب موٹر رات کو پہنچتی ہے۔ یک لخت درختوں کے جھنڈ میں سے ایک شخص بے تحاشہ موٹر کے لیمپوں کیطرف رخ کرکے دوڑتا ہے۔ موٹر چلانے والا بیچارا گھبرا کے بریک پر سارا زور ڈال دیتا ہے مگر وہ دیکھ کے پسینہ پسینہ ہو جاتا ہے۔ کہ وہ شخص موٹر کے نیچے آگیا۔ وہ بدحواس موٹر سے اتر کے آگے پیچھے نیچے دیکھتا ہے۔ مگر وہاں کوئی نظر نہیں آتا۔ اتنے میں پیچھے اور آگے سے اور موٹریں آ کے وہاں رک جاتی ہیں۔ وہ ان سب سے اس شخص کی تلاش کراتا ہے مگر وہ ہو تو ملے کہا جاتا ہے کہ وہاں ایک خودکشی کرنے والا دفن ہے جو یہ سانگ کرتا رہتا ہے۔

ڈربے شائر کا ایک پادری ایک سنسان گلی پر سے گھر آ رہا تھا کہ اسے ایک لمبا تڑنگا اجنبی ملا۔ دھندلی روشنی میں وہ اسے پوری طرح نہ دیکھ سکا مگر اتنا ضرور نظر آیا کہ وہ ایک لمبا سا اوورکوٹ پہنے ہوئے ہے۔ وہ آپس میں باتیں کرنے لگے۔ اچانک بھوتوں کا ذکر آگیا۔ پادری نے کہا۔ میری رائے پوچھو میں بالکل ان پر اعتقاد نہیں رکھتا۔ آدا سہ گرد بھوت محض قصے ہیں۔ اجنبی نے پوچھا۔ کیا سچ؟ اور وہ نظروں سے غائب تھا۔

بھولے اور لنگڑے

لنگڑوں میں ۹۰ فیصدی ایسے ہوتے ہیں جنکی بائیں ٹانگ تنگ کرتی ہے

لندن کا مشہور روزانہ اخبار ٹائمز روزمرہ دو لاکھ چھپتا ہے شیکسپیئر کو معمول سے زیادہ الفاظ آتے تھے اس نے اپنی کتابوں میں ۱۶ ہزار الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اوسط درجہ کے آدمی کو تین چار ہزار الفاظ آتے ہیں۔ معمولی آدمی صرف پانچسو الفاظ سے آرام سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ دیہاتوں میں صرف دوسو الفاظ کا علم زندگی گذارنے کے لئے کافی ہے۔ اخبار اور کتابیں پڑھنے والے کو کم از کم دو ہزار الفاظ کی ضرورت ہے

دنیا میں ..... ۱۸۲۹۵ انسان آباد ہیں ان کے مقابلہ میں ....۱ چوہے دنیا میں موجود ہیں گویا ایک آدمی کے مقابلہ میں پانچ چوہے۔

چیونٹی کے آنکھیں اور کان نہیں ہوتے۔ یہ گونگی بھی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنی خوراک باہر جا کے بخوبی لا سکتی ہے۔ یہ اپنی ساتھ والیوں کو فوراً پہچان لیتی ہے۔ اپنے انڈوں اور ادھ پلے بچوں کو دوسروں سے فوراً تمیز کر لیتی ہے۔

درخت کا حصہ کٹنے کے بعد اسکے کٹے ہوئے تنے میں باریک باریک چکروں کے حلقے ہوتے ہیں جو اندر سے باہر کے کنارہ تک برابر چلے جاتے ہیں۔ ایک حلقہ ایک سال ظاہر کرتا ہے۔ ان کو گن لو۔ درخت کی عمر معلوم ہو جائیگی۔

زرد سرکی بیس مختلف قسمیں ہیں۔ نزکام کی طرح اس سے بھی ملک میں ہزاروں روپوں کا نقصان ہوتا رہتا ہے۔

بال سیدھے صاف و ملائم طبیعت کی ہمواری ظاہر کرتے ہیں۔ گھونگھر دار بال تندی اور تیز مزاجی کا ثبوت ہیں۔ سرخ بال زبردست طبیعت

کا اظہار ہیں کہ لے لو یا چھوڑ دو۔ کچھ پرواہ نہیں۔

بحر قلزم میں بحری سرخ رنگ کے جانور رہتے تھے جنکی وجہ سے اس کا پانی سرخ معلوم ہوا کرتا تھا۔ بحر اسود کا سیاہ معلوم ہوتا ہے وہاں آسمان کے رنگ کا عکس پانی میں سیاہ پڑتا ہے بحیرہ روم کا آسمان صاف اور نیلا ہے۔

اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے چھوٹے بیٹوں کے دماغ بڑے بھائیوں کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔ ان چھوٹے بھائیوں میں جولیس سیزر ابراہیم لنکن نپولین شیکسپیئر نیلسن جارج برنارڈ شا چارلس ڈارون جارج واشنگٹن اورنگ زیب دنیا میں نام پا چکے ہیں۔

سگھڑ سہیلی

(از جناب خان صاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی)

خود حکیم نہ بنو: اخباروں اور رسالوں میں سوالات میں اپنی اپنی تکلیفوں اور شکایتوں کی تدبیریں پوچھی جاتی ہیں۔ کسی کو کسی طریقہ سے فائدہ ہو گیا ہو جواب میں لکھ دیا جاتا ہے۔ دوسرے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ یہ طریقہ نقصان دینے والا ہے۔ ایک چیز ایک شخص کو فائدہ دے سکتی ہے وہی دوسرے کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ چہرہ پر مہاسے نکل رہے ہوں یا جھائیاں پڑ جاتی ہوں کسی سے پوچھ کے دوا استعمال کرنا نقصان دے جاتا ہے۔ حکیم سے مشورہ کرو۔ ڈاکٹر کسی جلد کے ماہر کا نام بتا کے اس کے پاس جانے کا مشورہ دیگا۔ وہ ماہر کوئی لگانے کی دوا تجویز کریگا جو فائدہ ہی دیگی۔ اسی طرح بد ہضمی کا علاج سوڈے کی بوتلوں یا چورن یا سالٹ سے کرنا عقلمندی سے دور ہے۔ طبیب سے مشورہ کرو۔ اگر تمہیں جلدی تکان ہو جائے یا بستر پر جانے سے کہیں پہلے دل چاہے کہ اب بلو چلو مت۔ پلنگ پر لیٹ کے آرام کرو اور تمہارے ضبط کے باوجود یہ شکایت قائم رہے تو فوراً طبی مشورہ کرو اس میں تمہارا ہی بھلا ہے۔

ناخنوں کی خرابی: بعض آدمیوں کے ناخن بے حد خشک اور کھردرے ہو جاتے ہیں اس کی وجہ صحت کی خرابی ہے۔ جب کیفیت سمجھ میں نہ آئے تو ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ناخنوں کی خرابی اس بات کی علامت ہے کہ صحت میں ضرور کچھ خرابی ہو گئی ہے یا مزاج میں کوئی نقص واقع ہو گیا ہے بڑی عمر کے آدمیوں کے ناخن اکثر کٹے کٹے اور کھردرے ہو جاتے ہیں ایسے ناخن کترتے رہنا چاہیئے اور جنھیں وارنش کا شوق ہو انہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کھانے میں چربی کی مقدار زیادہ رکھی جائے اور مچھلی کا تیل یا ہالی بٹ آئل (Halibut oil capsules) (ایک قسم کی چپٹی مچھلی کے تیل کی ڈوڈیاں) چند مہینے استعمال کرتے رہیں۔ ناخنوں پر سفید سفید دھبے بھی صحت کی خرابی کی علامت ہیں۔ یہ ایسی عورتوں کے ناخنوں پر نمودار ہو جایا کرتے ہیں جنھیں پٹھوں کی تھکن کا مرض ہو یا ان کا مزاج چڑچڑا ہو اور جلد گھبرا جاتی ہوں۔ بعض حکیموں کا خیال ہے کہ ان کا تعلق نزلہ زکام سے ہے۔

چھوٹے بچوں کی تربیت: چار پانچ سال کے بچوں میں بیحد چستی اور پھرتی بہت

ہوتی ہے۔ اگر ان کے اس جوش کو درست راستہ پر نہ ڈالا جائے تو اس کا نتیجہ شوخی و شرارت ہو جاتا ہے۔ وہ تمام دن کام میں مصروف رہنا چاہتے ہیں اور ان سے نچلے بیٹھے رہنے کی توقع اور وہ بھی دیر تک غلطی ہے۔ دیر تک کوئی کہانی سننا یا تصویریں دیکھتے رہنا انکی خصلت سے دور ایک بات ہوتی ہے۔ بلاشبہ چھوٹے بچوں کے لئے دن میں آرام و نیند کا وقت مقرر ہونا چاہئے اس کے علاوہ دیگر اوقات میں انہیں جہاں تک ممکن ہو کھیلنے دینا چاہئے۔ انہیں ڈولچیاں اور چھوٹے کھرپے دے کے کھودنے تالیاں بنانے میں مصروف رہنے دینا چاہئے۔ انہیں گھر میں ایک قطعہ دے کے زمین کھودنے کیاریاں بنا کے دانے وغیرہ بسنے کا موقع دینا چاہئے۔ انہیں اوزار ان کے جثہ کے مطابق دیں اور وہ ایسے ہوں جن سے انہیں خطرہ نہ ہو۔ کھولتا ہوا پانی شراب کا چولھا دیا سلائیاں تیز چاقو اور اوزار ان کی دسترس سے باہر رکھے جائیں۔ بچوں کو خطرہ خطرہ کہہ کے ڈرایا نہ جائے بلکہ ان خطروں کو ہی دور رکھا جائے اور بچیوں کو سینے کا شوق اس طرح دلایا جائے کہ وہ گڑیاں بنائیں۔ سوئیاں اور قینچیاں بھی ان کی حالت کے مطابق دی جائیں۔ بچوں کو بڑھئی کا شوق ہوتا ہے اس شوق کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اس کی عمر کے مطابق بے ضرر اوزار اسے دئے جائیں۔

کھانے میں پانی: کھانا کھاتے وقت پیاس لگے اور پانی نہ پیا جائے یہ بھی بڑی زیادتی ہے۔ پانی کے ذریعہ غذا گلے سے نیچے اتارنا بھی ویسی ہی غلطی ہے پانی زائد معدہ میں جا کے دیر تک نہیں ٹھہرتا وہ خون میں جا پہنچتا ہے۔ معمولی حالت میں وہ دیر تک معدہ میں رہ کے ہاضمہ میں خارج نہیں ہوتا۔ معدہ میں کھانا پہنچ کے عموماً پتلا پڑ جاتا ہے اور اس میں اسی نوے فیصدی پانی ہوتا ہے۔ دودھ میووں اور سبزیوں میں بھی اسی قدر پانی کا جزو ہوتا ہے۔ خشک یا ٹھوس نباتی اغذیہ مثلاً نشاستے اور مصری کی ڈلیاں خون میں سے پانی اس قدر کھینچ لیتی ہیں کہ مندرجہ بالا نسبت تک معدہ میں پانی ہو جائے۔ اس طرح جس غذا میں پانی کا جزو کم ہوتا ہے ہضم کرنے کے لئے معدہ پانی خون سے کھینچتا ہے اور خون اسی حد تک خشک ہو جاتا ہے۔ اس پر آدمی کو پیاس لگتی ہے۔ کیا ایسی پیاس بجھانا غلطی ہے؟ بلکہ نہ بجھانا غلطی ہے!

نیند بُلانے کا طریقہ: جب نیند نہ آتی ہو گہری سانس لینے سے آجایا کرتی ہے بستر پر لیٹنے کے بعد ہر عضو کو کھینچئے۔ پھر ہر عضو اور پٹھے کو ڈھیلا چھوڑ دیں۔ دو تین دفعہ ایسا کریں۔ پھر بارہ یا زیادہ گہرے سانس آہستہ آہستہ قدرتی طریقہ سے لیں۔ اس کے فوراً ہی بعد نیند آ جائیگی بشرطیکہ آپ کو درد یا زیادہ پریشانی لاحق نہ ہو۔ اس بات کا اطمینان کریں کہ کمرہ میں تازہ ہوا خوب آرہی ہے بستر آرام دہ ہے اور بستر کے کپڑے زیادہ بھاری نہیں ہیں اور آپ کو زیادہ گرمی یا زیادہ سردی نہیں لگ رہی ہے۔ رات کو ضرورت سے زیادہ کھانا کھا لینے سے بدہضمی ہو جاتی ہے لیکن پٹھوں کی کمزوری والوں کو شام کے وقت طاقت دینے والی غذا ضرور کھانی چاہئے۔ زیادہ کھانے کی طرح کم کھانا بھی برا ہے۔ سونے سے پہلے ذرا ٹہل لینا گرم پانی سے غسل کر لینا اور گرم گرم دودھ وغیرہ پی لینا نیند لاتا ہے۔ عورتوں کو دن میں آرام اور رات کو گہری نیند کی ضرورت ہے۔ جہانتک بنے دن میں آدھ گھنٹہ روزانہ آرام

پینے کا انتظام کرنا چاہیئے۔

چٹکلے: کیسٹر شکر Castor Sugar کی ایک تہ بسکٹوں کے ڈبہ میں جمادیں۔ اس کے اوپر بسکٹ لگا دیں۔ مگر ڈبہ کا ڈھکنا اتنا سخت بھی نہ ہو کہ ہوا اندر نہ جا سکے بسکٹ کئی ہفتوں تک کرارے اور تازہ رہ جائینگے۔

پرانی جالی دار مچھردانیاں یا پردوں کو دہرا کر کے تھیلے بنالیں اور اوپر ڈوری اس طرح ڈالیں جس طرح بٹوؤں میں رکھی جاتی ہے۔ ان میں ترکاریاں اور میوے رکھ کے کھونٹی پر ہوا میں لٹکا کے کئی کئی روز تک ان کو تروتازہ رکھا جا سکتا ہے کیونکہ سوراخوں سے ان میں ہوا پہنچتی رہتی ہے۔

جس کو لکنت ہو اسے چاہئے کہ جہاں زبان رکتی ہو فوراً انگلی سے میز یا کتاب یا جو چیز پاس ہو یا بدن پر ٹھوکا لگائے یعنی پوٹ کرے۔ یہ دیکھ کے حیرت ہوگی کہ بڑے سے بڑے ہکلا بھی اچھی مشق کر کے خوب بولتا چلا جائیگا۔ اور لکنت جاتی رہے گی۔

دو چمچہ سرکہ ۱/۲ ۱ چھٹانک گرم پانی میں ملا کے اس سے کھڑکیوں کی چوکھٹیں اور شیشے دھوئیں۔ سورج کا رخ شیشوں کی طرف نہ ہو جب ادھر سے ہٹ جائے اس وقت دھوئیں جس کپڑے سے چوکھٹ دھوئیں اس سے شیشے نہ دھوئیں۔ پرانے ململ کے کپڑے اور تولیے اسی کام کیلئے گھر میں رکھ لیں۔ بعد میں کھردرے کاغذ سے جلا دیدیں تو وقتاً فوقتاً کھڑکیوں کو صاف کرتے رہنے سے وہ خوبصورت رہتی ہیں۔

بزمِ مسلمہ

خوشی کی خبر:-

میں نہایت خوشی سے مسلمہ بہنوں کو مطلع کرتی ہوں کہ میری پیاری باجی جان بیگم صاحبہ سردار سلطان احمد صاحب نائب تحصیلدار ہاپوڑ ضلع میرٹھ یو۔ پی کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء بروز ہفتہ ساڑھے تین بجے دن کے چاند سا بچہ عطا فرمایا ہے۔ بچہ کا نام ماں باپ نے تو اقبال احمد رکھا ہے لیکن میں نے اس کا نام عمشان کشور سلطان رکھا ہے۔ "مسلمہ" بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عمشان کشور سلطان کو والدین کے زیرِ سایہ پھلنا پھولنا نصیب کرے آمین ثم آمین۔ (راقمہ لطیفہ سلطانہ بیگم بنت شیخ بشیر احمد صاحب ہاپوڑ)

جوابات:-

تپ دق تمام دنیا خاص کر ہندوستان پر خدا کا عذاب بنکر نازل ہوا ہے۔ بدنصیبی سے ہندوستان پر غلامی کا قہر نازل ہوا غریبی آئی بھوک آئی سب سے آخر اور سب سے زیادہ یہ کہ مغربی تمدن کی بری باتیں بھی آئیں۔ نتیجہ تپ دق۔ طبیب کہتے ہیں کہ اس کا علاج کسی دوا سے نہیں ہو سکتا اور یہ لاعلاج ہے۔ ہاں اگر ابتدا ہی میں یہ مرض پکڑا جائے۔ احتیاط کی جائے۔ خاص خوراک کھائی جائے تو مریض شفایاب ہو سکتا ہے جہاں تک دوا کا تعلق ہے۔ دوا بھی اگر دی جاتی ہے تو وہ فی الاصل دوا نہیں خوراک ہے جو ہم خاص طور پر تو نہیں کھاتے البتہ

ہماری غذا کا جزو ضرور ہے اور ہمیں نظر نہیں آتا اور وہ چونا ہے جسے کیلسیم کہتے ہیں اگر مناسب مقدار میں کیلسیم خون کے اندر پہنچ جائے تو جسم میں تپدق کے جراثیم کا مقابلہ کرنیکی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور مریض اٹھ بیٹھتا ہے۔ یونانی طبیبوں نے بھی اس کا علاج سمجھ لیا تھا ڈاکٹری میں بھی کیلسیم ہی دیا جاتا ہے یا اس کے ٹیکے کئے جاتے ہیں۔ مختلف علاجوں کا ذکر نہ کرتے ہوئے صرف ایک نسخے پر اکتفا کی جاتی جو "تہذیب نسواں" مورخہ ۳۰ نومبر سنہ ۴۰ء میں درج ہو چکا ہے۔ یہ مجرب نسخہ مختلف چونوں ہی کا مجموعہ ہے اور مجرب ہے۔ اور جیسے ایک بہن نے اپنے بھائی کی بیماری کے متعلق کامیاب تجربے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:۔

"محترمہ مسز ہاشم خانصاحب سول سرجن بہاولپور نے "تہذیب نسواں" مورخہ ۱۴ ستمبر میں اپنی پھوپھی زاد بہن جنکو کھانسی اور بخار کی شکایت رہا کرتی ہے اور ڈاکٹروں نے دق کا اندیشہ ظاہر کیا ہے) کے لئے نسخہ طلب کیا ہے۔

میرے بڑے بھائی جناب حبیب الرحمٰن صاحب صواتی کو دو سال قبل ایسی شکایت پیدا ہوئی تھی۔ اس وقت بھائی صاحب مدراس میں پڑھ رہے تھے۔ ڈاکٹر نے ایکسرے لیکر دق تشخیص کیا وہاں سے یہاں آئے۔ والد صاحب نے بھی ڈاکٹر کی رائے کی تصدیق کی۔ اور علاج شروع کیا"

"جناب بھائی صاحب کو میں دوا پلایا کرتی تھی خدا کے فضل و کرم سے دو مہینے کے علاج سے وہ بالکل اچھے ہو گئے اور اب کسی قسم کی شکایت باقی نہیں ہے۔ وہ اب ایمینیشن فیکٹری پونا میں ملازم ہیں۔ حضرت والد صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے مریضوں کا علاج اس نسخے سے کیا ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ سب اچھے ہو گئے ہیں۔ دق وسل کے واسطے یہ نسخہ تیر بہدف ہے۔ بشرطیکہ مریض درجہ اول یا دوم میں ہو۔ درجہ سوم کے مریضوں کیلئے یہ دعویٰ نہیں ہے۔ نسخہ یہ ہے:۔

طباشیر کبود ایک تولہ۔ دانہ الائچی خرد ایک تولہ۔ مروارید ناسفتہ چھ ماشہ۔ (اگر یہ میسر نہ ہو تو اسکے عوض صدف صادق ایک تولہ) کشتۂ سرطان چھ ماشہ۔ کشتۂ سنگھ چھ ماشہ۔ کشتہ سنگ پشت چھ ماشہ۔ صمغ عربی ایک تولہ۔ ان سب چیزوں کو عرق گلاب میں کھرل کر کے چنے کے دانے کے برابر گولیاں بنائیں"۔

"ترکیب استعمال یہ ہے کہ ہر روز دو گولیاں صبح و شام ہمراہ عرق گاؤزبان ۲ ۱/۲ تولہ و شربت اعجاز ۲ تولہ نگل لیا کریں

یہ نسخہ کسی حکیم کی زیر نگرانی تیار کرائیں تو بہتر ہوگا۔

سرطان کو کیکڑا کہتے ہیں۔ اسکے پاؤں اور سر کو اور ڈنگ الگ کر کے صرف پیٹھ کی ہڈی کو لیکر بطریقہ معروف بہت سی آگ میں پھونک دیں۔ سفید رنگ کا کشتہ ہو جائیگا"

"سنگ پشت کو کچھوا کہتے ہیں۔ اس کی پیٹھ کی سخت ہڈی کا کشتہ ہونا چاہئے"

"سنکھ کا کشتہ بھی اسی طریقے سے کیا جاتا ہے"

"ضرورت مند خواتین اس نسخہ کو ضرور بنوائیں اور دعا میں یاد کریں"

بلقیس بیگم صواتی (بنت حکیم فضل الرحمٰن صواتی) حبیب نگر حیدر آباد۔ دکن)

اللہ کی مدد کرنیوالے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلم" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے۔

جناب عبدالعزیز صاحب از چک لالہ ۱
جناب چودھری نبی احمد صاحب کیمپ کلرک دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت جالندھر ۱
جناب غلام محمد صاحب بی اے از دتارپور ضلع ہوشیارپور ۱
جناب محمد عثمان صاحب ریلوے روڈ جالندھر شہر ۱
جناب اخوند محمد اللہ خان نگین پنجاب ڈیکینیشن انسٹیٹیوٹ لاہور ۱
جناب خدا بخش صاحب متعلم تھرڈ ایئر زرعی کالج لائلپور ۱

جناب چودھری منظور حسن صاحب ذیلدار چک نمبر ۲۶۳ جنوبی تحصیل سمندری ضلع لائلپور ۱
جناب نصر اللہ خان صاحب سینیٹری انسپکٹر اوکاڑہ
جناب محترمہ مسز ایچ سبزواری چوڑی والاں دہلی ۱
جناب محترمہ اہلیہ سید ابوالخیر صاحب بریلی
جناب محترمہ بیگم کیپٹن بختیار محمد خان صاحب رانا حیدرآباد سندھ

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء

نام	رقم
جناب چودھری ولی محمد صاحب ریلوے کنٹریکٹر کوئٹہ (برائے امداد یتیم طالبات)	۹/۱۲/-
جناب چودھری فتح محمد صاحب مینیجر کیپٹن بک سٹال بازار کشمیریاں	۱/-/-
جناب منشی محمد عبداللہ صاحب مہتمم دارالاقامہ مدرسۃ البنات	-/۸/-
جناب بابو عبدالرحمن صاحب اکونٹنٹ گورنمنٹ ہائی سکول	-/۸/-
جناب حکیم محمد جالینوس صاحب جالندھر شہر	-/۸/-
جناب محترمہ صفیہ بنت مولوی غلام حیدر صاحب وکیل ضلع شیخوپورہ (برائے امداد یتیم طالبات)	۵/-/-
جناب محترمہ مس صلاح الدین صاحب بی ٹی بی ڈی ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ ملک میراں بخش صاحب فیروز پور روڈ اچھرہ۔ لاہور	۵/-/-
محترمہ بیگم روشن دین صاحبہ " "	۱۰/-/-
جناب سید رفیق شاہ صاحب فیبریکیٹنگ ہاؤس ریلوے روڈ	-/۲/-
جناب بابو غلام محی الدین صاحب کلرک سی جالندھر سنٹرل کوآپریٹو بینک بعرض عید الاضحیٰ	۲/-/-
جناب چودھری ملک عبدالشکور صاحب "	۱/-/-
جناب ملک محمد امین صاحب "	۱/-/-
متفرق حضرات در عیدگاہ "	۱/۱/۹
محترمہ والدہ منشی محمد عبداللہ صاحب مہتمم دارالاقامہ مدرسۃ البنات قیمت کھال قربانی	۱/-/-
جناب چودھری رحمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر جالندھر شہر (بتوسط مولانا عبدالحق صاحب)	۲/-/-
محترمہ استانی عائشہ بیگم صاحبہ معلمہ زنانہ مدرسہ کھرڑ ضلع انبالہ قیمت کھال قربانی	-/۱۰/-

عورتوں کی عام بیماریاں
اور ان کا ہومیوپیتھک علاج
مصنف ڈاکٹر ایم اے سعید ایم ڈی ہومیو سابق پرنسپل اس کتاب کے
مطالعہ سے ہر اردو لکھی پڑھی عورت اپنی تمام بیماریوں کا علاج خود گھر پر کر
سکتی ہیں کوئی گھر اس کتاب سے خالی نہیں ہونا چاہیے کتاب میں ہر بیماری کی
تشریح اسکا مکمل آسان علاج اور تمام ضروری پرہیز ہدایتیں درج ہیں آخر
میں مضمون کی صورت میں بعض ضروری اعضا کی تشریح کی گئی ہے۔ وضاحت
کیلئے عمدہ بلاک کی تصویریں نیز ایام اور حمل کی نوعیت پر توجہ کیا گیا ہے۔
لکھائی چھپائی عمدہ جلد اعلیٰ سائز ۲۰×۳۰ ۲۰۰ صفحہ قیمت فی جلد دو روپیہ
رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ علاوہ خرچ ڈاک۔ نیز صحت قائم رکھنے کے
اصول یا عملی ہومیوپیتھی ۲ کے ٹکٹ ارسال کرکے مفت طلب کریں۔
اور جنرل ہومیوپیتھک شفاخانہ ہسپتال نکلسن روڈ لاہور۔ فون نمبر ۲۵۰۲
فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خان بہادر
وزیر اعظم پٹیالہ کا ارشاد گرامی
میں فیسرین کریم کو دو سال سے استعمال
کر رہی ہوں اور اسکو بہت مفید پایا ہے۔ میں سفارش کرتی ہوں کہ ہر ایک
شخص اسکو استعمال کرے۔ دستخط انگریزی۔ لیڈی لیاقت حیات۔
فیسرین کریم:- بالشبہ کیلوں، بدنما داغوں، چھائیوں بالغرض چہرہ
اور جلد کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔
خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔
اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور انگریزی دوا فروشوں سے خریدیں۔
وی پی کا پتہ:- فیسرین فارمیسی۔ ملکسر پنجاب
خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا
مکتبہ علمیہ مدرسۃ البنات سے خریدیں
بیوٹرین
محترمہ عمیرہ خانم صاحبہ
منتظمہ مدرسۃ البنات جالندھر
بیوٹرین رجسٹرڈ
کے متعلق تحریر فرماتی ہیں
میں نے اپنی ایک عزیزہ جس کے
ہاتھوں پر اگزیما تھا بیوٹرین کا استعمال
کرایا جس سے مکمل فائدہ ہوا۔
کیل چھائیوں سیاہ داغوں خارش اگزیما
اور
جلدی جراثیمی امراض کا مکمل علاج
گورنمنٹ کیمیکل اگزیمنر ٹیسٹ شدہ ہے
اپنے شہر کے انگریزی دوا فروش
اور اچھے جنرل مرچنٹ سے طلب کریں۔
قیمت فی شیشی چودہ آنے۔
مدرسۃ البنات کا نصاب
مصری حمائلیں قرآن مجید اور دیگر
مذہبی کتابیں
مکتبہ علمیہ مدرسۃ البنات
جالندھر شہر سے طلب فرمائیں

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱- "نسلہ" ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
۲- رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۔ ۲۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔
۳- منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھیئے گا۔
۴- کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔
۵- خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

۱- یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اس میں تہذیب و شرافت کو مد نظر رکھا جائے۔
۲- زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔
۳- روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔
۴- مضمون مختصر ہو۔
۵- مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔
۶- پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکیگا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱- کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائیگا۔
۲- کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔
۳- اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس دہلی سے ملا جان محمد شہر میں چھپکر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۸۹

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ حمیرا

سرپرست: فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ

نگران: انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ: ایک روپیہ (ممالک غیر سے تین شلنگ) فی پرچہ ۲ر

کاتبہ: سردار [illegible] خوشنویس [illegible] بت [illegible] سیلک جالندھر

قابلِ مُطالعہ کتابیں
القبا عربی
صوتی طریق پر یہ قاعدہ بہت آسان اور مفید ثابت ہوا ہے۔ اس لئے مدرسۃ البنات کے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت ۲ر
القبا اردو
یہ قاعدہ بہت آسان اور نہایت دلچسپ ہے مدرسۃ البنات میں پڑھایا جاتا ہے۔ بچہ اسکو تین ماہ میں ختم کر کے ہر قسم کی اردو عبارت بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۲ر
لباب الاحیا
حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
کی تصنیف
مختصر الاحیا یعنی مشہور کتاب احیاء العلوم کا خلاصہ جو خود مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا کے پہلے حصہ کا سلیس اردو ترجمہ۔
قیمت ایک روپیہ۔
مجلد قیمت ایک روپیہ چار آنے۔
تفاسیر
مندرجہ ذیل تفسیریں حضرت العلامہ مولنا ابو تراب محمد نور الحق علوی پروفیسر السنۂ شرقیہ اورینٹل کالج لاہور کی تصنیفات میں سے ہیں۔ علامہ ممدوح نے ان تینوں کتابوں میں کتاب اللہ کے اصول و قواعد اور حقائق و معارف کو اس خوبی کے ساتھ "بحر در کوزہ" کر دیا ہے کہ ان کے مطالعہ کے بعد پورے قرآن شریف کے تدبر کی راہ بالکل آسان ہو جاتی ہے۔ یہ تفسیریں علماء واعظین خصوصاً انگریزی خواں طبقہ کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔
نور الحق فی تفسیر سورۃ العلق مع ضمیمہ بارقۃ الحق ۳ر
الناموس المفصل فی تفسیر سورۃ المزمل ۴ر
فتح المقتدر فی تفسیر سورۃ المدثر ۱۱ر
حسن وفا
آجکل مہذب قومیں وعدہ خلافی اور جھوٹ کو عقلمندی سیاست اور ہنر سمجھ رہی ہیں۔ لیکن اس کتاب میں آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینگے کہ عہد سابق میں اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے عہد کر کے اسے کس طرح نباہا جا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ کہ کفر کی گردن اسلام کے آگے جھک گئی اور اسلام تمام دنیا میں پھیل گیا۔ کتاب کا انداز بیان ایسا دلکش عبارت ایسی سلیس اور خط ایسا پاکیزہ اور اعلےٰ ہے کہ ایک دفعہ پڑھ کر آپ اسے ختم کئے بغیر نہیں چھوڑ سکتے۔
قیمت ۶ر
ملنے کا پتہ: منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مُسلِمہ جالندھر شہر

جلد ۹ | اپریل ۱۹۴۱ء ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱

فہرست مضامین

چند گزارشیں

سولھواں سالانہ مردانہ اجلاس :-

بعونہٖ تعالےٰ انجمن مدرستہ البنات شہر جالندھر کا سولھواں سالانہ مردانہ جلسہ بمقام نیا بن متصل اڈہ بستیات' جالندھر شہر' بتاریخ ۲۶، و ۲۷، اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ۲۸، و ۲۹، ربیع الاول ۱۳۶۰ھ نہایت شان و اہتمام سے منعقد ہوگا اور خدا نے چاہا تو پہلے جلسوں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہوگا۔

جن مخدومان قوم نے کرسیٔ صدارت کی پیشکش اس وقت تک منظور فرمائی ہے ان کے نام ہائے نامی مندرجہ ذیل ہیں :-

عالیجناب آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر صیغہ تعلیم پنجاب۔

عالیجناب خانبہادر شیخ نور محمد صاحب ڈپٹی کمشنر لائلپور۔

عالیجناب چودھری جان محمد رئیس اعظم و صدر بلدیہ رہتک۔

توقع ہے کہ اور بھی منظوریاں ہو جائینگی۔

خطبے :-

دین کے عالم، مشہور فاضل، جادو بیان خطیب، زمانے کی اشد ضرورتوں اور ملت کے ہنگامہ خیز مسئلوں پر اپنے قیمتی خیالات سے روشنی ڈالتے ہوئے صحیح راہ دکھانے کی کوشش فرمائیں گے۔ اور باکمال شاعر اپنے جاں بخش اور سحر طراز کلام کے افسون پھونکیں گے۔

ان حضرات میں سے اب تک جنھوں نے تشریف فرمائی کے وعدے فرمائے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں :-

مولانا محمد یوسف خاں سلیم چشتی بی اے پرنسپل اشاعت اسلام کالج لاہور۔

مولانا محمد بخش مسلم بی اے، مدیر کوآپریشن لاہور۔

مولانا نصر اللہ خاں عزیز بی اے، مدیر "مسلمان" لاہور۔

"علامہ" حسین میر کاشمیری، مدیر "ضیافت پنچ" لاہور۔

صاحبزادہ ابو نعیم عبد الحکیم خاں نشتر جالندھری، لاہور۔

جناب محمد کبیر خاں رسا جالندھری

جناب حاجی لق لق مدیر "شہباز" لاہور

جناب نفیس خلیلی۔ امرتسر۔

جناب حسان اللہ فضل جالندھری۔ لاہور

جناب صاحبزادہ محمد ممتاز صاحب پرویز شامی، سیکرٹری بزم اقبال مرکزیہ جالندھر۔

اس فہرست میں پروگرام کے شائع ہونے تک یقیناً اضافہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ان سب حضرات کے جواب ابھی تک وصول نہیں ہوئے جن کی خدمات گرامی میں جلسے میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ امید ہے کہ

مولانا احمد علی صاحب ناظم انجمن خدام الدین لاہور

مولانا علاء الدین صدیقی ایم اے، اسسٹنٹ سول سیکرٹریٹ پنجاب گورنمنٹ بھی تشریف ارزانی فرمائینگے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ارکان داعوان ملت بھی اس تقریب پر قدم رنجہ فرمائینگے۔

عالیجناب نواب مظفر خاں صدر انجمن حمایت اسلام، لاہور۔

عالیجناب نواب محمد حیات قریشی، ممبر پبلک سروس کمیشن پنجاب۔

عالیجناب سر عبدالقادر، سابق ممبر پریوی کونسل آف انڈیا، لنڈن۔

"مسلم" پڑھنے والوں کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے قومی اجتماعوں کی حقیقی کامیابی حاضرین ہی سے ہوتی ہے اور انہی کے دم قدم سے ایسے موقعے بارونق اور بابرکت ہوتے ہیں۔ انجمن اس تقریب کو زیادہ سے زیادہ مفید، دلچسپ اور پررونق بنانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھے گی۔ آپ سے یہ امید ہے کہ آپ خود بھی اس میں شامل ہوتے رہیں گے اور دوسروں کو بھی ہمراہ لانے کی سعی فرمائینگے۔ محترم بیگمات کے باپردہ خیمے

کا علیحدہ انتظام ہوگا جہاں لاؤڈ سپیکر بھی نصب ہوگا۔

بیرونجات سے تشریف لانیوالی بہنوں اور بھائیوں سے عرض ہے

کہ کھانے اور ٹھہرنے کا انتظام انجمن کے ذمہ ہوگا، مگر اپنی تشریف آوری اور ہمراہیوں کی کل تعداد سے انجمن کو تین روز پہلے مطلع فرما دینا ضروری ہے۔ تاکہ انجمن کو انتظام میں تکلیف نہ ہو۔ اور خود آنے والوں کے آرام میں دقت نہ پیدا ہو۔ (ادارہ)

مدرسۃ البنات کو دو تازہ وظائف

خیر النساء سکالرشپ

اجرا فرمایندہ: سید جواد شاہ صاحب اکونٹنٹ سندھ سی۔ آئی۔ ڈی، کراچی

قدر: تین روپے ماہانہ۔

شرائط: اُس طالبہ کیلئے جس کا وطن تمام طالبات مدرسۃ البنات سے زیادہ بعید ہو۔

مستحق: یہ وظیفہ فاطمہ بشیر کو دیا گیا ہے جو مقام امانی 'براہ ٹانگانیکا' افریقہ سے اپنی دو بڑی بہنوں کے ساتھ دینی و دنیوی حاصل کرنے کے لئے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ پر عمل کرتی ہوئی آئی ہے اور دار الاقامہ مدرسۃ البنات میں مقیم ہے۔ اللہ تعالےٰ اس چھوٹے سے مسافر کو اپنے حفظ و امان میں لیتے ہوئے اسے فائز المرام کرے اور اس کے والدین کو اس ہمت و جہاد کا صلہ عنایت فرمائے۔

اور سید جواد صاحب کو اس جودِ علم نوازی پر بہترین انعام عطا کرے۔

دوسرا وظیفہ:-

غلام قادر سکالرشپ

اجرا فرمایندہ: جناب ڈاکٹر غلام قادر صاحب۔ ساکن بھگوراں۔ ڈاکخانہ نواں شہر ضلع جالندھر

قدر: چار روپے۔

شرائط: آئندہ اشاعت میں درج ہونگی۔

جَزَاهُمُ اللهُ جَزَاءً جَزِيْلاً ۔

ڈاکٹر غلام قادر صاحب کی جانب سے تین روپے کی رقم طالبات مدرسہ کی شیرینی کے لئے بھی عطا کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خواہش ہے کہ افتتاح مدرسہ کی حمد کے بعد ان کی شفا و صحت کے لئے تمام بچیوں کی طرف سے خدا کے حضور میں دعا کی جائے۔

بعدِ تعطیلات مدرسہ کھلنے پر ان کے ارشاد کی تعمیل ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

"ادارہ"

مدرستہ البنات ماہ مارچ میں

سالانہ امتحان اور نتائج وغیرہ :-

مارچ کا مہینہ تعلیمی سال میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ سال بھر کی محنت اور کام کا مظاہرہ زینۂ ترقی پر گامزن ہونے کی جدوجہد طالبات و معلمات کی عملی زندگی میں ایک جوش پیدا کر کے انکی مصروفیتوں میں چند در چند اضافہ کر دیتی ہے۔ چنانچہ مارچ ۱۰ سے ۲۵ تک مدرسہ کی تمام جماعتیں سالانہ امتحان میں مصروف و مشغول رہیں۔ ۳۱۔ مارچ کو نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔ ہر ایک نے اپنی کوشش و عدم کوشش کے شیریں و تلخ پھل کو چکھا اور طالبات کے جم غفیر میں قرآن کریم کی آیہ شریفہ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ کی پوری پوری تفسیر کا مشاہدہ ہوا۔ مدرسہ کی تمام جماعتوں میں اول، دوم، سوم آنے والیوں کی فہرست خوشی سے درج کی جاتی ہے۔

نام جماعت	اول	دوم	سوم
صف اول	حمیدہ خانم عزیز بخش۔	زبیدہ فضل الٰہی	ثروت جہاں
صف اعلیٰ	حفیظہ امام بخش	بشیرہ رحمت علی	سلامت احمد بخش
صف ثانی	تنویر جہاں	رشیدہ علم الدین	شریفہ خانم
صف ثالث	اختر النساء عابد حسین	شریفہ غلام قادر	سکینہ مرزا جان
صف رابع	سعیدہ سلطانہ	رشیدہ خانم	ماہرہ خاتون
صف خامس	فاطمہ خاتون	صغریٰ بتول	شیریں بی
صف سادس	نور بیگم	ستارہ جبیں	مسعودہ بیگم
صف سابع	رقیہ بیگم	صفورہ خانم	نسیمہ سلطانہ
صف ثامن	حمیدہ خانم	مجیدہ بیگم	حشمت بیگم
ادیب عالم	عشرت جہاں	مسعودہ بیگم	منصورہ خانم
درجہ عاشرہ	نزہت جہاں	بشیرہ بیگم	وحیدہ سلطانہ
مولوی عالم	امۃ الحفیظ	امیر سلطانہ	راضیہ مرضیہ
درجہ خصوصی اولیٰ	حمیدہ بانو	نجمہ عزیز	زبیدہ خانم
درجہ خصوصی ثانیہ	روشن اختر، عزیز فاطمہ	حفیظہ خانم	عابدہ خانم

جائزہ سنیہ :- (پانچ روپے کا نقد انعام) خواجہ غلام محی الدین پرائز اس طالبہ کیلئے موصول ہوا تھا جو زبان کے امتحان میں مدرسہ بھر کی تمام طالبات سے زیادہ نمبر حاصل کرے۔ چنانچہ شریفہ بیگم غلام قادر بستی غزاں طالبہ جماعت سوم فریق ب نے سالانہ امتحان ۱۹۴۱ء میں عربی کے مضمون میں ۹۵/۱۰۰ نمبر حاصل کئے۔ اور مذکورہ انعام کی مستحق قرار پائی جو بوقت اعلان نتائج طالبہ مذکورہ کو دیدیا گیا۔

طالبات مدرستہ البنات کی دستکاری جالندھر زراعتی فارم کی سالانہ نمائش میں اور انعامات :-

حسب دستور قدیم مارچ ۱۹۴۱ء کے پہلے ہفتہ میں جالندھر کے زراعتی فارم میں ہفتہ کسانان کی تقریب اپنی مخصوص شان میں منعقد ہوئی۔ جناب صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر صاحب محکمہ زراعت شہر جالندھر نے ازراہ نوازش متعلقہ نمائش گاہ میں طالبات مدرسہ کی ہنرمندی اور دستکاری کے نمونے پیش کرنے کی

فرمائش فرمائی تھی۔ تعمیل ارشاد میں تنگی وقت کے ساتھ بعجلت چند نمونے نمائش میں بھیج دیئے گئے اور بحمد للہ کہ انکو خاص امتیاز حاصل ہوا اور دستکاری کے پچیس روپے کے انعامات میں سے ۲۲ روپے کے انعام مدرسۃ البنات کی طالبات نے اور مبلغ تین روپیہ کا انعام گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر کی ایک طالبہ نے حاصل کیا۔ اور صاحب ممدوح نے شکریہ کا جو خط انگریزی زبان میں ارسال فرمایا اسکا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔ ہم جناب موصوف کی اس عزت افزائی اور قدردانی کے لئے ان کی خدمت میں ہدیۂ تشکر و امتنان پیش کرتے ہیں۔

نمبر ۹۰۸۰/ ڈی۔/ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۲ء

منجانب: ڈپٹی ڈائرکٹر آف اگریکلچر شہر جالندھر

بنام سر معلمہ مدرسۃ البنات

محترمہ! داعی اس تحریر کا یہ امر ہے کہ بتقریب ہفتہ کسانان شہر جالندھر میں آپ کے مدرسہ کی دستکاری اور سلائی کے نمونوں کی نمائش پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ کی بھیجی ہوئی دستکاری کی ناظرین نے نہایت قدردانی اور ستائش کی آپکے نمائندگان بھی میرے شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے کمال خوشدلی سے تمام سوالات کے جواب دئے اور ہر طرح مشفقت گوارا فرمائی۔

دستخط :

مختار نبی ڈپٹی ڈائرکٹر آف اگریکلچر جالندھر شہر

جن عزیزات نے نمائش سے انعام حاصل کیا انکے نام درج ذیل ہیں:۔

رشیدہ بیگم صف سادس	۲ روپے	اول انعام
کلثوم بیگم ”	۲ روپے	دوم انعام
فاطمہ بیگم صف خامس	۳ روپے	اول ”
صغریٰ بتول ”	۲ روپے	دوم ”
خورشید بیگم صف خامس	۲ روپے	
عائشہ صوفیہ صف رابع	۳ روپے	
رفیقہ بیگم ”	۲ روپے	
سکینہ بیگم صف ثالث	۳ روپے	
اختر النساء ”	۲ روپے	

ختم قرآن مجید کی تقریب پر عصرانہ:

صف سادس کی طالبات مدرسہ کے مجوزہ نصاب تعلیم کے مطابق با تفسیر ترجمہ قرآن کریم کا ملاً ختم کر لیتی ہیں۔ سالہائے ماسبق کیطرح امسال بھی مذکورہ جماعت کی طالبات نے اس سعادت کے حصول کی خوشی میں بتاریخ ۲۶ مارچ صف خامس کی تمام لڑکیوں اور مدرسہ کی معلمات کو شام کے وقت چائے کی پر تکلف دعوت دی۔ مقام دعوت کو سلیقہ اور باقاعدگی سے آراستہ پیراستہ اور انواع و اقسام کے گلدستوں اور پھولوں سے معطر کیا گیا تھا۔ طالبات کا اپنی مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے کا طریقہ، کام میں صفائی، چستی اور ہوشمندی قابل تحسین و آفرین تھی۔ اختتام دعوت پر انھوں نے اپنی عزیز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جسکا جواب صف خامس کی طالبات کی طرف سے دیا گیا اور ایک منظوم ترانہ سنا کر (جو اسی تقریب کے لیے لکھا گیا تھا) محفل کو برخاست کیا گیا۔

نادار طالبات کی امداد:

اس مہینہ میں بیگم صاحبہ احمد شاہ صاحب لدھیانہ کی طرف سے اپنی خردسال بچی اور بچے کے ایصال ثواب کیلئے ایک جوڑا پاجامہ مع سینڈل کے موصول ہوا۔

محترم سید محمد یحییٰ صاحب ہیڈ کلرک سی آئی ڈی دہلی کی جانب سے چار جوڑے پاجامہ مع ایک رومال۔ ایک ازار بند، ایک جوڑہ جراب بچہ، چوڑیاں اور ایک جوڑی جوتا کے بغرض ایصال ثواب بعض مرحومہ دختر خود موصول ہوئے۔

محترمہ بیگم بانو محمود صاحب بستی شیخ درویش نے ایک جوڑا پاجامہ مع جمفر کے دیگر سامان کے اپنی جوان سال بچی کی مرگ پر ایصال ثواب کیلئے ارسال فرمائے۔ جزاکم اللہ

محترم جناب خان بہادر حافظ محمد عبد اللہ صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت نے ایک عدد نسخہ قرآن مجید مطبوعہ تاج کمپنی اپنی عزیزہ دختر [illegible] جو بی اے کلاس میں تعلیم پا رہی ہیں کے

زمانہ جاہلیت کی یاد تازہ ہوگئی!

بچیوں کی تعلیم جائز نہیں فرض ہے!

(از جناب داعی الی الحق - لاہور)

میں آج ۱۰ بجے تک ایک امریکہ کے ریسرچ سٹوڈنٹ (جو ڈاکٹری کی ڈگری کے لئے ہندوستان میں "مذہبی رجحانات" پر "Thesis" لکھ رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں یہاں آئے ہیں) گفتگو کرتا رہا۔ میں نے ان کو اپنے تجربات، اور دلائل و براہین سے یقین دلایا کہ "ہندوستان میں نئی مذہبی زندگی کے آثار پیدا ہو چکے ہیں۔ مسلمان نوجوان بچے اور بچیاں اس جہنم زا فضا کی تنگی سے نالاں ہیں۔ جہاں انہیں صرف دنیوی خشک تعلیم میں دہریت والحاد کا راستہ دکھا کر ہمیشہ کے لئے ان خونی تھپیڑوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ جہاں روٹی پیٹ اور وجاہت کی کشمکش کا دور دورہ ہے۔" وہ خوشی خوشی روانہ ہوئے، تو مجھے ڈاک میں "مسلم" ملا۔ ورق الٹتے الٹتے صفحہ ۹ پر نظر رکا۔ "قرآن پاک اور مسلمان" سے عزیزہ عندلیب کا مضمون دیکھا، دوگونہ خوشی اس لئے ہوئی کہ مضمون میں ایسی روح کار فرما تھی جو خواتین اسلام کے روشن مستقبل کی آئینہ دار ہے اور اس لئے بھی کہ عزیزہ کے قرآن عزیز کے ساتھ لگاؤ اور فدائیت کے نقش اول میں شاید غیر محسوس طور پر اس تعلیم کا بھی اثر ہو جو ابتدائی مدارج میں اس نے حاصل کی۔

پھر صفحہ ۱۷ پر میری نظر رکا اور یہ دیکھ کر حیران ہوا۔

"لڑکیوں کی تعلیم جائز نہیں! علمائے کرام توجہ فرمائیں!!"

میں نے یہ خط پڑھا۔ "علمائے کرام" سے خشک ملاؤں کی شکایت اور کسی شرعی مسلمان کا سنہ ۱۹۷۱ء میں تعلیم نسواں کے جواز کا فتویٰ طلب کرنا۔ دونوں باتیں بہت عجیب معلوم ہوئیں۔ میں حیران رہ گیا۔ پہلے یقین نہ آیا۔ عینک اتار کر آنکھیں مل کر دوبارہ دیکھا اور فوراً اس امریکن صاحب کی ایک بات یاد آگئی۔ کہ "آپ شہر میں ایسے خیالات رکھتے ہیں۔ شاید دیہات میں ایسا نہ ہو، ان طالب علموں کی ذہنی تبدیلی بتائیے جو گاؤں سے شہروں میں تعلیم کے لئے آتے ہیں۔" ان کے لئے یہ جواب کافی تھا، کہ میں خود گاؤں سے آیا اور دیہاتی ہوں اس لئے میری تبدیلی "قیاس راچہ بیاں" کی مصداق ہے۔

لیکن ان "جواب کے منتظر" صاحب کو قرآن عزیز حدیث اور ادلہ شرعیہ سے کیسے جواب دوں! یہاں دماغ پریشان اور قلم عاجز ہے۔

کاش وہ قوم جس کے "ہادی پاک" کی سب سے بڑی شارح ایک خاتون ہو جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی کیلئے تمام مردوں کو یوں راہ دکھائے :۔ کان خلقہ القرآن، سمجھ سکے کہ عورت گھر کی ملکہ آیندہ نسل

کی اتالیق اول اور مردوں کو مسلمان رکھنے، مسلمان بنانے اور تعلیم کی مشعل دکھانے میں لشکر اسلام کی مقدمۃ الجیش ہے۔

"جائز" نہیں فرض ہے کہ مسلمان بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کریں "آیات اور احادیث" لکھنے میں، شاید میں علماء کرام کی حق تلفی کروں۔ اس لئے بجائے فتویٰ نویس بننے کے اپنے بھائی سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ آپ پوچھتے ہیں، دیکھئے کیوں نہیں! تعلیم کیا ہے؟ بالخصوص وہ تعلیم جو قرآن عزیز اس کی تشریح اور اسکے قوانین معاشرت پر مشتمل ہو۔ "خوراک"! جس طرح جسم بغیر خوراک کے قائم نہیں سکتا، اسی طرح اسلام کا قیام جس کا جوہر روح ہے تعلیم کے بغیر ناممکن ہے۔

بتلایئے دنیا میں کبھی کسی نے دریافت کیا کہ روٹی کھانا جائز ہے و پانی پینا جائز ہے؟ اگر ہے تو قرآن و حدیث اور ادلہ فقہیہ سے جواب دو اور یہ بھی بتاؤ کہ کس عمر تک جائز ہے!

آج "علم" ایک قوت ہے وہ تعلیم جس میں مذہب اور اخلاق کی روشنی نہ ہو "اندھی قوت" ہے۔ یورپ کی موجودہ جنگ زندہ نمونہ ہے۔ کہ "اندھی قوت" بربادی کا پیش خیمہ ہے، ہولناک اور تباہ کن ہے، اس لئے اس قوت کو نور حق سے منور کرو، اس ظلمت میں مشعل ہدایت لے آؤ پھر قوت ہوگی، بصیر و مستبین، ہادی و محتدہ، راہ نما و منزل رساں!۔

اس کا فکر نہ کرو۔ کہ روشنی کب تک ضروری ہے جبتک زندگی ہے قوت اور روشنی کی بھی ضرورت ہے۔

"مدرستہ البنات" علم بے بصیرت کی مشین نہیں! وہ زندگی کی شاہراہ ہے۔ وہ روشنی کا مینار ہے۔ وہ نشو و نما کی نمی ہے۔ اس لئے ہو سکے تو ان "خشک ملاؤں" کو مسئلہ سمجھانے کی بجائے باندھ کر روشنی میں لے آیئے۔ ان کی زندگی کی خشکی کو نمی سے سیراب کیجئے! تا کہ وہ دیکھ سکیں، اور محسوس کر سکیں! یہ کام فتویٰ پوچھنے سے نہیں ہوگا، دیکھنے اور کرنے سے ہوگا۔

اللہ تعالےٰ آپ کے دل کو نور علم سے منور کرے اور توفیق دے کہ آپ شفیق باپ بن کر اپنی بچیوں کو "زندہ درگور" کرنے کی بجائے سنت رسول ہاشمیؐ کو عملاً زندہ کر سکیں، اس زندگی کے بعد وہ بچیاں خود ان ملاؤں کو اس فتویٰ کا جواب دے سکیں گی۔

ایک بزرگ صحابیہ کی سچی کہانی

(از حضرت الحاج مولانا عبدالقیوم صاحب ندوی)

... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم کو اپنے اللہ کا پیام ... پہنچا کر جس سے جاچکے تھے۔ آپ پر ایمان لانے والے بزرگ ... مسلمانوں یعنی صحابہ کرام کا زمانہ تھا۔ یہ کیا تھے۔ اس کا جواب بہت لمبا ہے مگر مختصر یہ جاننا چاہئے۔ کہ اپنے رسولؐ کے ایسے پیارے امتی اور تابعدار کہ خود زمین و آسمان کے ... کرنے والے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی اور قرآن حکیم

میں ارشاد فرمایا کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اللہ سے (قرآن حکیم) انکی مقدس بیبیاں جن کو صحابیات کہا جاتا ہے وہ بھی اس تعریف میں شامل ہیں۔ سبحان اللہ جن کی تعریف خود خالق کائنات فرما رہے ہوں ان کی بڑائی، بزرگی اور تعریف کا کیا پوچھنا۔ کیا کچھ مرتبہ ہوگا!

اس عہد کا ایک واقعہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا تھا کہ جس کسی مسلمان مرد یا عورت کے تین کمسن بچے مرجائیں وہ جنتی ہے، ایک خاتون کو جب معلوم ہوا تو دوڑی ہوئی آئیں اور کہا یا رسول اللہ! اور جس کے دو بچے انتقال کرجائیں؟ آپ نے فرمایا اور ہاں وہ بھی جنتی ہے، ایک صحابی اور کھڑے تھے انہوں نے عرض کیا، ور جس کا ایک ہی بچہ فوت ہوا ہو؟ آپ نے فرمایا کہ وہ بھی جنتی ہے اور یہ سب جنت میں ملینگے۔ اللہ سے ضد کرکے اپنے گنہ گار ماں باپ کو جنت میں لے جائینگے (رواہ ابن حنبل)

تھوڑی دیر میں ایک بزرگ اور آئے اور عرض کیا کہ جسکی کوئی اولاد بچپنے میں نہ فوت ہوئی ہو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے میں ہوں (مسند ابن حنبل) یعنی میں اس کو شفاعت کے ذریعہ جنت میں لیجاؤنگا۔ اللہ اللہ کیا شفقت ہے حضور کی اپنی امت کے ساتھ!

حضور کے پردہ کرلینے کے بعد صحابہ کرام اسلام کی تبلیغ کے لئے دور دور نکل گئے۔ مدینہ میں ایک بزرگ صحابیہ تھیں ان کے شوہر بھی اس پاک مقصد کے لئے باہر تشریف لے گئے تھے جاتے وقت انہوں نے اپنے دو خورد سال بچوں کو چھوڑا تھا بچے ان کو بہت ہی محبوب تھے مگر اللہ کے دین کی تبلیغ ان کو ان سے بھی محبوب تھی۔ کئی سال تک وہ نہ آسکے ادھر بیوی بھی کچھ مایوس سی ہوچلیں کہ شاید کسی غزوہ میں کام آگئے ہوں جب کبھی اس نیک خاتون کا جی گھبراتا تو بچوں کی طرف نگاہ کرکے دل کو خوش کرلیتی اور خدا کی یاد سے دنیاوی تکالیف کافور ہو جاتیں ایک عرصہ اسی بیکسی اور تکلیف میں گزارا آخر خبر آئی کہ بچوں کا باپ زندہ ہے اور فلاں تاریخ تک آجائیگا۔ ادھر ان صحابی کو بھی اپنے بال بچوں سے ملنے کی بیحد آرزو تھی۔ لیکن یہ سوچ کر کہ جس کام میں ہوں وہ سب سے اہم ہے اور عنقریب ان سے ملونگا تسلی ہوجاتی۔

ایک دن دوپہر کا وقت تھا یہ صحابی ایک عرصہ کے بعد وطن آگئے، بیوی نے صورت دیکھتے ہی نہایت بشاشت سے استقبال کیا ہاتھ پیر دھلائے اور کھانا کھلانے میں مصروف ہو گئیں۔ انہوں نے سب سے پہلے بچوں کا سوال کیا۔ بیوی نے عرض کیا پہلے کھانا کھاؤ۔ انہوں نے کہا کھانا کھالیا اور خدا کا شکر ادا کیا اور پھر وہی سوال کیا؟ آپ نے ذرا آرام کرنے کو کہا۔ انہوں نے پھر وہی سوال کیا اور بڑے اصرار سے سوال کیا۔ تب اس مقدس بیوی نے کہا کہ میں تم سے ایک سوال کرتی ہوں کیا تم صحیح جواب دوگے؟ اگر تمہارے پاس کوئی امانت رکھے اس کو اپنی امانت کی واپسی کا حق ہے کہ نہیں؟ آپ نے فرمایا ہر وقت اور ہر لمحہ۔ پھر کہا کہ اگر اس پر تم رنجیدہ ہوجاؤ؟ آپ نے فرمایا یہ کیسے ہوسکتا؟ وہ تو امانت تھی امانت کی ادائیگی میں رنج و فکر کیسا؟ اس کے بعد بیوی ان کو دوسرے حجرہ میں لے گئیں ایک چٹائی پر سفید چادر پڑی تھی وہ الٹ دی دو خوبصورت معصوم نونہال مردہ پڑے تھے۔

یہ منظر دیکھ کر باپ کے آنسو نکل آئے آپ نے فرمایا کہ یہ اس کی امانت تھی اس نے لے لی اب رنج کیسا؟ کیا تم نے نہیں سنا کہ ہمارے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ بچے ہم کو اور تم کو ضد کرکے جنت میں لے جائینگے۔ آپ نے فرمایا بیشک اُمنّا و صدّقنا اور صبر و شکر ادا کیا اور ظہر کی نماز میں مشغول ہو گئے محلہ والوں کو آنے کی اور اس واقعہ کی اطلاع تھی۔ ان کا خیال تھا کہ اب شاید اس گھر سے کہرام مچے گا۔ مگر یہاں اللہ کی پاکیزگی کا بیان اس کی حمد اور بڑائی ہو رہی تھی۔ توحید کے ترانے گائے جا رہے تھے۔ صبر و رضا اور تسلیم کے وعظ ہو رہے تھے۔

اللہ اللہ کیا مبارک تھے وہ مسلمان اور کیسا ہی مقدس اور برکت والا تھا وہ دور!

ہمارے لئے کیا کیا؟

(از محترمہ ح۔ ق بیگم صاحبہ۔ آگرہ)

حضرت امیر معاویہؓ کے دربار میں ایک جلیل القدر صحابی نے ان کی استدعا پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بصیرت افروز حدیث بنائی:۔

"قیامت کے روز خدائے عزّوجل کے سامنے تین شخص پیش ہوں گے ایک حافظ، ایک شہید اور ایک دولتمند۔ پہلے حافظ سے پوچھا جائیگا کہ بندے! بتا ہم نے تجھے ذہانت و فطانت اور علم و عقل کی دولت عطا کی۔ حفظ و فہم قرآن کی توفیق بخشی۔ بتا تو نے اس کا کیا شکر ادا کیا؟ وہ یک گونہ فخر سے کہیگا، الٰہی میں روزانہ تلاوت کرتا، خوش الحانی سے تیری کتاب پڑھتا اور لوگوں کو سنایا کرتا تھا۔ حکم ہوگا جھوٹ بولتا ہے کرتا تو ضرور یہ ہی تھا مگر نیت تو تیری یہ ہوتی تھی کہ لوگ تجھے سراہیں۔ تیری قرأت کی تعریف کریں۔ یہ مقصد حاصل ہو گیا قاری و عالم مشہور ہو گیا ہمارے لئے کیا کیا۔ تو جہنم کے قابل ہے:۔

مجاہد سے کہا جائے گا کہ ہم نے تجھے صحت و تنومندی اور ہمت و جوانمردی عطا کی بتا کہ ہمارے لئے اس کے شکر کے طور پر تو نے کیا کیا۔ عرض کریگا۔

الٰہ العالمین! میں تیری راہ میں تیرے دین کی حفاظت کے لئے تیرے دشمنوں سے لڑا، صفیں کی صفیں الٹ دیں اور زندگی بھر جہاد کرتا رہا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ حکم ہوگا غلط ہے تو مرا اور شہید ضرور ہوا مگر یہ ایک اتفاقی امر تھا۔ نیت تو تیری یہ تھی کہ لوگ تیری جرأت و بہادری کی تعریف کریں۔ یہی ہوا اور تو شجاع مشہور ہو گیا۔ دور دور تک تیری بہادری کے راگ گائے جانے لگے۔ ہمارے لئے کیا کیا؟ کچھ نہیں۔ اس لئے ہم سے کوئی توقع فضول ہے۔ جاؤ اسے لے جا کر دوزخ میں جھونک دو۔"

آخر میں تیسرے صاحب کو بلا کر سوال کیا جائیگا کہ ہم نے جو تجھے دولت و ثروت عطا کی۔ خرچ کے دروازے تجھ

کھول دئے۔ بتا تو نے اس کا کیا شکر ادا کیا۔ کہے گا میں نے اپنی دولت تیری راہ میں وقف کی عزیزوں، محتاجوں، یتیموں کی خبر گیری کی، بھوکوں کو کھلایا اور جو کچھ امکان میں تھا وہ سب کچھ کیا۔ اللہ جل جلالہٗ فرمائے گا یہ سب کچھ تو کیا مگر اس لئے کیا کہ لوگ تجھے سیر چشم اور سخی کہیں اور تو فیاض مشہور ہو جائے۔ یہ ہو گیا۔ تیری زندگی میں تیری داد و دہش کی خوب تعریفیں ہوئیں۔ بتا کہ ہمارے لئے کیا کیا ہماری رضا جوئی اور خوشنودی کی نیت سے تو نے کیا کیا؟ کچھ نہیں۔ چنانچہ یہ بھی جہنم میں جھونک دیا گیا۔

امیر معاویہؓ یہ حدیث سن کر آبدیدہ ہو گئے۔ اور سب پر گریہ کا عالم طاری ہو گیا اور کہنے لگے کہ جب اس کے دربار میں اتنے بہترین اعمال ضائع ہو سکتے ہیں پھر اور کسی کو کیا توقع ہو سکتی ہے۔ مسلمان کو یہ حدیث بصیرت کی آنکھوں سے پڑھنی چاہئے۔ اور خدا کے خوف سے لرزنا اور کانپنا چاہئے مگر ساتھ ہی یہ بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ وہ ذات پاک بڑی بندہ نواز اور کریم و مہربان ہے۔ اس سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بجائے اپنے تمام عملوں میں خلوص پیدا کرنا چاہئے اور جتنے کام ہوں وہ صرف اللہ کی رضامندی اور اسی کے حکم کے تحت ہونے چاہئیں۔

نرم مزاجی کی ایک نادر مثال

(از محترمہ ثریا عندلیب۔ منشی فاضل۔ ادیب فاضل)

سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب، شاہ مصر و شام اپنی نرم مزاجی میں مشہور و معروف تھا۔ ایک مرتبہ وہ طویل بیماری کے بعد جس نے اسے بے حد کمزور کر دیا تھا اور بدن میں بالکل طاقت نہ رہی تھی غسل کیلئے حمام میں داخل ہوا۔ ایک غلام سے جو اسکے پاس ہی کھڑا تھا گرم پانی طلب کیا چنانچہ وہ ایک لگن میں نہایت گرم پانی لے آیا۔ سلطان کے قریب پہنچا تو یکایک بے اختیار اسکے ہاتھ کانپنے لگے اور لگن صلاح الدین کے اوپر گر پڑا جس نے تمام بدن کو جھلس دیا لیکن باوجود اتنی تکلیف کے اس نے غلام کو بالکل کچھ نہ کہا۔ کچھ دیر گزرنے پر پھر اسی سے ٹھنڈا پانی لانے کو کہا۔ اس دفعہ وہ سخت ٹھنڈا پانی لیکر آیا جب لگن دینے کو ہاتھ بڑھائے تو پھر پہلا سا اتفاق ہوا کہ اس کے ہاتھ کانپنے لگے اور لگن ہاتھوں سے چھوٹ کر مع ٹھنڈے پانی کے صلاح الدین پر آ رہا۔ صلاح الدین اس مرتبہ بے ہوش ہو کر مرنے کے قریب ہو گیا۔ جب کافی دیر کے بعد کچھ ہوش آیا تو غلام سے فقط اتنا کہا۔ "اگر تو مجھے مار ڈالنا چاہتا ہے تو بتا دے"! اس کلمے سے زیادہ کچھ نہ بولا۔

اس سے بڑھ کر نرم مزاجی کی کوئی مثال ہو سکتی ہے؟

(ترجمہ از عربی)

ترانۂ سحرگاہی

(از خواجہ فیض لودھیانوی لاہور)

(یہ نظم مدرسۃ البنات جالندھر کی چند طالبات نے خوش گلوئی سے گزشتہ سالانہ زنانہ اجلاس میں پڑھ کر سنائی)

وقت سحر ہے مسلم ہو وقف نماز ہو جا
خالق کے در پہ جھک کر گردن فراز ہو جا

سب سے قوی کے آگے اظہار عجز کر کے
دنیا کے سرکشوں سے تو بے نیاز ہو جا

صف بندیوں میں پنہاں ملت کی زندگی ہے
صف میں شریک ہو کر ملت نواز ہو جا

پھر غزنوی جلالت تیرے جلو میں ہو گی
اٹھ جوش بندگی میں رشک ایاز ہو جا

ذوق سجود میں ہے ذات خدا کا جلوہ
جویائے راز بن کر دانائے راز ہو جا

تار نفس سے نکلیں نغمے عبودیت کے
سوز جگر کے دم سے مانند ساز ہو جا

آیات آسمانی ترتیل سے سنا کر
پتھر کو موم کر دے فطرت گداز ہو جا

جاری ہے فیض اسکا جو چاہے سو طلب کر
بہر دعا سراپا دست دراز ہو جا

اقوال زریں

اے محمدؐ! جب تک چاہیں زندہ رہیئے مگر مرنا ضرور ہے۔ جس سے چاہیں محبت کیجئے اس سے علیحدگی لازمی ہے۔ جو کام جی چاہے کیجئے اس کا بدلہ ملنا یقینی ہے۔ (جبرئیل)

اللہ تعالیٰ چار اشخاص کو چار قسم کے لوگوں کے خلاف حجت بنائیگا۔ سلیمانؑ بن داؤدؑ کو دولتمندوں کے خلاف۔ یوسفؑ کو غلاموں کے خلاف۔ ایوبؑ کو بیماروں کے خلاف اور عیسیٰؑ کو محتاجوں کے خلاف۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

بار بار کرنے سے چھوٹی خطائیں چھوٹی نہیں رہتیں۔ اور معافی مانگ لینے پر بڑے جرم بڑے نہیں رہتے۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

تمام گناہوں کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔ اور تمام فتنوں کی جڑ زکوٰۃ اور عشر نہ دینا۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

تین چیزیں تین چیزوں سے حاصل نہیں ہوتیں۔ آرزوؤں سے غنا۔ خضاب سے جوانی اور دواؤں سے تندرستی۔ (ابو بکرؓ)

جو شخص خدائے تعالےٰ کی نافرمانی چھوڑ کر اس کی فرمانبرداری اختیار کرتا ہے تو وہ اسے بغیر مال کے غنی کر دیتا ہے بغیر لشکروں کے اسکی مدد کرتا ہے اور بغیر اعزہ و اقارب کے اسکو عزت بخشتا ہے۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

دنیاوی عزت مال سے ملتی ہے اور آخروی عزت نیک اعمال سے ملے گی۔ (عمرؓ)

لڑکیاں لڑکوں سے کمتر نہیں ہیں

(از محترمہ زہرہ بی بنت حافظ محمد عثمان ۔ دہلی)

مردوں کا ہم کیا گلہ شکوہ کریں کہ وہ عورتوں کو اپنے سے کم مرتبہ اور کم عقل سمجھتے ہیں خود ہماری محترم ماؤں کا برتاؤ اپنے لڑکے اور اپنی لڑکی کی پرورش میں ایسا ہوتا ہے کہ لڑکے کے دل میں قدرتی طور پر آہستہ آہستہ یہ خیال بیٹھتا جاتا ہے کہ اس کا مرتبہ اس کی بہن سے زیادہ ہے۔ دوسری طرف خود لڑکی کے دل میں آہستہ آہستہ یہ بات بیٹھتی جاتی ہے کہ اس کے بھائی کا مرتبہ اس مرتبے سے زیادہ ہے۔ اور اسے کچھ اللہ میاں ہی نے کم عقل پیدا کیا ہے۔ اس میں احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ عورت کے لئے خانہ داری اور بچوں کی پرورش ہی بڑے واجبات ہیں۔ اور مرد کے لئے فکر معاش ہی اہم فرض ہے لیکن جب تک لڑکا اور لڑکی کافی بڑے اور سمجھدار نہ ہو جائیں اس تفریق کا اظہار یا اس تقسیم کا شعور انہیں نہیں دلانا چاہئے کیونکہ جب چھوٹا لڑکا روزانہ یہ دیکھتا ہے کہ گھر کا بہت سا کام کاج میری اماں میری بہنوں سے کراتی ہیں۔ میں اگر پانی مانگتا ہوں تو اماں بہنوں سے فوراً کہتی ہیں کہ بھائی کو پانی پلا دو میرے کپڑے پہلے بنتے ہیں میری جوتی ٹوپی کا پہلے خیال کیا جاتا ہے میں کبھی اگر اپنی بہن کو مارتا ہوں تو اماں کچھ نہیں کہتیں۔ لیکن اگر میری بہن کبھی مجھے مارتی ہے تو اماں بہت خفا ہوتی ہیں میری بہت سی غلطیوں کو اماں نظر انداز کر جاتی ہیں۔ لیکن اگر میری بہن سے ذرا سی غلطی بھی ہو تو اماں نہ صرف اس کو خفا ہوتی ہیں بلکہ مارتی بھی ہیں۔ ابا اگر کوئی چیز لاتے ہیں تو میرا حصہ میری بہن کے حصہ سے بڑا لگایا جاتا ہے۔ میں اگر اماں سے پیسہ مانگتا ہوں تو اماں خوشی سے پیسہ دے دیتی ہیں لیکن اگر میری بہن پیسہ مانگتی ہے تو اماں فوراً اس سے کہتی ہیں کہ دونوں یا تینوں بہنیں مل کر کھانا۔ ایسی تمام باتوں کا لڑکے کے دماغ پر جو ابھی بے شعور ہے لیکن آہستہ آہستہ اس میں شعور آتا جاتا ہے، یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ بلا سوچے سمجھے یہ خیال کرنے لگتا ہے کہ اس کا رتبہ اس کی بہنوں سے زیادہ ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے اس کی بہنوں سے زیادہ عقلمند بنایا ہے دوسری طرف لڑکی کے دماغ پر بالکل الٹا اثر پڑتا ہے۔ وہ بھی آہستہ آہستہ اپنی ماں کے اس امتیازی برتاؤ سے متاثر ہو کر قدرتی طور یہ تصور کرنے لگتی ہے کہ وہ کچھ گھٹیا درجہ کی چیز ہے۔ اسکی زندگی اتنی ضروری نہیں جتنی اس کے بھائی کی اور یہ کہ قدرتاً کچھ کم عقل واقع ہوئی ہے۔

یہی بچہ اور یہی بچی ایک دن مرد اور عورت ہوتے ہیں۔ بعد میں ان کے اس تعلق میں جو خواہ وہ بہن بھائی ہو خواہ خاوند اور بیوی کا وہی تصور جو بچپن ہی سے ماں کے امتیازی برتاؤ سے پیدا ہوتا رہا ہے اب بھی غالب رہتا ہے اور اسی تصور کی وجہ سے مرد خواہ بدصورت اور کم عقل ہو عورت کو اپنے

سے کم تر اور کم عقل سمجھتا ہے۔ برخلاف اس کے عورت اپنے آپ کو خواہ کتنی ہی خوبصورت اور حسین کیوں نہ ہو کم عقل اور کم مرتبہ سمجھتی ہے محض اس وجہ سے کہ وہ عورت واقع ہوئی ہے۔

اس امتیازی برتاؤ کے ساتھ ساتھ ہماری مائیں ایک اور سخت غلطی کرتی ہیں جس کا اثر پوری قوم پر مضر ثابت ہوتا ہے۔ اسی خیال کے ماتحت کہ عورت کا کام خانہ داری اور بچوں کی پرورش اور مرد کا کام فکر معاش ہے۔ ہماری مائیں شروع ہی سے چھوٹے بھائیوں کو اپنی چھوٹی بہنوں کے ساتھ نہیں کھیلنے دیتیں بچیوں کے لئے وہ گڑیاں اور ہنڈ کلیا کا سامان منگا دیتی ہیں اور لڑکوں کے گیند بلا وغیرہ۔ اگر لڑکا کبھی اپنی بہنوں کے ساتھ کھیلنے لگتا ہے تو ماں فوراً اسے روک دیتی ہیں۔ یا اگر لڑکی کبھی اپنے بھائی کے ساتھ گیند بلا کھیلنے لگتی ہے تو ماں اسے بھی روک دیتی ہے اس کا اثر نہ صرف یہ ہوتا ہے کہ بھائی اور بہن حقیقی محبت حقیقی میل جول اور گھل ملنے سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ بلکہ لڑکے کے دماغ میں آہستہ آہستہ یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ چونکہ وہ اپنی بہنوں سے زیادہ مرتبہ والا اور زیادہ عقل والا ہے اس واسطے اس کا مخصوص کام بھی زیادہ مشکل ہے اور بڑا کام ہے۔ لڑکی یہ خیال کرنے لگتی ہے کہ چونکہ وہ اپنے بھائی سے کم عقل اور کم مرتبہ ہے لہذا اس کا مخصوص کام بھی معمولی اور گھٹیا درجہ کا ہے۔

چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری اکثر مائیں خانہ داری اور بچوں کی پرورش کے کام کو مرد کے فکر معاش کے کام کے مقابلہ میں بہت معمولی تصور کرتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچوں کی صحیح پرورش نہیں ہوتی۔

اس تمام گزارش کا مطلب یہ ہے :-

جب تک لڑکا اور لڑکی کافی سمجھ دار نہ ہو جائیں ماں کو ان کے ساتھ بالکل برابر کا سلوک اور برتاؤ کرنا چاہئے تاکہ لڑکے کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ وہ زیادہ مرتبہ والا اور اس کی بہن کم مرتبہ والی ہے۔ جب وہ بڑے ہو جائینگے۔ خود اپنے مخصوص کام کو پہچان لیں گے۔

چھوٹے بھائی اور بہنوں کو آپس میں گھلنے ملنے دیا جائے۔ ان کو آپس میں کھیلنے دیا جائے تاکہ ان میں بچپن ہی سے حقیقی محبت پیدا ہو جائے اور موقع آنے پر وہ مردانہ ہمت کے کام بھی سرانجام دے سکیں۔

سیرت سیدنا عثمان بن عفان

آپکے اخلاق کے چند نمونے اور عملوں کی چند تصویریں

از جناب خان عبید الحق خان ندوی

۱۔ ایک یہودی کا ایک کنواں تھا جسکا پانی وہ مسلمانوں کے پاس فروخت کیا کرتا اور ان پر منفعت کا حکم بھی جاتا۔ سیدنا عثمان نے چاہا کہ یہودی یہ کنواں آپکے پاس فروخت کرڈالے اس نے انکار کردیا۔ پھر بارہ ہزار درہم میں کنوئیں کا نصف حصہ آپ نے اس سے خرید لیا اور طے یہ پایا کہ اس کنوئیں سے ایک دن پانی وہ نکالیں گے اور ایک دن اسکا مالک، تو مسلمان عثمانؓ کی باری اتنا پانی بھر لیتے جو اگلے دن تک ان کے لئے کافی ہوتا۔ پھر جب یہودی نے یہ دیکھا تو اس نے نصف باقی بھی آٹھ ہزار درہم میں عثمانؓ کے پاس فروخت کردیا۔

اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ سیدنا عثمان مسلمانوں پر بیحد شفیق تھے۔ ان کے کاموں میں احتیاط برتتے، اور ان کی مدد میں اپنا مال خرچ کرتے تھے۔

آپ بڑے مضبوط ارادے والے، بڑے ذہین و ذکی اور بڑے باتدبیر تھے، غور کیجئے پہلے پہل نصف کس طرح خریدا اور یہ سبب کیسے بن گیا کہ وہ شخص نصف ثانی کو ایک حقیر قیمت پر فروخت کرڈالے۔

۲۔ جب آپ نماز کیلئے بیدار ہوتے تو نہ اپنے کسی اہل کو اٹھاتے نہ اپنے کسی خادم کو، بلکہ خود ہی وضو کا اہتمام فرماتے، آپ سے کہا بھی گیا: کہ آپ جب چاہیں کسی خادم کو جگا لیا کریں۔ ان کا اس میں کچھ حرج نہیں۔ آپنے فرمایا: میں ایسا نہیں کرونگا۔ رات انکی ہے وہ اس میں آرام کرتے ہیں۔

دیکھئے آپ گھروالوں اور خادموں پر کیسے مہربان تھے ان کی طاقت سے باہر انھیں مصروف نہ رکھتے۔ ان میں انصاف برتتے۔ ان پر زیادتی نہ کرتے۔ خادموں کے ساتھ شفقت و رحمت میں، ان کے ساتھ بہتر برتاؤ میں، اور ان کے ساتھ عدل مراعات میں آپ ایک بہت بلند مثال تھے۔

آپ بہت زیادہ انکسار پسند تھے، اہل و عیال اور خادموں کے باوجود خود رات کو اٹھتے، ان میں سے کسی کو نہ جگاتے اور انھیں بے آرام کئے بغیر جو چاہتے کرتے۔ یقیناً یہ بہت بڑی تواضع اور انکسار ہے۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ غزوۂ روم کی تیاری کریں، تو منافق انکو اس غزوے توشہ اور سواریوں کی قلت، دشمن کی کثرت، گرمی کی شدت اور بعد مکانی کیوجہ سے روکنے لگے، تو سیدنا عثمان نے اس غزوہ میں (اور یہ غزوۂ تبوک ہے جو مدینہ اور شام کے

درمیان ہوا) دس ہزار دینار خرچ کئے ایک ہزار مجاہد تیار کئے اور ان کے لئے نو سو اونٹ اور سو گھوڑے مہیا کئے۔

اس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ (اللہ کی خوشنودیاں آپ کے شامل حال ہوں) بہت سخی تھے۔ مسلمانوں کی منفعت اور دین کی نصرت میں مال سے جود و عطا فرماتے۔

دیکھو اس تنگی و سختی کے عالم میں آپنے کسی کی طلب یا تحریک کے بغیر محض ضمیر پاک کے اقتضا اور دین متین کی محبت سے کسقدر صرف کیا۔

۴۔ ایک آدمی سے آپ نے زمین خریدلی۔ اس نے قیمت پر قبضہ کرنے میں تاخیر کی، آپ نے اس سے کہا: "زرزمین پر قبضہ کرنے میں تجھے کس چیز نے روکے رکھا" اس نے کہا: تم نے مجھ سے دھوکا کیا ہے۔ تم نے مجھ سے بہت سستے داموں زمین خریدلی۔ اور جب مجھے کوئی آدمی ملا۔ اس نے مجھے اس بیع پر ملامت ہی کی۔ آپ نے فرمایا: رجوع میں تو آزاد ہے" زمین یا قیمت ؛ جسے چاہو پسند کرلو۔

یہ واقعہ بتاتا ہے کہ آپؓ، اللہ آپؓ سے راضی ہو، بہت درگذر کرنیوالے، لوگوں پر مہربان، اور اللہ سے بہت زیادہ ڈرنے والے تھے۔ دیکھئے! بیع منعقد ہو چکی ہے، اور زمین آپ کی ملکیت میں آگئی ہے۔ اسکے باوجود آپ نے بیچنے والے کو کیا فرمایا، کیا اسی کا نام انتہائے درگذری، خدا خوفی اور لوگوں سے شفقت و مہربانی سے پیش آنا نہیں؟

الغرض آپ بزرگانہ اخلاق کے مالک تھے۔ لوگوں پر بیحد شفیق اور مہربان تھے۔ بہت حیار والے تھے، آپ کی حیار کی مثالیں ہر خاص و عام کی زبان پر ہیں۔

آپ اسلام اور مسلمانوں کی مدد میں سابقین اولین میں سے تھے۔ رسول کریمؐ آپکو بہت محبوب و مکرم رکھتے۔

آنحضرتؐ نے آپ سے اپنی بیٹی رقیہؓ کی شادی کی جب وہ وفات پاگئیں تو حضرت رقیہ کی بہن حضرت ام کلثوم کو آپ کے حبالۂ عقد میں دے دیا اور آپؓ نے (خدا ان سے راضی ہو) ۳۵ھ میں وفات پائی۔

آنسو

از جناب مستنصر باللہ صاحب ایم۔ اے

(محترم مستنصر باللہ صاحب نے اپنی زیر طبع تصنیف "ادبی پارے" کا ایک لطیف ٹکڑا "مسلم" کو عنایت فرمایا ہے) ادارہ

شکستہ آرزدی کا غبار جب دل کی دنیا پر گھٹائیں بن کر چھا جاتا ہے تو گہربار آنکھوں کے سامنے یہ بادل برس پڑتے ہیں یہ آنسو ہیں۔

دل میں جب حسرتوں کا سیلاب اُمڈ کر آتا ہے تو ایک فوارہ

چھوٹتا ہے جو آنکھوں میں اترآتا ہے۔

یہ آنسو ہیں۔

جب حسیات و جذبات کا مرکز لرز جاتا ہے اور اس پر بجلی سی چوٹ بھی لگ جاتی ہے تو نیر کی ایک ندی بہنے لگتی ہے۔

یہ آنسو ہیں۔

جب بچہ کی نازک جان پر کوئی صدمہ پہنچتا ہے۔ تو ماں بیتابی کے عالم میں آنکھوں کے ذریعہ موتی لٹا دیتی ہے۔

یہ آنسو ہیں۔

دل جب مسرت کے بے پایاں سمندر میں ڈوب جاتا ہے۔

تو اس سمندر کا پانی اچھل پڑتا ہے۔

یہ آنسو ہیں۔

آنسو بارگاہِ الٰہی میں اسکی آتشِ غضب پر پانی کا کام دیتے ہیں

کسی کے آنسو میں محبت پنہاں ہے۔

کسی کے آنسو میں درد بھرا ہے۔

کسی کے آنسو میں مکر و دغا نظر آتا ہے۔

میرے آنسوؤں میں ربِ جلیل نظر آتا ہے۔

تین باپ

بچوں کے لئے

از خواجہ فیض لودھیانوی۔ لاہور

دین کے سردار وہ پیارے نبیؐ ؎ جن کی باتیں ہیں صداقت سے بھری
سُن ذرا کیا بات فرماتے ہیں آپؐ ؎ ساری دُنیا میں ہیں تیرے تین باپ
ایک والد، دوسرا اُستاد ہے ؎ تیسرا وہ جس کا تُو داماد ہے
مہربانی تجھ پہ کرتے ہیں سبھی ؎ بھولنا احسان اِن کا مت کبھی
پیٹھ پیچھے لے ادب سے اِن کا نام ؎ سامنے آئیں تو کر ان کو سلام
اِن کی عزت فرض سے بڑھ کر سمجھ ؎ اِن کی خدمت فرض سے بڑھ کر سمجھ
مرتبہ پہچان اِن کا اے عزیز! ؎ اس طرح کہلائے گا تُو باتمیز
ہاں مگر تینوں میں اشرف ہے وہی ؎ جس نے محنت سے تجھے تعلیم دی

کیوں نہ حاصل ہو اُسے سب پر شرف
فیض جاری ہے اُسی کا ہر طرف

زمانے کی چال

برطانیہ اور اٹلی:- اٹلی کا قدم ایک بار جو اکھڑا تو ابھی تک کہیں نہیں جما۔ اسے مشرقی افریقہ کے محاذ پر ہر جگہ شکست پر شکست ہو رہی ہے۔ برطانوی صومالی لینڈ جو اس نے پچھلے سال برطانیہ سے چھین لیا تھا۔ پھر کھو بیٹھا ہے اور اپنا اطالوی صومالی لینڈ بھی۔ اریٹریا جو اس کا افریقہ میں پرانا ملک تھا برطانوی افواج نے اس کا دارالخلافہ بھی فتح کرلیا ہے اور حبشہ کے کئی شہر اس نے قبضے میں لے لئے ہیں۔ حبشہ کے دارالخلافہ سے چند میل دور تک ہی برطانوی سپاہ رہ گئی ہے گویا کچھ دنوں تک اس کے فتح ہونیکی خبر بھی آپہنچے گی۔

شمالی افریقہ میں جرمنی فوج کی موجودگی کی وجہ سے برطانوی یلغار ذرا مصلحتاً رک گئی ہے۔ بلکہ جرمن سپاہ نے ایک برطانوی چوکی پر بھی قبضہ کرلیا ہے۔ اس کا سبب خواہ کچھ ہو برطانوی فوجی افسر جرمن فوج کی وہاں موجودگی کی اہمیت کو محسوس کر رہے ہیں اٹلی کے ڈکٹیٹر نے پچھلے دنوں یونان کے مقابلے میں البانیہ کے محاذ پر اطالوی فوج کی کمان خود سنبھال لی تھی لیکن اس سے بھی کچھ فائدہ ابھی تک نہیں ہوا ایک خبر آئی ہے کہ یونان اور اٹلی میں مسولینی کی درخواست پر عارضی صلح اس سبب سے ہوئی ہے کہ اٹلی البانیہ میں اطالوی کشتوں کے پشتوں کو ہموار کرلے بحیرہ روم میں اٹلی اور برطانیہ کے بحری بیڑوں میں ایک شدید ٹکر ہوئی جس میں اٹلی کے کئی گشتی جنگی جہازوں اور تباہ کن جہازوں کو غرق کر دیا گیا۔ اور بہت بڑا بحری نقصان ہوا ہے۔

برطانیہ اور جرمنی:- جزائر برطانیہ پر جرمن ہوائی بیڑے کے شدید اور نرم حملے جاری ہیں زیادہ حملے لنڈن، کارڈف، ہل، برسٹل اور سوتھمپٹن پر ہوئے۔ جرمن آبدوزیں اور دور تک اڑنے والے بمبار طیارے برطانوی تجارتی جہازوں کو ڈبونے میں پہلے سے زیادہ سرگرمی دکھا کر زیادہ نقصان کر رہے ہیں۔ سخت اندیشہ ہے کہ آنے والے دنوں میں آبدوزوں کے حملے پوری شدت اختیار کرینگے۔

برطانیہ اور امریکہ:- برطانیہ کی مدد کا بل آخر کار ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے پاس کر دیا اب اسے امریکی عوام نے قانون کی صورت دیدی ہے اور نقد ۲۱ ارب روپیہ برطانیہ کو جنگی سامان خریدنے کے لئے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس قانون کی رو سے برطانیہ کے لئے جنگی طیارے بن سکینگے اور برطانیہ کے قابل مرمت بحری جہازوں کی مرمت امریکہ کے ساحلوں پر ہو سکیگی۔ اس سے برطانیہ کی ڈھارس بندھ گئی ہے۔ اور اس کی کمر ہمت اور مضبوط ہو گئی ہے۔ امریکہ یہ کوشش بھی کرے گا کہ زیادہ سے زیادہ سامان جلد سے جلد تیار کرے۔ اور اسے کسی نہ کسی طرح برطانوی منزلوں تک پہنچا دے۔ اس کے بغیر اس کی ساری محنت اکارت جانے کا اندیشہ ہے بہت ممکن ہے کہ اس کوشش میں محوری طاقتوں اور امریکہ کے مابین جنگ

چھڑ جائے۔

امریکہ کوشش کر رہا ہے کہ جرمن حملے سے محفوظ رہنے کے لئے ان برطانوی ہوائی اور بحری اڈوں پر اپنا قبضہ کر لے جو امریکہ کے پاس پاس ہیں یا جہاں سے برطانیہ کو حفاظتی فکروں سے نجات دلانا مقصود ہے۔ اور یہ اڈے عموماً ۹۹ سال کے پٹے پر امریکہ برطانیہ سے حاصل کر رہا ہے۔ اور برطانیہ فوجی مصلحتوں اور اپنی مجبوریوں سے ان سے محروم ہو رہا ہے۔

بلغاریہ:- جرمنی نے بلغاریہ پر بھی مکمل قبضہ کر لیا۔ اور یہ چوتھی بلقانی ریاست تھی جسے اس نے ڈکار لیا یہ اس کی تازہ سیاسی فتح سمجھی گئی ہے۔

یوگوسلاویہ:- بلغاریہ کے بعد اس نے اپنی حریص نگاہیں یوگوسلاویہ کی طرف پھیریں اور اسے بھی دوسری بلقانی ریاستوں کی طرح بغیر ایک کارتوس چلائے اور بغیر ایک جان گنوائے ہتیانے کی فکر میں پورے زور سے لگ گیا۔ برطانیہ اور اس کے حامیوں کی توقعات کے خلاف یوگوسلاویہ بھی محوری طاقتوں میں شامل ہو گیا اتحادیوں کو اسی امر سے سخت صدمہ ہوا۔ اب یونان و ترکی کی طرف سب کی نگاہیں پھر گئیں۔ یوگوسلاویہ کو محوری طاقتوں میں شامل ہونے کو خود برطانیہ کی خبر رساں ایجنسی رائٹر نے جرمنی کی بڑی سیاسی فتح کہا۔ لیکن اگلے ہی دن یوگوسلاویہ میں حکومت میں انقلاب آگیا جن وزیروں نے محوری عہد نامے پر دستخط کئے تھے۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ شاہ پیٹر جو ابھی ۱۷½ سال کا ہے اور نابالغ ہے بادشاہ بنا۔ نئی وزارت مرتب ہوئی۔ عوام نے جرمنی کے خلاف نفرت کے مظاہرے کئے اور یہ سب کچھ جرمنی کے لئے بم کا گولہ ثابت ہوا [illegible] ہٹلر کو پہلی سیاسی شکست کہی گئی۔ لیکن ہٹلر سیاسی معاملات میں غضب کے وقت جوش کو معتدل رکھنے کا عادی ثابت ہوا ہے۔ خیال تھا کہ وہ فوراً یوگوسلاویہ پر فوجی حملہ کر دے گا۔ لیکن ابھی تک ایسا نہیں ہوا۔ وہ ہر ممکن کوشش کرے گا کہ یہ اونٹ بغیر لڑائی کے صحیح کروٹ بیٹھے پیشتر اس کے کہ وہ اس پر حملہ کرے۔ باوجود اس امر کے کہ یوگوسلاویہ چاروں طرف سے محوری طاقتوں کے شکنجے میں کسا جا رہا ہے۔ اس کی جرمنی کے پنجے سے نجات پانے کی خطرناک کوشش بے انتہا قدر کے قابل ہے۔ سب ملک اس کی تعریف کرتے ہیں اور وہ ہر اس خطرے کو دعوت دے رہا ہے جو اس کی ملکی آزادی کے تحفظ میں آئے تازہ خبر ہے کہ جرمنی نے یوگوسلاویہ اور یونان پر یکسر

ترکی:- ہٹلر کی فوجی اور سیاسی فتوحات کا سیلاب یورپی ترکی کی دیواروں تک آپہنچا ہے۔ اس سے نہ صرف ترک بلکہ تمام اسلامی دنیا میں بے چینی سی پیدا ہو گئی ہے۔ برطانیہ اور اور اس کے اتحادیوں کا بیحد مضطرب ہونا بھی قدرتی بات ہے۔ ترکی کی جغرافیائی اور فوجی حیثیت ایک بند کی سی ہے جو اگر خدانخواستہ ٹوٹ جائے تو جرمن طوفان ایشیا کے تمام اسلامی ممالک کو برباد کر سکتا ہے۔ جن سے برطانوی مفاد بڑی حد تک وابستہ ہیں۔ روس بھی اس تصور سے خوف زدہ ہے چنانچہ اس نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر ترکی پر کسی نے حملہ کیا تو مشرقی پولینڈ کی طرح روس اس پر حملہ آور نہ ہوگا۔ لیکن ترکی کسی ملک پر بھروسہ کئے نہیں بیٹھا اس کے مدبر کئی مرتبہ یہ ایمان افروز اعلان کر چکے ہیں کہ ترکی اپنے کسی حامی پر تکیہ نہیں رکھتا۔ اسے سہارا ہے تو سب سے بڑی طاقت کا۔ خدا کے بعد اسے اعتماد ہے اپنی قوت بازو، اپنے جذبہ آزادی اور اپنے قومی اتحاد کا اور بس۔ چنانچہ اس کے سرو شاد عزائم سے متعارف

قوتیں خوب آشنا ہیں۔ خدا اس کا ضرور معاون ہوگا۔ اور وہ اس ابتلا میں کامیاب رہے گا انشاء اللہ!

روس:- روس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، سوائے اس کے کہ یوگوسلاویہ کی نئی انقلابی حکومت کو اس نے مبارکباد دی ہے۔ یہ محض اس لئے کہ یہاں اس کے مفاد تھے۔ اور جرمنی نے ایسی عیاری سے اسے ہضم کرنے کی کوشش کی تھی کہ روس اس پر اپنے معاہدہ کی خلاف ورزی کا الزام نہیں دھر سکتا تھا اور اس انقلاب نے اسے فی الحال بچا لیا۔ بعد کی خبر ہے کہ اس پر حملہ ہوگیا۔

جاپان:- جاپانی وزیر خارجہ مسٹر مستوکا نے روس سے ہو کر جرمنی اور اٹلی کا سفر طے کیا اب وہ اپنی قدموں لوٹ رہا ہے یعنی اٹلی سے ہو کر پھر جرمنی اور روس پہنچے گا اور وہاں سے جاپان آجائے گا۔ ان سب ممالک میں ان کی خوب خاطر داری آؤ بھگت اور عزت افزائی کی گئی۔ مستوکا صاحب کہنے کو کچھ کہیں لیکن یہ امر ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں کہ جاپان خود جنگ میں الجھا ہوا ہو ان کا اپنے ملک سے باہر قدم رکھنا انتہائی ضروری ارادوں کی تکمیل کے لئے ہے۔

ہندوستان:- کانگرس کا ستیہ گرہ جاری ہے ہندو مہا سبھا نے جیسی کہ توقع تھی اپنے ستیہ گرہ کے اعلان کو ذرا ملتوی کر دیا ہے۔ مسٹر ایمرے وزیر ہند جو پرانی برطانوی پالیسی سے چمٹے ہوئے ہیں، اپنی تقریروں سے ہندوستانیوں کو کوئی امید نہیں دلا سکے۔ ہندو مہاسبھا باوجود مایوس ہو جانے کے ستیہ گرہ کی جرأت نہیں کر سکی مسلم لیگ اپنی رفتار سے چل رہی ہے۔ اور اس کے ارادوں میں کوئی فرق نہیں آیا بلکہ زیادہ مضبوط دکھائی دینے لگے ہیں۔

حکومت پنجاب اور اکالی سکھ:- اکالی کانفرنس روڑکالاں نے کچھ دن ہوئے حکومت پنجاب سے کچھ مطالبات کئے تھے۔ آخر میں ماسٹر تارا سنگھ صاحب صدر گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے باقی مطالبات کو ملتوی قرار دے کر صرف دو پیش کئے اور انکو پورا نہ کئے جانے کی صورت میں مقاومت مجہول کی دھمکی دی۔ حکومت پنجاب نے حالات جنگ کے پیش نظر جھک جانا مناسب سمجھا اور پہلے مطالبہ کی بنا پر سرگودھا کے سکھ رہنماؤں کے وفد کی ڈپٹی کمشنر سرگودھا سے ملاقات کے بعد ان تمام سکھ قیدیوں کو رہا کر دیا گیا جو گورو گوبند سنگھ کے جنم دن پر جلوس کے قضیہ میں قید ہو گئے تھے۔ دوسرے مطالبہ کو بھی یہ کہہ کر مان لیا کہ ہر قوم کے خالص مذہبی معاملات کے بارے میں کوئی قانون پاس نہیں کیا جائیگا تاوقتیکہ اس قوم کے ممبران اسمبلی کی غالب اکثریت اس کی حامی نہ ہو۔

پنجاب کی تجارتی منڈیاں بند:- پنجاب جو ایک زرعی صوبہ ہے جس کی خوشحالی یہاں کے کاشتکاروں اور زمینداروں کی خوشحالی پر منحصر ہے۔ اسکے کسان کی حالت یہ ہے کہ بیچارا نصف سال تک خون پسینہ ایک کرنے کے بعد جب فصل بیچنے جاتا تھا تو منڈی کے ہشیار دلال، چالاک آڑھتی اور دوانا خریدار مختلف حیلوں اور طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے اس سادہ لوح کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو اس طرح ٹھگتے تھے کہ گھر پہنچنے تک اس کے مال کے آدھے دام اس کی جیب میں مشکل سے پہنچتے تھے۔

پنجاب کی حکومت نے ان کے بچاؤ کے لئے مارکیٹنگ بل پاس کرکے ان کو اطمینان کا سانس لینے کی مہلت دی۔ لیکن پنجاب کی تمام منڈیوں کے نمائندے چند دن گذرے لائلپور میں جمع ہوئے اور ۱۵ اپریل تک تمام تجارتی کاروبار بند کر دینے کا فیصلہ کرکے اٹھے۔ یہ قانون ۱۵ اپریل سے نافذ ہو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ حکومت قانون کی بعض دفعات میں ترمیم کرکے اسے کسی حد تک نرم کر دے ورنہ تجارت کا بند ہو جانا اسے کب گوارا ہو سکتا ہے۔ وہ تجارت کو چلانے کی سبیلیں خود سوچے گی اور تاجروں کی مکاریوں سے کسانوں کو بچانے اور پبلک کے تجارتی کاروبار میں تعطل کو روکنے کی پوری کوشش کرے گی۔

پاکستان کانفرنس: مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب کے اہتمام میں پچھلے مہینے پنجاب کے طلبہ نے مسٹر جناح کی زیر صدارت ایک عظیم الشان اجتماع کیا۔ جسکی کامیابی کا تذکرہ اخبارات میں ہوتا رہا۔ مسٹر جناح کے خطبہ اور مجلس استقبالیہ کے صدر جناب عبدالحمید مرزا طالبعلم ایم۔ اے کلاس کی صدارتی تقریر دونوں بہت ہنگامہ خیز تھے۔ ہم سردست ان کے اقتباسات دینے سے قاصر ہیں۔ امید ہے کہ کسی آیندہ اشاعت میں یہ خدمت انجام دے سکینگے۔

دین اسلام

نری مولویت بھی بدنام ہے ٭ نری عسکریت بھی ناکام ہے

مجاہد بھی ہو اور عابد بھی ہو ٭ یہی مختصر دین اسلام ہے

علت زوال

غلط ہے کہ ہم کو فرنگی نے مارا ٭ ہمیں باہمی خانہ جنگی نے مارا

بٹے لاکھ فرقوں میں فیضؔ اہل وحدت ٭ عقاید کی اس رنگا رنگی نے مارا

(فیض لدھیانوی)

شکرپارے

نوشتہ خانصاحب محمد ظفر ایم اے ایل ایل بی

فقیروں کے ہتھکنڈے: فرانس میں کسی زمانہ میں فقیروں کا ایک حلقہ قائم تھا جس سے پولیس بھی ڈرتی تھی کوئی سپاہی ان میں سے کسی فقیر سے لڑ پڑتا۔ اس کی خیر نہ ہوتی۔ صفحۂ دنیا ہی سے مٹ جاتا۔ یہ حلقہ چندہ لے کے خوراک بغلی اٹھانے اور اسی قسم کا دوسرا سامان استعمال کیلئے دیتا تھا۔ یہاں نئے آدمیوں کو فقیری کے ڈھنگ سکھائے جاتے تھے ایک آہنی چپکلی سند کے طور پر دیدی جاتی تھی جو مصیبت کے وقت کام آتی کیونکہ ملک میں اس حلقہ کا اسقدر رعب طاری تھا کہ مصیبت کے وقت یہ نشانی دیکھتے ہی سرکاری ملازم فقیر کو چھوڑ دیتے۔

چین میں بھی ان لوگوں کا زور ہے کوئی دکاندار دھکا یا مار کر فقیر کو ہٹا دے بس اسکی شامت آگئی۔ شہر بھر کے فقیر بلائے دہائی مچاتے ہوئے آکے بازار میں جگہ جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور گاہکوں کو اس دکاندار تک نہیں پھٹکنے دیتے۔ اسکا بڑا نقصان جب تک نہیں ہو جاتا وہاں سے نہیں ٹلتے۔ کوئی صاحب جائداد کچھ نہ دے یہ لوگ کوئی لاوارث لاش لا کے اسکی زمین میں لا ڈالتے ہیں۔ وہاں کے قانون کے مطابق اسے دفن کرنے کا خرچہ دینا پڑتا ہے۔ جس کی زمین یا جائداد میں لاوارث لاش پڑی ہے وہی اسکے گاڑنے دابنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہاں کے فقیروں کے سردار کے مرنے پر اس کے مکان سے کئی ہزار اشرفیاں ملیں اور بہت سی خوبصورت عورتیں اسکے گھر میں بیویوں کے طور پر رہتی تھیں۔ انگلستان میں ایک فقیرنی گود میں بچہ لئے پھرتی تھی جس کی آنکھ پر ایک میلا سا چیتھڑا بندھا رہتا تھا۔ بچہ ذرا ذرا دیر میں بری طرح سے بلبلاتا۔ اس کے بھیک مانگنے پر لوگ بچہ پر ترس کھا کے اسے کچھ نہ کچھ دے دیتے۔ ایک پولیس کے سپاہی کو شبہ ہوا۔ پٹی کھلوائی تو بچہ آنکھ پر آدھے اخروٹ کا چھلکا جسکے اندر زندہ ٹڈا بند تھا۔ جب اسکے اندر ہلتا جلتا ننھا سا بچہ اس کی کانٹے دار ٹانگوں سے گھبرا کے بری طرح روتا۔ ایک دفعہ ایک فقیر چادر تان کے مردہ بن گیا اس کے ساتھ والوں نے رو رو کے اپنا برا حال کر لیا۔ راہگیروں نے اسکے گاڑنے کے لئے خیرات دینی شروع کی۔ کافی رقم جمع ہو گئی۔ سینہ زور فقیر لڑنے مرنے گالیاں اور بددعا دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ایک مشنری عورت ایک معزز آدمی کے بری طرح پیچھے پڑی۔ جب اس نے اسے کچھ نہ دیا تو اس عورت نے اسکے مارنے کو ہاتھ اٹھایا۔ ایک عورت نہایت پھٹے پرانے چیتھڑے پہنے ایک زنانخانہ میں گھس گئی۔ اسکی شرمناک حالت دیکھ کے گھر والیوں نے آنکھیں بند کر لیں اور کچھ کپڑے دے کے اسے ٹالا۔

ریلوے ٹکٹ کی تاریخ: سب سے پہلی ریل کی مسافر گاڑی ستمبر ۱۸۲۵ء میں چلی تھی لیکن ٹکٹ کی ابتدا [illegible] سے ہوئی۔ اس وقت ٹکٹ کی یہ صورت نہ تھی۔ بلٹی کی طرح کے کاغذ پر ریل کا بابو مسافر کا نام کرایہ مقام روانگی منزل مقصود وغیرہ لکھتا تھا۔ دوہری ہوتی تھی ایک حصہ کتاب میں رہ جاتا تھا اور دوسرا کاٹ کے مسافر کو دیدیا

جاتا تھا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ٹکٹ دینا اس زمانہ میں ریل کے نوکروں کے لئے ایک مصیبت تھی۔ سٹیشنوں پر ٹین وغیرہ کے تختے چھوٹی چھوٹی ریلیں تھیں۔ کئی کئی جگہ گاڑی بدلنی پڑتی تھی۔ بارش ہو یا دھوپ مسافر سب کچھ برداشت کرتا تھا ہر سٹیشن پر اسے سی طرح [illegible] بڑی زحمت تھی۔ پکی سڑک کے مسافروں [illegible] مسافروں سے اس لحاظ سے بہتر [illegible] حاصل تھا۔ [illegible] کے بعد [illegible] کی پیڑیں ٹکٹ کے لئے استعمال [illegible] موجودہ طریقہ کے ٹکٹ جاری ہوئے ان پر خاص قسم کے نشانات بنے ہوئے تھے۔ پھر سکاٹ لینڈ کے ایک ریلوے ایجنٹ نے چھپے ہوئے ٹکٹوں کا استعمال جاری کیا۔ لکڑی کی دستی مہر سے وہ چھاپے جاتے تھے۔ نمبر و تاریخ بعد میں قلم سے لکھے جاتے تھے۔ ریلوے ایجنٹ ریل والوں نے اپنی دقیانوسی عادت کی وجہ سے ذرا دیر سے اختیار کیا ۱۸۴۰ء میں اس کا استعمال عام طور پر جاری ہوا۔ اس سلسلہ میں [illegible] دھات اور چمڑے کے ٹکٹ استعمال ہوتے رہے۔ [illegible] نے ٹکٹ انگلستان اور سکاٹ لینڈ میں ۱۹۲۸ء تک جاری رہے۔ ہر مہینے کے ٹکٹ کا رنگ الگ الگ ہوتا تھا ٹکٹ کے نمبر کے مطابق آگے پیچھے جگہ دی جاتی تھی۔ جعلی ٹکٹ بھی بنتے رہتے جس کے روکنے کی یہ تدبیر کی گئی کہ چھپائی یا بناوٹ میں کوئی خاص نشان چھپا کر رکھا گیا۔ اسے دیکھنے سے اصلی نقلی کا پتہ لگ جاتا تھا۔ تیسرے ٹکٹ بھی جاری رہے۔ ایسے بھی تھے جن پر ایسے احکام تھے کہ دوسرے درجہ کی گاڑیوں میں تمباکو پینا منع ہے۔ کاغذ کے چھپے ٹکٹ زمانہ حال کی ترقی یافتہ صورت ہے۔

دولت و صحت: صحت کے بغیر دولت بیکار چیز ہے۔ دنیا میں جس قدر اپنے قوت بازو سے مالدار ہوئے ان کی صحت مرتے دم تک اچھی رہی کیونکہ انہیں اپنی جفاکشی کی قدر معلوم تھی جیسے انہوں نے آخر تک قائم رکھا۔ لکھ پتیوں کی عمریں ملاحظہ ہوں۔ راک فیلر ۹۷ برس کا ہو کر مرا اینڈریو کارنیگی ۸۳۔ بیشن ۸۱۔ لارڈ ٹرینٹ ۸۱۔ سر ڈیوڈ ڈیل ۷۰۔ لارڈ نفیلڈ [illegible] ۹۰۔ دیانت داری کی دولت قائم رہتی ہے بے ایمانی کی جڑ کٹ جاتی ہے کیونکہ لوگ مخالف ہو جاتے ہیں اور بدنامی کی وجہ سے [illegible] دیوالیہ ہو جاتا ہے۔ مالدار کا فرض ہے کہ وہ میانہ روی سے زندگی بسر کرے۔ فضول خرچی نہ کرے۔ نوکروں کے جمگھٹ نہ رکھے اپنے ہاتھ سے کام کرتا رہے۔ پنشن لینے کے بعد لوگ کیوں جلد مر جاتے ہیں محض اس لئے کہ ان کا روزانہ کا کام بند ہو جاتا ہے جس سے ان کی صحت بگڑ جاتی ہے۔ مصروفیت سے آدمی کے دل و دماغ کو تقویت حاصل رہتی ہے۔ مالدار آدمی کبھی قسمت کا غلام نہیں رہتا۔ وہ عقل و ہوش، نفس کشی، محنت اور صحت سے دنیا کی مشکلات حل کرتا ہے اور ترقی کرتا جاتا ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ جس کھیل کو اس کے قواعد کے مطابق کھیلا جائے کامیاب ہی رہتا ہے۔ دنیا کی کامیابی اور ترقی بھی ایک کھیل یا مشغلہ ہے۔ قواعد کی پابندی کیجئے۔ قسمت کا رونا رونے کا موقع ہی نہ آنے پائے گا۔

بھورے اور سنگلے: انگلستان میں ایک شخص نے گھنٹہ میں ۳۰ ابلے ہوئے انڈے کھائے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مر گیا۔

تحقیقات سے پتہ لگا ہے کہ دوپہر اور آدھی رات کو درد زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔

امریکہ میں جب کرایہ کی موٹروں میں مسافروں کو سردی لگتی ہے

تو وہ کھڑکیاں بند نہیں کرتے بلکہ کھول دیتے ہیں۔ ہوا کے شرائے سے سردی کی بجائے اندر والوں کو گرمی معلوم ہونے لگتی ہے۔ اندر ایک پرزہ ہے جو سرد ہوا کے جھونکے آتے ہی کام کرنا شروع کر دیتا ہے اور سرد جھونکا اندر آتے ہی گرم ہو جاتا ہے۔

ڈاڑھی مونڈتے ہوئے بالوں کے ساتھ کھال بھی کھرچ کر آجاتی ہے۔ دوسری دفعہ زیادہ کھال کھرچ جاتی ہے۔

اندازہ کیا گیا ہے کہ ٹھوڑی کے بیچ میں سب سے زیادہ بال ہوتے ہیں۔ ایک مربع انچ میں ۵۰۰ بال ہوتے ہیں۔ اوپر کے ہونٹ پر ۴۸۸ بالائی رخسار پر ۵۰۰ جنوبی رخسار پر ۲۵۰ فی مربع انچ بال ہوتے ہیں۔

امریکہ کی عورتیں سب سے زیادہ سگرٹ پیتی ہیں وہ ۱۴۴۰۰ فی کس سالانہ سگرٹ پیتی ہیں۔ بعض پانچ ہزار سالانہ پیتی ہیں سگرٹ بنانے والوں کو ان کے لئے دو کھرب سگرٹ سالانہ بنانے پڑتے ہیں۔

سگھڑ سہیلی

(خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل۔ بی)

بالوں میں برش:۔ بالوں کے ساتھ تو نرمی کرنی چاہئے مگر چندیا کے ساتھ سختی کا ہی برتاؤ اچھا ہے۔ ایک دفعہ برش کرنا کافی نہیں۔ چندیا میں تحریک پیدا کر کے خون کے دوران کو تیز کرنا ضروری ہے۔ چندیا کو رگڑنا نہیں چاہیئے بلکہ برش اس طرح کیا جائے کہ سر کی کھال گدی سے پیشانی سے، کانوں سے چندیا کی طرح کھچتی رہے۔ برش کے بال سخت ہونے چاہئیں مگر نہ اتنے سخت کہ سر میں چبھ کر اس میں کھرونچیں ڈالدیں سخت بالوں کے برش سے سر کی خشکی دور ہوتی ہے۔ برش آزادانہ استعمال کرنے سے بالوں سے گرد وغبار دور ہو جاتا ہے۔ بالوں کی لٹیں الگ الگ کر کے برش کرنا چاہیئے۔ برش نیچے سے اوپر کو کیا جائے چندیا سے نیچے کی طرف نہ کیا جائے۔ برش سے پہلے سر میں کنگھی کرنے سے خشکی کے ذرّے دور ہو جاتے ہیں بعد میں کسی نرم کپڑے سے بالوں کو صاف کر لیں اس سے ان میں چمک بھی آجائے گی۔

سلامتی کے گر:۔ (۱) دیا سلائی کی ڈبیہ ایسی جگہ رکھو جہاں بچوں کا ہاتھ نہ جا سکے۔ ۲۔ چولہے پر دستہ دار برتن اس طرح نہ رکھیں کہ ان کے دستے یا ٹونٹی آگے کی طرف رہیں ۳۔ بستر پر لیٹ کر حقہ یا سگرٹ نہ پئیں۔ ۴۔ گھر میں ردی اور کاغذوں کے ٹکڑے اکٹھے نہ ہونے دیں۔ ۵۔ بجلی کے بٹن وغیرہ گیلے ہاتھوں سے ہرگز نہ چھوئیں ۶۔ چھوٹے بچوں کے لحاف وغیرہ کے کونے دری کے کناروں سے ٹانک دیں تاکہ ان کے منہ پر آجانے سے ان کا دم نہ گھٹ جائے۔ ۷۔ نہانے کی بالٹی میں بچہ کو اکیلا چھوڑ کر کام میں مصروف نہ ہوں یا باہر نہ جائیں ۸۔ چاقو یا دھاردار چیزیں بچوں کی دسترس سے دور رکھیں۔ ۹۔ بچوں کو کوئی تیز چیز ہاتھ یا منہ میں لے کر دوڑنے کا موقعہ نہ دیں۔ ۱۰۔ خاص بیماریوں کے لئے جو دوائیں خریدی جائیں انہیں بعد میں گھر میں فضول جمع نہ ہونے دیں۔ ۱۱۔ زہریلی دواؤں کی شیشیوں پر ہمیشہ چٹ لگا دیا کریں۔ ۱۲۔ جراثیم کش دوائیاں بچوں کی رسائی سے بالاتر رکھیں۔

تندرستی کی تدبیر

آج کل جسم پر لگانے کے لوشن وغیرہ کا بہت کچھ رواج ہو گیا ہے۔ مگر یہ محض دولت اور بیفکری کے چوچلے ہیں۔ ان سے جلد خراب ہوتی ہے۔ خوبی وہ ہے جو قائم رہے۔ ایک طبی ماہر نے ایک مرتبہ کہا کہ جلد کے لئے قیمتی دوائیں طیار کرنا بہت آسان ہے اور اس میں کوئی کاریگری نہیں۔ اصل چیز جس کی ضرورت ہم میں سے ہر ایک کو ہے وہ جلد کی صفائی ہے اور وہ صابن یا کھل یا ابٹنا اور پانی اور کم خوراک کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ اس نسخہ کو انسانی جسم کی بہت سی شکایات کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر لوگ باقاعدہ غسل کرتے رہیں اور درمیانہ درجہ کی غذا کھائیں جس میں ہر بات کا لحاظ رکھا جائے۔ ان کی صحت مستقل طور سے درست ہو جائے۔ لیکن صحت کے یہ اصول اس قدر مفید ہیں، سادے ہیں کہ لوگ ان پر عمل نہیں کرتے۔ اس میں اپنی کچھ ہیٹی سمجھتے ہیں یا معمولی سمجھ کر انہیں نظرانداز کر دیتے ہیں۔ غیر متوازن غذا، تھوڑی نیند اور ورزش اور صحت کے معاملہ میں بے پروائی جو نتیجہ دکھاتی ہے بڑی سے بڑی دوا بھی اس کا تدارک نہیں کر سکتی۔

آج کل بچوں کو اکثر تندرستی کے اصولوں پر پالا جا رہا ہے جب وہ بڑے ہونگے امید ہے وہ ان اصولوں کے از خود عادی ہونگے موجودہ تعلیم میں جسم و دماغ دونوں کی ترقی کا لحاظ رکھا گیا ہے بچپن میں صفائی کی عادت حاصل کرنے سے ان کی آیندہ زندگی سدھر جانیکی امید ہے۔ ان کے معاملہ میں بس وہ عام بیماریاں نظر نہ آئینگی جن کو ہم عام طور سے بڑھی عمر کے آدمیوں میں دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بڑھاپے میں یہ بیماریاں لازمی ہیں۔

موسم اچھا آجائے تو ہم اپنے دل میں سیر و تفریح کا شوق محسوس کرتے ہیں۔ ہم باہر نکل جاتے ہیں۔ تازہ ہوا میں سانس لے کر خوش ہوتے ہیں۔ ہم ورزش کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی سادگی سے بسر کرنے کی عادت اختیار کرنی چاہئے۔ ہمیں صفائی کی بدولت صحت و حسن حاصل ہو سکتا ہے۔ اور یہ اسی جلد سے میسر ہو سکتا ہے جو باقاعدہ غسل سے صاف رکھی جائے اور جو اپنا کام قانون قدرت کے مطابق کرنے کے لئے بالکل تیار ہو۔ اس کے لئے ہمیں غذا کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ جسم کی صحت کے لئے مٹھاس، نشاستہ، معدنیات جسم کو طاقت دینے اور نشو و نما کرنیوالی غذا درکار ہے۔ غذا میں ان سب اجزا کا مناسب توازن ضروری ہے۔ غذا تازہ اور صاف ہونی چاہئے۔ ایسی الماری رکھی جائے جس میں مکھن سخت اور میووں کے رس میٹھے اور تازہ رہتے ہیں۔ دودھ اس میں ٹھنڈا رکھا جا سکتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اچھی موزوں غذا کھائیں سادگی سے زندگی بسر کریں۔ پرہیز اختیار کریں۔ اکثر نہایا کریں۔ اعتدال سے ورزش کریں تازہ ہوا کی تلاش میں رہیں۔

بچوں کی خوشی

کیا آپ کا بچہ خوش ہے؟ آنکھیں اس کا آئینہ ہیں کیا بچہ کی آنکھوں میں سکون و قناعت نظر آتے ہیں؟ کیا وہ آپ پر آتے ہی نظر ڈالتے ہیں اور خوش ہو کر بولتے ہیں یا ان کی آنکھیں بے چین اور رنجیدہ ہیں؟ اگر گھر میں انکی خوشی پوری ہو جاتی ہو وہ خوشیاں جو بچپن کی جان ہیں ان کی آنکھوں میں خوشی نظر آئے گی۔ کیا وہ دنیا پر جھینپ یا خوف کی نظر ڈالتے ہیں؟ ایسے بچے دنیا کے بوجھ میں وقت سے پہلے دبا دیئے جاتے ہیں۔ کیا آپ کا بچہ پلنگ پر لیٹتے ہی سو جاتا ہے اور سوتے میں اس کے چہرہ پر اطمینان برستا ہے؟ آپ کو اس کی کہانی خود معلوم ہو جائیگی۔

ناخوشی اور دماغی بوجھ آپ سے آپ چہرہ سے ظاہر ہو جائے گا۔ بیداری میں یہ چیز چھپ سکتی ہے مگر سونے میں خود بخود ظاہر ہونے لگتی ہے۔ اگر وہ گھر میں آتے ہی اپنی باتیں سنانے کے لئے بیقرار ہوں کہ انہوں نے کیا کیا۔ انہوں نے کیا نئی بات دیکھی۔ ان کے نئے یاروں سے ان کے کیا کیا مذاق ہوئے۔ اگر انہیں اس کا یقین ہو کہ گھر والے دل سے یہ باتیں سنیں گے تو وہ بیحد خوش ہونگے۔ اسی سے وہ گھر والوں پر اعتبار و بھروسہ کرنا شروع کر دینگے۔ ان کو یقین ہونا چاہیئے کہ ان کی خوشی گھر میں پہنچ کر دبا نہیں دی جائے گی۔ ایک بچہ نقشہ کی کتاب خوشی خوشی لایا اور ماں سے بولا۔ آج ماسٹر نے یہ کتاب اتنی قیمت پر دی ہے۔ کیسی اچھی ہے۔ کیسے عمدہ نقشے ہیں۔ ماں اس کے جواب میں کہتی ہے۔ بیٹا یہ اچھی ہے لیکن سے رکھ کر پہلے منہ ہاتھ دھوؤ اور میرے پاس آکر بیٹھو۔ بچہ منہ ہاتھ دھوکر آیا مگر اس کے چہرہ پر افسردگی تھی اور ماں کے یہ الفاظ اس کے کان میں پڑ رہے تھے کہ روز نئی کتابوں کے داموں نے پریشان کر رکھا ہے۔ مدرسہ والوں نے ناک میں دم کر دیا۔ جب بچے گھر میں اپنے دلی جذبات کے اظہار کا موقع نہ پائیں گے۔ تو وہ گھر میں زیادہ ٹھہرنا پسند نہ کریں گے۔ وہ جلد سے جلد باہر نکل کر دل بہلائینگے۔ بچہ کو خوب بات کہہ لینے دو۔ پھر ہاتھ منہ دھونے کا سبق اسے دو۔

مائدہ:۔

نوایجاد کباب

مسلمہ بہنوں کی خدمت میں ایک نئے قسم کے کباب کی ترکیب پیش کرتی ہوں جو نہایت لذیذ، خوش ذائقہ ہونے کے باوجود سستے بنتے ہیں۔

ترکیب

مسور کی دال پاؤ بھر۔ بیضۂ مرغ ۲ عدد۔ مرچ سرخ ۸ عدد۔ پیاز ایک عدد۔ گرم مصالحہ حسب ضرورت۔ نمک حسب ذائقہ سوکھی ادرک، مقشر طبیعت کی مناسبت سے۔ اول مسور کی دال پیاز نمک مرچ گرم مصالحہ سمیت ابال لیں۔ جب دال گل جائے اتار لیں لیکن یہ خیال رہے پانی اسی قدر ڈالا جائے جتنے میں دال گل سکے زائد نہیں۔ اب دال باریک پیس لیں اور اس میں بیضۂ مرغ حل کر دیں۔ اس کے بعد مقشر کیا ہوا ادرک کو تھر بھر کر کباب بنا کر تل لیں واضح رہے کہ آنچ ہلکی ہو اور گھی کم ڈالا جائے بہت خوش ذائقہ کباب ہونگے تجربہ شدہ ہیں۔ (راشدہ نزہت یونیم)
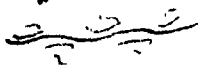
جوابات:۔

رسالہ مسلمہ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء میں کسی مسلمہ خریدار نے یہ دریافت
فرمایا ہے کہ بیوٹرین کیلوں کے لئے کس قدر مفید ہے۔ میں اپنے
تجربات کی بنا پر یہ تحریر کرنے کی جرأت کر رہا ہوں کہ میری لڑکی کے
چہرے پر کیل تھے میں نے مسلمہ میں اشتہار پڑھ کر بیلی رام پریم ڈرگ
کیمسٹ انار کلی لاہور سے ایک شیشی خرید کر آزمایش کی۔ لیکن
میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ بیوٹرین سے کیل ہی دور نہیں
ہو گئے بلکہ چہرے پر جو سیاہ دھبے تھے ان کا نام و نشان بھی مٹ
گیا میں مسلمہ کی خریداری کے اکثر کوشاں رہتا ہوں اسے میں اپنا
اخلاقی فرض سمجھتا ہوں۔ (ملک محمود انور۔ لاہور)
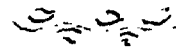
بزم مسلمہ میں کسی ایک خریدار نے بیوٹرین کے متعلق تحریر فرمایا
ہے کہ بیوٹرین کیلوں کے لئے کس قدر مفید ہے۔ میں اپنا تجربہ بیان
کرتی ہوں۔ عرصہ پانچ سال سے کیلوں نے مجھے تنگ کر رکھا تھا
جسمیں دوائیں استعمال کیں، لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ میں نے ملتان
شہر سے ایک شیشی نور بھائی کی دکان سے خرید کر استعمال کی۔
پہلی شیشی سے مجھے کافی فائدہ ہوا پھر میں نے ایک اور شیشی
۱۵ار میں منگا کر استعمال کی۔ میں بخوشی یہ لکھ رہی ہوں کہ مجھے
بیوٹرین کریم سے مکمل فائدہ ہو کر چہرہ بالکل صاف ہو گیا ہے میں
نے اپنی دو سہیلیوں کو بھی استعمال کرنے کی تاکید کی کیونکہ ان
کو بھی کیلوں نے تنگ کر رکھا تھا۔ میری سہیلیوں کا خط آیا ہے
کہ ہمیں بھی فائدہ ہوا ہے۔ اب میں اور میرے عزیز بیوٹرین کا
استعمال ہمیشہ کرتے ہیں۔ (راقمہ زہرہ بتول جماعت دہم
گورنمنٹ گرل سکول ملتان)

بہن خریدار نمبر ۱۸۵۵ نے ماہ مارچ کے پرچہ میں بیوٹرین کریم
کے متعلق استفسار کیا ہے اور چونکہ بہن نے اسکے فائدہ نقصان
کے متعلق لکھا ہے تو میں یہ لکھنے پر مجبور ہوں کہ یہ کریم محض بے
ہے۔ میں نے خود متواتر کئی ماہ اس کا استعمال کیا مگر کوئی فائدہ نہ
ہوا یہ سچ ہے کہ نقصان بھی نہیں دیا۔ بہن صاحبہ کی خدمت میں
عرض ہے کہ اس خیال سے لگانا کہ اسکے استعمال سے مہاسے
کیلیں جاتے رہینگے محض بیکار ہے ہاں آرائش کے لحاظ سے
بہن صاحبہ اسکو استعمال کر سکتی ہیں اگر بہن صاحبہ مہاسے دور
کرنا چاہتی ہیں تو ایک تولہ چنبیلی کا تیل ایک عدد کاغذی لیموں
حل کر کے رات کو چہرہ پر مالش کر لیا کریں صبح کو حمام سوپ سے
چہرہ دھو ڈالیں انشاء اللہ سب مہاسے جاتے رہینگے میرا آزمودہ
ہے لیکن تیل اصلی ہونا شرط ہے۔ (نزہت بنت انور۔ دیوبند)
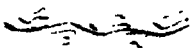
استفسارات:۔

کیا بہنوں میں سے کوئی ایسی ہمدرد ہے جو مجھے ان چیونٹیوں
کی فوج سے بچائے جنہوں نے نرغہ باندھ کر تمام گھر کو ستانا شروع
کر دیا ہے سارے مکان پر قبضہ کرنے کے بعد اب ہم لوگوں کا نمبر
آیا ہے نہ شب کو سونے دیتی ہیں نہ دن کو کسی جگہ بیٹھ کر کام کرنے
دیتی ہیں۔ ایک ایک پلیٹ میں خدا جھوٹ نہ بلوائے ہزار ہزار سے
کم نہیں بہت سی چیزوں کے نیچے تو پانی رکھ دیا ہے اب گھر کی تمام
چیزوں کے نیچے کیسے پانی رکھا جا سکتا ہے صفت تو یہ ہے کہ میٹھی
چیز کو چھوڑ کر نمکین چیز اور طرہ یہ کہ چٹنی پر جو صرف نمک مرچ کی ہوتی
ہے یہ کیسے گرتی ہیں براہ خدا کوئی بہن ایسا نسخہ بتائیں کہ ان سے
خلاصی حاصل کی جائے۔ (راقمہ خریدار مسلمہ نمبر ۴۸۴)

آج کل ایک پتلی سی بالشت بھر قلم جیسی مشین چلی ہے جس کے چلانے سے نیچے بربر بنتی ہے اور اوپر بخیہ جیب بنا جاتا ہے اس کے ڈبے پر "دی فیری آف ہوم" لکھا ہوتا ہے۔ میں نے لاہور سے منگائی تھی۔ اب اس کی سوئی ٹوٹ گئی ہے۔ نئی سوئی درکار ہے۔ میں نے اس کی تلاش لاہور، لدھیانہ جالندھر سب جگہ کی ہے مگر وہ نہیں ملی۔ اگر کسی بہن کو کسی دوکان کا پتہ ہو جہاں سے اس کی سوئی ملتی ہو تو مہربانی فرما کر بزم مسلمہ کی اگلی اشاعت میں اطلاع بھیجکر مجھے ممنون فرمائیں۔ (آنسہ طاہرہ رضیہ خانم صوفیہ)

تین۔ چار ماہ کی عمر کے بچے کے ماتھے یعنی پیشانی پر بہت سے باریک باریک بال ہیں۔ جو بدنما معلوم ہوتے ہیں۔ صرف درمیان میں سے تھوڑا سا ماتھا بغیر بالوں کے ہے۔ ایسے ماتھے کو پنجابی میں "چھانا متھا" کہتے ہیں۔ بنا براہِ مہربانی کوئی بہن یا بھائی ان بالوں کو دور کرنیکے متعلق اپنے تجربہ شدہ طریق یا نسخہ سے بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں۔ نیز بچوں کیلئے گھٹی کا مستند نسخہ اور آزمودہ مطلوب ہے چونکہ بال بچے والے ہر ایک گھر میں اچھی گھٹی کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے اس لئے تجربہ کار ممبر مائیں بغرض رفاہ عام ادھر ضرور توجہ فرمائیں۔ (خریدار عـ ۳۹۹۱ از شاہدرہ۔ دہلی)

میری سہیلی کے ماتھے پر بال اُگ آتے ہیں بہت علاج کئے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اگر کسی بہن کو کوئی عمدہ نسخہ معلوم ہو تو بھیج دیں۔ ممنون ہونگی۔ (شمیم نور الائی معرفت بخدمت جناب چوہدری عطا محمد صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ژوب والورالائی بلوچستان)

غمی کی خبریں:۔

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

آہ! کس دل اور کونسے قلم سے یہ خبر وحشت اثر لکھ رہی ہوں۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے اور آنکھوں سے سیل اشک رواں ہے کہ میرا پیارا بھانجی محمد اقبال بعمر ۵ سال تیئیس روز بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر ۱۰ مارچ کی منحوس شب کو قریباً ۲ بجے ہم سب کو تڑپتا چھوڑ کر اس فانی دنیا سے ہمیشہ کے لئے کوچ کر گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

پیارا اقبال ایک نہایت سنجیدہ مزاج اور سمجھدار بچہ تھا اس نے اپنی بھولی بھالی صورت اور پیاری پیاری باتوں سے سب محلہ والوں کو اپنا گرویدہ کر رکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عزیز کی بیوقت موت پر ہر فرد مغموم ہے۔ نیز اس کی تمیز و عقل اور جسمانی صحت اس کی عمر سے بڑھ کر ظاہر کرتی تھی۔ لیکن حیف! قزاق اجل نے یکدم ہم سے چھین لیا۔ آہ!

کتنی مشکل زندگی اور کس قدر آساں ہے موت
گلشن ہستی میں مانند نسیم ارزاں ہے موت

ہائے اس صدمۂ جانکاہ نے ہم سب کو مضطرب کر دیا ہے خصوصاً میری آپا یعنی عزیز کی والدہ کی حالت تو اس ناقابل برداشت صدمہ سے ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ اپنا مسلمہ بہنیں دعا کریں کہ خدائے لایزال معصوم بچے کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(شکستہ دل محمودہ ملکے کلاں ضلع سیالکوٹ)

میں نہایت رنج و افسوس کے ساتھ یہ خبر وحشت اثر سپرد قلم کرتی ہوں کہ میرا چھوٹا بھائی خورشید خالد عمر ۱۱ ماہ بعارضہ نمونیہ بتاریخ ۱۰ مارچ بروز پیر بوقت ساڑھے تین بجے بعد دوپہر اور چھوٹی بہن رضیہ خانم عمر ۱½ سال بتاریخ ۱۲ مارچ بروز بدھ ساڑھے ۹ بجے شب دونوں لودیانہ میں یکے بعد دیگرے اس جہان فانی سے چل بسے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بد نصیب والدین اور بہن کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔ اللہ تعالے مرحومین کو اپنے جوار رحمت اور سایہ عاطفت میں جگہ دے اور ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ مبلغ ۲ روپے کی حقیر رقم اور ایک جوڑا کپڑے اور ایک عدد سینہ بند بغرض ایصال ثواب روح مرحومین ارسال ہے۔ مدرسۃ البنات کی یتیم و مسکین طالبات پر صرف فرمائیں

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

(غمزدہ محمودہ بنت احمد شاہ۔ لودیانہ)
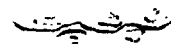
خوشی کی خبریں:-

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سپرد قلم کی جاتی ہے کہ بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۹۴۰ء کو اللہ میاں نے ہم کو ننھا منا بھائی عطا فرمایا جبل پور کی بزرگ ہستی قبلہ مولانا علیہ السلام صاحب مدظلہ العالی نے اس کا نام محمد افضل خان رکھا ہے۔ اور بچے کے نانا قبلہ محمد علی صاحب ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر صاحب نے عدن سے محمد اقبال خان نام بھیجا ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ خدا تعالی نومولود کو ایمان و اقبال کی دولتیں عطا فرمائے۔ (ابن محمد رضا خاں جبل پور)
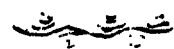
میں نہایت خوشی و مسرت سے یہ اطلاع دیتی ہوں کہ بفضل تعالیٰ ۲۳ مارچ ۱۹۴۱ء بروز اتوار میرے محترم بزرگ بھائی سرکار رولہار د کی سالگرہ بخیر و خوبی منائی گئی صبح کو ہز ہائینس نے سجدہ شکر کیا اور پھر فوج کی سلامی لی۔ ہز ہائینس کے ہمراہ ان کے چھوٹے سے ولیعہد صاحب بھی شریک تھے اور اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے سلامی لے رہے تھے سلامی کے بعد ۱۱ بجے دربار شروع ہوا فرخ منزل کا ہال کمرہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہز ہائینس کے دوسرے دو بھائی اور تمام اہلکار بھی دربار میں موجود تھے۔ دربار کے ختم ہونے پر تمام لوگوں نے قصیدے پڑھے اور پھر ہز ہائینس نے خود اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر ایک مفید اور قابل تعریف تقریر فرمائی جسے رعایا نے بہت دلچسپی سے سنا تقریر کے بعد گانا بجانا شروع ہوا۔ اور ہر طرف سے شادمانی اور مبارکباد کی صدا بلند ہوئی۔ اب کی سالگرہ میں پہلی سی خوشی اور جشن نہیں کئے گئے کیونکہ ہم اور ہمارے رئیس اپنے ملک معظم کے ساتھ ہیں اس لئے خدا سے دعا ہے کہ خدا ہمارے رئیس کو اور ملک معظم کو ہر طرح کا چین دے اور سب خوشیاں پوری ہوں۔ میں مسلم کی خریدار بہنوں سے کہتی ہوں کہ وہ دعا کریں کہ خدا ہمارے رئیس کو عمر و اقبال عطا کرے اور ان کے زیر سایہ ولی عہد بہادر کو پلنا نصیب کرے۔ سالگرہ کا زیادہ حصہ خوشی کا نہیں کیا گیا انشاءاللہ زندگی رہی تو جشن وغیرہ ہوگا۔ یہ رقم میں نادار بہنوں کیلئے بھیجتی ہوں تاکہ نادار بہنوں کو اس خوشی کی تقریب کا حصہ پہنچے اور دعا کریں کہ ہمارے ہز ہائینس کی عمر و اقبال میں ترقی ہو اور ساتھ ہی ریاست میں دن دوگنی رات چوگنی آسائش ہو۔ آمین ثم آمین۔

ہمارے یہاں سے جنگ کیلئے بہت چندہ جا چکا ہے اور زخمیوں کیلئے بھی امداد کی گئی تھی شکریہ کی چٹھی بھی آگئی ہے۔ (ہمشیرہ خرد

کشیدہ کاری
ناصر خان یوسفزئی مغلپورہ
لاہور

حمید انور جالندھر

قدسیہ بیگم بنت شیخ ضیاء الحق
محمد رمضان اصفی

نام	رقم	نام	رقم
جناب بابو عبدالرحمن صاحب اکونٹنٹ گورنمنٹ ہائی سکول	-/۲/-	جناب مسٹر بشیر احمد صاحب صدیقی بی اے کراچی	-/-/۱
جناب حکیم محمد جالینوس صاحب جالندھر شہر	-/۴/-	جناب مسٹر سید سکندر احمد صاحب رضوی ای۔ ڈبلیو آر "	-/-/۱
جناب سید محمد رفیق شاہ صاحب رفیق بائینڈنگ ہاؤس ریلوے روڈ	-/۴/-	جناب مسٹر عبدالمجید صاحب راجپوت کمپٹرولر آفس "	-/-/۱
جناب چودھری فیض محمد صاحب جلد گر بازار شیخاں	-/۲/-	جناب چودھری غلام محمد صاحب بی اے سپرنٹنڈنٹ " "	-/-/۱
بتوسط مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن مدرسۃ البنات		جناب مسٹر فدا حسین صاحب بی اے "	-/-/۱
جناب محمد ادریس خاں صاحب ایرپورٹ کراچی	-/-/۱	جناب مسٹر ابوالقاسم صاحب " دفتر "	-/-/۱
جناب مسٹر بشیر احمد خاں صاحب بی اے دفتر کمپٹرولر	-/-/۲	جناب مسٹر شاہنواز صاحب " "	-/۸/-
جناب مسٹر ایس ایم یعقوب صاحب بی اے "	-/-/۱	جناب مسٹر صفت حسین صاحب " "	-/۴/-
جناب حاجی رسول بخش صاحب "	-/-/۱	جناب مسٹر منیر احمد صاحب " "	-/۸/-
مسٹر غلام رسول صادق صاحب بی اے "	-/۸/-	جناب مسٹر اسماعیل صاحب " "	-/۴/-
جناب مسٹر غلام صادق صاحب " "	-/۸/-	جناب مسٹر فاروق احمد صاحب " "	-/۸/-
جناب مسٹر الطاف حسین صاحب بی ایس سی "	-/۸/-	جناب مسٹر سعید احمد صاحب بی اے ایل ایل بی "	-/-/۱
جناب مسٹر شمس الحق صاحب بزمی "	-/-/۲	جناب چودھری عطا محمد صاحب دفتر کمپٹرولر "	-/-/۱
جناب مسٹر سردار خاں صاحب ملک "	-/-/۱	جناب بابو عبدالحفیظ صاحب کراچی	-/-/۱
جناب مسٹر منظور الحق صاحب ایم اے "	-/-/۱	جناب ماسٹر عبدالجبار صاحب سندھ مدرسۃ الاسلام	-/-/۲
جناب غازی ولی محمد صاحب مالک پی ڈبلیو ڈی ریسٹورنٹ	-/-/۱	جناب چودھری امیر باز صاحب کراچی	-/-/۱
جناب محمد حسن محمد یوسف سپرنٹنڈنٹ کمپٹرولر آفس کراچی	-/-/۵	جناب ملک عبدالستار صاحب "	-/-/۱
جناب مسٹر خاکسار محمد یعقوب صاحب " "	-/-/۱	جناب مسٹر فدا محمد صاحب "	-/۸/-
جناب مسٹر محمد اقبال خاں صاحب عزیز " "	-/-/۱	نامعلوم الاسم "	-/-/۱
مسٹر خادم محی الدین صاحب بی اے " "	-/-/۲	جناب ماسٹر سیف علی صاحب "	-/۴/-
اسم نامعلوم "	-/-/۲	جناب ڈاکٹر محمد یوسف صاحب یوسفی دواخانہ "	-/-/۵
مسٹر نذر محمد صاحب "	-/-/۱	جناب فتح بھائی صاحب قریشی کراچی صدر	-/-/۵
جناب بابو مسٹر بشیر احمد صاحب برہما آئل کمپنی	-/-/۱	جناب عبدالشکور صاحب "	-/۸/-
جناب مسٹر عبدالحمید رزاق صاحب بی اے کمپٹرولر آفس "	-/-/۱	جناب ماسٹر فرزند علی صاحب مرحوم "	-/۸/-

جناب سالار محمد فضل الٰہی صاحب ایم اے کیشن ہیڈکوارٹر سپیسنگ کلکتہ (وظیفہ سالانہ تمام برائے نادار طالبہ)	۱۰/-/-
جناب سید آغا جواد شاہ صاحب اکونٹنٹ سندھ سی آئی ڈی کراچی (خیر النساء سکالرشپ)	۳/-/-
جناب محترمہ مکرمہ معظمہ نفیس دلہن صاحبہ بیگم عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر حبیب گنج علیگڑھ (بابت ماہ فروری ۱۹۴۱ء)	۲۰/-/-
میزان	۸۶/-/-

تعمیر فنڈ ماہ مارچ ۱۹۴۱ء

جناب محترمہ بنت جناب محمد احمد خانصاحب چیف جسٹس بھوپال	۱۰/-/-
جناب خانبہادر الطاف الحق صاحب مرحوم از ایم ایچ بشیر صاحب ابن خانبہادر مرحوم ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینئر ریاست بھوپال (بتوسط خانبہادر ڈاکٹر یار محمد خانصاحب ایم۔ڈی لاہور)	۱۵۰/-/-
بتوسط دوست خانصاحب ذیلدار گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور	۲۵/-/-
میزان	۱۸۵/-/-

حساب انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب) بابت ماہ جنوری فروری و مارچ ۱۹۴۱ء

نام	جنوری	فروری	مارچ
جناب خان عبدالحق خانصاحب بستی دانشمندان	۱/-/-	-	-
جناب خانبہادر مولوی فتح الدین صاحب او بی ای پرنسپل ایگریکلچرل کالج لائلپور	سہ ماہ ۳/-/-	-	-
جناب حکیم رحمت علی صاحب دروازہ سیداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب شیخ حبیب الٰہی صاحب کلرک آف دی کورٹ سیشن جج	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب سید محمد لطیف شاہ صاحب پوسٹ ماسٹر ہیڈ پوسٹ آفس جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو عبدالعزیز صاحب کلرک دی جالندھر سنٹرل کوآپریٹو بینک	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب مفتی فخر الدین صاحب ایچ وی سی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب بابو عبدالحق صاحب پوسٹل کلرک محلہ راج گنج	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب چودھری نبی احمد صاحب کیمپ کلرک ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مولوی محمد امین صاحب عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب خانصاحب شیخ غلام حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب مرزا فیض اللہ بیگ صاحب ریڈر سیشن کورٹ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب شیخ عبداللطیف صاحب ریکارڈ کیپر سیشن کورٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بابو غلام محمد صاحب ڈسٹرکٹ ناظر کچہری صدر جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب ماسٹر عبدالرحیم صاحب بی اے ایس اے وی ٹیچر گورنمنٹ سکول	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو فیروز الدین صاحب پوسٹل کلرک	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
جناب خان نیاز محمد خانصاحب اکونٹنٹ دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب شیخ حسام الدین صاحب صدر قانونگو کچہری صدر جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب بابو مستجاب حسین صاحب کلرک دفتر سب رجسٹرار صاحب	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب شیخ نیاز احمد صاحب دکاندار رینک بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب چودھری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر صاحب	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب شیخ رحیم بخش صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب مولوی رحمت علی صاحب اے ڈی آئی آف سکولز	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب منشی محمد شریف صاحب محلہ راج گنج	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
جناب منیجر صاحب مکتبہ علمیہ جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
جناب بابو نیاز علی صاحب ہیڈ سگنیلر ہیڈ پوسٹ آفس جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-

کیا آپ کا گھر ان کتابوں سے خالی ہے؟

روحوں کے کرشمے: مرنے کے بعد روحیں کیا کام کرتی ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا کہ مرنے والے ہم سے جدا نہیں ہوتے وہ آس پاس ہی ہیں لیکن ہم میں ان سے بات چیت کرنے کی لیاقت نہیں۔ عزیزوں کو یہ معلوم کرنے سے ضرور تسکین ہوگی۔ روحیں بوقت ضرورت خود ہم سے ملنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کتاب میں روحوں کے سچے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ جو اس قدر دلچسپ اور سنسنی خیز ہیں کہ جب تک ختم نہ ہو جائے ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی۔ لیکن رات کے وقت تنہائی میں نہ پڑھیں۔ قیمت عہ

روح القرآن:- صحیح کلام مجید کی کلید ہے۔ دنیا کی کسی زبان میں ایسی جامع کلید موجود نہیں۔ بیرون ہند کے سکالر بھی اسے منگا منگا کر حرز جان بنا رہے ہیں۔ کلام مجید کے سمجھنے کیلئے بہترین ذریعہ ہے پہلے حصہ میں قرآن پاک کے مضامین کی فہرست موجودہ زمانے کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر دی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں مشکل الفاظ کے مخرج اور معنی۔ تیسرے میں سورتوں کے عملیات اور ان کے مضامین کے خلاصے اور شان نزول دے گئے ہیں۔ اور بھی خوبیاں ہیں۔ ہر چیز پارہ سورۃ آیت کی ترتیب سے دی گئی ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ قیمت ۸ر

ماں بچہ کی نگہداشت:- گھر گھر بچوں کی بے وقت موت اور ماؤں کی خرابی صحت کا کہرام مچا ہوا ہے ان کی تکالیف نے واقعی ہماری زندگی اجیرن کر دی ہے۔ یہ کتاب زخمی دلوں کیلئے مرہم اور عزیزوں کیلئے صحیح کا تعویذ ہے۔ ان خانگی تکالیف و مصائب سے بچنے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں اور ملکی و قومی خدمت کرنی ہو تو منگا منگا کر غریبوں میں مفت بانٹیں۔ تیسرا ایڈیشن پہلوں سے کہیں ضخیم اور مفید ہے۔ قیمت صرف ۲ر ٹکٹ بھیجنے میں کفایت رہتی ہے۔

رفیق زمیندار:- بلکہ سب کا بہترین رہبر ہے۔ تعلیمی و اصلاحی کتاب ہے تیسرا ایڈیشن ہے۔ سب پہلوں سے جداگانہ چیز ہے۔ بیشمار کتب خانوں کے لئے منگائی جا چکی ہے۔ دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے کی تدابیر پہلے حصہ میں ہیں۔ باقی حصوں میں تعلیم حفظان صحت، سرمایہ اندوزی مویشیوں کی پرورش اور انکی دیکھ بھال، زراعت پر نہایت مفید مضامین دے گئے ہیں۔ شہری اور دیہاتی باشندوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت عہ

سنگار خانہ:- خوبصورت اور تندرست رہنے کی بہترین ہدایات ہندوستانی معاشرت اور ایشیائی شرم و حیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے درج کی گئی ہیں۔ تصویریں بھی ہیں اور سرورق عمدہ ہے۔ بیویوں کے لئے بہترین تحفہ ہے اور اس کا گھر میں رکھنا مسرت بخش خانہ داری کا ضامن ہے۔ قیمت ۲ر دو روپیہ۔

یہ سب کتابیں مسلہ کے خاص نامہ نگار مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی کی تصنیف و تالیف ہیں۔ ہر کتاب کی لکھائی چھپائی وغیرہ عمدہ اور سب کا محصولڈاک بذمہ خریدار۔ بوقت فرمائش رسالہ کا حوالہ ضرور دیں۔

مولوی محمد ناصر خضر پبلشر سلسلہ تحریک اطفال گوڑ گانوہ پنجاب

ترجمان القرآن

قرآن مجید کی عربی عبارت کو سمجھنے کیلئے اور اس کے ایک ایک لفظ کا مطلب یاد کرنے کے لئے یہ ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے بچے بچیوں میں اسکے ذریعے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو گئی ہے ترتیب اس ترجمہ کی حسب ذیل ہے:

سطر اول میں کلام الٰہی کی آیت۔ دوسری میں آیت کے الفاظ کو الگ الگ کرکے لکھا ہے۔ تیسری سطر میں ہر لفظ کے جدا جدا معنے۔ چوتھی سطر میں با محاورہ اردو ترجمہ ہے۔ ہمارے بیان کرنیکی ضرورت نہیں۔ اس کی خوبیاں نظر کرنے سے خود عیاں ہو جائینگی۔

فی الحال اسکے چھ پارے پہلے چار اور آخری دو شائع ہو چکے ہیں آپ اپنا نام درج رجسٹر کرا دیجئے۔ تاکہ باقی پارے طبع ہوتے ہی پہلے آپکی خدمت میں بھیجے جائیں۔ ہدیہ فی پارہ ۸ مع محصولڈاک بذمہ خریدار (پانچواں پارہ زیر طبع ہے)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَ اِذْ	قُلْنَا	لِ اَلْ مَلٰئِكَةِ	اُسْجُدُوْا	لِ اٰدَمَ
اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَ

فَ سَجَدُوْا	اِلَّا	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَ
تو ان سب نے سجدہ کر دیا	چھوڑ کر	ابلیس کو	اُسنے نہ مانا	اور

ان سب نے سجدہ کر دیا بجز ابلیس کے اُسنے سر پھیر دیا اور

اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)

اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنْ	اَلْكٰفِرِيْنَ	۳۴
اپنی بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

اپنی بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (۳۴)۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	يَا	اٰدَمُ	اُسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے	آدم	بس	تو	اور

اور ہم نے کہا: اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	كَ	اَلْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

(دونوں) اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھایا کرو

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام۔ جالندھر شہر

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱- رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
۲- رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت . ۲۵ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہوسکے گی۔
۳- منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔
۴- کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔
۵- خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہوسکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

۱- یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی تہذیب و شرافت کو مد نظر رکھا جائے۔
۲- زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔
۳- روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔
۴- مضمون مختصر ہو۔
۵- مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔
۶- پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہوسکیگا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱- کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائیگا۔
۲- کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔
۳- اجرت بہر حال پیشگی۔

جمال پرنٹنگ پریس [illegible] میں چھپکر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دفتر القاسم [illegible] سے شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۸۹

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی اور اصلاحی

ماہنامہ

مُسلمہ

جالندھر شہر

مُدیرہ حُمَیرا

سرپرست: فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ

زیرِ نگرانی: انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ: ایک روپیہ (ممالک غیر سے تین شلنگ) فی پرچہ ۲ر

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ مُسلمہ جالندھر شہر

جلد ۹	مئی سنہ ۱۹۴۱ء ربیع الثانی سنہ ۳۶۰ھ	نمبر ۱۱

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر کا سولھواں سالانہ اجلاس

خداوند تعالیٰ کی عنایت و کرم سے انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر کا سولہواں سالانہ مردانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ اپریل کو ہفتہ و اتوار کے دن کامیابی سے منعقد ہوا۔ اب کے برس حالات کی معمول سے زیادہ ناموافقت کے باوجود یہ تقریب جس حد تک کامیاب ہوئی وہ اللہ کی بہت بڑی نوازش ہے۔

اللہ کی بعض رضائیں:۔ انجمن کے مردانہ و زنانہ اجلاس بالترتیب مارچ اور اکتوبر کے معتدل و خوشگوار مہینوں میں منعقد ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کی منشا سے ایک ایسی مجبوری پیش آئی کہ مردانہ اجلاس اپریل کے شروع گرما میں منعقد کرنا پڑا اور موسم کی سختی کو نتیجہ کی خوشگوار امید کے مقابلے میں گوارا کر لیا گیا۔

لیکن قدرت کو ایک اور موسمی آزمائش منظور تھی یعنی اجلاس کے ایام میں یکایک موسم کی حدت اور لو کی شدت اس انداز میں آئی کہ ماہ اپریل پر مئی اور جون کے مہینوں کا دھوکا ہو رہا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ پنجاب کی زندہ دنیا کے تجربے میں اپریل کبھی ایسا نہیں تپا۔

تیسرے یہ کہ محترم قوم سیٹھ عبداللہ ہارون کے صدارت قبول فرمانے پر اخبارات میں ان کی قوم پرستانہ نوازش کا اعلان ہو چکا تھا کہ ان کے دوسری ضروری اسلامی و ملکی خدمات میں انہماک کی وجہ سے چند دنوں کے بعد انہیں اپنے ارادے کے التوا کی اطلاع دینی پڑی۔

اسی طرح بعض دوسرے محترم صدر صاحبان کی عدم تشریف آوری کی اطلاعیں بھی آگئیں مگر اس وقت آئیں کہ جلسے میں دو ایک روز باقی تھے اور پروگرام چھپ کر شائع ہو چکا تھا۔

چنانچہ آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر معارف پنجاب اپنی سرکاری مصروفیتوں کی انتہا کی وجہ سے صرف دو گھنٹے ہی جالندھر میں قیام فرما سکے اور وہ وقت اجلاس کا نہ تھا۔ معائنہ مدرسہ کا تھا اور وہیں صرف ہوا۔ خان بہادر شیخ نور محمد صاحب ڈپٹی کمشنر لائل پور بھی اپنی توقع کے خلاف کسی سرکاری مشغولیت کی وجہ سے تشریف فرما نہ ہو سکے۔ چودھری چودھری جان محمد صاحب رئیس اعظم و صدر بلدیہ رہتک کے بھائی صاحب کا تار جلسے سے ایک روز پیشتر پہنچا کہ چودھری صاحب شدید درد گردہ میں مبتلا ہو کر کسی دوسری جگہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور وہ شامل جلسہ ہونے سے

قاصر ہو گئے ہیں۔ علاوہ یہ کہ نشست اول کے مقررین کرام اور شعرائے عظام میں سے ایک بھی وقت پر درود نہ فرما سکے۔ دوسری یا تیسری نشست کے اوقات میں آئے۔ اس طرح بہت سا پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔

اس ذاتِ بے ہمتا کا بے غایت شکر ہے کہ گرمی کی سختی ہنگامۂ رونق کو نرم نہ کر سکی۔ صدارت کی پیشکش کو دو جہر ذی ثروت و ذی عزت مخدومانِ قوم نے قبول فرمالیا۔ جو بعض شعرا و مقررین کسی معذوری کی وجہ سے شرکت جلسہ نہ فرما سکے۔ ان کی جگہ خلاف امید دوسرے فضلا نے تشریف لا کر پوری کر دی۔

ہم انسان یہ سمجھ رہے تھے کہ سب کچھ شائع شدہ پروگرام کے مطابق ہوگا۔ خدائے رحمٰن نے اس میں زبردستی تبدیلی کر کے اپنی رضا کے مطابق طے کیا اور اس کا بے پایاں احسان ہے کہ جو کچھ ہوا بہت خوب ہوا اور نہایت بہتر ہوا۔ جو کوشش اسکی راہ میں ہو، وہ بے ثمر کیونکر رہے۔

معاینہ مدرسہ: ۲۶۔ کی صبح کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک دو گھنٹے معاینہ مدرسہ میں گزرے۔ میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم پنجاب اور میاں عبدالعزیز صاحب وزیراعظم ریاست کپورتھلہ، قسمت جالندھر اور ضلع جالندھر کے افسران صیغۂ تعلیم، ضلع جالندھر کے بعض دیگر افسران، ملک کے اطراف واکناف کے معززین مہمانوں اور شرفائے شہر و مضافات نے معاینہ میں شمول فرمایا۔

دروازے میں داخل ہوتے ہی ایک صحن میں چھوٹی بچیوں نے معزز مہمانوں کو منظوم سلام پیش کیا۔ اسکے بعد مدرسہ اور دارالاقامہ کی کرائے کی موجودہ عمارتوں کا ملاحظہ کیا طالبات کی دستکاری کی نمائش دیکھی جو بہت نفاست سے آراستہ کی گئی تھی۔ پھر دوسرے صحن میں چھوٹی بچیوں نے عربی، انگریزی اور اردو زبان میں ورزش کے نمونے دکھائے۔ تیسرے صحن میں خیمے اور قناتیں نشست کی غرض سے نصب تھیں۔ محترم واردین نے وہاں کرسیوں پر بیٹھ کر پس پردہ طالبات سے قرآن پاک کی تلاوت سنی، مدرسہ کی افتتاحی حمد سنی، استقبالی نظم سنی۔ بالغات نے پس پردہ اور چھوٹی بچیوں نے سامنے آکر مناسب وقت تقریریں کیں اور زندگی بخش نظمیں کہیں۔ دوسرے چھوٹے لڑکوں اور دس بارہ چھوٹی بچیوں نے لٹھیتی کے کرتب دکھائے۔ ایک بچی نے سر پر ڈنڈا کھا کر اس ہوشیاری اور پھرتی سے معرکہ جاری رکھا گویا اسے لاٹھی نے چھوا ہی نہیں۔ سب عش عش کر اٹھے۔ بچیوں کے اس مظاہرے نے جو اسی سال ہوا سبکو محوِ حیرت کر دیا۔ مسلمان بیٹیوں کی ذہنی اور جسمانی تربیت کے ان مظاہرات کی روشنی میں اسلامی دنیا کے آیندہ تمدن کے خوشنما نقوش کا دھندلا سا عکس نظر آ رہا تھا۔ حاضرین میں اہل بصیرت کی آنکھیں اچھی توقعات کی روشنی سے چمک رہی تھیں، چہروں پر رونق تھی اور لب پر تبسم۔

وزیر تعلیم کی تقریر: آنریبل میاں عبدالحی نے آخر میں بہت مختصر سی تقریر فرماتے ہوئے سب سے اول صدارت نہ فرما سکنے کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کی۔ پھر فرمایا کہ جب بھی انجمن کی دعوت آئی میں نے اسے قبول کیا ہے۔

اور شاید نصف درجن مرتبہ میں مدرسۃ البنات میں اسکے جلسوں میں آچکا ہوں اور مجھے یہاں آکر خوشی ہوتی ہے۔ میں اسکی ترقی کا متمنی ہوں۔ وزارت تعلیمات نے باوجود آئینی مجبوریوں کے اسکی مدد کی۔ اگرچہ اسوقت جنگ کی حالت ہے لیکن اگر حالات نے مساعدت کی تو پھر بھی مدد سے دریغ نہیں ہوگا۔ میاں صاحب کی تقریر کو نہایت دلچسپی سے سنا گیا

علامہ حسین میر کاشمیری کے تاثرات: "علامہ" حسین میر کاشمیری مدیر ضیافت پنج لاہور ہر سال جلسے کی تقریب پر تشریف لاتے ہیں، تقریریں بھی کرتے ہیں اور جیب خاص سے چندہ بھی عنایت فرماتے ہیں آپ معائنہ مدرسہ اور تمام اجلاسات میں شامل رہے اور پنجاب کے اخبارات میں آپ نے اپنے تازہ تاثرات کا اظہار یوں فرمایا:

مدرسۃ البنات جالندھر کی عظمت میں نمایاں اضافہ

صحیح اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ ورزش کا اعلیٰ انتظام

جالندھر شہر کی شہرہ آفاق زنانہ درسگاہ مدرسۃ البنات کا سولھواں سالانہ جلسہ گذشتہ ہفتہ اور اتوار کو غیر معمولی رونق کے ساتھ منعقد ہوتا رہا۔ مدرسہ کے واجب الاحترام موسس اور عہدِ حاضر کے محسن ملت حضرت مولانا عبدالحی عباس کی نوازش سے آنریبل میاں عبدالحی وزیر تعلیم اور بعض دیگر حضرات کو مدرسہ کے معائنہ کا موقع ملا۔

اس عظیم النظیر درسگاہ میں ساڑھے چھ سو بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ تعلیم اور طریقہ تعلیم قطعاً اسلامی ہے۔ عربی زبان کو یہاں وہی حیثیت حاصل ہے۔ جو دوسرے مدارس میں انگریزی کو مل چکی ہے۔ قرآن عزیز کا ترجمہ اور تفسیر لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل نصاب ہیں۔ قرأت اور تجوید کا خاص اہتمام موجود ہے۔ صحیح بخاری کے بہترین خلاصہ جواہر البخاری کو ایسے انداز سے پڑھایا جاتا ہے کہ حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور ارشادات بچیوں کے دلوں پر کانقش فی الحجر ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کی روشنی میں استنباط مسائل بھی کرسکتی ہیں ویسے تو مولوی فاضل کے درجہ تک تعلیم کا انتظام موجود ہے مگر طریقہ تعلیم کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ بچیاں عربی نظم و نثر کی کتابیں مطبوعہ مصر روانی کے ساتھ پڑھ سکتی ہیں۔ عربی میں خطوط اور چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنے کا تجربہ انھیں ہوجاتا ہے۔ ان کا لب و لہجہ بالکل مصریوں جیسا ہے اور عربی میں مکالمہ اور بات چیت بغیر کسی رکاوٹ کے کرسکتی ہیں۔

معزز مہمانوں کو چھوٹی چھوٹی بچیوں سے قرآن شریف کے رکوع حدیثیں گیت اور قومی ترانے سننے کا موقع ملا۔ ان بچیوں نے عربی ہندوستانی اور انگریزی میں ڈرل بھی کی۔ اور عربی میں رجز بھی سنائے یہ مظاہرہ بے حد موثر تھا۔ بڑی عمر کی لڑکیوں نے پیچ اردو تقریریں کیں اور نظمیں سنائیں۔ ان خصوصیات کی وجہ سے مدرسۃ البنات کا چرچا ہندوستان کے علاوہ سمندر پار کے ملکوں میں بھی ہوچکا ہے۔ مگر ورزش کے نصاب گتکہ اور لاٹھی کا جو اضافہ

اس سال ہولیے اس نے مدرسہ کی عظمت میں نمایاں اضافہ کردیا ہے۔ خورد سال بچیوں نے جوانوں کو گتکہ کے کمالات کا نمونہ دکھایا۔ جس سے یہ نتیجہ مرتب ہوا کہ ہماری بچیاں انشاء اللہ عندالضرورت دفاع اور حفاظت خود اختیاری کا سامان فراہم کرلیا کریں گی۔ توقع ہے کہ مستقبل قریب میں ہوائی بندوق کے نشانے کی مشق اور اس کے بعد رائفل کلاس کے اجرا کی صورت بھی نکل آئے گی۔

مدرسہ اور دارالاقامہ کا انتظام قابل تعریف ہے۔ ہوسٹل میں پنجاب۔ صوبہ سرحد اور طول وعرض ہندوستان سے آئی ہوئی لڑکیوں کے علاوہ برما۔ افریقہ اور افغانستان کی لڑکیاں بھی موجود ہیں۔ ہوسٹل اور مدرسہ کرایہ کی عمارت میں ہے۔ لیکن اس کی اپنی عمارت کا انتظام بھی ہوچکا ہے شہر سے کسی قدر دور کھلی ہوا میں اراضی کا بہت وسیع رقبہ حاصل کرلیا گیا ہے۔ نقشہ کے مطابق درس کے کمروں ہال اور دارالاقامت کی بنیادیں مکمل ہوچکی ہیں۔ دفتر لائبریری ایک شاندار وارڈ اور مسجد کی تعمیر بہت حد تک پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ جوں جوں روپیہ آتا رہتا ہے تعمیر کا کام جاری رہتا ہے۔ اگر اہل ثروت مسلمان ذرا توجہ سے کام لیں تو یہ عظیم الشان دارالعلوم بہت جلد مکمل ہوجائے۔ بنیادوں اور عمارت کے نقشہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انشاءاللہ یہ عمارت ہندوستان بھر کے زنانہ سکولوں کی عمارتوں پر نمایاں سبقت لے جائے گی۔

اسلامی ہندوستان تعلیم مروجہ کی بیہودگی اور طریقہ تعلیم کی لغویت کے خلاف مدت سے احتجاج کررہا ہے۔ ملت کی خوش قسمتی ہے کہ ان کے استیصال کا اہتمام مدرسۃ البنات جالندھر نے کر دکھایا ہے۔ مولانا عبدالحق عباس اور ان کے واجب الاحترام رفقا عملی نمونہ پیش کرچکے ہیں۔ فرزندانِ اسلام کا فرض ہے کہ ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے میدانِ عمل میں نکل آئیں۔ اور جماعتی تنازعات اور فروعی اختلافات پر لعنت بھیج کر ان کی حوصلہ افزائی کریں وقت آگیا ہے کہ اس مدرسہ کو آزاد اسلامی یونیورسٹی کے درجہ تک پہنچا دیا جائے۔ اور ملک کے گوشے گوشے میں اس کی شاخیں جاری کردی جائیں۔ اللہ عزوجل ہماری کوششوں کو بابرکت بنائے۔ آمین۔

جلسہ

جلسہ ۲۶ر اور ۲۷ر اپریل کی تاریخوں میں منعقد ہوا۔ باوجود سخت گرمی اور لُو کے جھلوانے اور دوسرے موانع کے باوجود حاضرین کی تعداد ہر نشست میں کافی ہوتی رہی اور لوگوں نے کافی دلچسپی لی۔ خان بہادر شیخ عبدالعزیز صاحب وزیر اعظم ریاست کپورتھلہ خان بہادر احمد حسن خاں صاحب رئیس اعظم لبنتی نو دار ڈپٹی کمشنر ریٹائرڈ چودھری عماد الدین صاحب رئیس اعظم سترکھ (بریلی) مولوی فتح الدین صاحب پرنسپل ایگریکلچر کالج لائلپور اور ڈاکٹر مرزا حمید اللہ بیگ صاحب نے صدارت فرمائی۔

مقررین و شعرا کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

مولانا یوسف سلیم چشتی بی اے پرنسپل اشاعت اسلام کالج لاہور

مولانا محمد بخش مسلم بی اے مدیر کوآپریشن لاہور

مولانا نصر اللہ خاں عزیز بی اے مدیر "مسلمان" لاہور

مولانا ابو البیان محمد سلیمان فاروقی بی اے

علامہ حسین میر کاشمیری مدیر "ضیافت پنج" لاہور

مولانا علاء الدین صدیقی ایم اے ایل ایل بی۔ پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور

مولانا عبدالباری صاحب بی اے رئیس لائلپور

میاں مستنصر باللہ صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول جالندھر

خواجہ محمد امین چشتی مدیر "کاروان" کلکتہ

جناب پروفیسر محمد اکبر منیر ایم اے گورنمنٹ کالج لاہور

جناب عبد الحکیم خاں شاکر جالندھری

جناب خواجہ فیض لدھیانوی

جناب نفیس خلیلی امرتسری

جناب فضل جالندھری

ہر خطیب کا خطبہ اس کی قابلیت و فضیلت کا مظہر اور ہر شاعر کا کلام اس کی لیاقت و بلند خیالی کا عکس تھا۔ ہر تقریر اور ہر نظم سے سامعین نے اثر لیا۔ تقریب کی کامیابی بہت اطمینان بخش ہے۔

خانبہادر احمد حسن خاں کی تقریر صدارت:۔

جناب نفیس خلیلی کی روح عمل کو بیدار کرنیوالی نظم اور مولانا محمد بخش مسلم بی اے کی فاضلانہ موثر تقریر سننے کے بعد صدر اجلاس خان بہادر احمد حسن خان ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر نے صدارتی تقریر میں نفیس صاحب اور مسلم صاحب کی قابلیت علمی اور احساسات کی تعریف کرتے ہوئے حسرت کا اظہار فرمایا کہ کاش حاضرین کا ان پڑھ اور کم علم طبقہ ان دونو کے ارشادات کو پوری طرح سمجھ سکتا. تاکہ وہ بھی اسی درجہ اثر پذیر ہوتے جس درجہ پڑھا ہوا طبقے نے ان کی باتوں کو سمجھا اور اثر قبول کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے عام جاہل مسلمانوں کی قابل افسوس سیرت کے بعض پہلو بے نقاب کر کے اسلامیان ہند کی تعلیمی و اخلاقی ترقی کی زیادہ ضرورت واضح کی۔ اور بھی بہت سے دردمندانہ خیالات اور اسلامی احساسات کا اظہار فرما کر اپنی پاکیزہ نکتہ سنجی اور صفائے قلبی کا ثبوت بہم پہنچایا۔

خانصاحب موصوف جب سے پنشن پاکر وطن آئے ہیں، قومی و ملی امور میں ان کی دلچسپیاں بڑھ گئی ہیں۔ اب ان کی فطرت صحیحہ کی خوبیاں اجاگر ہو رہی ہیں۔ موصوف کا اخلاق، محنت پسندی، اصول پروری، طبیعت کی سادگی اور سخاوت نے انکو ہر دلعزیز بنا دیا ہے۔ مدرسۃ البنات کا تعلیمی و اسلامی ادارہ انکے احسانات سے بہرہ ور ہو رہا ہے اور ان کا بہت شکرگزار ہے۔ اللہ ان کی عمر دراز کرے اور ملی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

خانبہادر میاں عبدالعزیز صاحب کی تقریر صدارت :-

میاں صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں معائنہ مدرسہ کے تاثرات کا اظہار فرماتے ہوئے اول اسلام میں عورت کے درجہ کا ذکر کیا پھر مدرسۃ البنات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "میں نے بہت سے زنانہ مدرسے دیکھے ہیں لیکن میں نے ایسا مدرسہ کہیں نہیں دیکھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں محنت اور محبت سے تعلیم دی جاتی ہے اس سکول کی نرالی شان ہے۔ ذہنی تعلیم و تربیت کی نگہداشت کے ساتھ جسمانی صحت کا انتظام ہے اور ایسا ہے کہ دوسرے مدارس میں نہیں ہے۔ توانا ایمان کے لئے توانا جسم کی ضرورت ہے اس مدرسہ میں اس کا لحاظ رکھا گیا۔ اس مدرسے کی بچیوں کے اٹھنے بیٹھنے ان کی حرکات و سکنات میں آزادی و دلیری کی ایسی جھلک ہے جو مسلمان عورتوں میں ہونی چاہئے۔ مسلمان عورت کو نڈر اور دلیر کرنے کی ضرورت ہے اور یہ حالت دور ہونی چاہئے کہ ہر موقع پر ہاتھ باندھے عاجزانہ انداز کا اظہار کریں۔ آخر میں میاں صاحب نے امید ظاہر کی کہ اس جسمانی تربیت کی بدولت اس مدرسے کی بچیاں یہ خوبیاں پیدا کرینگی۔

اختتام جلسہ :-

صدر انجمن و بانی مدرسہ خان عبدالحق عباس نے اختتام جلسہ کا اعلان کرتے ہوئے صدر صاحبان المقررین و حاضرین جلسہ کے ساتھ خاکسار سول مقامی جیش اور اسلامیہ ہائی سکول کے سکاؤٹوں کی رضاکارانہ امداد کا بہت شکریہ ادا کیا۔ اور اس تقریب کے خیر و امن اور کامیابی سے ختم ہونے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

آہ! مظہر الحق خاں! :-

یہ خبر نہایت رنج و افسوس سے سنی جائیگی کہ میاں مظہر الحق خاں جو حضرت عبدالحق عباس خاں بانی مدرسۃ البنات کا چھوٹا صاحبزادہ اور مدیرۂ محترمہ کا چھوٹا بھائی تھا۔ بیس برس کی عمر میں پانچ دن تک مرگی، بخار، نمونیا اور سرسام کے یکے بعد دیگرے حملوں کا شکار ہو کر ۸ مئی کے دن عصر کے وقت اللہ تعالےٰ کے پاس چلا گیا انا للہ و انا الیہ راجعون! ہمیں اس جانکاہ صدمے میں حضرت عبدالحق عباس خاں اور ان کے محترم خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ خدائے تعالےٰ مرحوم کو اپنے آغوش رحمت میں جگہ دے اور پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرض الموت :- مظہر مرحوم پر وفات سے پانچ دن پہلے مرگی کا سخت حملہ ہوا، بیہوشی ساتھ آئی، اور ایسی آئی کہ نہ گئی، پر نہ گئی۔ انتہائی بخار چڑھا۔ بیساکھ ہی کے مہینے میں جیٹھ کے دنوں کی سی گرمی اس بخار میں شدت کا باعث ہو گئی۔ تمام رات اسی بے ہوشی اور کرب میں گزر گئی۔ اگلے روز ڈبل نمونیا ہو گیا۔ سرسام کی علامتیں بھی نمودار ہو گئیں

دوائی کا چمچہ منہ کو لگا دیا تو اس نے چڑیا کے بچے کی طرح منہ کھول دیا اور تیماردار نے حلق میں دوا انڈیل دی۔ بس اتنا ہی ہوش رہا۔ وفات سے ایک دن پہلے ایک اَن پڑھ تیماردار عورت نے دوائی پلائی۔ جس کے تین چار گھنٹے بعد معلوم ہوا کہ وہ مالش کی زہریلی دوا تھی جو غالباً بھنگن نے ایک کونے سے اٹھا کر پینے کی دواؤں میں رکھدی تھی یہی اب کیا تھا۔ بیمار کی ہچکیاں حد کو پہنچ گئیں۔ حلق اور انتڑیوں میں ورم ہو گیا۔ اگلی رات پوری بے چینی سے تڑپ تڑپ کر گزاری۔ دن چڑھے کچھ افاقہ بھی ہو گیا۔ لیکن شام کے قریب مریض تمام بیماریوں سے نجات پا گیا۔ بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

بیماری کی حالت: مرحوم کو ابتدائی زندگی ہی سے پٹھوں کی ایسی بیماری کا دورہ پڑنے لگا۔ جس کی علامتیں مرگی کی علامتوں کے قریب قریب تھیں یہ دورے اس بیس برس کی عمر تک اس کثرت سے ہوئے کہ اسکا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ دوروں کی اوسط فی ہفتہ دو نکالی جا سکتی ہے اور اتنے شدید ہوتے کہ اسکو کبھی تو اناقی نصیب نہ ہو سکی۔ اور اتنے یکا یک ہوتے کہ دوسروں کو اس کے سنبھالنے کے لئے چند سیکنڈ کی بھی مہلت نہ ملتی۔ ابھی کھڑا ہے کہ دھڑام سے گر کر بیہوش ہو گیا۔ کبھی سر پھٹ گیا۔ کبھی ناک ٹوٹی کبھی پیشانی پھوٹی۔ کبھی بازو کچھ عرصے کے لئے بیکار ہو گیا اور کبھی دوسرے اعضا۔ ایک مرتبہ کہ ابھی بچہ تھا دورہ پڑا کنواں پاس ہی تھا اس میں گر گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد کوٹھے سے گر پڑا منہ پھٹ گیا۔ ٹانگ ٹوٹ گئی بازو کو ضرب آئی ۔ سر چینوں ل چارپائی پر رہا۔

اس بیماری کے دوروں کا اثر اس کے جسم پر تو یہ ہوا کہ جسم پوری نشوونما حاصل نہ کر سکا تھا وہ سر کا اندازہ سے بڑھ گیا ایک ٹانگ اور ایک بازو بیکار سے ہو گئے تھے۔ تمام سر زخموں کے نشانات سے بھرا پڑا تھا۔

اور دماغ پر اثر یہ پڑا کہ اس کی عقل اور اس کے ہوش تین چار برس کے بچے کے برابر تھے۔ اور اسی عمر کے بچوں کی سی عادات تھیں۔

عادات و اخلاق: جسم کے اعتبار سے وہ دس گیارہ برس کا بچہ معلوم ہوتا تھا اور فہم و ہوش کے لحاظ سے، جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے وہ تین چار برس کا بچہ معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے عادات میں پورا بچپن تھا۔ پوری شان معصومیت تھی اور پورا بھولا پن تھا۔ وہ ہر شخص سے بہت محبت سے پیش آتا۔ اس لئے جب تک زندہ رہا سب کا کھلونا اور سب کا پیارا بنا رہا۔

جب اسے چھیڑا اور تنگ کیا جاتا وہ خفا بھی ہو جاتا اور بعض اوقات زیادہ دکھ دینے پر غصے سے جھلا بھی اٹھتا۔ ایسی حالت میں عموماً یہ ہوتا کہ وہ اپنے بازوؤں کو اس رنج میں کاٹتا۔ اگر اس پر بھی تنگ کیا جاتا تو جلدی سے بہل جاتا لیکن چند ساعتیں گزر جانے اور طبیعت کا رخ بدل جانے پر وہ تنگ کرنے والوں سے یوں باتیں کرتا گویا کوئی بات پہلے ہی نہیں گزری جس پر زیادہ خفا ہوتا تو بڑی گالی اس کی یہ تھی "اللہ کرے تیرا بیاہ ہو جائے" کسی پر زیادتی کرتا تو معلوم ہو کر معافی مانگتا اور فوراً ماں باپ کے پاس بچوں کی طرح پسینے آتا اسی طرح ...

باقی ملاحظہ ہو بر صفحہ نمبر ۱۹

مناجات

از حسان الہند جناب حفیظ جالندھری

کریم و کارساز و بے نیاز و برتر و اعلیٰ ٭ مساکیں پرور و بندہ نواز و خالقِ یکتا
ردائے ابر کو گوہر فشانی بخشنے والے ٭ دلِ شاعر کو گلزارِ معانی بخشنے والے
نیاز و عجز لے کر آستاں پر تیرے آیا ہوں ٭ تمناؤں کی اک دنیا بسا کر دل میں لایا ہوں
میری ناقص زباں کو نغز گفتاری عطا کر دے ٭ مری گفتار کو لطفِ زباں سے آشنا کر دے
تری ذاتِ مقدس شانِ ربانی میں یکتا ہے ٭ تو آقاؤں کا آقا اور داتاؤں کا داتا ہے
میں کیا ہوں اس جہاں میں ایک بے مقدور ہستی ہوں ٭ سیہ کاری کی دنیا ہوں گنہگاری کی بستی ہوں
تو اس اجڑی ہوئی بستی کو شانِ ارجمندی دے ٭ نگونساری کو ناداری کو نازِ سربلندی دے
اگر تو اپنی شانِ بے نیازی پر اتر آئے ٭ خس و خاشاک کو اک پل میں طوفانوں سے ٹکرائے
جو چاہے خاک کے ذروں کو مہرِ آسماں کر دے ٭ اگر چاہے تو قطرے کو محیطِ بیکراں کر دے
چمن میں سروِ رعنا کو ادائے دلستاں بخشی ٭ ہنسی گل کو چٹک غنچوں کو بلبل کو فغاں بخشی
چمک تیری عیاں ہے چاند میں سورج میں تاروں میں ٭ تڑپ بجلی میں تیری داغ تیرے لالہ زاروں میں
شہنشاہوں کا سر جھکتا ہے تیرے آستانے پر ٭ ترے محتاج ہیں میر و فقیر و اصغر و اکبر
عیاں ہے تجھ پہ پروازِ تخیل کی سبکساری ٭ سراسر میرا رہوارِ قلم چلنے سے ہے عاری
مجھے توفیق دے بہرِ محمدؐ مرسلِ اکرم ٭ بیاں کرنے ہیں مجھ کو معجزاتِ سرورِ عالم
وہ بحرِ عقل و دانش اور میں غرقابِ نادانی ٭ کجا یہ بندۂ ناقص کجا محبوبِ سبحانی
توقع ہے مجھے یا رب سحر سے شام ہونے تک ٭ مدد فرمائے گا آغاز سے انجام ہونے تک
تکلم کی روانی کے لئے شیریں مقالی دے ٭ حیات افزا اذاں کیواسطے روحِ بلالی دے
منور کر مرے سینے کو رحمت کی تجلی سے ٭ دلِ نادار کو گنجِ معانی سے غنی کر دے
تری درگاہ میں حاضر ہوں استفسار کرتا ہوں ٭ نیاز و عجز سے میں شوق کا اظہار کرتا ہوں
ترے محبوب کے صدقے سے جرأت آزمائی کی ٭ وگرنہ میں کہاں جس میں ہو طاقت لب کشائی کی

زبانِ گنگ کو شوقِ بیاں ذوقِ تکلم دے ۔ گلو کو کیف پرور، دلربا، دلکش ترنم دے
خدائے لم یزل دو نوجواں کے پالنے والے ۔ سروں سے کفر کی کالی گھٹائیں ٹالنے والے
دلوں پر زخم کاری آنکھ محوِ اشکباری ہے ۔ تاسف ہے مسلماں کا مسلماں خود شکاری ہے
مٹا رکھا ہے کم کوشی، تساہل، خود پسندی نے ۔ کیا ہے ملتِ بیضا کو رسوا فرقہ بندی نے
رگوں کو از سرِ نو خوں عطا کر جوشِ غیرت کا ۔ سبق پھر دے مسلمانوں کو دنیا کی امامت کا

الٰہی مجھ کو دیدارِ نبیؐ سے بہرہ ور کر دے
محمدؐ کی محبت کا مرے سینے میں گھر کر دے

نماز اور سنیما

از محترمہ ثریا عندلیب صاحبہ

رات کے نو بج چکے تھے اور کھانے سے فراغت ہو چکی تھی۔ سالخوردہ ماں نے اپنے نوجوان بیٹے سے مخاطب ہو کر کہا "سلیم بیٹا! یوں بیٹھے کیا کر رہے ہو۔ اٹھو اور عشاء کی نماز ادا کر دو" نماز کا نام سنتے ہی سلیم کو تو گویا سانپ سونگھ گیا۔ آخر بڑے توقف کے بعد بولا۔ "امی جان! اس وقت تو بڑی سخت نیند آ رہی ہے۔ انشاء اللہ صبح اٹھ کر نماز پڑھونگا" یہ کہا اور فوراً چارپائی پر دراز ہو گیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ ماں نے ایک ٹھنڈا سانس لیا اور خود نماز کی ادائگی میں مشغول ہو گئی۔

کوئی دس پندرہ منٹ گزرے ہوں گے۔ کہ ملازم لڑکا اندر آیا اور سلیم کی چارپائی کے قریب جا کر بولا "میاں جی! کیا سو گئے؟ باہر آپ کے ایک دوست آپ کو بلا رہے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں کیا سنیما نہیں جانا" سنیما کا نام سنتے ہی چارپائی کو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اور جلدی سے بولا "اوہو مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا۔ آج اس فلم کا بھی آخری دن ہے! اچھا جاؤ اسے جا کر بٹھاؤ۔ میں ابھی آیا" یہ کہہ کر سلیم نے لباس تبدیل کیا اور دوست کے ساتھ سینما روانہ ہو گیا

نعرۂ جہاد

از جناب ابو نعیم نشتر جالندھری

یہ نظم مدرسۃ البنات کے سولھویں سالانہ مردانہ اجلاس میں پڑھی گئی۔

الٹ گیا نظامِ امن ۔ دور ہے فساد کا ٭ ستارہ اوج پر ہوا سپہرِ بد نہاد کا
گیا زمانہ ساقی و شراب و ابر و باد کا ٭ لگاؤ اٹھ کے نعرہ لا الٰہ زندہ باد کا
مجاہدو اٹھو کہ وقت آگیا جہاد کا

اٹھاؤ خیر و صلح کا علَم ۔ لوائے شر جھکاؤ ٭ بٹھاؤ نقشِ ایزدی ۔ فسونِ اہرمن مٹاؤ
جلاؤ شمعِ مصطفٰی ۔ شرارِ بولہب بجھاؤ ٭ لگاؤ اٹھ کے نعرہ لا الٰہ زندہ باد کا
مجاہدو اٹھو کہ وقت آگیا جہاد کا

عجب عجب کہ بھیڑ کے لباس میں ہے بھیڑیا ٭ غضب غضب کہ ان کے منہ کو خون بھیڑ کا لگا
اٹھو گرفتِ گرگ سے کراؤ میش کو رہا ٭ لگاؤ اٹھ کے نعرہ لا الٰہ زندہ باد کا
مجاہدو اٹھو کہ وقت آگیا جہاد کا

غلام شکوہ سنجِ خواجۂ ستم طراز ہے ٭ کبوترِ حرم اسیرِ چنگِ شاہباز ہے
جہاں کو انتظارِ انقلابِ دل نواز ہے ٭ لگاؤ اٹھ کے نعرہ لا الٰہ زندہ باد کا
مجاہدو اٹھو کہ وقت آگیا جہاد کا

ستیزہ کار محنت اور زر ہیں کائنات میں ٭ شرر فشاں ہے آمریت آج شش جہات میں
خدا کا ہے وجود زیرِ بحث بات بات میں ٭ لگاؤ اٹھ کے نعرہ لا الٰہ زندہ باد کا
مجاہدو اٹھو کہ وقت آگیا جہاد کا

وہ دیکھو بحر میں مناظرِ قیامت آفریں ٭ فلک سے کیا برس رہے ہیں بم ہلاکت آفریں
بہادروں کے کارنامے ہیں شجاعت آفریں ٭ لگاؤ اٹھ کے نعرہ لا الٰہ زندہ باد کا
مجاہدو اٹھو کہ وقت آگیا جہاد کا

بڑھا وہ آرہا ہے لشکرِ حریف صف بہ صف ٭ وہ طبلِ جنگ بج رہا ہے ۔ وہ ہاؤ ہو ہے ہر طرف

چلو چلو بڑھو بڑھو کفن بدوش سربکف ٭ لگاؤ اٹھ کے نعرہ لاالٰہ زندہ باد کا

مجاہدو اٹھو کہ وقت آگیا جہاد کا

یہ توپ کی صدا کہاں - یہ ہے پیامِ زندگی ٭ یہ جوئے خوں رواں کہاں یہ ہے جامِ زندگی

یہ ہے مقامِ زندگی - یہ ہے دوامِ زندگی ٭ لگاؤ اٹھ کے نعرہ لاالٰہ زندہ باد کا

مجاہدو اٹھو کہ وقت آگیا جہاد کا

بڑھے چلو علم فراز غازیو! بڑھے چلو ٭ بڑھے چلو فرازِ طورِ فتح پر چڑھے چلو

پڑھے چلو وظیفۂ ھُوَالقوی پڑھے چلو ٭ لگاؤ اٹھ کے نعرہ لاالٰہ زندہ باد کا

مجاہدو اٹھو کہ وقت آگیا جہاد کا

حسینؓ بن کے آؤ کربلائے حق کے درمیاں ٭ شہید ہوکے پہنو خلعتِ حیاتِ جاوداں

بنیں گے قطرہ ہائے خوں کتابِ دیں کی سرخیاں ٭ لگاؤ اٹھ کے نعرہ لاالٰہ زندہ باد کا

مجاہدو اٹھو کہ وقت آگیا جہاد کا

بھک منگے

از میر تاج صاحب موجد تاج امرت "تاج ہر منزل" تاج ہر سٹریٹ لاہور

"اللہ مہربان - کُل مہربان" "فقیر کا بیڑا ڈول" "پچھاڑے نہ لے اے جگائے جانا" "تھیلی مل جائیگی - ایک پیسہ دے جا سائیں کو - دل کی مراد پوری ہوجائیگی" "حافظ کا پاؤ بھر حلوے کا سوال ہے" بھک منگے ہیں کہ خدا کی پناہ - ایک آتا ہے ایک جاتا ہے - دن بھر تانتا بندھا رہتا ہے - بھکارنیں ہیں کہ مکانوں کے اندر گھسی آتی ہیں - کسی کی نگاہ پڑ گئی تو صدا لگادی ورنہ جو چیز ہتھے چڑھی لے لو اسیدھی ہوئیں - یتیم خانے کے لونڈوں نے تو ناک میں دم کر رکھا ہے - دھرنا مار کر گھروں میں آبیٹھتے ہیں - مستورات کے نکالے تو نکلتے نہیں اور اول مرد سے بھی نہیں جھجکتے - البتہ ان کے بگڑے تیور پہچان کر بھاگ جاتے ہیں - بعض فقیر تو دروازے پر ایسے ڈٹ جاتے ہیں جیسے باوا کا قرض لینا ہے - البتہ کام کاج یا نوکری کرنے کو کہو تو دُم دبا کر بھاگیں گے -

پیشہ ور بھک منگوں میں ایک قسم حج کے بھروپ میں وارد ہوتی ہے - لیکن ارکان حج کے اوٹ پٹانگ جوابات پر انکی قلعی کھل جاتی ہے - ایک اور قسم ہے - بابو جی کہکر چھوٹا سا تعویذ دے دیتی ہے جس پر لکھا ہوتا ہے - اس بندی کا خاوند مر گیا ہے - کوئی پرسانِ حال نہیں - یتیم رو

ہوں وغیرہ۔

بُتی فقیر کمبخت تو پورے سوانگ بھرتا ہے۔ لولا لنگڑا اپاہج اور سیندور تیل چربی ملکر کوڑھی تک بننے میں اسے دریغ نہیں۔ ہندوستان کی خمریاں ٹکڑیوں چادر بچھا کر عجیب غریب دل ہلا دینے والے پیسوں کے لئے نغمے الاپ رہی ہیں۔ دہلی کے ایک ہوٹل میں کیا دیکھا کہ ایک سائیں صاحب کفنی پہنے سر کی جٹائیں چھوڑے۔ ناخن بڑھائے۔ کانچ کی چوڑیاں رانگ کی انگوٹھیاں پہنے بابِ ہیئت کذائی سنگ مرمر کی میز پر چائے کی پیالی پر پیالی چڑھا رہے ہیں اور سگرٹ پر سگرٹ پھونک رہے ہیں۔ اور آپ ہی آپ بڑبڑاتے جاتے ہیں اکثر راہگیر چائے اور سگرٹ دے دیتے۔ ایک اور درویش تھے کہ دو روٹیوں پر بھی چلا اٹھتے " اپنے اللہ پر احسان کرتے ہوگے پیٹ بھر کر کھلا دیا کرو"۔

سب سے تکلیف دہ صدا ریڈیو کی اہم خبروں کے وقت کی ہوتی ہے ؎

نظارے کو یہ جنبشِ مژگاں بھی بار ہے

کی کیفیت طاری ہے "معاف" کہنے تک کے وقفے کی گنجائش نہیں۔ لیکن آواز ہے کہ لحظہ بلحظہ کرخت ہوتی جاتی ہے۔ دل میں آتا ہے کہ بھک منگے کو دو چار جڑ دی جائیں لیکن فرمانِ خداوندی کہ " سائل کو جھڑکو مت" کا خیال کر کے طبیعت تاؤ کھا کر رہ جاتی ہے۔

کانپور کے ایک چوک کا واقعہ ہے کہ ایک ہٹا کٹا گبرو جوان بے سنولائے، مانگ نکالے، پاؤں میں سلیم شاہی جوتا پہنے سیاہ کمبل اوڑھے۔ رنگین ڈنڈے کی ٹیک لگائے بلند آواز سے عجیب عجیب صدا لگاتا ہے۔

بمبئی کی زکریا مسجد میں دیکھا کہ ایک شخص دھاڑیں مارتا ہوا جوتے کا سوال کر رہا ہے۔ آخر ایک سیٹھ کے دل پر اس نے فتح پا ہی لی۔ جس نے اس کا سوال پورا کر دیا۔ سوالی نے اب بھی ٹلنے کا نام نہیں لیا۔ البتہ ایک ترکیب کارگر ثابت ہوئی ہے۔ اپنے سر کی ٹوپی کی طرف اشارہ کر کے کہئے " لے جائیگا (ٹوپی)" پھر دفع دفان ہے۔

اگلے روز " تاج امرت" فارمیسی کے چبوترے پر ایک راہگیر میرے پاس آ بیٹھا اور یوں گویا ہوا " فقیر کی موج آ گئی آج تم پر حکم لگ گیا ہے"۔ اور علامہ اقبال کے حسب ذیل اشعار مجذوبانہ انداز میں گنگنانے شروع کر دئے ؎

تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
ترستی ہے نگاہِ نارسا جس کے نظارے کو
وہ رونق انجمن کی ہے انہی خلوت گزینوں میں

" فقیروں کو پانی پلوا دے وہ لال لال" (سامنے کی دکان پر رس بھری کی بوتل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) میں کیا میرا خیال ہے کوئی بھی اس انداز میں اس کا سوال رد نہ کر سکتا تھا۔

لیکن راقم التحریر کی سمجھ میں آج تک یہ فلسفہ نہیں آیا کہ ایک عورت مغلظات سنا رہی ہے اور ضعیف الاعتقاد عورتیں

ہیں کہ اسے چڑھاوے چڑھا رہی ہیں کہ جس کو یہ گالی دے گی بس سمجھو کہ اس کی مراد پوری ہو گئی۔

لڑکپن کے زمانے کے ایک سائیں صاحب اب تک یاد ہیں "لال اللہ لال۔ لال جیوے لال" کی رٹ لگاتے۔ پاؤں میں گھنگرو ہاتھ میں ایک موٹا سا ڈنڈا ہوا کرتا۔ جب تک لڑکے ان کا ڈنڈا تھامے رہتے وہ چکر لگائے جاتے اور اونچی آواز سے وہی صدا جاری رکھتے "لال اللہ لال.....

اسی زمانے میں ایک اور فقیر نے جو "حق حق حق حق" کا ورد بآوازِ بلند زبان پر جاری رکھتے اس کے سوا اور کلمہ زبان پر نہ لاتے نہ کسی سے سوال ہی کرتے۔ بعد میں ان کا بھانڈا اس طرح پھوٹا کہ یہ صاحب اپنے وقت میں ایک بہت بڑا ڈاکہ ڈال کر اس بھیس میں ہیئت تبدیل کئے ہوئے ہیں اور لال اللہ لال صاحب انسپکٹر سی آئی ڈی تھے جنھوں نے "حق" کو "حق دار تک پہنچا لیا" یعنی کیفر کردار تک پہنچایا۔ مثل ہے۔ سعدن چور کا ایک دن سادھ کا۔

ایک معمر پٹھان ہوا کرتے تھے۔ جن کے منہ میں پتا اور ان کے آگے پیچھے کتے لگے رہتے تھے۔ یوں سوال کرتے "ایک پیسہ فنا کن" بس تمام جمع کردہ نقدی کا راتب کتوں کو کھلا دیا کرتے تھے۔ ایک اور درویش صاحب کئی سال تک رمضان کے اواخر میں نمودار ہو کر خوش الحانی میں "الوداع الوداع ماہِ رمضان۔ کرو جان و دل اس پہ قرباں" پڑھا کرتے اور خوب پیسے بنایا کرتے۔ ایک بھکاری کا دستور تھا کہ کوئی نصف شب گئے، جب ساری دنیا سو رہی ہوتی۔ وہ اونچی آواز میں یوں غلبل انداز ہوتا "دیکھو یارو غضب ہے۔ آپ او نچے محلوں ماڑیوں میں آرام کی نیند سو رہے ہیں اور میں بیچے بھوکوں مر رہا ہوں۔ کوئی خدا کا خوف نہیں کھاتا"

بھروپئے ہیں کہ نت نئے سوانگ بھر کر مانگتے پھر رہے ہیں۔ چند دن ہوئے ایک سپاہی نے ایک بھروپئے کو ہتھکڑی لگا کر چور ظاہر کر رکھا تھا۔ خلقت ٹوٹی پڑتی تھی۔ قریب سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ خیر سے بھروپئے صاحب ہیں۔ بانوا ہیں کہ الگ چوڑیوں اور ڈنڈے کی تال پر نظیر اکبر آبادی کی چیزیں الاپ کر پیسے اکٹھے کر رہے ہیں "پیسہ ہی رنگ روپ ہے پیسہ ہی مال ہے۔ پیسہ نہ ہو تو آدمی چرخے کی مال ہے"

لیکن لاہور موچی دروازہ کے ایک ذاتِ شریف نے تمام بھک منگوں کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔ آپ سوانگ بھرنے میں بھروپیوں کے بھی کان کاٹتے ہیں اور اپنے فن میں ایسے مشاق واقع ہوئے ہیں کہ شرط باندھ کر آپ کی جیب سے سب کچھ دھروا لیں۔ گڑگڑا کر نہیں بلکہ اپنی حالتِ زار کا ایسا نقشہ بنائیں گے کہ ترس کھا کر جو کچھ آپ کے پاس ہو ان کی نذر کرتے ہی بنے۔ سر بازار دھاڑیں مار کر رونا شروع کر دیں گے "لوگو میں لٹ گیا۔ میرا دایاں بازو ٹوٹ گیا۔ میرا شیر کے موافق ماں جایا بھائی مر گیا ہے۔ رات بھر سے لاش بے کفن کے پڑی ہے اور میرے پاس پھوٹی کوڑی تک نہیں" اب کون سنگدل ہے جو اس پر نہ پسیجے بشرطیکہ اسے پہلے سے نہ جانتا ہو کہ یہ پیشہ ور بھک منگا پورا "۴۲۰" ہے۔

لولے لنگڑے اور اپاہج کو لوگ پاک خیرات دینا کار ثواب سمجھتے ہیں۔ بیشک اگر اطمینان ہے کہ یہ پیٹ پالنے اور تن ڈھکنے ہی کو لینگے۔ لیکن ان کی بھی سن لیجئے۔ ایک دفعہ

نے بتایا کہ ہمارے پڑوس کا ایک لولا ایک دو آنے دیکر لنگے یا کندھوں پر سوار ہو کر ریلوے کے پل پر جا بیٹھتا ہے اور بھیک سے ڈیڑھ پونے دو روپے مانگ کر نشہ بازی میں بگاڑ آتا ہے۔ اگلے روز محکمہ پولیس کے ایک بابو صاحب نے سنایا کہ لنڈا بازار کی ایک مشہور اپاہج طوطے والی فقیرنی کے مرنے پر پانسو روپیہ برآمد ہوا ہے۔ جس کا ایک ملازم دن بھر زرِ گاڑی گھسیٹے لئے ادھر ادھر لئے پھرا کرتا تھا۔ اب بتائیے ان لوگوں کو کچھ دینا کہاں تک مستحسن ہے۔ لیکن ضعیف الاعتقاد مستورات ہیں کہ سمجھائے بھی نہیں سمجھتیں۔

ہر پڑھے لکھے واقف حال اور ہوشمند انسان کا فرض ہے کہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں اس بات کا پرچار کرے کہ ہر شخص اول خویش بعدہٗ درویش کی مصداق اپنے غریب کنبہ پر نگاہ دوڑائے اور مستحقین کی دستگیری کرے۔ پھر اس کے پڑوس میں مستحق مساکین تک اس کی خیرات پہنچے ورنہ ایسی امداد کا بہترین حقدار صرف قوم کا قائم کیا ہوا انجمن حمایت اسلام لاہور کا یتیم خانہ یا مدرسۃ البنات جالندھر ہے۔

مادر محترمہ کی یاد میں

(محترمہ نگہت رامپوری اہلیہ سید محمد ازہر شاہ قیصر۔ دیوبند)

ٹکڑے ٹکڑے کر دئے دل کے تمہاری یاد نے ؎ یہ ستم مجھ پر کئے چرخ ستم ایجاد نے
لب پہ آہ آتشیں ہے قلب مضطر میں تپش ؎ ہو رہی سینۂ نگہت میں رہ رہ کر خلش
ابر کی مانند خوں برسا رہی ہے چشم نم ؎ ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے دل کو پیکانِ الم
چٹکیاں لیتا ہے دل میں ہر گھڑی تیرا خیال ؎ ہو رہا ہے تیری فرقت میں مجھے جینا محال
دل سراپا وقف ہے اظہار ماتم کے لئے ؎ لب ادھر تیار ہیں فریاد پیہم کے لئے
اٹھ رہی ہے ہوک دل میں ٹیس پہلو میں نہاں ؎ سینۂ اندوہگیں میں گھٹ کے رہتا ہے دھواں
اڑنے والی ہیں ابھی دامان دل کی دھجیاں ؎ آنے والی ہے لبوں تک درد دل کی داستاں
چھٹ گیا ہاتھوں سے اب نگہت کے دامان قرار ؎ یاد مادر میں ہوئی چشم محبت اشکبار
حشر تک تیری لحد پر لطف یزدانی رہے ؎ رحمت خلاق عالم کی نگہبانی رہے

تجارت

از جناب خواجہ فیضؔ لدھیانوی

یہ نظم ۲۶ اپریل ۱۹۴۱ء کو مدرسۃ البنات جالندھر شہر کے سولھویں سالانہ اجلاس میں پڑھی گئی

اس میں کیا شک ہے تجارت بادشاہی کاج ہے ٭ غور کرکے دیکھ لو تاجر کے سر پر تاج ہے

ہند کی تاریخ پڑھ کر ہی سبق حاصل کرو ٭ جو تجارت کرنے آئے تھے اب انکا راج ہے

زندہ رہ سکتا نہیں ہرگز تجارت کے بغیر ٭ ہم نے یہ مانا کہ یورپ مرکزِ افواج ہے

ہر دُکان اپنی جگہ ہے ایک چھوٹی سلطنت ٭ نفع کہتے ہیں جسے دراصل اس کا باج ہے

جز تجارت قوم کی ملکی سیاست کچھ نہیں ٭ لطفِ آزادی اسی میں ہے یہی سوراج ہے

زندگی کی رفعتوں سے ہے تجارت ہی مراد ٭ ہاں یہی بامِ ترقی ہے یہی معراج ہے

مردِ تاجر کو خدا کی ذات پر ہے اعتماد ٭ مردِ چاکر ہر گھڑی اغیار کا محتاج ہے

جب سے ہم غیروں کے آگے جھک گئے مثلِ کماں ٭ تب سے اپنا دِل ستم کے تیر کا آماج ہے

چل رہی ہیں زور سے بیکاریوں کی آندھیاں ٭ نوجواں کا گلستانِ زندگی تاراج ہے

یہ ضروری کام کل پر ڈالنا اچھا نہیں ٭ بالیقیں ہم کو تجارت کی ضرورت آج ہے

وائے حسرت کیوں تمھاری عقل پر پتھر پڑے ٭ جس کو تم کنکر سمجھتے ہو وہی پکھراج ہے

پھر خرید و بیاہ کا سامان پہلے جان لو ٭ بس تجارت ہی عروسِ قومیت کا داج ہے

وہ ہمیشہ قدر کرتے ہیں سودیشی مال کی ٭ قوم کا احساس ہے جن کو وطن کی لاج ہے

خوب موتی رولتے ہیں تاجرانِ باصفا
فیضؔ بازارِ تجارت قلزمِ موّاج ہے

رات

(از جناب مستنصر باللہ۔ ایم۔ اے)

شاہ خاور سو گیا۔ تارے جاگے۔ کائنات کے چہرے پر ملکۂ شب نے اپنی زلفیں بکھیر دیں۔ میدان و کہسار۔ جنگل و بیاباں۔ قریہ و دیار سیم و زر کی دنیا۔ بازار کی ہاؤ ہو غرضیکہ کارخانۂ عالم کی مشینری خاموش ہو چکی ہے۔ لوہا کوٹنے کے ہتھوڑے اور لکڑہارے کے کلہاڑے کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی۔ محاسب کی جمع و تفریق اور ضرب و تقسیم کی مشین بھی محو خواب ہے۔

طیور اپنے اپنے آشیانے میں چونچیں پروں میں چھپائے سو رہے ہیں۔

لیکن

(۱)

جنگل میں بھیڑیا ....خون آشامی کے لئے بیتاب گھوم رہا ہے۔ ہر توانا جانور ناتوانوں کو پھاڑ کھانے کی تلاش میں ہے۔ اس ظلم کیلئے شب کی تاریکی و خاموشی ہی تو بہترین موقع ہے

(۲)

انسانی دنیا میں....چور، ڈاکو....انسان کا مال لوٹنے اور اس کا خون بہانے کیلئے بے قرار ہیں۔ بھر رات کا انتظار کرتے کرتے تھک گیا۔ جونہی دنیا نے سیاہ لبادہ پہنا یہ اپنے پنہاں خانوں سے نکلے۔ کہیں نقب لگانے لگے۔ کہیں قفل توڑنے لگے۔ کہیں دیوار پھاند کر گھر والوں کو بے رحمانہ اذیت دے کر ان سے خزانے کی کنجیاں حاصل کرنے لگے۔

ساکنان عالم نیند میں مدہوش کتنے غافل ہیں۔

(۳)

ایک مریض بستر علالت پر.... اضطراب و بے قراری کی حالت میں کروٹیں بدل رہا ہے۔ گھر والے بے بس پاس کھڑے رو رہے ہیں۔ معالج مایوس ہو چکا ہے۔ درد و کرب کی آواز فضا میں گونجنے لگی۔ رات کی کٹھن گھڑیاں کٹنے میں نہیں آتیں۔ مریض سکرات موت کی ہچکیاں لے رہا ہے۔ بچے بلبلا رہے ہیں۔ زندگی کی غمگسار، رفیقۂ حیات کی آنکھوں میں آنسوؤں کا بے پناہ طوفان ہے۔ یہی تو اس کی زندگی کا سہارا تھا۔ اس کی امیدوں کا قصر۔ اس کی آرزوؤں کی انتہا۔ اسے اس دنیا کے خوفناک سمندر میں تنہا چھوڑ کر اپنی نئی دنیا کی طرف جا رہا ہے۔ جہاں سے واپس نہیں آسکتا۔ جس دنیا کی کسی کو کچھ خبر نہیں۔ اس کی آہ و زاری اور اس کے درد جگر نالوں سے عرش بھی کانپ رہا ہے۔ اس کی دنیا میں زلزلہ آ رہا ہے۔

رات اپنی خوفناک تاریکی سے کائنات پر مسلط ہے۔

(۴)

ستارے چکر کاٹ رہے ہیں۔ ان کی اس حرکت سے موسیقی پیدا ہوتی ہے۔ جیسے بربط پر انگلیاں متحرک ہو کر چل رہی ہوں۔ اور اس کے تاروں سے نازک اور ہلکا سا ترنم

پیدا ہو رہا ہے۔

ایک عارف اس خاموش دنیا کی خاموشی میں کسی سے متکلم ہے۔ معرفت و وجدانیت کی کیفیات میں مست ہے۔ وہ اپنے معبود کے تجلی خانے کی طرف اپنے روشن دل کی نورانی و برقی تاریں اچھال رہا ہے۔ وہ شراب عرفاں میں مخمور ہے۔ دنیا تاریکی میں لپٹی ہے۔ لیکن وہ نور کے سیلاب میں بہا جا رہا ہے۔ وہ اپنے حقیقی محبوب کے [illegible] میں پہنچ چکا ہے۔ جہاں فرشتے اور نیک و پاک لوگوں کی روحیں تسبیح و ورد میں مشغول ہیں۔

بچوں کے لئے

چوزہ کیسے بچا؟

(از جناب عبد الرحمٰن صاحب۔ قصور)

(ایک سچی بات)

چند ہی روز گزرے ہیں کہ میرے ایک دوست نے بازار سے کھانے کیلئے ایک انڈہ مول لیا۔ جب اس کی بیوی نے انڈے کو ذرا سی ٹھوکر لگائی کہ اسے توڑے تو اس کے اندر سے ایک چونچ سی نظر آئی تو وہ بیچاری ڈر گئی۔ اس نے فوراً اپنے خاوند کو بلایا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ وہ آگے بڑھے اور اس کو آہستہ آہستہ توڑا تو ایک سفید چوزہ جیتا جاگتا نکلا۔ اس کی بیوی نے اس کو تھوڑی سی روئی میں لپیٹ کر اس کو کچھ دیر کیلئے ٹوکرے میں بند کر دیا جب اسے نکالا تو اس کو کھلانے کے لئے باجرے کے دانے زمین پر بکھیر دئے۔ وہ خدا کے حکم سے کھانے لگ گیا۔ کوئی چار پانچ دن گھر میں اچھلتا کودتا اور کھاتا پیتا رہا۔ آخر ایک دن کھیلتا کھیلتا اپنے گھر سے بھی باہر نکل کھڑا ہوا بلی بھی دیکھ رہی تھی تو اس کے منہ میں پانی بھر آیا اور چاہا کہ یہ میرے پنجے میں آجائے۔ آخر وہ نہ رہ سکی اور اس نے اس چوزے پر حملہ کرنا چاہا۔ وہ بیچارہ ڈر کے مارے کسی اور شخص کے ایک ٹوٹے سے کمرے میں ایک سوراخ سے داخل ہو گیا۔ بلی نے بھی اس سوراخ میں داخل ہونا چاہا مگر وہ چھوٹا تھا بلی نے بڑا زور لگایا مگر داخل نہ ہو سکی۔ اور بچہ اس کی پکڑ سے بچ گیا جس کا چوزہ تھا اس شخص نے سمجھا کہ وہ بلی کا لقمہ بن گیا ہوگا یا کسی کتے کے ہتھے چڑھ گیا ہوگا۔ اس مکان کے مالک نے کئی دن کے بعد اس کمرے کو کسی کام کے لئے کھولا تو اسے چوں چوں کی آواز سی آئی تو اس نے سمجھا کوئی بٹیر ہے۔ مگر جب اس نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ میاں چوزے صاحب ہیں۔ جس شخص کی لڑکی ادھر سے آنکلی تو اس نے کہا یہ تو ہمارا چوزہ ہے اس نے وہ چوزہ اس لڑکی کو دے دیا۔ یہ چوزہ آٹھ دن [illegible] کمرے میں چوزے نے اپنی جان چھپائی تھی وہ [illegible] وہ اتنے دن دانے کھاتا رہا۔ اور زندہ رہا۔

اب وہی چوزہ اپنے مالک کے ہاتھ کی انگلی پر اس طرح دوڑ کر بیٹھ جاتا ہے جیسے کوئی باز۔ جس وقت وہ شخص اپنے گھر میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جاتا ہے تو وہ چوزہ بھی اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ جب وہ شخص کسی کام کیلئے گھر سے باہر جاتا ہے تو وہ گھر میں غور پر پاکر دیتا ہے یہ چوزہ کیا کرتے ہیں ٹھیک ہے کہ جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

بقیہ صفحہ نمبر ۸ : ۔ کتا۔ پیسے کر ہنستا خوش ہوتا چلا جاتا۔ لیکن سوائے پنسل وغیرہ خریدنے کے کسی اور جگہ خرچ کرتے کم دیکھا وہ باپ کے دفتر میں بیٹھا ہے۔ مہمان آگئے۔ مظہر کہتا "تشریف رکھئے۔ آغا جی کو بلاتا ہوں" یہ کہکر مدرسے میں آغا جی کے پاس جاتا اور کہتا "آغا جی! چاچا جی آئے ہیں۔ آپ کے دوست آئے ہیں"

وہ ہزار اصرار کے باوجود کبھی کسی سے کھانے کی چیز یا پیسہ نہ لیتا۔ یہ اس کے والدین کی تربیت کا اثر تھا۔

اس کے ذاتی جوہروں میں سب سے بہتر جوہر اس کا حوصلہ اور صبر تھا سینکڑوں مرتبہ اس کا سر پھوٹا اور سخت سے سخت چوٹیں آئیں۔ لیکن بیہوشی کا دورہ دور ہوتے ہی وہ اٹھ بیٹھا اور ہنسنے کھیلنے اور چلنے پھرنے لگتا۔ اور کبھی بھی اس نے ہائے وائے نہیں کی۔ اور نہ کبھی چوٹ کا احساس کیا۔

والدین کے صبر کا امتحان :۔ ایسا بچہ جس کی جسمانی ایذاؤں کی شدت یکدم ایسے عالم میں ہو کہ وہ منظر دیکھنے والے بھی برداشت نہ کر سکیں اور جس کے بیہوش ہو جانے پر اس کی [illegible] میں پڑ جائے [illegible] ماں باپ پر کیا گذری ہوگی دیکھنے والے ذرا قیاس تو کریں۔ [illegible]

دلِ خویشاں نمی دانم کہ چون است

لیکن کبھی مایوسی یا دکھ کی آواز ان کے منہ سے نہیں سنی گئی۔

ماں باپ کا آخری صبر آزما مرحلہ :۔ حضرت اقدس عبد الحی عباس کی رقیق القلبی اور شدت احساس کا یہ عالم ہے کہ وہ کسی مریض کو تکلیف کے عالم میں دیکھ نہیں سکتے۔ اور بی بی جی (بیگم عباس) تو قلب کے عارضہ کی بیمار ہیں۔ ان بیمار جانوں کا بیٹے کو پانچ چھ دن تک بیہوشی، بیقراری، کرب اور تڑپ کے عالم میں ہر وقت دیکھتے رہنا کتنی کڑی آزمائش تھی۔ یہ اللہ کے بندے اپنے بیٹے کی سخت علالت کے بعد اس کی رحلت پر پورے صابر رہے۔ اور خدا کی رضا جوئی سے قرآن و حدیث کی اس تعلیم و تلقین کا عملی نمونہ پیش کر دکھایا۔ جسکی تعلیم وہ مسلمان بچیوں کو پیش کر رہے ہیں۔ یہ اللہ کی توفیق ہے۔

اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور سب پسماندوں کو صبر جمیل عطا کئے رکھے۔

مسلمانان کراچی کا شکریہ :۔

پچھلے ماہ میاں علم الدین صاحب سفیر انجمن مدرسۃ البنات انجمن کے لئے مالی امداد حاصل کرنے کی غرض سے کراچی تشریف لے گئے

تو اسلامیان کراچی نے ان کی امداد میں فراخدلی سے حصہ لیا۔ بعض قابل احترام بھائیوں نے اپنا آرام و سکون تج کر اور ان کے ساتھ ہو کر جس اسلامی ہمدردی اور دلی خلوص کا ثبوت بہم پہنچایا وہ انجمن اور مسلمانانِ ہند کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ انھیں اپنے انعامات سے سرفراز فرمائے۔

"ادارہ"

زمانے کی چال

جرمنی اور برطانیہ:- بہار کا موسم یورپ کے سرد ملک میں آیا تو جنگی سرگرمیاں بھی پورے زور سے شروع ہوگئیں۔ سمندر میں حالات کی صورت زیادہ خوفناک ہو رہی ہے۔ جرمنی نے دعوے کیا ہے کہ برطانیہ کا جہازی نقصان ۱۵ اپریل میں ۱۰ لاکھ ٹن ہے لیکن برطانیہ نے اس کی تردید کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ، اس کے اتحادیوں اور غیر جانبدار ملکوں کا کل سمندری نقصان اپریل میں ۱۰۶ جہازوں کا ہوا ہے اور ان جہازوں کا وزن پانچ لاکھ ٹن کے قریب ہے (ٹن ۲۸ من کا ہوتا ہے)۔ بلاشبہ یہ نقصان ناقابل برداشت ہے۔ اور برطانیہ کو اس کا حل سوچنا ہوگا۔ کیونکہ برطانیہ کی طاقت کا راز اس کی سمندری طاقت ہی میں پوشیدہ ہے۔ بحری محوری طاقتوں کا بحری نقصان پہلے سے زیادہ کر رہی ہے اور ہر قسم کے خطرے مول لینے سے نہیں جھجکتی۔

گلبار بہار میں بمباری بھی اپنے پوری جوانی میں آگئی ہے۔ جرمنی نے برطانیہ پر ہوائی حملے جس شدت سے لگاتار شروع کر دئے ہیں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ سول آبادی کا جانی و مالی نقصان بھی بہت زیادہ بیان کیا گیا ہے۔ برطانیہ کے ہوابازوں نے بھی جو کارنامے برلن، بریمن اور دوسرے بڑے فوجی مقامات پر ہوائی حملے کر کے دکھائے ہیں وہ جرمنی کو بھی بہت پریشان کر رہے ہیں اور اگر جرمنی کی طرح برطانیہ کو بھی فاصلے کی کمی کی سہولت ہوتی تو ہوائی حملوں کی جوابی کارروائی برابر کی ہوتی۔ تاہم برطانیہ کسر نہیں اٹھا رکھتا۔

جرمنی اور بلقان:- جرمنی کا ریلا یوگوسلاویہ اور یونان کے باقی ماندہ دو بلقانی ملکوں کو بھی تقریباً تین ہفتوں میں ہڑپ کر گیا۔ اب تمام یورپ کا براعظم یا اسکے قبضے میں ہے یا اس کے اثر میں۔ تمام شمالی بحیرہ روم بھی اس کے اثر میں سمجھا جانے لگا ہے۔ فوجی اور سیاسی لحاظ سے یورپ میں اس نے بلاشبہ بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ ان دونوں بلقانی ملکوں کی مدد کو برطانیہ پہنچا تو سہی لیکن جن کی مدد محدود تھی۔ ادھر جرمنی نے ان ملکوں پر اچانک اور توقع کے خلاف یکایک حملہ کر کے یوگوسلاویہ کو مہلت ہی نہیں دی کہ سنبھل کر مقابلہ کر سکے۔ ادھر ہنگری، رومانیہ، بلغاریہ، اٹلی اور جرمنی سب مل کر اس پر پل پڑے۔ اور وہ پہاڑی ملک جس کے متعلق سب کا خیال تھا کہ تباہ ہوتے ہوتے بھی مہینوں لے گا۔ آناً فاناً ...

کے منہ چلا گیا۔ یونان کا حشر بھی یوگوسلاویہ کا سا ہوا۔ برطانیہ کی فوج یونان ہی میں تھی۔ اسے ہر مقام سے پیچھے ہٹنا پڑا حتےٰ کہ یونان کے ساحلوں کو بھی خیر باد کہنا پڑا۔ برطانیہ کی بھاگتی ہوئی فوج پر جرمن ہوابازوں نے بہت بم برسائے۔ ۳ لاکھ ٹن سے زیادہ وزنی جہاز سمندر میں غرق ہو گئے۔ پھر بھی برطانیہ اپنی تین چوتھائی فوج کو بچالانے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ امر ظاہر کرتا ہے کہ ابھی تک برطانیہ کی بحری قوت ایسی کمزور نہیں ہو سکی کہ جرمنی اس پر زیادہ خوش ہو سکے۔

برطانوی افواج نے لوٹتے ہوئے یونان میں کافی جرمن فوج تباہ کی ہے۔ اور بہت سے ٹینک تباہ کئے ہیں۔

جرمنی اور شمالی افریقہ:۔ جرمنی نے لیبیا یعنی طرابلس کے مغربی حصے میں اپنی فوجیں اور جنگی سامان خفیہ طور پر اتار کر اٹلی کی بن بندرگاہوں کو برطانیہ نے قبضہ کر رکھا تھا۔ اچانک حملہ نہایت تیزی اور پوری قوت سے کر دیا اور مشرق کی طرف بڑھتا ہوا طبروق کی بندرگاہ کا محاصرہ کر کے مصر کی سرحدی چوکی سولم پر بھی قابض ہو گیا۔ برطانیہ کے کچھ مشہور فوجی جرنیل گرفتار ہو گئے۔ اس نقصان کو برطانیہ نے بہت محسوس کر کے مصر کی فکر کا اظہار کیا ہے۔ لیکن ابھی تک جرمنی سولم سے آگے نہیں بڑھا۔ طبروق بھی ابھی تک ختم نہیں ہو سکا۔ وہاں برطانیہ نے بہت مضبوط قلعبندی کر رکھی ہے۔ فوج بھی کافی معلوم ہوتی ہے۔ جرمنی ابھی تک وہاں ٹکریں مار رہا ہے۔

جرمنی کا اگلا قدم:۔ جرمنی کا قدم اب کس طرف اٹھیگا۔ یہ دنیا کی زبان پر آج بھی سوال ہے۔ یہ کوئی قطعی و یقینی طور پر اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ برطانیہ کے ایک مدبر نے تمام امکانات کا احاطہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ممکن ہے اب وہ سیدھا برطانیہ پر حملہ کر دے دوسرے یہ کہ شاید ترکی پر ہلہ بول دے۔ لیکن ان دونوں مہموں کے لئے وقت درکار ہے۔ تیسرے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ مصر پر پوری قوت سے دھاوا کرے۔ چوتھے یہ کہ عراق پر قبضے کی ٹھانے۔ وہ بلقانی فتوحات کے بعد ابھی خاموش ہے لیکن وہ زیادہ دیر تک شاید ساکن نہ رہ سکے گا۔

روس:۔ روس نے اپنے سب سے بڑے اور پرانے دشمن جاپان سے غیر جارحانہ معاہدہ کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب جاپان کے لئے جنوب کی طرف بڑھنا آسان ہو گیا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ ماضی قریب میں کتنے محالات غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ روس کا جرمنی سے معاہدہ، اب جاپان سے عہدنامہ تازہ مثالیں ہیں۔

روس کا ڈکٹیٹر سٹالن اب وزیر اعظم بھی بن گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے سٹالن کچھ حرکت کرنے کو ہے۔ آج ہی خبر آئی ہے کہ وزارت عظمےٰ کا منصب سنبھالنے سے قیاس کیا جاتا ہے کہ سٹالن کی ملاقات ہٹلر سے ہو کر رہیگی۔ اور ہٹلر روس کو ایشیا میں کھلی چھٹی دیدیگا کہ وہ جس ملک پر چاہے چڑھ دوڑے۔ اور کوئی تعجب بھی نہیں کہ روس خاموشی اور سکون کی پالیسی بدل لینے کا موقع ابھی پا رہا ہے۔ ابھی خبر آئی ہے کہ روس نے عراق سے سیاسی

جاپان:۔ جاپان کا وزیر خارجہ مسٹر متسوؤکا ٹوکیو سے چلا ماسکو (روس) پہنچا۔ وہاں سے جرمنی ہوتا ہوا اٹلی پہنچا۔ واپسی پر بھی انہی قدموں آیا۔ جرمنی اور اٹلی میں خفیہ طور پر کیا طے ہوا۔ اس کا دنیا کو کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ البتہ روس

سے جو معاہدہ کرآیا ہے وہ جاپان کے لئے مفید سمجھا گیا ہے ہندچینی اور سیام کے جھگڑے میں جاپان نے پنچ بن کر جو صلح نامہ کرایا تھا اس پر اب دستخط ہوگئے ہیں۔ چین کے اخبار نے جاپان کی جنوب کی طرف پیشقدمی کا پہلا قدم قرار دیا ہے۔

جاپان کے وزیر خارجہ نے ابھی چند دن ہوئے اپنی ایک تقریر میں صاف صاف کہدیا ہے کہ جاپان کا جرمنی اور اٹلی کے ساتھ فوجی معاہدہ کرنا صرف اس غرض سے تھا کہ امریکہ کو جنگ میں شامل ہونے سے روکنے کی کوشش کی جائے۔

امریکہ:- امریکہ کی برطانیہ سے متعلق پالیسی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور ہر روز ایک نیا قدم برطانیہ کی حمایت میں اٹھاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ برطانیہ کی حمایت کی یہ سفارش امریکہ کو جنگ کی تباہ کاریوں میں لا گھسیٹے اور جنگ زیادہ لمبی ہو جائے۔ برطانیہ بھی چاہتا ہے کہ جنگ لمبی ہو جائے اور وہ اپنے وسائل سے فتحیاب ہوسکے۔

ترکی:- ترکی کے ایک بڑے مدبر نے کچھ عرصہ ہوا کہا تھا کہ ترکی جنگ کے میدان میں فتح پاکر سیاست کے میدان میں شکست کھاجاتا رہا۔ لیکن موجودہ ترکی کو دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ اب دونوں میدانوں کا شہسوار ہے۔ ترکی نے جو پچھلی جنگ جرمنی کے ساتھ پس گیا تھا اور اپنی تمام سلطنت کھو بیٹھا تھا اب صرف اپنی جان کی خیر منا رہا ہے۔ اس جنگ کے بعد اس نے علمی، اقتصادی اور فوجی ترقی اس حد تک کر لی کہ وہ کمزور سلطنتوں میں شمار نہیں ہوتا۔ اس نے اپنی سیاست سے بلقانی ممالک کو اکٹھا کرکے ان کا ایک معاہدہ کر لیا اور خود بھی میں شامل ہوا۔ لیکن رومانیہ اور بلغاریہ جرمنی سے مل گئے اس طرح اس معاہدہ کی کوئی حیثیت نہ رہی۔ اسی بنا پر ترکی یوگوسلاویہ اور یونان کے ساتھ ہوکر لڑنے کا پابند نہ رہا۔ اب تک وہ بچا رہا۔ موجودہ حالات سے بھی یہی قیاس کیا جارہا ہے کہ وہ جرمنی سے نہیں الجھیگا۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ وہ جرمنی کے پورے دباؤ پر بھی کسی ایسی شرط کو قبول نہیں کریگا۔ جس سے اس کو جرمنی کا غلام بننا پڑے۔ خواہ اس کے نتیجے میں اسی لڑائی کی آگ میں کودنا پڑے۔ اس نے جرمنی سے ایک نیا تجارتی معاہدہ بھی کرلیا ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ جرمنی بھی اس سے لڑنے کی حماقت نہیں کریگا۔

عراق اور برطانیہ:- اس وقت عراق اور برطانیہ میں جنگ ہورہی ہے جس سے مسلمانوں میں تشویش پھیل گئی ہے۔ اور تمام دنیا کے ملکوں کی نگاہیں اس جنگ کے نتیجے کو دیکھ رہی ہیں۔

عراق کا بادشاہ نابالغ بچہ ہے اس کا سرپرست امیر عبدالالہ جو برطانیہ کا دوست تھا وہاں عملی طور پر حکمران تھا۔ عراق میں اپریل کے شروع میں ایک پرامن انقلاب آیا۔ عراق کا سابق وزیراعظم رشید عالی گیلانی فوجی افسروں کی مدد سے وزیراعظم بن گیا۔ اور امیر عبدالالہ بھاگ کر بصرہ میں انگریزوں کی پناہ میں آگیا۔ برطانیہ کو اس انقلاب سے خدشہ ہوگیا کہ رشید عالی گیلانی نے یہ انقلاب جرمنی کی شہ پاکر برپا کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے عراق سے اپنے ۱۹۳۰ء کے معاہدہ کی بنا پر عراق کی مشہور بندرگاہ بصرہ میں اپنی فوجیں اتارلیں اور عراق کے فوجی مقامات پر قبضہ کرنے کے ارادہ کا اظہار بھی کردیا۔ رشید عالی نے اس معاہدہ کی پابندی کا یقین برطانیہ کو دلایا لیکن برطانیہ نے فوجی افسر

کا استقبال بھی کیا۔ لیکن جب کچھ دنوں بعد برطانیہ نے اور فوج اتارنی چاہی تو رشید عالی نے اس کی اجازت نہ دی۔ برطانیہ نے بصرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور برطانیہ و عراق میں ٹھن گئی۔ عراق نے موصل بغداد وغیرہ کے تیل کے چشموں پر قبضہ کر لیا۔ اور برطانیہ کے ہوائی اڈے حبانیہ کا محاصرہ کر لیا۔ آپس میں گولہ باری شروع ہو گئی اور اب تک جاری ہے۔

عراق میں جنگ چھڑ جانے سے دنیائے اسلام میں جو اضطراب پھیل چکا ہے اور جس کے بڑھ جانے کا بھی اندیشہ ہے برطانیہ کو اسے خیال میں رکھ کر عراق میں فوجی کارروائی کرنی پڑے گی۔

ترکی اور مصر نے اس جنگ میں مداخلت کر کے صلح کرا دینے کی اپیل کی تو برطانیہ نے اسے رد کر دیا۔ اور کہا جب تک حبانیہ کی برطانوی فوج کا محاصرہ نہیں اٹھا لیا جاتا صلح کی گفت و شنید نہیں ہو سکتی۔ خیال ہے کہ برطانیہ یہاں پوری قوت اور بہت سرعت سے کام کرے گا۔ لیکن یہ بھی خیال ہے کہ مصر سے فوج یہاں تقسیم کرنے میں مصر کا شمالی محاذ کمزور ہو جائے گا۔ اس لئے برطانیہ غور و تردد سے قدم اٹھائے گا۔

عراق کا وزیر جنگ ترکی پہنچا ہے اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔ اندیشہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ جرمنی جو اس عراقی جنگ یعنی مسلمانوں سے برطانیہ کے الجھاؤ سے بہت خوش ہے موقع پا کر یا "مانچسٹر گارڈین" کے الفاظ میں "کود کر پہنچنے کی کوشش کرے گا" اور اگر وہ یہاں بھی غلبہ پا گیا تو فلسطین نہر سویز اور مصر میں برطانیہ کی حالت نہایت نازک ہو جائے گی۔ اگرچہ اس کی مدد کی سردست کوئی توقع نہیں۔ کیونکہ جرمنی اگر جلد آنا چاہے تو یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ترکی اسے راستہ دیدے جس کی اب تک کوئی امید نہیں۔

"ادارہ"

انسان اور کتا

از جناب حمید انور صاحب پکا باغ جالندھر شہر

کتا انسانی برادری میں ذلت وحقارت کا ایک مظہر ہے۔ مگر وہ چند ایسی خصلتیں بھی رکھتا ہے جو انسان میں کم و بیش مفقود ہیں۔ ہمیں ان خصلتوں کا حامل ہونا چاہئے ورنہ ہم سے یہ کتا اچھا۔

(۱) کتے کا کوئی مکان نہیں ہوتا کہ یہ علامت متوکلین سے ہے۔

(۲) بھوکا رہتا ہے، یہ آدابِ صالحین سے ہے اور تھوڑی چیز پر قناعت کرتا ہے یہ علامت صابرین سے ہے۔

(۳) رات کو بہت کم سوتا ہے، یہ صفاتِ شب بیداران ومحبین سے ہے۔

(۴) جب مرتا ہے کوئی میراث نہیں چھوڑتا، یہ صفاتِ زاہدین سے ہے۔

(۵) اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا گو وہ اس پر جفا کرے اور پیٹے، یہ علامت مریدانِ صادقین سے ہے۔

(۶) ادنیٰ جگہ پر راضی ہو جاتا ہے، یہ علامت متواضعین سے ہے۔

(۷) جب اس کے مکان پر کوئی غالب ہو جاتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسری جگہ چلا جاتا ہے، یہ علامت راضیین سے ہے۔

(۸) جب اس کو ماریں، اور پھر ٹکڑا ڈالیں۔ تو فوراً پاس آجاتا ہے۔ مار کا کینہ دل میں نہیں رکھتا، یہ علامت خاشعین سے ہے۔

(۹) جب کھانا سامنے رکھا ہوا دیکھتا ہے تو دور بیٹھا ہوا تکتا ہے۔ یہ علامت مساکین سے ہے۔

(۱۰) جب کسی مکان سے کوچ کر جاتا ہے۔ پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا۔ یہ علامت محزونین سے ہے۔

خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اے عزیز قناعت کا سبق کتے سے حاصل کر۔ کہ تو نے اکثر دیکھا ہوگا کہ گلی کوچوں میں پھرنے والے کتے جب نازونعمت سے پلے ہوئے شکاری کتے کو دیکھتے ہیں تو بھونکنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور زبانِ حال سے پکارتے ہیں کہ اے ہم جنسو! تم نے عمدہ عمدہ اور لذیذ کھانوں کی طرف رغبت کی۔ اس لئے تم زنجیروں میں جکڑ لئے گئے ہو۔ اگر تم بھی ہماری طرح گری پڑی اور روکھی سوکھی چیزوں پر قناعت رکھتے۔ تو ہماری طرح آزادانہ زندگی بسر کرتے۔

تعلیم نسواں

(از جناب شیخ نور محمد صاحب بسمی شیخ)

پرچہ "مسلم" بابت ماہ مارچ سنہ ۴۱ء کے صفحہ ۶ پر ایک مسلم بھائی نے سوال کیا ہے۔ "لڑکیوں کی تعلیم جائز نہیں علمائے کرام توجہ فرمائیں" ماحصل یہ ہے کہ کیا تعلیم نسواں کے جواز میں قرآن اور حدیث خاموش ہیں۔ علمائے کرام تو اس سوال کا مفصل جواب دینگے شاید اس کے واسطے کچھ انتظار کرنا پڑے میں بالفعل چند سطور اپنے طور پر لکھتا ہوں شاید کہ ان سے سائل کی تسلی ہو جائے اور وہ اپنی پیاری بچیوں کو صحیح اسلامی تعلیم سے محروم نہ رکھیں۔

خدا تعالےٰ نے عورت اور مرد کے تعلقات کو قرآن مجید میں بالوضاحت بیان کر دیا ہے اور انکے درجات اور مراتب کو بھی کھول کر رکھ دیا ہے۔ جہانتک گھریلو زندگی کا تعلق ہے مرد عورت کے بغیر اور عورت مرد کے بغیر امور حیات کو نباہ نہیں سکتی۔ دونوں کے حقوق قریباً قریباً مساوی ہیں۔ شریعت عورت کے ناموس کا ویسا ہی پاس اور لحاظ رکھتی ہے جیسا مرد کے ناموس کا۔ صرف مرد کو عورت پر ایک درجہ حاصل ہے کہ وہ اسکے اوپر قائم کیا گیا ہے اور اسکے نان و نفقہ کا ذمہ دار ٹھرایا گیا ہے۔ اگر مرد جسمانی بناوٹ اور طاقت میں عورت پر فضیلت رکھتا ہے تو عورت نزاکت اور خوبصورتی میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ قدرت نے عورت کو فرمانبرداری، سعادت، نیک بختی، حیا، غیرت، پاکدامنی اور خاوند کے حقوق کی غائبانہ نگہداشت کے اوصاف ودلیعت کر رکھے ہیں۔ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت ملاحظہ ہو:-

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (۴: ۶۰) "مرد عورتوں پر قائم رہنے والے ہیں بسبب اسکے کہ بزرگی دی اللہ نے بعضے ان کے کو اوپر بعض کے اور بسبب اسکے کہ وہ خرچ کرتے ہیں مالوں اپنے سے۔ پس نیک عورتیں فرمانبردار ہیں اور غائبانہ نگہبانی کرنیوالی ہیں اللہ کی حفاظت کے ساتھ"

قرآن میں جا بجا علم کے حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے اور کسی جگہ بھی یہ تخصیص نہیں کی گئی ہے کہ مرد تو علم حاصل کریں اور عورتیں علم سے محروم رہیں۔ قرآن کی غرض و غایت ایک جاہل اور ان پڑھ قوم کو قوانین الٰہیہ کا علم سکھانا، انکا تزکیۂ نفس کرنا اور انہیں ایک دانا اور عقلمند قوم یا ملت بنانا ہے۔ علم کا مقصد از روئے شریعت اسلام یہی ہے کہ انسان علم حاصل کر کے نیکی اور بدی میں تمیز کر کے بدعملی اور گناہ کی آلائش سے پاک ہو جائے۔ توہم پرستی اور غیر اللہ کی پرستش سے متنفر ہو جائے اسکے اندر تقوےٰ اور خشیت اللہ اس درجہ غالب ہو جائے کہ وہ خاک سے اُٹھکر بلند پرواز بن جائے اور ظلمت اور نور میں تمیز کر سکے۔ سورہ علق میں ارشاد ہوتا ہے:-

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (پڑھ اللہ کے نام کے ساتھ جسنے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو ایک جمے ہوئے خون سے۔ پڑھ اور پروردگار تیرا بہت کرم کرنے والا ہے جسنے سکھایا ساتھ قلم کے۔ سکھایا انسان کو جو کچھ نہیں جانتا تھا)۔

مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ علم کا پڑھنا انسان پر فرض ہے۔ اگر مرد علم حاصل کرکے خدا تعالےٰ کی معرفت حاصل کرسکتا ہے تو پھر عورت کہ جو مرد سے کسی طرح کم درجہ نہیں رکھتی ہے۔ علم کی فضیلت سے محروم رکھنا کہاں تک ٹھیک ہے حدیث شریف میں آتا ہے: اُطْلُبُ الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ فِی الصِّیْن (علم حاصل کرو خواہ چین میں جاکر حاصل کرو)۔ پھر یہ بھی ضرب المثل ہے کہ جاہل کی عبادت سے عالم کا سونا بہتر ہے۔ بے علم خدا کی معرفت نہیں حاصل کرسکتا ہے۔

یہ سوال کہ بچیوں کو اردو، عربی، ابتدائی حساب، جغرافیہ وغیرہ پڑھانا اور لکھانا جائز ہے۔ قرآن اور حدیث میں جہانتک ہمارا خیال ہے یہ الفاظ من وعن تو نہیں مل سکتے ہیں۔ ہاں طالب علم کا ذکر ہے جو تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ اگر ایک شخص صبح کے وقت مسلمان ہوا اور نماز ظہر کا وقت آجائے تو اسکے واسطے نماز اور طہارت کا علم حاصل کرنا ازبس ضروری ہے۔ اور یہ بھی ایک مشہور بات ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تجارت کرنے والوں کو دُرّے لگاکر علم سیکھنے کے لئے بھیجتے تھے کہ جو بیع کی فقہ نہیں جانتا اسے تجارت نہیں کرنی چاہئے کیونکہ وہ بے خبری میں حرام کھا جائیگا۔ کینہ، بغض، حسد، کبر، بدگمانی، غیبت وغیرہ حرام ہیں اور ان باتوں کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ تحصیل علم کا مقصد یہی ہے کہ انسان اپنے حقوق، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پوری پوری نگہداشت کرسکے اور انسان کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوجائے۔

قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور اسکے متعلق حکم ہے:

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (ہمنے عربی زبان میں قرآن نازل کیا تاکہ تم عقل سے کام لو)۔ ابتدائے آفرینش کے وقت خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو کل اسماء کا علم سکھایا تھا۔ کیا انکی اولاد کا خواہ مرد ہو یا عورت انھی اسماء کا علم حاصل کرنا خلاف قرآن ہے؟ ابتدائی حساب کا جاننا گھریلو زندگی میں عورت کے واسطے ازبس ضروری ہے کیونکہ خاوند اسکے واسطے ہر وقت سودا سلف نہیں خرید سکتا ہے۔ جب ایک عورت گھر کے خرچ کا حساب نہیں رکھ سکتی تو وہ خرچ پر کس طرح قابو پاسکتی ہے۔ جغرافیہ اور تاریخ کے علم کا جاننا بھی بہت مفید ہے۔ قرآن میں آتا ہے: قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ (ان سے کہدو کہ دنیا میں سیر وسیاحت کرو اور دیکھو کہ ان قوموں کا کیا انجام ہوا جنھوں نے قوانین الہیہ کو جھٹلایا)۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر مسلمان کو جغرافیہ اور تاریخ کا جاننا بھی ضروری ہے تاکہ وہ دیکھے دنیا میں قومیں کس طرح تباہ ہوتی ہیں اور کس طرح ترقی حاصل کرتی ہیں۔

اردو زبان کا پڑھنا جو اسوقت ہندوستان میں مسلمان

کی مادری زبان بن چکی ہے بہت ضروری ہے کیونکہ اسکے بغیر قرآن مجید کا اردو ترجمہ نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ جب تک ایک بچی عربی کا ترجمہ اردو میں نہیں جان سکتی وہ قرآن مجید کو کیا سمجھ سکتی ہے۔ اسکے علاوہ بیشمار مذہبی اردو زبان کے رسالے جو صنف نازک کی اصلاح کے واسطے شائع ہوتے ہیں جن کا مقصد انکی توہم پرستی کی بیخ کنی کرنا ہے اور انکے اندر جذبۂ اسلام پیدا کرنا ہے۔ مستورات کس طرح پڑھ سکتی ہیں۔ جب انھیں اردو زبان میں لکھنا پڑھنا نہیں آتا ہے۔ دوسرا سوال مسلمان بچیوں کا کسی زنانہ پرائمری اسکول میں بھیجنا جائز ہے؟ اسکے متعلق دیکھنا یہ ہے کہ اگر وہاں تعلیمی کورس ایسا بھی ہے جیسا کہ لڑکوں کو پڑھایا جاتا ہے اور وہ نصاب یونیورسٹی کی طرف سے بلاتخصیص مذہب وملت مقرر کیا گیا ہے۔ ایسے مدرسوں میں مسلمان بچیوں کا بھیجا جانا ان کی آئندہ زندگی برباد کرنا ہے کیونکہ اس تعلیم میں شروع سے لیکر آخر تک کبھی خدا کا نام نہیں سکھایا جاتا ہے اور نہ مسلمان بچیوں کو ہی انکی قومی روایات سکھائی جاتی ہیں کہ جس سے وہ صحیح علم حاصل کر سکیں جو انکی آیندہ زندگی کو درست کر دے۔ نیکی و بدی کا کوئی معیار مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ اس تعلیم کا مقصد ایک خاص قسم کے پرزے بنانا ہے جو حکومت نے کسی وقت اس ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے واسطے تجویز کئے تھے۔

وہ علم نہیں زہر ہے احرار کے حق میں
جس علم کا حاصل ہے جہاں میں دو کف جو

اخلاقی نقطۂ نگاہ سے جو خرابیاں موجودہ نظام تعلیم سے پیدا ہو گئی ہیں وہ بالکل بدیہی ہیں۔ عورت چراغ خانہ ہونے کی بجائے شمع بزم ہونے پر فخر کرتی ہے۔ افزائش نسل انسانی کی بجائے ضبط تولید پر رواج دے رہی ہے۔ وہ عورت جسکی آغوش غیرت مند اور خدا پرست مرد کے لئے اولین تربیت گاہ تھی وہ اپنے فرائض زندگی سے سبکدوش ہو رہی ہے۔ موجودہ نظام تعلیم نے مادہ پرست قوموں کی معاشرت کی خواہش کی روح ان طالبات کے اندر پیدا کر دی ہے۔ وہ اپنے اسلاف کی طرز معاشرت اور تمدن کو خیر باد کہہ رہی ہیں اور اپنی قومی روایات کو حرف غلط کی طرح مٹا رہی ہیں

کیا یہی ہے معاشرت کا کمال۔ مرد بیکار و زن تہی آغوش۔ ایک مسلمہ کا سب سے بڑا وصف یہی ہے کہ وہ بہترین ماں بنے وہ صحیح معنوں میں گھر کی ملکہ بنے تاکہ بچوں کی ذہنی نشو و نما منضبط ہو۔ ایسے مدرسے کہ جن میں بچیوں کو مذہب اسلام کی تعلیم دی جائے اور قرآن بالمعنی پڑھایا جاوے اور وہ سن بلوغت کو پہنچنے سے پہلے پردہ کی حدود کے اندر تعلیم ختم کر لیں، بے حد مفید ہیں۔ جو نصاب مدرسۃ البنات جالندھر نے مقرر کیا ہے اسکی بنیاد اسلامی عقاید اور افکار پر ہے۔ یہ نصاب تعلیم عورت کا مقام اور اسکے فرائض بالوضاحت بیان کرتا ہے اور بچیوں کے ذہنوں میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرائی جاتی ہے کہ دنیا کی تمام صالحہ تگ و دو انکے وجود سے وابستہ ہے۔ بچیاں حدود نسوانیت کے اندر رہکر اپنا وظیفۂ حیات سیکھ سکتی ہیں۔ عصمت، غیرت، فرمانبرداری، پاکدامنی کی بہترین ہستیاں بن سکتی ہیں +

ساقی!

(از جناب اختر ربانی بہاپوری)

ہاں وہ اک جام فنا مجھ کو پلا دے ساقی ✽ دار دنیا کے بکھیڑوں سے چھڑا دے ساقی
نخوت آموز ہے یہ ہوش و خرد کا خرمن ✽ آتشیں جام پلا آگ لگا دے ساقی
جس سے اس چرخ کو چکر ہے زمیں کو غش ہے ✽ ایک ساغر اسی مینا سے پلا دے ساقی
جھومتا آتا ہے مستانہ ترا، تورہ سے ✽ شیشۂ ہوش کے ٹکڑوں کو ہٹا دے ساقی
جسکی آنکھوں میں ہیں "مازاغ" کے گلگوں ڈورے ✽ اسکے خمخانے سے اک جام پلا دے ساقی

مجھ کو اختر ہے اسی جام کا نازیست خمار
پیتے ہی رند کو جو دم میں بنا دے ساقی

بزم مسلمہ

جواب:-

کسی مسلمہ بہن نے مچھروں اور کھٹملوں کے واسطے دوا طلب کی ہے کھٹملوں کے واسطے سانپ کی کینچلی کی اور اجوائین اور گوگل کی دھونی نہایت مفید ہے اور مسجد میں جھاڑو خرید کر اللہ کے نام کی مسجد میں یہ بھی آزمودہ بات ہے۔ خداوند کریم اس آفت سے بچائے۔ آمین۔ مچھروں کے واسطے تیل سرسوں ایک چھٹانک اور تیل سنطرونیلا ڈیڑھ چھٹانک۔ دونوں کو ملا کر خوب حل کریں۔ رات کو سوتے وقت خوب مالش کریں۔ انشاءاللہ یہ موذی مچھر جلد سے بھاگ جائیگا۔ (دختر غازی محمد عثمان)

استفسار:-

میں محترمہ آنسہ طاہرہ رضیہ خانم کی خدمت میں التماس کرتی ہوں کہ آپ براہ مہربانی مجھے اس قلم جیسی مشین سے کاڑھنے کی ترکیب بتا دیں میرے پاس یہ مشین دو سال سے بے کار پڑی ہے۔ (بنت رانا فرزند علی خان انسپکٹر پولیس۔ کوہاٹ)

خوشی کی خبریں:-

میں انتہائی مسرت و شادمانی کے ساتھ یہ خوشخبری سپرد قلم کرتی ہوں کہ میری پیاری بھاوج صاحبہ (رئیسہ مدرسۃ البنات

چنانچہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے تیس اپریل کو شام کے چھ بجے ایک ننھی منی سی نہایت خوبصورت بچی عطا کی ہے ننھی کا نام دادا جان قبلہ نے خولہ رکھا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ ننھی خولہ ایک دن دنیا میں حضرت خولہ کی طرح روشن ہو کر چمکے اور وہ اپنے پیارے دادا جان دادی جان اور والدین کے زیر سایہ پروان چڑھے۔ آمین۔ امید ہے کہ تمام مسلم بہنیں یہ خبر سن کر خوش ہونگی۔ (آنسہ طاہرہ نفیسہ)

میں نہایت خوشی سے مسلم بہنوں کو مطلع کرتی ہوں کہ ہم سات بہنوں کے پیارے بھائی جان روزگار کے سلسلے میں بخیریت تمام افریقہ پہنچ گئے ہیں۔ مسلم بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو والدین کے زیر سایہ زندگی و تندرستی بخشے اور ان کے کام میں کامیاب کرے۔ آمین۔ ثم آمین۔ اس پہنچنے کی خوشی میں دو روپے کی حقیر رقم مدرسۃ البنات کی بچیوں کی مٹھائی کیلئے روانہ کر رہی ہوں۔ راقمہ رضیہ سلطانہ (بیگم شیخ غلام حسین صاحب سب پوسٹماسٹر) دینہ

میں نہایت خوشی سے خبر دیتی ہوں کہ میری خواہرزادی رنج بنت افضل علی صاحب سب انسپکٹر کی شادی خانہ آبادی بتاریخ ۲۰ مارچ ۴۱ء مطابق یکم ربیع الاول ۶۰ھ اپنے ہی عزیزوں کے ایک معزز رکن سے بخیر و خوبی انجام پائی۔ دعا ہے کہ خداوند کریم یہ سنجوگ مبارک کرے اور دولہا دلہن ہمیشہ شاد و خرم رہیں میں نے شادی میں بطور تحفہ شادی رسالہ مسلم ان کے نام جاری کرا دیا ہے۔ (والدہ محبوب احمد از رہتک)

میں نہایت ہی خوشی سے مسلم بہنوں کو مطلع کرتی ہوں کہ میری پیاری باجی جان انوری بیگم صاحبہ کے ہاں خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے چاند سا بچہ عطا فرمایا ہے بچہ کا نام اس کے دادا نے شمس العارفین رکھا ہے۔ مسلم بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شمس العارفین کو والدین کے اور دادا دادی کے زیر سایہ پھلنا پھولنا نصیب کرے آمین۔ (ثریا بیگم سلطانپور لودھی)
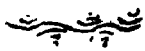
میں نہایت خوشی کے ساتھ یہ خبر فرحت اثر سپرد قلم کرتی ہوں کہ میری بہن ہاجرہ صاحبہ دختر نیک اختر مولنا یحیٰی صاحب کانپوری کا عقد شرعی طور پر برادرم حکیم جلیل صاحب قنوجی کے ساتھ ہو گیا ہے۔ دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس نئے جوڑے کو ہمیشہ ہمیشہ سدا بہار مسرتوں اور کامرانیوں سے بہرہ ور رکھے آمین۔ (تہنیت گزار نزہت بشاہ منزل۔ دیوبند)
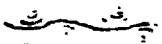
۷ اپریل ۱۹۴۱ء کو علی الصباح میرے برادر معظم مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصر مدیر جریدہ "انورشاہ منزل دیوبند" کو باری تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک لڑکی عنایت فرمائی ہے اور میری یہ ننھی سی بھانجی ہمارے مختصر سے خاندان اور دکھ بھرے گھر میں بے پایاں مسرت و انبساط کا باعث بن کر آئی ہے۔ مدرسۃ البنات کی طالبات سے عرض ہے کہ وہ نماز کے بعد اس ننھی سی بچی کے لئے دعا فرمائیں کہ اسے حیات و عافیت اور دارین کی سعادتیں نصیب ہوں اور وہ اپنے والدین کے لئے باعث مسرت بنے لڑکی کا نام اس کی بڑی اور مرحومہ پھوپھی کی یادگار طور پر "طیبہ خاتون" رکھا گیا ہے۔ اور تاریخی نام "زینب اصغر" ہے۔ تین روپیہ طالبات

مدرسہ کی شیرینی کے لئے اس مسرت افزا تقریب پر ارسال ہیں۔
(راشدہ خاتون بنت حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ شاہ منزل دیوبند)

مائدہ:۔

آم کا کسٹرڈ

اشیاء ضروری:۔ دودھ ایک سیر۔ انڈے چار عدد۔ آم کا گودا ایک پاؤ۔ دارچینی ایک ٹکڑا۔ نمک سیاہ مرچ بقدر ذائقہ۔

ترکیب:۔ دودھ میں پسی ہوئی دارچینی ڈال کر ابال لیجئے۔ اور کپڑے میں چھان کر سفیدہ آم کا گودا نکال کر اس کے باریک ٹکڑے کر لیجئے۔ پھر دودھ میں آم کے ٹکڑے، پھینٹے ہوئے انڈے اور تھوڑا سا مسکہ اور نمک مرچ ڈال کر بالکل ہلکی آنچ پر پکنے دیجئے جب اچھی طرح جم جائے اور ٹھنڈا ہو جائے تناول کیجئے۔ (ع۔ ق بیگم (تاج گنج آگرہ)

آلو کے کباب

اشیاء ضروری:۔ انڈے دو عدد۔ آلو پاؤ بھر۔ مرچ سرخ ۱ عدد۔ خشخاش ایک تولہ۔ گرم مسالہ، نمک حسب خواہش۔

ترکیب:۔ آلو پہلے ابال کر پھر چھیل کر سل پر باریک پیس لیں جتنے باریک پیسے جائینگے کباب اسی قدر عمدہ اور خستہ بنیں گے اسکے بعد مرچیں، خشخاش، گرم مسالہ اور نمک باریک پیس کر ان آلوؤں میں ملا دیجئے جب یکجان ہو جائیں تو ادرک اور پودینہ ملکر ٹکیاں بنا لیجئے۔ کڑھائی میں گھی ڈال کر آنچ پر رکھ دیجئے جب گھی خوب گرم ہو جائے تو کباب کو انڈا لگا کر تل لیں۔ اگر ترشی مرغوب ہو تو پکاتے وقت ادرک اور پودینہ کے ہری مرچ اور نصف پھانک سنگترے کی رکھ کر تل لیں۔ یہ آلو کے کباب بالکل گوشت کا مزہ رکھتے ہیں۔ نہایت ہی لذیذ اور خستہ ہوتے ہیں۔ میرے بارہا کے تجربہ شدہ ہیں۔ (نزہت بنت انور شاہ منزل)

کشیدہ کاری

ناصر خان (صفدر)

۳۱
ناصر خالد یوسفزئی
مغلپورہ۔ لاہور

دختر غازی محمد عثمان
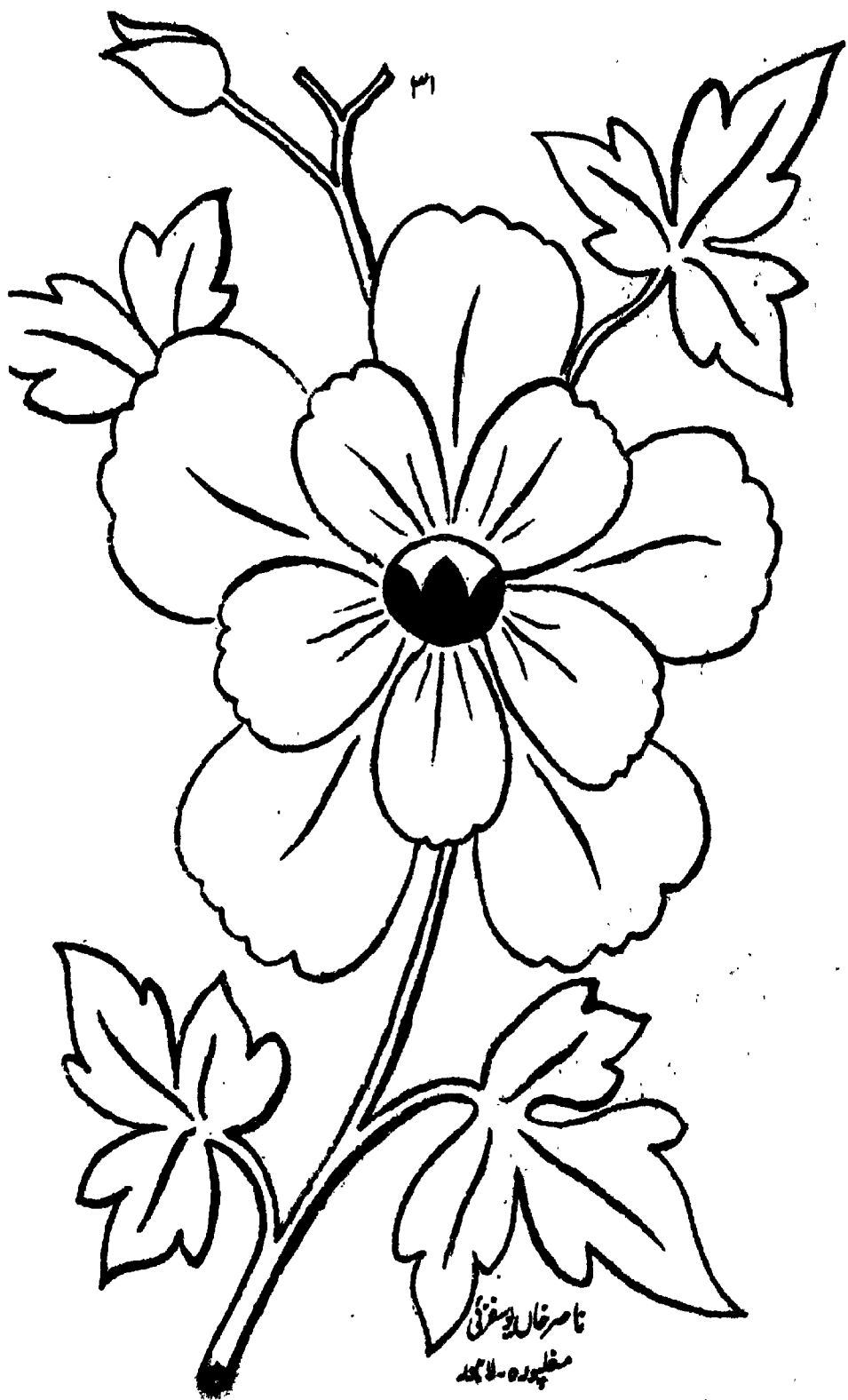
اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ اپریل ۱۹۴۱ء

نام	رقم
محترمہ جناب والدہ ظہیر احمد صاحبہ (بکامیابی فرزند خود)	۲/-/-
جناب چودھری ولی محمد صاحب میونسپل کمشنر لدھیانہ (برائے امداد یتیم طالبات)	۱/-/-
جناب محمد عبدالعزیز صاحب آل سیڈ سیکشن پی اے سی زراعتی کالج لائلپور	۴/۸/-
قیمت کھالہائے قربانی فروخت کردہ بتوسط میاں عبدالکریم عبداللطیف انڈیان چرم ریلوے روڈ جالندھر شہر	
محترمہ نور عبدالرحمن جماعت چہارم	۱/-/۱۱
جناب عطا محمد صاحب کلرک آفیشل ریسیور محلہ سراج گنج	۱/۴/۱۱
محترمہ زبیدہ شیخ احمد جماعت دوم مدرسۃ البنات	۱/-/۱۱
جناب شیخ احمد اللہ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل	۱/۴/۷
جناب تجمل حسین صاحب ہیڈ وارڈر جیل جالندھر	۱/۴/۷
" مسماۃ چنن بی بی ملازمہ جیل	۱/۴/۷
" بابو شیخ عبدالرشید صاحب بازار پاپڑیاں	۱/۴/۷
جناب شیخ محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ	۱/۴/۷
جناب محترمہ بیگم مولانا عبدالحق عباس صاحب	۱/۴/۷
محترمہ نسیمہ باورچن مدرسۃ البنات	۱/-/۱۱
محترمہ رقیہ بیگم متعلمہ جماعت ہفتم مدرسۃ البنات آبادپورہ	۱/۴/۷
جناب چودھری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ کمشنر آفس	۱/-/۱۰
جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب فاروقی رینک بازار	۱/۴/۷
جناب شیخ محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ	۱/۴/۷
محترمہ حمیدہ صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات	۱/۴/۷
جناب اصغر علی شاہ صاحب انسپکٹر زراعت محلہ سراج گنج	۱/۴/۷
جناب بابو غلام حسن صاحب منیجر جنرل ورکشاپ سورہ نسی	۱/۴/۷
ثریا عبدالرحیم	۱/۴/۷
جناب ڈاکٹر سید محمد رشید صاحب عباسی	۲/۹/۴
جناب چودھری رحمت علی خانصاحب امجد پکا باغ	۱/۴/۸
جناب قاضی بشیر حسین صاحب رئیس جالندھر	۱/۴/۸
جناب شیخ عبدالرحمن صاحب محلہ سراج گنج	۱/۴/۸
جناب آمنہ خانم بنت سندھی خاں محلہ واسنہ سابقہ مدرسۃ البنات	۱/۵/۹
جناب منشی میر حسن صاحب پٹواری کھر ککنگرہ	۱/۵/۹
محترمہ شمیم اختر جماعت چہارم بنت بابو عبدالحق صاحب مدرسۃ البنات	۱/۵/۹
محترمہ زہرا خانم بنت جناب عبدالحمید صاحب متعلمہ جماعت سوم	۱/۵/۹
جناب ڈپٹی امیرالدین صاحب چہار باغ	۱/۵/۹
جناب علی احمد خانصاحب بی اے ہیڈ کلرک آفیسر محلہ سید کبیر معرفت ماسٹر میراں بخش صاحب	۱/۵/۹
خوشنودہ رجب علی جماعت سوم متعلمہ مدرسۃ البنات	۱/۵/۹
جناب میاں مختار نبی صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت	۱/۴/-
جناب خان مظفر خانصاحب شہر جالندھر	-/۱۰/۴
محترمہ زبیدہ خانم کریم بخش جماعت دوم مدرسۃ البنات	۱/۵/۹
جناب ماسٹر محمد خلیل صاحب سیکنڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول	۱/۴/۸
محترمہ شمیم میاں حمید علی صاحب متعلمہ مدرسۃ البنات	۱/۱/۶
محترمہ مسعودہ منصور جماعت ادیب عالم	۱/۱/۴
جناب خان بہادر عبدالمجید خانصاحب بستی باباخیل دکھال گڑھ	۱۰/۱۲/-
جناب خانبہادر شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر محلہ سراج گنج	۱/۴/-
محترمہ صدیقہ خانم جماعت سوم مدرسۃ البنات بستی دانشمنداں	۱/۲/-
محترمہ شفیق اقبال " "	۱/۴/۴

نام	رقم
محترمہ کنیز فاطمہ جماعت پنجم مدرسۃ البنات	۱/۱/۶
محترمہ اقبال بیگم بیوہ میاں محبوب بخش صاحب	۱/۱/۶
محترمات نعیمہ بستارہ و نسیم متعلمات مدرسۃ البنات	۰/۱۲/۶
جناب شیخ غلام حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز	۱/۴/۰
جناب میاں فضل الٰہی خانصاحب بستی دانشمنداں	۳/۲/۳
محترمہ امۃ العزیز بانو جماعت پنجم	۲/۱/۳
جناب غلام طاہر صاحب کلرک دفتر انسپکٹر آف سکولز	۱/۱/۰
جناب بابو برکت علی صاحب گڈس کلرک کھرلہ کنگرہ (قیمت ۵ کھال عقیقہ)	۵/۸/۴
جناب حکیم محمد جالینوس صاحب	۰/۲/۰
جناب بابو عبدالرحمٰن صاحب اکونٹنٹ گورنمنٹ ہائی سکول	۰/۲/۰
جناب محمد رفیق شاہ صاحب رفیق بائنڈنگ ہاؤس جالندھر شہر	۰/۲/۰
جناب میاں عبدالکریم عبداللطیف صاحبان سوداگران چرم ریلوے روڈ جالندھر شہر والیس آڑھت کھال میتہ فروخت کردہ بموقعہ عید الضحیٰ	۳/۱۰/۰
جناب محمد امین صاحب سب اوورسیر چونی ریریں اسسٹنٹ ضلع ڈیرہ غازی خان	۱/۰/۰
جناب محترمہ بیگم صاحبہ جناب حبیب اللہ خانصاحب آٹوموبائل انجینئر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ برائے نادار طالبات	۵/۰/۰
جناب محمد عاشق صاحب	۱/۰/۰
محترمہ والدہ صاحبہ جناب محمد عاشق صاحب	۲/۰/۰
محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ	۱/۰/۰
محترمہ شکیب بیگم صاحبہ	۱/۰/۰
معلوم الاسم معرفت عبدالمجید صاحب شیخ جالندھری	۰/۸/۰
جناب میاں فضل الرحمٰن صاحب اکونٹنٹ این ڈبلیو آر باغبانپورہ لاہور	۱۰/۰/۰
جناب میاں غلام قادر صاحب ایم اے سی او ای ایس قیوم منزل رنگ محل لاہور	۱۰/۰/۰
محترمہ بیگم صاحبہ جناب شیخ محمد سعید صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل لائلپور	۵/۰/۰
جناب خانبہادر شیخ دین محمد صاحب (بتوسط خانبہادر عبدالمجید خان صاحب) بتقریب جلسہ سالانہ	۵۰/۰/۰
جناب الحاج ایف شہاب الدین صاحب آرمی کنٹریکٹر راولپنڈی (بتقریب جلسہ سالانہ)	۲۵/۰/۰
جناب مستری نورالدین صاحب انجن شیڈ جالندھر شہر	۰/۲/۰
جناب سردار محمد حسین صاحب ایم ایل اے گنجہ کلاں ضلع لاہور	۱۰/۰/۰
جناب محمد اقبال صاحب پارسل کلرک دہلی (برائے امداد یتیم طالبات) بتوسط مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن	۵/۰/۰
جناب خانصاحب خراساں خانصاحب سب انسپکٹر پولیس کراچی	۱/۰/۰
جناب مسٹر قریشی صاحب کراچی	۱/۰/۰
مسٹر شفیع صاحب سیکرٹری ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن کراچی / ریلائبل ٹائپ رائٹر کمپنی۔ بندر روڈ۔ ڈنسو ہال کراچی	۵/۰/۰
جناب بابو جلال الدین صاحب کلرک ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ "	۱/۰/۰
جناب سیٹھ غلام نبی و علی محمد صاحبان مسلم جنرل سٹورز اندام سوا "	۳/۰/۰
جناب فیض محمد خانصاحب مختار کار میرپور خاص کراچی شہر	۵/۰/۰
جناب مستری فضل احمد صاحب میونسپل کارپوریشن کراچی	۱/۰/۰
جناب مستری محمد اسلام صاحب " " "	۱/۰/۰
جناب مستری عبداللہ صاحب " " "	۱/۰/۰
جناب رجب علی صاحب	۰/۸/۰
مسٹر احمد امام بخش صاحب	۱/۰/۰
مسٹر فتح محمد صاحب ایس اوورسیر	۰/۸/۰
مسٹر ابوبکر صاحب اے۔ ایس	۰/۸/۰
مسٹر اسماعیل صاحب	۰/۴/۰
جناب عبدالرحمٰن صاحب	۰/۲/۰
جناب محمد شریف صاحب	۱/۰/۰
جناب مستری محمد شفیع صاحب کراچی	۰/۴/۰
جناب خانصاحب محمد عمر خان صاحب انسپکٹر پولیس تھانہ ہیڈکوارٹر کراچی	۲/۰/۰
جناب ماسٹر امیر علی صاحب کراچی شہر	۱/۰/۰
جناب حسن علی صاحب میونسپل کارپوریشن کراچی	۰/۸/۰
جناب مستری دلاور خان صاحب	۰/۴/۰
جناب چودھری عبدالحق صاحب کراچی	۲/۰/۰
جناب حاجی محمد ایاز خان صاحب منوڑہ "	۲/۰/۰
جناب قاضی محمد اسحاق صاحب " "	۱/۰/۰

نام	رقم
جناب عبدالقادر صاحب لوسیل پائلٹ۔ پورٹ ڈیپارٹمنٹ پورٹ ٹرسٹ منوڑہ۔ کراچی	۲۰/-/-
جناب کپتان ڈاکٹر ایف اے خانصاحب میڈیکل آفیسر پورٹ ٹرسٹ۔ منوڑہ کراچی	۱۰/-/-
مسٹر دوجیلی صاحب کونسل آف عراق	۵/-/-
جناب محمد احسن صاحب منیجر گورنمنٹ بکڈپو کراچی	۱۰/-/-
جناب کلرک صاحبان ۱۰ - ۱۰ بلوچ رجمنٹ ״	۲۵/-/-
جناب ڈاکٹر غلام قادر خانصاحب بھگوراں ضلع جالندھر از کراچی (برائے مٹھائی طالبات)	۳/۴/-
بمبئی موٹر سٹور بندر روڈ کراچی	۲/-/-
جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب ایس۔ ڈی او۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کراچی	۵/-/-
جناب خان حافظ عبداللہ خانصاحب صوبیدار کراچی	۵/-/-
جناب خان محمد قریشی خانصاحب گاڑی والا ״	۲/-/-
جناب مستری بشیر محمد صاحب جالندھری ״	۲/-/-
جناب حبیب اللہ صاحب ״	۱/-/-
جناب محمد اسحاق صاحب کپورتھلوی ״	۱/-/-
جناب بشیر خاں صاحب جالندھری ״	۱/-/-
جناب مستری محمد شفیع شیر محمد صاحبان براس فیکٹری ״	۲/-/-
جناب بابا غلام نبی صاحب عرف کالا لستی غذاں جالندھر ״	۱/-/-
جناب مستری اسماعیل صاحب جالندھری	۱/-/-
جناب خان بہادر حاجی فتح محمد خانصاحب آرمی کنٹریکٹر مال روڈ کراچی	۵/-/-
جناب عبدالغنی صاحب انجینئر میونسپل کارپوریشن کراچی	۵/-/-
جناب سید فرزند حسین شاہ صاحب برشادی خود ״	۵/-/-
جناب سید رسول شاہ صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۲/-/-
جناب خان صاحب محمد خانصاحب انسپکٹر پولیس کراچی	۴/-/-
مسٹر محمد بشیر صاحب خلف الرشید حاجی نواب الدین خانصاحب مرحوم آرمی کنٹریکٹر ریاست گڑھ خانصاحب حاجی نواب الدین خانصاحب مرحوم بابت بیانہ پیشگی تعمیر ایک کمرہ	۱۰۰/-/-
مسٹر علاؤالدین صاحب سرکل انسپکٹر روہڑی (سندھ)	۴/-/-
جناب شیخ محمد نصیر صاحب قبلہ	۵/-/-
جناب غلام نبی خانصاحب انسپکٹر پولیس سٹی کراچی	۱۰/-/-
جناب محمد اشرف صاحب حیدرآباد	۱/-/-
جناب خانصاحب محمد اکبر خانصاحب ״	۴/-/-
جناب سید کاظم صاحب نقوی	۲/-/-
ایک مسافر حیدرآباد	-/۸/-
جناب یوسف قاسم صاحب	۱/-/-
جناب میاں عبدالقادر صاحب کراچی	۲/-/-
جناب ملک اللہ بخش صاحب ״	۵/-/-
جناب چودھری فضل احمد خانصاحب سب انسپکٹر پولیس سکھر	۵/-/-
جناب چودھری حامد علی خانصاحب ״ پانی پت	۱۰/-/-
مسٹر ایم واثق رضا۔ کنٹرولرز آفس کراچی	۱/-/-
مسٹر عبدالحمید صاحب جعفری ״ ״ ״	۱/-/-
مسٹر عبدالحق صاحب پی۔ ڈبلیو۔ ڈی ״	۱/-/-
مسٹر جی۔ ایم۔ بھٹی کمپٹرولرز آفس ״	۱/-/-
مسٹر عبدالقادر صاحب سپرنٹنڈنٹ ״	۲/-/-
مسٹر داؤد خاں صاحب آفس آف دی ایروڈروم آفیسر کراچی ایرپورٹ۔ کراچی	۳/-/-
مسٹر رؤف احمد صاحب شیخ آفس آف دی میٹرولوجسٹ کراچی ایرپورٹ کراچی	۱/-/-
مسٹر غلام نبی صاحب آفس آف دی میٹرولوجسٹ کراچی ایرپورٹ	۱/-/-
مسٹر خادم محی الدین صاحب بی اے۔ کمپٹرولرز آفس کراچی	۱/۴/-
مسٹر امیر ولایت بیگ مرزا وارف آفیسر ایچ۔ ایم کسٹمز ״	۱/-/-
مسٹر فضل حسین صاحب قریشی سب انسپکٹر پولیس سی آئی ڈی ״	۲/-/-
مسٹر فاروق احمد صاحب بی اے۔ انڈین سٹورز ڈیپارٹمنٹ ״	۱/-/-
جناب ماسٹر عبدالعزیز صاحب بی اے بی ٹی سندھ مدرسہ ״	۵/-/-
مسٹر محمد سلیم صاحب بی اے۔ این ڈبلیو آر ״	۱/-/-
مسٹر سید الطاف حسین صاحب بخاری ״ ״	۱/-/-
مسٹر فدا حسین صاحب رضوی ״ ״	۱/-/-

نام	رقم
جناب فضل محمد صاحب ملٹری اسٹیٹ آفس کراچی	۱/-/-
جناب حفیظ اللہ صاحب این۔ ڈبلیو ریلوے "	۱/-/-
جناب محمد افضل صاحب جہانگیر لائن ایر فورس ڈرگ روڈ "	۱/-/-
جناب احمد حسین صاحب این۔ ڈبلیو۔ آر "	۱/-/-
جناب امین العالم صاحب "	۱/-/-
جناب محمد یوسف صاحب اردو منشی	۱/-/-
جناب فیض احمد شاہ سمال کازز کورٹ "	۱/-/-
جناب شوکت صاحب فائننس ڈیپارٹمنٹ "	-/۸/-
جناب اقبال محمد صاحب قریشی جنرل "	۱/-/-
جناب چودھری عبدالعزیز صاحب اسسٹنٹ کلکٹر کسٹمز	۱۰/-/-
جناب عبداللطیف صاحب ایر پورٹ ہیلتھ آفس ڈرگ روڈ "	۱/-/-
جناب چراغ الدین صاحب مرزا میٹیورلوجیکل ڈیپارٹمنٹ "	۱/-/-
جناب محمد جمیل بھٹی صاحب	۵/-/-
جناب سیٹھ محمد امین محمد صدیق صاحبان کیمل سٹریٹ "	۵/-/-
جناب سیٹھ محمد علی موسیٰ جی لوٹیا اینڈ کمپنی "	۲/-/-
جناب حسین محمد صاحب بھٹی کیماڑی بندر "	۵/-/-
جناب شیخ جمیل لطیف صاحبان جالندھری "	۵/-/-
جناب سید محمد عثمان صاحب ارسٹن ہاؤس روڈ نمبر ۶	۴/-/-
جناب مولا بخش صاحب ڈویژنل اکاؤنٹنٹ ڈیولپمنٹ اینڈ ریسرچ ڈویژن کراچی	۱/-/-
جناب حاجی نواب الدین صاحب اینڈ برادرس کراچی صدر	۱۰/-/-
جناب حاجی سید احمد شاہ صاحب انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی کراچی	۱۰/-/-
جناب منشی عبدالعزیز صاحب "	-/۸/-
جناب محمد صاحب گاڑی بان "	-/۴/-
معرفت جناب مولوی عبدالمالک صاحب کیماڑی "	۱۲/-/-
سرکار جام صاحب بہادر والئے ریاست لسبیلہ	۲۰/-/-
جناب شیخ ظہورالدین صاحب اگزامینر کراچی	۳/-/-

نام	رقم
جناب نور محمد صاحب کربلائی حاکم اعلیٰ خاکساران پنجاب	۱/۴/-
جناب محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب ڈاکٹر غلام محمد صاحب انچارج ہسپتال سوات سٹیٹ ضلع پشاور	۱۰/-/-
محترمہ منیر فاطمہ صاحبہ سابق متعلم مدرسۃ البنات	۲/-/-
محترمہ عزیزہ فاطمہ صاحبہ متعلم درجہ خصوصیہ مدرسۃ البنات	۵/-/-
جناب ایم تاج محمد صاحب پی۔ او بکس نمبر ۱۲۶ نیروبی	۵/-/-
جناب ولی اللہ خانصاحب انسپکٹر زراعت ہریانہ ضلع ہوشیارپور (برائے امداد یتیم طالبات)	۴/-/-
جناب جلال الدین خانصاحب۔ فونکس ایریزونا (یو۔ ایس۔ اے) برائے یتیم طالبات	۴۸/۱۰/-
محترمہ راشدہ خاتون نزہت صاحبہ بنت حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ دیوبند برائے شیرینی طالبات بتقریب تولد برادر زادی خود	۳/-/-
جناب ڈاکٹر محمد موسیٰ خانصاحب نصیر منزل متصل بیرکی لاہور (بتقریب جلسہ سالانہ)	۵/-/-
جناب شیخ محمد سعید صاحب سوداگر سعید بلڈنگ بیکانیری گیٹ بہاولپور (برائے یتیم طالبات بتقریب جلسہ)	۲۰/-/-
محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بیگم شیخ غلام حسین صاحب پوسٹ ماسٹر دینا ضلع جہلم (برائے شیرینی طالبات)	۲/-/-
جناب چودھری عمادالدین صاحب اشرف بیالہ ضلع بارہ بنکی (بسلسلہ جلسہ سالانہ)	۶/-/-
جناب میاں پیر محمد احمد الدین صاحبان آڑھتیان چرم متصل ریلوے مال گودام لاہور (برائے امداد یتیم طالبات)	۵/-/-
میزان	۱۰۳۵/۱/۶

فہرست اسمائے گرامی چندہ دہندگان بتقریب سولھواں سالانہ جلسہ انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب)

نام	رقم
جناب حاجی عبدالعزیز صاحب لدھیانہ	۲۵/-/-
جناب فتح حسین خانصاحب بستی بابا خیل	۱/-/-
جناب عبدالحق خانصاحب نمبردار "	۴/-/-
جناب میاں عبدالباری صاحب رئیس جڑانوالہ (قیمت ا)	۱۰۰/-/-
جناب حاجی خیرالدین صاحب ویروکی	۱/-/-
جناب رشید احمد صاحب امین آباد	۵/-/-
جناب چودھری فضل محمد صاحب موضع سیانی والا	۵/-/-
جناب سردار محمد صاحب مظفر پور	۵
جناب میر عبدالرحمان صاحب	۱/-/-
جناب محمد اسماعیل صاحب لالہ موسے	۲/-/-
جناب خان ممتاز محمد خانصاحب بستی دانشمنداں	۵/-/-
جناب محمد افضل صاحب کرتارپور	۱/-/-
جناب حاجی عبدالقیوم صاحب پشاور (قیمت ۸ عطا کردہ عزیزہ شمیم اختر)	۱۰/۸/-
جناب حافظ جان محمد صاحب پرجیاں کلاں	۱/-/-
جناب خان محمد صاحب بستی بابا خیل	۵/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ میاں عبدالباری صاحب رئیس جڑانوالہ	۳/-/-
جناب محمد حسین صاحب	۱/-/-
محترمہ شہباز بیگم صاحبہ متعلمہ جماعت سوم	-/۸/-
محترمہ والدہ صاحبہ محمد انور خاکسار	۱/-/-
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ جماعت سوم	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ مرزا فیض اللہ بیگ صاحب ریٹائرڈ سشن جج	۱/-/-
محترمہ استانی ممتاز خانم صاحبہ لاہور	۱/-/-
محترمہ والدہ برکت علی صاحبہ	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ مسز حیات صاحبہ اوکاڑہ	۱۰/-/-
محترمہ نسیمہ گل اکبر شاہ صاحبہ جماعت سوم	۲/-/-
زائد جو ضبط تحریر میں نہیں آ سکا	۱/-/-
جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب شملوی کلرک دی جالندھر سنٹرل کوآپریٹو	۳/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ محمد خانم صاحبہ	۱/-/-
جناب چودھری ملک عبدالشکور صاحب	۱۰۰/-/-
جناب امام الدین صاحب ٹھکر کورا تحصیل سلطانپور	۱/-/-
کاریگران جنرل ورکشاپ سوہ نسی	۹/-/-
جناب ابو فضل قادر صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سوہ نسی	۱/-/-
جناب مرزا افتخار احمد صاحب	۱/-/-
نامعلوم اسم	-/۴/-
جناب چودھری نور احمد صاحب ٹھیکیدار	۱/-/-
جناب منشی سردار محمد صاحب کاتب	۲/-/-
یتیم بچی ۔ نامعلوم اسم	-/۹/-
محترمہ طاہرہ بنت خانبہادر عبدالمجید خانصاحب رئیس بستی بابا خیل	۱/-/-
محترمہ نفیس سلطان صاحبہ ناظرہ دارالاقامہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ متعلمہ درجہ مولوی	۱/-/-
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ " "	۱/-/-
محترمہ زہرہ خانم صاحبہ " درجہ ادیب عالم	۱/-/-
محترمہ رشیدہ اختر صاحبہ بستی غنداں	۱/-/-
محترمہ خالدہ خانم صاحبہ متعلمہ درجہ پنجم	۱/-/-
محترمات طالبات درجہ ششم مدرسۃ البنات	۱/-/-
جناب مولوی محمد جمیل صاحب عرائض نویس نکودر	۱/-/-
جناب شیخ سردار علی صاحب رئیس اعظم بستی شیخ	۲۵/-/-

نام	رقم
جناب خان ضیاء اللہ خان صاحب سب جج لدھیانہ	۱۰/-/-
جناب خان بہادر عبد المجید خان صاحب رئیس اعظم بستی باباخیل (بصورت چیک بنام امپریل بنک جالندھر)	۱۰۰/-/-
جناب شیخ محمد الدین صاحب محلہ مغلاں جالندھر شہر	۱۰/-/-
جناب چودھری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ کمشنرز آفس جالندھر	۲/-/-
حضرت علامہ حسین میر کاشمیری امرتسری	۵/-/-
متفرق از مستورات	۱/۸/۹
جناب مولوی عبد الباری صاحب رئیس جڑانوالہ (قیمت یک آنہ عطا کردہ ایک بچہ)	۵/-/-
جناب شیخ حبیب اللہ صاحب کلرک آفادی کورٹ سینیر سب جج	۱/-/-
جناب خان بہادر مولوی فتح الدین صاحب بالقابہ پرنسپل زراعتی کالج لائلپور	۱۰۰/-/-
بذریعہ رومال	۳/-/۹
جناب میاں کریم بخش صاحب	۱/-/-
جناب اظہار الحق (ایک ننھا بچہ)	-/۲/-
جناب نثار الحق صاحب	-/۴/-
جناب خدا بخش صاحب ملازم کچہری	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب حکیم سید شاہنواز صاحب	۲/-/-
محترمہ کشور سلطانہ صاحبہ (پانچ سالہ لڑکی)	-/۱/-
محترمہ حنیفہ خانم صاحبہ درجہ ششم	۱/-/-
محترمہ محمودہ خانم صاحبہ "	۱/-/-
محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ "	۱/-/-
محترمہ عزیزہ سکینہ لطیفہ خاتون صاحبہ درجہ چہارم	-/۴/-
محترمات حمیدہ خاتون ۔ عزیزہ خاتون ۔ رشیدہ خاتون و حلیمہ خاتون دختران محمد سعید صاحب کلکتہ	۲/-/-
محترمہ رضیہ بیگم محمد گل از کلکتہ	-/۸/-
محترمہ حسن آرا بیگم صاحبہ	-/۴/-
محترمہ والدہ رضیہ سلطانہ متعلمہ درجہ ادنیٰ مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترمہ گوہر صاحبہ	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ سابق متعلمہ مدرسۃ البنات	[illegible]
محترمہ ستارہ صاحبہ ۔ محترمہ نسیم افزا صاحبہ	-/۲/-
محترمہ عزیزہ عائشہ محمد ملک رفیع	-/۸/-
محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ	[illegible]
محترمات طالبات درجہ ششم	-/۲/-
محترمہ عائشہ سلطانہ درجہ رابعہ	-/۱/-
محترمہ اختر النساء عابد حسین "	۱/-/-
محترمہ نسیم اختر صاحبہ	۱/-/-
محترمہ خورشید انور صاحبہ	[illegible]
محترمہ سروری خانم صاحبہ سابق متعلمہ مدرسۃ البنات	-/۲/-
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ	-/۱/-
محترمہ نجمہ عزت علی درجہ رابعہ	[illegible]
محترمہ اختصار سلطانہ معلمہ مدرسۃ البنات	[illegible]
محترمہ فہمیدہ عبد الرحمن صاحب معلمہ مدرسۃ البنات	[illegible]
محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	[illegible]
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ معلمہ "	[illegible]
محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ "	[illegible]
محترمہ مریم بیگم صاحبہ "	[illegible]
محترمہ تنویر فاطمہ صاحبہ متعلمہ "	[illegible]
محترمہ امیر بیگم صاحبہ ناظرہ دار الاقامہ مدرسۃ البنات	[illegible]
محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ	[illegible]
متفرق از مستورات	[illegible]
جناب میاں امام الدین صاحب عرف بھائی میاں	[illegible]
محترمہ کشور خانم صاحبہ	[illegible]
جناب چودھری عبد الباری صاحب سینیٹری انسپکٹر کرتارپور	[illegible]
جناب بوٹا بسر مائی نسیمہ صاحبہ باورچن دار الاقامہ مدرسۃ البنات	[illegible]
محترمہ بی بی شہناز اختر صاحبہ متعلمہ درجہ سوم	[illegible]
جناب محمد اکرم صاحب	[illegible]
محترمہ راضیہ مرضیہ صاحبہ متعلمہ درجہ مولوی عالم	[illegible]

نام	رقم
محترمہ مسز ڈاکٹر غلام محمد صاحب	۲/-/-
جناب چودھری محمد شفیع صاحب ٹیلنگ انسٹیٹیوٹ جالندھر	۱/-/-
جناب بشیر احمد انبغابچہ۔ غلام حسین میر صاحب نے ایزاد کیا	۱/۴/-
جناب مولوی عبدالرحیم صاحب بی اے ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی عبدالرحیم صاحب " "	۲/-/-
جناب خان بہادر شیخ نور محمد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لائلپور	۱۰۰/-/-
معلوم الاسم بتوسط خان بہادر مولوی فتح الدین صاحب	۳/-/-
جناب منشی جلال الدین صاحب اکوٹر	۲/-/-
جناب منشی الٰہی بخش صاحب ناصر پنشنر ناظر	۱/-/-
جناب خان محمد الیاس خاں صاحب بستی دانشمنداں	۱/-/-
معلوم الاسم	۱/-/-
جناب چودھری محمد شفیع صاحب محلہ کھولہ ساٹے جالندھر	۵/-/-
جناب محمد اویس خاں صاحب وکیل بستی دانشمنداں	۱/-/-
جناب اقبال الٰہی خاں صاحب "	۱/-/-
جناب سعید الدین صاحب ابن مولوی عماد الدین صاحب	-/۸/-
محترمہ رضیہ بیگم میاں نصیر الدین احمد صاحب متعلمہ درجہ رابعہ	۱/-/-
محترمہ قمر جہاں صاحبہ متعلمہ درجہ سوم	-/۴/-
محترمہ شفیق جہاں صاحبہ " " رابعہ	-/۴/-
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ " " "	-/۸/-
محترمہ مقبول بیگم صاحبہ " " "	-/۸/-
محترمہ گلزار بیگم صاحبہ " " دوم	-/۴/-
محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ " " "	۱/-/-
محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ " " رابعہ	-/۸/-
محترمہ ظہیر اختر صاحبہ " " سوم	-/۸/-
محترمہ عطیہ مظہر صاحبہ " " دوم	۱/-/-
محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ " " "	-/۴/-
محترمہ ادیبہ بیگم صاحبہ " " رابعہ	۱/-/-
محترمہ ثریا سردار محمد حسین " " "	۲/-/-
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ " " سوم	-/۴/-

نام	رقم
محترمہ شیریں اختر صاحبہ متعلمہ درجہ رابعہ	-/۲/-
محترمہ جبین اختر صاحبہ " " دوم	-/۲/-
محترمہ اقبال اختر صاحبہ " " سوم	۱/-/-
محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ " " "	-/۴/-
محترمہ فاطمہ بیگم شیر محمد صاحب " " اعلیٰ	-/۲/-
محترمہ نفیس سلطان احمد صاحب لدھیانہ	۲/-/-
محترمہ کشور زریں صاحبہ۔ محترمہ عفت آرا صاحبہ	۳/-/-
محترمہ سکندر اقبال صاحبہ۔ محترمہ مسعودہ صدیق صاحبہ	۱/۴/-
محترمہ سجیلہ بیگم صاحبہ متعلمہ درجہ سوم	۱/-/-
محترمہ سروری بیگم صاحبہ " " پنجم	۱/-/-
محترمہ زکیہ بیگم صاحبہ " " سوم	۱/-/-
محترمہ بنت مرزا نعمت اللہ بیگ صاحب	۱/-/-
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ رشیدہ چراغ صاحب درجہ رابعہ	۱/۸/-
محترمہ فرخ متعلمہ درجہ سوم	-/۸/-
جناب ڈاکٹر کپتان غلام محمد صاحب	۱۰/-/-
جناب ناصر خاں صاحب	۱/-/-
جناب چراغ محمد صاحب جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب اصغر علی صاحب جالندھر	۵/-/-
محترمہ نسیمہ صاحبہ باورچن دارالاقامہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمود حسین صاحب تحصیلدار جالندھر شہر	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید اصغر علی صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی عماد الدین صاحب	۱/-/-
محترمہ نور بی بی بیگم مولوی علم الدین صاحب فریدکوٹی سفیر مدرسۃ البنات	۱/-/-
جناب شیخ محمد یحییٰ صاحب بوٹ مرچنٹ	۱/-/-
جناب شیخ محمد یٰسین عبدالکریم صاحبان سوداگران سنگ مرمر دہلی	۲/-/-
محترم چودھری کالو محمد حسین صاحبان بانس فروش جالندھر شہر	۲/-/-
سردار میڈیکل سٹور جالندھر شہر	۲/-/-
جناب فضل الدین اینڈ سنز ٹھیکیداران بھٹہ	۵/-/-
جناب شیخ سردار محمد نذیر احمد صاحبان دکانداران رینک بازار	۵/-/-

نوٹ: جناب چودھری محمد شفیع صاحب ٹیلنگ انسٹیٹیوٹ نے عار دئے تھے۔ سہواً عہ کی رسید کاٹی گئی ہے۔ ۹ میں عہ کی رسید کاٹ کر غلطی کا ازالہ کیا گیا۔ سیکرٹری

نام	رقم
جناب عزیز الدین صاحب عظامی	۱/-/-
جناب محمد سعید صاحب	۱/-/-
محترمہ حشمت بی بی برکت علی صاحبہ	-/۸/-
محترمہ نسیم اختر صاحبہ متعلمہ درجہ رابعہ	-/۴/-
محترمہ خاور سلطانہ صاحبہ 〃 〃 ادیب عالم	۱/-/-
محترمہ زینت خانم صاحبہ ناظرہ دارالاقامہ مدرسۃ البنات	۵/-/-
محترمہ سجاد ت صاحبہ معلمہ گورنمنٹ گرلز سکول بہاولپور	۱/-/-
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ درجہ سوم منجانب دادا صاحب خود	۱/-/-
جناب اکرام الحق صاحب۔ جناب انعام الحق صاحب	-/۲/-
جناب مرزا ظہیر احمد صاحب۔ مرزا نثار احمد صاحب	۲/-/-
جناب مولوی محمد احمد صاحب معلم مدرسۃ البنات	۱/-/-
جناب شیخ محمد شریف صاحب۔ سید محمود احمد صاحب جعفری	۳/-/-
محترمہ شوکت آرا صاحبہ پشاوری متعلمہ مدرسۃ البنات	۵/-/-
محترمہ صفورہ خانم صاحبہ متعلمہ درجہ ہفتم	-/۴/-
محترمہ عائشہ صاحبہ 〃 〃 ثانیہ	۱/-/-
میزان کل	۱۹۰/۵/۹
یک قطعہ چک بنام لائیڈس بنک لاہور آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم پنجاب	۱۰۰/-/-

بصورت زیور

نام	رقم
محترمہ قمر النساء صاحبہ متعلمہ درجہ مولوی	ایک طلائی انگوٹھی

مواعید بتقریب جلسہ سالانہ

نام	رقم
جناب خان صدر الدین خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس جالندھر	۱۰۰/-/-
جناب خانصاحب شیخ غلام حسین صاحب	۲۵/-/-
جناب خانبہادر خان احمد حسن صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر	
ورنمیس اعظم لبستی نو ۵۰/-/- ؛ انعام درجہ اول ۵۰/-/- ؛ 〃 〃 دوم ۳۰/-/-	۱۳۰/-/-
جناب میاں عبدالباری صاحب رئیس جڑانوالہ	۵۰/-/-

نام	رقم
جناب مولانا عبدالحق عباس صاحب بانی مدرسۃ البنات	۱۰/-/-
جناب میاں مستنصر باللہ صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول	-/۸/-
جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب کلرک دی جالندھر سنٹرل کوآپریٹو بنک	۱۰/-/-
جناب خان ضیاء اللہ خانصاحب سب جج لدھیانہ	۵/-/-
جناب حاجی محمود خانصاحب سب انسپکٹر پولیس کراچی	۲۵/-/-
محترمہ حافظہ سرور سلطانہ معلمہ مدرسۃ البنات	۵/-/-
میزان کل	۸۱۵/-/-

زکوٰۃ و صدقات فنڈ بماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء

نام	رقم
محترمہ مسز غنی محمد صاحب فیری سپہ دائور ککڑ منڈی ضلع گونڈا	۵/-/-
جناب چودھری جمال الدین صاحب ریٹائرڈ پی۔ ڈبلیو۔ آئی کلر لگنگ	۳/۱۰/-
جناب محترمہ نفیس سلطان صاحبہ ناظرہ دارالاقامہ مدرسۃ البنات	-/۸/-
جناب محترمہ نواب بیگم صاحبہ بنت جناب ظفر حسن خانصاحب سب انسپکٹر بنی سی منڈاور ضلع بجنور (برائے یتیم طالبات)	۲/-/-
بتوسط مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن	۵/-/-
جناب مولانا محمد فیروز الدین صاحب کراچی	۲۵/-/-

نام	رقم
جناب ڈاکٹر سلطان علی خانصاحب موضع سمبلی ضلع ہوشیارپور	۲/-/-
میزان	۴۸/۱۰/-

تعمیر فنڈ بماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء

بتوسط مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن

نام	رقم
جناب خادم محی الدین بی اے آفس آف دی کمپٹرولر سندھ (کراچی)	-/۸/-
جناب نور محمد صاحب ماسٹر گل محمد لائن مڈل سکول 〃	۱/-/-
جناب مستری عبدالحمید صاحب جالندھری نیپیر روڈ 〃	-/۸/-
جناب مسٹر صادق علی صاحب بی اے ٹیچر سندھ مدرسہ 〃	-/۸/-
جناب سلطان محمود صاحب اکاؤنٹ بلڈنگ لارنس روڈ 〃	۱/-/-
جناب شیر محمد صاحب فرنٹیر ہوٹل 〃 〃	۱/-/-

جناب ایس سیٹھ اینڈ جی فضل الٰہی کراچی	۵/-/-	جناب مبین احمد صاحب ایجنٹ سنگر سوئنگ مشین کراچی	۱/۸/-
جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل محمد اشرف صاحب چنیوٹی کراچی	۱۰/-/-	جناب ماسٹر نعمت علی صاحب ”	۱/-/-
جناب سیٹھ محمد دین محکم الدین صاحبان پنجابی ”	۱۰/-/-	جناب سید ابراہیم شاہ صاحب محکمہ پولیس ”	۱/-/-
جناب صوبیدار پلیس غلام حسین ٹھٹورہ ضلع کراچی	۵/-/-	جناب شکر علی خانصاحب محکمہ سی۔آئی۔ڈی ”	۲/-/-
جناب ٹھیکیدار علی حسین صاحب منوڑا ”	۱۰/-/-	جناب مسٹر علی حیدر شاہ صاحب جمعدار سپلائی ”	۲/۲/-
جناب خان خراسان خانصاحب صوبیدار ”	۱/-/-	جناب مسٹر اختر علی صاحب انسپکٹر پولیس ”	۲/-/-
جناب حاجی صوبیدار عبداللطیف صاحب انسپکٹر پولیس ” کونسل فار جاپان کراچی	۱۰/-/-	جناب ڈاکٹر اے۔ایچ قاضی صاحب ” صدر	۱/-/-
	۵/-/-	جناب حاجی عبدالکریم صاحب ” ”	۱/-/-
جناب خانبہادر حاجی فضل الٰہی خانصاحب جنرل سی کنٹریکٹر ”	۱/-/۱	جناب محمد حسین صاحب میرپور خاص	۱/۸/-
جناب مولوی علم الدین صاحب سفیر مدرسۃ البنات جالندھر	۱/-/-	جناب سلطان محمود صاحب کراچی	۱/-/-
جناب ملک التجار ایچ ایم حبیب اللہ صاحب سوداگر کراچی	۲۵/-/-	جناب حافظ محمد شفیق صاحب بی اے کراچی	۱/-/-
جناب خان محمد امیرالدین خانصاحب انسپکٹر پولیس سٹی ”	۱۰/-/-	جناب ماسٹر محسن الدین صاحب ٹیلر ماسٹر ”	۱/-/-
جناب عبدالحفیظ صاحب کلرک جنرل پوسٹ آفس ”	۱/-/-	جناب ہیرانند تا صاحب تمباکو فروش ”	۱/-/-
جناب چودھری نظام الدین ولد چودھری علی شیر	۱/-/-	اسم نامعلوم معرفت اختر صاحبہ	۲/-/-
جناب چودھری ولی محمد ولد چودھری عبداللہ کلرک جنرل پوسٹ آفس ”	۱/-/-	جناب حاجی مہر بخش مولا بخش صاحب چنیوٹی	۱۵/-/-
جناب بابو فقیر محمد صاحب کلرک ” ”	۱/-/-	جناب احمد موسیٰ اینڈ برادرس کراچی	۱۰/-/-
جناب چودھری عمرالدین صاحب ہیڈ کلرک ” ”	۱/-/-	جناب عقیل محمد صاحب اکاؤنٹس آفس ریلوے کراچی	۱/-/-
جناب سکندر میر صاحب ٹاؤن انسپکٹر صدر پوسٹ آفس ”	۱/-/-	جناب شیخ حسین صاحب کلرک ڈی۔ایس۔آئی ”	۱/-/-
جناب چودھری رحمت علی صاحب اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر ”	۱/-/-	جناب محمد ظفر صاحب ٹائپر ریلوے ”	۱/-/-
جناب بابو عبدالحمید صاحب کلرک جی پی او ”	۱/-/-	جناب محمد صاحب ” ”	۱/-/-
جناب عبدالقادر صاحب کلرک ”	۱/-/-	جناب محمد امین صاحب کلرک ” ”	۱/-/-
جناب بابو حسن علی بابو فیروزالدین صاحبان کلرکس جی پی او ”	۱/-/-	جناب عبدالکریم صاحب ” ” ”	۱/-/-
جناب چودھری محمد الدین صاحب ہیڈ کلرک ” ”	۲/-/-	جناب غلام رسول صاحب ٹائپسٹ سپلائی ڈی ایس او ”	۱/-/-
جناب بابو اللہ داد صاحب کلرک ” ”	۱/-/-	جناب علی محمد صاحب کلرک ریلوے کمرشل ”	۱/۸/-

رقم	نام
۱/-/-	جناب بابو الٰہی بخش صاحب بیلیف کلرک کراچی
۱/۸/-	جناب مسٹر محمد موسیٰ سیر بہادر صاحبان کلرکس ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ آفس۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ کراچی
۲/۸/-	جناب چودھری غلام قادر خان صاحب بھگوراں تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر حال وارد کراچی
۱/-/-	جناب حبیب الرحمان صاحب صدر بازار میونسپل ڈسپنسری کراچی
۱/۸/-	جناب نذیر احمد رشی۔ ایرکرافٹ ڈپو۔ رائل ایر فورس "
۲/-/-	جناب خان فیض محمد خان صاحب "
۴/-/-	جناب ماسٹر عبد الکریم صاحب ٹھیکیدار "
۲/-/-	جناب بابو تاج الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ "
۱/-/-	جناب ابراہیم گل محمد صاحبان کراچی صدر
۱/۸/-	جناب مستری نظام الدین صاحب جالندھری ۲۱/۷ کمپنی کراچی
۲۸/۴/-	میزان

وظائف فنڈ بماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء

رقم	نام
۳/-/-	جناب آقا سید جواد شاہ صاحب اکونٹنٹ سندھ سی۔ آئی۔ ڈی کراچی (خیر النساء سکالرشپ)
۴۰/-/-	جناب محترمہ مکرمہ معظمہ نفیس دلہن صاحبہ بیگم عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر۔ حبیب گنج علیگڈھ (وظیفہ ماہ مارچ سنہ ۴۱ء)
	بتوسط مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن
۴۸/-/-	جناب ڈاکٹر غلام قادر خان صاحب بھگوراں ضلع جالندھر از کراچی (وظیفہ سالتمام از اپریل سنہ ۴۰ء تا مارچ سنہ ۴۱ء)
۴۰/-/-	جناب حاجی عبد القیوم صاحب پشاور (وظیفہ سالتمام از اپریل سنہ ۴۱ء)
۱۳۱/-/-	میزان

نور الدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر (پنجاب)

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گزشتہ مہینہ میں "مسلم" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے۔

تعداد	نام	تعداد	نام
۲	جناب چودھری محمد بشیر صاحب فرسٹ انسپکٹر آف سکولز جالندھر	۱	محترمہ الطاف بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات
۱	محترمہ والدہ محبوب احمد صاحبہ۔ محلہ قلعہ رہتک	۳	محترمہ ممتاز خانم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات مصری شاہ لاہور
۱	جناب تاج محمد صاحب خیال کپور تھلہ	۱/-/-	جناب محمد نذیر صاحب کراچی
۱	جناب سید نذیر حسین شاہ صاحب پلیڈر پونچھ کشمیر	۱	محترمہ بیگم بختیار رانا صاحب حیدر آباد (دکن)

ترجمان القرآن

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَ	اِذْ	قُلْنَا	لِ	الْمَلٰٓئِكَةِ	اسْجُدُوْا	لِ	اٰدَمَ
اور	جب	ہم نے کہا		فرشتوں سے	سجدہ کرو		آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَ

فَ سَجَدُوْا	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَ
تو ان سب نے سجدہ کر دیا	چھوڑ کر	ابلیس کو	اُسے نہ مانا	اور

ان سب نے سجدہ کر دیا بجز ابلیس کے، اُسے سر پھیر دیا اور

اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)

اسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنَ	الْكٰفِرِيْنَ	۳۴
بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (۳۴)

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	يٰٓاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے آدم	بس	تو	اور

اور ہم نے کہا: اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	كَ	الْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

(دونوں) اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھایا کرو

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱۔ "مسلمہ" ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت۔ ۳۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہوسکے گی۔

۳۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔

۵۔ خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہوسکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی تہذیب و شرافت کو مد نظر رکھا جائے۔

۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

۳۔ روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴۔ مضمون مختصر ہو۔

۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

۶۔ پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہوسکیگا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہو گا نہ لیا جائیگا۔

۲۔ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳۔ اجرت بہرحال پیشگی۔

جنرل برقی پریس بلیماران [illegible] میں چھپکر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دفتر [illegible] سے شائع ہوا

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی اور اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ: حمیرا

سرپرست: فخرِ نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خان وزیرِ اعظم پٹیالہ

نگران: انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ: ایک روپیہ ممالک غیر سے تین شلنگ فی پرچہ ۲ر

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں :-

۱۔ "تسنیم" ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت مہینے کے آخر تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہوسکے گی۔
۳۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر پتہ ضرور لکھئے گا۔
۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو جوابی ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔
۵۔ خط وکتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہونے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں :-

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی تہذیب وشرافت کو مدنظر رکھا جائے۔
۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔
۳۔ روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔
۴۔ مضمون مختصر ہو۔
۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔
۶۔ پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہوسکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں :-

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب وحیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔
۲۔ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔
۳۔ اجرت بہرحال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خان ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۹ | جون سنہ ۱۹۴۱ء جمادی الاول سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۲

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گزارشیں:

"مسلمہ" کے طابع و ناشر حضرت محمد احمد خان ذاکر مئی کے آخری عشرے میں حیدر آباد دکن، چند ایام کے لئے تشریف لے جاچکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ انھیں سالم و غانم واپس لائے۔

یہ غنیمت ہے کہ از راہ دُور اندیشی و پیش بینی وہ مسودات مسلمہ کاتبِ مجلہ کو سپرد فرما کر گئے تھے، اور ان کے نائبِ مناب کو اس باب میں چنداں دُچارِ تردُّد نہیں ہونا پڑا۔

مدرسۃ البنات میں طالبات کی تعداد بفضلِ خدا روز افزوں ہے۔ ہر صف (Class) کی طالبات سنِ رواں میں سالہائے گزشتہ کے شماروں سے زیادہ ہیں۔

ادیب عالم اور میٹرک کلاس میں بھی داخلہ رُو بترقی ہے۔

دوسرے صوبوں سندھ اور یو۔پی وغیرہ سے بھی طالبات آرہی ہیں۔

کل تعداد طالبات مدرسہ کی سات سو کے قریب پہنچ رہی ہے۔

مبرات:

محترمہ مکرمہ علیا حضرت ہر ہائی نس بیگم صاحبہ لوہارو بتوسط عالیجناب نواب مرزا اعتزاز الدین احمد صاحب ہمایوں برلاسی سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم — -/-/۵۰

جناب محترم جلال الدین خان صاحب فونکس ایر بزدنا۔ یو۔ ایس۔ اے — -/۱۱/۲۵

جناب محترمہ بیگم صاحبہ خان اسلام الدین خانصاحب احمد آباد۔ بھوپال (برائے شیرینی طالبات) — -/-/۱۵

جناب محترمہ نسیم اختر صاحبہ بنت شیخ محمد افضل صاحب تحصیلدار برائے شیرینی طالبات بتقریب منگنی برادر خورد شیخ محمد اسلم صاحب بجائے شیخ محمد اسلم صاحب بی۔ اے — -/-/۲

بہ نیت ایصال ثواب بروح مظہر الحق خاں مرحوم

جمعیتہ تبلیغ الاسلام کراچی بتوسط جناب حاجی محمود خانصاحب سب انسپکٹر پولیس — -/-/۱

جناب شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار (لاہور) بغرض ایصال ثواب بروح اہلیہ مرحومہ برائے اخترا خشتہائے تعمیرات مدرسہ کیلئے (-/-/۱۶) امداد نادار طالبات (-/-/۳) قمیص ریشمی (۳) شلوار ریشمی (۳) دوپٹے (۳) — -/-/۱۹

ایک مخلص مسلم از بمبئی باین نیت خیر طوبت کہ یہ سلسلۂ امداد مستقل ہے۔ ۱۰/۰/۰

از دوکوہہ سادات (نام بعد تحقیق لکھا جائیگا) شیرینی برائے طالبات ۳۱ اسیر پختہ۔ یک بُز نر ۳/۴/-

ضروری التماس بخدمت خریداران:-

◯ دائرہ میں سرخ نشان سالانہ چندہ ختم ہونے کی علامت ہے۔ آئندہ رسالہ بذریعہ وی۔پی ارسال خدمت ہوگا جسکے زاید اخراجات سے بچنے کے لئے بہترین صورت یہ ہے کہ آپ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیجئے۔ بصورت عدم قبولیت اخلاقی فرض ہوگا کہ دفتر ہذا میں اطلاع دی جائے۔ ورنہ وی۔پی کا واپس کرنا ایک اسلامی ادارہ کو سراسر نقصان کا باعث ہے جو اسلامی حمیت کے خلاف ہے۔

نوٹ: خریداری نمبر کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

منیجر

دینی تعلیم

از جناب عبدالمجید مرزا ایم۔اے ناظم دینیات اسلامیہ کالج لاہور

(۱)

اسلامیہ سکولوں، کالجوں اور انجمنوں کے نام کھلی چٹھی!

حضرات!

میں انجمن حمایت اسلام لاہور کی ان مساعی کو جو تعلیم قرآن عزیز کے سلسلہ میں یکے بعد دیگرے ریزولیوشنز اور پروگراموں کی صورت میں پبلک کے سامنے آچکی ہیں "نظری طور" پر مسلمانوں کی قومیتی بیداری کا علمی ثبوت سمجھتا ہوں۔

یہ وہ خاکہ ہے جس کے نقوش پتہ دے رہے ہیں کہ ملتِ اسلامیہ کے حساس قلوب ایک بار پھر دھڑکنے کی پرانی مشق کر رہے ہیں ــــ وہ محسوس کرتے ہیں کہ ہماری بقا کا سامان اب "مادی علوم" کی ترقی میں نہیں بلکہ "لادینی سیاست" کے پٹے ہوئے مُہرے بھی اپنی نجات کے لئے خدائے قدوس کے اٹل قانون کے ماتحت از سر نو مجبور ہیں کہ قرآن عزیز کے سامنے سرخم کردیں۔

انتباہ: اس خوش منظر اور سمع نواز فضا میں ٹھوس عملی مشکلات کو پیش کرنا اگرچہ اُن لوگوں کے لئے موجب گرانیٔ خاطر ہوگا جو الفاظ کی سستی شہرت میں عارضی متاع کی تحسین کے طلبگار رہتے ہیں۔ لیکن حقائق پر نظر رکھنے والے قوم کے سچے بہی خواہ ہمارے اس بروقت انتباہ کو یقیناً اس "گوہر مقصود" کی کنجی سمجھیں گے جس کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

قرآن عزیز کی تعلیم کے لئے پہلا نہیں، ہر شعبہ علم میں

"ضرورت" اور "عملی احساس" وہ بنیاد ہے جس پر کسی نصاب کی کامیابی کا انحصار ہوتا ہے۔

اگر آج معلوم ہو جائے کہ ریاضی۔ انگریزی اور سائنس وغیرہ دیگر مضامین میں کامیاب ہونا لازمی نہیں۔ یہ مضامین یونیورسٹی کے نصاب اور عملی زندگی میں بے مقصد تسلیم کر لئے جائیں۔ تو آپ دیکھ لیں کہ آج ہی طلبہ اور اساتذہ کی تمام سرگرمیاں ختم ہو جائیں۔

قرآن عزیز کی تعلیم کے لئے بھی ہزار عمدہ ترین نصاب تجویز کئے جائیں لاکھوں ریزولیوشنز اور لفظی پروگرام بنائے جائیں۔ جب تک واقعی طور پر انجمن حمایت اسلام کے معزز اراکین اور عامۃ المسلمین اس کی ضرورت اور عملی احساس نہیں پیدا کر دیتے اس کے بچے گذشتہ پچاس سالہ جمود کی "بے ہوشی" اور مدہوشی سے بیدار نہیں ہو سکتے۔

مذہبی شعور: پچاس سال سے دوسرے مضامین کی اہمیت، پیٹ اور روٹی کے نام اور "زور" سے اُنکی عملی قدر و قیمت نے طلبہ کے مذہبی شعور کو ہی نہیں انکے ماں باپ، انکے اساتذہ اور خود "مجوزین" کے مذہبی شعور کو عملاً اس حد تک بے حقیقت بنا دیا ہے کہ وہ اُس "قوت" اور اس "فراست" کے ساتھ نصاب دینی کی اہمیت کو سمجھ ہی نہیں سکتے جو "وقت" اور اس نصاب کی ضرورت کا اقتضا ہے۔

میری خواہش ہے کہ اب اگر ہمیں واقعی یہ کام کرنا ہے تو ہمیں حالات سے کام لیتے ہوئے اُن تمام "رکاوٹوں" پر بھی ہاتھ ڈالنا ہوگا جو زبان کے اقرار اور عمل کی تکذیب کا اصل سبب ہیں۔

میں کم از کم پنجاب کے تمام اسلامیہ سکولوں، کالجوں اور انجمنوں کے ذمہ دار "ارباب بست و کشاد" سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ متحدہ طور پر "مرکزی اسلامی انجمن" سے تعاون کریں اور انجمن حمایت اسلام کے معزز اراکین کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کے مطابق ایسا عملی قدم اٹھائیں جس سے "انجمن حمایت اسلام" پیشرو کی حیثیت میں ملت اسلامیہ کی عملی راہ نما بن سکے!

تجربہ کی بات: بارہ سالہ تبلیغی تجربہ، اسلامیہ سکولوں اور اسلامیہ کالج میں پڑھنے اور پڑھانے نے مجھے اس نتیجہ پر پہنچایا ہے کہ اُس وقت تک دینی نصاب کی تکمیل میں کامیابی نہیں ہو سکتی جب تک ضرورت اور عملی احساس پیدا کرنے کے علاوہ ایسی پابندیاں نہ عائد کی جائیں جو قرآن عزیز کی تعلیم کو عملی طور پر ہمارے پروگرام حیات کا ایک زندہ جزو بنا دیں۔ میں نہایت اختصار کے ساتھ یہ بنیادی تجاویز پیش کرتا ہوں اور یہ سمجھتے ہوئے پیش کرتا ہوں کہ جن بزرگوں کو اپنی موجودہ روش "تبدیل کرنے میں تکلیف ہوگی وہ اسے مجنونانہ اور بڑی بات کہکر نگاہ غلط انداز ڈالتے ہوئے پہلو تہی کریں گے۔

لیکن عمل کی دنیا میں ہر "حق پرست" کو ایسی کئی تلخ گھونٹ نوش کرنے ہی پڑتے ہیں۔ اگر اس تلخی کا ثمر شیریں ہے اور ضرور ہے تو میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اب قرآن عزیز ایک "حقیقت" اور "زندہ حقیقت" کی حیثیت میں جلوہ نما ہو رہا ہے۔

اب جہانِ نو کی تعمیر میں یہ خوشگوار ہوائیں چلنے لگی ہیں کہ انسانی زندگی کی سب سے بڑی قوت کا حامل صرف یہ

قانون ہے۔ ہمارے کمزور ہاتھ نہیں۔ خدا کے غیر مرئی فولادی ہاتھ اسکے لئے راستہ صاف کر رہے ہیں۔ اب دنیا کی ساری رکاوٹیں بھی راہ میں پہاڑ بن کر کھڑی ہو جائیں، تو بھی یہ غالب قانون اپنی راہ نکال لیگا۔ دنیا کے سارے سمندر اور پہاڑ بھی حائل ہو جائیں تو بھی اُسکی رفتار نہ رُکیگی۔ "حوادث و وقائع" اب اس پر قابو نہیں پا سکتے۔ "احوال و ظروف" اس پر غالب نہیں آسکتے۔ افراد و جماعات کی عارضی متاع کی خاطر مخالفانہ کوششیں اسے مسخر نہیں کر سکتیں۔ اس "قانون حق" کے لئے ہر حال میں کامرانی ہے۔ ہر گوشہ میں فتحمندی ہے۔ ہر طاقت پر فرمانروائی ہے ۔۔۔ اعمال و نتائج کی امتحان گاہ میں یہ انقلاب صرف اسلئے ہو رہا ہے کہ یہ قانون سربلند ہو!

حضرات! مجھے کہنے دیجئے کہ عمل کی دُنیا میں شاید قرآن عزیز ہماری مساعی کا اتنا محتاج نہ ہو جتنے ہم اسکی راہنمائی کے محتاج ہیں۔ لہٰذا "الفاظ" کے ہوائی قلعے اگر حقیقت کی عملی تصویر" کے بغیر کچھ نہیں۔ تو آئیے دیکھیں کہ ہمارے نظری پروگرام کے لئے کس "اینٹ گارے" کی ضرورت ہے۔ قرآن عزیز کی تعلیم کیلئے جو "لفظی ڈھانچہ" ہم تجویز کر رہے ہیں۔ اسکے لئے کن مضبوط بنیادوں کی ضرورت ہوگی۔ کن کمزور اور بودے عناصر سے اس فضا کو پاک کرنا ہوگا۔ خس و خاشاک کے ڈھیر کی بجائے اس شمع حق کو منور کرنے کیلئے کن مضبوط ہاتھوں اور نورانی قمقموں کی احتیاج ہوگی ۔۔۔

جب تک ہم بعض بنیادی تبدیلیاں نہ کر لیں۔ کھرے اور کھوٹے کے لئے عملی کسوٹی کا ایک معیار نہ مقرر کر دیں۔ الفاظ کی "ہاؤ ہو" میں آپکے بہترین پروگرام بھی کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے۔ اور لفظی تعمیر و تخریب کا کھیل سالہا سال تک شاید ہمیں کسی منزل تک نہ پہنچا سکے!

میں نہایت ادب کے ساتھ اپنے تجربہ کی روشنی میں دس بنیادی امور پیش کرتا ہوں اور تمام احباب کو دعوت دیتا ہوں کہ مخالفانہ یا موافقانہ ہر طرح آزادی کے ساتھ ان پر تنقید کریں۔ اور افہام و تفہیم کے بعد ہم سب ملکر ایسا قدم اٹھائیں جس سے یہ تجاویز ایک زندہ حقیقت بن جائیں۔ وَبِيَدِ اللّٰهِ التَّوْفِيقُ۔

دس بنیادی اصول:۔

۱:۔ تمام اسلامیہ سکولوں اور کالجوں (جن کا قیام بالعموم قوم کے اس سرمایہ پر ہوتا ہے جو "اسلام" اور "قرآن عزیز" کا واسطہ دیکر ملت اسلامیہ سے اکٹھا کیا جاتا ہے) تعلیم قرآن عزیز کو لازمی قرار دیا جائے اور کسی طالب علم کو ایسے سکولوں میں ترقی نہ دیجائے جو مجوزہ نصاب دینیات میں کامیاب نہ ہو خواہ انگریزی اور حساب میں اسکے سب سے زیادہ نمبر ہی کیوں نہ ہوں۔

۲:۔ اگر نمبر ۱ پر فوری عمل نہ ہو سکے تو کم از کم یہ پابندی ضرور لگا دی جائے کہ کسی طالبعلم کو ترقی نہ دی جائے جب تک کہ وہ مذہبی استاد سے یہ سند نہ حاصل کرے۔ کہ "اسلامی زاویۂ نگاہ" سے یہ طالب علم اس قابل ہے کہ اُسے اعلیٰ درجہ میں ترقی دی جائے

۳:۔ قرآن عزیز کی تعلیم کے لئے وقت کم از کم اتنا ضرور ہو جتنا دوسرے لازمی مضامین کے لئے ہوتا ہے۔

۴:۔ ہر اسلامیہ سکول کا ہیڈ ماسٹر اور ہر اسلامیہ کالج کا پرنسپل پابند ہو کہ وہ ہر صبح کم از کم قرآن عزیز کی ایک آیت کا ترجمہ خود تمام طلبہ کو پڑھائے (جس طرح شیرانوالہ ہائی سکول میں مرحوم

مولوی محمد الدین صاحب کا دستور تھا)۔ اگر ابتدا میں ایسا ممکن نہ ہو تو ہال میں تمام طلبہ اکٹھے ہوں اور "مذہبی مدرس" اس فرض کو سرانجام دے۔ لیکن افسرِ اعلیٰ کی حاضری اس درس میں لازمی ہو۔

۵:۔ قرآن عزیز کی تعلیم کے لئے مستند اور اعلیٰ قابلیت کے اساتذہ مقرر کئے جائیں جو ڈسپلن (ضبط) اور تعلیم کے لحاظ سے کسی ایس۔ اے وی یا بی۔ ٹی سے کم نہ ہوں۔ انکی تنخواہ اور انکی عزت دُنیوی نام نہاد علوم پڑھانے والے اساتذہ سے کسی حیثیت میں کم نہ ہو!

۶:۔ مذہبی استاد ہونے کی حیثیت میں افسرانِ بالا انکے خاص احترام کے لئے اپنے ماتحتوں کے سامنے وقتاً فوقتاً عملی نمونہ پیش کرتے رہیں۔ جس طرح "عیسائی دُنیا" میں ان کے "بشپ" بلحاظ عہدہ ایک خاص احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ مجلسی اجتماعات میں اُن کے لئے کرسی کی خاص جگہ مقرر ہوتی ہے۔ اسی طرح مذہبی استاد کے لئے امتیازی حیثیت تسلیم کی جائے۔

۷:۔ اسلامیہ سکولوں اور کالجوں میں سب سے زیادہ وظائف، فیس کی رعایت اور عام رعایتیں ان طلبہ کے لئے ہوں جو مذہبی حیثیت میں علمی اور عملی طور پر بہتر ہوں

۸:۔ اسلامی درسگاہوں میں مذہبی اساتذہ کے اختیارات عام اساتذہ سے زیادہ ہوں۔ جس طرح اس وقت تک دوسرے مضامین کو زیادہ اہمیت دے کر "مذہبی تعلیم" سے غفلت برتی گئی ہے۔ اسی طرح اب "اثرِ معکوس" پیدا کرنے کیلئے اسے زیادہ اہمیت دی جائے۔ مثلاً اگر عام غیر حاضری کا جرمانہ ار ہو تو مذہبی پیریڈ کی غیر حاضری کا جرمانہ کم از کم ۸ ر ہو۔

۹:۔ ہر اسلامیہ سکول اور کالج میں ایک مشنری گروپ (جماعت مبلغین) کا قیام عمل میں لایا جائے۔ یہ جماعت ان پاکباز طلبہ پر مشتمل ہو جو اپنی زندگی قرآن عزیز کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔ اساتذہ بھی اسمیں شامل ہو سکیں۔ ان کو نماز پڑھانا، خطبہ دینا اور تمام ضروری مذہبی معلومات سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ عام مولویوں سے بہتر تبلیغ کر سکیں۔ اس نظام کے لئے خاص رقم کی منظوری دی جائے جو سکولوں اور کالجوں کی عام سوسائٹیوں سے کم از کم دوگنا ہو۔ سال میں مختلف مواقع پر یہ طلبہ تبلیغی ٹرپ پر جائیں، مذہبی استاد خود عملاً ان کی رہنمائی کرے۔ اسکے خرچ کا ایک حصہ درسگاہ برداشت کرے۔

۱۰:۔ مذہبی اساتذہ کے گریڈ اور حقوق عام ملازمین سے زیادہ بہتر تجویز کئے جائیں۔ تاکہ قابل طلبہ کو رغبت ہو کہ وہ اپنے دوزخ کے لئے دنیوی نظام کے مقابلہ میں اسلامی خدمت کرتے ہوئے بھی عزت کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اس طرح جذبۂ احساسِ کمتری کا خاتمہ ہو جس نے مذہبی خدمت کے لئے گریہ مسکینوں اور دوسروں کے رحم پر زندہ رہنے والوں کی ایک جماعت پیدا کر دی ہے جو "تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

خاتمۂ کلام: حضرات! میں جانتا ہوں کہ یہ امورِ عشرہ اس وقت آپکو مشکل معلوم ہونگے لیکن ذرا غور کرنے سے انکا نفاذ آسان بھی ہو جائیگا۔ ہم سب مسلمان ہیں۔ ہماری زندگی کا حقیقی حاکمانہ دستور العمل قرآن عزیز ہے۔ ہماری قومی حیات اسلام سے وابستہ ہے جن لوگوں کا تعلق قومی اداروں سے ہے۔ انکی روزی کا سامان بھی "اسلام اور قرآن" کے نام پر اکٹھا ہوتا ہے، اندریں حالات کیا عقلاً اور اصولاً ہم پابند نہیں کہ اپنا فرض پہچانیں؟ اگر اب تک غفلت ہوتی رہی ہے تو آج ہی سنبھل جائیں۔ مجلسی نظام کی وہ بنیادیں جو یورپ کی "لادین سیاست" نے قائم کیں اور آپکی نقالی نے انھیں اپنایا، انکا انجام قدرت کے منتقمانہ ہاتھوں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپکے سامنے ہے۔ اس تخریب کے بعد یقیناً دنیا پھر کسی تعمیر کے لئے بے چین ہوگی اور وہ نقشۂ سماء محمد عربی علیہ السلام کے لائے ہوئے "اٹل قانون" کے اور کسی جگہ دستیاب نہ ہو گا۔ اسلئے ان لفظی حوالوں کی بجائے ہمت کر کے عملی تعمیر کے لئے بہادرانہ قدم اٹھائیے! اللہ تعالیٰ نیک نیتوں کو

مناجات بارگاہ رب العزت میں

از محترمہ اہلیہ سید ابو الخیر صاحب لکھنوی

سر مدتوں سے جانب در ہے جھکا ہوا ٭ وعدہ کیا تھا میں نے سو وعدہ وفا ہوا
تجھ سے ہی سن چکی ہوں کہ مانگو مجھی سے تم ٭ اب ڈر ہے مجھے کہ دستِ دعا ہے اٹھا ہوا
تو نے لگائی قید ہے اور بھلے کی کب ٭ وعدہ تھا اس کو دیں گے جو گرمِ دعا ہوا
ٹکرا کے آئیں گنبدِ خضرا سے آج بھی ٭ اللہ مرے دل کی صداؤں کو کیا ہوا
انجام و عاقبت کا مجھے ڈر ہے اس قدر ٭ جب آگیا خیال مرا دم ہوا ہوا
دربار گرم ہے مرے شاہِ کریم کا ٭ دروازے پر وہ دیکھو ہے میلا لگا ہوا

وا ہوگئے ہیں بابِ کرم تیرے واسطے
تسنیم تجھ پہ آج تو فضلِ خدا ہوا

عربی زبان

از محترمہ ثریا عندلیب صاحبہ منشی فاضل، ادیب فاضل لاہور

عربی زبان ایسی بہترین اور جامع زبان ہے جس میں پروردگار عالم نے اپنے کلام پاک کا نزول فرما کر اسے دیگر تمام زبانوں سے برگزیدہ کر دیا۔ یہ زبان بذات خود اسقدر صفات کی حامل ہے کہ دنیا کی کوئی زبان اس سے آنکھ نہیں ملا سکتی۔ لیکن خدائے ذوالجلال کا اس زبان میں اپنے محبوب کو مخاطب کرنا اسکی شان میں اور بھی چار چاند لگا دیتا ہے اب یہ تو ظاہر ہے کہ ہر مسلمان کا اولین فرض قرآن عزیز کی تعلیم سے آگاہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ قرآن عربی زبان میں ہے اس لحاظ سے عربی زبان سے واقفیت روئے زمین کے تمام مسلمانوں پر لازم آتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ہم اس زبان

سے لاعلم ہوتے ہوئے بھی قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں جیساکہ عام مسلمانوں کا قاعدہ ہے۔ مگر یہ تو صرف اسی صورت میں مفید ہو سکتا تھا، اگر کلام پاک صرف تلاوت کرنے کیلئے ہی نازل ہوا ہوتا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے تو اسے مسلمانوں کا دستورالعمل ٹھہرانے کے لئے اتارا ہے۔ اس برتر کتاب کو اس لئے دنیا میں بھیجا کہ اس کے ذریعہ یہ تمام خلقت اپنے خالق کو سمجھے اور اس کے فرمانوں پر عمل کرکے اپنی دنیا و عاقبت کو سنوارے۔ چنانچہ اس صورت میں اس کی تلاوت کا مقصد یہی ہے کہ ہم اسے سمجھ کر پڑھیں۔ اور اس کے مطالب و معانی سے واقف ہو جائیں یہ بات بھی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ ہم عربی زبان کو جانتے ہوں۔ اس کے بغیر قرانی تعلیم کی روح و رواں سے واقف ہونا غیر ممکن ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بانرجمہ قرآن بھی دنیا میں سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ اور ہم ان ترجموں کے ذریعہ ارشادات الہٰی سے باعلم ہو سکتے ہیں۔ مگر چشم بصیرت کی نگاہ ہمیں بتاتی ہے کہ صرف ان ترجموں پر اکتفا کرنے کا خیال غلط ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی بدبختی نے جو فرقہ آرائی کی لعنت کو اپنے اوپر مسلط کر لیا ہے۔ اس کے سبب سے انھوں نے قرآن عزیز کے تراجم میں بھی اپنے خیالات کھپانے کی کوشش کی ہے اور راہ راست سے بھٹک گئے ہیں اور تفاسیر کی کثرت نے تو قرآن کی حقیقت کو بالکل چھپا دیا ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کا کثیر گروہ یہ کہتا سنائی دیتا ہے کہ قرآن کو سمجھنا بڑا مشکل کام ہے۔ ہم جیسے کم فہم لوگ اس کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ افسوس کہ یہ لوگ گویا اللہ کے ارشاد کی (نعوذ باللہ) تکذیب کرتے ہیں کیونکہ اس نے تو خود قرآن ہی میں فرمایا ہے "ہم نے قرآن کو ہدایت کے لئے آسان بنایا ہے کوئی ہے جو اسے سمجھے" چنانچہ اگر ہم عربی زبان جانتے ہوں تو جس آسانی سے قرآن کو پڑھ سکتے ہیں اسی آسانی سے اسے سمجھ بھی سکتے ہیں۔ زبان کو قواعد (گرامر) کے لحاظ سے اچھی طرح جانتے ہوئے ہم ترجمہ میں غلطی نہ کر سکیں گے۔ علیحدہ بات ہے کہ ان فاسد اور بھٹکے ہوئے خیالات سے ماتحت جو ہمارے دلوں میں پیدا ہو گئے ہیں۔ ترجمہ اپنی خواہش کے مطابق کچھ اونچ نیچ کرنے کا خیال و کوشش کریں۔ ورنہ اس کلام پاک کا تو رتبہ اسقدر بلند ہے کہ چاہے کچھ ہو جائے مگر اسے دنیا کی کوئی طاقت گزند نہیں پہنچا سکتی۔ اور اسکے الفاظ میں زیر و زبر کی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ اور یہ اس لئے کہ اس کی حفاظت کی ذمہ دار خود وہ برگزیدہ لایزال ہستی ہے جس نے اسے آسمان سے زمین پر اتارا۔ غرضیکہ اس میں ذرا بھی شک شبہ کی گنجائش نہیں کہ حصول عربی قرانی تعلیم سے واقفیت کا بہترین ذریعہ اور واحد علاج ہے۔ قرانی علوم سے باعلم ہونے کے علاوہ بھی عربی زبان کا جاننا ہم ہندی مسلمانوں کے لئے بہت سودمند ہے۔ کیونکہ اردو زبان جو ہماری مادری اور قومی زبان ہے اور اس آشوب زدہ زمانے میں اغیار کے ہاتھوں جسکی جان کے لالے پڑ گئے ہیں۔ عربی و فارسی کی بدولت ہی اسقدر شیرینی، لطافت اور دیگر خصوصیات کی حامل ہے اور اسکی تعمیر و تزئین میں ان دو زبانوں کا سب سے وافر حصہ ہے۔ بلکہ اردو کی ماں عربی ہی ہے۔ اس لحاظ سے بھی ہم پر عربی زبان سے واقفیت عائد ہوتی ہے آج کل اردو زبان کو جو کسی وقت دو قوموں کی مشترکہ زبان

تمی سٹانے کی جس قدر زیادہ سے زیادہ کوششیں کی جارہی ہیں وہ مسلمانوں سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی اگر ہم اپنی زبان کی حفاظت نہ کریں تو پھر ہمیں اس خطرناک نتیجہ سے دوچار ہونے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے جو لازمی طور پر ان کوششوں کا ہوگا۔ اور جو ہندی مسلمانوں کی موت پر ایک مہر ہوگی بقدالیسار وزیدنہ دکھائے۔ افسوس تو اس وقت ہوتا ہے کہ غیر تو غیر اپنے بھی بجائے اس کے نگہدار ہونے کے اس سے تساہل برت رہے ہیں۔ اور کالج کے طلبا کالج میں اردو کو غیر لازمی مضمون سمجھ کر اس کا پڑھنا کسر شان سمجھتے ہوئے اس پر فرانسیسی یا جرمن وغیرہ زبانوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ اردو زبان کا اپنی مادری اور قومی زبان کے سبب اختیار کرنا ہم ہندی مسلمانوں کا پہلا فرض ہے۔ کیونکہ کسی قوم کی زندگی کے اسباب میں زبان کو بہت بڑا دخل ہے۔ لیکن اسکی ماں یعنی عربی کے علاوہ فارسی کو جاننا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ کیونکہ آخر اردو کا دم انھی کی زندگی سے وابستہ ہے۔

اس ضمن میں "مسلم" میں یہ پڑھ کر قلبی مسرت حاصل ہوتی ہے کہ ہر دلعزیز مدرسۃ البنات میں عربی کی تحصیل کا خاص انتظام ہے اور وہاں کی چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی عربی زبان میں گفتگو کرنے کی استعداد رکھتی ہیں۔

آخر میں خداوند کریم کی درگاہ میں صمیمیت قلب کے ساتھ یہ دعا مانگتی ہوں کہ وہ تمام مسلمانانِ عالم کے دلوں میں اس محبوب ترین زبان کے حاصل کرنے کا احساس پیدا کرے اور وہ اسے اپنا اولین فرض سمجھ کر اس کی تحصیل میں مشغول ہو جائیں۔ پھر نہ صرف ہم قرآن حکیم سے کما حقہ واقف ہو جائیں گے۔ بلکہ دنیا کے تمام مسلمانوں کے درمیان عربی زبان ایک رابطہ اتحاد اور ایک مشترکہ زبان کا کام بھی دے سکیگی۔ خدا کا شکر ہے کہ اب پھر مسلمانوں میں بیداری کے کچھ کچھ آثار نظر آتے ہیں اگرچہ کردار کی نسبت گفتار کی بہت زیادتی ہے۔ مگر اس رب عزوجل کی عنایت سے کچھ بعید نہیں کہ سعی کرتے ہوئے مسلمان پھر حقیقی معنوں میں سچے اور عملی مسلمان بن کر دنیا کو ایک دفعہ پھر خلافت راشدہ کا زمانہ دکھادیں۔

جہالت اندھاپن ہے

ایک بچہ ایک بہت بڑے فلسفی کے پاس آیا اور اس سے ایک انگارہ مانگا مگر آگ لینے کیلئے اسکے پاس کوئی برتن نہ تھا اسے اس کا تعجب ہوا اسکو کہا ارے بچے اسکے لئے کوئی برتن تو لائے نہیں آگ کیسے لوگے؟ اس نے کہا: جو برتن ضروری ہے وہ لے آیا ہوں۔ اس نے کہا یہ کہاں ہے اور اسکا چلو خاک سے بھرا تھا) اور اس نے کہا: یہاں آگ رکھو دیکھا کیسا عمدہ برتن ہے؟ فیلسوف اس فطانت سے بہت متعجب ہوا اور کہا: یہ بالکل درست ہے، کہ بہت بڑا عالم انسان بھی کبھی چھوٹے سے سیکھنے کا محتاج ہو جاتا ہے۔

مسلمان کیلئے پیامِ حیات

از جناب ماسٹر نور محمد صاحب بستی شیخ درویش ۔ جالندھر

موجودہ نظامِ تعلیم میں تہذیب و تمدن کی جو روح کام کر رہی ہے اس سے مسلمان بچے اپنے تمدن سے بیگانہ ہو رہے ہیں۔ سارے نظامِ تعلیم میں کوئی جزو بھی ایسا نہیں ہے جو اس زہریلے مادہ کے ، جو روح اسلام کو کھا رہا ہے تریاق کا کام کرے ۔ مذہب ، خدا اور معاملاتِ زندگی کے متعلق اسلام کی صحیح تعلیم کہ جس سے مسلمان بچوں کی بنیاد مستحکم ہو اور ان کے اندر جذبۂ اسلام پیدا ہو جائے سراسر ناپید ہے۔ ہمارے بچوں کی تعلیم کی ذمہ دار مندرجہ ذیل درسگاہیں ہیں :-

مسجدیں :- جہاں مسلم بچوں کو قرآنِ کریم کی آیات رٹائی جاتی ہیں۔ مذہب یا خدا تعالےٰ کی ہستی کے متعلق ان کے ذہنوں میں اسلام کا نقش نہیں بٹھایا جاتا ہے۔ انھیں قرآن مجید بطورِ ثواب پڑھایا جاتا ہے۔ مگر وہ اس پر عمل کرنے کے قابل نہیں بنائے جاتے۔ کیونکہ ان کی تعلیم ایسے افراد کی سرکردگی میں ہوتی ہے جو صرف قرآنِ مجید کو رٹانا جانتے ہیں۔ وہ بچوں کے ذہنوں میں اسلام کا صحیح نقش نہیں بٹھا سکتے جو عمر بھر ان کے دل و دماغ پر قائم رہے۔

سرکاری سکول :- مسلمانوں کا بیشتر حصہ اپنے بچوں کو سرکاری مدارس میں بھیجتا ہے جو تعلیم انھیں وہاں ملتی ہے اس میں خدا اور مذہب کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس تعلیم سے جو بچے فارغ ہو کر نکلتے ہیں ان میں سے اکثر اسلام کے خلاف باغیانہ خیالات رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام کے ارکان عقل کے خلاف ہیں۔ چونکہ سرکاری مدارس میں مسلمان بچوں کو ان کی اپنی تہذیب ، اپنے تمدن ، اپنی قومی روایات سے بیگانہ رکھا جاتا ہے۔ وہ اپنے اسلاف کے طرزِ معاشرت سے متنفر ہو کر اسلام اور اس کے احکام کو نعوذ باللہ فضولیات خیال کرتے ہوئے مذہب کو زندگی کا ایک پرائیویٹ معاملہ سمجھتے ہیں۔ جس قسم کا نصاب تعلیم ان مدارس میں شامل ہے۔ اس سے یہ توقع رکھنا کہ مسلمان بچے اسلام کے احکامات سے واقف ہو جائیں ایک امر محال ہے اس نظامِ تعلیم میں کہیں بھی خدا پر ایمان یا یوم آخرت پر اعتقاد کی تعلیم نہیں ملتی ہے

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے فقط اک مسئلۂ علم کلام

مذہبی مدارس :- جہاں مسلمان طلبا کو صرف مذہبی تعلیم دی جاتی ہے۔ علم صرف و نحو۔ علم فقہ۔ علم حدیث۔ منطق اور فلسفہ وغیرہ وغیرہ پڑھایا جاتا ہے اور قرآن مجید کی چند سورتیں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان درسگاہوں کے نصاب کچھ اس قسم کے مقرر کئے گئے ہیں کہ ان کی تکمیل میں عمریں صرف ہو جانے کے باوجود وہ طالبعلم خود تشنہ

وقت کے مطابق ملت کی مشکلات کو حل نہیں کرسکتے ہیں۔ ان کے نزدیک دین اور چیز ہے اور دنیا اور چیز ہے۔ ضرورت ہے کہ ایسے ہمدرد مسلمان جو فارغ البال ہیں یا پنشنر ہیں اور وہ تعلیم یافتہ ہیں اپنی قوم کے بچوں کو مفت تعلیم دے کر خدمتِ اسلام کا حق ادا کریں ؎

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ

اسی ضرورت کو مدنظر رکھ کر میں بستی شیخ درویش میں ایک مدرسہ کھول رہا ہوں جہاں بچوں کو قرآنِ مجید سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ پڑھا دیا جائے۔ اور ارکان اسلام کے متعلق ضروری ضروری احکامات ان کے ذہن نشین کرا دیے جائیں۔ تاکہ ان بچوں کے اندر بچپن ہی سے جذبۂ اسلام پیدا ہو سکے۔ اس کے ساتھ انھیں حساب، اردو جغرافیہ وغیرہ کی تعلیم درجہ چہارم تک دی جائے گی اور کسی قسم کی فیس وغیرہ نہیں لی جائے گی۔ مدرسہ کا وقت صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوگا۔ یہ بچے چار سال میں تعلیم کا کورس ختم کرنے کے بعد صنعت و حرفت یا تجارت کا کام سیکھ کر اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو سکیں گے یا سرکاری سکول میں امتحان دے کر درجۂ پنجم میں داخل ہو سکیں گے۔ اس تعلیم کے واسطے صرف آٹھ سال کی عمر کے بچے لئے جائیں گے۔ چونکہ میں اکیلا کام کروں گا اس لئے تیس بچوں سے زیادہ کو تعلیم نہیں دے سکتا ہوں۔

مظہر کی یاد

از جناب منشی نور محمد صاحب منور خوش باش منزل، کمالیہ

"آہ! مظہر الحق خاں"

گذشتہ سال میرے خاندان کے تقریباً ایک درجن افراد زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیراتِ ہند ماخوذ ہو گئے تھے۔ مقدمہ سے بریت کے لئے نامعلوم مجھے کہاں کہاں خاک چھاننی پڑی۔ اسی ضمن میں مجھے ۲۴ فروری سنہ ۱۹۴۲ء کو جالندھر وارد ہونے کا اتفاق ہوا اور میں اپنے ایک مہربان دوست پنڈت لال چند صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل جالندھر کا دو دن مہمان رہا۔ بعد ازشام پنڈت صاحب ممدوح جو ایک نہایت شریف طبع انسان واقع ہوئے ہیں۔ سیر و تفریح کے لئے سامنے کی سڑک پر مجھے ساتھ لے کر خراماں خراماں چلنے لگے۔ جب اڈا نکودر کے نزدیک پہنچے۔ تو پنڈت صاحب مجھے ارشاد فرمانے لگے۔

" یہاں ایک اسلامی گرلز سکول ہے کہ جس کی نظیر ہندوستان بھر میں خواہ وہ اسلامی سکول ہوں خواہ آریہ خواہ سناتن دھرم

خواہ عیسائی ملنی مشکل ہے۔ اور جو اس مدرسہ کے منیجر صاحب ہیں ان کے حق میں آج تک کوئی فردِ بشر شکایت کا ایک حرف بھی زبان پر نہیں لایا۔ اور مولوی عبدالحق صاحب عباسی اس کے منیجر ہیں"

اس پر مجھے یاد آگیا۔ کہ عین عہدِ جوانی میں مولوی صاحب موصوف کے مضامین رسالہ انوارالاسلام سیالکوٹ میں دیکھے جاتے تھے۔ چنانچہ دوسرے دن میں مولوی صاحب کے نیاز حاصل کرنے کے لئے اڈانکو در پہنچا۔ اور دورانِ تحریر میں میں نے ایسے بزرگوں کی زیارت کرنا ایسا ہی سمجھا۔ کہ ع

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

الغرض ڈیوڑھی میں ایک تخت پوش بچھا تھا جس پر میں بیٹھ گیا۔ کہ اتنے میں ایک گورا چٹا لڑکا اچک اچک کر چلتا ہوا سامنے آیا۔ اور تصتلاتی ہوئی آواز میں "سلام علیکم" کہکر پوچھنے لگا۔ "آپ یہاں کیسے بیٹھے ہیں"۔

میں۔ "مولوی صاحب کو ملنا ہے"۔

لڑکا۔ "آپ میرے آکا جی کو ملنا چاہتے ہیں"۔

میں۔ "ہاں"

لڑکا۔ "میں آپ کے واسطے دعا کروں گا"۔

اور اسی اثنا میں میری پیٹھ پر تھاپنا بھی دی۔ چنانچہ اس کی اس معصومانہ لہجے والی دعا کو میں مقدمہ کے لئے فالِ نیک سمجھا۔ اور خدا کے فضل سے مقدمہ میں امید سے زیادہ کامیابی نصیب ہوئی۔ پھر مولوی صاحب سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا جو مجھے اپنے کتب خانہ کے اندر لے گئے۔ کچھ زیرِ تصنیف و تالیف تعلیم و تعلم کا تذکرہ ہوتا رہا۔ اور شام کو میں قیامگاہ واپس آگیا۔ مگر آج ۱۰ مئی ۱۹۲۱ء کو رسالہ مسلم پہنچا اور اس میں آہ!

منظرالحق خاں کی سرخی دیکھ کر آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اور ایسا صدمہ پہنچا۔ کہ کسی عزیز کی موت کا بھی اتنا نہیں ہوتا۔ اچھا مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

مدیرہ صاحبہ نے تو نا معلوم کس خیال سے "آہ! منظرالحق خاں" کا عنوان قائم کیا ہوگا۔ مگر ہمارے خیال میں تو اسی فقرہ سے عزیز مرحوم کے سال وفات کا مادہ تاریخ بھی استخراج پاتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں قطعہ تاریخ لکھ کر برائے اندراج رسالہ مسلم ارسال خدمت کرتا ہوں والسلام۔

چوں زدار فنا سوئے عقبیٰ ﴿ رفت ناگاہ منظرالحق خاں
عیسوی سن منور از ہاتف ﴿ بنوشت "آہ منظرالحق خاں"
۱۹۲۱ء

مکرم و محترم قبلہ مولوی صاحب۔ السلام علیکم

میرا عملی طور پر ایک عرصہ سے جالندھر والوں سے قطع تعلق ہوچکا ہے۔ شادی و غم کی کوئی خبر سننے میں نہیں آتی۔ اس کے علاوہ گزشتہ ہفتہ کو مجھے نماز فجر کے وقت اسقدر شدید درد قولنج ہوا کہ بچنے کی امید نہ رہی۔ دو دن غنودگی میں گزرے پھر ہوش آیا تو آج ایک لڑکی کی زبان سے جو رسالہ مسلم پڑھ رہی تھی منظر کی وفات حسرت آیات کی خبر کان میں پڑی جس سے دلِ ناتواں کو سخت صدمہ ہوا۔ اور جو کیفیت گذری بیان نہیں کرسکتا۔ مجھے اس مرحوم سے خاص انس تھا۔ اسکا گردن جھکا کر محبت بھری معصومانہ باتیں کرنا اب تک پیش نظر ہے اور جب کبھی کوئی اسکو میرے سامنے زدوکوب کرتا تھا تو میرا دل ہل جاتا تھا۔ اور اس کی فریاد میرے کانوں میں گونجتی ہے آپ کی اپنی صحت پہلے ہی خراب تھی اس پر اس معصوم بچہ کی مرگ کا

صدمہ اس عالمِ ضعیفی میں کیا رنگ لایا ہوگا۔ اور کیسے برداشت کیا ہوگا۔ مشیت ایزدی یہی تھی۔ اور اللہ تعالےٰ کو اپنے بندے کی آزمائش مقصود تھی۔ خدا کے حکم کے آگے دم مارنے کا یارا نہیں۔ میری طبیعت نہایت کمزور ہے۔ اظہار افسوس بھی پورے طور پر نہیں کرسکتا۔ معذرت چاہتا ہوں اور خط کو ختم کرتا ہوں بدیں الفاظ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اور جملہ متعلقین کو کامل صبر کی توفیق دے۔ اور اس معصوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

میری طرف سے اور بیگم فضل حسین کی طرف سے بہن صاحبہ کو مضمون واحد۔

تحریری اٹھنے کی طاقت نہیں۔ دماغ مختل ہے۔ دماغی تاثر کا نتیجہ حسب ذیل ہے جو بستر پر لیٹے ہوئے سپرد قلم کرتا ہوں ؎

دکھ کی بیتی سنا نہیں سکتے ٭ چاک سینہ دکھا نہیں سکتے
زخمِ دل مندمل ہوئے بھی اگر ٭ داغِ دل کو مٹا نہیں سکتے
کام دنیا کے یونہی چلتے ہیں ٭ جو گئے ہیں وہ آ نہیں سکتے
باوجود ان تمام باتوں کے ٭ تم کو مظہر بھلا نہیں سکتے
صبر دے والدین کو یارب ٭ بارِ غم اب اٹھا نہیں سکتے
مرنے والے کو دے خدا جنت ٭ جز دعا کچھ بنا نہیں سکتے

دل غم و رنج کا خزانہ ہے
اس کو رفعت دکھا نہیں سکتے

ڈاکٹر فضل حسین از دہلی

مکرم و معظم حضرت قبلہ جناب آقاجی صاحب مدظلہ العالی

؎ پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

السلام علیکم۔ مزاج عالی! کل رسالہ "مسلمہ" صادر ہوا۔ اس میں آپکے لختِ جگر معصوم عزیز مظہر الحق کی وفات حسرت آیات کا دلسوز حال معلوم کر کے ہم سب کو بالخصوص آپکی دیرینہ شاگرد عزیزہ نسیم سلمہا کو جس درجہ رنج و غم۔ الم و افسوس ہوا۔ اس کا اظہار الفاظ میں نہ صرف مشکل بلکہ محال ہے۔ مجھے عزیز مذکور مرحوم کو دیکھنے کا صرف ایکبار اتفاق ہوا تھا۔ اور مجھے مرحوم نے اپنی پاکیزہ عادات و خصائل اور محبت آمیز گفتگو سے جس قدر متاثر کیا تھا وہ میں ہی خوب جانتا ہوں۔ بخدا مرحوم کی بھولی بھالی اور خوبصورت شکل آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور دل نہیں مانتا کہ عزیزی مظہر الحق ایسا مرنجاں مرنج اور سالک عفت بچہ اپنے فرشتہ خصلت اور ضعیف والدین کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا ہے۔ عزیز مذکور کی بے وقت اور الم انگیز موت نے جہاں آپکے پاک و صاف دل و دماغ کو صدمۂ عظیم پہنچایا ہے وہاں آنعزیز کے سفرِ آخرت اختیار کر لینے سے مدرسۃ البنات کی رونق میں بھی ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جو شاید اب کبھی پورا نہ ہو سکے۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ عزیز مظہر مرحوم کی یاد عرصۂ دراز تک طالبات و معلمات مدرسہ کے دل میں چٹکیاں لیتی رہے گی۔ اور وہ سب اسکی پیاری پیاری معصومانہ باتیں یاد کر کے خون کے آنسو روتی رہیں گی۔ اے کاش مرحوم ابھی کچھ دن اور ہمارے درمیان رہتا۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

موت ایک یقینی اور ابدی شے ہے اور قدرت کے اس زبردست قانون کو انسان کے کمزور ہاتھ تبدیل کرنے پر ہرگز ہرگز قادر نہیں۔ آپکو تو صبر و شکیب کی تلقین کرنا آفتاب کو چراغ دکھلانے کے مترادف ہے تاہم ہم سب کی یہ دلی دعا ہے کہ رب رحیم اپنے حبیب پاک صلعم کے صدقے میں آپکو اور عزیز مرحوم کے دیگر تمام متعلقین کو کامل صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرما کر اس پاک اور دنیاوی کثافتوں سے مبرا روح کو ہمیشہ ہمیشہ حوران جنت کی گود میں رکھے۔ آمین

میرے ابا جان۔ آپا جان۔ بہن نسیم اختر اور میری جانب سے دلی اور قلبی اظہار تاسف پیش ہے۔ خدائے رحیم آپکو اس صبر آزما ابتلا میں ثابت قدم رکھے۔ اور آپ تا ابد یا اسلامیان ہند کی ڈگمگاتی ہوئی کشتی کے کھویا بنے رہیں۔ آمین ثم آمین

میری بہن عزیزہ نسیم اختر سلمہا کو آپ کے مدرسہ اور آپ سب سے جو والہانہ محبت ہے اس کا سپرد قلم کرنا میرے ضبط امکان سے باہر ہے۔ وہ پہروں سے ہر وقت عزیز مظہر مرحوم کے ذکر میں محو اور مستغرق ہے اور دلی اندوہ و صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔ دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں۔

ایک روپیہ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے ارسال ہے۔

تابعدار۔ محتاج دعا

محمود اسلم پسر شیخ محمد افضل صاحب تحصیلدار کلکسر

ایک محترم صوفی کا خط

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

حضرت سلطان العلوم رہنمائے نسواں جناب مولانا صاحب

قبلہ مدظلہ العالی

السلام علیکم۔ مزاج گرامی۔ خیریت سے رہ کر عافیت مطلوب۔ بندہ محض آپکی زیارت اور "مدرسۃ البنات" کو دیکھنے کے واسطے حاضر ہوا تھا۔ اور بوجہ عدیم الفرصتی کے فوراً واپس ہو گیا۔ نہ تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تو کون ہے اور نہ مجھے جرأت ہوئی۔

اللہ اکبر شان رحمت حقانی کو دیکھ کر عقل حیران ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنا فضل اور انعام پہنچاتا ہے ایسا فضل کہ خرد انسانی اس کے سمجھنے سے عاجز ہو جاتی ہے اور ایسا انعام کہ کسی شکر گذار کو اس شکر کے ادا کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ جیسا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

نفس می نیارم زد از شکر دوست ٭ کہ شکر ندانم کہ در خورد اوست

کاتب الحروف آپ کے "مدرسۃ البنات" کی برکت ظاہری و باطنی کو دیکھ کر ایسا مسرور ہوا کہ شکر کا اول جملہ "تبارکت ربنا و تعالیت" زبان سے نکلا اور عقل نے سوائے حیرانی کے کوئی راستہ بجا آوری شکر و سپاس کا نہ پایا۔ لہٰذا عالم سکوت میں ہوگیا۔ آپ کا فیض عام ایسا نہیں ہے کہ اس ناقص العقل کے بیان اور تحریر کا محتاج ہو۔ لہٰذا صرف اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ اس احقر کے دل سے بار بار آپ کے اوصاف کے اظہار میں یہی نکلتا ہے۔ "ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء" کیوں نہ ہو آپ کی شان مبارک میں یہ شعر حضرت قطب مدار عرفان حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا صادق آتا ہے ؎

گر بہ دیوان غزل صدر نشینم چہ عجب
مدتے بندگی صاحب دیواں کردم

اس وقت ہندوستان بھر میں ایک آپ ہی کی ذات گرامی ایسی ہے۔ جو طبقہ نسواں کو شریعت کے ساتھ مربوط رکھتی ہے اور مدرسوں میں اسکی نظیر شاذ و نادر ہے۔ آپ کے "مدرسۃ البنات" کی طالبات کو دیکھ کر اور ان کا پڑھنا سنکر صدق اور خلوص کی خوشبو آتی ہے۔ خدائے عالم بطفیل اپنے حبیب پاک محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس مبارک مدرسہ کو کمال مقبولی عطا فرمائے۔ اور ہم بندگان بیکس کو توفیق خیر۔ تاکہ اس مدرسہ کی اعانت کریں۔ اور اپنے دین پاک کے اس باغ کو بفضل مولیٰ سرسبز و شاداب سرشار دفضال و انعام و احسان الٰہی پائیں۔ آمین ثم آمین۔

یہ خادم (حضرت سلطان العارفین امام السالکین مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ محمد عبدالرحیم صاحب جہادے نور اللہ مرقدہٗ۔ خلیفہ شمس العرفان رہنمائے مستوران مستی دستور سرمست دلان بر معمور آخوندشاہ محمد عبدالغفور صاحب سواتی بیزی قدس سرہ الکریم) کا پوتا اور حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبدالرحمٰن صاحب قادری مدظلہ کے فرزند ہونے کا شرف رکھتا ہے۔

چونکہ یہ عاجز پرعصیاں اچانک بالکل بے خبری کی حالت میں حاضر ہوا۔ اور اپنا نام و پتہ پوری طرح پر نہ بتایا اور نہ ہی کسی صاحب نے دریافت کیا۔ مگر اس اچانک حالت میں جو کچھ بھی دیکھا اور جس قدر دیکھا اس کو دیکھ کر دل نہ مانا اور اپنے ناقص خیال کا ڈرتے ڈرتے اظہار کردیا۔ دعا ہے کہ پروردگار عالم اس خادم کو اس مدرسہ کی خدمت کی توفیق عنایت فرمائے۔ اور بطفیل بزرگان طریقت و عالمان شریعت ہم سب کو و نیز معاونان "مدرسۃ البنات" و ناصران دین کو بخشدے۔ آمین ثم آمین

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

فقیر عاجز پرعصیان دعاگو محمد نسیم الرحمٰن عفی عنہ حنفی القادری المجددی خادم بارگاہ رحیمی (متولی جامع مسجد و مہتمم مدرسہ قوت الاسلام رحیمیہ) جھجر ضلع رہتک۔

سیرتِ سیدنا علیؓ بن ابی طالب

آپ کے اخلاق کے چند نمونے اور اعمال کے چند شواہد

۴

(۱) کفارِ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی ٹھانی اور آپ گھر میں سو رہے تھے۔ معلوم ہوا تو پراسرار طریق پر نکلے، حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ وہ آپ کے بستر پر سو رہیں۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ آپ کے قتل کے ارادے سے گھر میں گھسے تو آنحضرت کی جگہ علیؓ کو سوئے ہوئے پایا۔ اس سے وہ رنجیدہ و کبیدہ ہو کر منتشر ہو گئے۔ یہ بہت بڑی شجاعت اور رسولِ کریمؐ کے لئے بہت ہی بڑا اخلاص ہے۔

کیا کوئی گمان کرتا ہے کہ ایک انسان پورے آرام و اطمینان سے یقینی موت کے مقابل آئے اور کسی کے فدیہ میں اپنی جان کو آگے کرے جب تک کہ اس کی شجاعت کی مثال نہایت بلند اور اس کے اخلاص کی حد بہت ہی دور نہ ہو۔

(۲) آپ نے ایک مرتبہ دو گروہ آپس میں دست وگریباں ہوتے دیکھے تو انھیں الگ الگ کر دیا۔ پھر چلے تو ایک فریاد خواہ کی صدا سنی، تو آپ بھاگتے ہوئے باہر آئے اور فرماتے تھے۔ تیرے پاس فریاد رس آگیا ہے۔ تیرے پاس فریاد رس آگیا ہے۔ قریب آئے تو دیکھا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو پکڑے ہوئے ہے۔ اس نے کہا یا امیرالمومنین! میں نے اس کے پاس نو۹ درہم کو کپڑا فروخت کیا۔ اس نے مجھے بغیر کسی شرط کے چند درہم دے دئے میں نے ان درہموں سے اور درہم بدلانے چاہے تو اس نے انکار کیا اور میرے منہ پر تھپڑ مار دیا، تو آپ نے فرمایا، انھیں اسے بدل دو، پھر فرمایا، تھپڑ پر تیرا گواہ کہاں ہے اس نے گواہ پیش کر دیا، پھر پیٹنے والے کو بٹھایا اور پٹے ہوئے سے کہا: اس سے بدلہ لو۔ اس نے کہا: یا امیرالمومنین! میں نے اسے معاف کر دیا۔ تو حضرت علیؓ نے اس آدمی کے نو درّے لگائے اور فرمایا: یہ سلطان کا حق ہے۔

اس واقعہ سے حضرت علیؓ کی اپنی رعیت کیلئے بیداری فریادی کی فریاد رسی کے لئے تیاری اور مظلوم کے معاف کر دینے کے بعد ظالم کو سزا دینے میں پختہ کاری کا اظہار ہوتا ہے۔

۳۔ اس جنگ کے خاتمے کے بعد جو آپ کے اور سیدہ عائشہؓ کے درمیان تھی۔ آپ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا: اماں آپکا مزاج کیسا ہے؟ فرمایا، بخیر۔ آپ نے کہا: خدا آپکی

معاف کرے، فرمایا اور انھیں بھی، پھر آپ کے لئے ہر قسم کا ساز و سامان کھانے پینے وغیرہ کا مہیا کر دیا اور آپکے ساتھ ان کے بہترین مددگار روانہ کئے اور بصرہ کی چالیس مشہور عورتیں ان کی رفاقت کے لئے دیں۔ پھر میلوں تک خود انھیں چھوڑنے گئے اور اپنے بیٹوں کو ایک دن کیلئے ان کے ساتھ بھیجا اور وہ عزت و اکرام کے ساتھ رخصت ہوئیں۔

دیکھئے آپ نے سیدہ عائشہؓ کیساتھ کیسا برتاؤ کیا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ آپ ہی جنگ پر اکسانے والی تھیں۔ لیکن آپ مردِ مومن تھے، آپ کا پختہ یقین تھا کہ نبیؐ کی پاک بیویوں کی عزت کرنا ان سے بہتر سلوک رکھنا واجب ہے، اور ان کو ساز و سامان دینا ان کی اعلےٰ درجے کی مردانگی، دلاوری اور ان کے بلند اخلاق کی بڑی دلیل ہے۔

۴۔ جنگ جمل میں فتح پانے کے بعد اپنے لشکر سے کہا یہ لوگ تمھارے بھائی ہیں۔ تمھاری ہی طرح مسلمان ہیں۔ جو کوئی ہم سے درگذر کرے وہ ہمارا ہے اور ہم اس کے، پھر آپ کے مردوں کو دفن کرنے لگے۔ ان پر اظہار حسرت کرنے لگے اور جو لوگ ان کے جیش سے بچ رہے ان کی امداد فرمانے لگے یہ بڑا شریف جذبہ ہے: اپنے دشمن کے مردوں کو دفن کرتے ہیں، ان کا غم کھاتے ہیں، زخمیوں وغیرہ کی مدد کرتے ہیں کیا تہذیب حاضر بھی یہانتک پہنچی ہے۔

۵۔ اس کے بعد کہ عبدالرحمٰن ابن ملجم آپ پر تلوار کا وار کرتا ہے۔ ایسا وار کہ آپ اس سے جان بحق ہو جاتے ہیں، آپنے آواز دی اور فرمایا، یہ آدمی تم سے جانے نہ پائے، اس کو پکڑ لو، اس کو محبوس رکھو، اچھا کھانا کھلاؤ، نرم بستر دو، اگر میں زندہ رہوں تو میں ہی حقدار ہوں: اس سے درگذر کروں یا اس سے بدلہ لوں، اگر مر جاؤں تو اس کو بھی میرے ساتھ پہنچا دینا اور اس کے ناک کان ہاتھ پاؤں مت کاٹنا۔

کیا اس کے بعد بھی کوئی عدل و احسان ہے۔ کیا اس کے بعد بھی کوئی حق و انصاف ہے: کیا اس کے بعد بھی کوئی رأفت شفقت ہے؟ ایک آدمی آدمی کو مارتا ہے۔ آپ ہیں کہ اسکی حفاظت کی کوشش فرماتے ہیں، اور وصیت فرماتے ہیں کہ اس کے ناک کان ہاتھ پاؤں نہ کاٹنا، اور حکم دیتے ہیں کہ اسے کھلاؤ اور نرم بستر دو۔

خلاصۂ کلام یہ کہ آپ پاکیزہ اخلاق اور بلند اطوار کے انسان تھے۔ آپکی بزرگی اور بلندیٔ مرتبہ کے بارے میں یہی کافی ہے کہ آپ ہی ہیں جو نبی کریمؐ پر سب سے پہلے ایمان لائے اور آپ کے سچے مذہب کو قبول کیا اور بجان و دل آپ کی حفاظت کرتے رہے۔ ان کی سنت کو پھیلانے کی خاطر جہاد کرتے رہے۔ ان کے ساتھ غزوات میں رہے اور آپکا بول بالا کرنے، اور آپ کی سنت کو پھیلانے کے لئے سعی فرماتے رہے۔ تمام غزوات میں آپکے ہمراہ رہے۔ اس میں انکو بہرۂ کامل اور نصیب وافر حاصل رہا۔ اور سنہ ۴۰ھ میں وفات پائی۔

"عبدالحق"

دھوکا

از محترمہ والدہ محبوب احمد رہتکی مقیم ریاست دوجانہ

اس زمانے میں جسقدر کثرت اخباروں اور رسالوں کی ہے اسی قدر اشتہاروں کی گرم بازاری ہے۔ جس اخبار کو خصوصاً رسالہ کو دیکھئے۔ مضامین سے زیادہ اشتہاروں سے کاغذ اور صفحہ کے صفحے پُر ہوتے ہیں۔ جن میں سے شاید ہی ایک دو سچے ہوں ورنہ سب دھوکا اور لوٹنے والے ہوتے ہیں۔ اور اس طرح دغا باز مشتہر سینکڑوں بھولے مرد و عورتوں کو دام تزویر میں پھانستے اور اپنی شکم پُری کرتے ہیں۔ ہندوستانی قعرِ مذلت سے نکلیں تو کس طرح اور آزادی حاصل کریں تو کیسے جبکہ بجائے ہمدردی و خیرخواہی کے ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں ایک دوسرے کو جعل فریب دینے اور بجائے بنی نوع انسان اور اپنے ہم جنس کو فائدہ پہنچانے اور ہمدردی کرنے کے جس صورت بنے ایک دوسرے کو زک دینے اور لوٹنے کو موجود ہے۔ کیا جن قوموں نے آزادی حاصل کی۔ اُن کا یہی شیوہ تھا۔ جو آج کل ہندوستانیوں کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی نہ کبھی بام عروج پر پہنچے ہیں نہ پہنچینگے۔ بقول مولانا سعدی ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من آنچہ کرد آں آشنا کرد

مولانا فرماتے ہیں کہ میں غیروں سے ہرگز نالاں نہیں ہوں۔ مجھے کسی غیر کا شکوہ نہیں۔ مجھے تو جو کچھ صدمہ پہنچا میرے ساتھ جو کچھ کیا وہ میرے اپنے دوست نے ہی کیا۔ جو تکلیف جس قسم کی بھی کسی ہندوستانی بھائی بہن کو پہنچتی ہے۔ وہ ہندوستانی سے ہی پہنچتی ہے۔ اس کی تشریح کے لئے ایک بہت بڑے مضمون کی ضرورت ہے۔ میں ایک ادنیٰ سی مثال آپکو دیتی ہوں۔ اور اپنا ذاتی تجربہ جو حال ہی میں ہوا ہے لکھتی ہوں اور میری طرح بہت سے بہن بھائی ایسے ہونگے جنھوں نے ایسے دھوکے دیکھے اور ہندوستانی بھائیوں کے شاکی ہوں گے کچھ عرصہ مختلف اخباروں اور رسالوں میں ایک اشتہار امرتسر کا نکل رہا ہے۔ جس کے اوپر جلی حروف میں یہ لکھا ہوتا ہے "پچاس ہزار گھڑیاں مفت انعام۔ کالے بھی گورے کر دکھائے" ایک تیل کی بہت تعریف ہوتی ہے کہ مقوی دل و دماغ ہے اور سفید بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔ اور سفید بال پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ دماغ کو بہت تقویت دیتا ہے۔ اور قیمت عہ اور ہر خریدار کو ایک قیمتی گھڑی مفت انعام دیجاتی ہے جسکی گارنٹی دس سال کی ہے اور اسی طرح اسی اشتہار میں دوسرا ایک چہرے کی دوائی کا اشتہار ہے۔ جس کا نام لنڈا بوٹی لکھا ہوتا ہے کہ چہرے کے رنگ کو صاف کرتا ہے اور ہر قسم کے چہرے کے داغ چیچک مہاسے وغیرہ دور کرکے چہرہ صاف ہوجاتا ہے۔ اسکی بھی قیمت عہ اور اس کے خریدار کو بھی ایک عدد خوبصورت اور دس سال کی گارنٹی والی گھڑی مفت انعام دی جاتی ہے اور اسی طرح ہم پچاس ہزار گھڑیاں

مفت انعام تقسیم کر چکے ہیں۔ یہ اشتہار ہم نے بھی پڑھا۔ میں کئی سال ہوئے جب اسی قسم کے ایک اشتہار سے دھوکہ کھا چکی تھی۔ جو سیپ کے کنٹھے اور جھومکیوں کیلئے اشتہار تھا اور جب ہی تائب ہو چکی تھی۔ کہ کبھی اشتہاری اشیاء نہیں منگاؤنگی ایک روز کا ذکر ہے کہ اخبار لئے بیٹھی تھی کہ میری ایک مہربان تشریف لائیں۔ اور کہا کہ کیا پڑھتی ہو۔ ہمیں بھی سناؤ۔ میں نے مختلف مضمون پڑھنے کے بعد ہنس کر کہا کہ گھڑیاں مفت تقسیم ہو رہی ہیں منگاتی ہو کہنے لگیں۔ کہاں۔ میں نے اشتہار کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ کہنے لگیں کہ مجھے منگا دو۔ تیل بھی اور وہ دوائی بھی دو گھڑیاں آئیں گی۔ میں نے کہا۔ کیوں روپے ضائع کرتی ہو۔ میرے نزدیک یہ اشتہار ایک دھوکہ ہے۔ ایسی گھڑیاں کہاں سے آئیں جو ہر شیشی کے خریدار کو ایک گھڑی مفت دے۔ دو روپے کی دوائی اور کئی روپے کی گھڑی۔ مگر وہ نہ مانیں کہ خیر روپے خراب ہی سہی مگر تم خط لکھ دو۔ میں نے ان کے اصرار پر ایک کارڈ پتہ پر ڈالدیا۔ چند روز کے بعد ایک پارسل آیا مگر سرخ رنگ اور تیل بدبودار اوپر گرا ہوا۔ مجھے اسی وقت شبہ ہوا کہ اس پر تیل اور رنگ کیسا ہے۔ دل میں آیا کہ پارسل واپس کر دوں۔ ضرور یہ دھوکہ ہے مگر چونکہ دوسرے کی فرمائش تھی اور میرے لڑکے کے نام پر آئی تھیں۔ لہذا میں نے کچھ جھجکتے ہوئے پارسل وصول کر کے کھولا۔ کیا کہوں کھول کر کسقدر افسوس ہوا کہ کاش نہ کھولتی اور واپس کر دیتی۔ پارسل میں ایک چھوٹی شیشی ٹوٹی ہوئی جس میں سے وہی سرخ بدبودار تیل ذرا سا لگا ہوا تھا جو ٹوٹ کر گرا ہوا تھا۔ دوسری چھوٹی شیشی جس میں ایسا میلا پانی سا بھرا تھا جیسے ہلکا آسمانی رنگ کا دھوون نیچے کا پانی ہوتا ہے یہ شیشیاں ملاحظہ کرنے کے بعد گھڑیوں کی تلاش ہوئی کہ وہ کہاں ہیں۔ نیچے سے کاغذ ہٹا کر جو دیکھتی ہوں تو مارے غصے کے ہاتھ کانپ اٹھے۔ کیا دیکھا سنئے۔ دو ایسی خراب کاغذ کی گھڑیاں جو ایک پیسے کی دو بچے کھیل کیلئے بازار سے لے آتے ہیں رکھی ہیں۔ بچے بازار سے جو ایک پیسے کو لاتے ہیں اس پر حرف تو ہوتے ہیں ان پر وہ بھی نہ تھے۔ یونہی صاف دھندلا سا کاغذ لگا ہوا تھا۔ اور یہ دیکھ کر حیرت و افسوس جو ہوا وہ بیان سے باہر ہے بے اختیار منہ سے نکلا۔ دھوکہ فریب خدا اور بہنوں کو محفوظ رکھے۔ اور ایسے دھوکہ بازوں کو یاد رہے کہ اس طرح دغا دھوکہ فریب سے کمائی تمہیں کچھ ثمرہ نہیں دیگی۔ مالِ حرام بود بجائے حرام رفت۔ یہ حرام کی کمائی تمہیں دولتمند نہیں بنائے گی۔ یاد رکھو ؎

از مکافاتِ عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

اس وقت اپنا دل خوش کر لو۔ آخرت میں تو جو سزا ہے وہ خدا کو علم ہے۔ مگر دنیا میں بھی ایسے دغا بازوں کے سامنے ضرور آتا ہے۔ میں نے وہ اشیا ان مہربان کے پیش کر دیں۔ چونکہ انہی کی فرمائش تھی۔ اور باوجودیکہ میں نے منع کیا تھا مگر اصرار کر کے منگائی تھیں۔ نفرت اور غصہ کے ساتھ لے کر ایک طرف ڈالدیں۔ اور فرستادہ پر نفرین کرتے ہوئے روپے دیدیئے۔ اب بھی جب ذکر آتا ہے۔ فرستندہ کو برائی کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ خیر جو ہونا تھا وہ تو ہوا۔ خیال آیا کہ نہ معلوم کتنے سادہ لوح اس اشتہار سے دھوکا اور نقصان اٹھائیں گے۔ کیوں نہ مسلم میں شائع کرا دوں۔ تاکہ اور بہنیں

اس دھوکہ اور فریب سے بچیں۔ اور اسی قسم کا ایک اشتہار
اور غالباً انھیں دھوکہ بازوں کا ہے۔ سونا کے لئے امرتسر
سے شائع ہو رہا ہے۔ جس پر شروع میں لکھا ہوتا ہے "پچاس
ہزار روپیہ مفت انعام"۔ یہ بھی وہی ہیں پتہ وہی ہے جو اس
تیل کا اور دوائی کا تھا۔ لہذا انہیں ہرگز اس دھوکہ میں نہ آئیں
اور اپنا روپیہ خراب نہ کریں۔ اس اشتہار پر اور نہ کسی اور اشتہار
پر تاوقتیکہ تحقیق نہ ہو جائے کہ مشتہر کون ہے اور یہ اشتہار
جھوٹا نہیں ہے اور جو کسی قسم کا لالچ دیں ان اشتہاروں
پر کبھی اعتبار نہ کریں۔ خصوصاً اس گھڑیوں والے اشتہار سے
ہرگز دھوکہ نہ کھائیں۔

سپاس عجز اساس

لختِ جگر مظہر کی جواں مرگی پر احباب نے جس بے لاگ ہمدردی کے سچے جذبات کا اظہار نہایت
دلپذیر انداز اور شفا بخش الفاظ میں فرمایا ہے۔ اس کے نقوش اس دعاگو کے لوحِ قلب پر تا زیست مرتسم
رہیں گے' اس عاجز کو سخت حسرت ہے کہ وہ اپنی معذوریوں کے باعث اپنے کرمفرماؤں کی عنایات کا یگاں
یگاں شکریہ ادا کرنے سے قاصر رہا اور یہ مجموعی شکرگزاری کی روش اس کو از حد ناگوار ہے۔ لیکن اگر کسی عاجز
سے یہی قبول کر لی جائے۔ تو ارباب فضل کی کریم النفسی سے بعید نہ ہوگی۔

سپاس گزار
اضعف الناس عبدالحق عباس

ایک ذہین اور سمجھدار لڑکا

ایک چھوٹے سے ذہین بچے سے کسی نے پوچھا: اللہ
سے پہلے کون تھا۔ بچے نے اسکو جواب دیا: میرے سامنے
ایک سے دس تک گنو تب میں آپکو بتاؤنگا۔
جب اس شخص نے گنتی شروع کی لڑکے نے اس سے
کہا: ایک سے پہلے کیا ہے؟
اس شخص نے کہا: کچھ نہیں' وہی پہلا ہے۔
لڑکے نے اسے جواب دیا: تو کہہ اللہ ہی سب سے اول
ہے اور وہی سب سے آخر ہوگا۔ نہ اس سے پہلے کچھ ہے اور
نہ بعد کچھ ہوگا۔

ہند

از جناب منشی نور محمد صاحب منور۔ کمالیہ

جب جہانگیر اس جہاں سے چل بسا سوئے عدم ٭ تخت پر شہزادہ خرم نے رکھا اپنا قدم
اختیار اس نے خطاب اپنا کیا شاہِ جہاں ٭ زیب جو دینے لگا فرمانوں کی پیشانیاں
شاہِ ایراں نے اُسے اک نامہ لکھا آں زماں ٭ ہو کے شاہِ ہند تو کہلائے کیوں شاہِ جہاں
وجہ لکھو۔ ورنہ ہے یہ نامہ ہی اعلانِ جنگ ٭ ڈال دی اسطرح اس نے رنگ میں افسوس بھنگ
عین وقتِ جشن میں یہ نامۂ ناخوشگوار ٭ خدمتِ والا میں لے کے آگیا اک شہسوار
شاہ نے فرمایا پھر جملہ ادیبوں کو طلب ٭ دیں جواب اس کو کوئی وہ از روئے علم ادب
پر کسی سے بن نہ آیا کوئی برجستہ جواب ٭ فرطِ رنج و غم سے کھایا بادشہ نے پیچ و تاب
زیرِ تعلیم ان دنوں مسجد میں اک درویش تھا ٭ تھا یگانہ جس کا واں کوئی نہ کوئی خویش تھا
زاد بوم اس کا تھا چنیوٹ اور سعد اللہ تھا نام ٭ جز حصولِ علم اس کو تھا نہ کوئی اور کام
گو جوابِ نامہ لکھنے کو ہوا وہ ملتجی ٭ پر اجازت دینے سے ساکت رہے استاد جی
دیکھ کر رنج و عتاب اس وقت شاہنشاہ کا ٭ لے دیا آخر کسی نے نام سعد اللہ کا
بادشہ مشتاقِ دید اس کا ہوا کچھ اس طرح ٭ ڈوبتا ڈھونڈے ہے تنکے کا سہارا جسطرح
بھیج اک ہرکارہ بلوا بھیجا سعد اللہ کو ٭ تاکہ دے کوئی جواب اس دشمنِ بدخواہ کو
سوجھا سعد اللہ کو تھا نکتہ جو وقتِ سعد میں ٭ یوں جواباً لکھا آدابِ شہی کے بعد میں
کاش شاہِ کجکلاہِ خسروِ ایراں زمیں! ٭ راست تیرے فہم میں یہ بات آجائے کہیں
فرق شاہِ ہند اور شاہِ جہاں میں ہے ہی کیا ٭ ہو نزاعِ لفظی اپنی کیوں تنازع کی بنا
مجتہد واں کے سمجھتے ہوں گے اعدادِ جمل ٭ آپ کے اس عقدہ کو وہ گھر ہی میں کر دینگے حل
یعنی لفظِ "ہند" اور لفظِ "جہاں" ہیں ہم عدد ٭ ہے فضول اس بحث پر ہو حاسدانہ ردّ و کد
"ہند" کو کہدیں "جہاں" اس میں نہیں اصلا خطا ٭ اور ہے شاہِ ہند کو شاہِ جہاں کہنا بجا

خیر یہ تو ہے کہانی سی فقط کہنے کی بات
پر جو سچ پوچھے کوئی اے ہند اے والا صفات!

وصف تیرا ہے بقول حالیؔ جنت مکاں
"زیب دیتا ہے تجھے کہیے اگر سارا جہاں"

ہیئتِ جغرافیائی براعظم کی سی ہے
حلقۂ دنیا میں تیری شان خاتم کی سی ہے

اسقدر تیرے ہمالہ کی ہیں اونچی چوٹیاں
عالم بالا سے گویا کرتی ہیں سرگوشیاں

طول وعرض اور ژرف ہے، وہ تیرے بحرِ ہند کا
اس کی تہ کو ہے روا گر کہ دیں تحت الثریٰ

ہر دو جانب سے مناتے رہتے ہیں جو تیری خیر
ہے کھڑا سرہانے وہ۔ یہ پیتا ہے دھو دھو کے پیر

اس کی کان اور اس کی تھاہ سے لعل و گوہر کا ظہور
یادگاریں ہیں تری دریائے نور و کوہ نور

سیم و زر کے واسطے اکسیر کی پڑیا ہے تو
سچ کہا جس نے کہا ہے۔ سونے کی چڑیا ہے تو

چیونٹی سے ہاتھی تلک ہیں پائے جاتے جانور
وقت پر ہے پھولتا پھلتا ترا ہر اک شجر

امریکہ انگلینڈ جرمن روس اور جاپان چین
تیری ہر اک جنس کا ہے سارا عالم خوشہ چیں

تجھ میں ہر اک وضع کے ہیں پائے جاتے آدمی
گورے چٹے سانولے اور کالے بھورے گندمی

یاد رکھتا ہے تری یہ بات ہر خرد و کلاں
اک زمانہ علم و فن میں تھا تو استادِ زماں

تجھ میں پنڈت تجھ میں عالم اور راہب تجھ میں ہیں
اور مفصل پوچھو۔ تو جملہ مذاہب تجھ میں ہیں

جلوہ منظر ہائے قدرت کا ہے تو اک آئینہ
دیکھ لیں سب آرسی کیا ہاتھ کنگن کو بھلا

چڑھ کے اک ٹیلہ پہ ہر سو ہم نے دوڑائی نظر
منبع و مخزن تجھے ہر شئے کا پایا۔ ہاں مگر

چپہ چپہ ڈھونڈھ مارا پر نہ سوئے اتفاق
سر پٹک کر رہ گئے آئی نہ بوئے اتفاق

پھوٹ اِدھر ہے پھوٹ اُدھر ہے باہر اندر پھوٹ ہے
آہ اس اجڑے چمن کا میوۂ تر پھوٹ ہے

ہے مخالف تیرے باشندوں کو اے ہندوستاں!
قولِ اکبر کے موافق "نسخۂ گاؤ زباں"

مار ڈالا ہائے اِن کو اِن کی اونچ اونچ نے
کیا پڑی ہے اِن کو کھائے کوئی جو کوئی چنے

کر رہے ہیں لالہ جی "شمشیر ہندی" بے نیام
جس کے دم خم سے کہیں اردو کی ہو تیری تمام

اپنے حرفوں کی طرح اردو ہوا تھا منتشر
ہند اس قربانی اُس کی سے ہوا شیر و شکر

اک بنی شئے کو بگاڑیں اس سے کیا نکلیگا کام
اور گڑے مردے اکھاڑیں اس سے کیا اچھلیگا نام

کاش ملتے ہندو مسلم اور اقوامِ دگر
ہند کے اِن تین حرفوں کی طرح باہم دگر
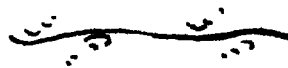
سائنس کی کارفرمائیاں

یورپ سائنس کا علمبردار ہے۔ ایجادات کا مرکز ہے۔ دانشورانِ یورپ نے پانی سے چکیاں چلادیں۔ پانی پر کنٹرول کرکے بجلی حاصل کی۔ آگ اور پانی کے زور سے انجن چلا دئے۔ اسی سائنس کے زور سے لوگوں کو ہوا میں اڑا دیا۔ سمندر میں تیرا دیا۔ خشکی پر مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے کرادیا۔ دور دراز فاصلے کی خبریں منٹوں میں منگادیں۔ گھر بیٹھے بٹھائے دلکش نغمے۔ دلچسپ گیت اور معلومات افزا تقریریں سنا دیں۔ یہ سب کچھ کیا اور یقیناً دنیا کے لئے کیا۔ مگر اسکے برعکس کبھی آپنے یہ بھی سوچا کہ آج مہذب یورپ جن ہولناک مناظر کو دنیا میں پیش کر رہا ہے وہ بھی اسی سائنس کا ہی صدقہ ہے۔ یورپ جو سائنس کا گہوارہ ہے اس میں جس بیباکی اور سفاکی سے معصوم پبلک کے امن کو لوٹا جا رہا ہے اس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ روزانہ ہمارے کانوں میں یہ صدائیں گونج رہی ہیں کہ آج جرمن نے فلاں ملک کی خیر و عافیت رخصت کردی۔ لندن پر حملہ کیا تو سب سے بڑے گرجا گھر کو الٹ کر رکھدیا۔ شاہی محل تباہ و برباد کردیا۔ اور مایۂ ناز عمارات جنکو بننے میں سالہا سال صرف ہوئے ہونگے۔ آناً فاناً میں منہدم کرکے رکھدیا۔ فلاں مقام پر بم گرا اور آگ لگا دی۔ فلاں جہاز کو تارپیڈو مار کر سپرد آب کردیا۔ فلاں شخص کو سپرد خاک کردیا۔ فلاں سمندر میں بارودی سرنگیں بچھا دیں وہاں سے گزر ناممنوع قرار دیدیا گیا۔ فلاں جگہ آگ لگانیوالے بم سے ایک نہیں دو نہیں سو نہیں ہزار جانیں تلف ہوگئیں۔ لاکھوں مائیں بے لال ہوگئیں۔ ہزاروں عورتوں کے سہاگ لٹ گئے کروڑوں بچے یتیم ہوگئے۔ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ کچھ ادھر تڑپ تڑپ کر جانیں دے رہے ہیں کچھ ادھر پھڑک پھڑک کر مر رہے ہیں۔ آہ! بیکسی۔ یورپ کی نوازشات اور سائنس کے جگر سوز نظارے۔ الامان و الحفیظ! اے یورپ تیری تہذیب اور تیری سائنس۔ الحمدللہ کہ ایشیا اس سائنس سے محروم ہے۔ اسی وجہ سے یہاں انتشار کم ہے ہم تو یہی کہینگے کہ وہ لوگ جو غاروں کے باشی تھے ان سائنسدان محلوں کے رہنے والوں سے ہزار درجہ بہتر ہیں جنہوں نے امن عالم کو خطرہ میں ڈالدیا ہے۔

ہوگا یورپ کبھی مہذب۔ مگر آج تو اس نے اپنی تہذیب اور سائنسدانی کا جس طریقہ پر ثبوت دیا ہے اسکو درندہ تہذیب اور تباہ کن سائنس کہا جائے تو مناسب حال ہوگا۔ تباہ کاریاں جو فضائی ذرائع سے عالم وجود میں آرہی ہیں ان کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ تارپیڈو بمبار طیارے۔ طیارہ شکن توپیں۔ بارودی سرنگیں اور زہریلی گیسیں جنکا استعمال عنقریب ہونیوالا ہے جو ہولناک مناظر دنیا میں پیش کر رہے ہیں انکو سنکر ڈر لگتا ہے۔ ہم تو یہی کہینگے کہ مہذب ممالک اور انکی سائنسدانی نے کروڑہا بندگان خدا کو فنا کی نیند سلادیا ہے۔

ایک طرف سائنس کی عنایات دنیا کے حال پر یہ ہیں۔ دوسری طرف اسی سائنس نے ایک ایسی ایجاد پیش کردی ہے جسکے ثمرے نتائج روز بروز دنیا کے سامنے آتے جا رہے ہیں اور جسکا صریح مطلب یہ ہے کہ نسل انسانی کو ختم کردیا جائے۔ تمام مذاہب کی کتب مقدسہ افزائش نسل انسانی پر زور دیتی ہیں۔ مگر یہ ایجاد اسکی قاطع ہے۔ ہم تو یہی کہینگے کہ موجودہ سائنس نے دنیا کو ختم کرنیکے لئے کوئی پہلو اٹھا نہیں رکھا۔ یہ ان ہی چند ملکوں کی تہذیب اور سائنس کے اثرات ہیں کہ جنکی وجہ سے دنیا جنگ کے شعلوں میں لپٹی چلی جا رہی ہے۔ یہ سائنس ہی ہے جس نے یورپ کے دماغی توازن میں

نوٹ: سائنس سے مراد وہ سائنس ہے جسنے سامان حرب و ضرب اور سیٹا جنگ پیدا کرکے دنیا میں حرص اور نفسانیت کی آندھی چلادی ہے اور جسکا مظاہرہ آج یورپ کر رہا ہے۔

شکر پارے

(خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ایل بی)

امریکہ کی معلومات:- ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۴۸ ریاستیں جن کی آبادی ۱۳۲۰۰۰۰۰۰ ہے۔ اس میں سے ۱۳۰۰۰۰۰۰ حبشی ہیں۔ ۸۰ فیصدی سے زیادہ وہیں پیدا ہوئے۔ باہر سے آئے ہوؤں میں ۱۶۰۸۸۱۴ جرمن، ۱۷۹۰۰۰۰ اطالوی، ۱۴۰۲۰۳۲ برطانوی، ۱۰۱۴۸۷۷ آئرش، ۱۲۷۸۰۰۰ کنڈا کے باشندے، ۱۱۲۲۰۰۰ نارووے والے، اور ۱۲۶۸۰۰۰ پولینڈ کے ہیں۔

۱۹۳۸ء میں دنیا میں ۱۵۲۹۰۰۰۰ یہودی پائے گئے جن میں سے ۴۲۲۸۰۰۰ یہاں ہیں۔ دولت اس قدر ہے کہ ہر کا اندازہ فی کس ۲۲۹۳ ڈالر کیا جاتا ہے۔ یہاں ۲۷۰۰۰۰۰ بج کی موٹریں ہیں۔ گویا ہر ہزار کے لئے ۲۱۲۔ بمقابلہ انگلستان کے ۴۴ فی ہزار اور جرمنی کے ۱۵۶۱ فی ہزار کے۔

چھوٹی حیثیت سے:- یہ قاعدہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے آدمی زیادہ تر چھوٹی حیثیت سے اٹھے۔ لقمان غلام تھا۔ ہومر فقیر تھا۔ ڈیماستھنیز لوہے کی چیزیں بیچنے والے کا بیٹا تھا۔ درجل نانبائی کا فرزند تھا۔ سقراط بت تراش تھا۔ ریفائیل کسان کا، ٹومر کان کن کا۔ سکاٹ لینڈ کا شاعر فرگوسن ایک ادنےٰ مزدور کا بیٹا تھا۔ شاعر برنس ایک دیہاتی ہل چلانے والا تھا۔ بن جانسن ہنٹلیں بناتا تھا۔ بلیک سٹون بزاز کا بیٹا تھا۔ سٹیفن سن ایک کوئلہ کی کان کا مزدور تھا۔ آر۔ک۔ رائٹ نائی۔ ناراڈے جلد ساز۔ سر ہمفری ڈیوی پنساری تھا۔ ملٹن مدرس تھا۔ کیکسٹن، ویس ہوریس گریلی۔ ڈکنس۔ ڈگلس جے رو ڈ۔ بنجمن فرینکلن کتب چھاپنے والے تھے۔ کارلائل پتھروں کے معمار کا بیٹا تھا۔ ڈسرائیلی وکیں کا منشی تھا۔ لنکن لوہے کی سلاخیں کاٹتا تھا۔ جیمس گارنیلڈ نہر کے محکمہ کا مزدور لڑکا تھا۔

ایشیا میں نادر شاہ اور تیمور گڈریے تھے۔ سلطان محمود غلام کا بیٹا تھا۔ سلطانہ رضیہ اور التمش غلام ہی تھے۔

ان لوگوں کی زندگیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمت استقلال دیانتداری اور محنت سے آدمی دنیا کے نمایاں آدمیوں کی صف اولیں میں جگہ پا سکتا ہے۔

عورتوں کا بنک:- ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مس کلارا ولیسٹ روپ نے یہ دیکھ کر کہ عورتوں کو بنکوں سے کچھ نفع حاصل نہیں ہو رہا ہے اور نہ ان سے وہ کچھ انصاف ہی کرتے ہیں ۱۸ سال ہوئے اپنی بہن للی این شہری جج کے ساتھ ایک زنانہ بنک قائم کیا۔ بعد میں یہ بنک اس قدر کامیاب ہوا کہ کہ اس میں دس عورتیں کام کرنے لگیں اور نو دیگر عورتیں اس کے منتظموں کے زمرہ میں شامل ہو گئیں۔ مردوں کو

خیال تھا کہ عورتیں قابل اعتبار نہیں۔ مس مذکور نے کنو... عورتوں سے معاملہ داری کامیابی سے کرکے دکھا دیا کہ عورتیں مردوں کو ان کے اجارہ داری کے اس میدان میں بھی زک دے سکتی ہیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں نہ رعایت چاہی اور نہ دی۔ ہم نے حسن و جمال سے کامیابی حاصل نہیں کی۔ ہم نے محنت استقلال و دیانتداری سے کام کرکے دکھا دیا۔

چینی ہوائی عورت:۔ مس بی یا چنگ ہانگ کانگ کے ایک چینی مالدار سوداگر کی بیٹی ہے۔ آج کل وہ سن فرانسسکو میں رہتی ہے۔ وہ اپنے ملک کے رواج کے مطابق اپنی عمر نہیں بتاتی۔ وہ چین کے لئے اپنے ہوائی جہاز میں اکیلی مقررہ ہوائی فاصلوں پر اڑکر چندہ حاصل کرکے مادر وطن کو بھیجتی ہے۔ وہ پچھلے سال بیس ہزار میل اڑی اور ساٹھ ہزار روپیہ اپنے ملک کی امداد کے لئے بھیجا۔ وہ کہتی ہے عمر کیوں پوچھتے ہو۔ کیا یہ کافی نہیں کہ میں اب تک پانچسو گھنٹے اڑ چکی ہوں۔ اس وقت وہ ۲۵ ہزار میل کی پرواز کی بازی لینے کی آرزومند ہے۔ ۱۸ ہزار فٹ کی بلندی پر وہ کوہ انڈیز پر سے اڑی چلی جائیگی۔ کیوبا میکسیکو وسطی اور جنوبی امریکہ پر سے وہ گزر کر جائے گی۔ وہ کہتی ہے کسی حادثہ کی مجھے پرواہ نہیں۔ میرے پاس خوراک کے سفوف ہیں، رائفل پستول ایک لمبا چاقو اور مچھر دانی ہے۔ جہاں ضرورت ہوگی ان سے کام لونگی۔

ہوائی معلمہ:۔ شکاگو امریکہ میں مس رنگ مرڈنکو ہوائی جہازوں میں اڑنا سکھاتی ہے۔ وہ خوبصورت عورت ہے۔ اس نے ایک مدرسہ میں اعلےٰ تعلیم حاصل کی پھر وہ ایک کمپنی میں حساب رکھنے کے کام پر لگ گئی۔ خالی وقت میں وہ اڑنا سیکھتی رہی حتےٰ کہ اس نے کمپنی والوں کو اطلاع دے دی۔ کہ اب وہ اپنا سب وقت اڑنے میں صرف کرے گی۔ اسنے اپنی طرح ایک اور لڑکی کو اڑنا سکھایا کمپنی کا ... وہ شکاگو کی انجمن پرواز کی نائب صدر ہے۔ اس نے ۱۹۳۰ء میں اڑنا سیکھا اور اعلےٰ درجہ کی سند حاصل کرلی۔ اس وقت ... مرد اس سے ملکی بچاؤ کے کاموں کے سلسلہ میں اڑنا سیکھ رہے ہیں۔

بات چیت کی خوبی:۔ اچھی طرح بات کرنے والے کی باتیں سننے سے لوگ ذرا بھی نہیں گھبراتے بلکہ چاہتے ہیں کہ باتیں کئے جائے اور وہ خود سنے جائیں۔ اچھا طرز گفتگو انہیں حاصل ہوتا ہے جو ذکر کرتے وقت غیر ضروری تفصیلات میں نہیں پڑتے۔ اپنے سوال کا جواب سننے کا انتظار کرتے ہیں۔ کسی سے ذاتی سوالات نہیں کرتے۔ ایسے سوال کرتے ہیں جن سے معلوم ہو کہ وہ مخاطب کے معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ کسی کی بات نہیں کاٹتے ان کا تذکرہ مختصر ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث نہیں کرتے۔ دوسروں کو بھی بات کرنے کا موقع دیتے ہیں اور ان کی بات سننے کا شوق ظاہر کرتے ہیں۔ ان کی باتوں میں ... پن نہیں ہوتا۔ ایسی باتیں کرتے ہیں جو سب کے لئے باعث دلچسپی ہوتی ہیں۔ دوسروں کو پریشان کرنے والی کوئی بات نہیں کرتے۔ جب بات سنتے ہیں دلچسپی سے اور اچھی طرح سنتے ہیں۔

بھورے اور کنکے: بناوٹی دانتوں کے لاکھوں جوڑے ہر سال امریکہ سے ہندوستان بھیجے

جاتے ہیں۔

مقرب کی ایک نمائش میں ایسے کیواڑ دکھائے گئے جو بارش یا برفباری شروع ہوتے ہی خودبخود بند ہو جاتے ہیں۔

نیویارک امریکہ کی ایک ۷۰ سالہ عورت نے تیسری مرتبہ اپنے چہرہ پر جراحی کرا کے جھریاں دور کرا دی ہیں اور بیس سال کم عمر کی عورت معلوم ہونے لگی ہے۔ اس نے ۱۹۱۹ء میں پہلی مرتبہ اور ۱۹۳۶ء میں دوسری دفعہ اس نے چہرہ کی جلد ترشوا کر تنوائی تھی۔ یہ تیسرا عمل اس نے محض تماشہ میں حصہ لینے کے لئے کیا ہے پہلے بھی وہ تماشہ کر چکی۔

نیویارک میں ایک عورت نے نکتہ چینی کا کاروبار جاری کر رکھا ہے۔ اسکے گاہک زیادہ مرد ہیں۔ اس عورت کا مقولہ ہے سچ کڑوا ہو۔ مرد و عورت وہاں آ کر اپنے لباسوں کے متعلق اعتراض سن کر انکی اصلاح کرتے ہیں۔ اسکے لئے وہ فیس لیتی ہے۔

انگلستان میں ہر سال بارہ اور پندرہ برس کی درمیان کی عمر کی لڑکیوں کے عمدہ جسموں کا مقابلہ ہوتا ہے۔ ایک لڑکی تھیکا والد کو چوتھی بار عمدہ ترین جسم ہونے کا انعام ملا ہے۔ وہ جسم کو عمدہ بنانے کے لئے روزانہ ورزش کرتی رہتی ہے۔

سگھڑ سہیلی

(خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب۔ ایم اے۔ ایل ایل بی)

بچپن میں خوبصورتی کا سبق

بچپن میں ہی خوبصورتی وجود میں آتی ہے۔ عقلمند ماں اس وقت ایسی بنیاد رکھتی ہے جس سے اس کی لڑکی بعد میں حسین اور خوشنما بن جائیگی پرورش کے ان ایام میں سنگھار کا سبق دینا چاہئے۔ جس بچی کو بچپن میں حفظان صحت کے طریقے اور بیحد صفائی کی ضرورت سکھائی جائے گی۔ بڑے ہونے پر اس کی جلد عمدہ اور بال تندرست اور خوبصورت ہونگے۔ اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ سکھانے کی حالت میں آگے جا کر اس کے جسم کی بناوٹ میں کام دے گا۔ اس کی احتیاط رکھو کہ تمہارا بچہ کافی سوتا ہے۔ بے تکیہ سلانے سے نقل و حرکت کے وقت جسم درست رہے گا۔ تنگ گلے کے کرتے قمیصیں نہ پہناؤ نہ ان کے بازو اور سینے ان کی تنگی سے بھنچیں۔ اس سے ان کے جسم ناموزوں ہو جاتے ہیں اور ایسی حالت میں اٹھنے بیٹھنے سے جو نقصان پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعد میں کسی طرح سے دور نہیں ہو سکتے۔

جوتوں کا خاص خیال رکھو۔ خراب جوتوں سے پاؤں بگڑ جاتے ہیں ان کی وجہ سے نقل و حرکت کا اندازہ ہمیشہ کیلئے بگڑ جاتا ہے۔ لڑکیوں کو سکھایا جائے کہ وہ تن کر چلیں جیسے انداز غرور کہا جا سکتا ہے۔ سینہ اس طرح باہر کو نکالیں گویا معلوم ہو کہ پاؤں کے پنجوں کے افتادی ادل بدل سے وہ ادھر ادھر ہوتا ہے۔ یہ

ہندوستانی طرز رفتار ہے جو مغربی عورتوں کو ساری عمر نصیب ہوگا جب تک وہ اپنے تکلیف دہ طرز ماندہ بود کو نہ چھوڑیں۔

ہر بچہ کو اس کی سنگھاری اشیا علیحدہ دے دی جائیں ہلکا سا صابن۔ جسم کا برش۔ سر کا برش۔ جلد کو تسکین دینے والا کوئی لوشن۔ دھوپ یا ہوا کے تھپیڑوں کی زد میں رہنے کے بعد وہ لگا لیا جایا کرے۔ تاکہ جلد کی بناوٹ نرم رہ سکے۔ ہر بچی کو اپنے بال خود مل مل کر دھونے سکھائے جائیں۔ صابن ہرگز نہ لگایا جاوے تھوڑا سا سرکہ یا لیموں کا عرق یا دہی آخری پانی میں ڈالا کارآمد ثابت ہوگا ہاتھوں سے رگڑ رگڑ کر بال خشک کرنا سکھایا جائے۔ بال سوکھنے سے پہلے بالوں کو چندیا کے پاس لہردار کرنے کا طریقہ سے بتایا جائے۔ لیکن اگر بال سیدھے ہوں تو اس جھمیلہ میں نہ پڑیں۔ بڑی ہو کر وہ خود کر لیا کریگی۔ اس وقت تو بالوں کی نرمی کو نقصان پہنچے گا۔ سیدھے بالوں میں اس قدر برش کیا جائے کہ وہ چمک اٹھیں اور ریشم کی طرح ملائم رہیں زیادہ دلکش اور موزوں ثابت ہوتے ہیں۔ برش یا کنگھی کرتے رہنے کی بچیوں کو عادت ڈالی جائے۔

ہاتھوں کو ہر دفعہ دھونے کے بعد ان پر لوشن ملنا سکھائیں ہاتھوں کی جلد خشک ہو کر شکن دار نہ ہونے پائے گی۔ بڑی ہو کر ان میں دلکشی ہوگی۔

سینے کی مشین:- سینے کی مشین آجکل گھر گھر میں موجود ہے مگر عموماً اس کی طرف سے بے پرواہی اور غفلت برتی جاتی ہے جس سے وہ جلد خراب ہو جاتی ہے۔ احتیاط رکھنے سے مشین ایک آدمی کی عمر بھر بخوبی کام دے سکتی ہے۔ سال بھر میں ایک دو دفعہ اس کے پرزہ پرزہ کی دیکھ بھال اور درستی ضروری ہے۔ عموماً اس میں نقصان اور ٹوٹ پھوٹ شٹل میں گرد وغبار رک جانے اور سوئی کے غبار کے ذروں اور کپڑوں کے ریزوں میں سے نکلنے اور پڑنے سے واقع ہوا کرتی ہے ایسی حالت میں شٹل کے اوپر کی صیقل شدہ تختی سوئی الگ کر دینے کے بعد ہٹا دیں۔ باریک ململ کے ایک چیتھڑے اور باریک آنکڑے (ہک) سے گرد وغبار اور کپڑوں کے ریزے دور کر دیں۔ اگر مشین زیادہ کام میں آتی ہو تو یہ عمل اکثر کئے جانے کی ضرورت ہے۔ جوڑوں کو درست طور سے لگانے کے بعد پھر پیچ کس دیں۔ کیونکہ اندر کے پرزوں پر بھی غبار اکٹھا ہو جایا کرتی ہے۔ مشین کو اس کے قبضوں پر جھکا کر مشین کے تیل میں چیتھڑا ڈبو کر سلاخ وغیرہ خوب پونچھ دیں۔ زائد تیل بھی ہٹا دیں۔ اس کپڑے سے سلاخ کو ذرا مل دیں یا پاؤں کی مشین کی ماہل ڈھیلی ہو کر نکل نکل جایا کرتی ہے۔ تیل کے چند قطرے چلانے والے پہیہ اور ماہل کو دھکیلنے والے پہیہ کی جھریوں میں لگائیں۔ رفتہ رفتہ اس سے ماہل تن جائیگی۔ مشین میں تیل لگاتے رہنا چاہئے اور لگانے کے بعد سے خالی چلائیں تاکہ تیل سب جگہ پہنچ جائے۔ اگر کہیں زائد تیل نظر آئے اسے پونچھ دیں۔ مشین کسی صاف جگہ میں اس طرح رکھیں کہ ضرورت کے وقت فوراً کام میں لا کر وقت بچایا جا سکے۔ ایسی جگہ نہ رکھیں کہ کاہلی سے کہا جائے کہ مشین اب وہاں سے کون لائے!

بچوں کی صفائی:- بچے نہلانے سے خوش ہوتے ہیں وہ پسند کرتے ہیں کہ انہیں پانی میں چھوڑ دیا جائے اور وہ چھپا چھپ کرتے پھریں لیکن یہ کیا بات ہے کہ چند سال بعد ہی وہ نہلانے سے گھبرانے لگتے ہیں اور گندہ رہنا پسند کرتے ہیں۔ نہلا دھلا کر انہیں چھوڑ دیجئے ذرا دیر میں میلے کچیلے واپس آئینگے۔ ماں کتنی ہی چیخے چلائے اور کوسنے دے

انہیں خود نہلانے کو چھوڑ دیں تو آپ دیکھینگے کہ ان کا نہانا نہ نہانا یکساں ہوتا ہے۔ ضرورت ہے کہ انہیں نہلانے کا طریقہ بتایا جائے اور بڑوں کی طرح صاف ستھرا رہنے کی نصیحت کی جائے۔ یہ بری بات ہے کہ ماں خود مل مل کر انہیں لڑکپن میں نہلاتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ خود نہلانے سے بے خبر رہتے ہیں۔ انہیں گرم پانی طیار کر دینے اور خوشبودار صابن پاس رکھ دینے اور خود علیحدہ تولیہ ان کے حوالہ کر دینے سے خوشی ہوتی ہے۔ انہیں سمجھایا جائے کہ اگر صاف نہ ہوگے اور اچھی طرح غسل کرو گے تو اپنے باپ کی طرح جوان اور مضبوط ہو جاؤگے۔ بچوں کو جلد جوان اور مضبوط ہونے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ اگر انہیں غسل اور صفائی کی عادت ڈال دی جائے تو وہ بعد میں نہانے اور صاف رہنے سے ہرگز نہ گھبرائیں اور ان کی صحت ہمیشہ درست رہے۔

چٹکلے:- گرمی میں لو سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ شیر گرم پانی سے نہائیں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ پانی ابال لینے کے بعد شیر گرم کرنے کے لئے اس میں ٹھنڈا پانی نہ ملائیں بلکہ اسے خود ہی بتدریج شیر گرم حالت تک پہنچ جانے دیں۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ بیسن ٹھنڈے پانی سے گوندھ کر لئی سی بنا لیں اور دھوپ اور لو سے جھلسے ہوئے حصۂ بدن پر لگا کر غسل کر لیں۔ صابن کا اس حالت میں استعمال نہ کریں۔ دونوں تدابیر بیک وقت کام میں لائی جاسکتی ہیں۔

شیشہ کی چیز ٹوٹ کر اس کے ریزے ہو جائیں اور انہیں چننا مشکل ہو تو ایسی روئی کا کپڑا لو جو جذب کر لینے والا ہو اسے گیلا کر کے ریزے اٹھاؤ۔ سب کے سب اٹھ آئینگے۔

حلوا بناتے وقت مغزیات اس وقت ڈالیں جب اسے چولھے سے اتارنے میں پانچ چار منٹ رہتے ہوں۔ اس سے انکا مزا خراب نہ ہوگا۔

خشک میووں کے پکانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے انہیں دھوئیں اور پانی میں بھگو دیں۔ تھوڑا میوہ کافی ہے کیونکہ خوب پھول جاتا ہے۔ دوسرے روز پانی میں تھوڑی سی بورا ملا کر کسی مٹی کے برتن میں پکائیں۔ پانی اتنا ہو کہ میوہ ڈوبا رہے۔ پکانے کے دوران میں حسب ضرورت اور پانی ڈالا جاسکتا ہے۔ میوہ پانی سے نکال کر پانی کو چھان لیں اور اسے بورا ملا کر الگ پکائیں۔ جب کچھ گاڑھا ہو جائے تو میوہ ملا کر پکاتے رہیں۔ حتی کہ میوہ خوب ملائم ہو جائے اور چاشنی عمدہ ہو جائے۔

کوتوں پوشاکوں اور بہت باریک کپڑوں پر بٹن لگاتے وقت اندر کیطرف بھی ایک بٹن رکھکر دونوں کو ایک ساتھ ٹانکیں اس سے کپڑا ❀

بزم مسلمہ

جواب:-

مسلمہ کے کسی پرچہ میں کسی بہن نے دماغی کمزوری اور بال گرنے کی شکایت کی تھی۔ سو میں ان کو اور نیز ان بہنوں کو بھی جنکو

...طرح کی شکایتیں ہوں، ایک بے ضرر تیل سے آگاہ کرتی ہوں۔
...ں کے لگانے سے ساری شکایتیں دور ہو جائینگی۔ یعنی درد سر
...زوری، بالوں کا گرنا وغیرہ۔ اور اس کے علاوہ پھڑیوں اور
...وغیرہ کے لئے بھی بہترین چیز ہے۔ جن بہنوں کو ایسی شکایتیں
...ں۔ وہ ضرور منگائیں اور استعمال کریں۔ فائدہ ہونے پر مجھے
...ائے خیر سے یاد کریں۔ تیل للعہ ر سیر ہے۔ محصولڈاک منگانے
...لے کے ذمہ ہے۔ جن کو ضرورت ہو وہ پتہ ذیل سے طلب کریں۔
...یہ محمود الحسن رائے بریلی تکیہ کلاں۔ دائرہ شاہ علیم اللہ رح

(اہلیہ مولنا سید ابوالخیر لکھنؤی)

...غمی کی خبریں:۔

نہایت رنج کے عالم میں اطلاع بھیجی جاتی ہے کہ عالی جناب
...عبدالعزیز صاحب ... ڈپٹی کمشنر کے بہنوئی خانبہادر شیخ
محبوب علی صاحب کے چھوٹے جوان بھائی پانچ بچوں کو چھوڑ کر
انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ مرحوم کو مغفرت
فرمائے اور پسماندوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ (فہمیدہ بیگم پشاور)

پانچ اپریل ۱۹۴۱ء ہم پر ایسی بدبخت صبح طلوع ہوئی جس
نے ہمارے شگفتہ دلوں میں ناسور ڈال دئے اور ایک ایسا
زخم کاری لگا جو کبھی مندمل نہیں ہو سکتا۔ یعنی میرا پیارا بھائی
اسلم چودہ سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے چل بسا۔ انا للہ
انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت ہی ذہین اور نیک طبع لڑکا تھا
اپنی جماعت میں ہمیشہ فسٹ آتا تھا۔ کوئی بہن یا بھائی ضرور
بالضرور اسکا قطعہ تاریخ وفات نکالدیں مہربانی ہوگی۔ (حزیں)
روشن اختر (مدرسۃ البنات)

خوشی کی خبریں:۔

میں انتہائی مسرت سے یہ خبر رسالہ "مسلمہ" میں شائع کراتی ہوں
کہ میرے اکلوتے بھائی جان مسٹر محمود اسلم فیروز بی۔ اے کی نسبت
گزشتہ ماہ میرے حقیقی چچا جان شیخ منظور علی صاحب مرآد۔ ایس
ڈی۔ او۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ گوہر گنج بھوپال سٹیٹ کی دختر نیک اختر
نفیسہ جہاں سلطانہ پروین کے ساتھ قرار پائی ہے۔ مسلمہ بہنوں کی
خدمت میں ملتجی ہوں کہ وہ دل سے دعا فرمائیں کہ خداوند ذوالجلال
اس نئے رشتہ کو ہم سب کے لئے مبارک و میمون فرمائے۔ اور یہ
تعلق دینی اور دنیاوی سعادتوں اور مسرتوں کا حامل ہو۔ آمین۔ یہ امر بھی میرے
لئے کچھ کم مسرت افزا نہیں کہ میری ہونے والی بھابی جان بفضلہ تعالےٰ
ایف۔ اے تک تعلیمیافتہ ہیں۔

(عا) روپیہ کی حقیر رقم اس تقریب سعید کی خوشی میں مدرسۃ البنات
کی بچیوں کی شیرینی کے لئے ارسال ہے۔ ع
گر قبول افتد زہے عز و شرف

مقدسہ آپا حمیرا صاحبہ کے ہاں عزیزہ خولہ کی تولید پر میں
مدرسۃ البنات کی سابقہ متعلمہ ہونے کی حیثیت سے ان کی اور نیز
آغاجی صاحب کی خدمات میں ہدیۂ تبریک پیش کرتی ہوں۔ اس کے
ساتھ ہی عزیز مظہر الحق مرحوم کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و اندوہ
کا اظہار کرتی ہوں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے
اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (نیاز آگین نسیم اختر دختر
شیخ محمد افضل صاحب تحصیلدار مکتسر)

میں یہ خبر نہایت خوشی کے ساتھ سپرد قلم کرتی ہوں کہ میرے
بڑے بھائی عبدالستار صاحب نے دہلی بورڈ سے میٹرک کا امتحان
اول نمبر میں پاس کر لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے استدعا ہے کہ وہ
انہیں آئندہ زندگی میں بھی کامیابی عطا فرمائے۔ میں ان کے

پاس ہونے کی خوشی میں یہ دو روپے کی حقیر رقم مدرسۃ البنات کے غریب بچوں کے لئے بھیجتی ہوں۔ مسلمہ بہنوں سے استدعا ہے کہ وہ بھائی صاحب کی آیندہ کامیابی اور عمر درازی کی دعا کریں

(زکیہ خاتون بنت محمد قاسم طالب علم اسینیہ گرلز سکول۔ دہلی)

اعلان اسلام

میں مسماۃ ودیا وتی دختر دصنپت قوم روڑہ عمر تقریباً ۱۸ سال ساکن ضلع گوجرانوالہ اپنی مرضی اور خوشی سے جالندھر شہر میں مسلمان ہوئی ہوں کسی کو میرے مذہب میں دست اندازی کا کوئی حق نہیں۔ سب مسلمان بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس سچے دین پر چلنے کی توفیق بخشے۔ بہت مہربانی ہوگی۔

(بقلم خود سکینہ بی بی سابقہ ودیا وتی۔ ۳ مئی سنہ ۱۹۴۱ء)

فائدہ:۔

موسم گرما کے لئے فرحت بخش تحفہ۔

گاجر کا ستو

اشیاء۔ گاجر آدھ سیر۔ گندم ایک سیر۔ مصری سوا سیر۔

ترکیب:۔ پہلے گندم کو بھگو دیجئے۔ دن بھر بھگو رکھنے کے بعد ابال کر بھون لیجئے اور گاجر کو بھی ہلکی سی بھون لیجئے۔ جب دونو چیزیں بھون کر تیار ہو جائیں تو پسوا کر ان میں مصری ملا کر رکھیئے۔ نہایت ہی ہلکی غذا ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے جگر اور دل و دماغ کے لئے نادر تحفہ ہے۔ اس کو بنا کر گھر میں ضرور رکھا جائے۔ یہ ہلکی غذا گرمی کے دنوں میں بہت فائدہ مند ہے۔ (راشدہ بنت علامہ انور شاہ)

لوکی کے کباب

اشیاء:۔ آلو ایک عدد۔ چنے کی دال ایک چھٹانک۔ نمک مرچ حسب خواہش۔

ترکیب:۔ آلو اور چنے کی دال کو مرچ نمک ڈال کر پکا لیجئے پھر ان کو پیس کر آلو کے کباب کی طرح بنائیے۔ بہت ہی نرم غذا ہے گرمی میں جبکہ کسی ترکاری کو طبیعت گوارا نہیں کرتی ہے۔ یہ ایک ہلکی اور سکون بخش غذا ہے۔ (راشدہ نزہت۔ دیوبند)

بسم اللہ کی رسم

(اثرِ خامہ عالیجناب ہمایوں۔ برلاسی۔ لوہاروی)

زمانۂ سلف سے یہ رسم ہندوستان میں منائی جاتی ہے جس کی اصلیت اسلامی شعار اللہ اسکی برکات پر مبنی ہے اور ایک ایسے مبارک و اہم واقعہ کی یاد ہے جس نے ضیاء نبوت احمدی کو آفتاب عالمتاب سے بڑھ چڑھ کر ہر دو عالم میں نور افشاں کیا اور رسالت خداوندی کے سلسلہ کو خاتم النبیین کی ذات بابرکات کے ساتھ ختم کر دیا جسکے طفیل جوش ہیجانی کی امیدوں میں ہر ایک بندۂ توحید کی کامیابی کا دار و مدار ابتدا ہی سے اس سورۃ کے آغاز پر سمجھا جاتا ہے جس سے تعلیم رسالت شروع ہوئی۔ ہر مسلمان ان حالات سے آگاہ ہے کہ چند سال قبل از بعثت حضور اکرم رسالت مآب سیدنا محمد رسول خدا صلعم غار الحرا وار الحرا میں اپنے تخیلات و عبادات کیلئے کوہستان عرفات میں اکثر وقت بسر فرماتے تھے چنانچہ ایک دن وہ مبارک ساعت آن پہنچی کہ آنحضرت کو جوہر نبوت سے معمور کرکے عالم کائنات کی ہدایت و راہبری کیلئے جلوہ گر فرمایا جائے۔ اسکے لئے ارشاد و احکام کی ضرورت تھی جن کا شان نزول بھی ایک خاص طریقے سے ہونا منظور تھا چنانچہ اس منشاء الٰہی کیلئے قرآن مجید و فرقان حمید اس دنیا کیلئے نازل فرمایا گیا اور چونکہ یہ کلام باری تعالےٰ اسکے افضل ترین بندے اور حبیب پاک کے ذریعہ بھیجا جانا تھا جو علم لدنی سے بہرہ ور تھے اسی لئے اس خدمت کیلئے جبرئیل علیہ السلام مامور ہوئے، جو سب سے پہلی مرتبہ اس حکم کی بجاآوری کیلئے خطۂ زمین پر آئے جسکے باعث غار حرا کی تاریکی دور ہوئی اور اس تیرہ خاک کو ایسے چار چاند لگے کہ اس نے آسمانوں سے باتیں کیں جسکے سبب اس ملک کی سرزمین یعنی عرب کو دنیا میں ایسا شرف حاصل ہوا کہ وہاں قدم دھرتے ہوئے آج تک انسانی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور پاس ادب سے قدم رکھتے ہوئے انسان سوچ سوچ کر کانپتا ہے کہ اسکے دل کی پرکھ ایسی کسوٹی پر ہونیوالی ہے جسکے لئے پیرو کاران اسلام و کلمہ گویان حق تیرہ سو سال سے لیکر آجتک ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ایک مقررہ تاریخ و وقت پر میدان عرفات میں حاضر ہو کر اپنے رسول مقبول کی اتباع میں تسبیح و سجود میں مشغول رہتے ہیں اور اپنے رب و پروردگار عالم کے حضور میں یوں التجا کرتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ (اے اللہ ہم حاضر ہیں!) یہ لوگ اپنی زندگی کے سب سے اہم خدمات کو ادا کرنیکے بعد سجدۂ شکر ادا کرکے اپنے ایمانوں کو تازہ کئے بلکہ اسے جلا دئے، اپنے اپنے وطن کو واپس ہوتے ہیں اسے یوم الحج کہا جاتا ہے۔ مگر نزول قرآن جو وحی کے ذریعہ سے جاری رہا پہلی دفعہ ماہ رمضان المبارک کی کسی تاریخ میں نازل ہوا حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور رسول امین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مژدہ باری تعالےٰ سنایا۔ یہ بندۂ حق و آفتاب توحید پیشتر سے ہی اپنے معبود کی یاد میں رکوع و سجود میں مشغول تھا۔ جنہیں اپنے رب کی لو لگی ہو پھر ایک فرشتۂ آسمانی کی تجلی بھی اس مشعل توحید کو کیونکر متاثر کر سکتی تھی تاہم فرمان رب جلیل کا پورا کرنا بھی آفتاب غار حرا کی نہیں بلکہ ہر دو جہاں کی تاریکی دور ہوئی اور فرشتۂ جبرئیل نے تعمیل حکم خداوندی کے بجالانے میں ذرہ بھر بھی کوتاہی کی۔ ارشاد الٰہی عز اسمہٗ کا اعادہ ہوا۔ عرض کی کہو۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ

(پڑھو اپنے رب کے نام سے جو سب کا پیدا کرنیوالا ہے) یہ وہ الفاظ خداوندی تھے جس نے نور محمدی کو خلعت نبوت تفویض کر کے اپنے مقبول بندے رسول صلعم کے ذریعہ تمام عالم میں ایسی حکمت و رحمت بھیجی جسکے سبب دین کلمتہ اللہ پایۂ تکمیل کو پہنچا جسکا وعدہ و اشارہ کلام پاک میں ہی ہو چکا تھا بعثت ۱۳ھ میں تقریباً ۱۲ سال قبل سن ہجری میں ہوئی اور معراج کا حاصل ہونا اسکے بعد ہوا۔ لہذا فدایان دین مبین نے اس سے یہ سبق دلنگزیں کیا کہ جب انکا بچہ سن شعور کو پہنچکر دین و علم کا سبق حاصل کرنیکے قابل ہو تو اسکی ابتدا اسی آیت کریمہ سے کرائی جائے چنانچہ بسم اللہ شریف پڑھانیکے ساتھ ساتھ اس موقعہ پر معلم بچے سے یہی آیت دھرواتا ہے جیسے کہ طوطے کو سبق پڑھایا جائے مگر مقصود دراصل اس سے دعا و برکت ہوتی ہے جسکی جو یائی حسب عقیدہ ایمانداروں کے دلوں میں پائی جاتی ہے۔ بس یہ رواج ہندوستان کے تمدن و معاشرت کے تحت ایک رسمی شکل اختیار کر چکا ہے اور اسی کو مسلمانوں میں بسم اللہ کی شادی کہا جاتا ہے اسکو منانے کیلئے حسب مقدور چھوٹی موٹی تقریب قرار دی جاتی ہے تاکہ سب اعزا و اقارب، دوست و احباب اس میں شریک ہو کر دعا بھی کریں اور اس شادمانی میں حصہ لیکر اکل و شرب میں شامل ہوں۔ بسم اللہ کی رسم اکثر مسلمان شرفا میں ہوتی پائی جاتی ہے تاریخی قصص سے پتہ چلتا ہے کہ شہنشاہ اورنگ زیب نے بھی اس تقریب سعید کو منایا۔ جب کہ اس کی دختر نیک اختر نواب (یہ اس بیگم کو خطاب شاہی علاوہ بیگم کے عطا ہوا تھا) تقدس مآب زیب النسا بیگم کی عمر چار سال چار ماہ اور چار دن کی ہوئی تو یہ رسم ادا ہوئی۔ اسکے بعد شہزادی صاحبہ ممدوحہ کو حافظہ مریم کے سپرد کیا گیا تاکہ تعلیم قرآنی جو کہ جان انسانی کیلئے سبق پر معانی سے کم نہیں۔ بلکہ حیات جاودانی کا اثر رکھتی ہے حاصل کرے چنانچہ آٹھ سال کی عمر میں ہی شہزادی صاحبہ نے اسے حفظ کیا اور اپنی بسر برید شعار زندگی کا اسے جزو اعظم قرار دیا جس سعادت کے باعث یہ خاتون ایک زاہدہ و عابدہ ہونیکی حیثیت رکھتی تھی اس رسم پر خزانۂ شاہی سے بہت سا سیم و زر صرف ہوا۔ اگر اس رسم کو محض امیرانہ چونچلا کہا جائے تو یہ اعتراض بڑی جیرہ دستی ہے اسکا دوسرا پہلو تو سوچئے اہل دول ایسے موقعوں پر ہی اپنی جود و سخا کا ثبوت دیتے ہیں جسکے سبب سینکڑوں بندگان خدا کی حاجت روائی ہوتی ہے مگر ایسی داد و دہش بھی درست نہیں جس سے خود قرض یا افلاس کی بلا گلے کا ہار بنے۔

یہ رسم بالعموم لڑکیوں کی ابتدائے تعلیم کے موقعہ پر منائی جاتی ہے اور ان ناکندہ تراش لوگوں کیلئے دندان شکن جواب ہے جو مسلمانوں کی قوم پر یہ بے بنیاد الزام لگاتے ہیں کہ تعلیم نسواں سے یہ فرقہ بے بہرہ ہے اس موقعہ پر ایک اور دلچسپ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس رسم کی بنا آغاز تعلیم سے ہے اور اسکا تعلق دعا و برکات سے ہے تو پھر لڑکوں کو ان حسنات سے کیوں محروم رکھا جاتا ہے اور یہ شادی محض لڑکیوں کے ساتھ کیوں منسوب ہے بادی النظر میں اس کا یہ جواب ہوگا کہ لڑکوں کو ایسی عمر کے پہنچنے پر رسم ختنہ کے ادا ہونے سے ایک اور سنت کی سعادت میں داخل کیا جاتا ہے جسکی خوشی میں بھی بہت دھوم دھام سے کام لیا جاتا ہے بلکہ ہر کوئی اپنی مقدور کے مطابق اس رسم کو ادا کرتا ہے پس اس لحاظ سے دونو مساوات میں ہے کسی کو گھاٹا نہیں اگر لڑکی کی بسم اللہ تو لڑکے کا ختنہ ماں باپ کو یہ فکر کہ خدا انہیں بخیر ادا کرائے۔ انکے ارادے حق تعالےٰ ہی پورے کرتا ہے رسم ختنہ سنت ابراہیمی ہے ہر دو کے اسے پورا کرنے میں دینی اعتقاد کی جھلک موجود ہے اسی لئے دونوں کو اسوۂ[1] حسنہ میں شامل کرنا چاہئے اگر بالفرض بدعت بھی قرار دیا جائے۔ تو مضائقہ نہیں بشرطیکہ افعال شنیعہ سے پرہیز رکھا جائے اسراف یا خلاف شریعت امور کو شامل کر کے ایک نیک و بابرکت تقریب کو دنیاوی تمکنت سے ملوث کرنا خود کو تفضیحت کرنا ہے خدا اس سے محفوظ

---

[1] اسوۂ کے مجازی معنے نمونہ ہیں اور اصلی معنے پیشوا۔

رکھے اور ان لغویات سے بچائے۔ آمین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ۔

یہ ہے اس رسم کی اہمیت و خصوصیت جسکی تشریح پیش ناظرین کی گئی ہے۔ خداوند لایزال کا شکر ہے کہ حال ہی میں بتاریخ ۲۳ ربیع الاول مطابق ۲۰ اپریل کو بمقام جہلم (پنجاب) میری نواسی نوابزادی شاہ بانو بیگم سلمہا دخت قدسی نقاب بیگم صاحبہ سارا سکینہ بانوئے نوابزادہ ظہریار دولھن سلمہا کی بسم اللہ پڑھائی گئی۔ اس تقریب میں ضروری خاندانی افراد و بیگمات نے دہلی، میرٹھ و لاہور وغیرہ سے شرکت فرمائی۔ اور مہمان بلائے گئے۔ ضیافت زنانہ کا اہتمام محل میں ہوا۔ سید سجاد حسین صاحب سکنہ بادصور (ضلع کرنال) نے جو کہ بادشاہی قضاحت (قاضی ہونے کی) کی فضیلت وسند رکھتے ہیں یہ رسم مبارک ادا کی۔ پیاری شاہ بانو جس کو ہم گھر والے شاہو پکارتے ہیں بڑی متانت و سنجیدگی سے لباس فاخرہ پہنے ہوئے تھی۔ اور پیشانی سے ایک مرصع ٹیکہ کوکب تقدیر کو چمکا رہا تھا اس کی چھوٹی خالہ نور جہاں بانو بھی اسکے ہمراہ باہر آئیں شاہو نے پلا کم وکاست بسم اللہ شریف پڑھکر سورۃ اقراء کی پہلی سطر نہایت صاف آواز و لہجہ سے دہرائی سب نے سنا خوش ہوئے اور دعائیں دیں مبارک سلامت کی آوازیں گونجنے لگیں۔ اور زنانہ میں ڈومنیوں نے شادیانے گائے۔ الغرض آدھی رات تک خوب چہل پہل رہی۔ مہندی کی رسم بیگمات پہلے ہی ادا کر چکی تھیں۔ صاحبزادی سلمہا کے والد محترم نواب فخر الدولہ بہادر والیٔ لوہارو سلمہٗ کو بذریعہ تلغرام مبارکباد بھیجی گئی اور بخدمت پولیٹیکل ایجنٹ بہادر و دیوان ریاست کو بھی اس تقریب سعید کی تفصیل سے مطلع کیا گیا تمام خاندان میں حسب دستور شیرینی بیگم نواب زادہ سلمہا کی جانب سے تقسیم ہوئی ریاست میں بھی ایسے جشنوں پر تمام اکابر و اہلکاراں و ملازمان کو شیرینی دی جاتی ہے۔ الغرض یہ رسم نہایت اختصار سے یوں ادا ہوئی چند اکابر خاندانی وغیرہ نے قطعات تصنیف کئے جن میں سے آغا صمصام میاں صاحب فیروز کا قابل ذکر ہے میں نے بھی طبع آزمائی کی۔ مگر ان کا اعادہ یہاں مشکل ہے صرف اپنی ایک رباعی بطور تہنیت درج کرتا ہوں۔ اور خداوند عزوجل سے دعا ہے کہ الٰہی سدا کی آرزوؤں کو پورا کر اور اپنے حبیب پاک صلعم و آلہ الاطہر کے تصدق سے ہماری بچی شاہو کو نیک و بامراد دین و دنیا میں بنا تاکہ اس کے عمر و اقبال اس دنیا میں بلند ہوں۔ اور عقبےٰ درست بنے۔

رباعی

ہو مبارک ہماری سارا کو ؛ بانوئے فخر سریر آرا کو
رسم بسم اللہ جو منائی ہے ؛ شاہ بانو سپہر آرا کو

"ہمایوں"

(ابو الاسد آشم اعزاز الدین احمد)

۳۴
کشیدہ کاری
ناصر خاں یوسفزئی مغلپورہ
لاہور

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے :-

محترمہ روشن آرا بیگم صاحبہ بڑوت ضلع میرٹھ	۱	محترمہ مسز سعید احمد صاحبہ پورٹ بلیر	۱
محترمہ سلطان بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲	جناب چودھری عماد الدین اشرف صاحب پسیار	۲
محترمہ بیگم بختیار رانا صاحبہ حیدر آباد (سندھ)	۱	محترمہ فہمیدہ سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱
محترمہ آنہ زبیدہ بیگم ڈاکٹر عبد الدین صاحب جالندھر شہر	۱	محترمہ بیگم محمد عبد اللہ صاحبہ روپڑ	۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ مئی ۱۹۴۱ء

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بنت مہر غلام محمد صاحب درجہ سوم مدرسۃ البنات (بابت جلائی گیس ۲۶ / اپریل ۴۱ء بتقریب جلسہ سالانہ مردانہ موعودہ)	-/-/۶
جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب سنٹرل کوآپریٹو بنک جالندھر شہر (موعودہ جلسہ)	-/-/۱۰
جناب شیخ کریم بخش صاحب ٹیلیفون سپروائزر لاہور	-/-/۵
جناب محمود الدین صاحب دفتر ٹیلیفون جالندھر شہر	-/۸/-
جناب خان ضیاء اللہ خانصاحب سب جج لدھیانہ (موعودہ جلسہ سالانہ)	-/-/۵
جناب منشی نظام الدین صاحب جالندھر شہر (برائے نادار طالبات)	-/-/۲
جناب امیر الدین خانصاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ جالندھر شہر (قیمت ... عدد کھال)	-/۱۴/۶
جناب میاں ... صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت جالندھر شہر (قیمت یک عدد کھال)	-/۱۳/۶
جناب بابو عبد الرحمٰن صاحب اکونٹنٹ گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر شہر	-/۸/۲
جناب حکیم محمد جالینوس صاحب " "	-/۸/۲
جناب سلامت علی خانصاحب آرمی ہیڈ کوارٹرز شملہ	-/۸/۶
محترمہ والدہ صاحبہ مظہر الحق خان مرحوم مدرسۃ البنات (برائے ایصال ثواب بروح مظہر الحق خان مرحوم)	-/-/۵
جناب چودھری محمد شفیع صاحب ٹیننگ انسٹیٹیوٹ (منجملہ دو روپیہ بتقریب سالانہ جلسہ مورخہ ۲۷ اپریل)	۱/-/-
جناب حکیم فضل احمد صاحب کلرک ریلوے کراچی معرفت جناب جلال الدین صاحب	-/-/۱
جناب محترمہ مکرمہ معظمہ علیا حضرت ہر ہائنس بیگم صاحبہ آف لوہارو بتوسط جناب نواب اعزاز الدین صاحب (برائے امداد ...)	-/-/۵
جناب حاجی عبد العزیز صاحب بی اے ایل ایل بی لدھیانہ (برائے المدد)	-/-/۵
جناب خان سعید الزمان خانصاحب بستی دانشمنداں بتوسط محترمہ بلقیس علی خانصاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	-/-/۲

موسم گرما کا بہترین تحفہ
شربت دل بہار
جو تازہ پھلوں کے رس اور اعلیٰ اجزا سے تیار کیا جاتا ہے۔ موسم گرما کی
ہر قسم کی شکایت کو دور کرنے کے علاوہ پیاس کو بجھاتا اور دل کو فرحت اور
سرور بخشتا ہے۔ اس کا ایک گلاس پینے سے طبیعت چست و چالاک
اور تروتازہ رہتی ہے۔ قیمت فی بوتل ایک روپیہ دو آنے۔ علاوہ
محصولڈاک۔
علاوہ ازیں فارمیسی ہذا میں ہر قسم کے اطریفل، جوارشیں، خمیرے، معجونیں
وغیرہ اور شربت اصل نسخے کے مطابق اور تازہ اجزا سے تیار کئے جاتے ہیں۔ ہر قسم کے
عرق، تازہ ملیں گے۔ بادام روغن خالص، شہد، موتی اصلی، پنساری ادویات و کیسر
عنبر کستوری وغیرہ اصلی مل سکتے ہیں۔ آزمائش پر صداقت معلوم ہوگی۔
منیجر دی انگلش اینڈ یونانی فارمیسی رجسٹرڈ، دادا ٹانڈہ جالندھر شہر
مسلمہ
ایسے
کثیر الاشاعت پرچہ میں اشتہار
دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے
"منیجر"
باعزت روزگار
کے متلاشی اپنے شہر میں دھاگہ کی گولیوں (سلائی کے لئے)
کا کارخانہ جاری کریں۔ غریب آدمی صرف پچاس روپیہ سرمایہ
لگا کر ہی ایک روپیہ روزانہ کما سکتا ہے۔ بے نظیر سکیم
ہے۔ سرمایہ دار اور غریب ہر ایک کے لئے مفید ہے۔ تفصیلات
مفت طلب فرمائیں۔
ملک برادرس اینڈ کمپنی بازار سیر پور دلہ جالندھر شہر
نوٹ: ڈاک کے استعمال شدہ ٹکٹ (قیمتی و عام) کی بھی
خرید و فروخت کی جاتی ہے۔
فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خانبہادر وزیر اعظم
پٹیالہ کا ارشاد گرامی
میں فیسرین کریم کو دو سال سے استعمال
کر رہی ہوں اور اس کو بہت مفید پایا ہے۔ میں سفارش کرتی ہوں کہ ہر
ایک شخص اسکو استعمال کرے۔ دستخط انگریزی لیڈی لیاقت حیات۔
بلا فرق کیلوں چھائیوں مہاسوں الغرض چہرہ اور جلد کی تمام بیماریوں
فیسرین کریم کا اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے خوشبو دار ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ
محصولڈاک علاوہ خریدار اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس و انگریزی دوا فروشوں سے خریدیں
وی پی کا پتہ: فیسرین فارمیسی ملتان پنجاب